شرح معانی الآثار مترجم

المعروف طحاوی شریف اردو

جلد چہارم

تالیف

امام ابی جعفر احمد بن محمد الازدی المصری الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

استاذ الحدیث مولانا شمس الدین صاحب

مکتبۃ العلم
۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان
Ph: 37211788 - 37231788

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

کتاب وسنت
کی
نشرواشاعت
کے لیے
کوشاں

اشاعت ——— 2012ء

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ ☎ 37224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور ☎ 37221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸-اردو بازار ٥ لاہور ٥ پاکستان ☎ 37211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہِ کرم مطلع فرما دیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)

خالد مقبول نے آر آر پرنٹرز سے چھپوا کر شائع کی۔
Ph: 37211788 - 37231788

مکتبۃ العلم
۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان

فہرست

(تابع) كِتَابُ الْهِبَةِ وَالصَّدَقَةِ

ہبہ اور صدقہ کا بیان

بَابُ الْعُمْرٰى

عمر بھر کے لئے کوئی چیز دینا

عمری بروزن فعلی: عمر بھر کے لئے کوئی چیز دے دینا۔

فریق اول: اگر کسی کو عمر بھر کے لئے چیز دی تو موت کے بعد وہ دینے والے کی طرف لوٹ آئے گی۔

فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ عمر بھر کے لئے چیز دینے پر وہ مالک بن جائے گا اس کو واپس نہ کیا جائے۔

فریق اول کا مؤقف اور دلیل: جس کو عمر بھر کے لئے چیز دی گئی ہے اس کی موت کے بعد وہ واقف کی طرف لوٹ آئے گی۔ اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

۵۷۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَیْرِیُّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ أَبِیْ حَازِمٍ عَنْ كَثِیْرِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ أَنَّ النَّبِیَّ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اِجَازَةِ الْعُمْرٰی وَجَعَلُوْهَا رَاجِعَةً اِلَی الْمُعْمِرِ بَعْدَ مَوْتِ الْمُعْمَرِ لَهٗ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ. وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : اِنَّمَا وَقَعَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عَلَی الشُّرُوْطِ الَّتِیْ قَدْ أَبَاحَ الْكِتَابُ اشْتِرَاطَهَا وَجَاءَتْ بِهِ السُّنَّةُ وَأَجْمَعَ عَلَیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ. فَأَمَّا مَا نَهٰی عَنْهُ الْكِتَابُ أَوْ نَهَتْ عَنْهُ السُّنَّةُ فَهُوَ غَیْرُ دَاخِلٍ فِیْ ذٰلِكَ.

أَلَا يَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ حَدِيْثِ بَرِيْرَةَ كُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ . وَمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ مَا كَانَ مَنْصُوْصًا فِيْهِ أَوْ مَا قَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ إِنَّمَا وَجَبَ قَبُوْلُهُ لِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ يَقُوْلُ فِيْهِ مَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا . وَلَيْسَ كُلُّ شَرْطٍ يَشْرِطُهُ الْمُسْلِمُوْنَ يَدْخُلُ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَجَازَ الشَّرْطَانِ فِي الْبَيْعِ اللَّذَانِ قَدْ نَهٰى عَنْهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُعَارِضًا لِذٰلِكَ وَلِقَوْلِهِ كُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ . فَلَمَّا لَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ عَلَى هٰذَا الْمَعْنَى وَإِنَّمَا جَعَلَ عَلَى خَاصٍ مِنَ الشُّرُوْطِ وَقَدْ وَقَفْنَا عَلَيْهَا وَعَرَفْنَاهَا فَأَعْلَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ أَنَّهُمْ عِنْدَ تِلْكَ الشُّرُوْطِ الَّتِي قَدْ أَجَازَ لَهُمْ اشْتِرَاطَهَا حَتّٰى لَا يَجِبَ لِمَنْ هِيَ لَهُمْ عَلَيْهِ نَقْضُهَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا.

۵۷۲۰: ولید بن رباح نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مسلمان اپنی شرائط کے پابند ہیں۔ ابن ابی داؤد نے اپنے اسناد کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان اپنی شروط پر پورے اترنے والے ہیں۔ (بخاری فی الاجارہ باب ۲' ابوداؤد فی الاقضیہ باب ۱۲) امام طحاویؒ کہتے ہیں: فقہاء کی ایک جماعت کا مؤقف یہ ہے کہ عمریٰ جائز ہے اور جس کے لئے وہ چیز عمر بھر کے لئے دی جائے گی وہ اس کی موت کے بعد اس کی طرف لوٹ آئے گی انہوں نے مندرجہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے۔ آپ ﷺ کے اس ارشاد سے وہ شرائط مراد ہیں جن کو قرآن مجید اور سنت جائز قرار دے اس پر سب کا اتفاق ہے جن شرائط کی ممانعت کتاب وسنت سے ثابت ہو وہ اس میں داخل و شامل نہیں کیا فریق اول والے احباب کو یہ نظر نہیں آتا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حدیث بریرہ میں یہ بات فرمائی کہ جو شرائط قرآن مجید کے مطابق نہ ہوں وہ باطل ہیں خواہ وہ سو شرائط ہی کیوں نہ ہوں اور قرآن مجید کے مطابق وہ شرائط ہیں جن کے متعلق نصوص وارد ہیں یا جناب رسول اللہ ﷺ نے بتلائی ہیں اس لئے کہ ان کو قبول کرنا بھی کتاب اللہ کی وجہ سے ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا**" (الحشر ۷) یہ بات نہیں کہ جو شرط بھی مسلمان لگالیں وہ اس قول رسول اللہ ﷺ میں داخل ہو جائے کیونکہ اگر اس طرح ہوتا تو سودے میں وہ شرائط جائز ہوتیں جن سے جناب رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اور یہ حدیث اس کے معارض بنتی اور اس صورت میں آپ کے اس قول کے بھی خلاف ہوتی "کل شرط" الحدیث جو جو شرط کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے اگرچہ وہ سو

شرائط ہوں جب آپ نے اس کا یہ معنی نہیں لیا بلکہ اس سے خاص شرائط مراد لی ہیں جن سے ہم واقف و مطلع ہو چکے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس ارشاد سے ہمیں یہ بتلا دیا "المسلمون عند شروطھم" یعنی مسلمان انہی شرائط پر رہیں گے جن کی ان کو اجازت دی گئی ہے وہ ایسی شرائط نہ لگائیں جن کا توڑنا لازم ہو جائے خود ارشاد نبوت اس مفہوم پر دلالت کرتا ہے۔

تخریج : بخاری فی الاجارہ باب ۱۴' ابو داؤد فی الاقضیہ باب ۱۲۔

ارشادِ نبوت سے اس کی تائید:

۵۷۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ قَالَ :ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيّ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا أَحَلَّ حَرَامًا أَوْ حَرَّمَ حَلَالًا . فَدَلَّ هٰذَا أَنَّ الشُّرُوْطَ الَّتِي الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَهَا هِيَ بِخِلَافِ هٰذِهِ الشُّرُوْطِ الْمُسْتَثْنَاةِ .وَكَانَتِ الشُّرُوْطُ فِي الْعُمْرَى قَدْ وَقَّفَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بُطْلَانِهَا فِيْ آثَارٍ قَدْ جَاءَ تْ عَنْهُ مَجِيْئًا مُتَوَاتِرًا .

۵۷۲۱: کثیر بن عبداللہ المزنی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔ مسلمان اپنی شرائط پر قائم رہیں گے سوائے اس شرط کے جو کسی حرام کو حلال کر دے یا کسی حرام کو حلال کرے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ وہ شرائط جن پر مسلمانوں کا قائم رہنا ضروری ہے وہ ان مستثنیٰ شرائط کے علاوہ ہیں اور عمریٰ میں لگائی جانے والی شرائط کے بطلان کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متواتر روایات میں اطلاع دی ہے ہم چند آثار نقل کرتے ہیں۔ بطلان عمریٰ کی روایات:

تخریج : ترمذی فی الاحکام باب ۱۷۔

۵۷۲۲: فَمِنْهَا مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَمِيْرًا كَانَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ يُقَالُ لَهٗ طَارِقٌ قَضٰى بِالْعُمْرَى لِلْوَارِثِ عَنْ قَوْلِ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۷۲۲: سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے ایک امیر کا نام طارق تھا اس نے وارث کے لئے عمریٰ کا فیصلہ کیا اس نے حضرت جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دلیل بنایا۔

تخریج : مسلم فی الھبات ۲۹' مسند احمد ۳۸۱/۳' ۱۸۲/۵۔

۵۷۲۳: أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حَجَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ . فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ فَقَطَعَ بِذٰلِكَ شَرْطَ الْعُمْرٰى .فَقَالَ الْاَوَّلُوْنَ :فَلَمْ يُبَيِّنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ذٰلِكَ الْوَارِثَ وَارِثَ مَنْ هُوَ مَعَهٗ؟ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ وَارِثَ الْمُعْمِرِ .قِيْلَ لَهٗ :هٰذَا مُحَالٌ عِنْدَنَا لِاَنَّهٗ اِنَّمَا كَانَ الذِّكْرُ عَلٰى شَيْءٍ قَدْ جُعِلَ لِلْمُعْمَرِ حَيَاتَهٗ عَلٰى اَنْ يَعُوْدَ بَعْدَ الْمَوْتِ اِلَى الْمُعْمِرِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ لِلْوَارِثِ اَيْ : جَعَلَ لِوَارِثِ الْمُعْمَرِ مَا قَدْ كَانَ اشْتَرَطَ فِيْهِ الْمُعْمِرُ اَنْ لَا يَكُوْنَ مِيْرَاثًا .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ .

۵۷۲۳: حجر نے زید بن ثابتؓ سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ کے متعلق وارث کے لئے فیصلہ فرمایا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وارث کو عمریٰ دینے کا فیصلہ فرمایا اور عمریٰ کی شرط کو باطل قرار دیا۔ روایت میں وارث کی وضاحت نہیں کہ کون ہے وہ وارث جس کے ساتھ وہ رہتا ہے یا معمر کا وارث مراد ہے۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا یہ بات ہمارے ہاں ناممکن ہے کیونکہ یہاں تک اس چیز کا تذکرہ ہے جو معمر کو زندگی بھر کے لئے دی گئی ہے اور اس شرط پر دی گئی ہے کہ معمر کی طرف لوٹے گی معمر کے ورثاء کو نہ ملے گی اب مطلب یہی ہے کہ معمر کے ورثاء کو ملے گی معمر کی وراثت نہ ہوگی اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

تخریج : نسائی فی العمریٰ باب ۱' ابن ماجہ فی الھبات باب ۳۔

۵۷۲۴: حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ :اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا حَيَاتَهٗ فَهُوَ لَهٗ وَلِوَارِثِهٖ . فَدَلَّ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عَلَى الْوَارِثِ الْمَحْكُوْمِ بِهَا لَهٗ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا اَنَّهٗ وَارِثُ الْمُعْمَرِ .

۵۷۲۴: طاؤس نے زید بن ثابتؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنی زندگی کے لئے کوئی چیز کسی کو دی وہ اس کے لئے اور اس کے ورثاء کے لئے ہے۔ اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ جس وارث کے لئے فیصلہ کیا وہ معمر کا وارث ہے (اور شرط باطل ہے)

تخریج : نسائی فی الرقبی باب ۲' والعمریٰ باب ۲' ۴' ابن ماجہ فی الھبات باب ۳' مسند احمد ۲' ۷۳/۳۴' ۳' ۲۹۳/۳۱۷۔

حاصل روایت: اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ جس وارث کے لئے فیصلہ کیا وہ معمر کا وارث ہے (اور شرط باطل ہے)

۵۷۲۵ :وَقَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ حُجْرَ بْنَ قَيْسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ الْعُمْرٰی مِيْرَاثٌ .

۵۷۲۵: طاؤس کہتے ہیں کہ حجر بن قیس نے بتلایا کہ زید بن ثابتؓ نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمریٰ وراثت ہے۔ (مرنے والے کی اولاد کو ملے گی)

تخریج : بخاری فی الھبه باب۳۲' مسلم فی الھبات ۳۱/۳۰' ابو داؤد فی البیوع باب۸۵' ترمذی فی الاحکام باب۱۵' نسائی فی الرقبیٰ باب۲' والعمریٰ باب۱' ۲' ابن ماجه فی الھبات باب۴' مسند احمد ۲۵۰/۱' ۲' ۴۲۹/۳۴۷' ۳' ۳۱۹/۲۹۷' ۹۷/۴' ۵' ۱۳/۸۔

۵۷۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ الْمَدَرِيِّ عَنْ حُجْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيْلُ الْعُمْرٰی سَبِيْلُ الْمِيْرَاثِ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَهٰذَا أَيْضًا مَعْنَاهُ مِثْلُ مَا قَبْلَهُ.

۵۷۲۶: حجر نے زید بن ثابتؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمریٰ کا طریق کار میراث والا ہے۔ یہ روایت بھی اس کے ہم معنی ہے۔

۵۷۲۷: وَقَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا . فَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰی :أَهْلُهَا هُمُ الَّذِيْنَ أَعْمَرُوْهَا .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ .

۵۷۲۷: محمد بن علی نے حضرت معاویہؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ عمریٰ معمر کے گھر والوں کے لئے انعام ہے۔ فریق اول کہتے ہیں کہ اس روایت میں اھلھا سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے عمریٰ کیا ہے۔

تخریج : مسند احمد ۳۶۸/۲' ۳۰۳/۳' ۴' ۹۹' ۵' ۲۲/۱۳' ۱۸۹۔

ایک استدلال:

فریق اول کہتے ہیں کہ اس روایت میں اھلھا سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے عمریٰ کیا ہے۔

جواب: یہ روایت ملاحظہ کریں۔

۵۷۲۸: أَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيْشَ قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ :قَالَ لِيْ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهٗ يَرِثُهَا مِنْ عَقِبِهٖ مَنْ يَرِثُهٗ . فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى أَنَّ أَهْلَهَا الَّذِيْنَ جَازَتْ لَهُمْ هُمُ الْمُعْمَرُوْنَ لَا الْمُعْمِرُوْنَ .

۵۷۲۸: محمد بن حنفیہ کہنے لگے مجھے حضرت معاویہ نے کہا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے جس نے عمریٰ کیا تو معمر اس چیز کا مالک ہے اور اس کی موت کے بعد اس کے ورثاء اس کے وارث ہوں گے (عمریٰ کرنے والا نہیں) اس روایت سے معلوم ہوا کہ اهلها سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو انعام دیا گیا وہ معمر ہیں۔

تخریج : مسلم فی الهبات ۲۱/۲۲، نسائی فی العمریٰ باب۳، ابن ماجه فی الهبات باب۳، مسند احمد ۳۶۰/۳۔

۵۷۲۹: وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهٗ .

۵۷۲۹: یحییٰ بن ابی سلمہؒ نے جابر ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ عمریٰ کا وہی مالک ہے جس کو وہ ہبہ کیا گیا۔

تخریج : مسلم فی الهبات ۲۵، ابو داؤد فی البیوع باب۸۵، نسائی فی العمریٰ باب٤، مسند احمد ۳، ۳۰٤/۳۹۳۔

۵۷۳۰: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۷۳۰: یحییٰ نے ہشام بن ابی عبداللہ عن یحییٰ روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۷۳۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۷۳۱: طاوس نے ابن عباسؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۷۳۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ لَا تُعْمِرُوْهَا فَمَنْ أَعْمَرَ أَحَدًا شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ .

۵۷۳۲: ابوالزبیر نے حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے اموال اپنے پاس روک کر رکھو ان کو عمریٰ مت بناؤ۔ جس نے کوئی چیز عمریٰ بنائی وہ اسی معمر کی ہوگی۔

تخریج : نسائی فی العمریٰ باب۲، مسند احمد ۳، ۳۰۲/۳۱۷۔

۵۷۳۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا عُمْرٰى فَمَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ فَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى :فَنَحْنُ لَا نُنْكِرُ أَنْ يَكُوْنَ الْعُمْرٰى لِمَنْ أَعْمَرَهَا وَاِنَّمَا قُلْنَا :اِنَّهَا تَرْجِعُ اِلَى الْمُعْمِرِ بَعْدَ مَوْتِ الْمُعْمَرِ .فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى فِيْمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْآثَارِ عَنِ الْعُمْرٰى .فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ نَهٰى عَنْهَا وَهِيَ تَجْرِيْ كَمَا عُقِدَتْ وَلٰكِنَّهُ نَهٰى عَنْهَا لِأَنَّهَا تَجْرِيْ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ .قَالَ فَمَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ فَأَرْسَلَ ذٰلِكَ وَلَمْ يَقُلْ فَهُوَ لَهُ مَا دَامَ حَيًّا . فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهَا لَهُ كَسَائِرِ مَالِهِ فِيْ حَيَاتِهِ وَبَعْدَ مَمَاتِهِ.فَهٰذَا مَعْنٰى مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَعَلَهَا جَائِزَةً أَيْ جَائِزَةً لِلْمُعْمَرِ فِيْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ أَبَدًا .وَمِمَّا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَعَلَهَا جَائِزَةً

۵۷۳۳: ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمریٰ درست نہیں جس نے کر دیا وہ شئی معمر کی ہو جائے گی۔ قائلین مسلک اول سے کہتا ہے ہمیں اس سے انکار نہیں کہ عمریٰ معمر کا ہوتا ہے بس ہم تو اتنی بات کہتے ہیں کہ وہ معمر کی طرف معمر کی موت کے بعد لوٹ جائے گا۔ تو اس کے جواب میں ہم کہیں گے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان آثار میں عمریٰ سے منع فرمایا ہے یہ بات ناممکن ہے کہ منع بھی فرمایا جائے اور اس کو برقرار بھی رکھا جائے۔ کیونکہ وہ تو اس کے مخالف ہے آپ ﷺ نے ”من اعمر شیئا فھو لہ“ کو مطلق طور پر فرمایا مادام حیا کی قید نہ لگائی اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ یہ اس کے لئے دیگر تمام اموال کی طرح ہو گی زندگی میں اور موت کے بعد بھی۔ عمریٰ ایک انعام ہے۔ عمریٰ کو جناب رسول اللہ ﷺ نے جائز (انعام) قرار دیا روایت یہ ہے۔

۵۷۳۴: مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَفَّانَ قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ . وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ ابْنَ أَبِيْ دَاوٗدَ وَأَحْمَدَ بْنَ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا :

۵۷۳۴: حسنؒ نے سمرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمریٰ انعام ہے۔

تخریج: ابو داؤد فی البیوع باب۸۲، ترمذی فی الاحکام باب ۱۵، نسائی فی الرقبی باب۲، والعمریٰ باب۲/۱، ابن ماجه فی الھبات باب۴، مسند احمد ۲۵۰/۱، ۳۴۷/۲، ۳۹۲/۲۹۷/۳، ۹۹/۹۷/۴، ۲۲/۸/۵۔

مزید دلیل ابن ابی داؤد و احمد بن داؤد کی روایت ہے۔

۵۷۳۵: ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ :قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ هِشَامٍ مَا

تَقُوْلُ فِي الْعُمْرَىٰ؟ . فَقُلْتُ لَهٗ :حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ . قَالَ الزُّهْرِيُّ :اِنَّهَا لَا تَكُوْنُ عُمْرٰى حَتّٰى تُجْعَلَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ .فَقَالَ لِعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ :مَا تَقُوْلُ ؟ فَقَالَ :حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَى مِيْرَاثٌ . فَهٰذَا عَطَاءٌ وَقَتَادَةُ جَمِيْعًا قَدْ جَعَلَاهَا جَائِزَةً لِلْمُعْمَرِ مَوْرُوْثَةً عَنْهُ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا الزُّهْرِيُّ وَاِنَّمَا قَالَ لَا يَكُوْنُ عُمْرٰى يَكُوْنُ هٰذَا حُكْمُهَا حَتّٰى تُجْعَلَ لِلْمُعْمَرِ وَلِعَقِبِهٖ فَتَكُوْنَ كَمَا لَهٗ وَتَكُوْنَ مَوْرُوْثَةً عَنْهُ كَمَا يُوْرَثُ سَائِرُ أَمْوَالِهٖ عَنْهُ وَاِنْ كَانَ مَنْ يَرِثُهَا عَنْهُ فِيْهِمْ خِلَافَ عَقِبِهٖ عَلٰى مَا حَدَّثَهٗ أَبُوْ سَلَمَةَ وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهٖ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَمِمَّا يَدُلُّ أَيْضًا عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ

۵۷۳۵: قتادہ کہنے لگے مجھ سے سلیمان بن ہشام نے دریافت کیا کہ عمریٰ کے متعلق کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا بشیر بن نہیک نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ عمریٰ انعام ہے۔ زہری کہتے ہیں یہ عمریٰ بنتا ہی اسی وقت ہے جبکہ اس کو اس کے اور اس کے پیچھے والے لوگوں کے لئے مقرر کر دیا جائے۔ انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے کہا عمریٰ کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ تو انہوں نے فرمایا مجھے جابر ؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ عمریٰ میراث ہے۔ یہ عطاء اور قتادہ ہیں ان دونوں نے اس کو انعام اور میراث قرار دیا اور زہری نے ذرا ان انکار نہیں کیا بلکہ انہوں نے یہ کہا کہ عمریٰ جس کا یہ حکم ہے وہ منعقد ہی تب ہوگا جبکہ وہ معمر اور اس کے ورثاء کے لئے اس کو مقرر نہ کیا جائے اور وہ دیگر اموال کی طرح میراث میں شامل ہوگا اگرچہ وہ ورثاء غیر اولاد ہوں جیسا کہ ابو سلمہ نے بیان کیا ہم عنقریب یہ بات اسی باب میں اپنے مقام پر درج کریں گے ان شاء اللہ۔

تخریج : سابقہ روایت ملاحظہ ہو۔

اس کی موقف کی صحت پر دلالت کرنے والی روایات:

۵۷۳۶: يُوْنُسَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْمُرُوْا وَلَا تَرْقُبُوْا فَمَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا أَوْ أَرْقَبَهٗ فَهُوَ لِلْوَارِثِ اِذَا مَاتَ.

۵۷۳۶: عطاء نے جابر ؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔ نہ عمریٰ بناؤ اور نہ مراقبہ۔ رقبیٰ کا مطلب یہ ہے میں نے تمہیں اپنا گھر دے دیا اگر تو مجھ سے پہلے مر گیا تو یہ میری طرف لوٹ آئے گا اور اگر میں مر گیا تو وہ تیرا ہوگا۔ جس نے کوئی چیز بطور عمریٰ دی وہ معمر کے مر جانے پر اس کے ورثاء کو ملے گی۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب۸۶' نسائی فی العمریٰ باب ۱' ۲' الرقبیٰ باب۳' ابن ماجه فی الهبات باب٤' مسند احمد ۲' ۷۳/۳٤' ۱۸۹/۵۔

۵۷۳۷: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ لَا تُفْسِدُوْهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهُ حَيًّا وَمَيْتًا وَلِعَقِبِهِ .

۵۷۳۷: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اپنے اموال اپنے لئے روک کر رکھو اور ان کو مت بگاڑو۔ جس نے عمریٰ کیا وہ زندگی اور موت کے بعد اسی کا ہے اور اس کے بعد اس کے ورثاء کو ملے گا۔

تخریج : مسلم فی الهبات ۲٦' مسند احمد ۳۱۲/۳۔

۵۷۳۸: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرٰى حَيَاتِهِ فَهِيَ لَهُ فِيْ حَيَاتِهٖ وَلِوَرَثَتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ .

۵۷۳۸: ابوالزبیر سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس نے زندگی کے لئے عمریٰ کیا وہ زندگی میں معمر کا ہے اور موت کے بعد اس کے ورثاء کا ہے۔

۵۷۳۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نَحَلَ رَجُلٌ مِنَّا أُمَّهُ نُحْلَى لَهُ حَيَاتَهَا فَلَمَّا مَاتَتْ فَقَالَ أَنَا أَحَقُّ بِنُحْلِيْ فَقَضٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا مِيْرَاثٌ . قَالَ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حُمَيْدٌ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَقَدْ كَشَفَتْ لَنَا هٰذِهِ الْآثَارُ مُرَادَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْآثَارِ الَّتِيْ قَبْلَهَا وَأَنَّهَا عَلٰى مَا وَصَفْنَا مِنَ التَّأْوِيْلِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا وَقَدْ رُوِيَتْ فِي الْعُمْرَى أَيْضًا آثَارٌ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ .فَمِنْهَا

۵۷۳۹: حمید نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی نے اپنی والدہ کو عطیہ دیا اور اس کی زندگی تک دیا جب وہ فوت ہوگئیں تو کہنے لگا میں اپنے عطیے کا زیادہ حقدار ہوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی خدمت میں فیصلہ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کو میراث قرار دیا ابن ابی شیبہ کہتے ہیں یہ حمید کندہ میں سے ہے۔ امام طحاوی کہتے ہیں: ان روایات نے شروع باب میں مندرج روایت کا مفہوم کھول دیا اور یہ روایات ہماری تاویل کے بالکل مطابق ہیں عمریٰ کے متعلق دیگر الفاظ سے بھی روایات وارد ہیں ملاحظہ ہوں۔

دیگر الفاظ سے عمریٰ کے متعلق روایات:

۵۷۴۰: مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهٖ فَإِنَّهَا لِلَّذِيْ يُعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ .

۵۷۴۰: ابوسلمہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عمریٰ بنایا وہ معمر اور اس کے ورثاء کے لئے ہے وہ اسی کا ہے جس کو دیا گیا کیونکہ اس نے یہ ایسا عطیہ دیا ہے جس میں میراث جاری ہوتی ہے۔

تخریج : مسلم فی الھبات ۲۱/۲۲، نسائی فی العمریٰ باب۳، ابن ماجہ فی الھبات باب۳، مسند احمد ۳/۳۶۰۔

۵۷۴۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ :ثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ .ح

۵۷۴۱: لیث نے ابن شہاب سے روایت کی ہے۔

۵۷۴۲: وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهٖ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهُ حَقَّهُ فِيْهَا وَهِيَ لِمَنْ أُعْمِرَهَا وَلِعَقِبِهٖ .

۵۷۴۲: ابوسلمہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جس نے عمریٰ بنایا تو وہ عمریٰ اس معمر اور اس کے ورثاء کا ہے۔ معمر کے قول نے اس کے حق کو اس میں منقطع کر دیا وہ اسی کا ہے جس کو عمریٰ کیا گیا اور اس کے ورثاء کو ملے گا۔

۵۷۴۳: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهٖ بَتَّةً لَا يَجُوْزُ لِلْمُعْطِيْ فِيْهَا شَرْطٌ وَلَا ثُنْيَا . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهٖ فَهِيَ لِلَّذِيْ عَمَرَهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الْمُعْطِيْ بِشَرْطٍ وَلَا ثُنْيَا لِأَنَّهُ أَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ .فَقَالَ الَّذِيْنَ أَجَازُوا الشَّرْطَ فِي الْعُمْرَى :بِهٰذَا نَقُوْلُ إِذَا وَقَعَتِ الْعُمْرَى عَلٰى هٰذَا لَمْ تَرْجِعْ إِلَى الْمُعْطِيْ أَبَدًا وَإِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْهَا ذِكْرُ الْعَقِبِ فَهِيَ رَاجِعَةٌ إِلَى الْمُعْطِيْ بَعْدَ زَوَالِ الْمُعْمَرِ .قَالُوْا :وَهٰذَا أَوْلٰى مِمَّا رَوٰى عَطَاءٌ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ لِأَنَّ أَبَا سَلَمَةَ زَادَ عَلَيْهِمَا قَوْلَهُ وَلِعَقِبِهٖ وَلَيْسَ هُوَ بِدُوْنِهِمَا وَالزِّيَادَةُ أَوْلٰى .فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا لِلْآخَرِيْنَ

فِیْ ذٰلِكَ أَنَّهٗ لَمْ یَكُنْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْعُمْرٰی حَدِیْثٌ غَیْرُ حَدِیْثِ أَبِیْ سَلَمَةَ هٰذَا لَكَانَ فِیْهِ أَكْثَرُ الْحُجَّةِ لِلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ :اِنَّ الْعُمْرٰی لَا تَرْجِعُ اِلَی الْمُعْمِرِ أَبَدًا وَلَا یَجُوْزُ شَرْطُهٗ .وَذٰلِكَ أَنَّ الْعُمْرٰی لَا تَخْلُو مِنْ أَحَدِ وَجْهَیْنِ اِمَّا أَنْ تَكُوْنَ دَاخِلَةً فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ فَیَنْفُذُ لِلْمُعْمَرِ فِیْهَا الشَّرْطُ عَلٰی مَا شَرَطَهٗ لَا یَبْطُلُ مِنْ ذٰلِكَ شَیْءٌ كَمَا یَنْفُذُ الشُّرُوْطُ مِنَ الْمُوْقِفِ فِیْمَا وَقَفَ أَوْ تَكُوْنُ خَارِجَةً مِنَ الْمُعْمِرِ دَاخِلَةً فِیْ مِلْكِ الْمُعْمَرِ فَیَصِیرُ بِذٰلِكَ فِیْ سَائِرِ مَالِهٖ وَیَبْطُلُ مَا شَرَطَ عَلَیْهِ فِیْهَا .فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ فَاِذَا الْعُمْرٰی اِذَا أُوْقِعَتْ عَلٰی أَنَّهَا لِلْمُعْمَرِ وَلِعَقِبِهٖ فَمَاتَ وَلَهٗ عَقِبٌ وَزَوْجَةٌ أَوْ أَوْصَی بِوَصَایَا أَوْ كَانَ عَلَیْهِ دَیْنٌ أَنَّ تِلْكَ الْأَشْیَاءَ تَنْفُذُ فِیْهَا كَمَا تَنْفُذُ فِیْ مَالِهٖ وَلَا یَمْنَعُهَا الشَّرْطُ الَّذِیْ كَانَ مِنَ الْمُعْمِرِ فِیْ جَعْلِهٖ اِیَّاهَا لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ وَزَوْجَتُهٗ لَیْسَتْ مِنْ عَقِبِهٖ وَلَا غُرَمَاؤُهٗ وَلَا أَهْلُ وَصَایَاهُ .وَكَذٰلِكَ لَوْ مَاتَ الْمُعْمَرُ وَلَا عَقِبَ لَهٗ لَمْ یَرْجِعْ شَیْءٌ مِنْ ذٰلِكَ اِلَی الْمُعْمِرِ .فَلَمَّا كَانَ مَا وَصَفْنَا كَذٰلِكَ كَانَتْ كَذٰلِكَ أَبَدًا یَجُوْزُ عَلٰی مَا جَعَلَهَا عَلَیْهِ الْمُعْمِرُ وَیَبْطُلُ شَرْطُهُ الَّذِی اشْتَرَطَ فِیْهَا وَلَا یَنْفُذُ مِنْهُ قَلِیْلٌ وَلَا كَثِیْرٌ وَیَخْرُجُ مِنْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ فَیَكُوْنُ شُرُوْطُهَا لَیْسَتْ مِنِ الشُّرُوْطِ الَّتِیْ عَنَاهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .وَهٰذَا الْقَوْلُ الَّذِیْ صَحَّحْنَاهُ قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ وَأَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ .وَقَدْ رُوِیَ أَیْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلُ ذٰلِكَ

۵۷۴۳: زہری نے ابوسلمہ سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ جس نے عمریٰ بنایا وہ معمر اور اس کے ورثاء کے لئے ہے معطی کی کسی شرط کا اس میں اعتبار نہیں اور نہ استثناء ہے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: ان آثار میں یہ بات بالکل واضح آ گئی کہ عمریٰ ایک ایسا عطیہ ہے جو معمر کا حق بن گیا اب وہ دینے والے کی شرط کے مطابق اس کی طرف نہ لوٹے گا اور نہ اس میں استثناء چلے گا وہ ایسا عطیہ ہے جس میں میراث جاری ہوگی۔ جب عمریٰ اسی شرط سے ہو تو ہم بھی کہتے ہیں کہ معطی کی طرف لوٹایا نہ جائے گا اور جب اس میں ورثاء کا تذکرہ نہ ہو تو معمر کے مرنے کے بعد وہ معطی کی طرف لوٹ آئے گا اور یہ روایت عطاء ابوالزبیر کی ان روایات سے اولیٰ ہے جو انہوں نے جابرؓ سے نقل کی ہیں کیونکہ ابوسلمہ کی روایت میں "ولعقبه" کا اضافہ ہے اور دیگر روایات میں نہیں اضافہ والی روایت اولیٰ ہے وہ ہمارے معاون بن رہی ہے۔ اس کے جواب میں اگر وہ کہیں کہ عمریٰ کے متعلق ابوسلمہ کی روایت کے علاوہ اور کوئی روایت اس طرح مروی نہیں گویا منفرد ہے مگر ہم عرض کریں

گے یہ ہماری دلیل زیادہ ہے کہ عمریٰ معمر کی طرف نہ لوٹایا جائے گا اور اس کی شرط بھی جائز نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ عمریٰ کی دو صورتیں ہیں۔ نمبرا یا تو یہ جناب رسول اللہ ﷺ کے اس قول میں داخل ہے "المسلمون عند شروطهم" اس میں معمر کے لئے اس کی شرط نافذ ہو جائے گی اور اس میں سے کوئی چیز باطل نہ ہوگی جیسا کہ وقف کرنے والے کی شرط موقوف میں نافذ ہوتی ہے۔ نمبر۲ اور عمریٰ معطی کی ملک سے خارج ہو کر معمر کی ملک میں داخل ہوگا تو اس طرح وہ اس کے باقی مال کے ساتھ مل جائے گا اور جو شرط رکھی ہے وہ باطل ہو جائے گی۔ ہم نے اس سلسلہ میں غور کیا تو دیکھا کہ جب عمریٰ معمر اور اس کی اولاد کے لئے واقع ہوتا ہے پھر وہ مر جاتا ہے اس کی اولاد اور بیوی موجود ہوتے ہیں یا وہ کچھ وصیت کر جاتا ہے یا اس پر کچھ قرض ہوتا ہے تو یہ تمام باتیں اسی طرح نافذ ہوتی ہیں جیسے اس کے اپنے مال میں نافذ ہوتی ہیں معمر کی طرف سے کوئی شرط اس میں رکاوٹ نہیں بنتی کہ وہ مال اس کے لئے یا اس کی اولاد کے لئے ہو۔ اس کی بیوی جن کے لئے وصیت کی اور قرض دار اس کے عقب نہیں ہیں اور اس طرح اگر وہ معمر مر جائے اور اس کا کوئی عقب نہ ہو تو معمر کی طرف کوئی چیز نہیں لوٹتی۔ جب بات اس طرح ہے جیسے ہم نے بیان کی تو ہمیشہ اسی طرح ہونا چاہئے کہ معمر کا عمریٰ درست ہو اور اس نے جو شرط رکھی ہے وہ باطل ہو خواہ کوئی شرط بڑی ہو یا چھوٹی نافذ نہ ہو اور وہ جناب نبی اکرم ﷺ کے اس قول سے نکل جائے گا کہ مسلمان اپنی شرائط کے پابند ہیں اس کی شرط ان شرائط میں سے نہیں جو جناب رسول اللہ ﷺ کی مراد ہے یہ قول جس کی تصحیح ہم نے بیان کی ہے۔ امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ ابن عمرؓ سے بھی اسی طرح کی روایت ہے۔

۵۷۴۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ -وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ وَهَبَ لَهُ رَجُلٌ نَاقَةً حَيَاتَهُ فَنَتَجَتْ أَيْ وَلَدَتْ فَقَالَ : هِيَ لَهُ وَأَوْلَادُهَا فَسَأَلْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ :هِيَ لَهُ حَيًّا وَمَيِّتًا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

۵۷۴۴: حبیب بن ابی ثابتؒ نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ آپ سے ایک شخص نے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے زندگی بھر کے لئے کسی کو اونٹنی دی اور اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے فرمایا وہ اونٹنی اور اس کی اولاد اسی شخص کے لئے ہے میں نے بعد میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا وہ اس کی زندگی میں اور اس کے مرنے کے بعد بھی اسی کے لئے ہے۔

بہرحال عمریٰ نہ چاہئے اگر کسی نے کر دیا تو وہ مال معطی کی طرف نہ لوٹ سکے گا خواہ معطی کی زندگی میں معمر کی موت واقع ہو یا بعد میں بلکہ وہ معمر اور اس کے ورثاء کا مال ہے وراثت کی طرح تقسیم ہوگا۔

بَابُ الصَّدَقَاتِ الْمَوْقُوفَاتِ

صدقات موقوفہ کا حکم

اس میں دو رائے ہیں۔

نمبر ①: اگر کسی نے اپنے بیٹے پوتوں پر گھر وقف کیا پھر فی سبیل اللہ وقف کیا تو وہ اب فی سبیل اللہ ہوگا فروخت نہیں وہ سکتا اس قول کو امام ابو یوسف محمد اہل بصرہ اہل مدینہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی: یہ تمام مال میراث ہو کر تقسیم ہوگا وقف درست نہ ہوگا بیماری کی حالت میں وصیت ثلث مال میں نافذ ہوگی۔ پھر فریق اول کا باہمی اختلاف ہے کہ موقوفہ مال پر قبضہ ہوگیا تو وقف ہے یا نہ بھی قبضہ ہوا تب بھی وقف شمار ہوگا۔

۵۷۴۵: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ وَسَعِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا :ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فَقَالَ إِنِّيْ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي . قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا لَا تُبَاعُ وَلَا تُوْهَبُ قَالَ أَبُوْ عَاصِمٍ وَأَرَاهُ قَالَ لَا تُوْرَثُ . قَالَ تَصَدَّقْ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّعِيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ :فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُحَمَّدٍ فَقَالَ :غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ .

۵۷۴۵: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشورہ لینے حاضر ہوئے تو عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایک زمین خیبر میں پائی ہے اس سے بہتر مال میں نے کبھی نہیں پایا آپ اس کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اگر پسند کرو تو اس کی اصل کو روک لو جو نہ فروخت کی جا سکے اور نہ ہبہ کی جا سکے۔

ابو عاصم راوی کہتے ہیں کہ "لاتورث" کے لفظ فرمائے کہ نہ اس میں وراثت چلے چنانچہ انہوں نے اس کو فقراء اور قرابت دار اور غلاموں اور اللہ کی راہ میں اور مسافر اور ضعفاء کے لئے اس کو صدقہ کر دیا کہ جو اس کا متولی ہو اور ان پر خرچ کرے اور اس میں سے خود کھا سکتا ہے مگر اس میں سے مال لے نہیں سکتا۔ میں نے یہ لفظ متمول کا لفظ ذکر کیا تو انہوں نے غیر متاثل فرمایا۔ (مال کو جمع کرنے والا)۔

تخریج : بخاری فی الشروط باب۱۹، والوصایا باب۲۸، والایمان باب۳۳، مسلم فی الوصیة ۱۵، ابو داؤد فی الوصایا باب۱۳، ترمذی فی الاحکام باب۳٦، نسائی فی الاحباس باب۲، ابن ماجه فی الصدقات باب٤، مسند احمد ۱۱/۲، ۱۲۔

اللُّغَاتُ: غیر متمول۔ جو مال نہ لے۔ متاثل۔ مال جمع کرنے والا۔ مؤثل۔ قدیم۔ یستامر۔ مشورہ کرنا۔

۵۷۴۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ :حَدَّثَنِیْ عَمِّی قَالَ :حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ یَحْیَى بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ أَنْ یَتَصَدَّقَ بِمَالِهٖ بِثَمْغٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِهٖ تَقْسِمُ ثَمَرَهُ وَتَحْبِسُ أَصْلَهُ لَا تُبَاعُ وَلَا تُوْهَبُ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ اِذَا أَوْقَفَ دَارَهٗ عَلٰى وَلَدِهٖ وَوَلَدِ وَلَدِهٖ ثُمَّ مَنْ بَعْدَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ أَنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ وَأَنَّهَا قَدْ خَرَجَتْ بِذٰلِكَ مِنْ مِلْكِهٖ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا سَبِیْلَ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلٰى بَیْعِهَا وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ أَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمَا وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِیْنَةِ وَأَهْلِ الْبَصْرَةِ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ مِنْهُمْ أَبُوْ حَنِیْفَةَ وَزُفَرُ بْنُ الْهُذَیْلِ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِمَا فَقَالُوْا :هٰذَا كُلُّهٗ مِیْرَاثٌ لَا یَخْرُجُ مِنْ مِلْكِ الَّذِیْ أَوْقَفَهٗ بِهٰذَا السَّبَبِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا شَاوَرَهٗ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ قَالَ لَهٗ حَبِّسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلِ الثَّمَرَةَ . فَقَدْ یَجُوْزُ أَنْ یَكُوْنَ مَا أَمَرَهٗ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ یَخْرُجُ بِهٖ مِنْ مِلْكِهٖ وَیَجُوْزُ أَنْ یَكُوْنَ ذٰلِكَ لَا یُخْرِجُهَا مِنْ مِلْكِهٖ وَلٰكِنَّهَا تَكُوْنُ جَارِیَةً عَلٰى مَا أَجْرَاهَا عَلَیْهِ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَرَكَهَا وَیَكُوْنُ لَهٗ فَسْخُ ذٰلِكَ مَتٰى شَاءَ .كَرَجُلٍ جَعَلَ لِلّٰهِ عَلَیْهِ أَنْ یَتَصَدَّقَ بِثَمَرَةِ نَخْلِهٖ مَا عَاشَ فَیُقَالُ لَهٗ :أَنْفِذْ ذٰلِكَ وَلَا یُجْبَرُ عَلَیْهِ وَلَا یُؤْخَذُ بِهٖ اِنْ شَاءَ وَاِنْ أَبٰى .وَلٰكِنْ اِنْ أَنْفَذَ ذٰلِكَ فَحَسَنٌ وَاِنْ مَنَعَهٗ لَمْ یُجْبَرْ عَلَیْهِ .وَكَذٰلِكَ وَرَثَتُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ اِنْ أَنْفَذُوْا ذٰلِكَ عَلٰى مَا كَانَ أَبُوْهُمْ أَجْرَاهُ عَلَیْهِ فَحَسَنٌ وَاِنْ مَنَعُوْهُ كَانَ ذٰلِكَ لَهُمْ .وَلَیْسَ فِیْ بَقَاءِ حَبْسِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى غَایَتِنَا هٰذِهٖ مَا یَدُلُّ عَلٰى أَنَّهٗ لَمْ یَكُنْ لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِهٖ نَقْضُهٗ .وَاِنَّمَا الَّذِیْ یَدُلُّ عَلٰى أَنَّهٗ لَیْسَ لَهُمْ نَقْضُهٗ لَوْ كَانُوْا خَاصَمُوْا فِیْهِ بَعْدَ مَوْتِهٖ فَمُنِعُوْا مِنْ ذٰلِكَ .وَلَوْ جَازَ ذٰلِكَ لَكَانَ فِیْهِ الْعُمْرٰى مَا یَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْأَوْقَافَ لَا تُبَاعُ .وَلٰكِنْ اِنَّمَا جَاءَ نَا تَرْكُهُمْ لِوَقْفِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَجْرِیْ عَلٰى مَا كَانَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَجْرَاهُ عَلَیْهِ فِیْ حَیَاتِهٖ وَلَمْ یَبْلُغْنَا أَنَّ أَحَدًا مِنْهُمْ عَرَضَ فِیْهِ بِشَیْءٍ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا یَدُلُّ عَلٰى أَنَّهٗ قَدْ كَانَ لَهٗ نَقْضُهٗ

۵۷۴۶: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے مال کے صدقہ کرنے کے متعلق جو مقام ثمغ میں تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اس طرح صدقہ کر دو کہ اس کا پھل تقسیم کیا جائے گا اور اصل اسی طرح برقرار رہے گا وہ نہ فروخت کیا جا سکے گا اور نہ ہبہ کیا جائے گا۔ امام طحاویؒ

فرماتے ہیں کہ ایک جماعت علماء کا خیال یہ ہے کہ جب کسی نے اپنی اولاد بیٹے پوتوں پر ایک گھر وقف کر دیا پھر ان کے بعد اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیا۔ تو یہ درست ہے اب وہ ان کی ملک سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی طرف منتقل ہو گیا اس کو فروخت کرنے کی کوئی سبیل نہیں جیسا کہ مندرجہ بالا آثار سے معلوم ہوتا ہے یہ امام ابو یوسف' محمد' اہل مدینہ' اہل بصرہ رحمہم اللہ کا قول ہے۔ دوسروں نے کہا یہ سب میراث ہے اس سب سے واقف کی ملک سے نہ نکلے گا اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر نے آپ سے مشورہ کیا تو آپ نے فرمایا اس کے اصل کو روک لو اور اس کے پھل کو وقف کر دو۔ آپ ﷺ نے جو بات فرمائی اس سے جہاں اس سے یہ مراد لینا جائز ہے کہ وہ اس کی ملک سے نکل جائے گی وہاں یہ بھی جائز ہے کہ ایسا کرنے سے یہ اس کی ملک سے خارج نہ ہو لیکن وہ اس طریقہ پر جاری ہوئی جس پر انہوں نے اسے جاری کیا اور جب وہ چاہیں اس کو فسخ کرنے کا ان کو حق حاصل ہے۔ جس طرح وہ آدمی جس نے اپنی زندگی تک اپنے درخت کھجور کا پھل اللہ تعالیٰ کے وقف کیا ہے اسے کہا جائے گا اس کو نافذ کرو۔ مگر اس پر جبر نہ کیا جائے گا اور نہ اس پر کوئی مواخذہ کیا جائے گا خواہ دے یا انکار کرے۔ لیکن اگر اس نے اس کو نافذ کیا تو بہت خوب کیا اور اگر روک لیا تو اس پر جبر نہیں۔ اسی طرح اس کے ورثاء کا بھی یہی حکم ہے اگر وہ اس کو اپنے والد کے طریقہ پر جاری رکھیں تو خوب ہے اور اگر روک لیں تو اس کا ان کو اختیار ہے۔ باقی حضرت عمرؓ کے وقف کے ہمارے زمانہ تک باقی رہنے میں یہ کوئی دلیل نہیں کہ ان کے ورثاء کو اس کے توڑنے کا حق حاصل نہ تھا وقف کو توڑنے کا اختیار نہ ہونے کی دلیل تب ہوتی جبکہ آپ کی وفات کے بعد وہ جھگڑا کرتے اور اس سے ان کو منع کیا جاتا اگر ایسا ہوتا تو یہ عمریٰ ہو جاتا جو اس بات پر دلالت کرتا کہ اوقاف کو فروخت نہیں کیا جا سکتا۔ مگر ہمارے سامنے جو روایات ہیں ان میں صرف یہ بات ہے کہ حضرت عمرؓ کے وقف کو اسی حال پر چھوڑا گیا تا کہ اسی طرح جاری رہے جس طرح حضرت عمرؓ اپنی زندگی میں اس کو جاری کر گئے تھے ہمیں یہ بات نہیں پہنچی کہ ان میں سے کسی نے بھی اعتراض کیا ہو اور حضرت عمرؓ سے یہ روایت بھی وارد ہے کہ آپ کو اس کے توڑنے کا اختیار تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے توڑنے کے اختیار والی روایت:

۵۷۴۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ :لَوْلَا أَنِّيْ ذَكَرْتُ صَدَقَتِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ نَحْوِ هٰذَا لَرَدَدْتُهَا .فَلَمَّا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ نَفْسَ الْإِيقَافِ لِلْأَرْضِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُ مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْهَا وَأَنَّهُ إِنَّمَا مَنَعَهُ مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ فِيْهَا بِشَيْءٍ وَفَارَقَهُ عَلَى الْوَفَاءِ بِهٖ فَكَرِهَ أَنْ يَرْجِعَ عَنْ ذٰلِكَ كَمَا كَرِهَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَنْ يَرْجِعَ بَعْدَ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ الَّذِيْ كَانَ فَارَقَهُ عَلَيْهِ أَنْ يَفْعَلَهُ

وَقَدْ كَانَ لَهُ أَنْ لَا يَصُوْمَ .ثُمَّ هٰذَا شُرَيْحٌ وَهُوَ قَاضِيْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِي الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۷۴۷: ابن شہاب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اگر میں نے اپنے صدقہ کا تذکرہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کیا ہوتا یا اس قسم کی بات فرمائی تو میں اس کو واپس لوٹا لیتا۔ جب حضرت عمرؓ نے یہ بات فرمائی تو اس سے اس بات پر دلالت مل گئی کہ زمین کو فقط وقف کر دینے سے اس کا حق رجوع ختم نہیں ہوتا۔ آپ کو رجوع سے اس بات نے روکا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ایک بات کا حکم فرمایا اور آپ ان سے اس حالت میں جدا ہوئے کہ وہ اسے پورا کرنے والے تھے تو اس وجہ سے آپ نے اس کو واپس لینا ناپسند کیا جیسا کہ حضرت ابن عمرؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ان صیام سے رجوع پسند نہ کیا جنہیں وہ حضور علیہ السلام سے جدائی کے وقت رکھا کرتے تھے۔ حالانکہ آپ کو روزہ نہ رکھنے کا اختیار تھا۔ پھر یہ قاضی شریح ہیں جو حضرت عمرؓ عثمان وعلی رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں ان کی طرف سے قاضی رہے ان کا ارشاد سنئے۔

قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

۵۷۴۸: مَا قَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ : سَأَلْت شُرَيْحًا عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ دَارِهِ حَبْسًا عَلَى الْآخَرِ فَالْآخَرُ مِنْ وَلَدِهِ فَقَالَ :إِنَّمَا أَقْضِي وَلَسْتُ أُفْتِي قَالَ :فَنَاشَدْتُهُ فَقَالَ :لَا حَبْسَ عَلَى فَرَائِضِ اللّٰهِ .وَهٰذَا لَا يَسَعُ الْقُضَاةَ جَهْلُهُ وَلَا يَسَعُ الْأَئِمَّةَ تَقْلِيْدُ مَنْ يَجْهَلُ مِثْلَهُ.ثُمَّ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مُنْكِرٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ تَابِعِيهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۵۷۴۸: عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ میں نے شریح رحمۃ اللہ علیہ سے اس آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے اپنا مکان دوسرے شخص کو وقف کر دیا اور وہ دوسرا آدمی اس کی اولاد سے ہے تو انہوں نے فرمایا اس کے متعلق میں فیصلہ کرتا ہوں فتویٰ نہیں دیتا۔ عطاء کہتے ہیں میں نے ان کو قسم دی تو فرمانے لگے اللہ تعالیٰ کے فرائض (احکام توریث) اترنے کے بعد اولاد پر وقف نہیں ہوتا اور اس بات سے قاضیوں کو جاہل رہنے کی گنجائش نہیں ہے اور نہ ہی ائمہ مقتدیٰ کے لئے گنجائش ہے کہ وہ ایسے جاہل شخص کی پیروی کریں پھر شریح رحمۃ اللہ علیہ کی اس بات کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین رحمۃ اللہ علیہ نے انکار نہیں کیا۔

مزید برآں حضرت ابن عباسؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۵۷۴۹: مَا قَدْ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ :حَدَّثَنِي أَخِي عِيسَى عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -بَعْدَمَا أُنْزِلَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ وَأُنْزِلَ فِيهَا الْفَرَائِضُ -نَهٰى عَنِ الْحَبْسِ .

۵۷۴۹: عکرمہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سورہ نساء کے نزول کے بعد سنا کہ اس میں فرائض اتارے گئے ہیں اور (اولاد پر) وقف سے منع کر دیا گیا ہے۔

۵۷۵۰: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ وَعَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۷۵۰: عمرو بن خالد اور یحییٰ بن عبداللہ نے عبداللہ بن لہیعہ سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۷۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۷۵۱: ابن ابی مریم نے ابن لہیعہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۷۵۲: حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَا :قَالَ لَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَبِهٖ أَقُوْلُ . قَالَ رَوْحٌ :قَالَ لِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَقَدْ حَدَّثَنِيهِ الدِّمَشْقِيُّ يَعْنِي :عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ .فَأَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْأَحْبَاسَ مَنْهِيٌّ عَنْهَا غَيْرُ جَائِزَةٍ وَأَنَّهَا قَدْ كَانَتْ قَبْلَ نُزُوْلِ الْفَرَائِضِ بِخِلَافِ مَا صَارَتْ عَلَيْهِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْفَرَائِضِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّ أَبَا حَنِيفَةَ وَأَبَا يُوْسُفَ وَزُفَرَ وَمُحَمَّدًا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَجَمِيعَ الْمُخَالِفِينَ لَهُمْ وَالْمُوَافِقِينَ قَدْ اتَّفَقُوْا عَلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا وَقَفَ دَارَهٗ فِي مَرَضِهٖ عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ ثُمَّ تُوُفِّيَ فِي مَرَضِهٖ ذٰلِكَ جَائِزٌ مِنْ ثُلُثِهٖ وَأَنَّهَا غَيْرُ مَوْرُوْثَةٍ عَنْهُ .فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ هَلْ يَدُلُّ عَلٰى أَحَدِ الْقَوْلَيْنِ ؟ فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا جَعَلَ شَيْئًا مِنْ مَالِهٖ مِنْ دَنَانِيرَ أَوْ دَرَاهِمَ صَدَقَةً فَلَمْ يَنْفُذْ ذٰلِكَ حَتّٰى مَاتَ أَنَّهٗ مِيرَاثٌ وَسَوَاءٌ جَعَلَ ذٰلِكَ فِي مَرَضِهٖ أَوْ فِي صِحَّتِهٖ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَ ذٰلِكَ وَصِيَّةً بَعْدَ مَوْتِهٖ فَيَنْفُذُ ذٰلِكَ بَعْدَ مَوْتِهٖ مِنْ ثُلُثِ مَالِهٖ كَمَا يَنْفُذُ الْوَصَايَا .فَأَمَّا إِذَا جَعَلَهٗ فِي مَرَضِهٖ وَلَمْ يُنْفِذْهُ لِلْمَسَاكِينِ بِدَفْعِهٖ إِيَّاهُ إِلَيْهِمْ فَهُوَ كَمَا جَعَلَهٗ فِي صِحَّتِهٖ وَكَانَ جَمِيعُ مَالِهٖ

يَفْعَلُهُ فِيْ صِحَّتِهِ فَيَنْفُذُ مِنْ جَمِيْعِ مَالِهِ وَلَا يَكُوْنُ لَهُ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ مِلْكٌ مِثْلُ الْعَتَاقِ وَالْهِبَاتِ وَالصَّدَقَاتِ هُوَ الَّذِيْ يَنْفُذُ اِذَا فَعَلَهُ فِيْ مَرَضِهِ مِنْ ثُلُثِ مَالِهِ وَكَانَ الْوَاقِفُ اِذَا وَقَفَ فِيْ مَرَضِهِ دَارِهِ أَوْ أَرْضَهُ وَجَعَلَ آخِرَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا بِاتِّفَاقِهِمْ مِنْ ثُلُثِ مَالِهِ بَعْدَ وَفَاتِهِ لَا سَبِيْلَ لِوَارِثِهِ عَلَيْهِ .وَلَيْسَ ذٰلِكَ بِدَاخِلٍ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَبْسَ عَلَى فَرَائِضِ اللّٰهِ . فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ سَبِيْلُهُ اِذَا وَقَفَ فِي الصِّحَّةِ فَيَكُوْنُ نَافِذًا مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ وَلَا يَكُوْنُ لَهُ عَلَيْهِ سَبِيْلٌ بَعْدَ ذٰلِكَ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .فَإِلَى هٰذَا أَذْهَبُ وَبِهِ أَقُوْلُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لَا مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ لِأَنَّ الْآثَارَ فِيْ ذٰلِكَ قَدْ تَقَدَّمَ وَصْفِيْ لَهَا وَبَيَانُ مَعَانِيْهَا وَكَشْفُ وُجُوْهِهَا .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :أَفَتَخْرُجُ الْأَرْضُ بِالْوُقُوْفِ مِنْ مِلْكِ رَبِّهَا بِوَقْفِهِ إِيَّاهَا لَا اِلَى مِلْكِ مَالِكٍ ؟ قِيْلَ لَهُ :وَمَا تُنْكِرُ مِنْ هٰذَا وَقَدْ اتَّفَقْتُ أَنْتَ وَخَصْمُكَ عَلَى الْأَرْضِ يَجْعَلُهَا صَاحِبُهَا مَسْجِدًا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَيُخَلِّيْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهَا أَنَّهَا قَدْ خَرَجَتْ بِذٰلِكَ مِنْ مِلْكِهِ لَا اِلَى مِلْكِ مَالِكٍ وَلٰكِنْ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .فَالَّذِيْ يَلْزَمُ مُخَالِفَكَ فِيْمَا احْتَجَجْتُ عَلَيْهِ بِمَا وَصَفْنَا يَلْزَمُكَ فِيْ هٰذَا مِثْلُهُ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَمَا مَعْنٰى نَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَبْسِ الَّذِيْ رَوَيْتَهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ؟ قِيْلَ لَهُ :قَدْ قَالَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلَيْنِ : أَحَدُهُمَا الْقَوْلُ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عِنْدَ رِوَايَتِنَا اِيَّاهُ .وَالْآخَرُ أَنَّ ذٰلِكَ أُرِيْدَ بِهِ مَا كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَفْعَلُوْنَهُ مِنَ الْبَحِيْرَةِ وَالسَّائِبَةِ وَالْوَصِيْلَةِ وَالْحَامِ .فَكَانُوْا يَحْبِسُوْنَ مَا يَجْعَلُوْنَهُ كَذٰلِكَ فَلَا يُوَرِّثُوْنَهُ أَحَدًا فَلَمَّا أُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْفَرَائِضِ وَبَيَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهَا الْمَوَارِيْثَ وَقَسَمَ الْأَمْوَالَ عَلَيْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَبْسَ . ثُمَّ تَكَلَّمَ الَّذِيْنَ أَجَازُوا الصَّدَقَاتِ الْمَوْقُوْفَاتِ فِيْهَا بَعْدَ تَثْبِيْتِهِمْ اِيَّاهَا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ :هِيَ جَائِزَةٌ قُبِضَتْ مِنَ الْمُصَدِّقِ بِهَا أَوْ لَمْ تُقْبَضْ .وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .وَقَالَ بَعْضُهُمْ :لَا يُنْفِذُهَا حَتّٰى يُخْرِجَهَا مِنْ يَدِهِ وَيَقْبِضَهَا مِنْهُ غَيْرُهُ وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ ابْنُ أَبِيْ لَيْلَى وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .فَاحْتَجْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْ ذٰلِكَ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا فَرَأَيْنَا أَشْيَاءَ يَفْعَلُهَا الْعِبَادُ عَلَى ضُرُوْبٍ .فَمِنْهَا الْعَتَاقُ يَنْفُذُ بِالْقَوْلِ لِأَنَّ الْعَبْدَ اِنَّمَا يَزُوْلُ مِلْكُ مَوْلَاهُ عَنْهُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .وَمِنْهَا الْهِبَاتُ وَالصَّدَقَاتُ لَا تَنْفُذُ بِالْقَوْلِ حَتّٰى يَكُوْنَ مَعَهُ

الْقَبْضُ مِنَ الَّذِیْ مَلَّکَھَا لَہٗ. فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ حُکْمَ الْأَوْقَافِ بِأَیِّھَا ھِیَ أَشْبَہُ فَنَعْطِفُہٗ عَلَیْہِ. فَرَأَیْنَا الرَّجُلَ اِذَا وَقَفَ أَرْضَہٗ أَوْ دَارِہٖ فَاِنَّمَا یَمْلِکُ الَّذِیْ أَوْقَفَھَا عَلَیْہِ مَنَافِعَھَا وَلَمْ یَمْلِکْ مِنْ رَقَبَتِھَا شَیْئًا اِنَّمَا أَخْرَجَھَا مِنْ مِلْکِ نَفْسِہٖ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَثَبَتَ أَنَّ ذٰلِکَ نَظِیْرُ مَا أَخْرَجَہٗ مِنْ مِلْکِہٖ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ. فَکَمَا کَانَ ذٰلِکَ لَا یَحْتَاجُ فِیْہِ اِلَی قَبْضٍ مَعَ الْقَوْلِ کَانَ کَذٰلِکَ الْوُقُوْفُ لَا یَحْتَاجُ فِیْھَا اِلَی قَبْضٍ مَعَ الْقَوْلِ. وَحُجَّۃٌ أُخْرَی :أَنَّ الْقَبْضَ لَوْ أَوْجَبْنَاہُ فَاِنَّمَا کَانَ الْقَابِضُ یَقْبِضُ مَا لَمْ یَمْلِکْ بِالْوَقْفِ فَقَبْضُہٗ اِیَّاہُ وَغَیْرُ قَبْضِہٖ اِیَّاہُ سَوَاءٌ. فَثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا مَا ذَھَبَ اِلَیْہِ أَبُوْ یُوْسُفَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ .

۵۷۵۲: روح اور محمد بن خزیمہ دونوں نے کہا احمد بن صالح رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور میں بھی یہی کہتا ہوں۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتلایا کہ احباس ممنوع ہے اور بدنا جائز ہے اور ہبہ فرائض کے احکام اترنے سے پہلے کی بات ہے نزول فرائض کے بعد اس کا حکم تبدیل ہو گیا۔آثار کے پیش نظر اس باب کا حکم یہی ہے۔اب نظر سے ملاحظہ ہو کہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف زفر و محمد رحمہم اللہ اور تمام مخالف و موافق اس بات پر متفق ہیں کہ جب کسی آدمی نے اپنا گھر اپنے ایام مرض میں فقراء و مساکین کے لئے وقف کیا پھر وہ اپنی اسی بیماری میں مر گیا تو اس کا یہ وقف اس کے ثلث مال میں جائز قرار دیا جائے گا اور یہ ثلث اس کی طرف سے وراثت نہ بنے گا اب ہم نے دیکھا کہ آیا یہ بات کسی ایک قول کی دلیل بنتی ہے تو غور و فکر سے یہ معلوم ہوا کہ کوئی شخص جب اپنا مال جو دراہم و دنانیر کی صورت میں ہے اس میں سے کچھ صدقہ کرتا ہے مگر اس کے اجراء سے پہلے وہ مر جاتا ہے تو اسکا یہ تمام مال وراثت ہوگا خواہ اس کو اس نے بیماری کی حالت میں صدقہ کیا تھا یا صحت کی حالت میں۔البتہ اگر اس بات کو اس کی موت کے بعد والی وصیت قرار دیا جائے تو وہ تہائی مال میں سے نافذ ہو جائے گی جس طرح کہ باقی وصایا نافذ ہوتی ہیں اگر وہ بیماری میں ایسا کرے لیکن ابھی مساکین کو نہ دیا ہو تو اس کا حکم وہی ہے جو حالت صحت میں ایسا کرنے کا ہوتا ہے اور حالت صحت میں جو کچھ کرے گا وہ تمام مال میں سے نافذ ہوگا اور وہ اس کے بعد اس کا مالک نہ رہے گا جس طرح کہ آزاد کرنا ہبہ کرنا صدقہ دینا وغیرہ اور جب ان کو بیماری کی حالت میں کرے گا تو مال کے تہائی حصے سے نافذ ہوں گی اور مرض کی حالت میں اپنا مکان یا زمین وقف کرے اور اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کرے تو اس کی موت کے بعد تہائی مال سے یہ جائز ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے اس پر ورثا کا کوئی حق نہ ہوگا اور یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول میں داخل نہ ہوگا کہ ''لاحبس علی فرائض اللہ'' کہ فرائض اللہ میں وقف نہیں یعنی ورثاء کے لئے وقف نہیں۔پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ صحت کی حالت میں وقف کرنے کا بھی یہی حکم ہو وہ تمام مال سے نافذ ہوگا

اوراس کے بعداس کا کوئی اختیار نہ ہوگا یہ تقاضا نظر ہے۔ "والی هذا اذهب وبه اقول من طریق النظر من طریق الآثار" میرا رجحان اورقول بھی بطری قتقیاس یہی ہے البتہ بطریق آثاران کے معانی کی وضاحت میں اور بیان وجوہ میں اپنا رجحان ذکر کر دیا گیا۔ اگر کوئی معترض کہے کہ تم وقف کی وجہ سے زمین کواس کے مالک کی ملکیت سے نکالتے ہولیکن کسی کی ملکیت میں دینے کو تیار نہیں۔ان کو جواب میں کہے کہ تم اس بات کا کیوں کرانکار کر سکتے ہو جبکہ تم اور تمہارے مخالفین سب اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی زمین کو مسجد بناتا ہے اور جو مسلمانوں اور زمین کے درمیان سے ہٹ جاتا ہے تو اس سے وہ زمین اس کی ملکیت سے نکل جاتی ہے مگر کسی دوسرے کی ملکیت میں بھی داخل نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی ملک میں آ جاتی ہے تو تمہاری اس دلیل سے جوالزام تمہارے مخالفین پر ہوتا ہے وہی تم پر بھی لازم ہوتا ہے۔ (فما ہو جوابکم فہو جوابنا) اگر کوئی معترض کہے کہ حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں ممانعت حبس کا کیا معنی ہے۔ان کو جواب میں کہے کہ محدثین کے اس سلسلہ میں دو قول ہیں۔ نمبرا اس روایت کے تذکرہ میں ہم نے ذکر کیا ہے روایت ۵۷۴۹۔ نمبر۲ اس سے اہل جاہلیت کا عمل مراد ہے یعنی بحیرہ سائبہ وصیلہ حام وغیرہ مراد ہیں وہ اپنے ان اعمال کو وقف خیال کرتے تھے اور کسی کو اس کا وارث قرار نہ دیتے تھے جب احکام وراثت والی سورت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے وراثت واموال کے احکام بیان فرمائے۔تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وقف نہیں۔جنہوں نے صدقات موقوفہ کی اس ہمارے بیان کردہ طریقے کے مطابق اجازت دی انہوں نے اس سلسلے میں اختلاف کیا۔ نمبرا امام ابو یوسفؒ وغیرہ انہوں نے اس کو جائز قرار دیا جس کو صدقہ کر دیا گیا خواہ اس پر قبضہ کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ نمبر۲ امام مالک ابن ابی لیلیٰ محمد بن حسن رحمہم اللہ نے فرمایا جب تک وہ چیز اس کے قبضہ سے فارغ نہ ہو اور دوسرا آدمی اس پر قبضہ نہ کرے یہ جائز نہیں ہے۔امام طحاویؒ کہتے ہیں: ہم نے اس بات کی ضرورت محسوس کی کہ ان اقوال میں غور کر کے صحیح قول کو نکالا جائے۔ میں نے غور کیا کہ بندوں کے تصرفات کئی قسم کے ہیں۔ آزاد کرنا اور یہ صرف کہنے سے نافذ ہو جاتا ہے اور مالک کی ملک سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی ملک میں داخل ہو جاتا ہے۔ ہبہ اور صدقہ کرنا وہ صرف قول سے نافذ نہیں ہوتا جب تک کہ اس کے ساتھ اس آدمی کی طرف سے قبضہ کروانا ثابت نہ ہو جائے جس نے اس کو ہبہ کیا ہے معطی موہوب لہ کو اس کا مالک بنا دے۔اب قابل غور یہ ہے کہ وقف کا حکم کس سے مشابہت رکھتا ہے تا کہ اس کی طرف مائل کر دیا جائے تو ہم نے دیکھا کہ جب کوئی شخص اپنی زمین اور مکان کو وقف کرتا ہے تو وہ جس پر وقف کرتا ہے وہ اس کے منافع کا مالک بنتا ہے اس مال کی ذات کا مالک نہیں بنتا کیونکہ وہ واقف اس چیز کو اپنی ذاتی ملک سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی ملک میں دیتا ہے۔پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ یہ اس چیز کی مثل ہے جس کو اپنی ملکیت سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی ملک میں دے دیا۔تو جس طرح کہ عتاق کا تعلق صرف قول سے ہے قبضہ کا محتاج نہیں بالکل اسی طرح وقف میں بھی قول کے

ساتھ قبضہ کی چنداں ضرورت نہیں کہ اگر ہم قبضہ کو لازم قرار دیں تو قبضہ کرنے والا اس چیز پر قبضہ کرے گا جس کا وقف کی وجہ سے وہ مالک نہیں ہوا۔ فلہٰذا اس کا قبضہ کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہوئے پس ان دونوں دلیلوں سے امام ابو یوسفؒ کا قول ثابت ہو گیا۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی مرتبہ: **الی هذا اذهب وبه اقول من طريق النظر لا طريق الاثاره** فرمایا ورنہ اب تک اپنا رجحان اس انداز سے کہیں ظاہر نہیں فرمایا۔ بطریق اثر تو اس کو ترجیح دی کہ صاحب میراث کے لئے یہ وقف جائز نہیں دوسری میراث کی طرح تقسیم ہوگا البتہ بطریق نظر درست ہے یہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔ (مترجم)

كِتَابُ الرِّهْنِ

رہن کا بیان

بَابُ رُكُوبِ الرَّهْنِ وَاسْتِعْمَالِهِ وَشُرْبِ لَبَنِهِ

مرہونہ شئی اور جانور پر سواری اور اس کے دودھ کا حکم

نمبر ①: مرہونہ جانور کا خرچہ دے کر اس پر سواری وغیرہ کی جاسکتی ہے اس قول کو امام اسحاق، احمد رحمہما اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: امام ابوحنیفہ، مالک، شافعی، جمہور علماء رحمہم اللہ کے ہاں مرتہن مرہونہ شئی سے نفع حاصل نہیں کرسکتا۔

تخریج: البذل ج٤ ٢٩٤، استعلیق ج٣، ٣٣٦۔

فریق اول کا قول: راہن کو مرہونہ شئی اگر جانور ہو تو اس پر سواری اور اس کا دودھ استعمال کرنا اس خرچہ کے عوض جو اس پر کیا جائے جائز ہے۔ یہ روایت اس کی دلیل ہے۔

۵۷۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ لِلرَّاهِنِ أَنْ يَرْكَبَ الرَّهْنَ بِحَقِّ نَفَقَتِهِ عَلَيْهِ وَيَشْرَبَ لَبَنَهُ أَيْضًا بِحَقِّ نَفَقَتِهِ عَلَيْهِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَيْسَ لِلرَّاهِنِ أَنْ يَرْكَبَ الرَّهْنَ وَلَا يَشْرَبَ لَبَنَهُ وَهُوَ رَهْنٌ مَعَهُ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ مِنْهُ بِشَيْءٍ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَنَّ

هٰذَا الْحَدِيْثَ الَّذِی احْتَجُّوْا بِهٖ حَدِيْثٌ مُجْمَلٌ لَمْ يُبَيِّنْ فِيْهِ مَنِ الَّذِیْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ اللَّبَنَ ؟ فَمِنْ أَيْنَ جَازَ لَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوْهُ الرَّاهِنَ دُوْنَ أَنْ يَجْعَلُوْهُ الْمُرْتَهِنَ ؟ هٰذَا لَا يَكُوْنُ لِأَحَدٍ إِلَّا بِدَلِيْلٍ يَدُلُّهُ عَلٰى ذٰلِكَ إِمَّا مِنْ كِتَابٍ .أَوْ سُنَّةٍ أَوْ إِجْمَاعٍ .وَمَعَ ذٰلِكَ فَقَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِيْثَ هُشَيْمٌ وَبَيَّنَ فِيْهِ مَا لَمْ يُبَيِّنْ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ .

۵۷۵۳: شعبی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ مرہونہ جانور پر اس کے خرچہ کے بدلے سواری کرنا اور دودھ والے جانور کے خرچہ کے عوض اس کا دودھ دوہنا' پینا جائز ہے۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ رہن رکھنے والے کو مرہونہ چیز پر خرچے کے عوض سواری کرنا اور اس کا دودھ استعمال کرنا جائز ہے۔ انہوں نے مندرجہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے۔ دوسروں نے کہا رہن رکھنے والے کو مرہونہ جانور پر سواری اور اس کا دودھ استعمال کرنا جائز نہیں بلکہ وہ اس شئی سے کسی قسم کا فائدہ حاصل نہیں کرسکتا۔ جس حدیث سے استدلال کیا گیا وہ مجمل ہے اس میں وضاحت نہیں ہے کہ سواری کس کو جائز ہے اور دودھ کون پی سکتا ہے فریق اول کو یہ حق نہیں کہ اس نفع اٹھانے والے سے راہن مراد لیں اور مرتہن قرار نہ دیں۔ کوئی شخص بھی کسی ایسی دلیل کے بغیر ایسا نہیں کرسکتا جو اس بات پر صاف دلالت کرے خواہ وہ دلیل قرآن مجید سے ہو یا حدیث رسول اللہ ﷺ سے یا اجماع امت سے۔ اس روایت کو ہشیم نے اپنی سند سے بیان کیا اور اس میں وہ وضاحت ذکر کی جو کہ یزید بن ہارون نے ذکر نہیں کی۔ روایت ہشیم یہ ہے۔

تخریج : بخاری فی الرھن باب ٤' ابو داؤد فی البیوع باب ٧٦' ترمذی فی البیوع باب ٣١' ابن ماجه فی الرهون باب ٢' مسند احمد ٢' ٤٧٢/٢٢٨۔

امام طحاوی ﷫ کہتے ہیں: علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ رہن رکھنے والے کو مرہونہ چیز پر خرچے کے عوض سواری کرنا اور اس کا دودھ استعمال کرنا جائز ہے۔ انہوں نے مندرجہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: رہن رکھنے والے کو مرہونہ جانور پر سواری اور اس کا دودھ استعمال کرنا جائز نہیں بلکہ وہ اس شئی سے کسی قسم کا فائدہ حاصل نہیں کرسکتا۔

فریق اول کی دلیل کا جواب نمبر ①: جس حدیث سے استدلال کیا گیا وہ مجمل ہے اس میں وضاحت نہیں ہے کہ سواری کس کو جائز ہے اور دودھ کون پی سکتا ہے فریق اول کو یہ حق نہیں کہ اس نفع اٹھانے والے سے راہن مراد لیں اور مرتہن قرار نہ دیں۔ کوئی شخص بھی کسی ایسی دلیل کے بغیر ایسا نہیں کرسکتا جو اس بات پر صاف دلالت کرے خواہ وہ دلیل قرآن مجید سے یا حدیث رسول اللہ ﷺ سے یا اجماع امت سے۔

نمبر ②: اس روایت کو ہشیم نے اپنی سند سے بیان کیا اور اس میں وہ وضاحت ذکر کی جو کہ یزید بن ہارون نے ذکر نہیں کی۔ روایت ہشیم ملاحظہ ہو۔

۵۷۵۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَالِمِ السَّائِغُ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَتِ الدَّابَّةُ مَرْهُوْنَةً فَعَلَى الْمُرْتَهِنِ عَلَفُهَا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ وَعَلَى الَّذِيْ يَشْرَبُ نَفَقَتُهَا وَيَرْكَبُ . فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنَّ الْمَعْنِيَّ بِالرُّكُوْبِ وَشُرْبِ اللَّبَنِ فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ هُوَ الْمُرْتَهِنُ لَا الرَّاهِنُ فَجَعَلَ ذٰلِكَ لَهُ وَجُعِلَتِ النَّفَقَةُ عَلَيْهِ بَدَلًا مِمَّا يَتَعَوَّضُ مِنْهُ مِمَّا ذَكَرْنَا .وَكَانَ هٰذَا عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -فِيْ وَقْتِ مَا كَانَ الرِّبَا مُبَاحًا وَلَمْ يُنْهَ حِيْنَئِذٍ عَنِ الْقَرْضِ الَّذِيْ يَجُرُّ مَنْفَعَةً وَلَا عَنْ أَخْذِ الشَّيْءِ بِالشَّيْءِ وَاِنْ كَانَا غَيْرَ مُتَسَاوِيَيْنِ ثُمَّ حُرِّمَ الرِّبَا بَعْدَ ذٰلِكَ وَحُرِّمَ كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ نَفْعًا وَأَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ نَفَقَةَ الرَّهْنِ عَلَى الرَّاهِنِ لَا عَلَى الْمُرْتَهِنِ وَأَنَّهُ لَيْسَ لِلْمُرْتَهِنِ اسْتِعْمَالُ الرَّهْنِ .فَمَا رُوِيَ فِيْ نَسْخِ الرِّبَا

۵۷۵۴: ہشیم عن زیادہ عن شعبی انہوں نے ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جانور مرہونہ ہو تو مرتہن کے ذمہ اس کا چارہ ہے اور وہ اس کے دودھ کو استعمال کر سکتا ہے اور خرچہ اس کے ذمہ ہے جو دودھ استعمال کرے وہ سواری کر سکتا ہے اور اس پر اس جانور کا خرچہ ہے۔ اس حدیث سے یہ دلالت مل گئی کہ پہلی روایت میں سوار ہونے دودھ پینے اور نفع اٹھانے کا حکم مرتہن کے لئے ہے۔ راہن کے لئے نہیں اس بات کی اجازت بھی اسی کو دی گئی اور خرچہ بھی اسی پر لازم کیا گیا جو کہ اس کے نفع اٹھانے کا عوض ہے۔ ہمارے ہاں یہ حرمت ربا سے پہلے کی بات ہے اس وقت تک نفع والا قرض ممنوع نہ تھا اور کسی چیز کو دوسری چیز کے بدلے لینے کی ممانعت نہیں تھی اگرچہ وہ مساوی نہ ہوں پھر جب سود کو حرام کیا گیا تو ہر وہ قرض جو نفع لائے اس کو حرام قرار دے دیا گیا اور تمام اہل علم کا اس پر اتفاق ہو گیا کہ مال مرہونہ کا نفقہ راہن پر ہے مرتہن کے ذمہ نہیں مرتہن کو رہن کے استعمال کا حق نہیں ہے۔

تخریج: مسند احمد ۲۲۸/۲۔

نسخ ربا کی روایت:

۵۷۵۵: مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : لَمَّا نَزَلَتِ الْاٰيَاتُ الَّتِيْ فِيْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِيْ بَيْعِ الْخَمْرِ .

۵۷۵۵: مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب سورہ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ان آیات کو لوگوں کے سامنے پڑھا پھر شراب فروخت کرنے کی تجارت کو حرام قرار دیا گیا۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سوره ۲' باب۴۹' مسلم فی المساقات ۷۰' ابن ماجه فی الاشربه باب۷' دارمی فی البیوع باب۳۵' مسند احمد ۴۶/۶' ۱۰۰' ۱۹۰۔

۵۷۵۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ :حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ. فَلَمَّا حُرِّمَ الرِّبَا حُرِّمَتْ أَشْكَالُهُ كُلُّهَا وَرُدَّتِ الْأَشْيَاءُ الْمَأْخُوْذَةُ إِلَى أَبْدَالِهَا الْمُسَاوِيَةِ لَهَا وَحُرِّمَ بَيْعُ اللَّبَنِ فِي الضُّرُوْعِ نَدَخَلَ فِيْ ذٰلِكَ النَّهْيُ عَنِ النَّفَقَةِ الَّتِيْ يَمْلِكُ بِهَا الْمُنْفِقُ لَبَنًا فِي الضُّرُوْعِ وَتِلْكَ النَّفَقَةُ فَغَيْرُ مَوْقُوْفٍ عَلَى مِقْدَارِهَا وَاللَّبَنُ كَذٰلِكَ أَيْضًا .فَارْتَفَعَ بِنَسْخِ الرِّبَا أَنْ تَجِبَ النَّفَقَةُ عَلَى الْمُرْتَهِنِ بِالْمَنَافِعِ الَّتِيْ يَجِبُ لَهُ عِوَضُهَا مِنْهَا وَبِاللَّبَنِ الَّذِيْ يَحْتَلِبُهُ فَيَشْرَبُهُ وَيُقَالُ لِمَنْ صَرَفَ ذٰلِكَ إِلَى الرَّاهِنِ فَجَعَلَ لَهُ اسْتِعْمَالَ الرَّهْنِ :أَيَجُوْزُ لِلرَّاهِنِ أَنْ يَرْهَنَ رَجُلًا دَابَّةً هُوَ رَاكِبُهَا ؟ فَلَا يَجِدُ بُدًّا مِنْ أَنْ يَقُوْلَ :لَا .فَيُقَالُ لَهُ :فَإِذَا كَانَ الرَّاهِنُ لَا يَجُوْزُ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ مُخَلًّى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُرْتَهِنِ فَيَقْبِضُهُ وَيَصِيرُ فِيْ يَدِهِ دُوْنَ يَدِ الرَّاهِنِ كَمَا وَصَفَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الرَّهْنَ بِقَوْلِهِ فَرِهَانٌ مَقْبُوْضَةٌ فَيَقُوْلُ :نَعَمْ .فَيُقَالُ لَهُ :فَلَمَّا لَمْ يَجُزْ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الرَّهْنَ عَلٰى مَا الرَّاهِنُ رَاكِبُهُ لَمْ يَجُزْ ثُبُوْتُهُ فِيْ يَدِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ رَهْنًا بِحَقِّهِ إِلَّا لِذٰلِكَ أَيْضًا لِأَنَّ دَوَامَ الْقَبْضِ لَا بُدَّ مِنْهُ فِي الرَّهْنِ إِذَا كَانَ الرَّاهِنُ إِنَّمَا هُوَ احْتِبَاسُ الْمُرْتَهِنِ لِلشَّيْءِ الْمَرْهُوْنِ بِالدَّيْنِ وَفِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا يَمْنَعُ الْمُرْتَهِنَ مِنِ اسْتِخْدَامِ الْأَمَةِ الرَّهْنِ لِأَنَّهَا تَرْجِعُ بِذٰلِكَ إِلٰى حَالٍ لَا يَجُوْزُ عَلَيْهَا اسْتِقْبَالُ الرَّهْنِ .وَحُجَّةٌ أُخْرَى :أَنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْأَمَةَ الرَّهْنَ لَيْسَ لِلرَّاهِنِ أَنْ يَطَأَهَا وَلِلْمُرْتَهِنِ مَنْعُهُ مِنْ ذٰلِكَ .فَكَمَا كَانَ الْمُرْتَهِنُ يَمْنَعُ الرَّاهِنَ بِحَقِّ الرَّهْنِ مِنْ وَطْئِهَا كَانَ لَهُ أَيْضًا أَنْ يَمْنَعَهُ بِحَقِّ الرَّهْنِ مِنِ اسْتِخْدَامِهَا .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .

۵۷۵۶: مسلم نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ پس جب سود حرام کر دیا گیا اور اس کی تمام صورتیں حرام ہو گئیں اور وہ سب اشیاء جو لی جاتی تھیں اپنے ہم شکل برابر بدل کی طرف لوٹ گئیں اور تھنوں میں دودھ کی فروخت کو حرام کر دیا گیا تو اس میں اس نفقہ کی ممانعت بھی شامل ہو گئی جس

سے خرچ کرنے والا تھنوں کے اندر دودھ کا مالک بن جاتا تھا نہ تو وہ خرچہ کسی مقدار پر موقوف تھا اور نہ ہی دودھ کی کوئی مقدار متعین تھی تو سود کی حرمت سے اس نفقہ کا وجوب اٹھ گیا جو ان منافع کے عوض ہوتا ہے جو اسے اس خرچہ کے سبب حاصل ہوتا ہے اور اس دودھ کے سبب (نفقہ لازم ہوتا تھا) جس کو وہ دوہتا اور پیتا ہے۔ جنہوں نے اس کو راہن کی طرف پھیرا اور اس کے لئے رہن کا استعمال جائز قرار دیا ان سے یہ سوال ہے کہ کیا راہن کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ کسی شخص کے پاس ایک ایسا جانور رہن رکھے جس پر وہ خود سوار ہوتا ہو تو اس کو لازماً یہی جواب دینا پڑے گا کہ وہ ایسا نہیں کرسکتا یعنی اپنی سواری کو رہن نہیں رکھ سکتا پس جب رہن اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ مرہونہ شئی اور مرتہن کے درمیان تنہائی کر دی جائے اور وہ اس پر قبضہ بھی کرے اس طرح وہ چیز مرتہن کے قبضہ میں آ جائے گی راہن کے پاس نہ رہے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ''فرھان مقبوضة'' پس وہ رہن ہو جس پر قبضہ کر لیا گیا ہو تو وہ اس کے جواب میں۔ ہاں! کہے گا۔ اب ہم اس سے کہیں گے کہ جب شروع میں ایسی چیز کا رہن بنا صحیح نہیں جس پر راہن سوار ہو تو مرتہن کے قبضہ میں داخل ہونے کے بعد مرہونہ شئی میں یہ بات کس طرح صحیح ہوگی (تصرف راہن درست نہ ہوگا) کیونکہ مرہونہ چیز پر قبضہ کا ہمیشہ پایا جانا ضروری ہے کیونکہ رہن کا مطلب ہی یہ ہے کہ مرتہن قرض کے بدلے میں مرہونہ شئی کو اپنے ہاں روک کر رکھے اور اس صورت میں وہ بات پائی جاتی ہے جو راہن کو مرہونہ لونڈی سے ہمبستری سے مانع ہے۔ کیونکہ اس فعل سے وہ اس حالت کی طرف لوٹ جائے گی جو چیز رہن کی ابتداء میں بھی جائز نہ تھی (قبضہ کا کسی وقت نہ پایا جانا) دوسری دلیل یہ ہے کہ اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ مرہونہ لونڈی سے راہن جماع نہیں کرسکتا بلکہ مرتہن کو یہ حق حاصل یہ ہے کہ وہ اسے روکے تو جس طرح مرتہن رہن کی وجہ سے راہن کو وطی امہ مرہونہ سے منع کرسکتا ہے اسی طرح وہ حق رہن کی وجہ سے خدمت لینے سے بھی روک سکتا ہے۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

۵۷۵۷: وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَا يُنْتَفَعُ مِنَ الرَّهْنِ بِشَيْءٍ . فَهٰذَا الشَّعْبِيُّ يَقُوْلُ هٰذَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا .فَيَجُوْزُ عَلَيْهِ أَنْ يَكُوْنَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ثُمَّ يَقُوْلُ هُوَ بِخِلَافِهِ وَلَمْ يَثْبُتِ النَّسْخُ عِنْدَهُ؟ فَلَئِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَلَقَدْ صَارَ مُتَّهَمًا فِيْ رَأْيِهِ وَإِذَا كَانَ مُتَّهَمًا فِيْ رَأْيِهِ كَانَ مُتَّهَمًا فِيْ رِوَايَتِهِ وَإِذَا ثَبَتَتْ لَهُ الْعَدَالَةُ فِيْ رِوَايَتِهِ ثَبَتَ لَهُ الْعَدَالَةُ فِيْ تَرْكِ خِلَافِهَا وَإِنْ وَهَبَ سُقُوْطَ أَحَدِ الْأَمْرَيْنِ وَهَبَ سُقُوْطَ الْآخَرِ .وَالْمُحْتَجُّ عَلَيْنَا بِحَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا يَقُوْلُ مَنْ

رَوَىٰ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ أَعْلَمُ بِتَأْوِيلِهِ .فَكَانَ يَجِيءُ عَلَى أَصْلِهِ وَيَلْزَمُهُ فِي قَوْلِهِ أَنْ يَقُولَ لِمَ قَالَ الشَّعْبِيُّ مَا ذَكَرْنَا مِمَّا يُخَالِفُ مَا رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذٰلِكَ دَلِيلًا عَلَى نَسْخِهِ.

۵۷۵۷: اسماعیل بن ابی خالد نے شعبی رحمہ اللہ سے نقل کیا مرہونہ شئی سے ذرہ بھر نفع نہیں اٹھایا جاسکتا۔ یہ امام شعبیؒ ہیں جنہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے وہ روایت نقل کی ہے۔ اگر نسخ نہ مانا جائے تو تسلیم کرنا ہوگا کہ ابو ہریرہؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کی پھر وہ شعبی خود اس کے خلاف فتویٰ دے رہے ہیں (حالانکہ پہلی روایت کے راوی خود شعبی ہیں) اگر یہ بات اسی طرح ہوتی تو رائے کے سلسلہ میں وہ متہم ہوئے اور جو رائے میں متہم ہے تو روایت میں بدرجہ اولیٰ متہم ہوا۔ حالانکہ روایت میں ان کی عدالت ثابت شدہ ہے تو روایت کی مخالفت کے چھوڑنے میں بھی عدالت ثابت ہے۔ اگر ان دونوں میں سے ایک کو ساقط کرنا لازم ہے تو دوسری کا ساقط کرنا بھی لازم ہے۔ حالانکہ ہمارے خلاف اس روایت سے استدلال کرنے والا یہ تسلیم کرتا ہے کہ جو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتا ہے وہ اس روایت کی تاویل کو خوب جانتا ہے۔ پس اسے اپنے اصل کی طرف لوٹنا ہوگا اور اس پر لازم ہو جائے گا کہ وہ وہی بات کہے جو امام شعبیؒ نے کہی جس کو ہم نے ذکر کیا جو کہ روایت ابو ہریرہؓ کے خلاف ہے۔ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ روایت منسوخ ہے۔ (ورنہ شعبیؒ جو اس کے مرکزی راوی ہیں یہ اس کے خلاف نہ کہتے)

بَابُ الرَّهْنِ يَهْلِكُ فِي يَدِ الْمُرْتَهِنِ كَيْفَ حُكْمُهُ؟

مرتہن کے پاس مرہونہ چیز کی ہلاکت کا حکم

مرہونہ شئی اگر ضائع ہو جائے تو اس کی قیمت سے زائد ضمان نہ ہوگا ائمہ احناف رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور انہوں نے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے اخذ کیا ہے اور غصب پر قیاس کیا ہے۔ فریق ثانی کا قول مرتہن تاوان کا ذمہ دار ہوگا اس کو حضرت سعید بن میسب رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

۵۷۵۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَالِكًا وَيُوْنُسَ وَابْنَ أَبِي ذِئْبٍ يُحَدِّثُوْنَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ . قَالَ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ :وَكَانَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ الرَّهْنُ لِصَاحِبِهِ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ .

۵۷۵۸: ابن شہاب نے ابن میسب سے روایت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہن کو بند نہ کیا جائے۔
ابن شہاب کہتے ہیں کہ ابن میسب فرماتے تھے کہ رہن مالک کے لئے غنیمت کی چیز ہے اور اس کا تاوان بھی اسی پر ہے۔

تخریج : ابن ماجه فی الرهون باب۳' مالك فی الاقضيه ۱۳۔

۵۷۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِى قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَالَ قَائِلٌ :فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ لِصَاحِبِهِ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الرَّهْنَ لَا يَضِيعُ بِالدَّيْنِ وَأَنَّ لِصَاحِبِهِ غُنْمَهُ وَهُوَ سَلَامَتُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ وَهُوَ غُرْمُ الدَّيْنِ بَعْدَ ضَيَاعِ الرَّهْنِ .وَهٰذَا تَأْوِيْلٌ قَدْ أَنْكَرَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ جَمِيْعًا بِاللُّغَةِ وَزَعَمُوْا أَنْ لَا وَجْهَ لَهُ عِنْدَهُمْ .وَالَّذِيْ حَمَلَنَا عَلٰى أَنْ نَأْتِيَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَإِنْ كَانَ مُنْقَطِعًا احْتِجَاجُ الَّذِيْ يَقُوْلُ بِالْمُسْنَدِ بِهِ عَلَيْنَا وَدَعْوَاهُ أَنَّا خَالَفْنَاهُ .وَقَدْ كَانَ يَلْزَمُهُ عَلٰى أَصْلِهِ لَوْ أَنْصَفَ خَصْمَهُ أَنْ لَا يَحْتَجَّ بِمِثْلِ هٰذَا إِذَا كَانَ مُنْقَطِعًا وَهُوَ لَا يَقُوْمُ الْحُجَّةُ عِنْدَهُ بِالْمُنْقَطِعِ .فَإِنْ قَالَ :إِنَّمَا قَبِلْتُهُ وَإِنْ كَانَ مُنْقَطِعًا لِأَنَّهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَمُنْقَطِعُ سَعِيْدٍ يَقُوْمُ مَقَامَ الْمُتَّصِلِ .قِيْلَ لَهُ :وَمَنْ جَعَلَ لَكَ أَنْ تَخُصَّ سَعِيْدًا هٰذَا وَتَمْنَعَ مِنْهُ مِثْلَهُ .مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِثْلَ أَبِي سَلَمَةَ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ وَعُرْوَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَأَمْثَالِهِمْ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَالشَّعْبِيِّ وَإِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَأَمْثَالِهِمَا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ وَالْحَسَنِ وَابْنِ سِيْرِيْنَ وَأَمْثَالِهِمَا رَحْمَةُ اللّٰهِ

عَلَيْهِمْ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَكَذٰلِكَ مَنْ كَانَ فِيْ عَصْرِ مَنْ ذَكَرْنَا مِنْ سَائِرِ فُقَهَاءِ الْأَمْصَارِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَمَنْ كَانَ فَوْقَهُمْ مِنَ الطَّبَقَةِ الْأُوْلٰى مِنَ التَّابِعِيْنَ مِثْلَ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ وَعَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ وَعُبَيْدَةَ وَشُرَيْحٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ؟ .لَئِنْ كَانَ هٰذَا لَكَ مُطْلَقًا فِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فَإِنَّهٗ مُطْلَقٌ لِغَيْرِكَ فِيْمَنْ ذَكَرْنَا .وَإِنْ كَانَ غَيْرُكَ مَمْنُوْعًا مِنْ ذٰلِكَ فَإِنَّكَ مَمْنُوْعٌ مِنْ مِثْلِهٖ لِأَنَّ هٰذَا تَحَكُّمٌ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْكُمَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ بِالتَّحَكُّمِ .وَقَدْ قَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ تَأْوِيْلِ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَا ذَكَرْتَ .

۵۷۵۹: عطاء اور سلیمان بن موسیٰ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رہن کو بند نہ کیا جائے۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے اس ارشاد میں فرمایا رہن کو بند نہ کیا جائے اور اس کے مالک کو اس کا فائدہ ہے اور اس کا تاوان اسی پر ہے تو اس سے ثابت ہو رہا ہے کہ رہن قرض کے بدلے ضائع نہ ہوگا اور اس کے مالک کے لئے اس کا نفع ہے اور وہ اس مرہونہ چیز کا سلامت رہنا ہے اور اسی کے ذمہ اس کا تاوان ہے اس کا معنی یہ ہے کہ مرہونہ شئی کے ضائع ہونے کے بعد اسپر قرض کا تاوان ہوگا۔ ان کو جواب میں کہیں گے کہ تمام اہل لغت نے اس تاویل کا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ اس معنی کی کوئی صورت نہیں ہے اگرچہ یہ روایت منقطع ہے لیکن اس کے باوجود اس کے لانے پر اس وجہ سے مجبور ہوئے ہیں کہ مخالف نے اسی سے ہمارے خلاف استدلال کر کے ہمیں اس حدیث کے مخالف گردانا ہے۔ حالانکہ اگر ہمارے ساتھ انصاف سے پیش آتا تو خود اپنے قاعدے کے مطابق اس سے استدلال ہی نہ کرتا۔ کیونکہ یہ منقطع ہے اور حدیث منقطع ان کے ہاں حجت نہیں۔ بالفرض اگر وہ کہیں کہ منقطع ہونے کے باوجود اس کو اس لئے قبول کیا کہ سعید بن مسیب کی منقطع بھی متصل کے قائم مقام ہے۔ تو اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ یہ بات سعید بن مسیب کے ساتھ خاص کرنے کا حق آپ کو کہاں سے مل گیا حالانکہ ان کے برابر اہل مدینہ کے علماء مثلاً ابوسلمہ' قاسم' سالم' عروہ' سلیمان بن یسار رحمہم اللہ سے ایسی منقطع روایت کا آپ انکار کرتے ہیں اسی طرح ان جیسے اہل کوفہ کے علماء شعبی ابراہیم نخعی رحمہم اللہ اور اہل بصرہ کے حسن اور ابن سیرین رحمہم اللہ اور ان جیسی دیگر شخصیات سے بھی تسلیم نہیں کرتے اسی دور کے تمام فقہاء کرام اور جو ان سے بھی اوپر کے درجہ کے لوگ اور طبقہ اولیٰ تابعین سے تعلق رکھتے ہیں مثلاً علقمہ' اسود' عمر بن شرحبیل' عبیدہ' شریح رحمہم اللہ سے بھی تسلیم نہیں کرتے اگر منقطع روایت کا قبول کر لینا آپ کے لئے مطلقاً سعد بن مسیبؒ کے متعلق درست ہے تو دوسروں کے لئے ان حضرات کی ایسی روایت مطلقاً درست ہوگئی اور اگر دوسروں کے لئے یہ بات جائز نہیں مانتے تو آپ کو بھی ایسا کرنے کی اجازت نہیں ورنہ تو یہ محض ضد ہے اور کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کے دین میں ایسی ضد بازی کی قطعاً اجازت نہیں۔

اس روایت کی ایک اور تاویل:

۵۷۶۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِيْمَا أَعْلَمُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَقَدْ دَخَلَ فِيْمَا كَانَ أَجَازَهُ لِي. قَالَ: ثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ قَالَ: ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي رَجُلٍ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ رَهْنًا وَأَخَذَ مِنْهُ دَرَاهِمَ وَقَالَ: إِنْ جِئْتُكَ بِحَقِّكَ إِلَى كَذَا وَكَذَا وَإِلَّا فَالرَّهْنُ لَكَ بِحَقِّكَ. فَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: أَنَجْعَلُهُ جَوَابًا لِمَسْأَلَتِهِ؟ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ طَاوُسٍ نَحْوٌ مِنْ هٰذَا بَلَغَنِيْ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ. قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: وَأَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَسُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّهُمَا كَانَا يُفَسِّرَانِهِ عَلَى هٰذَا التَّفْسِيْرِ.

۵۷۶۰: مغیرہ نے ابراہیم سے اس آدمی کے متعلق بیان کیا جس نے ایک آدمی کو رہن حوالے کیا اور اس سے کچھ دراہم لئے اور اسے کہا اگر میں نے تمہارا حق فلاں وقت تک ادا کر دیا تو مناسب ورنہ رہن تمہارے لئے تمہارے حق کے بدلے ہو جائے گا۔ تو ابراہیم کہنے لگے۔ رہن بند نہ ہوگا۔ ابوعبید کہتے ہیں کہ انہوں نے اسے اس سوال کا جواب قرار دیا اور ابن عیینہ نے عمرو بن طاوس سے نقل کیا کہ وہ بھی یہی تاویل کرتے تھے۔ ابوعبید کہتے ہیں کہ مالک بن انس اور سفیان بن سعید دونوں بھی یہ تفسیر کرتے تھے۔

۵۷۶۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بِذٰلِكَ أَيْضًا.

۵۷۶۱: ابن وہب نے مالک بن انس سے بھی یہی نقل کی ہے۔

۵۷۶۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ. فَبِذٰلِكَ يُمْنَعُ صَاحِبُ الرَّهْنِ أَنْ يَبْتَاعَهُ مِنَ الَّذِيْ رَهَنَهُ عِنْدَهُ حَتّٰى يُبَاعَ مِنْ غَيْرِهِ. فَذَهَبَ الزُّهْرِيُّ أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ الْغَلْقِ إِلَى أَنَّهُ فِي الْبَيْعِ لَا فِي الضَّيَاعِ فَهٰؤُلَاءِ الْمُتَقَدِّمُوْنَ يَقُوْلُوْنَ بِمَا ذَكَرْنَا. وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا أَيْضًا

۵۷۶۲: زہری نے کہا کہ سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہن بند نہ کیا جائے گا۔ اسی وجہ سے مرتہن کو منع کیا گیا کہ راہن سے وہ چیز خریدے جو اس نے اس کے ہاں رہن رکھی ہوئی ہے یہاں تک کہ وہ دوسرے آدمی پر فروخت کی جائے پس زہری بھی غلق میں بیع کی طرف گئے ہیں ہلاک ہو جانے کے متعلق نہیں۔ متقدمین نے بھی وہی بات کہی جو ہم نے ذکر کی ہے۔ اس سلسلہ میں ارشاد نبوت ملاحظہ ہو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۵۷۶۳: مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ رَجُلًا ارْتَهَنَ فَرَسًا فَمَاتَ الْفَرَسُ فِي يَدِ الْمُرْتَهِنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ حَقُّك . فَدَلَّ هٰذَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بُطْلَانِ الدَّيْنِ بِضَيَاعِ الرَّهْنِ .فَإِنْ قَالَ :هٰذَا مُنْقَطِعٌ قِيْلَ لَهٗ :وَالَّذِيْ تَأَوَّلْتَهٗ أَيْضًا مُنْقَطِعٌ فَإِنْ كَانَ الْمُنْقَطِعُ حُجَّةً لَك عَلَيْنَا فَالْمُنْقَطِعُ أَيْضًا حُجَّةٌ لَنَا عَلَيْكَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جِهَةٍ أُخْرَى مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۵۷۶۳: مصعب بن ثابت نے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ ایک آدمی نے گھوڑا بطور رہن لیا وہ مرتہن کے پاس مر گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا حق (قرض) جاتا رہا۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے دلالت مل گئی کہ رہن کے ضائع ہونے سے قرض باطل ہو جاتا ہے۔ اگر معترض کہے کہ یہ منقطع روایت ہے۔ (استدلال کیسے درست ہے) ان کو جواب دیا جائے گا کہ آپ نے جو تاویل کی وہ بھی منقطع ہے اگر تمہاری منقطع ہمارے خلاف حجت ہے تو یہ منقطع ہماری طرف سے تمہارے خلاف حجت ہے۔ ایک دوسری سند سے یہی روایت مروی ہے۔

حاصل روایت: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے دلالت مل گئی رہن کے ضائع ہونے سے قرض باطل ہو جاتا ہے۔

ایک اعتراض:

یہ منقطع روایت ہے۔ (استدلال کیسے درست ہے)

جواب: آپ نے جو تاویل کی وہ بھی منقطع ہے اگر تمہاری منقطع ہمارے خلاف حجت ہے تو یہ منقطع ہماری طرف سے تمہارے خلاف حجت ہے۔

ایک دوسری سند سے یہی روایت: ایک دوسرے سند سے یہی روایت مروی ہے۔

۵۷۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِيُّ قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :كَانَ مَنْ أَدْرَكْتُ مِنْ فُقَهَائِنَا الَّذِيْنَ يَنْتَهِيْ إِلَى قَوْلِهِمْ مِنْهُمْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَالْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَخَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ مَشْيَخَةٍ مِنْ نُظَرَائِهِمْ أَهْلَ فِقْهٍ وَصَلَاحٍ وَفَضْلٍ فَذَكَرَ جَمِيْعَ مَا جَمَعَ مِنْ أَقَاوِيْلِهِمْ فِيْ كِتَابِهٖ عَلَى هٰذِهِ الصِّفَةِ أَنَّهُمْ قَالُوْا الرَّهْنُ بِمَا فِيْهِ إِذَا هَلَكَ وَعَمِيَتْ قِيْمَتُهٗ وَيَرْفَعُ ذٰلِكَ مِنْهُمُ الثِّقَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَهٰؤُلَاءِ أَئِمَّةُ الْمَدِيْنَةِ وَفُقَهَاؤُهَا يَقُوْلُوْنَ :إِنَّ الرَّهْنَ يَهْلِكُ بِمَا فِيْهِ وَيَرْفَعُهُ الثِّقَةُ مِنْهُمْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيُّهُمْ مَا حَكَاهُ فَهُوَ حُجَّةٌ لِأَنَّهُ فَقِيْهٌ إِمَامٌ ثُمَّ قَوْلُهُمْ جَمِيعًا بِذٰلِكَ وَإِجْمَاعُهُمْ عَلَيْهِ .فَقَدْ ثَبَتَ بِهِ صِحَّةُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَهُوَ الْمَأْخُوْذُ عَنْهُ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ . وَقَدْ زَعَمَ هٰذَا الْمُخَالِفُ لَنَا أَنَّ مَنْ رَوَى حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ أَعْلَمُ بِتَأْوِيْلِهِ حَتّٰى قَالَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الَّذِيْ رَوَاهُ سَيْفٌ لَنَا عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ قَالَ عَمْرٌو :فِي الْأَمْوَالِ .فَجَعَلَ هُوَ قَوْلَ عَمْرٍو فِيْ هٰذَا حُجَّةً وَدَلِيْلًا لَهُ أَنَّ ذٰلِكَ الْحُكْمَ فِي الْأَمْوَالِ دُوْنَ سَائِرِ الْأَشْيَاءِ .فَلَئِنْ كَانَ قَوْلُ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ : هٰذَا تَأْوِيْلُهُ يَجِبُ بِهِ حُجَّةٌ فَإِنَّ قَوْلَ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا وَتَأْوِيْلَهُ فِيْمَا رَوَى أَحْرَى أَنْ يَكُوْنَ حُجَّةً وَهٰذَا الْمُخَالِفُ لَنَا قَدْ زَعَمَ أَنَّهُ يَقُوْلُ بِالْإِتِّبَاعِ فَعَمَّنْ أَخَذَ قَوْلَهُ هٰذَا وَمَنْ إِمَامُهُ فِيْهِ .وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهُ وَعَنْ تَابِعِيْ أَصْحَابِهِ خِلَافُهُ أَيْضًا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَئِمَّةِ أَصْحَابِهِ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۷۶۴: ابوالزناد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ جن فقہاء کو میں نے پایا کہ ان کے قول پر بات ختم ہوتی ہے ان میں سعید بن مسیّب عروہ بن زبیر' قاسم بن محمد' ابوبکر بن عبدالرحمٰن' خارجہ بن زید اور عبیداللہ بن عبداللہ رحمہم اللہ یہ اپنے ہم عصروں کے مقابلے میں بڑے ہیں یہ اہل فقہ' اہل صلاح وفضل ہیں۔ پھر انہوں نے ان تمام کے اقوال اپنی کتاب میں اس طرح جمع کئے کہ وہ کہتے ہیں جب مرہونہ شئی ہلاک ہو جائے اور اس کی قیمت نامعلوم ہو تو وہ رہن کے مقابلے میں ہے جس کے بدلے رکھی گئی ان حضرات میں ثقہ لوگ اس روایت کو جناب رسول اللہ ﷺ تک مرفوع بیان کرتے ہیں۔ یہ مدینہ منورہ کے ائمہ وفقہاء کہہ رہے ہیں رہن اس کے بدلے میں سمجھا جائے گا جب وہ ہلاک ہو جائے اور ان میں سے ثقہ علماء اس کو مرفوعاً نقل کرتے ہیں تو ان میں سے جو بھی نقل کرے وہ حجت ہے کیونکہ وہ فقیہ وامام ہے پھر تمام کا قول اور ان کا اجماع تو (بدرجہ اولیٰ حجت ہوگا) اور خود سعید بن مسیّب جنہوں نے ''لایغلق الرھن'' والا ارشادِ گرامی نقل کیا اس کی صحت ان سے بھی ثابت ہوگئی۔ ہمارے مخالف نے یہ خیال کر لیا کہ جو شخص کسی حدیث رسول اللہ ﷺ کو روایت کرے وہ اس کے مفہوم کو دوسروں سے زیادہ جانتا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے حضرت ابن عباسؓ کی وہ روایت جو ہم نے سیف سے انہوں نے قیس بن سعدی سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عباسؓ سے نقل کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قسم اور گواہ کے ساتھ فیصلہ فرمایا عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ اموال کے سلسلے میں فیصلہ فرمایا۔ ہمارے اس مخالف نے عمرو بن دینار کے قول کو حجت قرار دیا اور اس بات کی دلیل بنایا کہ یہ حکم صرف اموال میں ہے' دیگر اشیاء میں یہ حکم نہیں ہے۔ اگر عمرو بن دینار کا یہ

قول اس حدیث کے معنی میں ضروری حجت ہے تو پھر سعید بن مسیبؒ کا بیان کردہ مفہوم جس کا ہم نے تذکرہ کیا وہ حجت بننے کے زیادہ لائق ہے ہمارے مخالف کا زعم یہ ہے کہ وہ اتباع کر رہا ہے۔ تو (ہم پوچھتے ہیں کہ) اس نے یہ قول کہاں سے اور کس سے لیا اور اس سلسلے میں اس کا امام کون ہے؟ حالانکہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کے خلاف روایت ذکر کی ہے اسی طرح تابعین کرام سے اس کے خلاف قول موجود ہے اور آپ ﷺ کے کبار اصحاب رضی اللہ عنہم سے بھی اس کے خلاف قول مروی ہے۔

ہمارے مخالف کا ایک غلط خیال:

ہمارے مخالف نے یہ خیال کر لیا کہ جو شخص کسی حدیث رسول اللہ ﷺ کو روایت کرے وہ اس کے مفہوم کو دوسروں سے زیادہ جانتا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے حضرت ابن عباسؓ کی وہ روایت جو ہم نے سیف سے انہوں نے قیس بن سعدی سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عباسؓ سے نقل کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قسم اور گواہ کے ساتھ فیصلہ فرمایا عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ اموال کے سلسلے میں فیصلہ فرمایا۔

ہمارے اس مخالف نے عمرو بن دینار کے قول کو حجت قرار دیا اور اس بات کی دلیل بنایا کہ یہ حکم صرف اموال میں ہے دیگر اشیاء میں یہ حکم نہیں ہے۔ اگر عمرو بن دینار کا یہ قول اس حدیث کے معنی میں ضروری حجت ہے تو پھر سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا بیان کردہ مفہوم جس کا ہم نے تذکرہ کیا وہ حجت بننے کے زیادہ لائق ہے ہمارے مخالف کا زعم یہ ہے کہ وہ اتباع کر رہا ہے۔ تو (ہم پوچھتے ہیں کہ) اس نے یہ قول کہاں سے اور کس سے لیا اور اس سلسلے میں اس کا امام کون ہے؟

حالانکہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کے خلاف ذکر کی ہے اسی طرح تابعین کرام سے اس کے خلاف قول موجود ہے اور آپ ﷺ کے کبار اصحاب رضی اللہ عنہم سے بھی اس کے خلاف قول مروی ہے۔

اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

۵۷۶۵: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِى الْعَوَّامِ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِى الرَّجُلِ يَرْتَهِنُ الرَّهْنَ فَيَضِيعُ قَالَ :اِنْ كَانَ بِاَقَلَّ رَدُّوْا عَلَيْهِ وَاِنْ كَانَ بِاَفْضَلَ فَهُوَ اَمِيْنٌ فِى الْفَضْلِ .

۵۷۶۵: عطاء نے عبید بن عمیر سے نقل کیا کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے اس آدمی کے متعلق جو رہن رکھے اور وہ ضائع ہو جائے فرمایا اگر وہ کم مالیت کے مقابلے میں ہے تو وہ راہن کو باقی مال واپس کر دیں اور اگر زائد مالیت والا ہے تو وہ زائد میں امین ہے۔

۵۷۶۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ

اِسْرَائِيْلَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّغْلِبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ إِذَا رَهَنَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ رَهْنًا فَقَالَ لَهُ الْمُعْطِي :لَا أَقْبَلُهُ إِلَّا بِأَكْثَرَ مِمَّا أُعْطِيْكَ فَضَاعَ رَدَّ عَلَيْهِ الْفَضْلَ وَإِنْ رَهَنَهُ وَهُوَ أَكْثَرُ مِمَّا أَعْطَى بِطِيْبِ نَفْسٍ مِنَ الرَّاهِنِ فَضَاعَ فَهُوَ بِمَا فِيْهِ .

۵۷۶۶: محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا اگر کوئی شخص کسی کے پاس رہن رکھے اور قرض دینے والا اس کو یہ کہے کہ میں اس کو قبول نہیں کرتا مگر اس سے زیادہ کے ساتھ جو میں نے تم کو دیا۔ پھر وہ ضائع ہو جائے تو زائد رقم لوٹائے اور اگر وہ رہن رکھے اور مرہونہ شئی اس قرض سے زائد مالیت کی ہو اور راہن اپنی مرضی سے دے پھر وہ ضائع ہو جائے تو وہ قرض کے بدلے میں ہی ہوگی۔

۵۷۶۷: حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ :ثَنَا الْخَطِيْبُ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو أَنَّ عَلِيًّا قَالَ :إِذَا كَانَ فِي الرَّهْنِ فَضْلٌ فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَهُوَ بِمَا فِيْهِ وَإِنْ لَمْ تُصِبْهُ جَائِحَةٌ وَاتُّهِمَ فَإِنَّهُ يَرُدُّ الْفَضْلَ .

۵۷۶۷: خلاس بن عمرو نے بیان کیا کہ حضرت علیؓ نے فرمایا جب رہن میں (قرض کے مقابلہ میں) زیادہ مالیت ہو پھر اس کو ہلاکت پہنچ جائے تو وہ اپنے عوض کے مقابلے میں ہوگا اور اگر ہلاکت نہ پہنچے بلکہ تہمت لگائی گئی ہو تو وہ زائد کو واپس کر دے۔

۵۷۶۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ :ثَنَا حُمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ وَخِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ عَلِيًّا قَالَ فِي الرَّهْنِ يَتَرَادَّانِ الزِّيَادَةَ وَالنُّقْصَانَ جَمِيْعًا فَإِنْ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ بَرِءَ . فَهٰذَا عُمَرُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ أَجْمَعَا أَنَّ الرَّهْنَ الَّذِي قِيْمَتُهُ مِقْدَارُ الدَّيْنِ يَضِيعُ بِالدَّيْنِ وَإِنَّمَا اخْتِلَافُهُمَا فِيْمَا زَادَ مِنْ قِيْمَةِ الرَّهْنِ عَلَى مِقْدَارِ الدَّيْنِ .فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : هُوَ أَمَانَةٌ .وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ نَصْرِ بْنِ مَرْزُوْقٍ وَأَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ .وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنِ الْحَسَنِ وَشُرَيْحٍ مِنْ ذٰلِكَ

۵۷۶۸: حسن اور خلاس بن عمرو دونوں نے حضرت علیؓ سے نقل کیا ہے کہ رہن کے متعلق فرمایا کہ راہن و مرتہن اضافہ اور نقصان کو ایک دوسرے کی طرف واپس کریں اور اگر ہلاک ہو جائے تو مقروض بری الذمہ ہو جائے گا۔ یہ حضرت عمرؓ حضرت علی رضی اللہ عنہما ہیں جن کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس مرہونہ شئی کی قیمت قرض کے برابر ہو وہ تو قرض کے بدلے ہلاک ہوگی جب رہن کی مقدار قرض کی مقدار سے زیادہ ہو تو اس میں حضرت عمرؓ کا قول یہ ہے کہ وہ امانت ہے اور حضرت علیؓ فرماتے ہیں وہ ہلاکت کی صورت میں اپنے عوض کے مقابلہ میں ہے جیسا کہ نصر بن مرزوق اور احمد بن داود کی روایت میں ہے۔

اقوال کبار تابعین رحمہم اللہ: حضرت حسن وشریح رحمہما اللہ کے اقوال:

۵۷۶۹: مَا قَدْ حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ الْحَسَنَ وَشُرَيْحًا قَالَا :الرَّهْنُ بِمَا فِيْهِ .

۵۷۶۹: قتادہ کہتے ہیں کہ حسن وشریح رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ رہن اس چیز کے بدلے ہے جس کے مقابلے میں ہے۔

۵۷۷۰: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ قَالَ :سَمِعْت شُرَيْحًا يَقُوْلُ ذَهَبَتِ الرِّهَانُ بِمَا فِيْهَا .

۵۷۷۰: ابوحصین کہتے ہیں کہ میں نے شریح کو فرماتے ہوئے سنا رہن اس چیز کے مقابلے میں چلی گئی جس میں اس کو رہن رکھا گیا تھا۔

۵۷۷۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ جَابَانَ قَالَ :رَهَنْتُ حُلِيًّا وَكَانَ أَكْثَرَ مِمَّا فِيْهِ فَضَاعَ فَاخْتَصَمْنَا إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ الرَّهْنُ بِمَا فِيْهِ . فَهٰذَا الْحَسَنُ وَشُرَيْحٌ قَدْ رَأَيَا الرَّهْنَ يَبْطُلُ ذَهَابُهُ بِالدَّيْنِ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ .

۵۷۷۱: یزید بن ابی زیاد نے عیسیٰ بن جابان سے روایت کی ہے کہ میں نے کچھ زیور رہن رکھا اور وہ اس چیز کے مقابلے میں زیادہ تھا جس کے لئے رہن رکھا گیا تھا پھر وہ ضائع ہو گیا تو وہ دونوں اپنا مقدمہ حضرت شریح رحمہ اللہ کی خدمت میں لائے تو انہوں نے فرمایا رہن اس چیز کے بدلے میں ہے جس کے عوض میں رہن رکھا گیا۔ یہ حضرت حسن وشریح رحمہم اللہ جن کا مذہب یہی ہے کہ رہن کی ہلاکت قرض کو باطل کر دیتی ہے ابراہیم نخعی کا بھی اسی طرح قول ہے۔

۵۷۷۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهَا مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّهْنِ يَهْلِكُ فِيْ يَدَي الْمُرْتَهِنِ إِنْ كَانَتْ قِيْمَتُهُ وَالدَّيْنِ سَوَاءً ضَاعَ بِالدَّيْنِ وَإِنْ كَانَتْ قِيْمَتُهُ أَقَلَّ مِنَ الدَّيْنِ رَدَّ عَلَيْهِ الْفَضْلَ وَإِنْ كَانَتْ قِيْمَتُهُ أَكْثَرَ مِنَ الدَّيْنِ فَهُوَ أَمِيْنٌ فِي الْفَضْلِ . وَرُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ

۵۷۷۲: حماد نے ابراہیم رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ انہوں نے اگر رہن مرتہن کے ہاتھوں میں ہلاک ہو جائے اگر اس کی قیمت اور قرض ہر دو برابر ہوں تو وہ قرض کے بدلے ہلاک ہوا اور اگر اس کی قیمت قرض سے کم ہو تو زائد کو لوٹا دیا

جائے گا اور اگر اس کی قیمت قرض سے زیادہ ہو تو وہ مرتہن زائد میں امین ہوگا۔
اور عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۷۷۳: مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ فِيْ رَجُلٍ رَهَنَ رَجُلًا جَارِيَةً فَهَلَكَتْ قَالَ هِيَ بِحَقِّ الْمُرْتَهِنِ . فَهٰذَا عَطَاءٌ يَقُوْلُ بِهٰذَا وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ . فَهٰذَا أَيْضًا حُجَّةٌ عَلَى مُخَالِفِنَا اِذَا كَانَ مِنْ أَصْلِهِ أَنَّ مَنْ رَوَى حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأْوِيْلُهُ فِيْهِ حُجَّةٌ .فَقَدْ خَالَفَ هٰذَا كُلَّهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَخَالَفَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَمَّنْ ذَكَرْنَا مِنَ التَّابِعِيْنَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ فَمَنْ اِمَامُهُ فِيْ هٰذَا ؟ أَوْ بِمَنْ اقْتَدَى بِهِ ؟ .ثُمَّ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا أَيْضًا يَدْفَعُ مَا قَالَ وَمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اِذْ جَعَلَ الرَّهْنَ أَمَانَةً يَضِيعُ بِغَيْرِ شَيْءٍ .وَقَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْاَمَانَاتِ لِرَبِّهَا أَنْ يَأْخُذَهَا وَحَرَامٌ عَلَى الْمُرْتَهِنِ مَنْعُهُ مِنْهَا .وَالرَّهْنُ مُخَالِفٌ لِذٰلِكَ اِذَا كَانَ لِلْمُرْتَهِنِ حَبْسُهُ وَمَنْعُ مَالِكِهِ مِنْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ دَيْنَهُ فَخَرَجَ بِذٰلِكَ حُكْمُهُ مِنْ حُكْمِ الْاَمَانَاتِ .وَرَأَيْنَا الْاَشْيَاءَ الْمَغْصُوْبَةَ حَرَامٌ عَلَى الْغَاصِبِيْنَ حَبْسُهَا وَحَلَالٌ لِلْمَغْصُوْبِيْنَ مِنْهُمْ أَخْذُهَا وَالرَّهْنُ لَيْسَ كَذٰلِكَ لِاَنَّ الْمُرْتَهِنَ حَلَالٌ لَهُ حَبْسُ الرَّهْنِ وَمَنْعُ الرَّاهِنِ مِنْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ مِنْهُ دَيْنَهُ .وَرَأَيْنَا الْعَوَارِيَّ لِلْمُسْتَعِيْرِ الْاِنْتِفَاعُ بِهَا وَلِلْمُعِيْرِ أَخْذُهَا مِنْهُ مَتَى أَحَبَّ .وَالرَّهْنُ لَيْسَ كَذٰلِكَ لِاَنَّ الْمُرْتَهِنَ حَرَامٌ عَلَيْهِ اسْتِعْمَالُ الرَّهْنِ وَلَيْسَ لِلرَّاهِنِ أَخْذُهُ مِنْهُ حَتّٰى يُوْفِيَهُ دَيْنَهُ.فَبَانَ حُكْمُ الرَّهْنِ عَنْ حُكْمِ الْوَدَائِعِ وَالْغُصُوْبِ وَالْعَوَارِيِّ وَثَبَتَ أَنَّ حُكْمَهُ بِخِلَافِ حُكْمِ ذٰلِكَ كُلِّهِ .وَقَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ لِلْمُرْتَهِنِ حَبْسَهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ الدَّيْنَ وَحَلَالٌ لِلرَّاهِنِ أَخْذُهُ اِذَا بَرِئَ مِنْ الدَّيْنِ .فَلَمَّا كَانَ حَبْسُ الرَّهْنِ مُضَمَّنًا بِحَبْسِ الدَّيْنِ وَسُقُوْطُ حَبْسِهِ مُضَمَّنًا بِسُقُوْطِ حَبْسِ الدَّيْنِ كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا ثُبُوْتُ الدَّيْنِ مُضَمَّنًا بِثُبُوْتِ الرَّهْنِ فَمَا كَانَ الرَّهْنُ ثَابِتًا فَالدَّيْنُ ثَابِتٌ وَمَتَى كَانَ الرَّهْنُ غَيْرَ ثَابِتٍ فَالدَّيْنُ غَيْرُ ثَابِتٍ .وَكَذٰلِكَ رَأَيْنَا الْمَبِيْعَ فِي قَوْلِنَا وَقَوْلِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا لِلْبَائِعِ حَبْسُهُ بِالثَّمَنِ وَمَتَى ضَاعَ فِيْ يَدِهِ ضَاعَ بِالثَّمَنِ .فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا اجْتَمَعَا عَلَيْهِ نَحْنُ وَهُوَ مِنْ هٰذَا أَنْ يَكُوْنَ الرَّهْنُ كَذٰلِكَ وَأَنْ يَكُوْنَ ضَيَاعُهُ يُبْطِلُ الدَّيْنَ كَمَا كَانَ ضَيَاعُ الْمَبِيْعِ يُبْطِلُ الثَّمَنَ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ غَيْرَ أَنَّ أَبَا حَنِيْفَةَ وَأَبَا يُوْسُفَ وَمُحَمَّدًا رَحْمَةُ اللّٰهِ

عَلَيْهِمْ ذَهَبُوْا فِي الرَّهْنِ اِلٰى مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ أَجْمَعُوْا عَلَيْهِ فِي الْغَصْبِ فَقَالُوْا : رَأَيْنَا الْأَشْيَاءَ الْمَغْصُوْبَةَ لَا يُوْجِبُ ضَيَاعُهَا مِنْ غَصْبِهَا أَكْثَرَ مِنْ ضَمَانِ قِيْمَتِهَا وَغَصْبُهَا حَرَامٌ .قَالُوْا :فَالْأَشْيَاءُ الْمَرْهُوْنَةُ الَّتِيْ قَدْثَبَتَ أَنَّهَا مَضْمُوْنَةٌ أَحْرَى أَنْ لَا يَجِبَ بِضَمَانِهَا عَلٰى مَنْ قَدْ ضَمِنَهَا أَكْثَرُ مِنْ مِقْدَارِ قِيْمَتِهَا .وَكَانُوْا يَذْهَبُوْنَ فِيْ تَفْسِيْرِ قَوْلِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ اِلٰى أَنَّ ذٰلِكَ فِي الْبَيْعِ .يُرِيْدُوْنَ اِذَا بِيْعَ الرَّهْنُ بِثَمَنٍ فِيْهِ نَقْصٌ عَنِ الدَّيْنِ غَرِمَ الْمُرْتَهِنُ ذٰلِكَ النَّقْصَ وَهُوَ غُرْمُهُ الْمَذْكُوْرُ فِي الْحَدِيْثِ وَاِذَا بِيْعَ بِفَضْلٍ عَنِ الدَّيْنِ أَخَذَ الرَّاهِنُ ذٰلِكَ الْفَضْلَ وَهُوَ غُنْمُهُ الْمَذْكُوْرُ فِي الْحَدِيْثِ .

۵۷۷۳:ابن جریج نے عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ اگر کسی آدمی نے ایک آدمی کے پاس لونڈی رہن رکھی وہ مر گئی (تو کیا حکم ہے) فرمایا وہ مرتہن کے حق (قرض) کے بدلے ہے۔یہ عطاء بھی یہی فرمار ہے ہیں اور ہم نے عطاءؒ کے واسطہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ''لایغلق الرھن'' کی روایت نقل کی ہے۔یہ روایت بھی خاص طور پر ہمارے مخالفین کے خلاف دلیل ہے اس لئے کہ ان کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے وہ اس کی تاویل کو زیادہ جانتا ہے۔تو ہمارے مخالف نے اس پورے باب میں اپنے اس قانون کی خلاف ورزی کی اور اس کی بھی مخالفت کی جو ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر‘علی رضی اللہ عنہم اور جلیل القدر تابعین رحمہم اللہ سے نقل کیا۔تو اس سلسلہ میں ہمارے مخالف کا کون امام ہے یا انہوں نے کس کی پیروی کی ہے؟ پھر قیاس بھی ہمارے مخالف کے مذہب کی نفی کرتا ہے کیونکہ اس نے رہن کو امانت قرار دیا ہے اور اس کے متعلق کہا کہ وہ بلاعوض ضائع ہو جائے گا۔حالانکہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ امانتوں کے مالک کو ان کے لینے کا حق ہے اور مرتہن کو لینے سے روکنا حرام ہے اور رہن کا معاملہ اس کے خلاف ہے اس لئے کہ مرتہن اس کو اپنے ہاں روک سکتا ہے اور مالک کو قرض کی ادائیگی کاملہ تک منع کر سکتا ہے۔پس اس علت کی وجہ سے رہن کا حکم امانتوں سے خارج ہو گیا۔اور ہم نے مغصوبہ اشیاء پر نگاہ ڈالی اس کا روکنا غاصب پر حرام ہے اور مغصوبین کو ان میں سے لینا جائز ہے اور رہن اس طرح نہیں ہے کیونکہ مرتہن کو رہن کا روکنا حلال ہے اور ادائیگی قرض تک راہن کو اس سے منع کرنا بھی جائز ہے۔ہم نے ادھار لی ہوئی اشیاء پر نظر ڈالی۔عاریت لینے والا ان سے انتفاع تو حاصل کر سکتا ہے اور عاریت دینے والا جب پسند کرے وہ اس سے لے سکتا ہے۔حالانکہ رہن اس طرح نہیں ہے۔کیونکہ مرتہن کو رہن کا استعمال کرنا حرام ہے اور راہن قرض کی ادائیگی تک اس سے وصول کا حق بھی نہیں رکھتا۔(اب تک کے کلام سے ثابت ہو گیا) کہ رہن کا حکم امانتوں‘مغصوبہ اشیاء اور عاریۃ حاصل کی ہوئی اشیاء سے مختلف ہے اور یہ ثابت ہوا کہ

رہن کا حکم ان سب سے جدا ہے۔اس بات پر تو سب کا اتفاق ہے کہ مرتہن رہن کو اس وقت تک روک سکتا ہے جب تک کہ وہ قرض ادا نہ کرے اور جب قرض سے وہ بری ہو جائے تو اس چیز کا راہن کو لینا حلال ہے۔ جب رہن کا روکنا قرض کو روکنے سے مشروط ہے اور یہ روکنا اس وقت ساقط ہو گا جبکہ ادائیگی قرض کی رکاوٹ نہ رہے گی تو قرض کا ثبوت بھی رہن کے ثبوت سے مشروط ہو گا جب تک رہن کا ثبوت ہو گا قرض بھی ثابت ہو گا۔ جب رہن ثابت نہیں رہے گا تو قرض بھی ثابت نہ ہو گا۔اسی طرح ہم نے بیع کو دیکھا کہ ہمارے اور ہمارے مخالف کے قول کے مطابق اس کو قیمت کی وصولی کے لئے روکا جا سکتا ہے اور جب وہ بائع کے ہاتھ میں ہلاک ہو گا تو قیمت کے عوض ہلاک ہو گا جس بات پر ہم اور ہمارا مخالف متفق ہے اس پر قیاس کا تقاضا بھی یہ ہے کہ رہن کا حکم بھی یہ ہو۔اس کا ضائع ہونا قرض کو باطل کر دیتا ہے جس طرح مبیع کا ضائع ہونا قیمت کو باطل کر دیتا ہے۔اس باب میں تقاضا قیاس یہی ہے۔البتہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ نے اس باب میں وہ راستہ اختیار کیا ہے جو حضرت عمرؓ اور ابراہیم نخعیؒ سے مروی ہے۔انہوں نے اس سلسلہ میں غصب پر استدلال کیا جس کے متعلق سب کا اتفاق ہے وہ فرماتے ہیں کہ مغصوبہ اشیاء کو ضائع کرنے سے ان کی قیمت سے زیادہ تاوان لازم نہیں ہوتا حالانکہ غصب حرام ہے۔ جو اشیاء رہن رکھی گئی ہوں جن کا ضمان والا ہونا ثابت ہو گیا ان میں زیادہ مناسب ہے کہ ان کا ضمان بھی قیمت سے زائد لازم نہ ہو۔ وہ سعید بن مسیبؒ کے قول **له غنمه وعليه غرمه**" کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ یہ بیع سے متعلق ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر مرہونہ شئی کو اتنی قیمت میں فروخت کیا جائے جو قرض سے کم ہو تو مرتہن پر اس کا تاوان ہو گا حدیث میں اسی تاوان کا تذکرہ ہے اور اگر قرض سے زائد رقم پر فروخت ہو تو راہن یہ اضافہ اس سے وصول کرے گا اور یہ اس کا نفع ہے جس کا تذکرہ روایت میں کیا گیا ہے۔

زمین کی پیداوار کے کسی ثلث ربع وغیرہ حصہ پر زمین کو دینا مکروہ ہے زمین کو سونے' چاندی کے بدلے کرایہ پر دینا تمام ائمہ کے ہاں بالاتفاق جائز ہے۔

زمین کی پیداوار کے کسی حصہ کے بدلے مزارعت امام احمد اور صاحبین وثوری رحمہم اللہ کے نزدیک جائز ہے لیکن امام شافعی' لیث ونخعی' ابوحنیفہ رحمہم اللہ کے ہاں یہ صورت بھی جائز نہیں ہے اور مساقات ان کے ہاں مزارعت کے معنی میں ہونے کی وجہ سے درست نہیں ہے۔ البتہ ان کے ہاں زیادہ سے زیادہ اس میں کراہت ہے۔ (العین ج ۵ ص ۲۴۷)

۵۷۷۴: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ وَفَهْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَا :ثَنَا أَبُو نُعَیْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ قَالَ :ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ :سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِیجٍ یَقُوْلُ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَارَعَةِ.

۵۷۷۴: عمرو بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع فرمایا۔

تخریج : مسلم فی البیوع ۱۱۸/۱۱۹' مسند احمد ۳۳/۴' عن ثابت بن ضحاك۔

۵۷۷۵: حَدَّثَنَا أَبُوْبَکْرَةَ بَکَّارُ بْنُ قُتَیْبَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ :کُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰی بِذٰلِكَ بَأْسًا حَتّٰی زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِیجٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُخَابَرَةِ فَتَرَکْنَاهَا ..

۵۷۷۵: عمرو بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا ہم مخابرہ کرتے تھے اور اس میں کوئی

حرج خیال نہ کرتے تھے یہاں تک کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع فرمایا ہے۔تو ہم نے مخابرہ چھوڑ دیا۔

تخریج : بخاری فی المساقات باب۱۷' مسلم فی البیوع ۸۵/۸۱' ابو داؤد فی البیوع باب۳۳' ترمذی فی البیوع باب۵۵/۷۰' نسائی فی الایمان باب۴۵' والبیوع باب۳۹/۲۸' دارمی فی البیوع باب۷۲' مسند احمد ۵' ۱۸۸/۱۸۷۔

۵۷۷۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ : حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاہُ یَعْنِیْ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یُکْرِی أَرْضَہٗ حَتّٰی بَلَغَہٗ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِیجٍ الْأَنْصَارِیَّ کَانَ یَنْہٰی عَنْ کِرَاءِ الْأَرْضِ .فَلَقِیَہٗ فَقَالَ :یَا ابْنَ خَدِیجٍ مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ کِرَاءِ الْأَرْضِ ؟ .فَقَالَ :سَمِعْتُ عَمَّیَّ وَکَانَا قَدْ شَہِدَا بَدْرًا یُحَدِّثَانِ أَہْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ کِرَاءِ الْأَرْضِ .قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ :لَقَدْ کُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّ الْأَرْضَ کَانَتْ تُکْرٰی عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَشِیَ عَبْدُ اللّٰہِ أَنْ یَکُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ أَحْدَثَ فِیْ ذٰلِکَ شَیْئًا لَمْ یَکُنْ عَلِمَہٗ فَتَرَکَ کِرَاءَ الْأَرْضِ .

۵۷۷۶: سالم بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میرے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی زمین کو کرایہ پر دیتے تھے یہاں تک کہ ان کو یہ بات پہنچی کہ رافع بن خدیج انصاری رضی اللہ عنہ زمین کو کرایہ پر دینے سے منع کرتے ہیں۔

میرے والد رافع کو ملے اور کہا اے ابن خدیج تم زمین کے کرایہ کے سلسلہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا بات بیان کرتے ہو۔تو وہ کہنے لگے میں نے اپنے دو چچاؤں جو بدری صحابی ہیں ان سے سنا وہ دونوں گھر والوں سے بیان کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا۔

عبداللہ کہنے لگے میں جانتا تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین کرایہ پر دی جاتی تھی پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ خدشہ ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممکن ہے اس سلسلے میں کوئی نیا حکم فرمایا ہو۔جو ان کے علم میں نہ ہو اس لئے زمین کو کرایہ پر دینا چھوڑ دیا۔

تخریج : بخاری فی الحرث باب۱۸' مسلم فی البیوع ۱۱۲/۱۰۸' ابو داؤد فی البیوع باب ۳۱' نسائی فی الایمان باب۴۵/۴۶' مسند احمد ۲' ۶' ۶۴۔

۵۷۷۷: حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ الْحَقْلِ . قَالَ شُعْبَۃُ :فَقُلْت لِلْحَکَمِ :مَا الْحَقْلُ ؟ قَالَ :أَنْ تُکْرَی الْأَرْضُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ أَرَاہُ أَنَا قَالَ :بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

۵۷۷۷: مجاہد نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم سے نقل کیا کہ آپ نے حقل سے منع فرمایا ہے۔ شعبہ کہنے لگے میں نے حکم سے دریافت کیا حقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا زمین کو کرایہ پر دینا۔ ابو جعفر کہتے ہیں میرے خیال میں انہوں نے ساتھ ثلث، ربع کا بھی نام لیا۔ یعنی زمین کو ثلث و ربع پر کرایہ پر دینا۔

تخریج : مسلم فی البیوع ۱۲۲۳۸۳، ابو داؤد فی البیوع باب۳۲، ابن ماجه فی الرهون باب۹، والایمان باب۴۵، مسند احمد ۳۱۳/۱، ۳، ٤٦٤/٤٦٦۔

۵۷۷۸: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ : نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَأَمْرُ نَبِيِّ اللّٰهِ أَنْفَعُ لَنَا قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا .

۵۷۷۸: مجاہد نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی بات سے منع فرمایا جو ہمارے لئے (بظاہر) فائدہ مند تھی اور اللہ تعالیٰ کے نبی نے ہمیں اس سے زیادہ فائدہ مند کا حکم فرمایا جس کی اپنی زمین ہو وہ اس میں خود کاشت کرے یا دوسرے سے کاشت کروائے۔

تخریج : بخاری فی الحرث باب۱۸، والهبه باب۳۵، مسلم فی البیوع ۸۸/۸۷، ۹۱/۸۹، ابو داؤد فی البیوع باب۳۱، ترمذی فی الاحکام باب٤٢، نسائی فی الایمان باب٤٥، ابن ماجه فی الرهون باب۸/۷، مسند احمد ۲۸٦/۱، ۳، ۳۰٤/۳۰۲، ٤، ١٤٣/١٤١۔

۵۷۷۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّبَيْدِيُّ قَالَ سَمِعْت مُجَاهِدًا يَقُوْلُ :حَدَّثَنِيْ أَسَدُ بْنُ أَخِيْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ :قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيَزْرَعْهَا فَإِنْ عَجَزَ عَنْهَا فَلْيُزْرِعْهَا أَخَاهُ .

۵۷۷۹: مجاہد کہتے ہیں مجھے رافع بن خدیج کے بھتیجے اسد نے بیان کیا کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اسی طرح روایت کی ہے۔ البتہ "فلیزرعها" کے بعد "فان عجز فلیزرعها اخاه"

تخریج : بخاری فی الاهبه باب۳۵، مسند احمد ۳، ۳٦٢/۳٥٤، ۳۷۳/۳٦٩، ٤، ١٦٩، ٣٤١۔

۵۷۸۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :أَخَذْتُ بِيَدِ طَاوُسٍ حَتّٰى أَدْخَلْتُهُ عَلَى ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَحَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ كَرْيِ الْأَرْضِ .فَأَبَى طَاوُسٌ وَقَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّهُ لَا يَرَى بِذٰلِكَ بَأْسًا .

۵۷۸۰: مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے طاوس کا ہاتھ پکڑا یہاں تک کہ میں ان کو رافع بن خدیج کے بیٹے کے پاس لے گیا تو انہوں نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ آپ نے زمین کو کرایہ پر دینے کی ممانعت فرمائی مگر طاوس نے اس سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ابن عباس ؓ سے میں نے سنا کہ اس میں کچھ حرج نہیں۔

۵۷۸۱: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ .وَقَالَ :إِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ لَهُ أَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا وَرَجُلٌ مَنَحَ أَخَاهُ أَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مُنِحَ مِنْهَا وَرَجُلٌ اكْتَرَى بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ

۵۷۸۱: سعید بن مسیب نے حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا اور فرمایا تین آدمی کاشت کر سکتے ہیں۔ ① زمین والا جو خود کاشت کرے۔ ② وہ آدمی جس نے اپنے بھائی (مسلمان) کو زمین عنایت کی وہ اس کو کاشت کرے۔ ③ وہ آدمی جس نے زمین سونے یا چاندی کے بدلے کرایہ پر لی۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۹۳/۸۲' المساقات باب۱۷' مسلم فی البیوع ۸۱/۵۹' ابو داؤد فی البیوع باب۳۳/۳۱' ترمذی فی البیوع باب۱٤' نسائی فی الایمان باب٤٥' دارمی فی المقدمه باب۲۸' والبیوع باب۲۳' مالك فی البیوع ۲٥/۲٤' مسند احمد ۲۲٤/۱' ۳۹۲/۲' ۳' ٦۰/٦' ٥' ۱۹۰/۱۸٥۔

۵۷۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَالْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۷۸۲: ابونعیم اور معلیٰ بن منصور دونوں نے ابوالاحوص سے پھر اپنی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی۔

۵۷۸۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ يُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكْرِيهَا بِالثُّلُثِ وَلَا بِالرُّبُعِ وَلَا بِطَعَامٍ مُسَمًّى .

۵۷۸۳: سلیمان بن یسار نے رافع بن خدیج ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی زمین ہو وہ اس میں خود کاشت کرے یا اپنے بھائی سے کاشت کروالے اور ثلث یا ربع کے بدلے کرائے پر نہ دے اور نہ ہی مقررہ غلہ کے بدلے (کرایہ پر دے)۔

تخریج : مسلم فی البیوع ۹۲' نسائی فی الایمان باب٤٥' مسند احمد ۳٦۳/۳۔

۵۷۸۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ :حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّهُ زَرَعَ أَرْضًا فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْقِيهَا فَسَأَلَهُ :لِمَنِ الزَّرْعُ وَلِمَنِ الْأَرْضُ ؟ فَقَالَ زَرْعِي بِبَذْرِي وَعَمَلِي لِي الشَّطْرُ وَلِبَنِي فُلَانٍ الشَّطْرُ .فَقَالَ أَرْبَيْتُ فَرُدَّ الْأَرْضَ عَلٰى أَهْلِهَا وَخُذْ نَفَقَتَكَ

۵۷۸۴: ابن ابی نعیم رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے زمین کاشت کی۔ میں کھیت کو پانی لگا رہا تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاس سے گزر ہوا آپ نے پوچھا یہ کھیتی کس کے لئے اور زمین کس کی ہے؟ میں نے عرض کیا۔ کھیتی میرے بیج اور کام کے بدلے آدھا میرا اور بنی فلاں کا نصف۔ آپ نے فرمایا تم نے سودی کام کیا۔ تم زمین مالکوں کو واپس کر دو اور اپنا خرچہ لے لو۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب ۳۱۔

۵۷۸۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا بُكَيْرٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَافِعٍ مِثْلَهُ.

۵۷۸۵: شعبی نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۷۸۶: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ :ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ مَوْلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ :قُلْتُ لِرَافِعٍ :إِنَّ لِي أَرْضًا أُكْرِيهَا فَنَهَانِي رَافِعٌ وَأَرَاهُ قَالَ لِي :إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ :إِذَا كَانَتْ لِأَحَدِكُمْ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيَدَعْهَا وَلَا يُكْرِيهَا بِشَيْءٍ .فَقُلْتُ :أَرَأَيْتَ إِنْ تَرَكْتُهَا فَلَمْ أَزْرَعْهَا وَلَمْ أُكْرِهَا بِشَيْءٍ فَزَرَعَهَا قَوْمٌ فَوَهَبُوْا لِي مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا آخُذُهُ؟ قَالَ :لَا .

۵۷۸۶: ابوالنجاشی مولیٰ رافع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے کہا میری زمین ہے میں اسے کرایہ پر دیتا ہوں۔ پس رافع نے مجھے اس سے منع فرمایا اور میرا خیال ہے کہ مجھے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا اور فرمایا جب تم میں سے کسی کی زمین ہو تو وہ اسے خود کاشت کرے یا اپنے بھائی سے کاشت کروائے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو اسے چھوڑ دے اور کسی چیز کے بدلے اس کو کرایہ پر نہ دے۔
میں نے کہا کیا خیال ہے کہ اگر میں اس کو چھوڑ دوں اور اس میں زراعت نہ کروں اور اس کو کسی چیز کے بدلے کرایہ پر بھی نہ دوں پھر اگر اس کو کچھ لوگ کاشت کریں اور اس کی کھیتی میں سے کوئی چیز اگر مجھے ہبہ کریں تو کیا میں اسے لے لوں تو انہوں نے کہا مت لو۔

تخریج : مسلم فی البیوع ۹۲' نسائی فی الایمان باب ۴۵' مسند احمد ۳۶۳/۳۔

۵۷۸۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ح

۵۷۸۷: ابراہیم بن مرزوق نے حبان بن ہلال سے روایت کی ہے۔

۵۷۸۸: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا :ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ قَالَ :سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ وَعَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ :أَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ .

۵۷۸۸: عبداللہ بن سائب کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مغفلؓ سے مزارعت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ مجھے ثابت بن ضحاکؓ نے بتلایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مزارعت سے منع فرمایا۔

تخریج : مسلم فی البیوع ۱۱۸، مسند احمد ۳۳/٤۔

۵۷۸۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مِهْرَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۷۸۹: شیبانی نے عبداللہ بن سائبؓ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔

۵۷۹۰: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ :ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ :حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :كَانَ لِرِجَالٍ مِنَّا فُضُوْلُ أَرَضِيْنَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوْا يُؤَاجِرُوْنَهَا عَلَى النِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْ أَخَاهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ .

۵۷۹۰: عطاء بن ابی رباح نے جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ ہم میں سے بعض لوگوں کی زائد زمینیں تھیں وہ انہیں نصف، تہائی، چوتھائی پر اجرت پر دیتے تھے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی باڑی کرے یا اپنے مسلمان بھائی کو بطور عطیہ دے دے اگر ایسا نہ کرے تو روک لے۔

تخریج : مسلم فی البیوع ۸۷، نسائی فی الایمان باب ٤۵، ابن ماجہ فی الرهون باب۷۔

۵۷۹۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :ثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهٗ.

۵۷۹۱: عطاء نے جابر ؓ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۷۹۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ :قِيْلَ لِعَطَاءٍ :هَلْ حَدَّثَكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُؤَاجِرْهَا ؟ فَقَالَ عَطَاءٌ :نَعَمْ .

۵۷۹۲: عطاء سے پوچھا گیا کیا تمہیں جابر بن عبداللہؓ نے یہ روایت بیان کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی زمین ہو وہ اس کو خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو کاشت کے لئے دے اس کو اجرت پر دے عطاء کہنے لگے جی ہاں۔

تخریج : نسائی فی الایمان باب۴۵' ابن ماجہ فی الرہون باب۸' مسند احمد ۳/۲،۳۰۲' ۳۰۴' ۳۹۲۔

۵۷۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ :سَأَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَطَاءً وَأَنَا شَاهِدٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۵۷۹۳: سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے دریافت کیا اور میں اس پر شاہد ہوں پھر انہوں نے انہی سند سے روایت ذکر کی ہے۔

۵۷۹۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ الْفَوْزِيُّ قَالَ :ثَنَا ضَمْرَةُ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۵۷۹۴: عطاء نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا۔ پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۷۹۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ : حَدَّثَنِيْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَمْ يَذَرِ الْمُخَابَرَةَ فَلْيُؤْذَنْ بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۵۷۹۵: ابوالزبیر نے جابر ؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جس نے مخابرہ نہ چھوڑا تو اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان جنگ ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب۳۳۔

۵۷۹۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ .

۵۷۹۶: یحییٰ بن سلیم طائفی نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے اور یہ اضافہ ہے۔"من اللہ ورسولہ"

۵۷۹۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ مَاءٍ أَوْ فَضْلُ أَرْضٍ

فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ يُزْرِعْهَا وَلَا تَبِيْعُوْهَا . قَالَ سُلَيْمٌ :فَقُلْتُ لَهُ :يَعْنِي الْكِرَاءَ ؟ فَقَالَ نَعَمْ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ وَكَرِهُوْا بِهَا اِجَارَةَ أَرْضٍ بِجُزْءٍ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا وَهٰذِهِ الْآثَارُ فَقَدْ جَاءَ تْ عَلَى مَعَانٍ مُخْتَلِفَةٍ .فَأَمَّا ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَلَمْ يُبَيِّنْ أَيَّ مُزَارَعَةٍ .فَإِنْ كَانَتْ هِيَ الْمُزَارَعَةَ عَلَى جُزْءٍ مَعْلُوْمٍ مِمَّا تُخْرِجُ الْأَرْضُ فَهٰذَا الَّذِيْ يَخْتَلِفُ فِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْمُحْتَجُّوْنَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَمُخَالِفُوْهُمْ .فَإِنْ كَانَتْ تِلْكَ الْمُزَارَعَةُ الَّتِيْ نَهٰى عَنْهَا هِيَ الْمُزَارَعَةَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ مِثْلَ مَا يَخْرُجُ مِمَّا يُزْرَعُ فِيْ مَوْضِعٍ مِنَ الْأَرْضِ بِعَيْنِهِ فَهٰذَا مِمَّا يَجْتَمِعُ الْفَرِيْقَانِ جَمِيْعًا عَلَى فَسَادِ الْمُزَارَعَةِ عَلَيْهِ .وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ هٰذَا مَا يَنْفِيْ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ مَعْنًى مِنْ هٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ بِعَيْنِهِ دُوْنَ الْمَعْنَى الْآخَرِ .وَأَمَّا حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ قَالَ فِيْهِ :كَانَ لِرِجَالٍ مِنَّا فُضُوْلُ أَرَضِيْنَ فَكَانُوْا يُؤَاجِرُوْنَهَا عَلَى النِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا وَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ لَمْ يَجُزْ لَهُمْ إِلَّا أَنْ يَزْرَعُوْهَا بِأَنْفُسِهِمْ أَوْ يَمْنَحُوْهَا مَنْ أَحَبُّوْا وَلَمْ يُبِحْ لَهُمْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ ذٰلِكَ .فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ النَّهْيُ كَانَ عَلٰى أَنْ لَا تُؤَاجَرَ بِثُلُثٍ وَلَا رُبُعٍ وَلَا بِدَرَاهِمَ وَلَا بِدَنَانِيْرَ وَلَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ .فَيَكُوْنُ الْمَقْصُوْدُ اِلَيْهِ بِذٰلِكَ النَّهْيِ هُوَ اِجَارَةَ الْأَرْضِ .وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى كَرَاهَةِ اِجَارَةِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

۵۷۹۷: سعید بن میناء نے جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس بچا ہوا پانی یا بچی ہوئی زمین ہو پس وہ اس میں کاشت کرے یا دوسرے کو کاشت کے لئے دے اور اس کو فروخت مت کرو۔ سلیم کہتے ہیں کہ میں نے سعید کو کہا کرایہ پر بیچنا مراد ہے؟ تو انہوں نے کہا جی ہاں۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ زمین کی پیداوار کے کسی حصہ پر زمین کو اجارہ پر دینا مکروہ ہے اور انہوں نے ان آثار سے استدلال کیا ہے۔ ان آثار کے مختلف معانی وارد ہوئے ہیں۔ حضرت ثابت بن ضحاکؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے مزارعت سے منع فرمایا مگر انہوں نے وضاحت نہیں فرمائی کہ مزارعت سے کیا مراد ہے۔ اگر یہی مزارعت مراد ہے کہ زمین سے نکلنے والے غلہ کی ایک مقررہ مقدار دی جائے تو اسی میں اختلاف ہے انہی آثار سے استدلال کرنے والے اور ان کے مخالفین استدلال کرتے ہیں اور اگر مزارعت سے وہ مراد ہے جس کی ممانعت ہے کہ ثلث یا ربع یا زمین کے مقررہ قطعہ میں کاشت کی جانے والی کھیتی کا کچھ حصہ دیا

جائے تو اس پر ہر دو فریق کا اتفاق ہے کہ یہ مزارعت ناجائز ہے اور حضرت ثابتؓ کی روایت میں کوئی ایسی چیز نہیں کہ جس سے معلوم ہو کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی مراد ان دو معنی میں سے کون سا معنی ہے دوسرا نہیں۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کی روایت میں ہے کہ ہم میں سے بعض لوگوں کے پاس زائد زمینیں تھیں وہ انہیں نصف' ثلث' یا چوتھائی پر اجرت پر دے دیتے تھے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی باڑی کرے یا اپنے بھائی کو عطیہ دے اگر ایسا نہ کرے تو وہ روک دے۔ تو اس ارشاد کے مطابق ان کو صرف اس بات کی اجازت دی گئی کہ وہ خود کاشت کریں یا بطور عطیہ دے دیں اس روایت کے مطابق آپ نے اور کسی بات کی اجازت نہیں دی تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ تہائی یا چوتھائی پیداوار اور درہم و دینار یا کسی اور چیز کے بدلے اجارہ پر دینے کی ممانعت ہو۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ زمین کو اجرت پر دینے کی ممانعت ہے۔

تخریج : مسلم فی البیوع ۹٤۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ زمین کی پیداوار کے کسی حصہ پر زمین کو اجارہ پر دینا مکروہ ہے اور انہوں نے ان آثار سے استدلال کیا ہے۔ ان آثار کے مختلف معانی وارد ہوئے ہیں۔

تبصرہ طحاوی رحمہ اللہ:

نمبر①: حضرت ثابت بن ضحاکؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے مزارعت سے منع فرمایا مگر انہوں نے وضاحت نہیں فرمائی کہ مزارعت سے کیا مراد ہے۔

اگر یہی مزارعت مراد ہے کہ زمین سے نکلنے والے غلہ کی ایک مقررہ مقدار دی جائے تو اسی میں اختلاف ہے انہی آثار سے استدلال کرنے والے اور ان کے مخالفین استدلال کرتے ہیں اور اگر مزارعت سے وہ مراد ہے جس کی ممانعت ہے کہ ثلث یا ربع یا زمین کے مقررہ قطعہ میں کاشت کی جانے والی کھیتی کا کچھ حصہ دیا جائے تو اس پر ہر دو فریق کا اتفاق ہے کہ یہ مزارعت ناجائز ہے۔

اور حضرت ثابتؓ کی روایت میں کوئی ایسی چیز نہیں کہ جس سے معلوم ہو کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی مراد ان دو معنی میں سے کون سا معنی پیش نظر ہے دوسرا نہیں۔

نمبر②: حضرت جابر بن عبداللہؓ کی روایت میں ہے کہ ہم میں سے بعض لوگوں کے پاس زائد زمینیں تھیں وہ انہیں نصف' ثلث' یا چوتھائی پر اجرت پر دے دیتے تھے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی باڑی کرے یا اپنے بھائی کو عطیہ دے اگر ایسا نہ کرے تو وہ روک دے۔ تو اس ارشاد کے مطابق ان کو صرف اس بات کی اجازت دی گئی کہ وہ خود کاشت کریں یا بطور عطیہ دے دیں اس روایت کے مطابق آپ نے اور کسی بات کی اجازت نہیں دی تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ تہائی یا چوتھائی پیداوار اور درہم و دینار یا کسی اور چیز کے بدلے اجارہ پر دینے کی ممانعت ہو۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا

کہ زمین کو اجرت پر دینے کی ممانعت ہے۔

ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ سونے و چاندی پر زمین کا اجارہ نہیں ہوسکتا:

۵۷۹۸: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ :كَانَ طَاوُسٌ يَكْرَهُ كِرَاءَ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ .فَهٰذَا طَاوُسٌ يَكْرَهُ كَرْیَ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا يَرٰى بَأْسًا بِدَفْعِهَا بِبَعْضِ مَا يَخْرُجُ وَسَيَجِيْءُ بِذٰلِكَ فِيْمَا بَعْدُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .فَإِنْ كَانَ النَّهْيُ الَّذِيْ فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَعَ عَلَى الْكِرَاءِ أَصْلًا بِشَيْءٍ مِمَّا يَخْرُجُ وَبِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهٰذَا مَعْنًى يُخَالِفُهُ الْفَرِيْقَانِ جَمِيْعًا .وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ النَّهْيُ وَاقِعًا لِمَعْنًى غَيْرِ ذٰلِكَ .فَنَظَرْنَا هَلْ رَوٰى أَحَدٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا يَدُلُّ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ أَجْلِهٖ كَانَ النَّهْيُ ؟

۵۷۹۸: عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ طاوس رحمہ اللہ زمین کو سونے چاندی کے بدلے کرایہ پر دینا مکروہ خیال کرتے تھے۔ یہ طاوس زمین کو سونے چاندی کے بدلے کرایہ پر دینا مکروہ خیال کرتے ہیں مگر اس کو زمین کی بعض پیداوار کے بدلے دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور عنقریب یہ بات انشاءاللہ آئے گی۔

نمبر ④: اگر جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ممانعت مطلق ہو کہ خواہ وہ زمین سے نکلنے والی پیداوار میں سے کسی چیز کے بدلے ہو یا اور کسی چیز کے بدلے ہو تو اس معنی کے دونوں فریق قائل نہیں ہیں۔

نمبر ⑤: اور یہ بھی ممکن ہے کہ ممانعت کسی اور وجہ سے ہو۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ آیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کوئی ایسی روایت وارد ہے جو وجہ ممانعت پر دلالت کرتی ہو؟

۵۷۹۹: فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهٗ أَنَّ رِجَالًا يَكْرُوْنَ مَزَارِعَهُمْ بِنِصْفِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَبِثُلُثِهٖ وَبِالماذيانات .فَقَالَ فِيْ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيُمْسِكْهَا .

۵۷۹۹: ہشام بن سعد نے ابوالزبیر مکی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ کچھ لوگ اپنی زمین کو نصف پیداوار یا ثلث یا نالوں کے قریب پیداوار کے بدلے کرائے پر دیتے ہیں۔ تو اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی زمین ہے وہ خود کاشت کرے اور اگر وہ کاشت نہیں کرتا تو وہ اپنے بھائی کو بطور عطیہ دے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اسے روک رکھے۔

تخریج : اخرج بنحوہ مسلم فی البیوع ۹۶، مسند احمد ۱٤٢/٤۔

۵۸۰۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ حَدَّثَهُ قَالَ :سَمِعْت جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ :كُنَّا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْخُذُ الْأَرْضَ بِالثُّلُثِ أَوْ الرُّبُعِ بِالْمَاذِيَانَاتِ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ .

۵۸۰۰: ابوالزبیر مکی کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین کو ثلث یا ربع یا نالوں کے قریب پیداوار کے بدلے لیتے تھے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرما دیا۔

تخریج : مسلم فی البیوع ۹٦۔

۵۸۰۱: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ :كُنَّا نُخَابِرُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصِيْبُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ وَإِلَّا فَلْيَزْرَعْهَا . فَأَخْبَرَ أَبُو الزُّبَيْرِ فِيْ هٰذَا عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْمَعْنَى الَّذِي وَقَعَ النَّهْيُ مِنْ أَجْلِهِ وَأَنَّهُ إِنَّمَا هُوَ لِشَيْءٍ كَانُوْا يُصِيْبُوْنَهُ فِي الْإِجَارَةِ فَكَانَ النَّهْيُ مِنْ قَبْلِ ذٰلِكَ جَاءَ .وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ مَعْنَى حَدِيْثِ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِيْ ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ .وَأَمَّا حَدِيْثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَدْ جَاءَ بِأَلْفَاظٍ مُخْتَلِفَةٍ اضْطَرَبَ مِنْ أَجْلِهَا .فَأَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ عَنْهُ فَهُوَ مِثْلُ حَدِيْثِ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ . فَهُوَ يَحْتَمِلُ مَا وَصَفْنَا مِنْ مَعَانِيْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَبَيَّنَّا .وَأَمَّا مَا رَوَاهُ عَلِيٌّ مِثْلُ مَا رَوَى جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَيَحْتَمِلُ أَيْضًا مَا وَصَفْنَا مِمَّا يَحْتَمِلُ حَدِيْثُ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .ثُمَّ نَظَرْنَا بَعْدَ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ عَنْ رَافِعٍ مَعْنًى يَدُلُّنَا عَلٰى وَجْهِ النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ لِمَ كَانَ ؟ فَإِذَا أَبُوْ بَكْرَةَ .

۵۸۰۱: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بیع مخابرہ کرتے تھے جس سے ہمیں اتنا اتنا حصہ ملتا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی زمین ہو وہ اسے خود کاشت کرے یا پھر اپنے مسلمان بھائی کو دے۔ یا اس میں کاشت کروائے۔ اس روایت میں ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے وہ وجہ نقل کی جو ممانعت کا باعث تھی بلاشبہ وہ اجارہ میں پائی جانے والی چیز کے سبب تھی ممانعت اسی طرف سے آئی۔ عین

ممکن ہے کہ ثابت بن ضحاکؓ کی روایت کا بھی یہی معنی ہو۔ باقی حدیث رافعؓ تو اس کے الفاظ مختلف وارد ہوئے جس کی وجہ سے وہ روایت مضطرب ہے۔ حدیث ابن عمرؓ وہ ثابت بن ضحاکؓ کی روایت جیسی ہے۔ کیونکہ اس میں مزارعت کی ممانعت ہے۔ اس میں بھی ثابت والی روایت کے معانی کا احتمال ہے جیسا کہ ہم نے بیان کر دیا۔ بقیہ جنہوں نے حضرت جابرؓ جیسی روایات ذکر کی ہیں تو ان میں حدیث جابرؓ والے احتمالات ہیں۔ اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آیا حضرت رافعؓ سے کوئی ایسی روایت وارد ہے جو نہی کی جانب پر دلالت کرے کہ یہ کیوں ہوئی؟

تخریج : مسلم فی البیوع ۹۵' ابو داؤد فی البیوع باب ۳۱' نسائی فی الایمان باب ٤٥' ابن ماجه فی الرهون باب ۷' دارمی فی البیوع باب ۷۲' مسند احمد ۲۳٤/۱' ۱۱/۲' ۳' ۳۱۲' ۳۱۳/۳۱۲' ۱٤۲/٤۔

حاصل کلام: اس روایت میں ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ وجہ نقل کی جو ممانعت کا باعث تھی بلاشبہ وہ اجارہ میں پائی جانے والی چیز کے سبب تھی ممانعت اسی طرف سے آئی۔

نمبر ①: عین ممکن ہے کہ ثابت بن ضحاکؓ کی روایت کا بھی یہی معنی ہو۔

نمبر ②: باقی حدیث رافعؓ تو اس کے الفاظ مختلف وارد ہوئے جس کی وجہ سے وہ روایت مضطرب ہے۔

نمبر ③: حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما وہ ثابت بن ضحاکؓ کی روایت جیسی ہے۔ کیونکہ اس میں مزارعت کی ممانعت ہے۔ اس میں بھی ثابت والی روایت کے معانی کا احتمال ہے جیسا کہ ہم نے بیان کر دیا۔

نمبر ④: بقیہ جنہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ جیسی روایات ذکر کی ہیں تو ان میں حدیث جابر رضی اللہ عنہ والے احتمالات ہیں۔

نظر دیگر: اب ہم یہ دیکھنا چاہتے کہ آیا حضرت رافعؓ سے کوئی ایسی روایت وارد ہے جو نہی کی جانب پر دلالت کرے کہ یہ کیوں ہوئی؟

وجہ ممانعت والی روایت رافع رضی اللہ عنہ:

۵۸۰۲: قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُمْ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ :كُنَّا -بَنِيْ حَارِثَةَ -أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَقْلًا وَكُنَّا نُكْرِى الْأَرْضَ عَلٰى أَنَّ مَا سَقَى الْمَاذِيَانَاتُ وَالرَّبِيْعُ فَلَنَا وَمَا سَقَتِ الْجَدَاوِلُ فَلَهُمْ فَرُبَّمَا سَلِمَ هٰذَا وَهَلَكَ هٰذَا وَرُبَّمَا هَلَكَ هٰذَا وَسَلِمَ هٰذَا وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَنَا يَوْمَئِذٍ ذَهَبٌ وَلَا فِضَّةٌ فَنَعْلَمُ ذٰلِكَ فَسَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَنَهَانَا .

۵۸۰۲: حنظلہ بن قیس زرقی نے حضرت رافعؓ سے نقل کیا ہے ہم بنو حارثہ کے قبیلہ کی زمینیں مدینہ میں سب سے زیادہ تھیں اور ہم زمین کو اس طرح کرایہ پر دیتے تھے کہ جو کچھ بڑے نالوں یا بارش سے سیراب ہوگا وہ حصہ پیداوار ہمارا ہوگا اور جو پیداوار کا حصہ چھوٹے نالوں سے سیراب ہوگا وہ ان کرایہ پر لینے والوں کے لئے ہوگا بعض اوقات

یہ حصہ محفوظ رہتا اور وہ تباہ ہو جاتا اور بعض اوقات وہ تباہ ہو جاتا اور یہ بچ جاتا ان دنوں ہمارے پاس سونا' چاندی نہیں تھی۔ پھر ہمیں معلوم ہوا اور ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلے میں دریافت کیا تو آپ نے منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الشروط باب۷' والحرث باب۱۲' مسلم فی البیوع ۱۱۷۔

۵۸۰۳: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ :ثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسٍ الزُّرَقِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُوْلُ :كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَقْلًا وَكُنَّا نَقُوْلُ لِلَّذِيْ نُخَابِرُهُ لَكَ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ وَلَنَا هٰذِهِ الْقِطْعَةُ تَزْرَعُهَا لَنَا .فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ وَلَمْ تُخْرِجْ هٰذِهِ شَيْئًا وَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هٰذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ هٰذِهِ شَيْئًا فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَّا بِالْوَرِقِ فَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ .

۵۸۰۳: حنظلہ بن قیس زرقی کہتے ہیں کہ میں نے رافعؓ کو فرماتے سنا کہ مدینہ منورہ میں ہماری زمینیں سب سے زیادہ تھیں اور ہم جن سے مخابرہ کرتے تو ان کو کہتے اس قطعہ زمین کی پیداوار تمہاری اور اس قطعہ زمین کی پیداوار ہماری تم اس میں ہمارے کاشت کرو۔ بعض اوقات اس قطعہ زمین کی پیداوار ہوتی اور دوسرے سے کچھ بھی حاصل نہ ہوتا اور بعض اوقات اس سے پیداوار نکلتی اور اس قطعہ میں سے کچھ پیداوار نہ ہوتی پس اس سے جناب رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا۔ البتہ چاندی کے بدلے اس سے منع نہیں فرمایا۔

تخریج : اخرج بنحوہ بخاری فی الحرث باب۱۲۔

۵۸۰۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ :كُنَّا نُحَاقِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُحَاقَلَةُ :أَنْ يُكْرِيَ الرَّجُلُ أَرْضَهُ بِالثُّلُثِ أَوِ الرُّبُعِ أَوْ طَعَامٍ مُسَمًّى .فَبَيْنَا أَنَا ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ أَتَانِيْ بَعْضُ عُمُوْمَتِيْ فَقَالَ :نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا فَطَاعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَعُ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكْرِيهَا بِثُلُثٍ وَلَا بِرُبُعٍ وَلَا بِطَعَامٍ مُسَمًّى . فَبَيَّنَ رَافِعٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَيْفَ كَانُوْا يُزَارِعُوْنَ فَرَجَعَ مَعْنَى حَدِيْثِهِ إِلَى مَعْنَى حَدِيْثِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَثَبَتَ أَنَّ النَّهْيَ فِي الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا إِنَّمَا كَانَ لِأَنَّ كُلَّ فَرِيْقٍ مِنْ أَرْبَابِ الْأَرَضِيْنَ وَالْمُزَارِعِيْنَ كَانَ يَخْتَصُّ بِطَائِفَةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَيَكُوْنُ لَهُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ زَرْعٍ إِنْ سَلِمَ فَلَهُ وَإِنْ عَطِبَ فَعَلَيْهِ وَهٰذَا مِمَّا أُجْمِعَ عَلَى فَسَادِهِ. فَهٰذَا قَدْ خَرَّجَ مَعْنَى حَدِيْثِ رَافِعٍ عَلٰى أَنَّ النَّهْيَ الْمَذْكُوْرَ فِيْهِ كَانَ لِلْمَعْنَى

الَّذِی وَصَفْنَا لَا لِإِجَارَةِ الْأَرْضِ بِجُزْءٍ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا .وَقَدْ أَنْكَرَ آخَرُوْنَ عَلٰى رَافِعٍ مَا رَوَى مِنْ ذٰلِكَ وَأَخْبَرُوْا أَنَّهُ لَمْ يَحْفَظْ أَوَّلَ الْحَدِيْثِ .

۵۸۰۴: سلیمان بن یسار نے حضرت رافعؓ سے نقل کیا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بیع محاقلہ کرتے یعنی کوئی آدمی اپنی زمین ثلث' ربع یا مقرر غلہ کے بدلے کرایہ پر دیتا۔ تو حضرت رافعؓ نے اس روایت میں واضح فرما دیا کہ وہ کس طرح کی مزارعت کرتے تھے پس اس روایت کا مفہوم حضرت جابرؓ کی روایت کے مفہوم کی طرف لوٹ گیا اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دونوں روایات میں جو ممانعت وارد ہے۔ وہ اس لحاظ سے ہے کہ زمین کے مالک اور کھیتی باڑی کرنے والے کے لئے زمین کا ایک حصہ مختص ہو جاتا ہے اور اس کو وہی غلہ ملتا ہے جو اس حصہ زمین سے پیدا ہو۔ اگر وہ محفوظ رہ گیا تو اس کا حصہ مل گیا اور اگر ضائع ہو جائے تو اسی کا نقصان ہو گا اور اس طرز عمل کے غلط ہونے پر تو سب کا اتفاق ہے۔ اس سے حضرت رافعؓ کی روایت کا معنی بھی واضح ہو گیا کہ اس میں جس ممانعت کا تذکرہ ہے اس کا سبب وہی مفہوم ہے جس کو ہم نے اوپر بیان کیا ہے یہ مفہوم نہیں کہ زمین کو اس کی پیداوار کے کسی حصہ کے بدلے کرایہ پر دینا جائز نہیں۔ بعض لوگوں نے حضرت رافعؓ کی روایت کا انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کو حدیث کا پہلا حصہ یاد نہیں رہا۔

ایک دن میں اسی حال میں تھا کہ میرے ایک چچا میرے پاس آئے اور کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کام سے منع کر دیا ہے جو ہمارے لئے فائدہ مند تھا مگر جناب رسول اللہ ﷺ کی اطاعت سب سے زیادہ نفع بخش ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ جس کی زمین ہو وہ اپنے بھائی کو بطور عطیہ دے اور ثلث' ربع یا مقررہ غلہ کے بدلے کرایہ پر نہ دے۔

تخریج : مسلم فی البیوع ۱۱۳' نسائی فی الایمان باب ۴۵' ابن ماجه فی الرهون باب ۱۲' مسند احمد ۴۶۵/۳۔

حاصل روایت: تو حضرت رافعؓ نے اس روایت میں واضح فرما دیا کہ وہ کس طرح کی مزارعت کرتے تھے پس اس روایت کا مفہوم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کے مفہوم کی طرف لوٹ گیا اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دونوں روایات میں جو ممانعت وارد ہے۔ وہ اس لحاظ سے ہے کہ زمین کے مالک اور کھیتی باڑی کرنے والے کے لئے زمین کا ایک حصہ مختص ہو جاتا ہے اور اس کو وہی غلہ ملتا ہے جو اس حصہ زمین سے پیدا ہو۔ اگر وہ محفوظ رہ گیا تو اس کا حصہ مل گیا اور اگر ضائع ہو جائے تو اسی کا نقصان ہو گا اور اس طرز عمل کے غلط ہونے پر تو سب کا اتفاق ہے۔

مزید توضیح: اس سے حضرت رافعؓ کی روایت کا معنی بھی واضح ہو گیا کہ اس میں جس ممانعت کا تذکرہ ہے اس کا سبب وہی مفہوم ہے جس کو ہم نے اوپر بیان کیا ہے یہ مفہوم نہیں کہ زمین کو اس کی پیداوار کے کسی حصہ کے بدلے کرایہ پر دینا جائز نہیں۔

ایک اور جماعت کا حدیث رافع پر اشکال:

بعض لوگوں نے حضرت رافعؓ کی روایت کا انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کو حدیث کا پہلا حصہ یاد نہیں رہا۔

روایت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ:

۵۸۰۵: فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيْدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ :يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَا وَاللّٰهِ كُنْتُ أَعْلَمَ بِالْحَدِيْثِ مِنْهُ اِنَّمَا جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اقْتَتَلَا .فَقَالَ اِنْ كَانَ هٰذَا شَأْنُكُمْ فَلَا تُكْرُوْا الْمَزَارِعَ فَسَمِعَ قَوْلَهُ لَا تُكْرُوْا الْمَزَارِعَ . فَهٰذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُخْبِرُ أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرُوْا الْمَزَارِعَ النَّهْيُ الَّذِي قَدْ سَمِعَهُ رَافِعٌ لَمْ يَكُنْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَجْهِ التَّحْرِيْمِ اِنَّمَا كَانَ لِكَرَاهِيَةِ وُقُوْعِ السُّوْءِ بَيْنَهُمْ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ .

۵۸۰۵: عروہ بن زبیر نے حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ رافع کی مغفرت فرمائے اللہ کی قسم میں ان سے زیادہ اس حدیث کو جاننے والا ہوں انصار کے دو آدمی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے جنہوں نے باہمی لڑائی کی تھی۔ تو آپ نے فرمایا اگر تمہارا یہی حال ہے تو کھیتوں کو مت کرائے پر دو۔ تو رافعؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد فقط "لاتکروا المزارع" سنا۔ (گویا ان کو اس کے ماسبق و مابعد کی بات معلوم نہیں تھی) یہ حضرت زید بن ثابتؓ بتلا رہے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے "لاتکروا المزارع" رافع نے جس نہی کو سنا ہے وہ حرمت کے لئے نہیں بلکہ باہمی لوگوں میں نزاع اور خرابی ہونے کی وجہ سے اس کو ناپسند قرار دیا۔ روایت ابن عباسؓ بھی اس سلسلہ میں گویا ہے۔

تخریج : مسند احمد ۵' ۱۸۲/۱۸۷۔

حاصل روایت: یہ حضرت زید بن ثابتؓ بتلا رہے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے "لاتکروا المزارع" رافع نے جس نہی کو سنا ہے وہ حرمت کے لئے نہیں بلکہ باہمی لوگوں میں نزاع اور خرابی ہونے کی وجہ سے اس کو ناپسند قرار دیا۔ روایت ابن عباسؓ بھی اس سلسلہ میں گویا ہے۔

۵۸۰۶: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ قَالَ :قُلْتُ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا .فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَعْلَمُهُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا وَلٰكِنَّهُ قَالَ لَاَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ

مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرَاجًا مَعْلُوْمًا .

۵۸۰۶: عمرو بن دینار نے طاوس سے روایت کی ہے کہ میں نے ان کو کہا اے ابوعبدالرحمٰن! اگر تم مخابرہ کو ترک کر دیتے (تو مناسب تھا) کیونکہ ان حضرات کا خیال ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کی ممانعت فرمائی ہے انہوں نے کہا مجھے ان میں سے سب سے زیادہ علم والے یعنی ابن عباسؓ نے بتلایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا بلکہ یہ فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو (زمین کا) عطیہ دے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ اس پر کوئی مقرر اجرت لے۔

تخریج : بخاری فی الحرث باب ۱۰' مسلم فی البیوع ۱۲۰/۱۲۳' ابو داؤد فی البیوع باب ۳۰' ابن ماجه فی الرهون مسند احمد ۱' ۲۳۴/۳۱۳۔

۵۸۰۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.فَبَيَّنَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ لِلنَّهْيِ وَإِنَّمَا أَرَادَ الرِّفْقَ بِهِمْ .وَقَدْ يُحْتَمَلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ كَرِهَ لَهُمْ أَخْذَ الْخَرَاجِ لِمَا وَقَعَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فِيْ حَدِيْثِ زَيْدٍ فَقَالَ لَأَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرَاجًا مَعْلُوْمًا لِأَنَّ مَا كَانَ وَقَعَ بَيْنَ ذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ مِنَ الشَّرِّ إِنَّمَا كَانَ فِي الْخَرَاجِ الْوَاجِبِ لِأَحَدِهِمَا عَلٰى صَاحِبِهِ فَرَأٰى أَنَّ الْمَنِيْحَةَ الَّتِيْ لَا تُوْجِبُ بَيْنَهُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ مِنَ الْمُزَارَعَةِ الَّتِيْ تُوْقِعُ بَيْنَهُمْ مِثْلَ ذٰلِكَ .وَقَدْ جَاءَ بَعْضُهُمْ بِحَدِيْثِ رَافِعٍ عَلٰى لَفْظِ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا .

۵۸۰۷: سفیان نے عمرو سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت اسی طرح ذکر کی ہے۔اس روایت میں ابن عباسؓ نے بتلایا آپ نے جو ممانعت فرمائی وہ شفقت کے طور پر ہے وہ ممانعت حرمت کے لئے نہیں کہ آپ نے اجرت کا لینا ناپسند کیا ہو جس کی وجہ سے ان دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا پیدا ہوا جن کا ذکر حضرت زیدؓ کی روایت میں آیا ہے اسی لئے آپ نے فرمایا اگر تم میں سے ایک دوسرے بھائی کو زمین بطور عطیہ دے یہ اس سے بہتر ہے کہ اس زمین پر مقررہ خراج حاصل کرے۔کیونکہ ان دو آدمیوں میں اختلاف کا سبب یہی مقررہ اجرت تھی جو ایک کے ذمہ دوسرے کا حق تھا تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ عطیہ جو ان کے درمیان کوئی چیز واجب نہ کرے وہ اس مزارعت سے بہت بہتر ہے جو ان کے مابین نزاع کا باعث ہو اور حضرت رافعؓ کی روایت بھی حضرت ابن عباسؓ کی اس روایت کے موافق ہے۔ابن عباسؓ کی روایت جو روایت رافع کے موافق ہے۔

حاصل روایت: اس روایت میں ابن عباسؓ نے بتلایا آپ نے جو ممانعت فرمائی وہ شفقت کے طور پر ہے وہ ممانعت

حرمت کے لئے نہیں۔

۵۸۰۸: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ :سَمِعْت مُجَاهِدًا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ :نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَأَمَرَنَا بِخَيْرٍ مِنْهُ فَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ يَمْنَحْهَا . قَالَ :فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِطَاوُسٍ فَقَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنَحُهَا أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ أَوْ يَمْنَحُهَا خَيْرٌ . فَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ وَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا فَيَكُوْنُ قَوْلُهُ نَهَانَا عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا يُرِيْدُ مَا ذَكَرَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَافِعًا سَمِعَهُ وَأَمَرَنَا بِكَذَا مَا حَكَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .فَلَمْ يَكُنْ فِيْ جَمِيْعِ مَا سَمِعَ فِي الْحَقِيْقَةِ نَهْيٌ لِكِرَاءِ الْأَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَيْضًا فِي النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ أَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ لِبَعْضِ الْمَعَانِي الَّتِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا ..

۵۸۰۸: مجاہد نے رافعؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایسی بات سے منع فرمایا جو ہمارے لیے فائدہ مند تھی اور ہمیں اس سے بہت ہی بہتر کا حکم فرمایا آپ نے فرمایا جس کی زمین ہو وہ اس کو خود کاشت کرے یا کسی کو عطیہ کے طور پر دے دے۔اس روایت میں بھی وہی مفہوم محتمل ہے کہ حضرت رافع کے قول کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایسے کام سے روک دیا جو ہمارے لئے فائدہ مند تھا سے مراد وہی بات ہے جو حضرت زید بن ثابتؓ نے ذکر کی کہ حضرت رافع نے اتنی بات سنی اور حکم دے دیا جیسا کہ ابن عباسؓ سے نقل کیا گیا تو جو سنا اس میں حقیقۃً زمین کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر کرایہ پر دینے کی ممانعت نہیں تھی اس مفہوم کی سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات آئی ہیں اور ان میں بھی وہی وجود مراد ہیں جن کا تذکرہ ہو چکا۔

میں نے یہ بات طاوس کے سامنے ذکر کی تو انہوں نے کہا حضرت ابن عباسؓ اسے اپنے بھائی کو عطیہ دینا بہت بہتر ہے یا عطیہ دے دینا بہت بہتر ہے (کوئی ایک لفظ فرمایا)۔

تخریج : بخاری فی الحرث باب۱۸، مسلم فی البیوع ۹۸، مسند احمد ۳۵٤/۳، ابن ماجه فی الرهون باب۷، ترمذی فی الاحکام باب٤۲، نسائی فی الایمان باب٤٥۔

روایت سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر رضی اللہ عنہما :

۵۸۰۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عِكْرَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ لَبِيْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ

الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ :كَانَ النَّاسُ يَكْرُوْنَ الْمَزَارِعَ بِمَا يَكُوْنُ عَلَى السَّاقِي وَبِمَا يُسْقٰى بِالْمَاءِ مِمَّا حَوْلَ الْبِئْرِ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ اُكْرُوْهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ .

۵۸۰۹: سعید بن مسیّب حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام نالیوں کے کنارے اور کنویں کے گرد نالی سے سیراب ہونے والے حصے کی پیداوار پر مزارعت کرتے تھے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ سونے اور چاندی کے ساتھ کرایہ پر دیا کرو۔

تخریج : نسائی فی الایمان باب ۴۵، مسند احمد ۱۷۹/۱۔

۵۸۱۰: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ :ثَنَا حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَى بَدَنِيْ أَنَّ عُمُوْمَتَهٗ جَائُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعُوْا فَقَالُوْا :اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ .فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :قَدْ عَلِمْنَا أَنَّهٗ كَانَ صَاحِبَ مَزْرَعَةٍ يُكْرِيهَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَنَّ لَهٗ مَا فِیْ رَبِيْعِ السَّاقِي الَّذِیْ تَفَجَّرَ مِنْهُ الْمَاءُ وَطَائِفَةً مِنْ التِّبْنِ لَا أَدْرِی مَا التِّبْنُ مَا هُوَ ؟ .فَبَيَّنَ سَعْدٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا نَهَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ كَانَ وَأَنَّهٗ اِنَّمَا كَانَ ؛ لِأَنَّهُمْ كَانُوْا يَشْتَرِطُوْنَ مَا عَلٰى رَبِيْعِ السَّاقِي وَذٰلِكَ فَاسِدٌ فِی قَوْلِ النَّاسِ جَمِيعًا .وَحَمَلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا النَّهْیَ عَلٰى أَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَعْنَى أَيْضًا .وَزَادَ حَدِيْثُ سَعْدٍ عَلَى غَيْرِهٖ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ اِبَاحَةَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجَارَةَ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ .فَقَدْ بَانَ نَهْیُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فِی الْاٰثَارِ الْمُتَقَدِّمَةِ لِمَ كَانَ وَمَا الَّذِیْ نَهٰى عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ ؟ وَلَمْ يَثْبُتْ فِیْ شَیْءٍ مِنْهَا النَّهْیُ عَنْ اِجَارَةِ الْاَرْضِ بِبَعْضِ مَا يَخْرُجُ اِذَا كَانَ ثُلُثًا أَوْ رُبُعًا أَوْ مَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ .وَقَدْ احْتَجَّ قَوْمٌ فِیْ ذٰلِكَ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى

۵۸۱۰: نافع نے بیان کیا کہ حضرت نافعؓ نے ابن عمر ؓ کو اطلاع دی وہ اس وقت میرے وجود سے پر تکیہ لگائے ہوئے تھے کہ میرے چچا جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے پھر واپسی پر کہنے لگے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے زمینوں کو کرایہ پر دینے کی ممانعت کر دی ہے ابن عمر ؓ نے فرمایا ہم جانتے ہیں کہ وہ زمین کے مالک تھے اور زمانہ نبوت میں زمین کو اس طرح کرایہ پر دیتے کہ جو کچھ نالیوں کے کناروں پر ہوگا جس سے پانی پھوٹتا ہے اور

گھاس بھی ان کا ہوگا وہ فرماتے تھے مجھے معلوم نہیں کہ تبن سے کیا مراد ہے۔ (یعنی چارا یا عام گھاس) اس روایت میں حضرت سعدؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ کی طرف سے ممانعت کی وجہ بیان فرمائی اور وہ اس لئے تھی کہ لوگ نالیوں کے کناروں والے حصہ کی پیداوار کی شرط رکھا کرتے تھے اور اس قسم کی مزارعت تو سب کے ہاں ناجائز ہے اور حضرت ابن عمرؓ نے بھی اسی بات پر محمول کیا کہ ہوسکتا ہے کہ ممانعت کی یہ وجہ ہو اور حضرت سعدؓ کی روایت میں دوسری روایات کے مقابلہ میں اضافہ ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے سونے اور چاندی کے بدلے زمین کو اجرت پر دینے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ گزشتہ روایات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کیوں منع فرمایا اور کس چیز سے منع فرمایا اور یہ بات پایہ ثبوت کو نہ پہنچ سکی کہ زمین کی کچھ پیداوار مثلاً تیسرا حصہ یا چوتھا حصہ وغیرہ کے بدلے زمین کو اجرت پر دینا جائز نہیں۔

فریق اوّل کی ایک اور دلیل:

۵۸۱۱: بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ جَدِّهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَسَدِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ سَمِعَهُ يَذْكُرُ أَنَّهُمْ مَنَعُوْا مِنَ الْمُحَاقَلَةِ وَهِيَ أَنْ يُكْرِيَ أَرْضًا عَلَى بَعْضِ مَا فِيْهَا .

۵۸۱۱: ابن ہرمز نے اسد بن رافع کو بیان کرتے سنا کہ وہ بیع محاقلہ سے منع کرتے تھے اس کی حقیقت یہ ہے کہ بعض حصہ آمدنی کے بدلہ زمین کو کرایہ پر دینا۔

۵۸۱۲: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا حَامِدٌ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ :سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ يَقُوْلُ :سَمِعْت ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ :كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرَى بِذٰلِكَ بَأْسًا حَتّٰى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا فَتَرَكْنَاهَا مِنْ أَجْلِ قَوْلِهِ

۵۸۱۲: عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر ؓ کو فرماتے سنا کہ ہم مخابرہ کرتے اور اس میں کوئی حرج خیال نہ کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت رافع کو خیال ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا پس ہم نے اس کو ان کے کہنے پر چھوڑ دیا۔

۵۸۱۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ . وَالْمُخَابَرَةُ :عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ مِنْ بَيَاضِ الْأَرْضِ .وَالْمُزَابَنَةُ :بَيْعُ الرُّطَبِ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ وَبَيْعُ الْعِنَبِ فِي الشَّجَرِ

بِالزَّبِيْبِ .وَالْمُحَاقَلَةُ :بَيْعُ الزَّرْعِ قَائِمًا هُوَ عَلٰى أُصُوْلِهِ بِالطَّعَامِ .

۵۸۱۳: عمرو بن دینار نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ' مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا۔ مخابرہ: ثلث یا ربع یا نصف پیداوار پر زمین کرایہ پر دینا۔ مزابنہ: درخت پر کھجور کی خشک کھجور توڑی ہوئی سے بیع کرنا اسی طرح تر انگور کو کشمش کے مقابلے میں فروخت کرنا۔ محاقلہ: کھڑی کھیتی کی غلے سے بیع کرنا۔

تخریج : بخاری فی المساقاة باب۱۷' مسلم فی البیوع ۸۱' ابو داؤد فی البیوع باب۳۳' ترمذی فی البیوع باب۵۵' نسائی فی الایمان باب۴۵' والبیوع باب۲۸' دارمی فی البیوع باب۷۲' مسند احمد ۱۸۷/۵۔

۵۸۱۴: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ.

۵۸۱۴: سعید بن میناء نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ' مزابنہ اور مخابرہ سے منع فرمایا ہے۔

۵۸۱۵: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۸۱۵: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا۔

۵۸۱۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ :ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَيَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

۵۸۱۶: واسع بن حیان نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

۵۸۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۸۱۷: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۸۱۸: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ :ثَنَا أَبِيْ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۸۱۸: اسحاق بن عبیداللہ نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۸۱۹: حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ :ثَنَا حُسَیْنُ بْنُ حَفْصٍ الْاَصْبَهَانِیُّ قَالَ :ثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنِی سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ :حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.قَالَ وَالْمُحَاقَلَةُ :الشِّرْكُ فِی الزَّرْعِ وَالْمُزَابَنَةُ :التَّمْرُ بِالتَّمْرِ عَلٰی رُءُوْسِ النَّخْلِ .قَالُوْا :فَقَدْ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَهِیَ كِرَاءُ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَنَهَی اَیْضًا عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَهِیَ اَیْضًا كَذٰلِكَ .قِیْلَ لَهُمْ :اَمَّا مَا ذَكَرْتُمْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْیِهٖ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ فَقَدْ صَدَقْتُمْ وَنَحْنُ نُوَافِقُكُمْ عَلٰی صِحَّةِ مَجِیْءِ ذٰلِكَ .وَاَمَّا تَاْوِیْلُكُمْ اِیَّاهُ عَلٰی اَنَّهُ الْمُزَارَعَةُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَهٰذَا تَاْوِیْلٌ مِنْكُمْ وَلَیْسَ عِنْدَكُمْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ دَلِیْلٌ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ تَاْوِیْلَهٗ كَمَا تَاَوَّلْتُمْ .وَقَدْ یُحْتَمَلُ عِنْدَنَا مَا ذَكَرْتُمْ وَیُحْتَمَلُ اَنْ یَكُوْنَ كَمَا قَالَ مُخَالِفُكُمْ اَنَّهٗ بَیْعُ الْحِنْطَةِ كَیْلًا بِحِنْطَةِ هٰذَا الْحَقْلِ الَّذِی لَا یَدْرِی مَا كَیْلُهٗ .فَذٰلِكَ عِنْدَنَا وَعِنْدَكُمْ فَاسِدٌ وَهٰذَا اَشْبَهُ بِذٰلِكَ لِاَنَّهٗ مَقْرُوْنٌ بِالْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ هِیَ بَیْعُ التَّمْرِ الْمَكِیْلِ بِمَا فِیْ رُءُوْسِ النَّخْلِ مِنَ التَّمْرِ .فَهٰذَا الْحَدِیْثُ یَحْتَمِلُ مَا تَاَوَّلَهُ الْفَرِیْقَانِ جَمِیْعًا عَلَیْهِ وَلَا حُجَّةَ فِیْهِ لِاَحَدِ الْفَرِیْقَیْنِ عَلَی الْفَرِیْقِ الْاٰخَرِ .وَقَدْ جَاءَتْ آثَارٌ غَیْرُ هٰذِهِ الْاٰثَارِ فِیْهَا اِبَاحَةُ الْمُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ .

۵۸۱۹: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے اور کہا کہ محاقلہ کھیتی میں شراکت' مزابنہ تر کھجور درخت پر ہو اس کی بیع خشک کھجور سے۔ انہوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ سے منع فرمایا اور زمین کو ثلث یا ربع پر کرایہ پر لینا ہے اور مخابرہ سے بھی منع کیا اور وہ بھی یہی ہے۔ آپ نے جس قدر روایات محاقلہ وغیرہ سے ممانعت کی ذکر کی ہیں ان کی درستی میں شبہ نہیں۔ ہم بھی اس میں آپ کے موافق ہیں۔ البتہ ہمیں تو آپ کی اس تاویل سے اختلاف ہے جو آپ نے ان بیوع کی کی ہے کہ اس سے مراد مزارعت ہے جو ثلث یا ربع وغیرہ کے بدلے کی جائے یہ آپ کی تاویل ہے جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے نہیں اور آپ کے پاس کوئی دلیل بھی ایسی نہیں جو یہ ثابت کر دے۔ ہمارے ہاں جہاں تمہاری تاویل کا ان روایات میں احتمال ہے۔ وہاں تمہارے مخالفین کی تاویل یہ ہے کہ اس سے مراد گندم کو کیل کر کے اس کھڑی فصل کے بدلے فروخت کیا جائے جس کی پیائش معلوم نہیں۔ یہ اس سے مراد ہے اور اگر یہ تاویل مان لی جائے تو اس کا فاسد ہونا ہمارے اور تمہارے ہاں مسلم ہے اور یہ تاویل اس کے ساتھ خوب مشابہت رکھتی ہے۔ کیونکہ یہ

مزابنہ سے ملتی جلتی ہے مزابنہ کی حقیقت یہ ہے کہ کھجور کے درخت پر کھجوروں کے بدلے کیل کر کے کھجور کی بیع کرنا۔ یہ روایات تو فریقین کے مؤقف کا احتمال رکھتی ہیں اس میں فریق ثانی کے خلاف کوئی دلیل نہیں۔ پہلے بہت سے آثار ان کے علاوہ ثلث وربع پر مزارعت کے جواز کو ثابت کرتے ہیں۔

مزارعت کی اباحت پر آمدہ روایات:

بہت سے آثار ان کے علاوہ ثلث وربع پر مزارعت کے جواز کو ثابت کرتے ہیں۔

۵۸۲۰: فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ وَهُوَ مِقْسَمٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ ثُمَّ أَرْسَلَ ابْنَ رَوَاحَةَ فَقَاسَمَهُمْ .

۵۸۲۰: مقسم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک حصہ آمدنی پر خیبر کی زمین دی پھر عبداللہ بن رواحہؓ کو بھیجا انہوں نے ان کا اندازہ لگایا۔

تخریج : بخاری فی الاجارہ باب۲۲' مسلم فی المساقاۃ ۲۔

۵۸۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنَ الزَّرْعِ .

۵۸۲۱: نافع نے ابن عمر ؓ روایت کی کہ جناب نبی اکرم نے اہل خیبر سے جو کھیتی کی پیداوار ہو اس کے نصف پر معاملہ کیا۔

تخریج : بخاری فی الحرث باب۹/۸' مسلم فی المساقاۃ ۳/۱' ابو داؤد فی البیوع باب۳۴' ترمذی فی الاحکام باب۴۱' ابن ماجہ فی الرھون باب۱۴' دارمی فی البیوع باب۷۱' مسند احمد ۲' ۲۲/۱۷۔

۵۸۲۲: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيْهَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَتِ الْمَزَارِعُ تُكْرٰى عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَنَّ لِرَبِّ الْأَرْضِ مَا عَلٰى رَبِيْعِ السَّاقِيْ مِنَ الزَّرْعِ وَطَائِفَةً مِنَ التِّبْنِ لَا أَدْرِيْ كَمْ هُوَ ؟ .قَالَ نَافِعٌ :فَجَاءَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ وَأَنَا مَعَهُ فَقَالَ :إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطٰى خَيْبَرَ يَهُوْدًا عَلٰى أَنَّهُمْ يَعْمَلُوْنَهَا وَيَزْرَعُوْنَهَا بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ تَمْرٍ أَوْ زَرْعٍ .

۵۸۲۲: نافع نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ کھیتیاں جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کرایہ پر دی جاتی تھیں اس شرط پر کہ مالک زمین کو نالہ کے قریب والی کھیتی اور کچھ بھوسہ ملے گا مجھے معلوم نہیں کہ اس کی مقدار کیا تھی۔

نافع کہتے ہیں کہ وہ اچانک رافع کے پاس آئے اور میں ان کے ساتھ تھا اور کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی زمین یہود کو نصف کھجور اور کھیتی کے غلہ پر دی کہ وہ کام کریں گے اور کھیتی باڑی کا کام ان کے ذمہ ہوگا۔

تخریج : نسائی فی الایمان باب ۴۶/۴۵۔

۵۸۲۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوْنٍ الزِّيَادِيُّ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْنٍ قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : أَفَاءَ اللّٰهُ خَيْبَرَ فَأَقَرَّهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانُوْا وَجَعَلَهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَبَعَثَ ابْنَ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ .

۵۸۲۳: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی اللہ تعالیٰ نے خیبر کا جو حصہ بطور فئی جناب رسول اللہ ﷺ کو دیا تو اس کے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ نے یہود کو اسی طرح برقرار رکھا اور ان کے ساتھ معاہدہ کیا اور عبداللہ بن رواحہؓ کو اندازے کے لئے بھیجا تو انہوں نے اندازہ لگایا۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب ۳۵' ابن ماجه فی الزکاة باب ۱۸' مالك فی المساقاة ۲/۱' مسند احمد ۲۴/۲' ۲۹۶/۳۔

۵۸۲۴: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ.فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ دَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِالنِّصْفِ مِنْ ثَمَرِهَا وَزَرْعِهَا .فَقَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ جَوَازُ الْمُزَارَعَةِ وَالْمُسَاقَاةِ وَلَمْ يُضَادَّ ذٰلِكَ مَا قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَافِعٍ وَثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِمَا ذَكَرْنَا مِنْ حَقَائِقِهَا .فَاحْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ :قَدْ عُوْرِضَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ أَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّا قَدْ وَصَفْنَا ذٰلِكَ فِيْ بَابِ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا . قَالَ :فَإِذَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِبْتِيَاعِ بِالثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ تَكُوْنَ دَخَلَ فِيْ ذٰلِكَ الْإِسْتِئْجَارُ بِهَا قَبْلَ أَنْ تَكُوْنَ لَكَمَا كَانَ الْبَيْعُ بِهَا قَبْلَ كَوْنِهَا بَاطِلًا كَانَ الْإِسْتِئْجَارُ بِهَا قَبْلَ كَوْنِهَا أَيْضًا كَذٰلِكَ .أَلَا تَرَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ ؟ فَكَانَ الْإِسْتِئْجَارُ بِذٰلِكَ غَيْرَ جَائِزٍ إِذْ كَانَ الْإِبْتِيَاعُ بِهِ غَيْرَ جَائِزٍ فَكَذٰلِكَ لَمَّا كَانَ الْإِبْتِيَاعُ بِمَا لَمْ يَكُنْ غَيْرَ جَائِزٍ كَانَ الْإِسْتِئْجَارُ بِهِ أَيْضًا غَيْرَ جَائِزٍ .قِيْلَ لَهُ :إِنَّهُ لَوْ لَمْ يُرْوَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا فِيْ إِجَارَةِ الْمُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ لَكَانَ الْأَمْرُ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ .وَلٰكِنْ لَمَّا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبَاحَتُهَا وَعَمِلَ بِهَا الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَهُ وَاحْتَمَلَ أَنْ لَا يَكُوْنَ الْإِسْتِئْجَارُ بِمَا لَمْ يَكُنْ دَاخِلًا فِي الْإِبْتِيَاعِ بِمَا لَمْ يَكُنْ وَيَكُوْنُ مُسْتَثْنًى مِنْ ذٰلِكَ وَإِنْ لَمْ يُبَيَّنْ فِيْ

الْحَدِيْثِ .كَمَا أُبِيحَ السَّلَمُ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ النَّهْيُ عَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَاِنَّمَا وَقَعَ النَّهْيُ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ غَيْرَ السَّلَمِ .فَكَذٰلِكَ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ النَّهْيُ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ تَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا سِوَى الْمُزَارَعَةِ بِهَا وَالْمُسَاقَاةِ عَلَيْهَا .وَقَدْ عَمِلَ بِالْمُزَارَعَةِ وَالْمُسَاقَاةِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ.

۵۸۲۴: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ان روایات سے ثابت ہو رہا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین، پھل اور کھیتی کے نصف پر یہود کے حوالہ فرمائی اس سے مزارعت اور مساقات کا جواز ثابت ہو گیا سابقہ روایات میں کوئی بھی ان کے متضاد نہیں۔خواہ وہ حدیث جابر ہو یا رافع و ثابت رضی اللہ عنہم اس لئے کہ ہم نے ان کی حقیقت ذکر کر دی۔یہ مندرجہ بالا آثار جو جواز مزارعت میں پیش کئے گئے نہی کی روایات ان کے معارض ہیں۔آپ نے پھلوں کی بیع پھل بننے سے پہلے اور ان کی درستی ظاہر ہونے سے پہلے ممنوع فرمائی ہے۔جب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کو پھل بننے سے پہلے فروخت سے منع فرمایا تو اس میں ان کو اجارہ پر حاصل کرنا بھی شامل ہے جبکہ ابھی پھل بنا نہ ہو۔جب پھل بننے سے پہلے بیع باطل ہے تو اجارہ پر لینا بھی بننے سے پہلے باطل ہوا۔کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کی بیع سے منع فرمایا ہے جو تمہارے پاس نہ ہو؟ اور ایسی چیز کو اجارہ پر حاصل کرنا بھی ناجائز ہے جبکہ اس کی خرید و فروخت ناجائز ہے تو استیجار بھی ناجائز ہے۔اگر مندرجہ بالا آثار میں مزارعت کا کھلا جواز نہ ملتا تو بات اسی طرح تھی جو آپ نے ذکر فرمائی۔ لیکن جب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اباحت مروی ہے اور اس پر مسلمان عمل پیرا ہیں جو پھل ابھی تک مکمل بنا نہیں ممکن ہے کہ اس کا استیجار اس بیع کے تحت داخل نہ ہو جو نامکمل پھل کی ممنوع ہے بلکہ اس سے مستثنیٰ ہو۔اگرچہ حدیث میں وضاحت نہیں۔اس کی نظیر بیع سلم ہے کہ وہ مباح ہے۔اس کی بیع اس بیع میں شامل نہیں جو ان چیزوں کی کی جائے جو تمہارے پاس موجود نہ ہوں تو اس چیز کی بیع جو تمہارے پاس موجود نہیں وہ بیع سلم کے علاوہ ہے۔بالکل اسی طرح ممکن ہے کہ پھلوں کی بیع مکمل ہونے سے پہلے مزارعت و مساقاۃ کے علاوہ ممنوع ہو۔

بالکل اسی طرح ممکن ہے کہ پھلوں کی بیع مکمل ہونے سے پہلے مزارعت و مساقاۃ کے علاوہ ممنوع ہو۔

عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے مزارعت کا ثبوت:

۵۸۲۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ :سَمِعْتُ أَبِيْ يَذْكُرُ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ :أَقْطَعَ عُثْمَانُ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَسَعْدَ بْنَ مَالِكٍ وَأُسَامَةَ فَكَانَ جَارِيْ مِنْهُمْ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ وَابْنَ مَسْعُوْدٍ يَدْفَعَانِ أَرْضَهُمَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ .

۵۸۲۵: اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا۔ کہ موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے تھے کہ حضرت عثمانؓ جناب رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ کی ایک جماعت کو ایک ایک ٹکڑا زمین کا عنایت فرمایا یعنی ابن مسعودؓ زبیر بن العوامؓ سعید بن مالکؓ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم کو ان میں سے حضرت سعدؓ اور ابن مسعودؓ نے موافقت کی اور یہ دونوں اپنی زمین ثلث یا ربع پر دیتے تھے۔

۵۸۲۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ قَالَ : سَأَلْت مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ :أَقْطَعَ عُثْمَانُ عَبْدَ اللَّهِ أَرْضًا وَأَقْطَعَ سَعْدًا أَرْضًا وَأَقْطَعَ خَبَّابًا أَرْضًا وَأَقْطَعَ صُهَيْبًا أَرْضًا فَكِلَا جَارَيَّ كَانَ يُزَارِعَانِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ .

۵۸۲۶: ابراہیم بن مہاجر کہتے ہیں کہ میں نے موسیٰ بن طلحہ سے مزارعت کے متعلق سوال کیا تو وہ کہنے لگے حضرت عثمان نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو زمین کا ایک قطعہ دیا اور ایک قطعہ سعدؓ کو اور ایک خباب اور ایک قطعہ صہیبؓ کو دیا تمام موافقت کر کے ثلث یا ربع پر مزارعت کرتے تھے۔

۵۸۲۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَ يَعْلَى بْنَ أُمَيَّةَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعْطِيَهُمُ الْأَرْضَ الْبَيْضَاءَ عَلَى أَنَّهُ إِنْ كَانَ الْبَقَرُ وَالْبَذْرُ وَالْحَدِيدُ مِنْ عُمَرَ فَلَهُ الثُّلُثَانِ وَلَهُمُ الثُّلُثُ وَإِنْ كَانَ الْبَقَرُ وَالْبَذْرُ وَالْحَدِيدُ مِنْهُمْ فَلِعُمَرَ الشَّطْرُ وَلَهُمُ الشَّطْرُ .وَأَمَرَهُ أَنْ يُعْطِيَهُمُ النَّخْلَ وَالْكَرْمَ عَلَى أَنَّ لِعُمَرَ ثُلُثَيْنِ وَلَهُمُ الثُّلُثُ .

۵۸۲۷: عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ بن منیہ کو یمن روانہ فرمایا اور ان کو حکم دیا کہ ان کو خالی زمین اس طرح اس شرط پر دو کہ اگر بیل، بیج، ہل عمر کی طرف سے ہو تو عمر کو دو ثلث اور ان کو ایک ثلث دیا جائے گا اور اگر بیل، بیج، اور ہل ان کی طرف سے ہو تو عمر کو آدھا دینا ہوگا اور آدھا تمہارا ہوگا اور ان کو حکم فرمایا کہ وہ ان کو کھجور اور انگور اس شرط پر دیں کہ عمر کو دو ثلث اور ایک ثلث ان کو ملے گا۔

۵۸۲۸: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ :كَانَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُعْطِي الْأَرْضَ عَلَى الشَّطْرِ .

۵۸۲۸: ابوجعفر نے محمد بن علی سے نقل کیا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ زمین کو نصف پر دیتے تھے۔

۵۸۲۹: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ الْحَجَّاجَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّهُ قَالَ :كَانَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكْرِى الْأَرْضَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ .

۵۸۲۹: عثان بن عبداللہ بن موہب کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن یمانؓ زمین کوثلث وربع کے بدلے کرایہ پر دیتے تھے۔

۵۸۳۰: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ مُعَاذًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ اِلَى الْيَمَنِ وَهُمْ يُخَابِرُوْنَ فَأَقَرَّهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ .

۵۸۳۰: طاوس نے حضرت معاذؓ کے متعلق نقل کیا کہ وہ یمن تشریف لائے اور یمنی لوگ مخابرہ کرتے تھے تو انہوں نے ان کواس پر قائم رکھا۔

۵۸۳۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ مُعَاذًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ الْيَمَنَ كَانَ يُكْرِى الْأَرْضَ أَوْ الْمَزَارِعَ عَلَى الثُّلُثِ أَوْ الرُّبُعِ .وَقَالَ :قَدِمَ الْيَمَنَ وَهُمْ يَفْعَلُوْنَهُ فَأَمْضَى لَهُمْ ذٰلِكَ .

۵۸۳۱: طاوس کہتے ہیں کہ جب معاذؓ یمن آئے تو وہ زمین کو یا کھیت کوثلث یا ربع کے عوض کرایہ پر دیتے تھے اور کہتے ہیں کہ وہ یمن آئے تو لوگ اسی طرح کرتے تھے انہوں نے ان کواس پر برقرار رکھا۔

۵۸۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوْفِيُّ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ قَالَ :قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ :أَتَانِيْ رَجُلٌ لَهُ أَرْضٌ وَمَاءٌ وَلَيْسَ لَهُ بَذْرٌ وَلَا بَقَرٌ أَخَذْتُ أَرْضَهُ بِالنِّصْفِ فَزَرَعْتُهَا بِبَذْرِى وَبَقَرِى فَنَاصَفْتُه ؟ فَقَالَ :حَسَنٌ .ثُمَّ اِنَّهُ قَدْ اخْتَلَفَ التَّابِعُوْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ

۵۸۳۲: کلیب بن وائل کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر ؓ سے کہا میرے پاس ایک آدمی آیا جس کے پاس زمین اور پانی اپنا ہے البتہ بیج نہیں اور بیل ہیں میں نے اس کی زمین نصف پر لی ہے میں اس کو اپنے بیج اور بیل سے کاشت کرتا ہوں کیا میں اس سے آدھا لے سکتا ہوں۔آپ نے فرمایا خوب ہے۔

اس میں اختلاف تابعین:

۵۸۳۳: فَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ أَنَّهُ قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَمُجَاهِدًا عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ

بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَكَرِهُوْهُ .

۵۸۳۳: حماد کہتے ہیں کہ میں نے ابن مسیب' سعید بن جبیر اور سلم بن عبد اللہ اور مجاہد سے ثلث وربع کے بدلے زمین کرایہ پر دینے کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔

۵۸۳۴: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :أَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ اَنَّهٗ قَالَ :سَأَلْتُ مُجَاهِدًا وَسَالِمًا عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَكَرِهَاهُ .وَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ طَاوُسًا فَلَمْ يَرَ بِهٖ بَأْسًا .قَالَ : فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُجَاهِدٍ وَكَانَ يُشَرِّفُهُ وَيُوَقِّرُهُ فَقَالَ :اِنَّهٗ يَزْرَعُ .

۵۸۳۴: حماد کہتے ہیں کہ میں نے مجاہد و سالم سے زمین کے ثلث وربع کے عوض کرایہ دینے کا سوال کیا تو انہوں نے اس کو ناپسند قرار دیا اور طاوس سے سوال کیا تو انہوں نے اس میں کسی قسم کا حرج قرار نہ دیا میں نے یہ بات مجاہد کو بتلائی وہ ان کا احترام واکرام کرتے تھے تو مجاہد کہنے لگے وہ خود کاشت کاری کرتے تھے (اس لئے ان کو اس کے متعلق زیادہ معلومات ہیں)

۵۸۳۵: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ :أَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ :كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَكْرَهُ كِرَاءَ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

۵۸۳۵: منصور کہتے ہیں کہ ابراہیم زمین کو تہائی یا چوتھائی کے عوض کرایہ پر دینا ناپسند کرتے تھے۔

۵۸۳۶: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :أَخْبَرَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهٗ.

۵۸۳۶: قتادہ نے حسن بصری سے بھی اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۸۳۷: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ :أَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَهٗ.

۵۸۳۷: منصور بن معتمر نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۸۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهٗ.

۵۸۳۸: حماد نے قیس بن سعد نے عطاء رحمہ اللہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۸۳۹: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ وَيُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُكْرِيَ الرَّجُلُ الْاَرْضَ مِنْ اَخِيْهِ بِالثُّلُثِ

وَالرُّبُعِ .فَأَمَّا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّ ذٰلِكَ كَمَا قَدْ قَالَهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى :إِنَّ ذٰلِكَ لَا يَجُوْزُ فِي الْمُزَارَعَةِ وَالْمُعَامَلَةِ وَالْمُسَاقَاةِ إِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ وَالْعُرُوْضِ .وَذٰلِكَ أَنَّ الَّذِيْنَ قَدْ أَجَازُوْا الْمُسَاقَاةَ فِيْ ذٰلِكَ زَعَمُوْا أَنَّهُمْ شَبَّهُوْهَا بِالْمُضَارَبَةِ وَهِيَ الْمَالُ يَدْفَعُهُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ عَلٰى أَنْ يَعْمَلَ بِهٖ عَلَى النِّصْفِ أَوْ الثُّلُثِ أَوْ الرُّبُعِ فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ عَلٰى جَوَازِ ذٰلِكَ وَقَامَ ذٰلِكَ مَقَامَ الْإِسْتِئْجَارِ بِالْمَالِ الْمَعْلُوْمِ .قَالُوْا :فَكَذٰلِكَ الْمُسَاقَاةُ تَقُوْمُ النَّخْلُ الْمَدْفُوْعَةُ مَقَامَ رَأْسِ الْمَالِ فِي الْمُضَارَبَةِ وَيَكُوْنُ الْحَادِثُ عَنْهَا مِنَ التَّمْرِ مِثْلَ الْحَادِثِ عَنِ الْمَالِ مِنَ الرِّبْحِ .فَكَانَتْ حُجَّتُنَا عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ الْمُضَارَبَةَ إِنَّمَا يَثْبُتُ فِيْهَا الرِّبْحُ بَعْدَ سَلَامَةِ رَأْسِ الْمَالِ وَوُصُوْلِهٖ إِلٰى يَدَيْ رَبِّ الْمَالِ وَلَمْ يُرَ الْمُزَارَعَةُ وَلَا الْمُسَاقَاةُ فُعِلَ ذٰلِكَ فِيْهِمَا .أَلَا تَرٰى أَنَّ الْمُسَاقَاةَ فِيْ قَوْلِ مَنْ يُجِيزُهَا لَوْ أَثْمَرَتْ النَّخْلُ فَجَرَّ عَنْهَا الثَّمَرَ ثُمَّ احْتَرَقَتْ النَّخْلُ وَسَلِمَ الثَّمَرُ كَانَ ذٰلِكَ الثَّمَرُ بَيْنَ رَبِّ النَّخْلِ وَالْمُسَاقِيْ عَلٰى مَا اشْتَرَطَا فِيْهَا .وَلَمْ يَمْنَعْ مِنْ ذٰلِكَ عَدَمُ النَّخْلِ الْمَدْفُوْعَةِ كَمَا يَمْنَعُ عَدَمُ رَأْسِ الْمَالِ فِي الْمُضَارَبَةِ مِنَ الرِّبْحِ .وَكَانَتِ الْمُسَاقَاةُ وَالْمُزَارَعَةُ إِذَا عُقِدَتَا لَا إِلٰى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ كَانَتَا فَاسِدَتَيْنِ وَلَا تَجُوْزَانِ إِلَّا إِلٰى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ .وَكَانَتِ الْمُضَارَبَةُ تَجُوْزُ لَا إِلٰى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ وَكَانَ الْمُضَارِبُ لَهٗ أَنْ يَمْتَنِعَ بَعْدَ أَخْذِهِ الْمَالَ مُضَارَبَةً مِنَ الْعَمَلِ بِذٰلِكَ مَتٰى أَحَبَّ وَلَا يُجْبَرُ عَلٰى ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ لِرَبِّ الْمَالِ أَيْضًا أَنْ يَأْخُذَ الْمَالَ مِنْ يَدِهٖ مَتٰى أَحَبَّ شَاءَ ذٰلِكَ الْمُضَارِبُ أَوْ أَبٰى .وَلَيْسَتِ الْمُسَاقَاةُ وَلَا الْمُزَارَعَةُ كَذٰلِكَ لِأَنَّا رَأَيْنَا الْمُسَاقِيَ إِذَا أَبَى الْعَمَلَ بَعْدَ وُقُوْعِ عَقْدِ الْمُسَاقَاةِ أُجْبِرَ عَلٰى ذٰلِكَ وَإِنْ أَرَادَ رَبُّ النَّخْلِ أَخْذَهَا مِنْهُ وَنَقْضَ الْمُسَاقَاةِ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لَهٗ حَتّٰى تَنْقَضِيَ الْمُدَّةُ الَّتِيْ قَدْ تَعَاقَدَا عَلَيْهَا .فَكَانَ عَقْدُ الْمُضَارَبَةِ عَقْدًا لَا يُوْجِبُ إِلْزَامَ وَاحِدٍ مِنْ رَبِّ الْمَالِ وَلَا مِنَ الْمُضَارِبِ وَإِنَّمَا يَعْمَلُ الْمُضَارِبُ بِذٰلِكَ الْمَالِ مَا كَانَ هُوَ وَرَبُّ الْمَالِ مُتَّفِقَيْنِ عَلٰى ذٰلِكَ .وَكَانَتِ الْمُسَاقَاةُ يُجْبَرُ عَلَى الْوَفَاءِ بِمَا يُوْجِبُهُ عَقْدُهَا كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ رَبِّ النَّخْلِ وَمِنَ الْمُسَاقِيْ .وَأَشْبَهَتِ الْمُضَارَبَةُ الشَّرِكَةَ فِيْمَا ذَكَرْنَا وَأَشْبَهَتِ الْمُسَاقَاةُ الْإِجَارَةَ فِيْمَا قَدْ وَصَفْنَا .ثُمَّ إِنَّا قَدْ رَجَعْنَا إِلٰى حُكْمِ الْإِجَارَةِ كَيْفَ ؟ لِنَعْلَمَ بِذٰلِكَ كَيْفَ حُكْمُ الْمُسَاقَاةِ الَّتِيْ قَدْ أَشْبَهَتْهَا مِنْ حَيْثُ مَا وَصَفْنَا .فَرَأَيْنَا الْإِجَارَاتِ تَقَعُ عَلٰى وُجُوْهٍ مُخْتَلِفَةٍ .فَمِنْهَا إِجَارَاتٌ عَلٰى بُلُوْغِ مُسَاقَاةٍ مَعْلُوْمَةٍ بِأَجْرٍ مَعْلُوْمٍ فَهِيَ جَائِزَةٌ وَهٰذَا وَجْهٌ مِنَ الْإِجَارَاتِ .وَمِنْهَا مَا يَقَعُ عَلٰى عَمَلٍ مَعْلُوْمٍ مِثْلَ خِيَاطَةِ هٰذَا الْقَمِيْصِ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ بِأَجْرٍ مَعْلُوْمٍ فَيَكُوْنُ

ذٰلِكَ أَيْضًا جَائِزًا. وَمِنْهَا مَا يَقَعُ عَلَى مُدَّةٍ مَعْلُوْمَةٍ كَالرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ الرَّجُلَ عَلٰى أَنْ يَخْدُمَهُ شَهْرًا بِأَجْرٍ مَعْلُوْمٍ فَذٰلِكَ جَائِزٌ أَيْضًا. فَاحْتِيجَ فِي الْإِجَارَاتِ كُلِّهَا إِلَى الْوُقُوْفِ عَلٰى مَا قَدْ وَقَعَ عَلَيْهَا مِنْهَا الْعَقْدُ فَلَمْ يَجُزْ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ إِلَّا عَلٰى شَيْءٍ مَعْلُوْمٍ إِمَّا مُسَاقَاةٍ مَعْلُوْمَةٍ وَإِمَّا عَمَلٍ مَعْلُوْمٍ وَإِمَّا أَيَّامٍ مَعْلُوْمَةٍ وَقَدْ كَانَتْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ الْمَعْلُوْمَةُ فِيْ نَفْسِهَا لَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَبْدَالُهَا مَجْهُوْلَةً بَلْ قَدْ جُعِلَ حُكْمُ أَبْدَالِهَا كَحُكْمِهَا. فَاحْتِيجَ أَنْ تَكُوْنَ مَعْلُوْمَةً كَمَا أَنَّ الَّذِيْ هُوَ بَدَلٌ مِنْ ذٰلِكَ يَحْتَاجُ أَنْ يَكُوْنَ مَعْلُوْمًا وَقَدْ كَانَتِ الْمُضَارَبَةُ تَقَعُ عَلٰى عَمَلٍ بِالْمَالِ غَيْرِ مَعْلُوْمٍ وَلَا إِلٰى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ فَكَانَ الْعَمَلُ فِيْهَا مَجْهُوْلًا وَالْبَدَلُ مِنْ ذٰلِكَ مَجْهُوْلٌ. فَقَدْ ثَبَتَ فِيْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ وَصَفْنَا مِنَ الْإِجَارَاتِ وَالْمُضَارَبَاتِ أَنَّ حُكْمَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهَا حُكْمُ بَدَلِهٖ. فَمَا كَانَ بَدَلُهُ مَعْلُوْمًا فَلَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ نَفْسِهٖ إِلَّا مَعْلُوْمًا وَمَا كَانَ فِيْ نَفْسِهٖ غَيْرَ مَعْلُوْمٍ فَجَائِزٌ أَنْ يَكُوْنَ بَدَلُهُ غَيْرَ مَعْلُوْمٍ. ثُمَّ رَأَيْنَا الْمُسَاقَاةَ وَالْمُزَارَعَةَ وَالْمُعَامَلَةَ لَا يَجُوْزُ وَاحِدَةٌ مِنْهَا إِلَّا إِلٰى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ فِيْ شَيْءٍ مَعْلُوْمٍ. فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ لَا يَجُوْزَ الْبَدَلُ مِنْهَا إِلَّا مَعْلُوْمًا وَأَنْ يَكُوْنَ حُكْمُهَا كَحُكْمِ الْبَدَلِ مِنْهَا كَمَا كَانَ حُكْمُ الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا مِنَ الْإِجَارَاتِ وَالْمُضَارَبَاتِ حُكْمَ أَبْدَالِهَا. فَقَدْ ثَبَتَ بِالنَّظَرِ الصَّحِيْحِ أَنْ لَا تَجُوْزَ الْمُسَاقَاةُ وَلَا الْمُزَارَعَةُ إِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ وَمَا أَشْبَهَهُمَا مِنَ الْعُرُوْضِ. وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ. وَأَمَّا أَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ فَإِنَّهُمَا قَدْ ذَهَبَا إِلٰى جَوَازِهِمَا جَمِيْعًا وَتَرَكَا النَّظَرَ فِيْ ذٰلِكَ وَاتَّبَعَا مَا قَدْ رَوَيْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنَ الْآثَارِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَعَنْ أَصْحَابِهٖ بَعْدَهٗ. وَقَلَّدَاهَا فِيْ ذٰلِكَ.

۵۸۳۹: حمید الطویل اور یونس بن عبید دونوں نے حسن رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ وہ زمین کی آمدنی میں سے ثلث یا ربع پر زمین کو کرایہ پر دینا ناپسند کرتے تھے۔ قیاس کے طریقہ سے اس باب کا حکم فریق اول کے مطابق بنتا ہے کہ مزارعت معاملہ، مساقات صرف سونا چاندی اور سامان کے بدلے درست ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جنہوں نے اس صورت میں مساقات کی اجازت دی ہے۔ تو ان کے خیال میں یہ مضاربت کے مشابہ ہے اور وہ مال ہے جس کو ایک شخص دوسرے آدمی کو دے کہ وہ نصف یا تہائی یا چوتھائی پر کام کرے اور اس کے جواز پر سب کا اتفاق ہے اور یہ بات بھی ہے کہ معلوم مال کے بدلے اجارہ کے قائم مقام ہو جائے گا اور مساقات میں بھی یہی ہے خود درخت دیئے گئے وہ مال مضاربت کی طرح ہو جائیں گے اور ان پر لگنے والی کھجوریں مال سے حاصل ہونے والے نفع کی

طرح ہوں گی۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ مضاربت میں نفع اس وقت ثابت ہوتا ہے جب کہ اصل مال صحیح سالم مالک کو ملے اور مزارعت ومساقات میں ایسا نہیں کیا جاتا۔ ذرا غور فرمائیں کہ مساقات کو جو لوگ جائز کہتے ہیں ان کے ہاں درخت اگر پھل لائے پھر اسے اس سے الگ کر لیا جائے پھر درخت جل جائے اور پھل بچ جائے تو پھل درخت کے مالک اور مساقات کرنے والے کے درمیان اس انداز سے تقسیم ہوگا جو ان کے مابین سے ہے۔ درختوں کا معدوم ہو جانا اس سلسلہ میں رکاوٹ نہ بنے گا جیسا کہ اصل مال کا معدوم ہونا نفع کے لئے مانع بن جاتا ہے اور مساقات ومزارعت غیر معلوم وقت تک ہوں تو ان کا مقابلہ فاسد ہے جب تک مدت معلوم نہ ہو یہ جائز نہیں۔ جبکہ مضاربت غیر معینہ مدت کے لئے جائز ہوتی ہے اور مضارب کے لئے یہ بھی جائز ہے کہ وہ مضاربت کے طور پر مال لینے کے بعد کام کرنے سے انکار کر دے اور جب چاہے انکار کر دے اس پر زبردستی نہیں کی جاسکتی۔ اسی طرح رب المال کو بھی حق حاصل ہے کہ جب چاہے اس سے مال واپس لے خواہ مضارب اس بات کو چاہے یا انکار کرے۔ جبکہ مزارعت اور مساقات کا یہ حکم نہیں ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر وہ شخص جس کے ساتھ مضاربت کا معاہدہ ہوا ہے معاہدہ مساقات کے بعد کام کرنے سے انکار کر دے تو اس کو اس بات پر مجبور کیا جائے گا اور اگر درختوں کا مالک اس سے واپس لینے اور مساقات کو توڑنے کا ارادہ کرے تو اسے اس کا حق نہیں ہے جب تک کہ مدت مقررہ نہ گزر جائے جس پر ان کے درمیان معاہدہ ہوا ہے تو عقد مضاربت وہ عقد ہے جو رب المال اور مضارب میں سے کسی ایک پر اسے لازم نہیں کرتا مضارب اس مال کے ساتھ اس وقت تک عمل کرتا ہے جب تک وہ اور رب المال اس پر متفق ہوں جب تک مساقات میں عقد کے مطابق عمل کرنے کے لئے درختوں کے مالک اور جس کے ساتھ معاہدہ مساقات ہوا دونوں کو مجبور کیا جاتا ہے پس ہماری اس بحث کے مطابق مضاربت تو شراکت کے مشابہہ ہے اور مساقات اجارہ کے مشابہہ ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے۔ اب ہم اجارہ کے حکم کی طرف لوٹتے ہیں کہ وہ کس طرح ہے تاکہ ہم اس سے مساقات کے حکم کی وہ کیفیت معلوم کر سکیں جس میں وہ اس کے مشابہہ ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔ ہم نے غور کیا کہ اجارہ کی چند صورتیں ہیں کہ درختوں کی مقررہ مقدار کو مقررہ اجرت پر پانی دیتا ہے یہ جائز ہے۔ یہ بھی اجارہ کی ایک صورت ہے کہ ان میں سے ایک معلوم کام پر اجرت ہے مثلاً اس قمیص کی سلائی کا کام مقررہ اجرت پر ہو یہ جائز ہے۔ مقررہ مدت پر اجارہ ہو جس طرح کوئی آدمی دوسرے کو ایک ماہ مقررہ خدمت کے لئے مقررہ اجرت پر حاصل کرتا ہے تو یہ بھی جائز ہے تو اجاروں کے سلسلہ میں یہ بات معلوم کرنے کی ضرورت ہوئی کہ ان میں سے کس اجارے پر عقد واقع ہوا تو ان تمام صورتوں میں صرف وہ اجارہ جائز ہوگا جو معلوم چیز پر ہو۔ یا تو مساقات معلوم ہو یا عمل معلوم ہو یا دن معلوم ہوں اور یہ تمام باتیں فی ذاتہ معلوم ہیں تو ان کے بدل کا مجہول ہونا جائز نہیں۔ بلکہ ان کے بدل کا حکم ان کے حکم کی طرح ہوگا پس ضروری ہے کہ بدل بھی معلوم ہو جیسا کہ وہ چیزیں معین اور معلوم ہیں جن کا یہ بدل بن رہی ہیں اور مضاربت غیر معلوم مال کے

ساتھ غیر معین وقت تک کام کرنے پر منعقد ہو جاتی ہے پس اس میں کام اور بدل دونوں مجہول ہیں تو جو امور مثلاً اجارات اور مضاربت وغیرہ ہم نے ذکر کئے ہیں ان میں سے ہر ایک کا حکم وہی ہے جو اس کے بدل کا ہے تو جس کا بدل معلوم ہو تو وہ بھی ذاتی طور پر معلوم ہی ہونا چاہئے اور وہ جو بذاتہ معلوم نہ ہو بلکہ مجہول ہو تو اس کا بدل بھی غیر معلوم ہو سکتا ہے۔ پھر ہم نے مساقات' مزارعت اور معاملہ پر غور کیا کہ کوئی بھی ان میں سے جائز نہیں ہوتا جب تک کہ وقت معلوم نہ ہو اور اس کا بدل بھی معلوم نہ ہو۔ قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اس کا بدل بھی معلوم ہو اور اس کا حکم وہی ہو جو اس کے مبدل منہ کا ہے جیسا کہ ان مذکورہ امور یعنی اجارات اور مضاربتوں کا حکم ان کے بدل کے مطابق ہے۔ تو صحیح قیاس سے ثابت ہوا کہ مضاربت اور مساقات دراہم اور دینار یا اس کے مشابہہ سامان کے ساتھ درست ہے اس بات میں امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ ان دونوں کے جواز کی طرف گئے ہیں انہوں نے اس سلسلے میں قیاس کو ترک کیا اور اس سلسلے میں جناب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام سے مروی روایات کی پیروی کی ہے اور ان کو اپنایا ہے۔

اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے مزارعت و مساقات کی حرمت کے قول کو رد کیا اور اس کا جواز اور شروط کو ثابت کیا ہے۔ صحابہ کرامؓ کے عمل سے اس کا جواب اسی طرح ظاہر ہو رہا ہے جیسا کہ روایات سے اور اس خصوصی صورت کی وضاحت کر دی جو جاہلیت میں مروج تھی تابعین کا اختلاف کراہت وعدم کراہت میں نقل کیا اس سے یہ میلان معلوم ہوتا ہے کہ امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قول کی طرف ہے۔ روایاتی دلائل کے لحاظ سے صاحبین رحمہ اللہ کا مسلک راجح ہے۔ واللہ اعلم۔

بَابُ مَنْ زَرَعَ فِيْ أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ كَيْفَ حُكْمُهُمْ فِيْ ذٰلِكَ؟ وَمَا يُرْوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ

بغیر اجازت سے کسی کی زمین میں کاشتکاری کرنا

جو شخص کسی کی زمین کو بلا اجازت کاشت کرتا ہے امام احمد فرماتے ہیں اس کو اپنے بیج کے علاوہ کچھ نہ ملے گا دوسرا فریق جس کو عام فقہاء امصار نے اپنایا ہے وہ یہ ہے کہ کھیتی بیج والے کی ہوگی البتہ وہ کھیت کے نقصان کا ضمان دے گا اور وہ اس سے کھیت کا کرایہ وصول کریں گے۔ یہ غصب کی طرح ہوگا۔

تخریج : كذا في البذل ج٤، ٢٦٠، والتعليق ج٣، ٣٦٥۔

٥٨٤٠: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ: ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَرَعَ زَرْعًا فِيْ أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهٗ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَيُرَدُّ عَلَيْهِ نَفَقَتُهٗ فِيْ ذٰلِكَ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ مَنْ زَرَعَ فِيْ أَرْضِ قَوْمٍ زَرْعًا بِغَيْرِ أَمْرِهِمْ كَانَ ذٰلِكَ الزَّرْعُ لِأَرْبَابِ الْأَرْضِ وَغَرِمُوْا لِلزَّارِعِ مَا أَنْفَقَ فِيْهِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا: أَصْحَابُ الْأَرْضِ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءُوْا خَلَّوْا بَيْنَ الزَّارِعِ وَبَيْنَ أَخْذِ زَرْعِهٖ ذٰلِكَ وَضَمِنُوْهُ بِنُقْصَانِ أَرْضِهِمْ إِنْ كَانَ زَرْعُهٗ ذٰلِكَ قَدْ نَقَصَ الْأَرْضَ شَيْئًا وَإِنْ شَاءُوْا مَنَعُوْا الزَّارِعَ مِنْ ذٰلِكَ وَغَرِمُوْا لَهٗ قِيْمَةَ زَرْعِهٖ ذٰلِكَ مَقْلُوْعًا. وَقَدْ كَانَ لَهُمْ مِنَ الْحُجَّةِ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى غَيْرِ مَا ذَكَرُوْهُ فِيْ ذٰلِكَ.

٥٨٤٠: عطاء نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی قوم کی اجازت کے بغیر ان کی زمین میں کاشت کی اس کے لئے اس کھیتی میں سے کچھ بھی نہ ہوگا۔ البتہ جو کچھ اس نے خرچ کیا وہ اس کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: جس آدمی نے کسی کی زمین کو اس کی اجازت کے بغیر کاشت کر لیا تو وہ کھیتی زمین کے مالک کی ہوگی اور کاشت کار نے جو خرچ کیا مالک اس کا ضامن ہوگا انہوں نے مندرجہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے۔ دوسرا فریق کہتا ہے کہ زمین والوں کو اختیار ہے کہ کاشت کار کو وہ کھیتی چھوڑ دیں اور زمین کا نقصان اس سے بھریں اگر اس کی کھیتی سے زمین کو نقصان پہنچا ہو اور اگر وہ پسند کریں تو

کاشت کار کو اس کھیتی سے روک دیں اور کاٹی ہوئی فصل کے مطابق تاوان بھر دیں انہوں نے بھی اس حدیث کو دوسری اسناد سے نقل کر کے دلیل میں پیش کیا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب۳۲، ترمذی فی الاحکام باب۲۹، ابن ماجه فی الرهون باب۱۳، مسند احمد ۴۶۵/۳، ۱۴۱/۴۔

روایت رافع رضی اللہ عنہ دوسری سند سے:

۵۸۴۱: وَهُوَ كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَرَعَ فِيْ أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَلَهُ نَفَقَتُهُ وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ . وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ أَيْضًا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيْكٍ وَقَيْسٍ جَمِيْعًا عَنْ أَبِيْ اِسْحَاقَ وَذَكَرَهُ عَنْهُمَا فِيْ كِتَابِ الْخَرَاجِ كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ أَيْضًا لَا كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ .فَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا غَيْرُ مَعْنَى مَا رَوَى الْحِمَّانِيُّ لِأَنَّ مَا قَدْ رَوَى الْحِمَّانِيُّ هُوَ قَوْلُهُ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَيُرَدُّ عَلَيْهِ نَفَقَتُهُ فِيْ ذٰلِكَ . فَوَجْهُ ذٰلِكَ أَنَّ غَيْرَهُ يُعْطِيْهِ النَّفَقَةَ الَّتِيْ قَدْ أَنْفَقَهَا فِيْ ذٰلِكَ فَيَكُوْنُ لَهُ الزَّرْعُ لَا بِمَا يُعْطَى مِنْ ذٰلِكَ .وَهٰذَا مُحَالٌ عِنْدَنَا لِأَنَّ النَّفَقَةَ الَّتِيْ قَدْ أُخْرِجَتْ فِيْ ذٰلِكَ الزَّرْعِ لَيْسَتْ بِقَائِمَةٍ وَلَا لَهَا بَدَلٌ قَائِمٌ وَذٰلِكَ أَنَّهَا اِنَّمَا دُفِعَتْ فِيْ أَجْرِ عُمَّالٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ فَعَلَهُ الْمُزَارِعُ لَهُ لِنَفْسِهِ فَاسْتَحَالَ أَنْ يَجِبَ لَهُ ذٰلِكَ عَلٰى رَبِّ الْأَرْضِ اِلَّا بِعِوَضٍ يَتَعَوَّضُهُ مِنْهُ رَبُّ الْأَرْضِ فِيْ ذٰلِكَ .وَلٰكِنْ أَصْلُ الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ اِنَّمَا هُوَ عَلٰى مَا قَدْ رَوَاهُ أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ لَا عَلٰى مَا قَدْ رَوَاهُ الْحِمَّانِيُّ فِيْ ذٰلِكَ .وَوَجْهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلٰى أَنَّ الزَّارِعَ لَا شَيْءَ لَهُ فِي الزَّرْعِ يَأْخُذُهُ لِنَفْسِهِ فَيَمْلِكُهُ كَمَا يَمْلِكُ الزَّرْعَ الَّذِيْ يَزْرَعُهُ فِيْ أَرْضِ نَفْسِهِ أَوْ فِيْ أَرْضِ غَيْرِهِ مِمَّنْ قَدْ أَبَاحَ لَهُ الزَّرْعَ فِيْهَا وَلٰكِنَّهُ يَأْخُذُ نَفَقَتَهُ وَبَذْرَهُ وَيَتَصَدَّقُ بِمَا بَقِيَ هٰكَذَا وَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .وَقَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ أَيْضًا .وَمِنَ الدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَّةِ ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۸۴۱: احمد بن ابی عمران نے اپنی اسناد سے عطاء سے انہوں نے رافع سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کی زمین میں بلا اجازت کھیتی کی تو اس کو اس کا خرچہ واپس ملے گا کھیتی میں اس کا کچھ بھی حق نہیں۔ اسی روایت کو یحییٰ بن آدم نے شریک و قیس سے اور دونوں نے ابو اسحاق سے نقل کیا اور یحییٰ نے کتاب

الخراج میں اس کو اسی طرح نقل کیا جس طرح ابن ابی عمرانؒ نے نہ کہ فہد بن سلیمان نے۔ ہمارے ہاں اس کا وہ مفہوم نہیں ہے جو کہ حمانی نے روایت نمبر ۵۸۴۰ میں ذکر کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کھیتی میں سے اس کو کچھ نہ ملے گا اور اس کا خرچہ اسے واپس کر دیا جائے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ مالک اس کو اس کا خرچہ واپس کرے گا جو اس نے خرچ کیا اور کھیتی کا وہ مالک بن جائے گا اس کے بدلے نہیں جو اس نے (غاصب) کو واپس کیا ہے۔ مگر یہ مفہوم ہمارے ہاں محال ہے کیونکہ نمبرا وہ خرچہ جو اس کھیتی پر کیا گیا وہ تو موجود نہیں اور نہ اس کا کوئی بدل موجود ہے اور یہ اس لئے کہ خرچہ تو کام کرنے والوں اور اس کے لئے دے دیا گیا جو کاشتکار نے اس پر خرچ کیا پس یہ ناممکن ہے کہ اس کے لئے مالک زمین پر کچھ لازم ہو۔ مگر اس چیز کے بدلے جو مالک زمین نے اس کے بدلے میں لی ہے۔ ہمارے ہاں اصل حدیث وہ ہے جو ابو بکر بن ابی شیبہ نے روایت کی ہے وہ نہیں جو حمانی نے روایت کی ہے۔ روایت کا اصل مفہوم یہ ہے کہ کاشتکار کو کھیتی میں سے کچھ نہ ملے گا جس کو وہ اپنی ذات کے لئے لے سکے اور اس کا اسی طرح مالک ہو جس طرح اپنی زمین میں کاشت کی ہوئی کھیتی کا بنتا ہے یا دوسرے کی اس زمین میں کاشت کی ہوئی کھیتی کا مالک بنتا ہے جس نے اس کے لئے کاشت کو مباح کیا ہو۔ لیکن یہاں صرف وہ اپنا بیج اور خرچہ وصول کرے گا اور بقیہ کو صدقہ کر دے گا ہمارے نزدیک اس کا یہی مفہوم ہے۔ واللہ اعلم۔ اور اس بات کو یحییٰ بن آدم نے حفص بن غیاث سے بھی نقل کیا ہے اور اس کی درستی پر یہ روایت بھی دلیل ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۴۱/۴' ترمذی فی الاحکام باب ۲۹۔

۵۸۴۲: مَا قَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا أَبِيْ عَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ إِنَّ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ . قَالَ عُرْوَةُ :فَلَقَدْ حَدَّثَنِيْ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ قَدْ حَدَّثَنِيْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ رَاٰى نَخْلًا يُقْطَعُ أُصُوْلُهَا بِالْفُرُسِ .

۵۸۴۲: یحییٰ بن عروہ بن زبیر نے ایک صحابی رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی بنجر زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہے اور ظالم سردار کا اس میں کوئی حق نہیں۔ عروہ کہتے ہیں کہ مجھے اس آدمی نے یہ روایت بیان کی جس نے روایت بیان کی کہ اس نے ایسی کھجور کو دیکھا جس کی جڑوں کو کلہاڑوں سے کاٹا جا رہا تھا (یعنی غیر کی زمین کاشت کر دینے کی وجہ سے)

تخریج : بخاری فی الحرث باب ۱۵' ابو داؤد فی الاماره باب ۳۷' ترمذی فی الاحکام باب ۳۸' مالک فی الاقضیه ۲۶' مسند احمد ۳۲۷/۵۔

۵۸۴۳: وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ بَيَاضَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِنَحْوِ ذٰلِكَ أَيْضًا .أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِقَطْعِ النَّخْلِ الْمَغْرُوْسِ فِيْ غَيْرِ حَق بَعْدَمَا قَدْ نَبَتَ فِي الْأَرْضِ وَلَمْ يَجْعَلْهُ لِأَرْبَابِ الْأَرْضِ فَيُوْجِبُ عَلَيْهِمْ غُرْمَ مَا أَنْفَقَ فِيْهِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الزَّرْعَ الْمَزْرُوْعَ فِي الْأَرْضِ أَحْرَى أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ وَأَنْ يُقْلَعَ ذٰلِكَ فَيُدْفَعَ إِلٰى صَاحِبِ الزَّرْعِ كَالنَّخْلِ الَّتِي قَدْ ذَكَرْنَاهَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ صَاحِبُ الْأَرْضِ أَنْ يَمْنَعَ مِنْ ذٰلِكَ وَيَغْرَمَ قِيْمَةَ الزَّرْعِ وَالنَّخْلِ مَنْزُوْعَيْنِ مَقْلُوْعَيْنِ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ لَهٗ.وَقَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ مِنْ ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۸۴۳: یحییٰ بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے بنو بیاضہ کے ایک آدمی سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس ناحق لگے ہوئے درخت کو اکھاڑنے کا حکم فرمایا۔ جبکہ وہ زمین میں اگ چکا تھا اور اس درخت کو مالک زمین کا قرار نہیں دیا کہ ان پر خرچہ کی چٹی ڈال دی جاتی۔ پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ بوئی ہوئی کھیتی اس بات کی زیادہ حقدار ہے کہ اس کو کاٹ ڈالا جائے اور کھیتی لگانے والے کے حوالے کر دی جائے جیسا کہ وہ کھجور جس کا ہم نے تذکرہ کیا البتہ اگر زمین والا اس سے روکے اور کھیتی اور کھجور کی چٹی ادا کرے جوان کو کاٹے اور اکھاڑے جانے کی حالت میں ہوتی ہے تو یہ چیزیں مالک زمین کی ہو جائیں گی۔ یہ روایات بھی اس پر دلالت کرتی ہے۔

۵۸۴۴: مَا قَدْ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ وَاصِلِ بْنِ أَبِيْ جَمِيْلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : اشْتَرَكَ أَرْبَعَةُ نَفَرٍ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمْ عَلَيَّ الْبَذْرُ وَقَالَ الْآخَرُ عَلَيَّ الْعَمَلُ وَقَالَ الْآخَرُ عَلَيَّ الْأَرْضُ وَقَالَ الْآخَرُ عَلَيَّ الْفَدَّانُ فَزَرَعُوْا ثُمَّ حَصَدُوْا .ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ الزَّرْعَ لِصَاحِبِ الْبَذْرِ وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْعَمَلِ أَجْرًا وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْفَدَّانِ دِرْهَمًا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَأَلْغَى الْأَرْضَ فِيْ ذٰلِكَ . أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَفْسَدَ هٰذِهِ الْمُزَارَعَةَ لَمْ يَجْعَلِ الزَّرْعَ لِصَاحِبِ الْأَرْضِ بَلْ قَدْ جَعَلَهٗ لِصَاحِبِ الْبَذْرِ .وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ حَكَمَ بِهٖ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابِعُوْهُمْ مِنْ بَعْدِهِمْ فِيْمَنْ بَنَى فِيْ أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ أَمْرِهِمْ بِنَاءً .

۵۸۴۴: مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں چار آدمیوں نے شراکت کی ان میں سے ایک نے بیج کی بات کی جبکہ دوسرے نے کام کی اور تیسرے نے زمین اور چوتھے نے بیلوں کی جوڑی مہیا کرنے کی۔ انہوں نے کاشتکاری کی پھر فصل کاٹی پھر جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے

کھیتی بیج والے کو دے دی اور مشقت کرنے والے کو معلوم اجرت دے دی اور بیلوں کی جوڑی والے کو ہر روز کے بدلے ایک درہم دیا اور زمین (والے) کو لغو قرار دیا۔ یعنی کچھ نہ دیا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے مزارعت کو فاسد قرار دیا اور زمین والے کو کھیتی میں سے کچھ بھی نہ دیا بلکہ اسے بیجنے والے کے لئے قرار دیا۔ اس کے متعلق صحابہ کرام اور تابعینؒ کے فیصلے بھی دلالت کرتے ہیں جو انہوں نے ان لوگوں کے متعلق فرمائے جنہوں نے دوسروں کی اجازت کے بغیر ان کی زمین پر تعمیرات کی تھیں۔

حضرت ابن مسعود و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا فیصلہ:

۵۸۴۵: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ عَامِرَ الْأَحْوَلَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :فِيْ رَجُلٍ بَنَى فِيْ دَارٍ بِنَاءً ثُمَّ جَاءَ أَهْلُهَا فَاسْتَحَقُّوْهَا قَالَ :إِنْ كَانَ بَنَى بِأَمْرِهِمْ فَلَهُ نَفَقَتُهُ وَإِنْ كَانَ بَنَى بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَهُ نَقْضُهُ .

۵۸۴۵: عمرو بن شعیب نے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے متعلق فیصلہ فرمایا جس نے دوسروں کی زمین میں مکان تعمیر کرلیا تھا زمین کے مالکوں نے حق طلب کیا تو آپ نے فرمایا اگر اس نے ان کی اجازت سے تعمیر کی ہے تو اس کے لئے خرچہ ہوگا اور اگر ان کی اجازت کے بغیر تعمیر ہے تو اس مکان کو توڑنا ہوگا۔

۵۸۴۶: وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ.

۵۸۴۶: قاسم بن عبدالرحمٰن نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اسی طرح کی روایت کی۔

۵۸۴۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَ ذٰلِكَ سَوَاءً .

۵۸۴۷: قاسم بن عبدالرحمٰن نے حضرت شریح رحمہ اللہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۸۴۸: وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ :وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ أَنَّهُ قَدْ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَدْ كَتَبَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فِيْمَنْ بَنَى فِيْ دَارِ قَوْمٍ وَفِيْمَنْ غَرَسَ فِيْ أَرْضِ قَوْمٍ بِمِثْلِ ذٰلِكَ أَيْضًا سَوَاءً .أَفَلَا تَرَى أَنَّهُمْ جَمِيْعًا قَدْ جَعَلُوا النَّقْضَ لِصَاحِبِ الْبِنَاءِ وَلَمْ يَجْعَلُوْهُ لِصَاحِبِ الْأَرْضِ فَالزَّرْعُ فِي النَّظَرِ أَيْضًا كَذٰلِكَ .وَالَّذِي قَدْ حَمَلْنَا عَلَيْهِ مَعْنَى حَدِيْثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ الَّذِي قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ أَوْلَى مِمَّا قَدْ حَمَلَهُ عَلَيْهِ مَنْ قَدْ

خَالَفَنَا لِيَتَّفِقَ ذٰلِكَ وَمَا رَوَاهُ الرَّجُلُ الْبَيَاضِيُّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا وَلَا يَتَضَادَّانِ فِيْ ذٰلِكَ .وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ فِي بَابِ الْمُزَارَعَةِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَرَّ بِرَجُلٍ يَزْرَعُ لَهُ فَسَأَلَهُ عَنْهُ فَقَالَ هُوَ زَرْعِي وَالْأَرْضُ لِآلِ فُلَانٍ وَالْبَذْرُ مِنْ قِبَلِيْ بِنِصْفِ مَا يَخْرُجُ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَيْتُ خُذْ نَفَقَتَكَ . فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلَى مَعْنَى خُذْ نَفَقَتَكَ مِنْ رَبِّ الْأَرْضِ لِأَنَّ رَبَّ الْأَرْضِ لَمْ يَأْمُرْهُ بِالْإِنْفَاقِ لِنَفْسِهِ. وَلٰكِنْ مَعْنٰى ذٰلِكَ خُذْ نَفَقَتَكَ مِمَّا قَدْ خَرَجَ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ هٰذَا الزَّرْعِ وَتَصَدَّقْ بِمَا بَقِيَ .فَمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَافِعٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَنْ زَرَعَ فِيْ أَرْضِ غَيْرِهِ وَقَدْ جَعَلَ لَهُ نَفَقَتَهُ كَذٰلِكَ أَيْضًا .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۵۸۴۸: حمید الطویل نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے نقل کیا کہ انہوں نے اسی طرح کا فیصلہ اس آدمی کے متعلق لکھا جس نے دوسروں کی زمین پر مکان تعمیر کر لیا تھا یا دوسروں کی زمین میں درخت لگایا تھا۔ کیا تم غور نہیں کرتے کہ ان حضرات نے مکان بنانے والے کو اس کے توڑنے کا حکم دیا اور اسے مالک زمین کے لئے بھی قرار نہیں دیا تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ کھیتی کا بھی یہی حکم ہو۔ حضرت رافع کی روایت کی جو تاویل ہم نے کی ہے وہ فریق اول کی تاویل سے بہتر ہے تاکہ یہ حدیث اور بیاضی مرد والی روایات کا تضاد نہ رہے۔ ہم نے باب المزارعت میں روایت رافعؓ ذکر کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ایک شخص کے پاس سے گزر ہوا جو اپنے لئے کاشت کر رہا تھا آپ نے پوچھا تو اس نے کہا یہ میری کھیتی ہے زمین فلاں کی ہے اور بیج بھی میرا ہے جو فصل نکلے گی وہ میرے اور مالک کے مابین نصف ہوگی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے سودی کاروبار کیا۔ اپنا خرچہ وصول کرو۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اپنا نفقہ زمین کے مالک سے وصول کرو کیونکہ زمین کے مالک نے اس کو حکم نہ دیا تھا کہ وہ اپنے لئے خرچ کرے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنا خرچہ اس کھیتی کی پیداوار سے وصول کرو اور باقی صدقہ کر دو۔ تو حضرت رافعؓ کی جناب رسول اللہ ﷺ سے اس روایت کا بھی یہی مطلب ہے من زرع فی ارض غیرہ الحدیث اس میں آپ نے اس کے لئے نفقہ کا جو حکم دیا اس کا بھی یہی مطلب ہے اپنا خرچہ لے کر بقیہ صدقہ کر دو۔ اس باب میں امام ابو حنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول یہی ہے۔

كِتَابُ الشُّفْعَةِ

شفعہ کا بیان
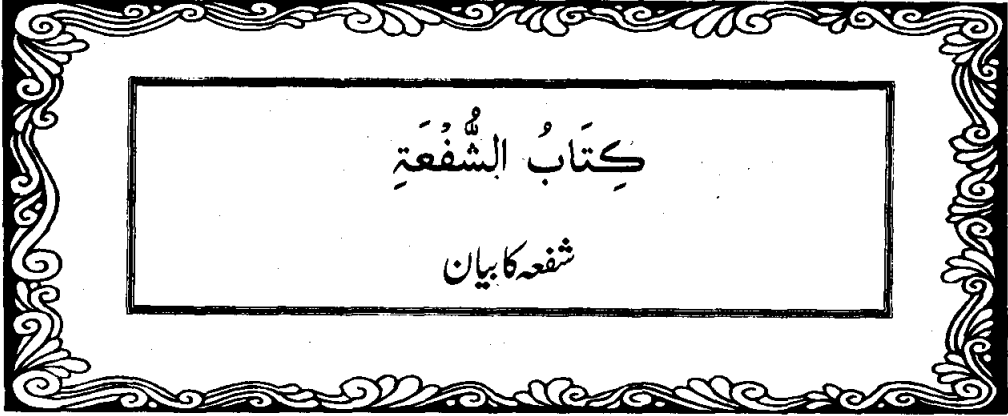
بَابُ الشُّفْعَةِ بِالْجِوَارِ

پڑوس کی وجہ سے شفع

شفعہ کا معنی کسی شئی کو مثل سے ملانا اور فقہ میں شراکت یا پڑوس کی وجہ سے بتکلف کسی چیز کے ملانے کا دعویٰ کرنا۔اس مسئلہ میں دوقول ہیں۔① جو پڑوسی خرید کی گئی زمین میں شریک نہیں اس کے لئے شفع کا کوئی حق نہیں اس قول کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ و شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے۔② شرکت جوار کی وجہ سے بھی شفعہ ہے یہ ائمہ احناف کا قول ہے۔

تخریج : کذا فی البذل ج ٤' ٢٩١' والاشعة ج ٢' ٦٢۔

۵۸۴۹: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شِرْكٍ بِأَرْضٍ أَوْ رَبْعٍ أَوْ حَائِطٍ لَا يَصْلُحُ أَنْ يَبِيْعَ حَتّٰى يَعْرِضَ عَلَى شَرِيْكِهِ فَيَأْخُذَ أَوْ يَدَعَ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الشُّفْعَةَ لَا تَكُوْنُ إِلَّا بِالشَّرِكَةِ فِي الْأَرْضِ أَوْ الْحَائِطِ أَوْ الرَّبْعِ وَلَا يَجِبُ بِالْجِوَارِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :الشُّفْعَةُ فِيْمَا وَصَفْتُمْ وَاجِبَةٌ لِلشَّرِيْكِ الَّذِي لَمْ يُقَاسِمْ ثُمَّ هِيَ مِنْ بَعْدِهِ وَاجِبَةٌ لِلشَّرِيْكِ الَّذِي قَاسَمَ بِالطَّرِيْقِ الَّذِي قَدْ بَقِيَ لَهُ فِيْهِ الشِّرْكُ ثُمَّ هِيَ مِنْ بَعْدِهِ وَاجِبَةٌ لِلْجَارِ الْمُلَازِقِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ

لَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا الْاَثَرَ اِنَّمَا فِیْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّفْعَةُ فِیْ كُلِّ شِرْكٍ بِأَرْضٍ أَوْ رَبْعٍ أَوْ حَائِطٍ . وَلَمْ یَقُلْ :اِنَّ الشُّفْعَةَ لَا تَكُوْنُ اِلَّا فِیْ كُلِّ شِرْكٍ فَلَا یَكُوْنُ ذٰلِكَ نَفْیًا أَنْ یَكُوْنَ الشُّفْعَةُ وَاجِبَةً بِغَیْرِ الشِّرْكِ .وَلٰكِنَّهُ اِنَّمَا أَخْبَرَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ أَنَّهَا وَاجِبَةٌ فِیْ كُلِّ شِرْكٍ وَلَمْ یَنْفِ أَنْ تَكُوْنَ وَاجِبَةً فِیْ غَیْرِهٖ وَقَدْ جَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ زَادَ عَلٰی مَعْنٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ .

۵۸۴۹: ابوالزبیر نے خبر دی کہ انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفعہ کا حق ہر اس شخص کو حاصل ہے جو زمین یا مکان یا باغ میں شریک ہو۔ اس کو فروخت کرنا جائز نہیں یہاں تک کہ وہ اپنے شریک پر پیش کرے پھر وہ اسے لے لے یا چھوڑ دے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ شفعہ صرف زمین' باغ یا مکان میں شراکت کی صورت میں جائز ہے پڑوس سے لازم نہیں ہوتا۔ انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔ دوسروں نے کہا تمہارے کہنے کے مطابق شفعہ صرف اس شراکت میں ثابت ہوگا جو تقسیم نہ ہوئی ہو۔ پھر دوسرے اس شریک کو حق ہوگا جس نے اس راستہ کی تقسیم کی ہو جس میں شراکت باقی ہے پھر اس کے بعد متصل پڑوسی کو حاصل ہوگا۔ تمہارے بیان کردہ اثر میں صرف اس قدر ہے کہ شفعہ مشترک زمین' مکان یا باغ میں ہے یہ تو نہیں کہا گیا کہ انہی میں ہے اور دوسروں میں نہ ہوگا ہر شراکت میں اس کا وجوب ثابت ہوا' اس کے علاوہ میں وجوب کی نفی نہیں اور حضرت جابرؓ کی روایت دوسرے طریق سے وارد ہے اس میں اضافہ موجود ہے۔

تخریج : مسلم فی المساقات ۱۳۵' ابو داؤد فی البیوع باب۷۳' نسائی فی البیوع باب ۱۰۹/۸۰' مسند احمد ۳۱۶/۳۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ شفعہ صرف زمین' باغ یا مکان میں شراکت کی صورت میں جائز ہے پڑوس سے لازم نہیں ہوتا۔ انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا موقف: تمہارے کہنے کے مطابق شفعہ صرف اس شراکت میں ثابت ہوگا جو تقسیم نہ ہوئی ہو۔ پھر دوسرے اس شریک کو حق ہوگا جس نے اس راستہ کی تقسیم کی ہو جس میں شراکت باقی ہے پھر اس کے بعد متصل پڑوسی کو حاصل ہوگا۔

فریق اول کا جواب: تمہارے بیان کردہ اثر میں صرف اس قدر ہے کہ شفعہ مشترک زمین' مکان یا باغ میں ہے یہ تو نہیں کہا گیا کہ انہی میں ہے اور دوسروں میں نہ ہوگا ہر شراکت میں اس کا وجوب ثابت ہوا اس کے علاوہ میں وجوب کی نفی نہیں اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت دوسرے طریق سے وارد ہے اس میں اضافہ موجود ہے۔

دوسری سند سے روایت جابر رضی اللہ عنہ:

۵۸۵۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ :ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ

أَحَقُّ بِشُفْعَةِ جَارِهِ فَإِنْ كَانَ غَائِبًا انْتُظِرَ إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا .

۵۸۵۰: عطاء بن ابی رباح نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑوسی اپنے پڑوسی پر شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے اگر وہ موجود نہ ہو تو اس کا انتظار کیا جائے گا بشرطیکہ ان کا راستہ ایک ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب ۷۳، ابن ماجہ فی الشفعہ باب ۲، مسند احمد ۳۰۳/۳۔

۵۸۵۱: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ قَالَ :ثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۵۸۵۱: عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۸۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِيجَابُ الشُّفْعَةِ فِي الْبَيْعِ الَّذِي لَا شِرْكَ فِيهِ بِالشِّرْكِ فِي الطَّرِيْقِ فَلَا يُجْعَلُ وَاحِدٌ مِنْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ مُضَادًّا لِلْحَدِيْثِ الْآخَرِ وَلٰكِنْ يَثْبُتَانِ جَمِيْعًا وَيُعْمَلُ بِهِمَا .فَيَكُوْنُ حَدِيْثُ أَبِي الزُّبَيْرِ فِيهِ إِخْبَارٌ عَنْ حُكْمِ الشُّفْعَةِ لِلشَّرِيْكِ فِي الَّذِي بِيْعَ مِنْهُ مَا بِيْعَ .وَحَدِيْثُ عَطَاءٍ فِيْ ذٰلِكَ إِخْبَارٌ عَنْ حُكْمِ الشُّفْعَةِ فِي الْمَبِيْعِ الَّذِي لَا شَرِكَةَ لِأَحَدٍ فِيهِ بِالطَّرِيْقِ .وَقَالَ أَصْحَابُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى :فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْفِيْ مَا ادَّعَيْتُمْ .

۵۸۵۲: عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ اس روایت میں مبیع میں حق شفعہ کو لازم کیا گیا ہے۔ جس کو صرف راستہ کی شرکت کے علاوہ شرکت حاصل نہ ہو پس ان دونوں روایات کا باہمی تضاد نہیں بلکہ دونوں ثابت ہو کر واجب العمل ہیں۔ ابو الزبیر والی روایت میں شریک کے لئے شفعہ کے حق کا ثبوت ہے جس میں سے جو فروخت ہوا سو فروخت ہوا۔ روایت عطاء میں اس مبیع کا ذکر ہے جس میں راستہ کی شرکت ہو۔ فریق اول نے اپنے موقف کے لئے ان روایات سے استدلال کیا ہے جو فریق ثانی کے موقف کی نفی کرتی ہیں۔

فریق اوّل کا ایک استدلال:

فریق اول نے اپنے موقف کے لئے ان روایات سے استدلال کیا ہے جو فریق ثانی کے موقف کی نفی کرتی ہیں۔

۵۸۵۳: فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

سَعِيْدٍ وَأَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ : قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ .

۵۸۵۳: ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے شفعہ کا فیصلہ اس زمین میں فرمایا جو تقسیم نہیں کی گئی جب حدود متعین ہو جائیں تو کوئی شفعہ کا حق نہیں۔

تخریج : بخاری فی الشفعه باب۱' مسلم فی المساقاة ۱۳۴' نسائی فی البیوع باب۱۰۹' ابن ماجه فی الشفعه باب ۳۰' مالك فی الشفعه ۱' مسند احمد ۳۹۹/۳۔

۵۸۵۴: وَحَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ.

۵۸۵۴: ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہؓ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۸۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِی قُتَيْلَةَ الْمَدَنِیُّ قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَأَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ.

۵۸۵۵: سعید اور ابوسلمہ دونوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۸۵۶: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنِ قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ. قَالُوْا : فَنَفٰی هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنْ تَكُوْنَ الشُّفْعَةُ تَجِبُ اِذَا حُدَّتِ الْحُدُوْدُ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ -عَلٰی أَصْلِ الْمُحْتَجِّ بِهٖ عَلَيْنَا -لَا يَجِبُ بِهٖ حُجَّةٌ لِاَنَّ الْاَثْبَاتَ مِنْ أَصْحَابِ مَالِكٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اِنَّمَا رَوَوْهُ عَنْ مَالِكٍ مُنْقَطِعًا لَمْ يَرْفَعُوْهُ اِلٰی أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۵۸۵۶: عبدالملک بن عبدالعزیز ماجشون نے مالک سے انہوں نے پھر اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ حد بندی کیے جانے تک شفعہ ہے جب حد بندی کر دی گئی تو شفعہ کا موقع ختم ہو گیا۔ اس روایت سے استدلال تب درست ہوتا جب کہ یہ روایت ثابت ہوتی امام مالکؒ نے اس کو منقطع نقل کیا ہے حضرت ابوہریرہؓ تک اتصال ثابت نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو۔

طریق استدلال: حد بندی کر دیئے جانے تک شفعہ ہے جب حد بندی کر دی گئی تو شفعہ کا موقعہ ختم۔

جواب: اس روایت سے استدلال تب درست ہوتا جب کہ یہ روایت ثابت ہوتی امام مالک رحمہ اللہ نے اس کو منقطع نقل کیا ہے حضرت ابوہریرہؓ تک اتصال ثابت نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۵۸۵۷: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ وَالْقَعْنَبِیُّ قَالَا : ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ

شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ : قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ .

۵۸۵۷: ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جس کو تقسیم نہ کیا گیا تھا جب حدود لگا دی جائیں تو شفعہ نہیں ہے۔

تخریج : روایت ۵۸۵٤ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۵۸۵۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ وَأَبِيْ سَلَمَةَ مِثْلَهُ.فَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَقْطُوْعًا وَالْمَقْطُوْعُ -عِنْدَهُمْ -لَا تَقُوْمُ بِهِ حُجَّةٌ .ثُمَّ لَوْ ثَبَتَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَاتَّصَلَ اِسْنَادُهُ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ -عِنْدَنَا -مَا يُخَالِفُ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .لِأَنَّ الَّذِيْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّمَا هُوَ قَوْلُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ . فَكَانَ بِذٰلِكَ مُخْبِرًا عَمَّا قَضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ وَكَانَ ذٰلِكَ قَوْلًا مِنْ رَأْيِهٖ لَمْ يَحْكِهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَاِنَّمَا يَكُوْنُ هٰذَا الْحَدِيْثُ حُجَّةً عَلٰى مَنْ ذَهَبَ اِلٰى وُجُوْبِ الشُّفْعَةِ بِالْجِوَارِ لَوْ كَانَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّفْعَةُ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ . فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ نَفْيًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَا قَدْ قُسِمَ أَنْ تَكُوْنَ فِيْهِ الشُّفْعَةُ .وَلٰكِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّمَا أَخْبَرَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلِمَهٗ مِنْ قَضَائِهٖ ثُمَّ نَفَى الشُّفْعَةَ بِرَأْيِهٖ بِمَا لَمْ يَعْلَمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ حُكْمًا وَعَلِمَهٗ غَيْرُهٗ. ثُمَّ قَدْ رَوٰى مَعْمَرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَخَالَفَ مَالِكًا فِيْ مَتْنِهٖ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ.

۵۸۵۸: مالک نے ابن شہاب سے انہوں نے ابن مسیب اور ابی سلمہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ جب اس روایت کا مقطوع ہونا ثابت ہو گیا تو فریق اول کے ہاں مقطوع قابل حجت نہیں۔ بالفرض اگر یہ روایت متصل سند سے ثابت ہو جائے تو پھر بھی اس میں ہماری روایت کے خلاف کوئی دلیل نہیں جو کہ ہم عطاء عن جابر نقل کر آئے ہیں کیونکہ اس روایت میں ابو ہریرہؓ کا قول ہے۔ کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے غیر تقسیم شدہ میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا۔ تو اس سے انہوں نے اس بات کی اطلاع دی ہے جو کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا پھر اس میں فرمایا اذا وقعت الحدود فلا شفعة" اور ان کا اجتہادی قول ہے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نہ نقل کیا نہ نسبت

کی۔اس روایت کو اس وقت ان لوگوں کے خلاف دلیل میں پیش کیا جا سکتا ہے جو پڑوس کی وجہ سے حق شفعہ کو واجب قرار دیتے ہیں جبکہ اس طرح فرمایا ہوتا کہ شفعہ اس میں ہے جو تقسیم نہ ہوا ہو۔جب حدود قائم کر دی گئیں اس وقت شفعہ نہیں ہے۔تو اس صورت میں جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے منقسم چیز میں شفعہ نہ ہونے کی نفی ہوتی۔لیکن ابو ہریرہؓ نے یہاں اس فیصلے کی اطلاع دی جو انہوں نے معلوم کیا۔پھر انہوں نے اپنی رائے واجتہاد سے شفعہ کی نفی کی جس کا انہیں جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے علم حاصل نہ ہوا اور دوسرے حضرات کو معلوم ہوا۔اس روایت کو معمر نے زہری سے روایت کیا مگر وہ روایت متن وسند دونوں کے لحاظ سے امام مالک سے مختلف ہے۔روایت ملاحظہ ہو۔

۵۸۵۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادَةَ قَالَ :ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتْ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ .

۵۸۵۹: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہر غیر منقسم چیز کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ جب اس کی حدود مقرر ہو جائیں اور راستے پھیر دیئے جائیں تو اب شفعہ نہیں ہو سکتا۔

تخریج : بخاری فی الحیل باب ١٤ ' والشرکه باب ٩/٨ ' والشفعه باب ١ ' ابو داؤد فی البیوع باب ٧٣ ' ترمذی فی الاحکام باب ٣٣ ' نسائی فی البیوع باب ١٠٩ ' ابن ماجه فی الشفعه باب ٣ ' مالك فی الشفعه ٤/١ ' مسند احمد ٣ ' ٢٩٦/٣٩٩۔

۵۸۶۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ نَفْيُ الشُّفْعَةِ بَعْدَ وُقُوْعِ الْحُدُوْدِ وَصَرْفِ الطُّرُقِ وَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى ثُبُوْتِهَا قَبْلَ صَرْفِ الطُّرُقِ وَإِنْ حُدَّتِ الْحُدُوْدُ .فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَدِيْثَ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ وَزَادَ عَلٰى مَا رَوٰى مَالِكٌ فَهُوَ أَوْلٰى مِنْهُ .وَقَدْ يُحْتَمَلُ أَيْضًا حَدِيْثُ مَالِكٍ أَنْ يَكُوْنَ عَنِيَ بِوُقُوْعِ الْحُدُوْدِ الَّتِيْ نُفِيَتْ بِوُقُوْعِهَا الشُّفْعَةُ فِي الدُّوْرِ وَالطُّرُقِ .فَيَكُوْنُ الْمَبِيْعُ لَا شِرْكَ لِأَحَدٍ فِيْهِ وَلَا فِيْ طَرِيْقِهٖ. فَيَكُوْنُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيْثِ مَعْمَرٍ وَهُوَ أَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ وَهُوَ وَحَدِيْثُ مَعْمَرٍ .وَقَدْ رَوٰى ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ مَا يُوَافِقُ مَا رَوٰى مَعْمَرٌ .

۵۸۶۰: عبدالرزاق نے معمر سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔اس روایت میں حدود کے واقع ہو چکنے کے بعد شفعہ کی نفی ہے اسی طرح راستوں کے مختلف کر دینے کے بعد نفی شفعہ ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ راستے مختلف کرنے سے پہلے خواہ حد بندی ہو جائے شفعہ درست ہے اور عبدالملک نے عطاء سے جو روایت کی ہے وہ اس کے موافق ہے اور مالک ؒ کی روایت پر اضافہ ہے۔پس وہ اس سے اولیٰ ہے۔اگرچہ روایت

مالکؒ میں یہ احتمال بھی ہے کہ مکانات اور راستوں کی جس حد بندی سے شفعہ کی نفی کی گئی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ایسا مبیع ہے جس میں کسی کی شرکت نہیں اسی طرح راستہ میں بھی شرکت نہ ہو۔ تو اس طرح اس روایت کا مفہوم روایت معمر کی طرح ہو گیا اور اس معنی پر محمول کرنا اولیٰ ہے۔ بلکہ ابن جریج نے خود زہری سے ایسی روایت نقل کی ہے جو معمر کی روایت کے موافق ہے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۵۸۶۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حُدَّتْ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ . فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْتُ وُجُوبُ الشُّفْعَةِ بِالشِّرْكَةِ فِي الدُّوْرِ وَالْأَرْضِيْنَ وَبِالشِّرْكِ فِي الطَّرِيْقِ إِلَى ذٰلِكَ فَمِنْ أَيْنَ أَوْجَبْتَ الشُّفْعَةَ بِالْجِوَارِ ؟ قِيْلَ لَهُ :أَوْجَبْتُهَا

۵۸۶۱: ابن شہاب نے ابن مسیب سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب راستوں کی حد بندی کر دی جائے تو اس وقت شفعہ نہیں ہے۔ جیسا کہ تم نے ذکر کیا شفعہ شرکت فی المکان اور زمین اور شرکت راہ سے تو لازم ہوتا ہے یہ جوار والا شفعہ کہاں سے نکال لیا۔ ان روایات سے واجب ہوا ہے۔

تخریج : نسائی فی البیوع باب ۱۰۹ ' متغیر یسیر من الالفاظ۔

: جیسا کہ تم نے ذکر کیا شفعہ شرکت فی المکان اور نو مین اور شرکت راہ سے تو لازم ہوتا ہے یہ جوار والا شفعہ کہاں سے نکال لیا۔

: ان روایات سے واجب ہوا ہے۔

۵۸۶۲: بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ الْقَطَّانُ وَأَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ قَالَا :ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ :أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالدَّارِ .

۵۸۶۲: قتادہ نے انسؓ سے روایت کی جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھر کا پڑوسی وہ گھر کا زیادہ حقدار ہے۔

تخریج : ترمذی فی الاحکام باب ۳۳/۳۱ ' ابو داؤد فی البیوع باب ۷۳ ' مسند احمد ٤ ' ۳۹۰/۳۸۸ ' ۵ ' ۳۳ ' ۱۲/۸۔

۵۸۶۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَلِيٌّ وَأَحْمَدُ قَالَا :ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِشُفْعَةِ الدَّارِ .

۵۸۶۳: قتادہ نے انسؓ سے انہوں نے سمرہ بن جندبؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھر کا پڑوسی وہ گھر کے شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

۵۸۶۴: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۸۶۴: ہمام نے قتادہ سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۵۸۶۵: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَأَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۸۶۵: شعبہ نے قتادہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۸۶۶: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ وَقَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمُرَةَ

۵۸۶۶: حمید و قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ البتہ اس میں سمرہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

۵۸۶۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ ح .

۵۸۶۷: ابن ابی عمران نے احمد بن جناب سے روایت کی ہے۔

۵۸۶۸: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ قَالَا :ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۸۶۸: یونس نے حسن سے انہوں نے سمرہؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۸۶۹: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ هُوَ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَمَّنْ سَمِعَ عَلِيًّا وَعَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلَانِ : قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِوَارِ .

۵۸۶۹: حکم نے اس سے روایت کی جس نے علی و عبداللہؓ کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمسائیگی سے (شفعہ کا) فیصلہ فرمایا۔ یہ روایات ثابت کر رہی ہیں کہ ہمسائیگی سے شفعہ لازم ہے۔ یہ عین ممکن ہے کہ یہ پڑوسی شریک ہو اس لئے کہ شریک کو جار کہا جاتا ہے۔ حدیث میں تو کوئی چیز ایسی نہیں جو اس پر دلالت کرے جو آپ نے ذکر کی لیکن ابورافع سے یہ مروی ہے کہ اس سے مراد وہ پڑوسی ہے جو کہ شریک نہ تھا۔

تخریج : نسائی فی البیوع باب ۱۰۹، ابن ماجہ فی الشفعہ باب ۲، بتغیر یسیر من اللفظ۔

۵۸۷۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِیْ حَيَّانَ عَنْ

أَبِيهَا عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ مِثْلَهُ. فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ وُجُوْبُ الشُّفْعَةِ بِالْجِوَارِ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا الْجَارُ شَرِيْكًا فَإِنَّهُ قَدْ يُقَالُ لِلشَّرِيْكِ جَارٌ. قِيْلَ لَهُ: مَا فِي الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْتُ وَلٰكِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ الْجَارَ هُوَ الَّذِي لَا شَرِكَةَ لَهُ.

۵۸۷۰: ابو حیان نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن حریث سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

حاصل کلام: یہ روایات ثابت کر رہی ہیں کہ ہمسائیگی سے شفعہ لازم ہے۔

سوال: یہ عین ممکن ہے کہ یہ پڑوسی شریک ہو اس لئے کہ شریک کو جار کہا جاتا ہے۔

جواب: حدیث میں تو کوئی چیز ایسی نہیں جو اس پر دلالت کرے جو آپ نے ذکر کی لیکن ابو رافع سے یہ مروی ہے کہ اس سے مراد وہ پڑوسی ہے جو کہ شریک نہ تھا۔

۵۸۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ: ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ قَالَ: أَتَانِي الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى أَحَدِ مَنْكِبَيَّ فَقَالَ: انْطَلِقْ بِنَا إِلٰى سَعْدٍ. فَأَتَيْنَا سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ فِيْ دَارِهِ فَجَاءَ أَبُوْ رَافِعٍ فَقَالَ لِلْمِسْوَرِ: أَلَا تَأْمُرُ هٰذَا؟ يَعْنِي: سَعْدًا أَنْ يَشْتَرِيَ مِنِّيْ بَيْتَيْنِ فِيْ دَارِي. فَقَالَ سَعْدٌ: وَاللّٰهِ لَا أَزِيْدُكَ عَلٰى أَرْبَعِ مِائَةِ دِيْنَارٍ مُقَطَّعَةٍ أَوْ مُنَجَّمَةٍ. فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ لَقَدْ أُعْطِيتُ بِهِ خَمْسَ مِائَةِ دِيْنَارٍ نَقْدًا وَلَوْلَا أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ مَا بِعْتُكَ. فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ ذٰلِكَ الْجَارَ الَّذِيْ عَنَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْجَارُ الَّذِيْ تَعْرِفُهُ الْعَامَّةُ وَمَنْ أَعْطَاكَ أَنَّ الشَّرِيْكَ يُقَالُ لَهُ: جَارٌ؟ وَأَيْنَ وَجَدْتَ هٰذَا فِيْ لُغَاتِ الْعَرَبِ؟ فَإِنْ قَالَ: لِأَنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ الْمَرْأَةَ تُسَمَّى جَارَةَ زَوْجِهَا. قِيْلَ لَهُ: صَدَقْتَ قَدْ سُمِّيَتِ الْمَرْأَةُ جَارَةَ زَوْجِهَا لَيْسَ لِأَنَّ لَحْمَهَا مُخَالِطٌ لِلَحْمِهِ وَلَا دَمَهَا مُخَالِطٌ لِدَمِهِ وَلٰكِنْ لِقُرْبِهَا مِنْهُ. فَكَذٰلِكَ الْجَارُ سُمِّيَ جَارًا لِقُرْبِهِ مِنْ جَارِهِ لَا لِمُخَالَطَتِهِ إِيَّاهُ فِيْمَا جَاوَرَهُ بِهِ. وَأَنْتَ فَقَدْ زَعَمْتَ أَنَّ الْآثَارَ عَلٰى ظَاهِرِهَا فَكَيْفَ تَرَكْتَ الظَّاهِرَ فِيْ هٰذَا وَمَعَهُ الدَّلَائِلُ وَتَعَلَّقْتَ بِغَيْرِهِ مِمَّا لَا دَلَالَةَ مَعَهُ؟ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أَيْضًا مِنْ إِيْجَابِهِ الشُّفْعَةَ بِالْجِوَارِ وَتَفْسِيْرُهُ ذٰلِكَ الْجِوَارَ.

۵۸۷۱: عمرو بن شرید کہتے ہیں کہ میرے پاس مسور بن مخرمہ آئے اور اپنا ہاتھ میرے ایک کندھے پر رکھ کر کہا میرے ساتھ سعد کے پاس چلو! چنانچہ ہم سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے مکان پر پہنچے تو اچانک ابو رافع آئے اور مسور رضی اللہ عنہ

کو کہنے لگے کیا تم اس کو نہیں کہتے یعنی سعد کو یہ میرے گھر کے دو کمرے خریدے' اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جس پڑوسی کا ہم نے تذکرہ کیا اس سے جناب رسول اللہ ﷺ نے معروف و معلوم پڑوسی مراد لیا ہے۔ اب آپ کو کس نے بتلایا کہ شریک کو جار کہا جاتا ہے اور آپ نے لغت عرب میں کہاں ڈھونڈا کہ شریک پر جار تولا جاتا ہے۔
سعد کہنے لگے۔ اللہ کی قسم! میں چار سو دینار قسط وار سے زیادہ نہ دوں گا انہوں نے مقطعۃ کا لفظ استعمال کیا یا منجمہ کا (دونوں ہم معنی ہیں) انہوں نے کہا سبحان اللہ! مجھے تو پانچ سو دینار نقد مل رہے ہیں۔ اگر میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ بات نہ سنی ہوتی "الجار احق بسقبہ" پڑوسی قرب کی وجہ سے زیادہ حقدار ہے۔ تو میں تم پر فروخت نہ کرتا۔ عورت کو جارۃ زوجہا بولا جاتا ہے۔ یہ درست ہے کہ عورت کو جارۃ زوجہا سے تعبیر کرتے ہیں مگر اس وجہ سے نہیں کہ اس کا گوشت خاوند سے ملا ہوا ہے اور نہ یہ مراد ہے کہ مرد کا خون اس کے خون سے ملا ہے بلکہ قرب کی وجہ سے بول دیا جاتا ہے پس اسی طرح جار کو جار کہنے کی وجہ اپنے پڑوسی کے قریب ہونا ہے۔ اس وجہ سے نہیں کہ وہ جس میں قریب ہیں اس میں وہ آپس میں خلط ملط بھی ہیں۔ آپ کے تو خیال شریف میں آثار کو ہمیشہ ظاہر پر محمول کرتے ہیں مگر یہاں آپ نے ظاہر کیوں چھوڑ دیا جبکہ اس کے دلائل بھی موجود ہیں اور غیر ظاہر سے مسئلے کو متعلق کر دیا جس کی کوئی ادنیٰ دلالت بھی نہیں؟ پھر سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے جوار کی وجہ سے شفعہ کا ثبوت موجود ہے اور اس کی تفسیر اس روایت میں ملاحظہ کر لیں۔

تخریج: بخاری فی الشفعه باب۲' الحیل باب ۱۴/۱۵' ابو داؤد فی البیوع باب۷۳' نسائی فی البیوع باب۱۰۹' ابن ماجه فی الشفعه باب۲' مسند احمد ۶/۱۰/۳۹۰۔

۵۸۷۲: مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ أَبِيْهَا الشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرْضٌ لَيْسَ فِيْهَا لِأَحَدٍ قَسْمٌ وَلَا شَرِيْكٌ إِلَّا الْجِوَارَ بِيْعَتْ قَالَ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهٖ . فَكَانَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهٖ جَوَابًا لِسُؤَالِ الشَّرِيْدِ إِيَّاهُ عَنْ أَرْضٍ مُنْفَرِدَةٍ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ فِيْهَا وَلَا طَرِيْقَ .فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْجَارَ الْمُلَازِقَ تَجِبُ لَهُ الشُّفْعَةُ بِحَقِّ جِوَارِهٖ. فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا رَوَيْنَا مِنَ الْآثَارِ فِیْ هٰذَا الْبَابِ وُجُوْبُ الشُّفْعَةِ بِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْ مَعَانٍ ثَلَاثَةٍ بِالشِّرْكِ فِی الْبَيْعِ بَيْعَ مِنْهُ مَا بِيْعَ وَبِالشِّرْكِ فِی الطَّرِيْقِ إِلَيْهِ وَبِالْمُجَاوَرَةِ لَهٗ .فَلَيْسَ يَنْبَغِیْ تَرْكُ شَیْءٍ مِنْهَا وَلَا حَمْلُ بَعْضِهَا عَلَى التَّضَادِّ وَإِذَا كَانَتْ قَدْ خَرَجَتْ عَلَى الْإِتِّفَاقِ مِنَ الْوُجُوْهِ الَّتِیْ ذَكَرْنَا عَلٰى مَا شَرَحْنَا وَبَيَّنَّا فِیْ هٰذَا الْبَابِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ جَعَلْتَ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ شُفَعًا بِالْأَسْبَابِ الَّتِیْ ذَكَرْتُ فَلِمَ أَوْجَبْتَ الشُّفْعَةَ لِبَعْضِهِمْ دُوْنَ بَعْضٍ إِذَا حَضَرُوْا

وَطَالَبُوْا بِهَا وَقَدَّمْتُ حَقَّ بَعْضِهِمْ فِيهَا عَلٰى حَقِّ بَعْضٍ وَلَمْ تَجْعَلْهَا لَهُمْ جَمِيعًا اِذْ كَانُوْا كُلُّهُمْ شُفَعَاءَ ؟ .قِيْلَ لَهُ :لِأَنَّ الشَّرِيْكَ فِي الشَّيْءِ الْمَبِيْعِ خَلِيطٌ فِيْهِ وَفِي الطَّرِيْقِ اِلَيْهِ فَمَعَهُ مِنَ الْحَقِّ فِي الطَّرِيْقِ مِثْلُ الَّذِيْ مَعَ الشَّرِيْكِ فِي الطَّرِيْقِ .وَمَعَهُ اخْتِلَاطُ مِلْكِهِ بِالشَّيْءِ الْمَبِيْعِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ مَعَ الشَّرِيْكِ فِي الطَّرِيْقِ فَهُوَ أَوْلٰى مِنْهُ وَمِنَ الْجَارِ الْمُلَازِقِ .وَمَعَ الشَّرِيْكِ فِي الطَّرِيْقِ شَرِكَةٌ فِي الطَّرِيْقِ وَمُلَازَقَةٌ لِلشَّيْءِ الْمَبِيْعِ فَمَعَهُ مِنْ أَسْبَابِ الشُّفْعَةِ مِثْلُ الَّذِيْ مَعَ الْجَارِ الْمُلَازِقِ وَمَعَهُ أَيْضًا مَا لَيْسَ مَعَ الْجَارِ الْمُلَازِقِ مِنِ اخْتِلَاطِ حَقِّ مِلْكِهِ فِي الطَّرِيْقِ بِمِلْكِهِ فِيْهِ فَلِذٰلِكَ كَانَ -عِنْدَنَا -أَوْلٰى بِالشُّفْعَةِ مِنْهُ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۵۸۷۲: عمرو بن شرید نے اپنے والد حضرت شرید بن سویدؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی زمین جس میں کسی کا حصہ نہ تھا اور نہ کوئی شریک تھا۔ بس پڑوسی تھا وہ فروخت کر دیا گیا آپ نے فرمایا پڑوسی اپنے قرب کی وجہ سے زیادہ حقدار ہے۔ یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ متصل پڑوسی کے لئے پڑوسی ہونے کی وجہ سے شفعہ کا حق ثابت ہے۔ اس باب میں جو روایات ذکر کی گئیں ان سے یہ ثابت ہوا کہ چیچ وجوہ سے حق شفعہ ثابت ہوتا ہے۔ نمبر۱ جو چیز فروخت ہو رہی ہے اس میں شرکت ہو۔ نمبر۲ اس کی طرف جانے والے راستہ میں شرکت ہو۔ نمبر۳ اس جگہ کے ساتھ پڑوس حاصل ہو۔ ان میں سے کسی ایک چیز کو بھی چھوڑنا جائز نہیں اور ان کو ایک دوسرے سے متضاد بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ ان وجوہ کی بنیاد پر جو ہم نے وضاحت سے ذکر کی ہیں روایات باہم متفق ہیں۔ تم نے مذکورہ اسباب کی وجہ سے ہر سہ کو شفعہ کا حقدار قرار دیا ہے تو تم نے بعض کو چھوڑ کر دوسرے بعض کے لئے شفعہ کیوں کر ثابت کر دیا جبکہ وہ تمام حاضر ہو کر مطالبہ کریں تو اس طرح تم نے بعض کو بعض پر مقدم کیا اور جب وہ تمام ہی شفعہ کے حقدار ہیں تو تم نے سب کو حق کیوں نہ دیا۔ اس طرح اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ اول یعنی شریک اس فروخت ہونے والی چیز میں حصہ دار ہے تو گویا وہ اس چیز اور اس کے راستہ دونوں میں شریک ہے پس اس کو راستہ کا حق حاصل ہے جس طرح کہ راستہ میں شریک کو یہ حق حاصل ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کو فروخت ہونے والی چیز میں ملک کی شرکت بھی حاصل ہے اور راستے میں شریک کو یہ چیز حاصل نہیں ہے پس وہ راستہ میں شریک اور پڑوسی دونوں سے مقدم و اولیٰ ہوگا اور جو راستہ میں شریک ہے اس کو اس شرکت کے ساتھ ساتھ فروخت ہونے والی چیز کے ساتھ راستہ کا اتصال حاصل ہے جو کہ اسباب شفعہ میں سے ہے اور پڑوس بھی حاصل ہے اس لئے وہ پڑوسی پر مقدم ہے کہ اس کو راستہ کی ملکیت حاصل ہے۔ اس لئے ہمارے ہاں یہ پڑوسی سے مقدم ہوگا۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : روایت ۵۸۷۱ کی تخریج ملاحظہ کر لیں۔

قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کا تائیدی قول:

۵۸۷۳: وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِكَ عَنْ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ شُرَيْحٍ وَأَشْعَثَ أَظُنُّهُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ : الْخَلِيطُ أَحَقُّ مِنَ الشَّفِيعِ وَالشَّفِيعُ أَحَقُّ مِمَّنْ سِوَاهُ .

۵۸۷۳: محمد نے شریح سے اور میرے خیال میں اشعث نے شعبی اور انہوں نے شریح سے نقل کیا کہ شریک شفیع سے زیادہ حقدار ہے اور شفیع دوسروں سے زیادہ حقدار ہے۔

۵۸۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ :حَدَّثَنِیْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُوْنُسَ وَهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ ح

۵۸۷۴: ہشیم نے یونس و ہشام سے دونوں نے محمد سے روایت کی ہے۔

۵۸۷۵: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهٗ.

۵۸۷۵: ہشام نے محمد سے انہوں نے شریح سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۸۷۶: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ الشُّفْعَةُ شُفْعَتَانِ شُفْعَةٌ لِلْجَارِ وَشُفْعَةٌ لِلشَّرِيْكِ . فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ رُوِیَ عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافُ هٰذَا

۵۸۷۶: جابر نے عامر سے انہوں نے شریح سے نقل کیا شفعہ دو طرح کا ہے۔ نمبر ۱ پڑوس کا شفعہ۔ نمبر ۲ شریک کا شفعہ۔

: حضرت عثمانؓ کا قول تو اس کے مخالف ہے۔ (ملاحظہ ہو)

۵۸۷۷: فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ أَبِیْ ثَعْلَبَةَ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ :قَالَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا مُكَائَلَةَ إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ . قِيْلَ لَهٗ :قَدْ رُوِیَ هٰذَا عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَمَا ذَكَرْتَ وَلَيْسَ فِيْهِ -عِنْدَنَا -حُجَّةٌ لَكَ لِأَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ :إِذَا حُدَّتِ الْحُدُوْدُ مِنَ الْحُقُوْقِ كُلِّهَا وَأُدْخِلَ الطَّرِيْقُ فِیْ ذٰلِكَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ مُوَافِقًا لِمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ

اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتْ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ . وَلَوْ كَانَ عَلٰى مَا تَأَوَّلْتُمُوْهُ عَلَيْهِ لَكَانَ قَدْ خَالَفَهُ فِيْ ذٰلِكَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَأَبُوْ رَافِعٍ فِيْمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُمْ فِيْمَا مَضَى مِنْ هٰذَا الْبَابِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ

۵۸۷۷: منصور بن ابی ثعلبہ نے ابان بن عثمان ؒ سے نقل کیا کہ حضرت عثمانؓ نے فرمایا جب حدود واقع ہو جائیں تو حق والے کا حق نہ روکا جائے اور نہ شفعہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ قول حضرت عثمانؓ سے اس طرح بھی مروی ہے جیسا کہ آپ نے ذکر کیا اور اس میں بھی تمہاری دلیل موجود نہیں کیوں کہ یہ ممکن ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ جب حدود مقرر ہو جائیں یعنی تمام حقوق کی اور اس میں راستہ بھی ڈال دیا جائے۔ (تو اس وقت شفعہ نہیں) تو یہ روایت تو ہماری روایت کے موافق بن گئی جیسا کہ جابرؓ کی روایت مذکور ہوئی۔ (اذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة) اگر بقول آپ کے اس کی تاویل وہی ہو جو آپ کر رہے ہیں تو روایات سعد اور مسور بن مخرمہ اور ابو رافع رضی اللہ عنہم اس کے خلاف ہوں گی۔ حضرت عمرؓ سے بھی اس بارے میں مروی ہے۔

حل: یہ قول حضرت عثمانؓ سے اس طرح بھی مروی ہے جیسا کہ آپ نے ذکر کیا اور اس میں بھی تمہاری دلیل موجود نہیں کیوں کہ یہ ممکن ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ جب حدود مقرر ہو جائیں یعنی تمام حقوق کی اور اس میں راستہ بھی ڈال دیا جائے۔ (تو اس وقت شفعہ نہیں) تو یہ روایت تو ہماری روایت کے موافق بن گئی جیسا کہ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت مذکور ہوئی۔ (اذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة) اگر بقول آپ کے اس کی تاویل وہی ہو جو آپ کر رہے ہیں تو روایات سعد اور مسور بن مخرمہ اور ابو رافع رضی اللہ عنہم اس کے خلاف ہوں گی۔

روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ:

۵۸۷۸: مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُوْهِبٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَعَرَفَ النَّاسُ حُقُوْقَهُمْ فَلَا شُفْعَةَ . فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاحْتَمَلَ مَا احْتَمَلَهُ حَدِيْثُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۵۸۷۸: عون بن عبید اللہ بن ابی رافع نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب حد بندی کر دی جائے اور لوگ اپنے اپنے حقوق پہچان لیں تو اس وقت کوئی شفعہ نہیں۔

حاصل: تو ہم نے جو حضرت عثمانؓ سے نقل کیا یہ روایت عمر رضی اللہ عنہ اس کے موافق ہوگئی اور اس کی وجہ سے حدیث عثمانؓ کا سا احتمال

اس میں بھی ہوگا۔

اس کے مخالف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول:

۵۸۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلَى شُرَيْحٍ أَنْ يَقْضِيَ بِالشُّفْعَةِ لِلْجَارِ الْمُلَازِقِ .وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ أَنَّ الشُّفْعَةَ تَجِبُ بِالشِّرْكِ فِي الطَّرِيْقِ .

۵۸۷۹: ابوبکر بن حفص کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شریح کی طرف لکھا کہ متصل پڑوسی کے لئے شفعہ کے حق کا فیصلہ کیا جائے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شریک فی الطریق کے لئے شفعہ ثابت کیا۔

روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما:

۵۸۸۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ :ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ أَبِي حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّرِيْكُ شَفِيعٌ وَالشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ .

۵۸۸۰: ابن ابی ملیکہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شریک شفیع ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہے۔

تخریج : ترمذی فی الاحکام باب ۳۴۔

۵۸۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :ثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شَيْءٍ . فَلَمَّا كَانَ الشَّرِيْكُ فِي الطَّرِيْقِ يُسَمّٰى شَرِيْكًا كَانَ دَاخِلًا فِي ذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَإِنَّهُ لَا تَقُوْلُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ لِأَنَّهُ يُوْجِبُ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ شَيْءٍ مِنْ حَيَوَانٍ وَغَيْرِهِ وَأَنْتَ لَا تُوْجِبُ الشُّفْعَةَ فِي الْحَيَوَانِ .قِيْلَ لَهُ :لَيْسَ هٰذَا عَلٰى مَا ذَكَرْتَ إِنَّمَا مَعْنَى الشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شَيْءٍ أَيْ :فِي الدُّوْرِ وَالْعَقَارِ وَالْأَرَضِيْنَ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۵۸۸۱: عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا۔ جب راستہ میں شریک کو شریک کہا جاتا ہے تو وہ اس میں داخل ہوگا (جو شفع کر سکتے ہیں) اگر یہ کہا جائے کہ تم یہ روایت

پیش کر رہے ہو حالانکہ تم ہر چیز میں تو شفعہ کے قائل نہیں مثلاً حیوان وغیرہ۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا اس طرح اس روایت کا مفہوم نہیں اس کا مفہوم یہ ہے۔ شفعہ ہر چیز میں ہے یعنی تمام گھروں، بنجر و آباد زمینوں میں اور اس کی دلیل ابن عباسؓ کی یہ روایت ہے۔

۵۸۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ :ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَا شُفْعَةَ فِي الْحَيَوَانِ .

۵۸۸۲: عطاء نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں حیوان میں شفعہ نہیں۔

تخریج : بخاری فی الشفعه باب۱، مسلم فی المساقاة ۱۳٤، نسائی فی البیوع باب۱۰۸، ابن ماجه فی الشفعه باب۳، دارمی فی البیوع باب۸۳، مالك فی الشفعه۱، مسند احمد ۳۷۲/۳، ۳۲٦/٥۔

كِتَابُ الْإِجَارَاتِ

اجاروں کا بیان

بَابُ الْإِسْتِئْجَارِ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ هَلْ يَجُوزُ ذٰلِكَ أَمْ لَا ؟ وَمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ

تعلیم قرآن کے لئے کسی کو اجرت پر رکھنا

اجارہ: تملیک منافع مع العوض کو کہا جاتا ہے تعلیم قرآن مجید پر اجرت کے سلسلہ میں ایک رائے یہ ہے تعلیم قرآن پر اجرت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

نمبر ②: تعلیم قرآن پر اجرت جائز نہیں ہے اس قول کو ائمہ احناف نے اختیار کیا ہے۔

۵۸۸۳: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ قَالَ : أَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا عَلٰى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَقَالُوْا لَنَا :إِنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الْحَبْرِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ دَوَاءٌ أَوْ رُقْيَةٌ أَوْ شَيْءٌ ؟ فَإِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوْهًا فِي الْقُيُوْدِ .قَالَ :فَقُلْنَا نَعَمْ .فَجَائُوْا بِهٖ فَجَعَلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً أَجْمَعُ بُزَاقِي ثُمَّ أَتْفُلُ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْنِيْ جُعْلًا فَقُلْتُ :لَا حَتّٰى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ

فَقَالَ كُلْ فَلَعَمْرِی لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتُ بِرُقْيَةِ حَق .

۵۸۸۳: شعبی نے خارجہ بن صلت سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے لوٹے تو ہمارا گزر ایک عرب قبیلہ کے پاس سے ہوا۔ تو انہوں نے ہم سے کہا تم اس بڑے عالم کی طرف سے بہتری لائے ہو۔ کیا تمہارے پاس کوئی دوائی یا جھاڑ یا اور کوئی چیز ہے۔ کیونکہ ہمارے پاس ایک دیوانہ بیڑیوں میں جکڑا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے کہا ہاں۔ چنانچہ وہ اس دیوانہ کو ہمارے پاس لائے میں نے اس پر تین روز صبح وشام سورہ فاتحہ پڑھی میں اپنے لعاب کو جمع کر کے اس پر تھوکتا رہا۔ گویا وہ رسّی سے کھل گیا۔ انہوں نے مجھے کچھ اجرت دی۔ میں نے کہا جب تک میں جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت نہ کرلوں اس وقت تک نہ لوں گا۔ میں نے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اس کو کھاؤ۔ مجھے اپنی عمر کی قسم ہے جو آدمی باطل جھاڑ پھونک سے کھائے تو وہ باطل اور نا جائز ہے تو نے تو سچے دم سے کھایا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطب باب ۱۹' مسند احمد ۲۱۱/۵۔

۵۸۸۴: وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِيُّ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيْ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانُوْا فِيْ غُزَاةٍ فَمَرُّوْا بِحَي مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَقَالُوْا :هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ ؟ فَإِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ قَدْ لُدِغَ أَوْ قَدْ عَرَضَ لَهُ شَيْءٌ .قَالَ :فَرَقَاهُ رَجُلٌ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأُعْطِيَ قَطِيعًا مِنَ الْغَنَمِ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهُ .فَسَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ بِمَ رَقَيْتَهُ؟ فَقَالَ :بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .قَالَ :وَمَا يُدْرِيْكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ ؟ قَالَ :ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْهَا وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ فِيْهَا بِسَهْمٍ . فَاحْتَجَّ قَوْمٌ بِهٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِالْجُعْلِ عَلَى تَعْلِيْمِ الْقُرْآنِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَكَرِهُوْا الْجُعْلَ عَلَى تَعْلِيْمِ الْقُرْآنِ كَمَا قَدْ يُكْرَهُ الْجُعْلُ عَلَى تَعْلِيْمِ الصَّلَاةِ .وَقَدْ كَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ الْآثَارَ الْأَوَلَ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنِ الْجُعْلُ الْمَذْكُوْرُ فِيْهَا عَلَى تَعْلِيْمِ الْقُرْآنِ وَإِنَّمَا كَانَ عَلَى الرُّقَى الَّتِيْ لَمْ يَقْصِدْ بِالْاِسْتِئْجَارِ عَلَيْهَا إِلَى الْقُرْآنِ .وَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ نَحْنُ أَيْضًا :لَا بَأْسَ بِالْاِسْتِئْجَارِ عَلَى الرُّقَى وَالْعِلَاجَاتِ كُلِّهَا وَإِنْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّ الْمُسْتَأْجَرَ عَلَى ذٰلِكَ قَدْ يَدْخُلُ فِيْمَا يَرْقِي بِهٖ بَعْضَ الْقُرْآنِ لِأَنَّهُ لَيْسَ عَلَى النَّاسِ أَنْ يَرْقِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَإِذَا اُسْتُؤْجِرُوْا فِيْهِ عَلَى أَنْ يَعْمَلُوْا مَا لَيْسَ عَلَيْهِمْ أَنْ يَعْمَلُوْهُ جَازَ ذٰلِكَ .وَتَعْلِيْمُ الْقُرْآنِ عَلَى النَّاسِ

وَاجِبٌ أَنْ يُعَلِّمَهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لِأَنَّ فِي ذٰلِكَ التَّبْلِيغَ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِلَّا أَنَّ مَنْ عَلِمَهُ مِنْهُمْ أَجْزَى ذٰلِكَ مِنْ بَقِيَّتِهِمْ كَالصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ إِنَّمَا هِيَ فَرْضٌ عَلَى النَّاسِ جَمِيعًا إِلَّا أَنَّ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ أَجْزَى عَنْ بَقِيَّتِهِمْ .وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْجَرَ رَجُلًا لِيُصَلِّيَ عَلَى وَلِيٍّ لَهُ قَدْ مَاتَ لَمْ يَجُزْ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ إِنَّمَا اسْتَأْجَرَهُ عَلٰى أَنْ يَفْعَلَ مَا عَلَيْهِ أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ .فَكَذٰلِكَ تَعْلِيمُ النَّاسِ الْقُرْآنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا هُوَ عَلَيْهِمْ فَرْضٌ إِلَّا أَنَّ مَنْ فَعَلَهُ مِنْهُمْ فَقَدْ أَجْزَى فِعْلُهُ ذٰلِكَ عَنْ بَقِيَّتِهِمْ .فَإِذَا اسْتَأْجَرَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا عَلَى تَعْلِيمِ ذٰلِكَ كَانَتْ إِجَارَتُهُ تِلْكَ وَاسْتِئْجَارُهُ إِيَّاهُ بَاطِلًا لِأَنَّهُ إِنَّمَا اسْتَأْجَرَهُ عَلٰى أَنْ يُؤَدِّيَ فَرْضًا هُوَ عَلَيْهِ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَفِيمَا يَفْعَلُهُ لِنَفْسِهِ لِأَنَّهُ إِنَّمَا يَسْقُطُ عَنْهُ الْفَرْضُ بِفِعْلِهِ إِيَّاهُ وَالْإِجَارَاتُ إِنَّمَا تَجُوزُ وَتُمْلَكُ بِهَا الْأَبْدَالُ فِيمَا يَفْعَلُهُ الْمُسْتَأْجِرُونَ لِلْمُسْتَأْجَرِينَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَهَلْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْتُ فِي الْمَنْعِ مِنَ الْاِسْتِئْجَارِ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ ؟ قِيلَ لَهُ :نَعَمْ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَأْكُلُوا بِالْقُرْآنِ . وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : كُنْتُ أُقْرِءُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْقُرْآنَ فَأَهْدَى إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا عَلٰى أَنْ أَقْبَلَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰى .فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي إِنْ أَرَدْتُ أَنْ يُطَوِّقَك اللّٰهُ بِهَا قَوْسًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا . وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ كُلَّهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسَانِيدِهَا فِيمَا تَقَدَّمَ مِنَّا مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا فِي بَابِ التَّزْوِيجِ عَلَى سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ مِنْ كِتَابِ النِّكَاحِ . ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۸۸۴: ابوالمتوکل ناجی نے ابوسعید خدریؓ سے روایت کی ہے کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ میں شریک تھے۔ان کا گزر ایک عرب قبیلہ کے پاس سے ہوا تو انہوں نے پوچھا کیا تم میں سے کوئی جھاڑ پھونک کر لیتا ہے ہمارے قبیلہ کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا یا اس کو کوئی عارضہ پیش آ گیا ہے۔ابوسعید کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے فاتحہ الکتاب پڑھ کر دم کر دیا تو اس نے بکریوں کا ایک گلہ دیا اس آدمی نے لینے سے انکار کر دیا پھر اس آدمی نے جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا تو نے کس چیز سے دم کیا اس آدمی نے کہا فاتحہ الکتاب سے۔آپ نے فرمایا: تمہیں کیا معلوم کہ وہ جھاڑ کا کام دیتی ہے ابوسعید کہتے ہیں پھر آپ نے اس کو لینے کا حکم دیا اور فرمایا اس میں میرا بھی ایک حصہ رکھ لو۔ان آثار کو سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تعلیم قرآن پر اجرت میں حرج نہیں۔تعلیم قرآن پر اجرت جائز نہیں جس طرح کہ نماز کی تعلیم پر اجرت جائز نہیں۔اس سلسلہ میں جو روایات

پیش کی گئی ہیں ان میں جس اجرت کا ذکر ہے وہ قرآن مجید کی تعلیم پر نہیں وہ دم پر اجرت ہے اور اس میں قرآن مجید پر اجرت کا قصد نہیں کیا گیا اور اس میں تو ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ دم کرنے اور ہر قسم کے علاج معالجہ پر اجرت درست ہیں اگر چہ ہم یہ جانتے ہیں اس پر اجرت لینے والا بعض اوقات قرآن مجید کے کسی حصہ کے ساتھ بھی دم کرتا ہے۔ ایک دوسرے کو دم کرنا واجب نہیں فلہٰذا اگر وہ ایسے عمل پر اجارہ کریں جو ان پر لازم نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ مگر لوگوں پر لازم ہے کہ وہ ایک دوسرے کو قرآن مجید سکھائیں کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ ہے مگر جو ان میں سے تعلیم دے گا تو وہ باقی لوگوں کی طرف سے کفایت کرنے والا ہوگا جیسا کہ نماز جنازہ تمام لوگوں پر فرض ہے مگر بعض کے ادا کر لینے سے باقی کی طرف سے کفایت ہو جائے گی اور اگر کوئی شخص کسی سے اپنے رشتہ دار کے نماز جنازہ پڑھنے کی اجرت مانگے تو یہ جائز نہیں ہے کیونکہ وہ اس عمل کی اجرت مانگ رہا ہے جو اس پر لازم ہے۔ اسی طرح قرآن مجید بھی ایک دوسرے کو سکھانا فرض ہے البتہ بعض کے سکھا دینے سے باقی کی طرف سے کفایت ہو جائے گی۔ فلہٰذا اگر کوئی کسی کو تعلیم قرآن کے لئے اجرت پر رکھے تو یہ اجارہ اور اجرت دونوں ناجائز ہیں کیونکہ اس فرض عمل پر اجارہ کیا ہے اور اس عمل کو سقوط فرض کے لئے اسے خود کرنا لازم تھا مگر اجاروں میں مزدور اپنے مستاجر کے لئے عمل کرتا ہے تبھی تو اجارہ درست ہوتا ہے اور وہ بدل کا مالک بنتا ہے۔ آپ نے تعلیم قرآن مجید کے سلسلے میں جو بات کہی ہے کیا اس پر کوئی چیز آپ ﷺ سے بھی منقول ہے۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ سے بہت سی روایات وارد ہیں مثلاً "لاتاکلوا بالقرآن" نمبر۲ حضرت عبادہؓ سے مروی ہے کہ میں بعض اصحاب صفہ کو قرآن مجید پڑھاتا تھا۔ ان میں سے ایک نے مجھے ایک کمان ہدیہ میں دی اور اصرار کیا کہ اس کو راہ خدا کے لئے قبول فرمائیں۔ میں نے یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ذکر کی تو آپ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کی کمان کا طوق ڈالیں تو اسے قبول کر لو۔

تخریج : بخاري في الطب باب ٣٣، مسلم في السلام ٦٥/٦٦، مسند احمد ٣، ٤٤/٢۔

فریق اول کا مؤقف: ان آثار کو سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تعلیم قرآن پر اجرت میں حرج نہیں۔

فریق ثانی کا مؤقف: تعلیم قرآن پر اجرت جائز نہیں جس طرح کہ نماز کی تعلیم پر اجرت جائز نہیں۔

مؤقف اول کا جواب: اس سلسلہ میں جو روایات پیش کی گئی ہیں ان میں جس اجرت کا ذکر ہے وہ قرآن مجید کی تعلیم پر نہیں وہ دم پر اجرت ہے اور اس میں قرآن مجید پر اجرت کا قصد نہیں کیا گیا اور اس میں ت وہم بھی یہی کہتے ہیں کہ دم کرنے اور ہر قسم کے علاج معالجہ پر اجرت درست ہیں اگر چہ ہم یہ جانتے ہیں اس پر اجرت لینے والا بعض اوقات قرآن مجید کے کسی حصہ کے ساتھ بھی دم کرتا ہے۔

وجہ جواز: ایک دوسرے کو دم کرنا واجب نہیں فلہٰذا اگر وہ ایسے عمل پر اجارہ کریں جو ان پر لازم نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ مگر

لوگوں پر لازم ہے کہ وہ ایک دوسرے کو قرآن مجید سکھائیں کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ ہے مگر جو ان میں سے تعلیم دے گا تو وہ باقی لوگوں کی طرف سے کفایت کرنے والا ہوگا جیسا کہ نماز جنازہ تمام لوگوں پر فرض ہے مگر بعض کے ادا کر لینے سے باقی کی طرف سے کفایت ہو جائے گی اور اگر کوئی شخص کسی سے اپنے رشتہ دار کے نماز جنازہ پڑھنے کی اجرت مانگے تو یہ جائز نہیں ہے کیونکہ وہ اس عمل کی اجرت مانگ رہا ہے جو اس پر لازم ہے۔ اسی طرح قرآن مجید بھی ایک دوسرے کو سکھانا فرض ہے البتہ بعض کے سکھا دینے سے باقی کی طرف سے کفایت ہو جائے گی۔

فلہٰذا اگر کوئی کسی کو تعلیم قرآن کے لئے اجرت پر رکھے تو یہ اجارہ اور اجرت دونوں ناجائز ہیں کیونکہ اس فرض عمل پر اجارہ کیا ہے اور اس عمل کو سقوط فرض کے لئے اسے خود کرنا لازم تھا مگر اجاروں میں مزدور اپنے مستاجر کے لئے عمل کرتا ہے تبھی تو اجارہ درست ہوتا ہے اور وہ بدل کا مالک بنتا ہے۔

سوال: آپ نے تعلیم قرآن مجید کے سلسلے میں جو بات کہی ہے کیا اس پر کوئی چیز آپ ﷺ سے بھی منقول ہے۔

جواب: اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ سے بہت سی روایات وارد ہیں مثلاً "لاتاکلوا بالقرآن" نمبر ۲ حضرت عبادہؓ سے مروی ہے کہ میں بعض اصحاب صفہ کو قرآن مجید پڑھاتا تھا۔ ان میں سے ایک نے مجھے ایک کمان ہدیہ میں دی اور اصرار کیا کہ میں اس کو راہ خدا کے لئے قبول فرمائیں۔ میں نے یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ذکر کی تو آپ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کی کمان کا طوق ڈالیں تو اسے قبول کرلو۔

تخریج: ابو داؤد فی البیوع باب ۳٦' ابن ماجہ فی التجارات باب ۸' مسند احمد ٥/٣١٥۔

ہم نے ان روایات کو باب التزویج علی سورة من القرآن کتاب النکاح میں ذکر کیا ہے۔ اس سلسلہ کی مزید روایات ملاحظہ ہوں۔

۵۸۸۵: مَا قَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ سَعِيْدِ بْنِ إِيَاسٍ الْجَرِيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِيرِ عَنْ أَخِيْهِ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِيرِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ: قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلٰى أَذَانِهِ أَجْرًا فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَذَانَ بِالْأَجْرِ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

۵۸۸۵: مطرف بن شخیر نے عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ایسا موذن مقرر کرو جو اذان پر اجرت نہ لے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اجرت پر اذان کو ناپسند فرمایا۔

تخریج: ترمذی فی الصلاة باب ٤١' نسائی فی الاذان باب ٣٢' ابن ماجہ فی الاذان باب ٣' مسند احمد ٢١٧/٤۔

روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما:

۵۸۸۶: مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ :ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ التَّیْمِیُّ قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ یَحْیَی الْبَکَّاءِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عُمَرَ إِنِّیْ أُحِبُّکَ فِی اللّٰہِ . فَقَالَ لَہٗ ابْنُ عُمَرَ لٰکِنِّیْ أَبْغَضُکَ فِی اللّٰہِ لِأَنَّکَ تَبْغِیْ فِیْ أَذَانِکَ أَجْرًا وَتَأْخُذُ عَلَی الْأَذَانِ أَجْرًا . فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا کَرَاہِیَۃَ الْاِسْتِئْجَارِ عَلَی الْأَذَانِ فَالْاِسْتِجْعَالُ عَلٰی تَعْلِیْمِ الْقُرْآنِ کَذٰلِکَ أَیْضًا لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ أُمِرَ بِالتَّبْلِیْغِ عَنِ اللّٰہِ وَلَوْ آیَۃً مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ وَأَوْجَبَ اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّہٖ التَّبْلِیْغَ عَنْہُ فَقَالَ یَا أَیُّہَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَیْکَ مِنْ رَبِّکَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ . وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مِثْلِ ذٰلِکَ أَیْضًا

۵۸۸۶: یحییٰ البکاء سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہا مجھے اللہ تعالیٰ کی خاطر تم سے محبت ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا مگر میں تم سے اللہ تعالیٰ کی خاطر بغض رکھتا ہوں کیونکہ تم اپنی اذان پر اجرت لیتے ہو۔ ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اذان پر کسی کو اجرت دے کر رکھنا مکروہ ہے اور قرآن مجید کی تعلیم پر اجارہ یہی حکم رکھتا ہے کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن مجید کی ایک بھی آیت کو پہنچا دینے کا حکم فرمایا ہے اور اپنے پیغمبر پر تبلیغ کو فرض فرمایا اور فرمایا اے رسول اللہ ﷺ جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر اتارا گیا اس کو پہنچا دیں اور اگر آپ ایسا نہ کریں تو آپ نے اپنی رسالت کی تبلیغ نہ کی اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔ ”یاایھاالرسول بلغ ماانزل الیک......“۔

تبلیغ رسالت کے سلسلہ میں مزید فرمایا:

۵۸۸۷: فِیْمَا حَدَّثَنَا أَبُوْبَکْرَۃَ وَإِبْرَاہِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ جَمِیْعًا قَالَا :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِیِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِیَّۃَ عَنْ أَبِیْ کَبْشَۃَ السَّلُوْلِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّہٗ قَالَ :قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ آیَۃً مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ إِسْرَائِیْلَ وَلَا حَرَجَ فِیْ ذٰلِکَ وَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ . فَأَوْجَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ہٰذَا الْحَدِیْثِ عَلٰی أُمَّتِہٖ التَّبْلِیْغَ عَنْہُ .ثُمَّ قَدْ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ التَّبْلِیْغِ عَنْہُ وَالْحَدِیْثِ عَنْ غَیْرِہٖ فَقَالَ وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ إِسْرَائِیْلَ وَلَا حَرَجَ أَیْ :وَلَا

حَرَجَ عَلَيْكُمْ فِيْ أَنْ لَا تُحَدِّثُوْا عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ . فَالْإِسْتِجْعَالُ عَلٰى ذٰلِكَ اسْتِجْعَالٌ عَلَى الْفَرْضِ وَمَنِ اسْتَجْعَلَ جُعْلًا عَلٰى عَمَلٍ يَعْمَلُهُ فِيْمَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَمَلَهُ عَلَيْهِ فَذٰلِكَ عَلَيْهِ حَرَامٌ لِأَنَّهُ إِنَّمَا يَعْمَلُهُ لِنَفْسِهِ لِيُؤَدِّيَ بِهٖ فَرْضًا عَلَيْهِ .وَمَنِ اسْتَجْعَلَ جُعْلًا عَلٰى عَمَلٍ يَعْمَلُهُ لِغَيْرِهٖ مِنْ رُقْيَةٍ أَوْ غَيْرِهَا وَإِنْ كَانَتْ بِقُرْآنٍ أَوْ عِلَاجٍ أَوْ مَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ فَذٰلِكَ جَائِزٌ وَالْإِسْتِجْعَالُ عَلَيْهِ حَلَالٌ .فَيَصِحُّ بِمَا ذَكَرْنَا مَعَانِيْ مَا قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنَ النَّهْيِ وَمِنَ الْإِبَاحَةِ وَلَا يَتَضَادُّ ذٰلِكَ فَيَتَنَافٰى .وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .

۵۸۸۷: ابو کبشہ سلولی نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔"بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً ...." کہ ایک آیت قرآن بھی ہوتو وہ بھی میری طرف سے پہنچاؤ اور بنی اسرائیل کی باتیں نقل کرنے میں حرج نہیں اور جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا: (فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ) تو اسے اپنا ٹھکانہ جہنم بنالینا چاہئے۔اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے امت پر تبلیغ کو لازم فرمایا۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے آپ کی طرف سے بات کے پہنچانے اور دوسروں سے بات نقل کرنے میں فرق کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ بنی اسرائیل سے بات بیان کرنے میں حرج نہیں یعنی تم پر ان سے بیان نہ کرنے میں کچھ گناہ نہیں۔ پس اس پر انعام و اجرت کو طلب کرنا جو کہ اس پر فرض ہے تو یہ فرض پر اجرت کو چاہنا ہے جو کہ اس پر حرام ہے کیونکہ وہ اپنی ذات کے لئے عمل کرتا ہے تاکہ فریضہ کی ادائیگی ہو اور جو عمل دوسرے کے لئے کیا جائے مثلاً جھاڑ پھونک وغیرہ اگرچہ قرآن مجید کی آیات سے ہو یا علاج وغیرہ اس پر اجرت جائز ہے اور حلال ہے۔اس بات کو سامنے رکھنے سے آثار مذکورہ کے معانی درست ہو جاتے ہیں اور ان میں منافات اور تضاد نہیں رہتا۔یہ تمام امام ابوحنیفہ ؒ ابو یوسف ؒ محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : بخاری فی احادیث الانبیاء باب ۵۰، ترمذی فی العلم باب ۱۳، دارمی فی المقدمه باب ۴۶، مسند احمد ۲، ۱۵۹/۲۰۲۔

بَابُ الْجُعْلِ عَلَى الْحِجَامَةِ هَلْ يَطِيْبُ لِلْحَجَّامِ أَمْ لَا ؟

حجام کے لئے سینگی لگانے کی اُجرت جائز ہے یا ناجائز؟

اس سلسلہ میں ایک فریق کا قول یہ ہے کہ اجرت حجام حرام ہے اس قول کو امام احمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔
فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ یہ اجرت جائز ہے اور عدم جواز کی روایات تمام تر منسوخ ہیں۔(العینی ص ۵۵۶)

۵۸۸۸: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْخَزَّازُ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ قَدْ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَدْ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اِنَّ كَسْبَ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ .

۵۸۸۸: سائب بن یزید نے بیان کیا کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے والے کی کمائی ناپاک ہے۔

تخریج : مسلم فی المساقاة ۴۰، ۴۱/۴۰، ترمذی فی البیوع باب ۴۶، نسائی فی الصید باب ۱۵، مسند احمد ۴۶۴/۳، ۱۴۱/۴، ۱۴۰۔

۵۸۸۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ :حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ :حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ قَالَ :حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ :سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۸۸۹: سائب بن یزید نے بیان کیا کہ میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا۔

۵۸۹۰: وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ جَمِيْعًا قَالَا :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ :ثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِيْ مَعْرُوْفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ السُّحْتِ كَسْبَ الْحَجَّامِ .

۵۸۹۰: عطاء نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے والے کی کمائی حرام ہے۔

۵۸۹۱: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ :ثَنَا شِهَابٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۸۹۱: عطاء نے حضرت ابو ہریرہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۸۹۲: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ : قَدْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسْبَ الْحَجَّامِ .

۵۸۹۲: عبدالعزیز بن زیاد نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے حجام کی کمائی کو حرام قرار دیا۔

۵۸۹۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ :أَنْبَأَنَا سَعِيْدٌ قَالَ :ثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ :قَدْ اشْتَرَى أَبِي حَجَّامًا فَكَسَرَ مَحَاجِمَهُ .فَقُلْتُ لَهُ :يَا أَبَتِ لِمَ كَسَرْتَهَا ؟ فَقَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :وَلَيْسَ فِي هٰذَا دَلِيْلٌ عَلَى تَحْرِيْمِ كَسْبِ الْحَجَّامِ وَلٰكِنْ إِنَّمَا أَتَيْنَا بِهِ لِئَلَّا يَتَوَهَّمَ مُتَوَهِّمٌ أَنَّا قَدْ أَغْفَلْنَاهُ وَإِنَّمَا فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ كَرَاهِيَةُ أَبِي جُحَيْفَةَ لِذٰلِكَ فَقَطْ .فَأَمَّا مَا فِي ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْيِهِ عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ فَهُوَ مَا يُبَاعُ بِهِ الدَّمُ لَا غَيْرُ ذٰلِكَ .فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى كَرَاهِيَةِ كَسْبِ الْحَجَّامِ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :إِنَّ كَسْبَ الْحَجَّامِ كَسْبُ ذِي دَنَسٍ فَيُكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يُدَنِّسَ نَفْسَهُ وَيُدِيْنَهَا بِذٰلِكَ .فَأَمَّا أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ فِي نَفْسِهِ حَرَامًا فَلَا .وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ

۵۸۹۳: سعید نے ہمیں مطلع کیا کہ عون بن ابی جحیفہ نے بیان کیا کہ میرے والد نے ایک سینگی لگانے والے (غلام) کو خریدا پھر اس کے سینگی لگانے والے آلات توڑ دیئے میں نے کہا ابا جی! آپ نے یہ آلات کیوں توڑ ڈالے؟ تو فرمانے لگے جناب رسول اللہ ﷺ نے خون کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: اس روایت میں حجام کی کمائی کے حرام ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے اس روایت کو ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ کسی کو یہ وہم نہ ہو کہ ہم اس سے بے خبر ہیں۔ بس اس روایت سے اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ حضرت ابو جحیفہ نے اس کو ناپسند کرتے ہوئے ایسا کیا۔ رہا یہ سوال کہ خون کی قیمت سے منع فرمایا تو اس کا اطلاق خون فروخت کرنے پر ہوتا ہے اس کے علاوہ نہیں۔ بعض لوگوں نے کہا کہ حجام کی کمائی مکروہ ہے اس کی دلیل مندرجہ بالا روایات ہیں۔ دوسروں نے کہا سینگی لگوانے کا پیشہ گندا پیشہ ہے آدمی کو چاہئے کہ وہ اپنے کو اس پیشے میں ملوث کر کے اپنے کو عیب دار نہ کرے اس کو اختیار نہ کرے باقی بذات خود یہ حرام نہیں۔ دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : مسند احمد ٤/٣٠٨، ٣٠٩۔

۵۸۹۴: بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ وَالرَّبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَا :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ :ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ أَنَّهُ قَالَ : احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ فِي ذٰلِكَ.

۵۸۹۴: عبداللہ بن طاؤس نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے۔ آپ ﷺ نے سینگی لگوائی اور حجام کو اس کی مزدوری عنایت فرمائی۔

تخریج : بخاری فی الاجاره باب۱۸، والبیوع باب۳۹، مسلم فی المساقاة ٦٥، ابو داؤد فی البیوع باب۳۸، ابن ماجه فی التجارات باب۱۰، مسند احمد ۲۹۰/۱، ۳۵۱/۳۳۳، ۳٦٥/۲٤۱، ۲۹۲/۲٥۰۔

۵۸۹۵: وَقَدْ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجِيزِيُّ قَالَ :ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ح .وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوسَى قَالَ :ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَا :ثَنَا وُهَيْبٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۵۸۹۵: حسین بن حکم جیزی نے عفان بن مسلم۔ سند نمبر۲ احمد بن داؤد بن موسیٰ نے سہل بن بکار نے وہیب نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۸۹۶: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ أَنَّهُ قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى غُلَامٍ حَجَّامٍ فَجَاءَ فَحَجَمَهُ فَأَعْطَاهُ أَجْرًا مُدًّا أَوْ نِصْفَ مُدٍّ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ ذٰلِكَ .

۵۸۹۶: شعبی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک غلام حجام کی طرف پیغام بھیجا۔ پس اس نے سینگی لگوائی تو آپ نے اس کو ایک مد یا نصف مد اس کی مزدوری عنایت فرمائی۔ (ابن عباسؓ فرماتے ہیں) اگر یہ حرام ہوتی تو آپ اس کو عنایت نہ فرماتے۔

تخریج : روایت ۵۸۹۵ ملاحظه هو۔

۵۸۹۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ : احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ ذٰلِكَ .

۵۸۹۷: عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوائی اور حجام کو اس کی اُجرت عنایت فرمائی۔ اگر یہ حرام ہوتی تو آپ اس کو عنایت نہ فرماتے۔

۵۸۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ حَجَّامًا كَانَ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَيْبَةَ الْحَجَّامُ

حَجَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ أَجْرَهُ وَحَطَّهُ عَنْهُ طَائِفَةٌ مِنْ غَلَّتِهِ أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَهْلُهُ طَائِفَةً مِنْ غَلَّتِهِ . فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :فَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمَا أَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۸۹۸: ابوطالب نے عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی ہے ایک حجام کا نام ابوطیبہ الحجام تھا اس نے آپ کو سینگی لگائی تو آپ نے اس کو اس کی مزدوری عنایت فرمائی اور اس کے خراج میں سے کچھ حصہ کم کر دیا یا اس کے مالکوں نے اس سے خراج کا کچھ حصہ کم کر دیا۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں اگر یہ حرام ہوتی تو جناب رسول اللہ ﷺ اس کو عنایت نہ فرماتے۔

۵۸۹۹: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ احْتَجَمَ فَأَمَرَ الْحَجَّامَ بِصَاعٍ مِنْ طَعَامٍ وَأَمَرَ مَوَالِيَهُ أَنْ يُخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنَ الْخَرَاجِ شَيْئًا .

۵۸۹۹: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سینگی کھنچوائی پھر حجام کو ایک صاع (غلہ) دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں کو حکم فرمایا کہ وہ اس کے خراج میں سے کچھ کم کر دیں۔

تخریج : اخرج بنحوه بخاری فی البیوع باب۳۹' والاجاره باب۱۹/۱۷' مسلم فی المساقاة ٦٦/٦٤' ابو داؤد فی البیوع باب۳۸' مالك فی الاستیذان ٢٦' مسند احمد ١' ٢٨٢/٣٦٥۔

۵۹۰۰: وَحَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا أَبَا طَيْبَةَ الْحَجَّامَ فَحَجَمَهُ فَسَأَلَهُ كَمْ ضَرِيْبَتُكَ فَقَالَ :ثَلَاثَةُ أَصْوُعٍ فَوَضَعَ عَنْهُ صَاعًا مِنْهَا .

۵۹۰۰: سلیمان بن قیس نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ ابوطیبہ حجام کو بلوایا اس نے سینگی لگائی تو آپ نے دریافت فرمایا تیرا خراج کتنا ہے اس نے کہا تین صاع (یومیہ) تو آپ نے ایک صاع اس سے کم کر دیا۔

تخریج : مسند احمد ٣٥٣/٣۔

۵۹۰۱: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ أَيْضًا سَوَاءً .

۵۹۰۱: سلیمان بن قیس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی۔ پھر اس روایت کا اسی طرح تذکرہ کیا۔

۵۹۰۲: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ قَالَ :ثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ

الْاَعْلٰی عَنْ أَبِیْ جَمِیْلَةَ عَنْ عَلِی قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَی الْحَجَّامَ أَجْرَهُ.

۵۹۰۲: ابو جمیلہ نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوائی اور حجام کو اس کی مزدوری دی۔

۵۹۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ :ثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ :ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ فِیْ کَسْبِ الْحَجَّامِ عَلِفَةُ النَّاضِحِ أَوْ قَالَ اعْلِفْ ذٰلِكَ نَاضِحَكَ .

۵۹۰۳: ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے حجام کی مزدوری کے سلسلہ میں فرمایا وہ پانی لانے والے اونٹ کے چارے کی طرح ہے یا اس طرح فرمایا وہ تیرا پانی لانے والا اونٹ ہے تو اس کو چارہ ڈال۔

۵۹۰۴: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ ح .

۵۹۰۴: ابراہیم بن داؤد نے عمرو بن عون سے۔

۵۹۰۵: وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَیَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ :ثَنَا الْمُعَلّٰی بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَی الْحَجَّامَ أَجْرَهُ .

۵۹۰۵: محمد بن سیرین نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوائی اور حجام کو اس کی مزدوری دی۔

۵۹۰۵: وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَیَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ :ثَنَا الْمُعَلّٰی بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَی الْحَجَّامَ أَجْرَهُ .

۵۹۰۶: عاصم نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ ابو طیبہ نے جناب رسول اللہ ﷺ کے سینگی لگائی جبکہ آپ روزے سے تھے پھر آپ نے اس کو اس کی مزدوری عنایت فرمائی۔ انسؓ کہتے ہیں کہ اگر یہ حرام ہوتی تو آپ اس کو بالکل نہ دیتے۔

۵۹۰۷: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَکْرٍ السَّهْمِیُّ قَالَ :ثَنَا حُمَیْدُ الطَّوِیْلُ أَنَّهُ

قَالَ :سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ .فَقَالَ : احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ الْحَجَّامُ فَأَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهٗ لِيُخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ غَلَّتِهٖ شَيْئًا فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ .

۵۹۰۷: حمید الطّویل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ سے حجام کی کمائی کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوائی اور سینگی لگانے والا ابوطیبہ تھا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اسے دو صاع غلہ دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں سے بات چیت کی تا کہ وہ اس کے خراج میں سے کچھ کم کر دیں انہوں نے ایسا کر دیا۔

۵۹۰۸: وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِىْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ أَنَّ حُمَيْدًا قَدْ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۹۰۸: حمید نے بیان کیا کہ انسؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے متعلق اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۹۰۹: وَقَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ أَيْضًا قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِىْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ أَيْضًا مِثْلَ ذٰلِكَ سَوَاءً .

۵۹۰۹: حمید الطّویل نے حضرت انسؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے پھر انہوں نے اس روایت کو اسی طرح نقل کیا۔

۵۹۱۰: وَقَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.فَفِىْ هٰذِهِ الْآثَارِ إِبَاحَةُ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ قَدْ تَأَخَّرَ عَنِ النَّهْيِ الَّذِىْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ أَوْ تَقَدَّمَهٗ .

۵۹۱۰: حمید الطّویل نے حضرت انسؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ پس ان روایات سے حجام کی کمائی کے مباح ہونے کا ثبوت ملتا ہے اب اس میں یہ احتمال پیدا ہوا کہ اس ممانعت سے پہلے کی بات ہے یا بعد کی بات ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے حجام کی کمائی کے مباح ہونے کا ثبوت ملتا ہے اب اس میں یہ احتمال پیدا ہوا کہ اس ممانعت سے پہلے کی بات ہے یا بعد کی بات ہے۔

روایات پر غور:

۵۹۱۱: فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ح .

۵۹۱۱: یونس نے عبداللہ بن یوسف سے نقل کیا۔

۵۹۱۲: وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَا :ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِيْ عُفَيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ عَنْ مُحَيِّصَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَدْ كَانَ لَهُ غُلَامٌ حَجَّامٌ يُقَالُ لَهُ نَافِعٌ وَأَبُو طَيْبَةَ فَانْطَلَقَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ خَرَاجِهِ فَقَالَ لَا تَقْرَبْنَّهُ فَرَدَّ ذٰلِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اعْلِفْ بِهِ النَّاضِحَ اجْعَلُوْهُ فِيْ كِرْشِهِ .

۵۹۱۲: ربیع موذن نے اپنی سند کے ساتھ محیصہ بن مسعود انصاریؓ سے نقل کیا کہ ان کا ایک حجام غلام تھا جن کا نام نافع وابوطیبہ پکارا جاتا تھا۔ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گیا اور اپنے خراج کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا تم ہرگز اس کے قریب مت جاؤ۔ اس نے اپنا سوال بار بار دھرایا تو آپ نے فرمایا اس کو ماشکی والا چارہ دو اور اس کو اپنی اوجری میں رکھو (یعنی پیٹ بھر دو)

۵۹۱۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ :ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ :ثَنَا طَارِقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَافِعَةَ بْنَ رَافِعٍ أَوْ رَافِعَ بْنَ رَافِعَةَ الشَّكُّ مِنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ قَدْ جَاءَ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَقَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ وَأَمَرَنَا أَنْ نُطْعِمَهُ نَاضِحَنَا.

۵۹۱۳: طارق بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ رافعہ بن رافع یا رافع بن رافعہ انہی سے متعلق ان کو شک ہے وہ مجلس انصار میں آیا اور کہنے لگا جناب رسول اللہ ﷺ نے حجام کی کمائی سے منع فرمایا اور ہمیں حکم دیا کہ ہم وہ اس کو پانی والے اونٹ کا چارہ کھلائیں (یعنی پیٹ بھر کھا دیں)

۵۹۱۴: وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْكَاتِبُ قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ عَنِ الْمُحَيِّصَةِ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ لَهُ حَجَّامٌ وَاسْمُ الرَّجُلِ الْمُحَيِّصَةُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَنَهَاهُ أَنْ يَأْكُلَ كَسْبَهُ ثُمَّ عَادَ فَنَهَاهُ ثُمَّ عَادَ فَنَهَاهُ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُهُ حَتّٰى قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْلِفْ كَسْبَهُ نَاضِحَكَ وَأَطْعِمْهُ رَقِيْقَكَ .

۵۹۱۴: بنو حارث کے محیصہؓ کا ایک غلام حجام تھا محیصہ نے خود اس کے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے اس کی آمدنی کھانے سے منع فرمایا پھر دوبارہ سوال کیا تو آپ نے منع کر دیا۔ پھر تیسری بار سوال کیا تو آپ نے منع کر دیا۔ پھر چوتھی مرتبہ سوال کیا تو آپ نے منع کر دیا وہ بار بار اپنا سوال دھراتا رہا۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا اس کی کمائی اپنے پانی والے اونٹ کو کھلا دو اور اونٹ اپنے غلام کو کھلا دو۔

تخریج : مسند احمد ٤/٢٤١۔

۵۹۱۵: وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ أَنَّ مُحَيِّصَةَ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ.

تخریج : ترمذی فی البیوع باب٤٧، مسند احمد ٥، ٤٣٥/٤٣٦۔

۵۹۱۵: حرام بن سعد بن محیصہ نے روایت کی کہ حضرت محیصہؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۹۱۶: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ فُدَيْكٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ الْحَارِثِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهٗ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ.

۵۹۱۶: حرام بن سعد بن محیصہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے (محیصہ نے) جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۹۱۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسَى قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۹۱۷: اسد بن موسیٰ نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۹۱۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ أَحَدِ بَنِيْ حَارِثَةَ عَنْ أَبِيْهَا فَذَكَرَ مِثْلَهٗ. فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْاِبَاحَةِ فِيْ هٰذَا اِنَّمَا كَانَ بَعْدَمَا نَهَاهُ عَنْهُ نَهْيًا عَامًّا مُطْلَقًا عَلٰى مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ .وَفِيْ اِبَاحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَهُ الرَّقِيْقَ أَوِ النَّاضِحَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهٗ

لَيْسَ بِحَرَامٍ .أَلَا تَرَى أَنَّ الْمَالَ الْحَرَامَ الَّذِي لَا يَحِلُّ أَكْلُهُ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُطْعِمَهُ رَقِيقَهُ وَلَا نَاضِحَهُ لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّقِيقِ أَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ . فَلَمَّا ثَبَتَ اِبَاحَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ أَنْ يَعْلِفَ ذٰلِكَ نَاضِحَهُ وَيُطْعِمَ رَقِيقَهُ مِنْ كَسْبِ حَجَّامِهِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى نَسْخِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ نَهْيِهِ عَنْ ذٰلِكَ وَثَبَتَ حِلُّ ذٰلِكَ لَهُ وَلِغَيْرِهِ. وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا أَيْضًا لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا الرَّجُلَ يَسْتَأْجِرُ الرَّجُلَ يَفْصِدُ لَهُ عِرْقًا أَوْ يَنْزِعُ لَهُ حِمَارًا فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ جَائِزًا وَالْإِسْتِئْجَارُ عَلٰى ذٰلِكَ جَائِزٌ فَالْحِجَامَةُ أَيْضًا كَذٰلِكَ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَمَّنْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

۵۹۱۸: حرام بن محیصہ بنی حارثہ سے تھے انہوں نے اپنے والد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ان روایات سے یہ دلالت مل گئی کہ یہ اباحت ممانعت کے بعد تھی اور وہ ممانعت عام اور مطلق تھی۔جیسا کہ پہلے آثار اس پر دلالت کرتے ہیں اور آپ ﷺ کا فرمانا کہ اسے اپنے غلام یا پانی والے اونٹ کو کھلا دو۔یہ واضح دلیل ہے کہ یہ حرام نہ تھی ذرا غور تو فرمائیں کہ جو مال حرام ہے وہ اپنے غلام کو کھلانا اور اپنے پانی والے اونٹ کو کھلانا بھی جائز نہیں۔کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے غلاموں کے سلسلہ میں فرمایا: "اطعموهم مماتأكلون" (بخاری فی الزهد : ۷٤) پس جب محیصہؓ کے لئے اس کی اباحت ثابت ہوگئی کہ وہ اپنے پانی والے اونٹ کو کھلائیں یا اپنے غلام کو اپنے حجام کی اجرت کھلائیں اس سے سابقہ نہی کا نسخ معلوم ہوتا ہے اور اس اجرت کی اس کے لئے اور دوسروں کے لئے حلت ثابت ہوئی۔یہ امام ابوحنیفہ' ابویوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ہمارے نزدیک نظر کا تقاضا بھی یہی ہے کہ یہ حلال ہو۔کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ آدمی کسی سے اجارے کا معاملہ کرتا ہے اور اپنی رگ میں اس سے فصد کھلواتا ہے یا تو یہ جائز ہوگا اور اس پر حصول اجرت بھی جائز ہے حجامت کا بھی یہی حال ہے۔جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرام سے بھی اس کی اباحت مروی ہے۔

تخریج : بخاری فی الزهد ۷٤' مسند احمد ٤/۳٦٦' ۳' ۱٦٨۔

اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے تائید:

جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرام سے بھی اس کی اباحت مروی ہے۔

۵۹۱۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيُّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ لَهُ :إِنَّ لِيْ غُلَامًا

حَجَّامًا وَاِنَّ أَهْلَ الْعِرَاقِ يَزْعُمُوْنَ اَنِّيْ آكُلُ ثَمَنَ الدَّمِ .فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ :لَقَدْ كَذَبُوْا اِنَّمَا تَأْكُلِيْنَ خَرَاجَ غُلَامِكِ .

۵۹۱۹: موسیٰ بن علی لخمی نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں ابن عباسؓ کے پاس تھا ان کے پاس ایک عورت آ کر کہنے لگی میرا ایک غلام حجام ہے اہل عراق گمان کرتے ہیں کہ میں خون فروخت کر کے کھاتی ہوں۔ حضرت ابن عباسؓ کہنے لگے انہوں نے غلط کہا تم اپنے غلام کا خراج کھاتی ہو۔

۵۹۲۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ :وَحَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّأْيِ أَنَّ الْحَجَّامِيْنَ قَدْ كَانَ لَهُمْ سُوْقٌ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ

۵۹۲۰: ربیعہ بن ابو عبدالرحمن کہتے ہیں کہ حجاموں کا ایک پورا بازار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تھا۔

۵۹۲۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ أَنَّهُ قَالَ - :وَقَدْ أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ -أَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَزَالُوْا مُقِرِّيْنَ بِأَجْرِ الْحِجَامَةِ وَلَا يُنْكِرُوْنَهَا .

۵۹۲۱: لیث نے یحییٰ بن سعید انصاریؒ سے نقل کیا کہ مسلمان ہمیشہ سے سینگی لگانے کی اجرت کے قائل رہے ہیں اور انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا۔

اللغات: الحجامہ۔ سینگی لگوانا۔ الناضح۔ پانی والا اونٹ۔ غلة۔ خراج۔ محاجم۔ آلات حجامت۔

اس باب میں سینگی لگانے کی اجرت کی حلت کو روایات ونظر سے ثابت کر کے پھر اس کا معمول ہونا بھی بتلایا ہے۔

بَابُ اللُّقَطَةِ وَالضَّوَالِّ

گری پڑی اور گم شدہ چیز

کسی گری پڑی چیز کو اٹھانے کے متعلق بعض لوگ تو مطلقاً ناجائز قرار دیتے ہیں اور بعض متقدمین نے اس کے اٹھانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف یہ ہے کہ اس چیز کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو تو اسے اٹھا لینا پڑے رہنے اور چھوڑنے سے بہتر ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے تمام جگہ کے لقطہ کا حکم یکساں ہے اگر تشہیر پر بھی مالک نہ ملے تو ضرورت مند خود استعمال کرے ورنہ بیت المال میں جمع کرادے یا کسی غریب پر مالک کی نیت سے صرف کردے۔

۵۹۲۲: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِى الْعَلَاءِ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِيرِ عَنْ أَبِىْ مُسْلِمِ الْجُذَامِيِّ عَنِ الْجَارُوْدِ أَنَّهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ضَالَّةَ الْمُسْلِمِ حَرْقُ النَّارِ

۵۹۲۲: ابو مسلم جذامی نے حضرت جارود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ مؤمن کی گمشدہ چیز وہ آگ کی جلن ہے۔

تخریج : ترمذی فی الاشربه باب ۱۱ ' ابن ماجه فی اللقطه باب ۱ ' دارمی فی البيوع باب ۶۱ ' مسند احمد ۵/۴ ' ۸۰/۲۵۔

۵۹۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَزِيْدَ أَخِى مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِىْ مُسْلِمِ الْجُذَامِيِّ عَنِ الْجَارُوْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ ضَالَّةَ الْمُسْلِمِ أَوِ الْمُؤْمِنِ حَرْقُ النَّارِ .

۵۹۲۳: ابو مسلم جذامی نے حضرت جارود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا مسلم کا گمشدہ یا مؤمن کا گمشدہ وہ آگ کی جلن ہے۔

۵۹۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ : حَدَّثَنِىْ حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ قَالَ :ثَنَا الْحَسَنُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِيرِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ :قَدْ كُنَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ نَفَرٍ مِنْ بَنِىْ عَامِرٍ .فَقَالَ لَنَا أَلَا أَحْمِلُكُمْ ؟ فَقُلْتُ :اِنَّا نَجِدُ فِى الطَّرِيْقِ هَوَامِّى الْاِبِلِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ضَالَّةَ الْمُسْلِمِ حَرْقُ النَّارِ .فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى أَنَّ الضَّوَالَّ حَرَامٌ أَخْذُهَا عَلٰى كُلِّ حَالٍ لِلتَّعْرِيفِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ

بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :اِنَّهٗ لَمْ يُرِدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا فِي هٰذِهِ الْآثَارِ تَحْرِيْمَ أَخْذِ الضَّالَّةِ لِلتَّعْرِيفِ وَاِنَّمَا أَرَادَ أَخْذَهَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ .

۵۹۲۴: حسن نے مطرف بن شخیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے ہم بنی عامر کے ایک وفد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو فرمایا کیا میں تمہیں سواری نہ دوں؟ میں نے کہا ہم راہ میں اونٹوں کا گلہ پاتے ہیں تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مؤمن کا گمشدہ آگ کی جلن ہے۔گمشدہ چیز کا کسی صورت لینا بھی حرام ہے خواہ تشہیر وغیرہ کے لئے کیوں نہ ہو۔انہوں نے مندرجہ بالا آثار کو دلیل بنایا ہے۔ان آثار میں آپ کی یہ ہرگز مراد نہیں کہ تشہیر کے لئے بھی ان کا لینا حرام ہے بلکہ اس کے علاوہ مقاصد کو سامنے رکھ کر لینا حرام ہے جیسا آئندہ روایات اس کو واضح کرتی ہیں۔

فریق اول کا مؤقف: گمشدہ چیز کا کسی صورت لینا بھی حرام ہے خواہ تشہیر وغیرہ کے لئے کیوں نہ ہو۔انہوں نے مندرجہ بالا آثار کو دلیل بنایا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف اور فریق اول کا جواب: ان آثار میں آپ کی یہ ہرگز مراد نہیں کہ تشہیر کے لئے بھی ان کا لینا حرام ہے بلکہ اس کے علاوہ مقاصد کو سامنے رکھ کر لینا حرام ہے جیسا آئندہ روایات اس کو واضح کرتی ہیں۔

۵۹۲۵: وَقَدْ بَيَّنَ مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَبِيْ مُسْلِمٍ الْجُذَامِيِّ عَنِ الْجَارُوْدِ أَنَّهٗ قَالَ :كُنَّا أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عَلٰى اِبِلٍ عِجَافٍ .فَقُلْنَا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَمُرُّ بِالْجُرُفِ فَنَجِدُ اِبِلًا فَنَرْكَبُهَا فَقَالَ اِنَّ ضَالَّةَ الْمُسْلِمِ حَرْقُ النَّارِ . فَكَانَ سُؤَالُهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَخْذِهَا لِأَنْ يَرْكَبُوْهَا لَا لِأَنْ يُعَرِّفُوْهَا فَأَجَابَهُمْ بِأَنْ قَالَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرْقُ النَّارِ أَيْ :اِنَّ ضَالَّةَ الْمُسْلِمِ حُكْمُهَا أَنْ يُحْفَظَ عَلٰى صَاحِبِهَا حَتّٰى تُؤَدّٰى اِلٰى صَاحِبِهَا لَا لِأَنْ يُنْتَفَعَ بِهَا لِرُكُوْبٍ وَلَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ .فَبَانَ بِذٰلِكَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَأَنَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا .وَقَدْ كَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِذٰلِكَ أَيْضًا مَنْ قَدْ حَرَّمَ أَخْذَ الضَّالَّةِ مِنْ ذٰلِكَ

۵۹۲۵: ابومسلم جذامی نے حضرت جارودؓ سے نقل کیا ہے کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کمزور اونٹوں پر سواری کی حالت میں پہنچے ہم نے کہا یارسول اللہ ﷺ! ہمارا گزر سیلاب کی گزرگاہ کے پاس سے ہوتا ہے وہاں ہم اونٹ پاتے ہیں کیا ہم ان پر سوار ہو جائیں آپ نے فرمایا مؤمن کا گمشدہ آگ کی جلن ہے۔اس وفد کے افراد کا سوال سواری کے لئے تھا تشہیر کرانے کے لئے لینے کا سوال نہ تھا تو آپ نے ان کو فرمایا "ضالة المسلم حرق النار"، یعنی مؤمن کے گمشدہ کا حکم یہ ہے کہ اس کے مالک کے لئے اس کی حفاظت کی جائے یہاں تک کہ اس کا حق

اسے پہنچ جائے اس لئے اس کو پکڑنا جائز نہیں کہ اس پر سواری کرے یا اور کوئی فائدہ اٹھائے۔

فریق اوّل کی دلیل:

۵۹۲۶: مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنِ الْمُنْذِرِ أَنَّهُ قَالَ :قَدْ كُنْتُ بِالْبَوَازِيجِ مَوْضِعٌ فَرَاحَتِ الْبَقَرُ فَرَأَى فِيهَا جَرِيْرٌ بَقَرَةً أَنْكَرَهَا .فَقَالَ لِلرَّاعِي :مَا هٰذِهِ الْبَقَرَةُ ؟ قَالَ :بَقَرَةٌ لَحِقَتْ بِالْبَقَرِ لَا أَدْرِي لِمَنْ هِيَ ؟ فَأَمَرَ بِهَا جَرِيْرٌ فَطُرِدَتْ حَتّٰى تَوَارَتْ .ثُمَّ قَالَ :قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَأْوِي الضَّالَّةَ إِلَّا ضَالٌّ . قَالُوْا :فَهٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا يُحَرِّمُ أَخْذَ الضَّالَّةِ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْآخَرِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ هُوَ ذٰلِكَ الْإِيْوَاءَ الَّذِي لَا تَعْرِيْفَ مَعَهُ. فَإِنَّهُ قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۹۲۶: ضحاک بن منذر نے حضرت منذرؓ سے روایت کی ہے کہ میں مقام بوازیج میں تھا شام کو گائیں واپس لوٹ کر آئیں تو حضرت جریرؓ نے ان میں ایک اجنبی گائے کو دیکھا۔ چرواہے سے دریافت کیا یہ کیسی گائے ہے؟ اس نے کہا کسی کی گائے گائیوں کے ساتھ آگئی ہے مجھے علم نہیں کہ یہ کس کی ہے۔ حضرت جریرؓ نے فرمایا اس کو دور چھوڑ آئیں یہاں تک کہ غائب ہو جائے پھر فرمایا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا گمشدہ کو گمراہ آدمی ٹھکانہ دیتا ہے۔ یہ روایت بھی مؤقف اول کی تائید کرتی ہے اور گمشدہ چیز کو پکڑنا حرام قرار دیتی ہے۔ اس روایت میں یہ احتمال ہے کہ اس پکڑنے والے کو گمراہ قرار دیا گیا جو تعریف کی غرض نہ رکھتا ہو جیسا کہ یہ روایت اس کی مؤید ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تخریج : ابو داؤد في اللقطه ابن ماجه في اللقطه باب ۱' مسند احمد ۳٦٠/٤۔

حاصل روایت: یہ روایت بھی مؤقف اول کی تائید کرتی ہے اور گمشدہ چیز کو پکڑنا حرام قرار دیتی ہے۔

فریق ثانی کا جواب: اس روایت میں یہ احتمال ہے کہ اس پکڑنے والے کو گمراہ قرار دیا گیا جو تعریف کی غرض نہ رکھتا ہو جیسا کہ یہ روایت اس کی مؤید ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۵۹۲۷: مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ :أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ قَدْ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِي سَالِمِ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آوَى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا

۵۹۲۷: ابو سالم جیشانی نے حضرت زید بن خالد جہنیؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی گمشدہ کو ٹھکانہ دیا وہ گمراہ ہے جبکہ اس کی تشہیر نہ کرانا چاہتا ہو۔

تخریج: مسلم فی اللقله ۱۲' مسند احمد ۱۱۷/٤۔

۵۹۲۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ :ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِإِسْنَادِهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ أَيْضًا سَوَاءً .فَبَيَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنِ الَّذِيْ يَكُوْنُ بِإِيْوَاءِ الضَّالَّةِ ضَالًّا وَأَنَّهُ الَّذِيْ لَا يُعَرِّفُهَا .فَعَادَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ إِلٰى مَعْنٰى حَدِيْثِ الْجَارُوْدِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۵۹۲۸: عبداللہ بن وہب نے عمرو بن حارثؒ سے نقل کیا پھر اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بالکل اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ اس روایت میں آپ ﷺ نے بیان کر دیا کہ وہ شخص جو گمشدہ کو عدم تشہیر کی غرض سے باندھتا ہے وہ گمراہ ہے۔ پس اس روایت کا مفہوم بھی حضرت جارود اور عبداللہ بن شخیرؓ کی روایت کی طرف لوٹ گیا۔

۵۹۲۹: وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْمَهْدِيِّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ أَبِيْهَا سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَرِدُ عَلٰى حَوْضِيْ إِبِلٌ إِلٰى أَحْرَارٌ أَسْقَيْتُهَا ؟ قَالَ وَفِي الْكَبِدِ الْحِرَاءِ أَجْرٌ .

۵۹۲۹: محمد بن سراقہ نے اپنے والد سراقہ بن مالکؓ سے روایت کی ہے کہ میں بارگاہ نبوت میں گیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میرے حوض پر پیاسے اونٹوں کے علاوہ اونٹ آتے ہیں تو میں انہیں پانی پلاتا ہوں آپ نے فرمایا پیاسے جگر کی سیرابی ثواب ہے۔

تخریج: ابن ماجه فی الادب باب۸' مسند احمد ۲۲۲/۲' ۱۷۵/٤۔

۵۹۳۰: وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ أَخَاهُ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ :قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ أَيْضًا سَوَاءً .وَهُوَ فِيْ حَالِ سَقْيِهٖ إِيَّاهَا مُؤَوِّلُهَا فَلَمْ يَنْهَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ الْإِيْوَاءِ إِذَا كَانَ إِنَّمَا يُرِيْدُ بِهٖ مَنْفَعَةَ صَاحِبِهَا وَإِبْقَاءَ هَا عَلٰى رَبِّهَا وَالثَّوَابُ فِيْهَا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْإِيْوَاءَ الْمَكْرُوْهَ

فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ إِنَّمَا هُوَ الْإِيْوَاءُ الَّذِيْ يُرَادُ بِهِ خِلَافُ حَبْسِهَا عَلٰى صَاحِبِهَا وَطَلَبُ الثَّوَابِ فِيْهَا .وَقَدْ احْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا

۵۹۳۰:عبدالرحمٰن بن مالک بن جعشمؓ نے اپنے والد سے بیان کیا کہ میرے بھائی سراقہ بن مالک نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! پھر اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔وہ پانی پلانے کے دوران ان جانوروں کو ٹھکانہ دینے والے تھے آپ نے اس کی ممانعت نہیں فرمائی کیونکہ وہ ان جانوروں کو ان کے مالکوں تک پہنچا کر ثواب حاصل کرنا چاہتے تھے۔اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضرت جریرؓ کی روایت میں جس ٹھکانے کا ذکر ہے اس سے مراد وہ ٹھکانہ نہیں جس میں اس کو مالک کے لئے روکا جائے اور ثواب مطلوب ہو۔فریق اول نے اس روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔

۵۹۳۱: قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصُّوْفِيُّ قَالَ :أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ جَمِيْعًا أَنَّ رَبِيْعَةَ بْنَ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّأْيَ حَدَّثَهُمْ جَمِيْعًا عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ أَنَّهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَ هَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنُكَ بِهَا .قَالَ :فَضَالَّةُ الْغَنَمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ .قَالَ :فَضَالَّةُ الْإِبِلِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا

۵۹۳۱:یزید مولیٰ منبعث اور زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے ایک آدمی جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت گرامی میں حاضر ہوا میں اس وقت آپ کے ساتھ تھا اور اس نے لقطہ کے متعلق سوال کیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کا بندھن اور سر بند خوب پہچان لو پھر اس کی تشہیر ایک سال تک کرو پھر اگر اس کا مالک آجائے تو مناسب ہے ورنہ تم جانو اور وہ شئی ۔اس نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ اور گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے۔فرمایا وہ تیرے لئے ہے یا تیرے بھائی کے لئے یا بھیڑیے کے لئے ہے پھر اس نے گمشدہ اونٹ سے متعلق دریافت کیا تو فرمایا۔اس کا مشکیزہ اور موزہ اس کے ساتھ ہے وہ پانی پر جائے گا اور درختوں سے کھائے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اس تک پہنچ جائے (اسے نہ چلنے میں دقت نہ پانی کی پریشانی بلکہ برداشت پر قدرت ہے)

تخریج : بخاری فی العلم باب۲۸' المساقاة باب۱۲' واللقطه باب۲' ۴/۲' ۹' ۱۱' والطلاق باب۲۲' مسلم فی اللقطه ۵/۱' ۲' ابو داؤد فی اللقطه باب۱' ترمذی فی الاحکام باب۳۵' ابن ماجه فی للقطه باب۱' مالك فی الاقضیه ۴۶' مسند احمد ۴' ۱۱۶/۱۱۷۔

۵۹۳۲: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِيُّ قَالَ :أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَرَبِيْعَةُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ جَمِيْعًا عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ : قَدْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْوَرَقِ .فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَ هَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِعْ بِهَا وَلْتَكُنْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ فَإِنْ جَاءَ لَهَا طَالِبٌ يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَأَدِّهَا إِلَيْهِ . ثُمَّ ذَكَرْنَا فِي الْحَدِيْثِ فِي الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ بِمِثْلِ مَا فِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ سَوَاءً .

۵۹۳۲: یزید مولیٰ منبعث نے زید بن خالد جہنیؓ سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے سونے چاندی اور چاندی کے ڈھلے ہوئے ٹکڑے کے متعلق سوال ہوا کہ وہ اگر گری پڑی ملے تو فرمایا اس کے بندھن اور سر بند کو اچھی طرح پہچان لو۔ پھر ایک سال تک تشہیر کرو اگر مالک معلوم نہ ہو تو اس کو استعمال کر لو۔ اور وہ تیرے پاس بطور امانت ہونی چاہئے۔ اگر کبھی اس کا مالک آ جائے تو اس کو واپس کر دو۔ پھر ہم نے روایت میں اونٹ بکری کا تذکرہ روایت یونس کی طرح کیا ہے۔

تخریج : بخاری فی الطلاق باب ۲۲' والادب باب ۲' ۳' مسلم فی اللقطه ۱' ۲' ۵' ٦' ابو داؤد فی اللقطه باب ۱' ترمذی فی الاحکام باب ۳۵' ابن ماجه فی اللقطه باب ۲/۱' مالك فی الاقضیه ٤٦' مسند احمد ١١٦/٤' ١٩٣/٥۔

۵۹۳۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ يَقُوْلُ :ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا سَوَاءً .

۵۹۳۳: یزید مولیٰ منبعث کہتے ہیں کہ میں نے زید بن خالد جہنیؓ کو فرماتے سنا پھر انہوں نے بعینہ اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔

۵۹۳۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّائِيْ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ أَيْضًا سَوَاءً غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فِيْ ذٰلِكَ وَلْيَكُنْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ .

۵۹۳۴: یزید مولیٰ منبعث نے زید بن خالد جہنیؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ البتہ "ولیکن ودیعة عندك" کے الفاظ اس میں نہیں ہیں۔

۵۹۳۵: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا :ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ :حَدَّثَنِي الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ .وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَقَالَ مَا لَكَ وَمَا لَهَا ؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا دَعْهَا حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا . قَالُوْا فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ قَدْ نَهَاهُ عَنْ أَخْذِ ضَالَّةِ الْإِبِلِ وَأَمَرَهُ بِتَرْكِهَا فَذٰلِكَ أَيْضًا دَلِيْلٌ عَلَى تَحْرِيْمِ أَخْذِ الضَّوَالِّ .قِيْلَ لَهُمْ :مَا فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتُمُوْهُ وَلٰكِنْ فِيْ ذٰلِكَ أَمْرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ بِتَرْكِ ضَالَّةِ الْإِبِلِ لِأَنَّ مِنْ شَأْنِهَا طَلَبَ الْمَاءِ حَتّٰى يَقْدِرَ عَلٰى ذٰلِكَ وَهُوَ لَا يَخَافُ عَلَيْهَا الضَّيَاعَ لِذٰلِكَ لِأَنَّهَا قَدْ تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا فَتَرْكُهَا أَفْضَلُ مِنْ أَخْذِهَا وَلَيْسَ مَنْ أَخَذَهَا لِيَحْفَظَهَا عَلٰى صَاحِبِهَا بِمَأْثُوْمٍ بِذٰلِكَ .وَقَدْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ .أَيْ :لَكَ أَنْ تَأْخُذَهَا لِنَفْسِكَ فَتَكُوْنَ فِيْ يَدَيْكَ لِأَخِيْكَ أَوْ تُخَلِّيَهَا فَيَأْخُذَهَا الذِّئْبُ فَيَأْكُلَهَا أَوْ يَجِدَهَا رَبُّهَا فَيَأْخُذَهَا .فَفِيْ ذٰلِكَ إِبَاحَةٌ لِأَخْذِهَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۹۳۵: ابوصالح نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ سے گمشدہ بکریوں کے متعلق دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا وہ تیری یا تیرے بھائی یا پھر بھیڑئے کی ہے اور آپ سے گمشدہ اونٹ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا تمہیں ان سے کیا غرض ان کی مشک اور موزہ ان کے پاس ہے اس کو چھوڑ دو یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پالے۔ اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے گمشدہ اونٹ کو پکڑنے سے منع فرمایا اور چھوڑ دینے کا حکم دیا۔ یہ دلیل ہے کہ گمشدہ چیز کو لینا حرام ہے۔ اس کی حرمت پر تو روایت میں کوئی دلیل نہیں بلکہ اس میں جناب رسول اللہ ﷺ نے صرف گمشدہ اونٹ کو چھوڑنے کا حکم فرمایا ہے اور وہ اس لئے دیا کہ اونٹ پانی کی تلاش پر قدرت رکھتا ہے اور چارہ بھی کھا سکتا ہے اس کے ضائع ہونے کا خطرہ ندارد کے برابر ہے کیونکہ وہ پانی پر جاتا اور درخت چرتا ہے یہاں تک کہ اپنے مالک تک پہنچ جائے پس اس کو پکڑنے سے چھوڑ دینا افضل ہے۔ اگر کوئی شخص اسے مالک کے لئے حفاظت کی خاطر پکڑ لے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے گمشدہ بکری کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا وہ تیرے لئے یا تیرے بھائی یا بھیڑئے کے لئے ہے۔ یعنی اسے پکڑ لو پس تمہارے پاس تمہارے بھائی کے لئے محفوظ رہے گی اور چھوڑنے کی صورت میں بھیڑیا پکڑ کر کھا جائے گا یا پھر اس کا مالک خود پالے اور پکڑ لے۔ تو اس کو پکڑنے کی اجازت مرحمت فرمائی گئی ہے اور یہ روایت ابن عمرو بن عاصؓ

میں بھی موجود ہے ملاحظہ ہو۔

تخریج : بخاری فی العلم باب۲۸' الماسقاة باب۱۲' واللقطه باب۳/۲' ۹/٤' مسلم فی الاقطه ۲/۱' ۵' ابو داؤد فی اللقطه باب۱' ترمذی فی الاحکام باب۳۵' ابن ماجه فی للقطه باب ۱' مالك فی الاقضیه ٤٦' مسند احمد ۲' ۱۸۰/۱۸٦۔

۵۹۳٦: مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهَاعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ :يَا نَبِیَّ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِیْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ ؟ .فَقَالَ طَعَامٌ مَأْكُوْلٌ لَكَ أَوْ لِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ احْبِسْ عَلٰى أَخِيْكَ ضَالَّتَهُ. فَقَالَ لَهُ :يَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَرٰى فِیْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ ؟ فَقَالَ مَا لَكَ وَمَا لَهَا ؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا وَلَا يَخَافُ عَلَيْهَا الذِّئْبُ تَأْكُلُ الْكَلَأَ وَتَرِدُ الْمَاءَ دَعْهَا حَتّٰى يَأْتِیَ طَالِبُهَا . فَفِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا إِبَاحَةُ أَخْذِ الضَّوَالِّ الَّتِی قَدْ يُخَافُ عَلَيْهَا الضَّيَاعُ وَحَبْسُهَا لَهُ.فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ضَالَّةَ الْمُسْلِمِ أَوْ الْمُؤْمِنِ حَرَقُ النَّارِ وَقَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْوِیْ أَوْ يُؤْوِی الضَّالَّةَ إِلَّا ضَالٌّ إِنَّمَا أَرَادَ بِذٰلِكَ الْإِيْوَاءَ الَّذِی لَا تَعْرِيْفَ مَعَ ذٰلِكَ وَالْأَخْذُ الَّذِی لَا تَعْرِيْفَ مَعَ ذٰلِكَ أَيْضًا اللَّذَيْنِ هُمَا ضِدُّ الْحَبْسِ عَلٰى صَاحِبِ الضَّوَالِّ حَتّٰى يَتَّفِقَ مَعْنٰى حَدِيْثِنَا هٰذَا وَمَعْنٰى ذَيْنِكَ الْحَدِيْثَيْنِ وَلَا يَتَضَادَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَذَيْنِكَ الْحَدِيْثَيْنِ أَيْضًا .وَفِيْمَا قَدْ بَيَّنَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْإِبِلِ بِقَوْلِهٖ مَا لَكَ وَمَا لَهَا ؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا وَلَا يَخَافُ الذِّئْبُ عَلَيْهَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يُطْلِقْ لَهُ أَخْذَهَا لِعَدَمِ الْخَوْفِ عَلَيْهَا .وَفِیْ إِبَاحَتِهٖ لِأَخْذِ الشَّاةِ لِخَوْفِهٖ عَلَيْهَا مِنْ الذِّئْبِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ النَّاقَةَ كَذٰلِكَ أَيْضًا إِذَا خِيْفَ عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ الذِّئْبِ وَأَنَّ أَخْذَهَا لِصَاحِبِهَا وَحِفْظَهَا عَلٰى رَبِّهَا أَوْلٰى مِنْ تَرْكِهَا وَذَهَابِهَا .وَقَدْ جَاءَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ حُكْمَ الضَّالَّةِ كَحُكْمِ اللُّقَطَةِ فِیْ ذٰلِكَ وَهُوَ

۵۹۳٦: عمرو بن شعیب عن ابیہ انہوں نے عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کی ہے کہ مزینہ قبیلہ کا ایک آدمی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ سے پوچھنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! گمشدہ بکری میں آپ کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا وہ تیری خوراک ہوگی یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیئے کی۔ اپنے بھائی کے لئے اس کی گمشدہ چیز کو روک رکھو۔ اس نے پوچھا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ گمشدہ اونٹ کے متعلق کیا حکم فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تمہیں اس سے کیا غرض؟ اس کے پاس مشک اور موزہ موجود ہے اور اسے بھیڑیئے کا کوئی خطرہ نہیں وہ گھاس

کھائے گا اور پانی کے گھاٹ پر جائے گا اس کو چھوڑ دو یہاں تک کہ اس کا مالک وطالب اس کو آلے۔ یہ حدیث بتلا رہی ہے کہ گمشدہ جانور کو پکڑ کر روک لیا جائے خصوصاً وہ جانور جن کے ضیاع کا احتمال قوی ہو۔ پس اس کے مطابق آپ کے ارشاد "ان ضالة المسلم حرق النار" اور "لایاوی الضالة الاضال" کا مطلب یہ ہوا کہ اس سے مراد وہ ٹھکانہ دینا ہے جس میں تشہیر مقصود نہ ہو اور وہ پکڑنا جس میں لوگوں میں تشہیر مطلوب نہ تھی یہ دونوں حالتیں مالک کے لئے حفاظت کرنے کے خلاف ہیں یہ مفہوم اس لئے لیا جائے گا تا کہ ان روایات کا دیگر روایات سے تضاد نہ رہے اور اونٹ کے متعلق آپ کا یہ فرمانا تمہیں اس سے کیا غرض اس کے ساتھ مشک اور موزہ موجود ہے اس کے متعلق بھیڑیئے کا خوف نہیں ہے۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ اس کو پکڑنے کی ممانعت عدم خوف ہلاکت ہے اور بکری کے لئے اجازت کی وجہ بھیڑیئے کا خطرہ ہے اس سے یہ دلیل مل گئی کہ اونٹنی کا حکم بھی یہی ہے اگر اس میں بھیڑیئے کے علاوہ کسی اور چیز کے پکڑنے کا خوف ہو۔ تو اسے چھوڑنے اور ضائع کی بجائے پکڑنا اور مالک کے لئے محفوظ کرنا بہتر و اولیٰ ہوگا۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایات وارد ہیں جن سے گمشدہ اور لقطہ کا حکم ایک جیسا ثابت ہوتا ہے۔ لقطہ اور گمشدہ کا حکم ایک جیسا ہے جیسا ان روایات میں ہے۔

۵۹۳۷: مَا قَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِى الْعَلَاءِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سُئِلَ عَنِ الضَّالَّةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا فَإِنْ وَجَدْتُ صَاحِبَهَا وَإِلَّا فَهِيَ مَالُ اللّٰهِ . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ تَعْرِيْفَهَا وَاجِبٌ وَمُعَرِّفَهَا فِيْ حَالِ تَعْرِيفِهِ اِيَّاهَا مُمْسِكٌ لَهَا وَمُؤْوٍ اِيَّاهَا لِصَاحِبِهَا وَلَمْ يُؤْمَرْ بِتَرْكِ ذٰلِكَ .فَدَلَّ هٰذَا أَنَّ الْإِمْسَاكَ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ عَنْ ذٰلِكَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّمَا هُوَ الْإِمْسَاكُ الَّذِى لَمْ يَفْعَلْهُ الْمُمْسِكُ لِنَفْسِهِ لَا لِرَبِّ الضَّالَّةِ فِيْ ذٰلِكَ .فَهٰذَا مَا فِى الضَّوَالِّ مِنَ الْأَحْكَامِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى اللُّقَطَةِ أَنَّهُ قَدْ أَمَرَ بِالْإِشْهَادِ عَلَيْهَا وَتَرْكِ كِتْمَانِهَا مِمَّا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ

۵۹۳۷: ابوالعلاء نے عیاض بن حمارؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ سے گمشدہ چیز کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس کو مشہور کرو اگر اس کا مالک مل جائے تو مناسب ہے ورنہ یہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے۔ یہ حدیث ثابت کر رہی ہے کہ اس کی مشہوری ضروری ہے اور تشہیر کرنے والا دوران تشہیر اپنے پاس رکھے اور مالک کے لئے اس چیز کو محفوظ کرے اس کو چھوڑنے کا حکم نہیں فرمایا گیا۔ اس سے یہ ثبوت مل گیا کہ اس پکڑنے سے روکا گیا ہے جس کو پکڑنے والا اس چیز کے مالک کے لئے نہ پکڑے بلکہ اپنے لئے پکڑے اور جناب رسول اللہ ﷺ سے گمشدہ کا یہی حکم منقول ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ نے لقطہ پر گواہ قائم کرنے اور اس کو ظاہر کرنے اور کتمان

نہ کرنے کا حکم فرمایا۔جیسا ان روایات میں ہے۔

۵۹۳۸: مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنِ الْتَقَطَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ عَلَيْهَا ذَوَىْ عَدْلٍ وَلَا يَكْتُمْهَا وَلَا يُغَيِّرْهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا وَإِلَّا فَمَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَشَاءُ . فَلَمَّا كَانَ أَخْذُ اللُّقَطَةِ عَلَى هٰذَا الْوَجْهِ مُبَاحًا كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا أَخْذُ الضَّالَّةِ فِيْ ذٰلِكَ وَإِنَّمَا يُكْرَهُ أَخْذُهُمَا جَمِيْعًا إِذَا كَانَ يُرَادُ مِنْهُمَا ضِدُّ ذٰلِكَ .وَلَقَدِ اسْتَحَبَّ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَخْذَ اللُّقَطَاتِ وَأَنْ لَا يُتْرَكَ لِلسِّبَاعِ .

۵۹۳۸: مطرف بن شخیر نے عیاض بن حمار مجاشعیؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی گری پڑی چیز اٹھائے اسے اس پر دو گواہ بنا لینے چاہئیں جو عدل والے ہوں اور چیز کو نہ چھپائے اور نہ بدلے اگر اس کا مالک آ جائے تو مناسب ہے ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے جس کو چاہے دے دے۔(مستحق کو) جب اس طور پر لقطہ کو لینا مباح ہے تو گمشدہ کو پکڑنے کا بھی یہی حکم ہے ان دونوں کو لینا جائز نہیں جبکہ غرض اس سے مختلف ہو۔حضرت ابی بن کعبؓ کا لقطہ کے متعلق ارشاد ہے' گری پڑی چیز کو لے لیا جائے اور درندوں کے لئے نہ چھوڑا جائے۔

تخریج : ابو داؤد فی اللقطه باب ۱' ابن ماجه فی اللقطه باب ۲' مسند احمد ٤' ١٦٢/٢٦٦۔

۵۹۳۹: فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّهُ قَالَ : خَرَجْتُ حَاجًّا فَأَصَبْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهَا .فَقَالَ لِيْ زَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ :دَعْهَا فَقُلْتُ :لَا أَدَعُهَا لِلسِّبَاعِ لَآخُذَنَّهَا فَلَأَسْتَنْفِعَنَّ بِهَا .فَلَقِيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لِيْ :لَقَدْ أَحْسَنْتُ فِيْ ذٰلِكَ إِنِّيْ قَدْ كُنْتُ وَجَدْتُ صُرَّةً فِيْهَا مِائَةُ دِيْنَارٍ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُهَا فَذَكَرْتُهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَإِنْ وَجَدْتَ مَنْ يَعْرِفُهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَاسْتَنْفِعْ بِهَا .

۵۹۳۹: سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ میں حج کے لئے روانہ ہوا تو میں نے ایک کوڑا پایا میں نے اسے لے لیا مجھے زید بن صوحان کہنے لگے اس کو رہنے دو۔میں نے کہا میں اس کو درندوں کا شکار نہ بناؤں گا میں اس کو ضرور لوں گا اور اس سے ضرور فائدہ اٹھاؤں گا۔پھر میری ملاقات حضرت ابی بن کعبؓ سے ہوئی تو میں نے ان کے سامنے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے مجھے فرمایا تو نے اچھا کیا۔میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں سو دینار کی ایک تھیلی پائی اور میں نے اس کو لے لیا پھر میں نے اس کا تذکرہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کیا تو آپ نے

مجھے فرمایا۔اس کو ایک سال تک مشہور کرو اگر اس کی پہچان والامل جائے تو اس کے حوالے کردو ورنہ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

تخریج : بخاری فی اللقطه باب ۱/ ۱۰ مسلم فی اللقطه ۸ مسند احمد ۵/ ۱۲۷/۱۲۶۔

۵۹۴۰: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ أَنَّهُ قَالَ : قَدْ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ يَقُوْلُ : قَدْ كُنْتُ خَرَجْتُ حَاجًّا فَأَصَبْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهَا .فَقَالَ لِيْ زَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ :دَعْهَا عَنْكَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَدَعُهَا لِلسِّبَاعِ وَلَآخُذَنَّهَا فَلَأَسْتَنْفِعَنَّ بِهَا .فَلَقِيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ لِي :لَقَدْ أَحْسَنْتُ فِيْ أَخْذِهَا فَإِنِّيْ قَدْ كُنْتُ وَجَدْت صُرَّةً فِيْهَا مِائَةُ دِيْنَارٍ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُهَا لَهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا كَامِلًا .قَالَ :فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا .قَالَ :فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اذْهَبْ فَعَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا .ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا .فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفَظْ عَدَدَهَا وَوِعَاءَ هَا وَعِفَاصَهَا وَوِكَاءَ هَا ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا . قَالَ شُعْبَةُ :ثُمَّ إِنَّ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ شَكَّ فِيْ ذٰلِكَ لَا يَدْرِي أَثَلَاثَةَ أَعْوَامٍ قَالَ فِي الْحَدِيْثِ :أَوْ عَامًا وَاحِدًا ؟ .قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ :فَأَعْجَبَنِيْ هٰذَا الْحَدِيْثُ فَقُلْت لِأَبِيْ صَادِقٍ ذٰلِكَ فَقَالَ أَبُوْ صَادِقٍ :وَقَدْ سَمِعْتُ أَنَا ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ أَيْضًا مِنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ كَمَا قَدْ سَمِعَهُ سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ مِنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ سَوَاءً .

۵۹۴۰: سوید بن غفلہ کہتے ہیں میں حج کرنے نکلا تو میں نے ایک کوڑا گرا پڑا پایا۔ میں نے اسے لے لیا۔ تو مجھے زید بن صوحان کہنے لگے اس کو چھوڑ دو۔ میں نے کہا اللہ کی قسم میں تو اسے درندوں کے لئے نہ چھوڑوں گا بلکہ اس کو ضرور پکڑوں گا اور اس سے فائدہ اٹھاؤں گا پھر میری ملاقات حضرت ابی بن کعبؓ سے ہوئی تو میں نے ان کے سامنے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے مجھے فرمایا تو نے اس کو اٹھانے میں اچھا کام کیا۔ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سو دینار کی ایک تھیلی پائی تھی میں نے اسے اٹھالیا پھر میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا اس کی ایک سال تشہیر کرو۔ پس میں نے اس کا جاننے والا نہ پایا۔ پھر میں خدمت نبوی ﷺ میں آیا۔ تو آپ نے فرمایا جاؤ اس کا ایک سال اعلان کرو (میں نے اعلان کروایا) مگر کوئی آدمی نہ آیا پھر میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا اس کو ایک سال اور مشہور کرو پس میں نے ایک سال اس کا اعلان کیا مگر کوئی اس کا مالک نہ مل سکا تو مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کی گنتی اچھی طرح محفوظ کرلو

اوراس کا برتن (تھیلی) اوراس کا سر بند محفوظ کرلو اور تسمیہ بھی حفاظت سے رکھ لو اگر مالک آ جائے تو مناسب ورنہ اس سے نفع اٹھاؤ۔ شعبہ کہتے ہیں کہ سلمہ بن کھیل کو اس میں شک ہے اس کو معلوم نہیں رہا کہ تین سال فرمایا یا ایک سال فرمایا۔ سلمہ بن کھیل کہتے ہیں مجھے یہ روایت پسند آئی تو میں نے ابوصادق سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا میں نے خود یہ حضرت ابی بن کعبؓ سے سنی ہے جیسا کہ سوید بن غفلہ نے ابی بن کعبؓ سے بعینہٖ سنی ہے۔

تخریج : بخاری فی اللقطه باب ۱/۱۰' مسلم فی اللقطه ۸' مسند احمد ۵' ۱۲۶/ ۱۲۷' ۱۴۳۔

۵۹۴۱: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ الْمُنْقِرِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ : كُنْتُ الْتَقَطْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لِيْ عَرِّفْهَا سَنَةً فَعَرَّفْتُهَا سَنَةً ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ :عَرَّفْتُهَا سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ لِيْ عَرِّفْهَا سَنَةً فَعَرَّفْتُهَا سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَعْرِفُهَا فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ :عَرَّفْتُهَا سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ لِيْ عَرِّفْهَا سَنَةً فَعَرَّفْتُهَا سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَعْرِفُهَا فَقَالَ لِي اعْلَمْ عَدَدَهَا وَوِكَاءَ هَا ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا . وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۹۴۱: سوید بن غفلہ نے حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سو دینار گرے پڑے پائے۔ تو میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے مجھے ارشاد فرمایا ایک سال تک اس کا اعلان کرو۔ پس میں نے ایک سال تک اس کا اعلان کیا پھر میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور میں نے کہا میں نے ایک سال بھر اس کا اعلان کیا مگر کوئی اس کا پہچاننے والا نہیں ملا۔ تو آپ نے مجھے فرمایا اس کو ایک سال تک مشہور کرو پس میں نے ایک سال تک اعلان کیا تو میں نے کسی کو بھی نہ پایا جو اس کا پہچاننے والا ہو۔ پھر میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور میں نے کہا میں نے اس کو ایک سال تک مشہور کیا ہے مگر میں نے اس کا پہچاننے والا نہیں پایا آپ نے پھر فرمایا۔ اس کو ایک سال اور مشہور کرو۔ پس میں نے ایک سال اور اعلان کیا مگر اس کا کوئی مالک نہ آیا تو آپ نے مجھے فرمایا اس کی گنتی اچھی طرح جان لو اور اس کا سر بند پہچان لو پھر اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

تخریج : بخاری فی العلم باب۲۸' واللقطه باب ۲/ ۳' ۴/ ۹' مسلم فی اللقطه ۱' ۵' ۲' ۷' ابو داؤد فی اللقطه باب ۱' نسائی فی الزکاة باب۲۸' مالك فی الاقضیه ۴۶' مسند احمد ۵' ۱۲۶/ ۱۲۷۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت:

۵۹۴۲: مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ: أَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ أَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ عَمْرٍو وَعَاصِمٍ ابْنَيْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيْعَةَ أَنَّ أَبَاهُمَا سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ كَانَ وَجَدَ عُتْبَةً فَأَتَى بِهَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ عُرِفَتْ فَذَاكَ وَإِلَّا فَهِيَ لَكَ . قَالَ: فَعَرَّفَهَا سَنَةً فَلَمْ تُعْرَفْ .فَأَتَى بِهَا عُمَرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ أَوْ الْقَابِلَ فِي الْمَوْسِمِ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ هِيَ لَكَ . وَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَمَرَنَا بِذٰلِكَ .فَأَبَىٰ سُفْيَانُ أَنْ يَأْخُذَهَا فَأَخَذَهَا مِنْهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجَعَلَهَا فِيْ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ .

۵۹۴۲: سفیان بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے دروازے کی چوکھٹ کا بازو پایا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائی گئی تو آپ نے فرمایا اسکی تشہیر کروا گر پہچان والا مل جائے تو یہ اسی کی ہے ورنہ یہ تیری ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ سفیان نے ایک سال تشہیر کی مگر کوئی پہچان والا نہ آیا پھر وہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئندہ سال حج کے موقعہ پر لائے اور ان کو اس کی اطلاع دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تیری ہے اور فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات کا حکم فرمایا ہے تو سفیان نے اس کو لینے سے انکار کر دیا۔ تو اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لے لی اور مسلمانوں کے بیت المال میں رکھ دی۔

۵۹۴۳: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ اللِّهْبِيّ قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهَا فَأَدِّهَا إِلَى صَاحِبِهَا وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهَا فَأَدِّهَا إِلَى بَاغِيهَا . أَفَلَا تَرَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُعَنِّفْ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فِيْ أَخْذِهِ تِلْكَ الدَّنَانِيْرَ حِيْنَ أَخَذَهَا وَقَدْ صَوَّبَ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فِيْ أَخْذِهِ السَّوْطَ لِيَحْفَظَهَا عَلَى صَاحِبِهَا وَلَا يَدَعُهَا لِلسِّبَاعِ .وَقَدْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هِيَ مَالُكَ قَدْ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ . فَلَمَّا أَنْ أَبَىٰ سُفْيَانُ ذٰلِكَ جَعَلَهَا عُمَرُ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ .وَقَدْ: أَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْذَ اللُّقَطَةِ وَالضَّالَّةِ لِأَنْ يَحْفَظَهُمَا عَلَى صَاحِبِهِمَا .وَقَدْ رَوَى أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۹۴۳: بشر بن سعید نے زید بن خالد جہنیؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے لقطہ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس کی ایک سال تشہیر کرو۔ اگر اس کا متلاشی آ جائے تو اس کو دے دو ورنہ اس کا سر بند پہچان لو اور اس کا بندھن جان لو۔ اگر متلاشی آ جائے تو متلاشی کے حوالہ کر دو۔ اس میں غور فرمائیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے اس کے اٹھانے پر ڈانٹ نہیں پلائی اور حضرت ابیؓ نے کوڑا اٹھانے والے کے عمل کی تصویب فرمائی تا کہ مالک کے لئے اس کو محفوظ کر لیا جائے اور درندوں کے لئے اس کو نہ چھوڑا جائے اور حضرت عمرؓ نے روایت سفیان میں سفیان کو فرمایا یہ تیری ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسی کا حکم فرمایا پھر جب سفیان نے لینے سے انکار کیا تو آپ نے اس کو مسلمانوں کے بیت المال میں رکھ دیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے لقطہ اور گمشدہ کو لینے کی اجازت دی تا کہ اس کو محفوظ کیا جائے۔ اصحاب رسول اللہ ﷺ سے بھی اس سلسلہ میں روایات وارد ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی اللقطه باب ۱، مسند احمد ۱۹۳/۵۔

اس سلسلہ میں اصحاب رسول اللہ ﷺ سے دیگر روایات:

۵۹۴۴: مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ كَانَ وَجَدَ بَعِيْرًا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ عَرِّفْهُ فَعَرَّفَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ اِلَى عُمَرَ .فَقَالَ :قَدْ شَغَلَنِيْ عَنْ صَنْعَتِيْ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :انْزِعْ خِطَامَهُ ثُمَّ أَرْسِلْهُ حَيْثُ وَجَدْتَهُ

۵۹۴۴: سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ ثابت بن ضحاکؓ نے ایک اونٹ پایا ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی تشہیر کرو۔ انہوں نے تین مرتبہ تشہیر کی پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے اس نے تو مجھے میرے کام سے مشغول کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی مہار کھینچ دو پھر اس کو تم نے جہاں پایا تھا وہیں چھوڑ دو۔

۵۹۴۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِاِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا سَوَاءً .وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ وَقَدْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ وَجَدَ بَعِيْرًا عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ .

۵۹۴۵: مالک نے یحییٰ بن سعید سے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ البتہ روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ثابت بن ضحاکؓ نے جو کہ صحابی رسول ﷺ ہیں خود مجھے بیان فرمایا کہ میں نے عہد فاروقی میں اونٹ پایا تھا۔

۵۹۴۶: وَقَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ :سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ أَنَّهُ كَانَ وَجَدَ بَعِيْرًا ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا سَوَاءً .فَهٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَدْ حَكَمَ فِي الضَّالَّةِ بِحُكْمِ اللُّقَطَةِ .وَكَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا وَهُوَ

۵۹۴۶: سلیمان بن یسار سے حضرت ثابت بن ضحاکؓ سے بیان کیا کہ میں نے ایک اونٹ پایا پھر روایت اس طرح ذکر کی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اس طرح روایت کی ہے۔یہ حضرت عمرؓ ہیں جنھوں نے گمشدہ کا حکم لقطہ والا قرار دیا اور ابن عمرؓ سے بھی اسی طرح مروی ہے اور وہ اسی طرح ہے جیسا تھا۔

حاصل: یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جنھوں نے گمشدہ کا حکم لقطہ والا قرار دیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے اور وہ اسی طرح ہے جیسا تھا۔

۵۹۴۷: كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ : حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ سُهَيْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَسْأَلُ عَنِ الضَّالَّةِ مِنَ الْفَرَخِ وَالشَّيْءِ يَجِدُهُ الْإِنْسَانُ فَقَالَ اتَّقِ خَيْرَهَا بِشَرِّهَا وَشَرَّهَا بِخَيْرِهَا وَلَا تَضُمَّنَّهَا فَإِنَّ الضَّالَّةَ لَا يَضُمُّهَا إِلَّا ضَالٌّ .

۵۹۴۷: علاء بن سہیل کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ ان سے گمشدہ کے متعلق پوچھا گیا جیسے پیالہ یا تیر یا کوئی چیز جس کو پائے تو انھوں نے فرمایا اس کے خیر کو اس کے شر سے ملانے سے بچ اور اس کے شر کو خیر سے ملانے سے گریز کر اور اس کو اپنے مال سے مت ملا گمشدہ چیز کو گمراہ اپنے مال سے ملاتا ہے۔

۵۹۴۸: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ الضَّالَّةِ فَقَالَ لَهُ ادْفَعْهَا إِلَى السُّلْطَانِ

۵۹۴۸: حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے کہ میں نے ایک آدمی کو سنا جو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے گمشدہ چیز کے متعلق استفسار کر رہا تھا تو آپ نے فرمایا اس چیز کو بادشاہ کے سپرد کر دو۔

۵۹۴۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ نَافِعٍ وَابْنِ سِيْرِيْنَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ :إِنِّيْ قَدْ أَصَبْتُ نَاقَةً فَقَالَ :عَرِّفْهَا فَقَالَ :عَرَّفْتُهَا فَلَمْ تُعْرَفْ فَقَالَ :ادْفَعْهَا إِلَى الْوَالِي .

۵۹۴۹: ابن سیرین اور نافع نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ مجھے ایک اونٹنی ملی ہے آپ نے فرمایا اس کی تشہیر کرو تو اس نے بتلایا کہ میں نے اس کی تشہیر کی ہے مگر کوئی لینے والا نہیں آیا فرمایا اس چیز کو بادشاہ

کے سپرد کردو۔

۵۹۵۰: حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ الرُّصَافِيُّ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَقَدْ سُئِلَ عَنِ الضَّالَّةِ فَقَالَ ادْفَعْهَا اِلَى السُّلْطَانِ أَوْ اِلَى الْاَمِيْرِ . وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۹۵۰: حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا جبکہ ان سے گمشدہ کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا اس کو بادشاہ یا امیر کے حوالے کر دو۔

اس سلسلہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات:

۵۹۵۱: مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :أَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ :اِنِّيْ أَصَبْتُ ضَالَّةً فِي الْحَرَمِ وَاِنِّيْ عَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَعْرِفُهَا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ :اسْتَنْفِعِيْ بِهَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ هٰذَا مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا وَهُوَ

۵۹۵۱: یزید رشک نے معاذہ عدویہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ میں نے حرم میں ایک گمشدہ چیز پائی ہے میں نے اس کی تشہیر کی مگر کسی مالک کا پتہ نہ چلا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اس کے متعلق بعینہٖ اسی طرح ہے۔

۵۹۵۲: كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ أَنَّهُ قَالَ :اشْتَرٰى عَبْدُ اللّٰهِ خَادِمًا بِسَبْعِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَطَلَبَ صَاحِبَهَا فَلَمْ يَجِدْهُ فَعَرَّفَهَا حَوْلًا فَلَمْ يَجِدْ صَاحِبَهَا فَجَمَعَ الْمَسَاكِيْنَ وَجَعَلَ يُعْطِيْهِمْ وَيَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ عَنْ صَاحِبِهَا فَاِنْ أَبٰى ذٰلِكَ فَمِنِّيْ ذٰلِكَ وَعَلَيَّ الثَّمَنُ ثُمَّ قَالَ :هٰكَذَا يُفْعَلُ بِالضَّوَالِّ .وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ وَعَمَّنْ رَوَيْنَاهُ مِنْ أَصْحَابِهٖ مِمَّنْ قَدْ ذَكَرْنَاهُمْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ التَّسْوِيَةَ بَيْنَ حُكْمِ اللُّقَطَةِ وَالضَّالَّةِ جَمِيْعًا .فَدَلَّ أَنَّ مَا قَدْ جَاءَ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ مِمَّا فِيْ ذٰلِكَ ذِكْرُ اِحْدَاهُمَا فَهُوَ فِيْهَا وَفِي الْاُخْرٰى وَأَنَّ حُكْمَهَا حُكْمٌ وَاحِدٌ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :

فَإِنَّ الضَّالَّ مَا قَدْ ضَلَّ بِنَفْسِهِ وَاللُّقَطَةَ :مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْأَمْتِعَةِ وَمَا أَشْبَهَهَا .قِيْلَ لَهٗ : وَمَا دَلِيْلُكَ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْتَ؟ بَلْ رَأَيْنَا اللُّغَةَ فِيْ ذٰلِكَ أَبَاحَتْ أَنَّ مَا يُسَمّٰى مَا لَا نَفْسَ لَهٗ ضَالًّا .أَلَا يُرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ حَدِيْثِ الْإِفْكِ إِنَّ أُمَّكُمْ قَدْ أَضَلَّتْ قِلَادَتَهَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا فِي الضَّالَّةِ أَنَّ حُكْمَهَا حُكْمُ اللُّقَطَةِ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ وَهُوَ كَمَا

۵۹۵۲:ابووائل کہتے ہیں کہ عبداللہؓ نے سات سو درہم میں ایک خادم خریدا اس کے مالک کا گھر ڈھونڈا مگر وہ نہ ملا تو آپ نے ایک سال تک اعلان کرایا مگر وہ نہ ملا پس آپ نے مساکین کو جمع کیا اور ان کو وہ رقم دینے لگے اور فرماتے جاتے اے اللہ یہ اس کے مالک کی طرف سے ہے اگر وہ اس سے انکار کرے تو میری طرف سے ہے اور مجھ پر اس کی قیمت ہے پھر فرمایا گمشدہ چیزوں کے متعلق یہ عمل کیا جاتا ہے۔اس سلسلہ میں ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی اور جن صحابہ کرام سے روایت کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گری پڑی اور گمشدہ چیز کا حکم ایک جیسا ہے۔پس اس سے یہ دلالت مل گئی کہ اس سلسلہ کی روایات جن میں ان دونوں میں سے ایک کا حکم مذکور ہے تو وہ دوسری کے متعلق بھی ہے اور اس سلسلہ میں دونوں کے حکم میں فرق نہیں ہے۔گمشدہ تو ہر اس ذی روح کو کہا جاتا ہے جو خود گم ہو اور گری پڑی چیز بے جان ساز وسامان ہے (تو دونوں کے حکم میں یکسانیت کیسے؟) آپ کا یہ قول لغت کے خلاف ہے گمشدہ کا لفظ ہر جاندار و بے جان پر بولا جاتا ہے حدیث افک میں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ان امکم قد اضلت **قلادتها**" تو ہار پر یہ لفظ وارد ہوا اور حضرت عائشہؓ سے مروی ہے ضالہ اور لقطہ کا حکم تمام حالتوں میں ایک جیسا ہے۔روایت ملاحظہ ہو۔

<u>حاصل کلام</u>:اس سلسلہ میں ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی اور جن صحابہ کرام سے روایت کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گری پڑی اور گمشدہ چیز کا حکم ایک جیسا ہے۔

پس اس سے یہ دلالت مل گئی کہ اس سلسلہ کی روایات جن میں ان دونوں میں سے ایک کا حکم مذکور ہے تو وہ دوسری کے متعلق بھی ہے اور اس سلسلہ میں دونوں کے حکم میں فرق نہیں ہے۔

ایک اعتراض:

گمشدہ تو ہر اس ذی روح کو کہا جاتا ہے جو خود گم ہو اور گری پڑی چیز بے جان ساز وسامان ہے (تو دونوں کے حکم میں یکسانیت کیسے؟)

جواب: آپ کا یہ قول لغت کے خلاف ہے گمشدہ کا لفظ ہر جاندار و بے جان پر بولا جاتا ہے حدیث افک میں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ان امکم قد اضلت **قلادتها**" تو ہار پر یہ لفظ وارد ہوا اور حضرت عائشہ ؓ سے مروی ہے ضالہ اور لقطہ کا حکم تمام حالتوں میں ایک جیسا ہے۔روایت ملاحظہ ہو۔

۵۹۵۳: قَدْ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِى قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْعَالِيَةِ امْرَأَةِ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّهَا قَالَتْ :كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَأَتَتْهَا امْرَأَةٌ فَقَالَتْ لَهَا :يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنِّيْ وَجَدْتُ ضَالَّةً فَكَيْفَ تَأْمُرِيْنِيْ أَنْ أَصْنَعَ بِهَا ؟ .فَقَالَتْ :عَرِّفِيْهَا وَاعْلِفِيْ وَاحْتَلِبِي قَالَتْ :ثُمَّ عَادَتْ فَسَأَلَتْهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ تُرِيْدِيْنَ آمُرُكِ بِبَيْعِهَا أَوْ نَزْعِهَا ؟ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكِ . فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا التَّسْوِيَةُ بَيْنَ حُكْمِ الضَّوَالِّ وَاللُّقَطَةِ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى -فِيْ هٰذَا الْبَابِ .وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لُقَطَةِ مَكَّةَ وَضَالَّتِهَا

۵۹۵۳: عالیہ ابواسحٰق کی زوجہ کہتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی تو ان کے پاس ایک عورت آ کر کہنے لگی اے امّ المؤمنین! میں نے گمشدہ چیز پائی ہے آپ اس کے متعلق کیا حکم دیتی ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ اس کی تشہیر کرواور چارہ ڈالواور دودھ دوھ لو۔ وہ پھر لوٹ کر پوچھنے لگی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم ارادہ رکھتی ہو کہ میں تمہیں اس کی فروخت کا حکم دوں یا اس کو چھوڑنے کا کہوں۔ اس کا تمہیں اختیار نہیں۔ ان روایات سے یہ بات ثابت ہوگئی گمشدہ اور لقطہ کا حکم تمام احوال میں ایک جیسا ہی ہے۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد بن حسن رحمہم اللہ کا اس سلسلہ میں قول ہے۔

مکہ کے لقطہ و گمشدہ کا حکم:

۵۹۵۴: مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ -فِيْ وَصْفِ مَكَّةَ وَلَا يُلْتَقَطُ ضَالَّتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ .

۵۹۵۴: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے متعلق فرمایا کہ اس کی گمشدہ چیز کو کوئی نہ اٹھائے سوائے اس آدمی کے جو گمشدہ کا اعلان کرنے والا ہو۔

تخریج : بتغير يسير من اللفاظ: بخاری فی العلم باب ۳۹' الديات باب ۸' واللقطه باب ۷' مسلم فی الحج ۴۴۷' دارمی فی البيوع باب ۶۰۔

۵۹۵۵: وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ :ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ سَوَاءً

۵۹۵۵: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح بعینہٖ روایت کی ہے۔

۵۹۵۶: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِإِسْنَادِهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا سَوَاءً .فَكَانَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ يَقُوْلُ -فِيْمَا بَلَغَنِيْ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ -أَنَّ مَعْنٰى ذٰلِكَ أَنَّهٗ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُلْتَقَطَ ضَالَّةٌ فِي الْحَرَمِ إِلَّا أَنْ يَسْمَعَ رَجُلًا يَطْلُبُهَا وَيُنْشِدَهَا فَيَرْفَعَهَا إِلَيْهِ لِيَرَاهَا ثُمَّ يَرُدَّهَا مِنْ حَيْثُ أَخَذَهَا .وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ أَيْضًا وَهُوَ كَمَا قَدْ.

۵۹۵۶: حرب بن شداد نے یحییٰ بن ابی کثیر سے پھر اس روایت کو اپنی اسناد کے ساتھ جناب رسول اللہ ﷺ سے بعینہٖ اسی طرح نقل کیا ہے۔نضر بن شمیل کہا کرتے تھے جیسا کہ مجھے ان کے متعلق بات پہنچی اس کا مطلب یہ ہے۔ حرم کے گمشدہ سامان نہ اٹھائے سوائے اس کے کہ اس آدمی کو معلوم ہو کہ فلاں اس کو تلاش کر رہا ہے۔پس اس کی طرف اٹھا کر لے جائے تا کہ وہ دیکھ لے پھر جہاں سے اٹھایا وہیں رکھ دے۔

یہ روایت اور الفاظ سے بھی جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے۔(وہ یہ ہے)

۵۹۵۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :أَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ :أَنَا أَبُوْ يُوْسُفَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَصْفِ مَكَّةَ وَلَا يُرْفَعُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدِيهَا .

۵۹۵۷: مجاہد نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مکہ کی تعریف میں فرمایا کہ مکہ کی گری پڑی چیز کو کوئی نہ اٹھائے سوائے اس کے جو اعلان کرتا ہو۔

۵۹۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ أَبُوْ مُحَمَّدٍ الْأَنْمَاطِيُّ وَأَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْبَصْرِيُّ قَالَا جَمِيْعًا قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ -فِيْ وَصْفِ مَكَّةَ -وَلَا يُرْفَعُ لُقَطَتُهَا إِلَّا مُنْشِدٌ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ يَمْنَعُ مِنْ أَخْذِهَا إِلَّا لِلْإِنْشَادِ بِهَا .فَقَدْ أَبَاحَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَخْذَ لُقَطَةِ الْحَرَمِ لِتُعْرَفَ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ يُرَادُ بِهٖ أَنْ يُنْشِدَ ثُمَّ تُرَدَّ فِيْ مَكَانِهَا .وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ الْمُرَادُ أَنْ يُنْشِدَ كَمَا يُنْشِدُ اللُّقَطَةَ الْمَوْجُوْدَةَ فِيْ سَائِرِ الْأَمَاكِنِ

وَالْبُلْدَانِ .فَوَجَدْنَا عَنْ عَائِشَةَ مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ ضَالَّةِ الْحَرَمِ وَأَنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِيْ سَأَلَتْهَا عَنْ ذٰلِكَ كَانَتْ عَرَّفَتْهَا فَلَمْ تَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَتْ لَهَا اسْتَنْفِعِي بِهَا . فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ حُكْمَ اللُّقَطَةِ فِي الْحَرَمِ كَحُكْمِهَا فِيْ غَيْرِ الْحَرَمِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ أَيْضًا

۵۹۵۸:ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ مکہ مکرمہ کے متعلق آپ نے فرمایا اس کی گری پڑی چیز کو اعلان کرنے والا اٹھائے۔ یہ روایت اعلان کرنے والے کے علاوہ دوسرے کو اٹھانے سے ممانعت ثابت کر رہی ہے۔ پس اس روایت نے تشہیر کے لئے لقطہ کے اٹھانے کو مباح قرار دیا۔ اس میں یہ بھی احتمال ہے اس کی تشہیر کرے پھر اس کی جگہ واپس کر دے۔ دوسرا احتمال یہ ہے اس کی تشہیر اسی طرح کرے جس طرح تمام مقامات پر پایا جانے والا لقطہ حکم رکھتا ہے پس ہم نے حضرت عائشہؓ کی روایت پہلے نقل کی ہے کہ ان سے حرم کی گمشدہ چیز کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تو اس سے نفع اٹھالے۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ حرم کے لقطہ کا حکم غیر حرم کی طرح ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ سے حجاج کے لقطہ کے متعلق روایت وارد ہوئی ہے۔

لقطہ حجاج کا حکم:

۵۹۵۹:مَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّهُ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ . فَمَعْنٰى هٰذَا - عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -عَلَى اللُّقَطَةِ الَّتِيْ لَا يُنْشَدُ بِهَا وَلَا يُعَرَّفُ بِهَا لِأَنَّ لُقَطَةَ الْحَرَمِ إِنَّمَا أُبِيْحَتْ لِلْإِنْشَادِ .وَقَدْ يَكُوْنُ لِلْحَاجِّ وَغَيْرِ الْحَاجِّ كَانَتْ لُقَطَةُ الْحَاجِّ فِيْ غَيْرِ الْحَرَمِ أَوْ لَا أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ أَيْضًا وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعْلَمُ

۵۹۵۹:عبدالعزیز بن ابو حازم نے عن یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن طالب نے حضرت عبدالرحمٰن بن عثمانؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے لقطہ حجاج کو اٹھانے سے منع فرمایا۔ ہمارے نزدیک اس روایت کا مفہوم یہ ہے (واللہ اعلم) کہ وہ لقطہ جس کی نہ تشہیر کی جائے اور نہ اعلان کیا جائے کیونکہ لقطہ حرم کا تشہیر کے لئے اٹھانا اس کی اباحت تو ثابت شدہ ہے اور وہ لقطہ حجاج و غیر حجاج ہر کسی کا ہو سکتا ہے تو غیر حرم میں حاجی کا لقطہ اٹھانا زیادہ بہتر ہے تو یہاں بھی اس کا یہی حکم ہے۔ واللہ اعلم۔

تخریج : مسلم فی اللقطه باب ۱۱' ابو داؤد فی اللقطه باب ۱۹' دارمی فی البیوع باب ۶۰' مسند احمد ۴۹۹/۳۔

حاصل روایت: ہمارے نزدیک اس روایت کا مفہوم یہ ہے (واللہ اعلم) کہ وہ لقطہ جس کی نہ تشہیر کی جائے اور نہ اعلان کیا جائے کیونکہ لقطہ حرم کا تشہیر کے لئے اٹھانا اس کی اباحیت تو ثابت شدہ ہے۔

اور وہ لقطہ حجاج وغیر حجاج ہر کسی کا ہوسکتا ہے تو غیر حرم میں حاجی کا لقطہ اٹھانا زیادہ بہتر ہے تو یہاں بھی اس کا یہی حکم ہے۔ واللہ اعلم۔

اللغات: حرق۔ جلن۔ جوف۔ سیلابی کنارہ۔ وکاء۔ بندھن۔ عفاص۔ سربند ڈاٹ۔ سباع۔ درندہ۔ منشد۔ گمشدہ کا متلاشی۔ الضوال۔ گمشدہ۔

اس باب میں لقطۂ گمشدہ کا حکم حرم وغیر حرم میں ایک ہی ہے کہ وہ آدمی اٹھائے جو ان کا اعلان کرنا چاہتا ہو اگر ایسی چیز ہو جس کے ضیاع کا خطرہ ہو تو اس کو اٹھالے اور اعلان کرے اگر مالک مل جائے تو بہتر ورنہ خود ضرورت مند ہو تو استعمال کرے ورنہ بیت المال میں جمع کرا دے۔

بَابُ الْقَضَاءِ بَيْنَ أَهْلِ الذِّمَّةِ

ذِمیوں کے درمیان فیصلہ کرنا

بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ اہل ذمہ اگر فیصلہ کرانے آئیں تو ان سے اعراض کرنا اور فیصلہ کر دینا دونوں درست ہیں۔ اس کو امام احمد اور نخعی اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک قول میں اختیار کیا ہے۔ دوسرا فریق کا قول یہ ہے کہ جب اہل ذمہ محرم جو موجب عقوبت ہو اس کا ارتکاب کریں مثلاً زنا سرقہ وغیرہ تو ان پر حد لازم ہے اس قول کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ایک قول یہی ہے۔ (المغنی جلد ٨ص ٢١٤)

٥٩٦٠: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُوْدِيًّا وَيَهُوْدِيَّةً حِيْنَ تَحَاكَمُوْا اِلَيْهِ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى أَنَّ أَهْلَ الذِّمَّةِ اِذَا أَصَابُوْا شَيْئًا مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَمْ يَحْكُمْ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَتَحَاكَمُوْا اِلَيْهِمْ وَيَرْضَوْا بِحُكْمِهِمْ فَاِذَا تَحَاكَمُوْا اِلَيْهِمْ كَانَ الْاِمَامُ مُخَيَّرًا اِنْ شَاءَ أَعْرَضَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَنْظُرْ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَاِنْ شَاءَ حَكَمَ. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِنْ جَائُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ . وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :عَلَى الْاِمَامِ أَنْ يَحْكُمَ بَيْنَهُمْ بِأَحْكَامِ الْمُسْلِمِيْنَ فَكُلَّمَا وَجَبَ عَلٰى

الْإِمَامِ أَنْ يُقِيمَهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فِيمَا أَصَابُوا مِنَ الْحُدُوْدِ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُقِيمَهُ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ غَيْرَ مَا اسْتَحَلُّوْا بِهِ فِيْ دِيْنِهِمْ كَشُرْبِهِمُ الْخَمْرَ وَمَا أَشْبَهَهُ وَأَنَّ ذٰلِكَ يَخْتَلِفُ حَالُهُمْ فِيهِ وَحَالُ الْمُسْلِمِيْنَ يُعَاقَبُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ وَأَهْلُ الذِّمَّةِ لَا يُعَاقَبُوْنَ عَلَيْهِ مَا خَلَا الرَّجْمَ فِي الزِّنَا فَإِنَّهُ لَا يُقَامُ عِنْدَهُمْ عَلٰى أَهْلِ الذِّمَّةِ لِأَنَّ الْأَسْبَابَ الَّتِيْ يَجِبُ بِهَا الْإِحْصَانُ فِي قَوْلِهِمْ أَحَدُهَا الْإِسْلَامُ .فَأَمَّا مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْعُقُوْبَاتِ الْوَاجِبَاتِ فِي انْتِهَاكِ الْحُرُمَاتِ فَإِنَّ أَهْلَ الذِّمَّةِ فِيْهِ كَأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَيَجِبُ عَلَى الْإِمَامِ أَنْ يُقِيمَهُ عَلَيْهِمْ وَإِنْ لَمْ يَتَحَاكَمُوْا إِلَيْهِ كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يُقِيمَهُ عَلٰى أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَإِنْ لَمْ يَتَحَاكَمُوْا إِلَيْهِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا أَنَّهُ إِنَّمَا أَخْبَرَ فِيهِ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ الْيَهُوْدَ حِيْنَ تَحَاكَمُوْا إِلَيْهِ .وَلَمْ يَقُلْ :إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّمَا رَجَمْتهمْ لِأَنَّهُمْ تَحَاكَمُوْا إِلَيَّ .وَلَوْ كَانَ قَالَ ذٰلِكَ لَعُلِمَ أَنَّ الْحُكْمَ مِنْهُ إِنَّمَا يَكُوْنُ إِلَيْهِ بَعْدَ أَنْ يَتَحَاكَمُوْا إِلَيْهِ وَأَنَّهُمْ إِذَا لَمْ يَتَحَاكَمُوْا إِلَيْهِ لَمْ يَنْظُرْ فِيْ أُمُوْرِهِمْ .وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَجِئْ إِنَّمَا جَاءَ عَنْهُ أَنَّهُ رَجَمَهُمْ حِيْنَ تَحَاكَمُوْا إِلَيْهِ .فَإِنَّمَا أَخْبَرَ عَنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُكْمِهِ إِذْ تَحَاكَمُوْا إِلَيْهِ وَلَمْ يُخْبِرْ عَنْ حُكْمِهِمْ عِنْدَهُ قَبْلَ أَنْ يَتَحَاكَمُوْا إِلَيْهِ هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِمْ فِيْهِ إِقَامَةُ الْحَدِّ أَمْ لَا ؟ .فَبَطَلَ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلَالَةٌ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ رَأْيِهِ. ثُمَّ نَظَرْنَا فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ هَلْ نَجِدُ فِيْهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ ؟ .فَإِذَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ

۵۹۶۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی مرد وعورت کو سنگسار کیا جبکہ وہ آپ کے پاس فیصلہ لائے۔امام طحاویؒ کہتے ہیں بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ اہل ذمہ جب کسی ایسے فعل کے مرتکب ہوں جو حدود تک پہنچنے والا ہوتو مسلمان ان کے متعلق اس وقت تک فیصلہ نہیں کر سکتے جب تک وہ ان کو حاکم تسلیم نہ کرلیں اور ان کے فیصلے کو پسند کریں جب وہ فیصل بنائیں گے تو امام کو اختیار ہے۔خواہ ان سے اعراض کرے اور ان کے مابین معاملات پر توجہ نہ کرے اور اگر وہ چاہے تو فیصلہ کردے انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے دوسری دلیل یہ آیت ہے۔"فان جاء وك فاحكم بينهم اواعرض عنهم" (المائدہ:۴۲)
دوسروں نے کہا امام پر لازم ہے کہ ان کے مابین اسلام کے احکام کے مطابق فیصلہ کرے تو جب حاکم پر لازم ہے کہ وہ مسلمانوں پر حدود کو قائم کرے تو اس پر یہ بھی لازم ہے کہ ذمیوں پر بھی حدود کو قائم کرے سوائے اس عمل کے جس کو وہ اپنے دین میں حلال سمجھتے ہوں جیسا کہ شراب نوشی کرنا یا اس جیسے دوسرے کام۔اس سلسلے میں ان کی

حالت مسلمانوں سے مختلف ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کو تو اس قسم کے افعال پر سزا دی جائے گی اور انہیں دی جاتی۔ البتہ ذمیوں کو زنا کی صورت میں رجم نہ کیا جائے گا کیونکہ احصان کے اسباب میں سے ایک سبب مسلمان ہونا بھی ہے۔ (اور احصان نہ ہو تو رجم نہیں البتہ تعزیر ہوگی) مگر جو سزائیں حرمت کے توڑنے کے سلسلہ میں دی جاتی ہیں ان میں ذمی لوگ مسلمانوں کی طرح ہیں اور حاکم کے لئے ضروری ہے کہ پھر ان پر حدود کو قائم کرے اگرا اپنا مقدمہ حاکم کے پاس نہ لے جائیں جس طرح اس پر لازم ہے کہ مسلمانوں پر حدود کو قائم کرے اگر چہ وہ ان کے پاس مقدمہ نہ لے جائیں۔ حضرت ابن عمرؓ کی روایت سے انہوں نے دلیل لی ہے۔ انہوں نے اس بات کی خبر دی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کو رجم کیا جب کہ وہ اپنا مقدمہ آپ کی خدمت میں لائے۔ اس وقت آپ نے یہ نہیں فرمایا میں تمہارا فیصلہ کرتا ہوں کیونکہ تم اپنا مقدمہ میرے پاس لائے ہو۔ اگر یہ بات ہوتی تو پھر معلوم ہو جاتا کہ آپ کا فیصلہ ان کے مقدمہ کو پیش کرنے کے بعد ہوا اور اگر وہ اپنا مقدمہ نہ لاتے تو آپ ان کے معاملات میں مداخلت نہ کرتے مگر یہ بات مروی نہیں ہے۔ آپ سے تو صرف اس قدر مروی ہے کہ آپ نے اس وقت رجم کیا جب وہ اپنا مقدمہ لائے۔ حضرت ابن عمرؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ کے عمل اور فیصلے کی خبر دی جبکہ وہ اپنا مقدمہ آپ کی خدمت میں لائے اور آپ کے پاس مقدمہ لانے سے پہلے کے فیصلے کے بارے میں کوئی خبر نہیں دی کہ کیا اس صورت میں بھی حد کا قائم کرنا واجب ہے یا نہیں۔ تو اس صورت میں اس روایت کو حضرت ابن عمرؓ اور جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دلیل میں لانا منع ہے۔

تخریج : روی بتغیر یسیر من اللفظ۔ مسلم فی الحدود ۲۷' ترمذی فی الحدود باب ۱۰' ابن ماجه فی الحدود باب ۱۰' مسند احمد ۲' ۶۲/۶۳' ۳۵۵/٤' ۵' ۹۱/۹۶' ۱۰٤/۱۰۸۔

بقیہ روایات میں تذکرہ:

اب ہم غور کرتے ہیں کہ ان کے علاوہ آثار میں کوئی چیز ایسی ملتی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے۔

۵۹۶۱: قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَبُوْخَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ :ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ الْيَهُوْدَ جَائُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنْهُمَا زَنَيَا .فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوْا بِأَرْبَعَةٍ مِنْكُمْ يَشْهَدُوْنَ . فَثَبَتَ بِهٰذَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَنْظُرُ بَيْنَهُمْ قَبْلَ أَنْ يَحْكُمَهُ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِمَا الزِّنَا لِأَنَّهُمَا جَمِيْعًا جَاحِدَانِ وَلَوْ كَانَا مُقِرَّيْنِ لَمَا احْتَاجَ مَعَ اِقْرَارِهِمَا اِلٰى أَرْبَعَةٍ يَشْهَدُوْنَ .وَرُوِىَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۹۶۱: شعبی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہود اپنے ایک مرد و عورت کو لے کر حاضر ہوئے ان دونوں نے زنا کیا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے لوگوں سے چار گواہ لاؤ۔ اس سے ثابت ہوا کہ آپ ان کے معاملات پر توجہ فرماتے تھے اس سے پہلے کہ وہ آپ کو فیصل بنائیں کہ جن پر دعویٰ زنا کیا گیا ہے کیونکہ وہ دونوں منکر تھے۔ اگر وہ اقراری ہوتے تو اقرار کے ساتھ چار گواہوں کی ضرورت نہ تھی۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب ٦٠، المناقب باب٢٦، والاعتصام باب٦، التوحید باب ٥١، مسلم فی الحدود ٢٦/٢٧، ابو داؤد فی الصلاة باب٢٣، والحدود باب٢٥، دارمی فی الحدود باب١٥، مالك فی الحدود ١، مسند احمد ٢، ١٧/٥۔

روایت براء بن عازب رضی اللہ عنہ:

اسی طرح کی روایت حضرت براءؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

۵۹۶۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ :ثَنَا أَبِيْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : مُرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ بِرَجُلٍ قَدْ حُمِّمَ وَجْهُهُ وَقَدْ ضُرِبَ يُطَافُ بِهٖ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ هٰذَا قَالُوْا :زَنٰى قَالَ فَمَا تَجِدُوْنَ فِيْ كِتَابِكُمْ قَالُوْا : يُحَمَّمُ وَجْهُهُ وَيُعَزَّرُ وَيُطَافُ بِهٖ .فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ مَا تَجِدُوْنَ حَدَّهُ فِيْ كِتَابِكُمْ ؟ فَأَشَارُوْا إِلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَسَأَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ الرَّجْمَ وَلٰكِنَّهُ كَثُرَ فِيْ أَشْرَافِنَا فَكَرِهْنَا أَنْ نُقِيْمَ الْحَدَّ عَلٰى سَفَلَتِنَا وَنَدَعَ أَشْرَافَنَا فَاصْطَلَحْنَا عَلٰى شَيْءٍ فَوَضَعْنَا هٰذَا .فَرَجَمَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَنَا أَوْلٰى مَنْ أَحْيَا مَا أَمَاتُوْا مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ . فَفِيْ هٰذَا مَا يَدُلُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ لَهُ أَنْ يَحْكُمَ بَيْنَهُمْ وَإِنْ لَمْ يُحَكِّمُوْهُ لِأَنَّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُمْ مَرُّوْا بِهٖ وَهُوَ مُحَمَّمٌ فَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ ثُمَّ رَجَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَلَمَّا دَعَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -إِنْكَارًا لِمَا فَعَلُوْهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتُوْهُ فَرَدَّ أَمْرَهُمْ إِلٰى حُكْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ قَدْ عَطَّلُوْهُ وَغَيَّرُوْهُ -ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ لَهُ أَنْ يَحْكُمَ فِيْمَا بَيْنَهُمْ حَكَّمُوْهُ أَوْ لَمْ يُحَكِّمُوْهُ .فَهٰذَا مَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ مِنَ الدَّلَائِلِ عَلٰى مَا قَدْ تَكَلَّمْنَا عَلَيْهِ .وَأَمَّا قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَإِنْ جَاءُ وْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ﴾ فَإِنَّ الَّذِيْ ذَهَبُوْا فِيْهِ إِلٰى تَثْبِيْتِ الْحُكْمِ يَقُوْلُوْنَ :هِيَ مَنْسُوْخَةٌ .

۵۹۶۲: عبداللہ بن مرہ نے حضرت براءؓ سے روایت کی ہے کہ آپ کے پاس سے ایک آدمی گزارا گیا جس کا چہرہ سیاہ کیا گیا تھا اور اس کو گھمایا اور پیٹا جا رہا تھا تو آپ نے فرمایا اس کا کیا معاملہ ہے تو انہوں نے کہا اس نے زنا کیا

ہے۔آپ نے فرمایا تمہاری کتاب میں کیا حکم ہے۔انہوں نے اپنے میں سے ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا تو اس سے جناب رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا تو وہ آدمی کہنے لگا ہم اپنی کتاب میں رجم کا حکم پاتے ہیں مگر ہم سرداروں میں زنا کی کثرت ہوگئی پس ہم نے اپنے کم درجہ لوگوں پر حد کا قیام بھی ناپسند کیا اور سرداروں کو بالکل چھوڑنا بھی ناپسند کیا ہم نے باہمی ایک چیز پر صلح کرلی اور اس سزا کو ختم کردیا آپ نے اس کو رجم کیا اور فرمایا جس حد کو انہوں نے مردہ کر دیا میں اسے زندہ کرنے کا زیادہ حقدار ہوں۔تو اس روایت میں یہ دلالت ہے کہ آپ ﷺ کو حق حاصل تھا کہ ان کے مابین فیصلہ کریں خواہ وہ آپ کو فیصل نہ بنائیں۔یہ روایت بتلاتی ہے کہ ایسا شخص آپ کے پاس سے گزرا جس کا منہ سیاہ کیا گیا تھا پھر باقی روایت اسی طرح ہے۔پھر آپ نے اس کو سنگسار کیا۔جب جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کے اس عمل کا انکار کرتے ہوئے جو آپ کے پاس آنے سے پہلے وہ کر چکے تھے آپ نے ان کو بلایا تو آپ نے ان کے معاملے کو اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف پھیرا جس کو انہوں نے معطل کر دیا تھا اور بدل ڈالا تھا۔اس سے ثابت ہوا کہ آپ کو ان کے درمیان فیصلہ کا حق حاصل تھا خواہ وہ مقدمہ لائیں یا نہ لائیں۔مذکورہ بالا روایات میں یہ دلائل موجود ہیں جن پر ہم نے گفتگو کی ہے۔جہاں تک قرآن مجید کی آیت "فان جاؤك فاحكم بينهم او اعرض عنهم" کا تعلق ہے تو جن کے ہاں یہ حکم ثابت ہے وہ اس آیت کو منسوخ مانتے ہیں۔

تخریج : مسلم فی الحدود ۲۸' ابو داؤد فی الحدود باب۲۵' ابن ماجه فی الحدود باب۸' مسند احمد ۲۸۶/۴۔

۵۹۶۳:حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ فَإِنْ جَائُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ قَالَ :نَسَخَتْهَا هٰذِهِ الْآيَةُ وَأَنْ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ هُمْ . وَقَالَ الْآخَرُوْنَ :تَأْوِيْلُهَا وَأَنْ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ إِنْ حَكَمْت فَلَمَّا اُخْتُلِفَ فِيْ تَأْوِيْلِ هٰذِهِ الْآيَةِ وَكَانَتِ الْآثَارُ قَدْ دَلَّتْ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ثَبَتَ الْحُكْمُ عَلَيْهِمْ عَلٰى إِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ تَرْكُهُ لِأَنَّ فِيْ حُكْمِهِ النَّجَاةَ فِي قَوْلِهِمْ جَمِيْعًا لِأَنَّ مَنْ يَقُوْلُ :عَلَيْهِ أَنْ يَحْكُمَ يَقُوْلُ قَدْ تَرَكَ مَا كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَفْعَلَهُ.وَمَنْ يَقُوْلُ :لَهُ أَنْ لَا يَحْكُمَ يَقُوْلُ :قَدْ تَرَكَ مَا كَانَ لَهُ تَرْكُهُ فَإِذَا حَكَمَ يَشْهَدُ لَهُ الْفَرِيْقَانِ جَمِيْعًا بِالنَّجَاةِ وَإِذَا لَمْ يَحْكُمْ لَمْ يَشْهَدَا لَهُ بِذٰلِكَ .فَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَفْعَلَ مَا فِيْهِ النَّجَاةُ بِالْإِتِّفَاقِ دُوْنَ مَا فِيْهِ ضِدُّ النَّجَاةِ بِالْإِخْتِلَافِ .وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَا مِنْ وُجُوْبِ الْحُكْمِ عَلَيْهِمْ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَأَنْتُمْ لَا تَرْجُمُوْنَ الْيَهُوْدَ إِذَا زَنَوْا فَقَدْ تَرَكْتُمْ بَعْضَ مَا فِي الْحَدِيْثِ الَّذِي بِهِ احْتَجَجْتُمْ .قِيْلَ لَهُ :إِنَّ الْحُكْمَ كَانَ فِي الزُّنَاةِ فِيْ عَهْدِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ الرَّجْمُ عَلٰى

الْمُحْصَنِ وَغَيْرِ الْمُحْصَنِ .وَكَذٰلِكَ كَانَ جَوَابُ الْيَهُوْدِيِّ الَّذِىْ سَأَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَدِّ الزَّانِىْ فِىْ كِتَابِهِمْ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتِّبَاعُ ذٰلِكَ وَالْعَمَلُ بِهٖ لِأَنَّ عَلٰى كُلِّ نَبِى اتِّبَاعُ شَرِيْعَةِ النَّبِيِّ الَّذِىْ كَانَ قَبْلَهُ حَتّٰى يُحْدِثَ اللّٰهُ شَرِيْعَةً تَنْسَخُ شَرِيْعَتَهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أُوْلٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمْ اقْتَدِهِ فَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُوْدِيَّيْنِ عَلٰى ذٰلِكَ الْحُكْمِ وَلَا فَرْقَ حِيْنَئِذٍ فِىْ ذٰلِكَ بَيْنَ الْمُحْصَنِ وَغَيْرِ الْمُحْصَنِ .ثُمَّ أَحْدَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِيْعَةً فَنَسَخَتْ هٰذِهِ الشَّرِيْعَةَ فَقَالَ وَاللَّاتِى يَأْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوْا فَأَمْسِكُوْهُنَّ فِى الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا . وَكَانَ هٰذَا نَاسِخًا لِمَا كَانَ قَبْلَهُ وَلَمْ يُفَرِّقْ فِىْ ذٰلِكَ بَيْنَ الْمُحْصَنِ وَغَيْرِ الْمُحْصَنِ .ثُمَّ نَسَخَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ فَجَعَلَ الْحَدَّ هُوَ الْإِيذَاءَ بِالْآيَةِ الَّتِىْ بَعْدَهَا وَلَمْ يُفَرِّقْ فِىْ ذٰلِكَ أَيْضًا بَيْنَ الْمُحْصَنِ وَغَيْرِهٖ. ثُمَّ جَعَلَ لَهُنَّ سَبِيْلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْذِيْبُ عَامٍ وَالثَّيِّبُ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ : فَرَّقَ حِيْنَئِذٍ بَيْنَ حَدِّ الْمُحْصَنِ وَحَدِّ غَيْرِ الْمُحْصَنِ الْجَلْدُ ثُمَّ اخْتَلَفَ النَّاسُ مِنْ بَعْدُ فِى الْإِحْصَانِ .فَقَالَ قَوْمٌ :لَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ مُحْصَنًا بِامْرَأَتِهٖ وَلَا الْمَرْأَةُ مُحْصَنَةً بِزَوْجِهَا حَتّٰى يَكُوْنَا حُرَّيْنِ مُسْلِمَيْنِ بَالِغَيْنِ قَدْ جَامَعَهَا وَهُمَا بَالِغَانِ .وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَالَ آخَرُوْنَ :يُحْصِنُ أَهْلُ الْكِتَابِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَيُحْصِنُ الْمُسْلِمُ النَّصْرَانِيَّةَ وَلَا تُحْصِنُ النَّصْرَانِيَّةُ الْمُسْلِمَ وَقَدْ كَانَ أَبُوْ يُوْسُفَ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ فِى الْإِمْلَاءِ فِيْمَا حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهَا.فَاحْتَمَلَ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ الرَّجْمُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا عَلٰى كُلِّ ثَيِّبٍ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى خَاصٍ مِنْ الثَّيِّبِ .فَنَظَرْنَا فِىْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَاهُمْ مُجْتَمِعِيْنَ أَنَّ الْعَبِيْدَ غَيْرُ دَاخِلِيْنَ فِىْ ذٰلِكَ وَأَنَّ الْعَبْدَ لَا يَكُوْنُ مُحْصَنًا ثَيِّبًا كَانَ أَوْ بِكْرًا وَلَا يُحْصِنُ زَوْجَتَهُ حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً .وَكَذٰلِكَ الْأَمَةُ لَا تَكُوْنُ مُحْصَنَةً بِزَوْجِهَا حُرًّا كَانَ أَوْ عَبْدًا .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ الرَّجْمُ إِنَّمَا وَقَعَ عَلٰى خَاصٍ مِنْ الثَّيِّبِ لَا عَلٰى كُلِّ الثَّيِّبِ .فَلَمْ يَدْخُلْ فِيْمَا أَجْمَعُوْا أَنَّهُ وَقَعَ عَلٰى خَاصٍ .إِلَّا مَا قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّهُ فِيْهِ دَاخِلٌ .وَقَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْحُرَّيْنِ الْمُسْلِمَيْنِ الْبَالِغَيْنِ الزَّوْجَيْنِ اللَّذَيْنِ قَدْ كَانَ مِنْهُمَا الْجِمَاعُ مُحْصَنَيْنِ وَاخْتَلَفُوْا فِيْمَنْ سِوَاهُمْ .فَقَدْ أَحَاطَ عِلْمُنَا أَنَّ

ذٰلِكَ قَدْ دَخَلَ فِي قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ الرَّجْمُ . فَأَدْخَلْنَا فِيْهِ وَلَمْ يُحِطْ عِلْمُنَا بِمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَأَخْرَجْنَاهُ مِنْهُ .وَقَدْ كَانَ يَجِيْءُ فِي الْقِيَاسِ -لَمَّا كَانَتِ الْأَمَةُ لَا تُحْصِنُ الْحُرَّ وَلَا يُحْصِنُهَا الْحُرُّ وَكَانَتْ هِيَ فِيْ عَدَمِ اِحْصَانِهَا اِيَّاهُ كَهُوَ فِيْ عَدَمِ اِحْصَانِهٖ اِيَّاهَا - أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ النَّصْرَانِيَّةُ فَكَمَا هِيَ لَا تُحْصِنُ زَوْجَهَا الْمُسْلِمَ كَانَ هُوَ أَيْضًا كَذٰلِكَ لَا يُحْصِنُهَا .وَقَدْ رَأَيْنَا الْأَمَةَ أَيْضًا -لَمَّا بَطَلَ أَنْ تُحْصِنَ الْمُسْلِمَ -بَطَلَ أَنْ يُحْصِنَ الْكَافِرَ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ .

۵۹۶۳: عکرمہ نے روایت کی ہے کہ "فان جاؤك فاحكم بينهم او اعرض عنهن الايه" یہ اس آیت سے منسوخ ہے "وان احكم بينهم بما انزل الله ولا تتبع اهواء هم الاية" آیت ﴿وان احکم ۔﴾ کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ ان کے مابین فیصلہ فرمائیں تو اس چیز کے ساتھ فیصلہ فرمائیں جو اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے۔ جب اس آیت کی تاویل میں اختلاف ہوا اور روایات کی دلالت مذکورہ گفتگو کی موافقت کرتی ہے۔ تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ مسلمانوں کا حاکم ان کے مابین فیصلہ کرے گا اور وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا کیونکہ تمام کے قول کے مطابق اس فیصلے میں نجات ہے۔ کیونکہ جو لوگ فیصلے کے حق میں ہیں وہ فرماتے ہیں اس نے اس عمل کو چھوڑ دیا جو اس پر لازم تھا۔ جو حضرات کہتے ہیں کہ وہ فیصلہ نہ کرے تو وہ کہتے ہیں کہ اس نے اس عمل کو چھوڑا ہے جس کے چھوڑنے کا اسے اختیار تھا اور جب وہ فیصلہ کرے گا تو دونوں فریق اس کے لئے نجات کی گواہی دیں گے اور جب وہ فیصلہ نہیں کرے گا تو وہ نجات کی گواہی نہ دیں گے تو جس کام میں بالاتفاق نجات ہو اس کا کرنا اولیٰ ہے بجائے اس کام کے جس میں نجات کے خلاف بات اختلاف کے ساتھ ثابت ہو۔ یہ فیصلہ کرنے کا وجوب جو کہ مذکور ہوا یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ اگر کوئی معترض کہے کہ آپ زانی یہودی کے متعلق رجم کے قائل نہیں پس تم نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیا۔ تو اس کے جواب میں ہم کہیں گے اگر زمانہ موسیٰ علیہ السلام میں زنا کرنے والوں کی سزا رجم تھی خواہ وہ محصن ہوں یا غیر محصن۔ اسی طرح جس یہودی سے جناب رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا تھا کہ تمہاری کتاب میں زانی کی سزا کیا ہے تو اس نے بھی یہی جواب دیا۔ آپ ﷺ نے اس کا انکار نہیں فرمایا۔ آپ پر اس حکم کی اتباع لازم تھی اور ہر پیغمبر علیہ السلام کو یہی حکم ہوتا ہے کہ وہ پہلے پیغمبر علیہ السلام کی شریعت پر چلے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو نئی شریعت دے کر اس حکم کو منسوخ کر دے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ "اولئك الذين هدى الله فبهدهم اقتده" (الانعام:۹۰) پس جناب رسول اللہ ﷺ نے اسی حکم سے دو یہودیوں کو سنگسار فرمایا۔ اس حکم میں محصن و غیر محصن کا فرق نہ تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ پر اپنی شریعت اتار کر یہ حکم منسوخ کر دیا فرمایا "والتى يأتين الفاحشة من نساء كم" (النساء۔۱۵) کہ وہ عورتیں

جو تمہاری عورتوں سے بے حیائی کا ارتکاب کریں ان پر چار گواہ بنالو۔ اگر وہ گواہی دیں تو ان کو گھروں میں موت تک روکے رکھو یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے لئے کوئی راہ پیدا کر دے۔ یہ حکم ماقبل کے لئے ناسخ تھا اور اس میں بھی محصن اور غیر محصن کی تفریق نہ تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ فرمایا اور ایذاء کو حد قرار دیا گیا اور اس میں بھی محصن و غیر محصن میں فرق نہ رکھا گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لئے سبیل مقرر فرمایا "**البکر بالبکر جلدمائة و تغریب عام و الثیب بالثیب جلد مائة و الرجم**" (ابن ماجہ فی الحدود باب ۷) کہ کنواری اور کنوارے کے زنا پر سو کوڑے اور ایک سال جالوطنی اور شادی شدہ کو شادی کے ساتھ زنا کی وجہ سے سو کوڑے اور سنگسار کرنا ہے۔ چنانچہ شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کی حد میں فرق کر دیا گیا۔ پھر علماء کا احصان کے متعلق اختلاف ہوا۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ اپنی بیوی کی وجہ سے محصن نہ بنے گا اور نہ عورت اپنے خاوند سے محصنہ بن جائے گی جب تک کہ وہ دونوں مسلمان بالغ ہوں اور اس نے اپنی بیوی کے ساتھ بلوغت کی عمر میں جماع کیا ہو۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ دوسری جماع کے ہاں اہل کتاب بھی کتابیہ سے محصن ہوگا اور مسلمان مسلمہ اور نصرانیہ سے محصن ہو جائے گا البتہ نصرانیہ مسلم سے محصنہ نہ بنے گی امالی میں امام ابو یوسفؒ کا یہی قول ہے جیسا کہ سلیمان بن شعیب نے اپنے والد سے بیان کیا ہے۔ اب جناب رسول اللہ ﷺ کے قول ثیب ثیبہ سے زنا کرے تو سنگسار کرنا ہے اس میں ہر ثیب کا احتمال ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ خاص ثیب مراد ہو۔ ہم نے ان دونوں باتوں کو جمع ہوتے پایا۔ نمبرا غلام اس میں داخل نہیں اور غلام محصن نہیں ہوتا خواہ وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ اور اس کی بیوی بھی محصنہ نہ بنے گی خواہ وہ لونڈی ہو یا آزاد اسی طرح لونڈی اپنے خاوند کی وجہ سے محصنہ نہ کہلائے گی۔ خواہ اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ آپ ﷺ کے ارشاد گرامی شادی شدہ شادی شدہ سے زنا کرے تو رجم ہے۔ اس سے خاص قسم کا ثیب مراد ہے ہر ثیب مراد نہیں۔ تو جس پر اجماع ہے کہ خاص ثیب مراد ہے اس میں صرف وہی داخل ہوگا جس کے داخل ہونے پر اجماع ہوا اور ان حضرات کا اتفاق ہے کہ دو آزاد مسلمان بالغ میاں بیوی جو (کم از کم ایک بار) جماع کر چکے ہوں وہ محصن ہوں گے اس کے علاوہ میں اختلاف ہے تو ہمارے علم کے مطابق یہ جناب رسول اللہ ﷺ کے اس قول "**الثیب بالثیب الرجم**" اس میں داخل ہے اور ہم نے اس کو داخل قرار دیا اس کے علاوہ کے متعلق ہمارے علم میں بات نہیں آسکی اس لئے ان کو اس حکم سے خارج کیا ہے اور قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جب لونڈی آزاد آدمی کو محصن نہیں بنا سکتی اور نہ ہی آزاد لونڈی کو محصنہ بنا سکتا ہے اور وہ مرد کو محصن نہ بنانے میں اس طرح ہے جس طرح وہ اس کو محصن نہ بنانے میں نصرانی عورت کا بھی یہی حکم ہونا چاہئے کہ جب وہ اپنے مسلمان خاوند کو محصن نہیں بنا سکتی تو وہ بھی اس کو محصنہ بنہ بنا سکے گا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ لونڈی کا مسلمان کو محصن بنانا جب باطل ٹھہرا تو کافر کو محصن بنانا بھی باطل ہو گیا جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا تقاضا یہی ہے۔ واللہ اعلم۔

فریق ثانی کہتا ہے: آیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ ان کے مابین فیصلہ فرمائیں تو اس چیز کے ساتھ فیصلہ فرمائیں جو اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے۔ جب اس آیت کی تاویل میں اختلاف ہوا اور روایات کی دلالت مذکورہ گفتگو کی موافقت کرتی ہے۔ تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ مسلمانوں کا حاکم ان کے مابین فیصلہ کرے گا اور وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا کیونکہ تمام کے قول کے مطابق اس فیصلے میں نجات ہے۔

نمبر ①: کیونکہ جو لوگ فیصلے کے حق میں ہیں وہ فرماتے ہیں اس نے اس عمل کو چھوڑ دیا جو اس پر لازم تھا۔ جو حضرات کہتے ہیں کہ وہ فیصلہ نہ کرے تو وہ کہتے ہیں کہ اس نے اس عمل کو چھوڑا ہے جس کے چھوڑنے کا اسے اختیار تھا اور جب وہ فیصلہ کرے گا تو دونوں فریق اس کے لئے نجات کی گواہی دیں گے اور جب وہ فیصلہ نہیں کرے گا تو وہ نجات کی گواہی نہ دیں گے تو جس کام میں بالاتفاق نجات ہو اس کا کرنا اولیٰ ہے بجائے اس کام کے جس میں نجات کے خلاف بات اختلاف کے ساتھ ثابت ہو۔ یہ فیصلہ کرنے کا وجوب جو کہ مذکور ہوا یہ امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

سوال: آپ زانی یہودی کے متعلق رجم کے قائل نہیں پس تم جس حدیث سے استدلال کیا ہے اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیا۔

جواب: اگر زمانہ موسیٰ علیہ السلام میں زنا کرنے والوں کی سزا رجم تھی خواہ وہ محصن ہوں یا غیر محصن۔ اسی طرح جس یہودی سے جناب رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا تھا کہ تمہاری کتاب میں زانی کی سزا کیا ہے تو اس نے بھی یہی جواب دیا۔ آپ ﷺ نے اس کا انکار نہیں فرمایا۔ آپ پر اس حکم کی اتباع لازم تھی اور ہر پیغمبر علیہ السلام کو یہی حکم ہوتا ہے کہ وہ پہلے پیغمبر علیہ السلام کی شریعت پر چلے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو نئی شریعت دے کر اس حکم کو منسوخ کر دے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ "اولئك الذين هدى الله فبهدهم اقتده" (الانعام۔۹۰)

پس جناب رسول اللہ ﷺ نے اسی حکم سے دو یہودیوں کو سنگسار فرمایا۔ اس حکم میں محصن و غیر محصن کا فرق نہ تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ پر اپنی شریعت اتار کر یہ حکم منسوخ کر دیا فرمایا "والتی یأتین الفاحشة من نساء کم" (النساء۔۱۵) کہ وہ عورتیں جو تمہاری عورتوں سے بے حیائی کا ارتکاب کریں ان پر چار گواہ بنالو۔ اگر وہ گواہی دیں تو ان کو گھروں میں موت تک روکے رکھو یا پھر اللہ تعالیٰ کا ان کے لئے کوئی راہ پیدا کر دے۔ یہ حکم ماقبل کے لئے ناسخ تھا اور اس میں بھی محصن اور غیر محصن کی تفریق نہ تھی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ فرمایا اور ایذاء کو حد قرار دیا گیا اور اس میں بھی محصن و غیر محصن میں فرق نہ رکھا گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لئے سبیل مقرر فرمایا "البکر بالبکر جلدمائة و تغریب عام والثیب بالثیب جلد مائة والرجم" (ابن ماجہ فی الحدود باب ۷) کہ کنواری اور کنوارے کے زنا پر سو کوڑے اور ایک سال جالوطنی اور شادی شدہ کو شادی کے ساتھ زنا کی وجہ سے سو کوڑے اور سنگسار کرنا ہے۔ چنانچہ شادی اور غری شادی شدہ کی حد میں فرق کر دیا گیا۔

احصان: پھر علماء کا احصان کے متعلق اختلاف ہوا۔

ایک جماعت: کچھ لوگوں نے کہا کہ اپنی بیوی کی وجہ سے محصن نہ بنے گا اور نہ عورت اپنے خاوند سے محصنہ بن جائے گی جب تک

کہ وہ دونوں مسلمان بالغ ہوں اور اس نے اپنی بیوی کے ساتھ بلوغت کی عمر میں زنا کیا ہو۔

یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

دوسری جماعت: اہل کتاب بھی کتابیہ سے محصن ہوگا اور مسلمان مسلمہ اور نصرانیہ سے محصن ہو جائے گا البتہ نصرانیہ مسلم سے محصنہ نہ بنے گی امالی میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے جیسا کہ سلیمان بن شعیب نے اپنے والد سے بیان کیا ہے۔

اب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول ثیب ثیبہ سے زنا کرے تو سنگسار کرنا ہے اس میں ہر ثیب کا احتمال ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ خاص ثیب مراد ہو۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

ہم نے ان دونوں باتوں کو جمع ہوتے پایا۔ نمبر ا غلام اس میں داخل نہیں اور غلام محصن نہیں ہوتا خواہ وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ اور اس کی بیوی بھی محصنہ نہ بنے گی خواہ وہ لونڈی ہو یا آزاد اسی طرح لونڈی اپنے خاوند کی وجہ سے محصنہ نہ کہلائے گی۔ خواہ اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام۔

پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی شادی شدہ شادی شدہ سے زنا کرے تو رجم ہے۔ اس سے خاص قسم کا ثیب مراد ہے ہر ثیب مراد نہیں۔ تو جس پر اجماع ہے کہ خاص ثیب مراد ہے اس میں صرف وہی داخل ہوگا جس کے داخل ہونے پر اجماع ہو اور ان حضرات کا اتفاق ہے کہ دو آزاد مسلمان بالغ میاں بیوی جو (کم از کم ایک بار) جماع کر چکے ہوں وہ محصن ہوں گے اس کے علاوہ میں اختلاف ہے تو ہمارے علم کے مطابق یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول "الثیب بالثیب الرجم" اس میں داخل ہے اور ہم نے اس کو داخل قرار دیا اس کے علاوہ کے متعلق ہمارے علم میں بات نہیں آسکی اس لئے ان کو اس حکم سے خارج کیا ہے۔

اور قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جب لونڈی آزاد آدمی کو محصن نہیں بنا سکتی اور نہ ہی آزاد لونڈی کو محصنہ بنا سکتا ہے اور وہ مرد کو محصن نہ بنانے میں اس طرح ہے جس طرح وہ اس کو محصن نہ بنانے میں نصرانی عورت کا بھی یہی حکم ہونا چاہئے کہ جب وہ اپنے مسلمان خاوند کو محصن نہیں بنا سکتی تو وہ بھی اس کو محصنہ نہ بنا سکے گا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ لونڈی کا مسلمان کو محصن بنانا جب باطل ٹھہرا تو کافر کو محصن بنانا بھی باطل ہوگیا جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا تقاضا یہی ہے۔ واللہ اعلم۔

❀ ❀ ❀

بَابُ الْقَضَاءِ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ

ایک گواہی کے ساتھ قسم سے فیصلہ

اموال میں قضا بالیمین مع شاہد کے متعلق دو قول ہیں۔

نمبر①: امام مالک، شافعی، احمد رحمہم اللہ کے ہاں اگر ایک گواہ کے علاوہ مدعی کے پاس گواہ نہ ہو تو دوسرے گواہ کی جگہ اس سے قسم لے کر قاضی فیصلہ کر دے گا۔ فریق ثانی کا موقف یہ ہے کہ اموال میں بھی حکم دوسرے معاملات کی طرح ہے ان میں دو گواہ ضروری ہیں اور قسم تو مدعیٰ علیہ پر ہے۔

تخریج : المرقات ج٧، ٢٥٣، التعلیق ج٤، ص١٢٨۔

٥٩٦٤: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ :ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَكِّيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ

٥٩٦٤: عمرو بن دینار نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے قسم اور ایک شاہد سے فیصلہ فرمایا۔

تخریج : مسلم فی الاقضیہ ٣، ابو داؤد فی الاقضیہ باب ٢١، ترمذی فی الاحکام باب ١٣، ابن ماجہ فی الاحکام باب ٣١ مالک فی الاقضیہ ٦/٥، مسند احمد ٣١٥/١، ٣٠٥/٣، ٣٨٥/٥۔

٥٩٦٥: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

٥٩٦٥: سہیل بن ابو صالح نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

٥٩٦٦: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ :وَنَسِيَهٗ سُهَيْلٌ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيْعَةُ عَنِّي

٥٩٦٦: عبدالعزیز بن محمد نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت بیان کی

ہے۔

عبدالعزیز کہتے ہیں سہل نے بھول کر حدثنی ربیعہ عنی کہا۔

۵۹۶۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ -يَعْنِي الْحِمَّانِيَّ -قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ :فَلَقِيتُ سُهَيْلًا فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ .

۵۹۶۷: سلیمان بن بلال اور دراوردی نے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔
عبدالعزیز کہتے ہیں کہ میں اس روایت کے متعلق سہیل سے ملا تو انہوں نے کہا میں اس روایت کو نہیں جانتا۔

۵۹۶۸: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ :حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهَا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۵۹۶۸: سہیل بن ابی صالح نے اپنے والد سے یہ روایت نقل کی ہے اور انہوں نے زید بن ثابتؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۹۶۹: حَدَّثَنَا وَهْبَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ :ثَنَا أَبُو هَمَّامٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهَا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۵۹۶۹: جعفر بن محمد نے اپنے والد سے نقل کیا انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۹۷۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ جَابِرًا

۵۹۷۰: جعفر نے اپنے والد سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی اور انہوں نے جابر ؓ کا ذکر نہیں کیا۔

۵۹۷۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۵۹۷۱: جعفر بن محمد نے اپنے والد سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۹۷۲: حَدَّثَنَا بَحْرٌ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ :حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهَا عَنْ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى الْقَضَاءِ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ فِيْ خَاص مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي الْأَمْوَالِ خَاصَّةً وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَا يَجِبُ أَنْ يُقْضَى فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ إِلَّا بِرَجُلَيْنِ أَوْ رَجُلٍ وَامْرَأَتَيْنِ وَلَا يُقْضَى بِشَاهِدٍ وَيَمِيْنٍ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ قَالُوْا :أَمَّا مَا رَوَيْتُمُوْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا ذُكِرَ فِيْهِ أَنَّهُ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ فَقَدْ دَخَلَهُ الضَّعْفُ الَّذِى لَا يَقُوْمُ بِهٖ مَعَهُ حُجَّةٌ .وَأَمَّا حَدِيْثُ زَمْعَةَ عَنْ سُهَيْلٍ فَقَدْ سَأَلَ الدَّرَاوَرْدِيُّ سُهَيْلًا عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ مِنَ السُّنَنِ الْمَشْهُوْرَةِ وَالْأُمُوْرِ الْمَعْرُوْفَةِ إِذًا لَمَا ذَهَبَ عَلَيْهِ وَأَنْتُمْ قَدْ تُضَعِّفُوْنَ مِنَ الْأَحَادِيْثِ مَا هُوَ أَقْوَى مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِأَقَلَّ مِنْ هٰذَا .وَأَمَّا حَدِيْثُ عُثْمَانَ بْنِ الْحَكَمِ مِنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَمُنْكَرٌ أَيْضًا لِأَنَّ أَبَا صَالِحٍ لَا تُعْرَفُ لَهُ رِوَايَةٌ عَنْ زَيْدٍ .وَلَوْ كَانَ عِنْدَ سُهَيْلٍ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ مَا أَنْكَرَ عَلَى الدَّرَاوَرْدِيِّ مَا ذَكَرْتُمْ عَنْ رَبِيْعَةَ وَيَقُوْلُ لَهُ لَمْ يُحَدِّثْنِيْ بِهٖ أَبِيْ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْ بِهٖ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مَعَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ الْحَكَمِ لَيْسَ بِالَّذِيْ يَثْبُتُ مِثْلُ هٰذَا بِرِوَايَتِهٖ. وَأَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَمُنْكَرٌ لِأَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ لَا نَعْلَمُهُ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِشَيْءٍ فَكَيْفَ يَحْتَجُّوْنَ بِهٖ فِيْ مِثْلِ هٰذَا؟ .وَأَمَّا حَدِيْثُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ جَابِرٍ فَإِنَّ عَبْدَ الْوَهَّابِ رَوَاهُ كَمَا ذَكَرْتُمْ .وَأَمَّا الْحُفَّاظُ مَالِكٌ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَمْثَالُهُمَا فَرَوَوْهُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ جَابِرًا وَأَنْتُمْ لَا تَحْتَجُّوْنَ بِعَبْدِ الْوَهَّابِ فِيْمَا يُخَالِفُ فِيْهِ الثَّوْرِيَّ وَمَالِكًا .ثُمَّ لَوْ لَمْ يُنَازَعْ فِيْ طَرِيْقِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَسَلِمَتْ عَلَى هٰذِهِ الْأَلْفَاظُ الَّتِى قَدْ رُوِيَتْ عَلَيْهَا لَكَانَتْ مُحْتَمِلَةً لِلتَّأْوِيْلِ الَّذِى لَا يَقُوْمُ لَكُمْ بِمِثْلِهَا مَعَهُ الْحُجَّةُ .وَذٰلِكُمْ أَنَّكُمْ إِنَّمَا رَوَيْتُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ .وَلَمْ يُبَيِّنْ فِي الْحَدِيْثِ كَيْفَ كَانَ ذٰلِكَ السَّبَبُ وَلَا الْمُسْتَحْلِفُ مَنْ هُوَ ؟ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْتُمْ وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أُرِيْدَ بِهٖ يَمِيْنُ الْمُدَّعَىْ عَلَيْهِ .وَإِذَا ادَّعَى الْمُدَّعِي وَلَمْ يُقِمْ عَلَى دَعْوَاهُ إِلَّا شَاهِدًا وَاحِدًا فَاسْتَحْلَفَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدَّعَىْ عَلَيْهِ فَرَوَىْ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ النَّاسُ أَنَّ الْمُدَّعِيَ يَجِبُ لَهُ الْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعَىْ عَلَيْهِ لَا بِحُجَّةٍ أُخْرَى غَيْرَ الدَّعْوَى -لَا يَجِبُ لَهُ الْيَمِيْنُ إِلَّا بِهَا .كَمَا قَالَ قَوْمٌ :إِنَّ الْمُدَّعِيَ لَا يَجِبُ لَهُ الْيَمِيْنُ فِيْمَا ادَّعَىْ إِلَّا أَنْ يُقِيْمَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ قَدْ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُدَّعَىْ عَلَيْهِ

خُلْطَةٌ وَلَبْسٌ فَإِنْ أَقَامَ عَلٰى ذٰلِكَ بَيِّنَةً اسْتَحْلَفَ لَهُ وَإِلَّا لَمْ يَسْتَحْلِفْ ۔ فَأَرَادَ الَّذِيْ رَوَىٰ هٰذَا الْحَدِيْثَ أَنْ يَنْفِيَ هٰذَا الْقَوْلَ وَيُثْبِتَ الْيَمِيْنَ بِالدَّعْوَى وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَ الدَّعْوَى غَيْرُهَا فَهٰذَا وَجْهٌ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أُرِيْدَ بِهٖ يَمِيْنُ الْمُدَّعِي مَعَ شَاهِدِهِ الْوَاحِدِ لِأَنَّ شَاهِدَهُ الْوَاحِدَ كَانَ مِمَّنْ يُحْكَمُ بِشَهَادَتِهٖ وَحْدَهُ وَهُوَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ عَدَلَ شَهَادَتَهُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ .

۵۹۷۲: عمرو بن محمد نے اپنے والد سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔امام طحاویؒ کہتے ہیں ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ ایک گواہ اور قسم سے بعض خاص مالی معاملات میں فیصلہ فرمایا اور انہوں نے ان آثار کو بطور دلیل پیش کیا۔فریق ثانی: کا کہنا ہے کسی بھی چیز میں ایک گواہ اور قسم سے فیصلہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ وہ فیصلہ نافذ ہوگا جو کہ دو مردوں کی گواہی یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے کیا جائے گا۔جواب دلیل: یہ روایات جو آپ نے پیش کی یہ ضعیف روایت ہے اس کو بطور دلیل پیش نہیں کر سکتے۔رہی زمعہ والی روایت جس کو سہیل سے نقل کیا گیا ہے تو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ دراوردی نے خود سہیل سے اس کے متعلق دریافت کیا تو اس نے جواب دیا کہ میں تو اس روایت کو نہیں جانتا اگر یہ روایت سنن مشہورہ سے ہوتی تو اس سے یہ معاملہ نہ ہوتا آپ تو اس سے زیادہ قوی روایات کو بھی ضعیف قرار دیتے ہو۔عثمان بن حکم جس کو حضرت زید بن ثابتؓ سے نقل کیا گیا ہے وہ منکر ہے کیونکہ ابو صالح کی کوئی روایت حضرت زیدؓ سے معروف نہیں ہے۔اگر اس سلسلے میں سہیل کے پاس کوئی روایت ہوتی تو وہ دراوردی کے سامنے انکار نہ کرتے۔ربیعہ کی روایت جس میں یہ کہا گیا ہے کہ میرے والد نے تو یہ ابو ہریرہؓ سے بیان نہیں کی مگر مجھے زید بن ثابتؓ سے انہوں نے بیان کی حالانکہ عثمان بن حکم ایسا راوی نہیں ہے کہ جس کی روایت سے اس قسم کی بات ثابت ہو سکے۔روایت ابن عباسؓ بھی منکر ہے کیونکہ قیس بن سعد ہمارے علم کی حد تک تو عمرو بن دینار سے کچھ بھی روایت نہیں کرتے تو اس قسم کے معاملات میں وہ اس کی روایت سے کیسے دلیل بناتے ہیں؟ جعفر بن محمد کی روایت جو انہوں نے اپنے والد کے واسطہ سے جابرؓ سے نقل کی ہے۔اس سند کے ساتھ تو اس کو عبدالوہاب نے نقل کیا۔مگر حفاظ حدیث مالک' سفیان جیسے علماء نے جعفر عن ابیہ عن النبی ﷺ نقل کی اور جابر کا تذکرہ نہیں کیا اور عبدالوہاب کی روایت ثوری و مالک کے خلاف قابل حجت نہیں۔اگر سند کی اس بحث سے قطع نظر کر کے روایت کو من وعن تسلیم کر لیا جائے پھر بھی اس میں احتمال تاویل ہونے کی وجہ سے تمہارے ہاں قابل حجت نہ بنے گی۔تم نے یہ روایت بیان کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ اور قسم سے فیصلہ کیا۔روایت سے اس کا کہیں پتہ نہیں چلتا اور نہ حلف اٹھانے والا معلوم ہے۔ممکن ہے کہ وہ مفہوم ہو جو آپ نے مراد لیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد مدعیٰ علیہ کی قسم ہو۔جب مدعی نے دعویٰ تو کر دیا مگر اپنے دعویٰ پر فقط ایک گواہ پیش

کر سکا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے مدعیٰ علیہ سے قسم لے کر فیصلہ فرما دیا پس یہ روایت بیان کر دی گئی تا کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ مدعی کے لئے لازم ہے کہ اس کی خاطر مدعیٰ علیہ پر قسم آئے جبکہ دعویٰ کے لئے اور دلیل نہ ہو اور اس کے حق کے لئے قسم صرف اسی صورت میں لازم ہو گی۔ جیسا کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ مدعی کو اپنے حق کے لئے قسم لینا لازم نہیں سوائے اس صورت کے کہ وہ اس پر دلیل پیش کر دے کہ اس کے اور مدعیٰ علیہ کے درمیان گڑ بڑ و اشتباہ تھا اگر وہ اس پر دلیل قائم کر دے تو اس کے لئے مدعیٰ علیہ سے حلف لیا جائے گا ورنہ نہیں۔ پس جس نے اس روایت کو بیان کیا اس کا مقصد اس بات کی نفی کرنا تھا کہ قسم تو صرف دعویٰ ہی سے ثابت ہو جاتی ہے اگر چہ دعویٰ کے ساتھ کوئی اور بات نہ ہو۔ تو یہ اس حدیث کا باعث ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مدعی سے ایک گواہ کے ساتھ قسم لینا مراد ہو۔ کیونکہ اس کا ایک گواہ ان لوگوں سے ہو جس اکیلے کی گواہی سے فیصلہ ہو جاتا ہے اور وہ خزیمہ بن ثابت انصاریؓ ہیں کہ جن کی گواہی کو جناب رسول اللہ ﷺ نے دو گواہوں کے برابر قرار دیا۔ روایت یہ ہے۔

امام طحاوی ﷫ کہتے ہیں: ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ ایک گواہ اور قسم سے بعض خاص مالی معاملات میں فیصلہ فرمایا اور انہوں نے ان آثار کو بطور دلیل پیش کیا۔

فریق ثانی: کسی بھی چیز میں ایک گواہ اور قسم سے فیصلہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ وہ فیصلہ نافذ ہو گا جو کہ دو مردوں کی گواہی یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے کیا جائے گا۔

جواب دلیل: یہ روایت جو آپ نے پیش کی یہ ضعیف روایت ہے اس کو بطور دلیل پیش نہیں کر سکتے۔

نمبر ①: رہی زمعہ والی روایت جس کو سہیل سے نقل کیا گیا ہے تو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ دراوردی نے خود سہیل سے اس کے متعلق دریافت کیا تو اس نے جواب دیا کہ میں تو اس روایت کو نہیں جانتا اگر یہ روایت سنن مشہورہ سے ہوتی تو اس سے یہ معاملہ نہ ہوتا آپ تو اس سے زیادہ قوی روایات کو بھی ضعیف قرار دیتے ہو۔

نمبر ②: عثمان بن حکم جس کو حضرت زید بن ثابتؓ سے نقل کیا گیا ہے وہ منکر ہے کیونکہ ابو صالح کی کوئی روایت حضرت زیدؓ سے معروف نہیں ہے۔ اگر اس سلسلے میں سہیل کے پاس کوئی روایت ہوتی تو وہ دراوردی کے سامنے انکار نہ کرتے۔

نمبر ③: ربیعہ کی روایت جس میں یہ کہا گیا ہے کہ میرے والد نے تو یہ ابو ہریرہؓ سے بیان نہیں کی مگر مجھے زید بن ثابتؓ سے انہوں نے بیان کی حالانکہ عثمان بن حکم ایسا راوی نہیں ہے کہ جس کی روایت سے اس قسم کی بات ثابت ہو سکے۔

نمبر ④: روایت ابن عباسؓ بھی منکر ہے کیونکہ قیس بن سعد ہمارے علم کی حد تک تو عمرو بن دینار سے کچھ بھی روایت نہیں کرتے تو اس قسم کے معاملات میں وہ اس کی روایت سے کیسے دلیل بناتے ہیں؟

نمبر ⑤: جعفر بن محمد کی روایت جو انہوں نے اپنے والد کے واسطہ سے جابر ؓ سے نقل کی ہے۔ اس سند کے ساتھ تو اس کو عبدالوہاب نے نقل کیا۔ مگر حفاظ حدیث مالک، سفیان جیسے علماء نے جعفر عن ابیہ عن النبی ﷺ نقل کی اور جابر کا تذکرہ نہیں کیا اور عبدالوہاب کی روایت ثوری و مالک کے خلاف قابل حجت نہیں۔

دوسرا جواب: اگر سند کی اس بحث سے قطع نظر کر کے روایت کو من وعن تسلیم کرلیا جائے پھر بھی اس میں احتمال تاویل ہونے کی وجہ سے تمہارے ہاں قابل حجت نہ بنے گی۔ تم نے یہ روایت بیان کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ اور قسم سے فیصلہ کیا۔ روایت اس کے سبب کا کہیں پتہ نہیں چلتا اور نہ حلف اٹھانے والا معلوم ہے۔ ممکن ہے کہ وہ مفہوم ہو جو آپ نے مراد لیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد مدعیٰ علیہ کی قسم ہو۔ جب مدعی نے دعویٰ تو کر دیا مگر اپنے دعویٰ پر فقط ایک گواہ پیش کر سکا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے مدعیٰ علیہ سے قسم لے کر فیصلہ فرما دیا پس یہ روایت بیان کر دی گئی تا کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ مدعی کے لئے لازم ہے کہ اس کی خاطر مدعیٰ علیہ پر قسم آئے جبکہ دعویٰ کے لئے اور دلیل نہ ہو اور اس کے حق کے لئے قسم صرف اسی طصورت میں لازم ہو گی۔

جیسا کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ مدعی کو اپنے حق کے لئے قسم لینا لازم نہیں سوائے اس صورت کے وہ اس پر دلیل پیش کر دے کہ اس کے اور مدعیٰ علیہ کے درمیان گڑبڑ واشتباہ تھا اگر وہ اس پر دلیل قائم کر دے تو اس کے لئے مدعیٰ علیہ سے حلف لیا جائے گا ورنہ نہیں۔

نمبر ①: پس جس نے اس روایت کو بیان کیا اس کا مقصد اس بات کی نفی کرنا تھی کہ قسم تو صرف دعویٰ ہی سے ثابت ہو جاتی ہے اگر چہ دعویٰ کے ساتھ کوئی اور بات نہ ہو۔ تو یہ اس حدیث کا باعث ہے۔

نمبر ②: یہ بھی ممکن ہے کہ مدعی سے ایک گواہ کے ساتھ قسم لینا مراد ہو۔ کیونکہ اس کا ایک گواہ ان لوگوں سے ہو جس اکیلے کی گواہی سے فیصلہ ہو جاتا ہے اور وہ خزیمہ بن ثابت انصاریؓ ہیں کہ جن کی گواہی کو جناب رسول اللہ ﷺ نے دو گواہوں کے برابر قرار دیا۔ روایت یہ ہے۔

۵۹۷۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي عُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عُمَرَ حَدَّثَهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَ فَرَسًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ فَاسْتَتْبَعَهُ لِيَقْبِضَهُ ثَمَنَ فَرَسِهِ. فَأَسْرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشْيَ وَأَبْطَأَ الْأَعْرَابِيُّ فَطَفِقَ رِجَالٌ يَعْتَرِضُوْنَ الْأَعْرَابِيَّ فَيُسَاوِمُوْنَهُ بِالْفَرَسِ لَا يَشْعُرُوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَهُ حَتّٰى زَادَ بَعْضُهُمُ الْأَعْرَابِيَّ فِي السَّوْمِ عَلَى ثَمَنِ الْفَرَسِ الَّذِي ابْتَاعَهُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَنَادَى الْأَعْرَابِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :إِنْ كُنْتُ مُبْتَاعًا لِهٰذَا الْفَرَسِ فَابْتَعْهُ وَإِلَّا بِعْتُهُ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ سَمِعَ نِدَاءَ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ أَوَلَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْك ؟ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ :لَا وَاللّٰهِ مَا بِعْتُك .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَى قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْك .فَطَفِقَ النَّاسُ يَلُوْذُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَعْرَابِيِّ وَهُمَا يَتَرَاجَعَانِ وَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُوْلُ :هَلُمَّ

شَهِيْدًا يَشْهَدُ لَكَ أَنِّيْ قَدْ بَايَعْتُكَ مِمَّنْ جَاءَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا لِلْأَعْرَابِيِّ وَيْلَكَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا حَتّٰى جَاءَ خُزَيْمَةُ فَاسْتَمَعَ لِمُرَاجَعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُرَاجَعَةِ الْأَعْرَابِيِّ وَهُوَ يَقُوْلُ هَلُمَّ شَهِيْدًا يَشْهَدُ لَكَ أَنِّيْ قَدْ بَايَعْتُكَ .فَقَالَ خُزَيْمَةُ :أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهُ .فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خُزَيْمَةَ فَقَالَ بِمَ تَشْهَدُ ؟ فَقَالَ بِتَصْدِيْقِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ . فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ الشَّاهِدُ الَّذِيْ قَدْ ذَكَرْنَا قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هُوَ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ فَيَكُوْنَ الْمَشْهُوْدُ لَهُ بِشَهَادَتِهِ وَحْدَهُ مُسْتَحِقًّا لِمَا شَهِدَ لَهُ كَمَا يَسْتَحِقُّ غَيْرُهُ بِالشَّاهِدَيْنِ مِمَّا شَهِدَا لَهُ بِهِ فَادَّعَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ الْخُرُوْجَ مِنْ ذٰلِكَ الْحَقِّ اِلَى الْمُدَّعِي فَاسْتَحْلَفَهُ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ وَأُرِيْدَ بِنَقْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِيُعْلَمَ أَنَّ الْمُدَّعِيَ اِذَا أَقَامَ الْبَيِّنَةَ عَلٰى دَعْوَاهُ وَادَّعَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ الْخُرُوْجَ مِنْ ذٰلِكَ الْحَقِّ اِلَيْهِ -أَنَّ عَلَيْهِ الْيَمِيْنَ مَعَ بَيِّنَتِهِ.فَهٰذِهِ وُجُوْهٌ يَحْتَمِلُهَا مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَضَائِهِ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ .فَلَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَأْتِيَ اِلٰى خَبَرٍ قَدْ احْتَمَلَ هٰذِهِ التَّأْوِيْلَاتِ فَيَعْطِفَهُ عَلٰى أَحَدِهَا بِلَا دَلِيْلٍ يَدُلُّهُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنْ كِتَابٍ أَوْ سُنَّةٍ أَوْ اِجْمَاعٍ ثُمَّ يَزْعُمُ أَنَّ مَنْ خَالَفَ ذٰلِكَ مُخَالِفٌ لِمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَكَيْفَ يَكُوْنُ مُخَالِفًا لِمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَأَوَّلَ ذٰلِكَ عَلٰى مَعْنًى يَحْتَمِلُ مَا قَالَ ؟ .بَلْ مَا خَالَفَ اِلَّا تَأْوِيْلَ مُخَالِفِهِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُخَالِفْ شَيْئًا مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ مَا

۵۹۷۳: عمارہ بن خزیمہ انصاری نے روایت کی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بدو سے گھوڑا خریدا۔ وہ آپ کے پیچھے چلا تا کہ گھوڑے کی قیمت وصول کرے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیز تیز چلے اور بدو سست رفتاری سے چلا کچھ لوگ اس کو ملنے لگے اور اس سے گھوڑے کا سودا کر رہے تھے ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا سودا کر چکے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض نے بدو کو اس سے زیادہ کی پیش کش کی جس پر آپ نے خریدا تھا۔ تو بدو نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی کہ اگر آپ نے گھوڑا خریدنا ہو تو خرید لو ورنہ میں اس کو فروخت کروں گا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدو کی آواز سن کر فرمایا کیا یہ میں تم سے خرید نہیں چکا ہوں؟ اس نے کہا نہیں۔ اللہ کی قسم میں نے یہ آپ کو نہیں بیچا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں۔ میں یہ تم سے خرید چکا ہوں۔ لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بدو کی طرف متوجہ ہوئے جبکہ وہ

آپس میں ایک دوسرے پر بات کولوٹا رہے تھے۔ بدو کہنے لگا تم گواہ لاؤ جو یہ گواہی دے کہ یہ گھوڑا میں نے آپ کو فروخت کر دیا ہے جو مسلمان موقعہ پر آئے وہ بدو کو کہنے لگے تم پر افسوس ہے! بلاشبہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو سچی بات ہی فرماتے ہیں (یہ بات ہوتی رہی) یہاں تک کہ حضرت خزیمہ بن ثابت انصاریؓ آئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب اور بدو کے جواب کو سنا کہ وہ کہتا جا رہا تھا گواہ لاؤ جو گواہی دے کہ آپ نے مجھ سے اس کا سودا کر لیا ہے خزیمہ کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اس سے یہ گھوڑا خریدا ہے۔ اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کی طرف توجہ فرماتے ہوئے کہا تم کس طرح گواہی دیتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی تصدیق کی وجہ سے۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہؓ کی گواہی کو دو گواہوں کے برابر قرار دیا۔ پس اگر گواہ اس طرح کا ہو جس کا ہم نے تذکرہ کیا ممکن ہے کہ وہ حضرت خزیمہ بن ثابتؓ ہوں تو ان کی صرف ایک گواہی ہی اس چیز کا حقدار بنا دیتی ہے جیسا کہ دوسرے دو گواہوں سے حقدار بنتے ہیں۔ جب مدعا علیہ نے مدعی کے اپنے حق سے بری الذمہ ہونے کا دعویٰ کیا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (مدعیٰ علیہ) کو اس بات پر قسم دی۔ اس روایت کے ذکر کرنے سے مقصد یہ بتلانا ہے کہ مدعی جب اپنے دعویٰ پر گواہ قائم کر دے اور مدعیٰ علیہ یہ دعویٰ کرے کہ مدعیٰ علیہ اپنا حق حاصل کر چکا ہے تو اب گواہی کی موجودگی میں اس مدعا علیہ سے قسم لی جائے گی۔ پس اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔ اس میں ان وجوہ کا احتمال ہے۔ اب کسی شخص کو کب یہ مناسب ہے کہ وہ ایسی روایت پیش کرے جس میں ان تاویلات کا احتمال ہو پھر کسی ایسی دلیل کے بغیر سے کسی ایک معنی پر محمول کرے جس پر قرآن وسنت یا اجماع سے دلالت نہ پائی جاتی ہو۔ پھر یہ گمان کرنے لگے کہ جو شخص اس کا مخالف ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت کا مخالف ہے۔ اب آپ ہی بتلائیں کہ وہ کس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کا مخالف ہوسکتا ہے جبکہ اس نے وہ معنی مراد لیا جس کا حدیث میں احتمال ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اس نے اپنے مخالف کی ان تاویلات کی مخالفت کی ہے جو اس نے حدیث کے ضمن میں بیان کیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی مخالفت نہیں کی۔ حضرت علیؓ کی روایت ملاحظہ ہو۔

۵۹۷۴: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ: ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِذَا بَلَغَكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ فَظُنُّوْا بِهِ الَّذِي هُوَ أَهْنَأُ وَالَّذِي هُوَ أَهْدَى وَالَّذِي هُوَ أَبْقَى وَالَّذِي هُوَ خَيْرٌ

۵۹۷۴: ابوعبدالرحمٰن سلمی نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے جب تمہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی روایت پہنچے اس کا وہ معنی خیال میں لاؤ جو زیادہ سہل و آسان زیادہ راہنمائی والا زیادہ باقی رہنے والا اور بہتر ہو۔

۵۹۷۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ: ثَنَا وَهْبٌ وَأَبُو الْوَلِيْدِ قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ

مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَالَّذِي هُوَ خَيْرٌ . فَهٰكَذَا يَنْبَغِي لِلنَّاسِ أَنْ يَفْعَلُوا وَأَنْ يُحْسِنُوا تَحْقِيقَ ظُنُوْنِهِمْ وَلَا يَقُوْلُوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِمَا قَدْ عَلِمُوْهُ فَإِنَّهُمْ مَنْهِيُّوْنَ عَنْ ذٰلِكَ مُعَاقَبُوْنَ عَلَيْهِ .وَكَيْفَ يَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْمِلَ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ هٰذَا الْمُخَالِفُ وَقَدْ وَجَدْنَا كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَدْفَعُهُ ثُمَّ السُّنَّةَ الْمُجْمَعَ عَلَيْهَا تَدْفَعُهُ أَيْضًا ؟ .فَأَمَّا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ فَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ وَقَالَ وَأَشْهِدُوْا ذَوَىْ عَدْلٍ مِنْكُمْ . وَقَدْ كَانُوْا قَبْلَ نُزُوْلِ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ لَا يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقْضُوْا بِشَهَادَةِ أَلْفِ رَجُلٍ وَلَا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَلَا أَقَلَّ لِأَنَّهُ لَا يُوْصَلُ بِشَهَادَتِهِمْ إِلٰى حَقِيْقَةِ صِدْقِهِمْ .فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا ذَكَرْنَا قَطَعَ بِذٰلِكَ الْعُذْرَ وَحَكَمَ بِمَا أَمَرَ بِهٖ عَلٰى مَا تَعَبَّدَ بِهٖ خَلْقَهُ وَلَمْ يَحْكُمْ بِمَا هُوَ أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَدْخُلْ فِيْمَا تَعَبَّدُوْا بِهٖ .أَمَّا السُّنَّةُ الْمُتَّفَقُ عَلَيْهَا فَهِيَ أَنْ لَا يَحْكُمَ بِشَهَادَةِ جَارٍ إِلٰى نَفْسِهٖ مَغْنَمًا وَلَا دَافِعٍ عَنْهَا مَغْرَمًا .فَالْحُكْمُ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ عَلٰى مَا حَمَلَ عَلَيْهِ هٰذَا الْمُخَالِفُ لَنَا حَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ حُكْمٌ لِمُدَّعِيْ يَمِيْنِهٖ فَذٰلِكَ حُكْمٌ لِجَارٍ إِلٰى نَفْسِهٖ بِيَمِيْنِهٖ. فَهٰذِهٖ سُنَّةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهَا تَدْفَعُ الْحُكْمَ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ مَعَ مَا قَدْ دَفَعَهُ أَيْضًا مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى .فَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَصْرِفَ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَا يُوَافِقُ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالسُّنَّةَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهَا لَا إِلٰى مَا يُخَالِفُهَا أَوْ يُخَالِفُ أَحَدَهُمَا .وَلَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصًّا مَا يَدْفَعُ الْقَضَاءَ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ عَلٰى مَا ادَّعٰى هٰذَا الْمُخَالِفُ لَنَا .

۵۹۷۵: وہب اور ابوالولید دونوں نے کہا کہ ہمیں شعبہ نے عمرو پھر اپنی سند سے اسی طرح روایت کی ہے البتہ ''والذی هو خیر'' کے الفاظ مذکور نہیں۔ اسی طرح لوگوں کو ایسا کرنا اور اپنے گمانوں کو عمدہ بنانا چاہئے ان کو اچھی طرح معلوم ہونے کے بغیر جناب رسول اللہ ﷺ کے متعلق کوئی بات نہ کہنی چاہئے۔ کیونکہ ان کو اس بات سے منع کیا گیا ہے اور اس پر ان کو سزا بھی دی جائے گی کس کے لئے کس طرح مناسب ہے کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی وہ مراد بتلائے جو کہ ہمارے مخالف نے لی ہے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید اس مفہوم کی تردید کرتا ہے پھر متفق علیہ سنت بھی اس کی تردید کرتی ہے۔ قرآن مجید کی یہ آیت ملاحظہ فرمائیں واشهدوا شهیدین من رجالکم فان لم یکونا رجلین فرجل وامراتان (البقرہ۔۲۸۲) اور فرمایا ''واشهدوا ذوی عدل منکم''

(الطلاق۔۲) ان دو آیات کے نزول سے پہلے ان کے لئے جائز نہ تھا کہ وہ ایک ہزار مردوں یا ان سے کم اور زیادہ کی گواہی سے فیصلہ کرتے کیونکہ ان کی گواہی سے پتہ نہیں چلتا کہ کون حقیقت میں سچا ہے۔ جب یہ مذکورہ بالا آیات نازل فرمائیں تو عذر جاتا رہا اور اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اتنی تعداد کا ذکر فرمایا جو عبادت کو قائم کر سکے اس سے کم کا حکم نہیں فرمایا کیونکہ وہ ان کی (اجتماعی) عبادت کی تعداد میں داخل نہیں۔ اتفاقی سنت کے بھی خلاف ہے: اتفاقی سنت یہ ہے کہ ایسے شخص کی گواہی سے فیصلہ نہ کیا جائے جو اپنے لئے نفع کھینچنے والا ہو اور نہ اس کی گواہی سے جو اپنے اوپر سے تاوان کو دور کرنے والا ہو۔ پس ایک گواہ کے ساتھ قسم کے ذریعہ فیصلہ کرنا جیسا کہ ہمارے مخالف نے اس روایت کا مفہوم لیا ہے کہ اس میں مدعی کی قسم کا ذکر ہے یہ تو قسم کے ساتھ اپنے لئے نفع حاصل کرنے والے کے حق میں فیصلہ کرنے کے مترادف ہے تو یہ متفق علیہ سنت ہے جو گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ کرنے کو رد کرتی ہے اور اس کے ساتھ ہم نے قرآن مجید کا حکم بیان کیا ہے وہ بھی اس کی نفی کرتا ہے پس ہمارے لئے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو اس معنی پر محمول کریں جو جناب رسول اللہ ﷺ کی اتفاقی سنت اور قرآن مجید کے مطابق ہو۔ اس معنی پر محمول نہ کرنا چاہئے جو اس سنت یا ان میں سے کسی ایک کے مخالف ہو جناب رسول اللہ ﷺ سے واضح طور پر روایت وارد ہے جو ایک گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلے کی نفی کرتی ہے جس کا دعویٰ ہمارے مخالف کو ہے۔

ایک گواہ اور قسم سے فیصلہ کے خلاف روایت:

۵۹۷۶: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ جَمِيْعًا قَالَا :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِيْ أَرْضٍ .فَقَالَ أَحَدُهُمَا :إِنَّ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْتَزَأَ عَلٰى أَرْضِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ امْرُؤُ الْقِيسِ بْنُ عَابِسٍ الْكِنْدِيُّ وَخَصْمُهُ رَبِيْعَةُ بْنُ عُبْدَانَ .فَقَالَ لَهُ :بَيِّنَتُكَ فَقَالَ :لَيْسَ لِيْ بَيِّنَةٌ قَالَ :يَمِيْنُهُ قَالَ :إِذًا يَذْهَبُ بِهَا قَالَ :لَيْسَ لَكَ إِلَّا ذٰلِكَ .فَلَمَّا قَامَ لِيَحْلِفَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اقْتَطَعَ أَرْضًا ظَالِمًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ

۵۹۷۶: علقمہ بن وائل نے حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت کی ہے کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ دو آدمی حاضر ہوئے جو زمین کے متعلق باہمی جھگڑ رہے تھے ان میں سے ایک نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اس نے زمانہ جاہلیت میں میری زمین پر قبضہ کیا اور وہ شخص امرء القیس بن عائش کندی تھا اور اس کا مخالف ربیعہ بن عبدان تھا آپ نے اس سے فرمایا پھر وہ قسم اٹھائے گا اس نے کہا اس طرح تو وہ زمین لے جائے گا۔ آپ نے فرمایا تمہارے لئے تو یہی ہے کہ (گواہ پیش کرو) جب قسم اٹھانے کے لئے کھڑا ہوا تو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

جو شخص ظلم کے طور پر کوئی زمین حاصل کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوں گے۔

تخریج : مسلم فی الایمان ۲۲۴، مسند احمد ۳۱۷/٤۔

۵۹۷۷: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِى قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا قَدْ غَلَبَنِيْ عَلٰى أَرْضٍ كَانَتْ لِي .فَقَالَ الْكِنْدِيُّ :هِيَ أَرْضِي فِيْ يَدِى أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيْهَا حَقٌّ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَكَ بَيِّنَةٌ ؟ فَقَالَ :لَا .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحَلِّفُهُ؟ فَقَالَ : إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ يَمِيْنٌ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذٰلِكَ .فَانْطَلَقَ لِيُحَلِّفَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا أَنَّهُ إِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِكَ ظَالِمًا لِيَأْكُلَهُ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ .

۵۹۷۷: علقمہ بن وائل نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرموت کا ایک شخص اور ایک کندی شخص جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے حضرمی نے کہا۔ یارسول اللہ ﷺ اس نے میری زمین پر قبضہ جمالیا ہے۔ کندی نے کہا۔ وہ میری زمین ہے جو میرے قبضہ میں ہے میں اس کو کاشت کرتا ہوں اس کا اس میں کچھ بھی حق نہیں ہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے حضرمی! تم گواہ رکھتے ہو۔ اس نے کہا نہیں جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم اس سے قسم لے لو۔ حضرمی نے کہا اس کی قسم کا اعتبار نہیں۔

جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہارے لئے اس کی طرف سے یہی ہوسکتا ہے۔ وہ کندی قسم اٹھانے لگا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا سنو! اگر یہ تمہارے مال کے متعلق اس کو ظلماً کھا جانے کے لئے (جھوٹی) قسم اٹھائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا وہ اس سے منہ موڑنے والا ہوگا۔

تخریج : مسلم فی الایمان ۲۲۳، ابو داؤد فی الایمان باب ۱، والاقضیہ باب ۲۶، ترمذی فی الاحکام باب ۱۲۔

۵۹۷۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلٰى أَرْضٍ كَانَتْ لِي . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنُكَ أَوْ يَمِيْنُهُ لَيْسَ لَكُمْ فِيْهِ إِلَّا ذٰلِكَ دَلَّ عَلٰى أَنَّهُ لَا يَسْتَحِقُّ شَيْئًا بِغَيْرِ الْبَيِّنَةِ فَهٰذَا يَنْفِي الْقَضَاءَ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ .وَالَّذِى هُوَ أَوْلٰى بِنَا أَنْ نَحْمِلَ وَجْهَ مَا اخْتَلَفَ فِيْهِ تَأْوِيْلُهُ مِنَ الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ عَلٰى مَا يُوَافِقُ هٰذَا لَا عَلٰى مَا يُخَالِفُهُ .وَقَدْ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَىٰ نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعَىٰ عَلَيْهِ . فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْيَمِيْنَ لَا يَكُوْنُ أَبَدًا إِلَّا عَلَى الْمُدَّعَىٰ عَلَيْهِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِالْإِسْنَادِ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ .وَأَمَّا النَّظَرُ فِيْ هٰذَا فَإِنَّهُ يُغْنِيْنَا عَنْ ذِكْرِ أَكْثَرِ فَسَادِ قَوْلِ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلَى الْقَضَاءِ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ .فَجَعَلُوْا ذٰلِكَ فِي الْأَمْوَالِ خَاصَّةً دُوْنَ سَائِرِ الْأَشْيَاءِ .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّهُ لَا يُقْضَى بِيَمِيْنٍ وَشَاهِدٍ فِيْ غَيْرِ الْأَمْوَالِ كَانَ حُكْمُ الْأَمْوَالِ فِي النَّظَرِ أَيْضًا كَذٰلِكَ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ

۵۹۷۸: جندل بن والق نے ابوالاحوص سے پھر اس نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ البتہ اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ حضرمی کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ! یہ میری زمین پر قابض ہو گیا۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیری قسم یا اس کی قسم کے علاوہ اس میں اور کوئی چیز تمہارے لئے نہیں۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ دلیل کے علاوہ اور کسی چیز کا وہ حقدار نہیں ہے۔ یہ بات ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلے کی نفی کرتی ہے زیادہ بہتر بات یہ ہے کہ اس روایت کا وہ مفہوم لیں جو دیگر روایات کے موافق ہے۔ وہ نہیں جو اس کے مخالف ہو۔ حالانکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر لوگوں کو ان کے فقط دعویٰ پر دے دیا جائے تو کچھ لوگ دوسرے آدمیوں کے خونوں اور اموال کے مدعی بن بیٹھیں گے۔ لیکن قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔ پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ قسم ہمیشہ مدعیٰ علیہ پر ہوتی ہے یہ روایت اسناد کے ساتھ پہلے ذکر کر آئے۔ جہاں تک قیاس کا تعلق ہے فریق اول کے قول کے فاسد ہونے کے لئے قیاس کی ہم ضرورت نہیں سمجھتے کہ ایک گواہ اور قسم سے فیصلہ کر دیا جائے کیونکہ انہوں نے بھی اس حکم کو اموال سے خاص کیا ہے (دوسرے امور میں وہ بھی جواز کے قائل نہیں) پس جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ غیر اموال میں قسم اور ایک گواہ کے ساتھ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا تو اب قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اموال کا حکم بھی یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

۵۹۷۹: حَدَّثَنَا وَهْبَانُ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ هَمَّامٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ مُعَاوِيَةَ أَوَّلُ مَنْ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ وَكَانَ الْأَمْرُ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

۵۹۷۹: ابن ابی الذئب نے زہری سے بیان کیا کہ سب سے پہلا آدمی جس نے قسم اور ایک گواہ سے فیصلہ کیا وہ حضرت معاویہؓ تھے۔ حالانکہ پہلے معاملہ اس کے خلاف تھا۔ واللہ اعلم۔

بَابُ رَدِّ الْيَمِيْنِ

قسم کا لوٹانا

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ يَرُدُّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعِي .فَقَالَ قَوْمٌ :لَا يَسْتَحْلِفُ الْمُدَّعِي وَقَالَ آخَرُوْنَ :بَلْ يَسْتَحْلِفُ فَإِنْ حَلَفَ اسْتَحَقَّ مَا ادَّعٰى بِحَلِفِهِ وَإِنْ لَمْ يَحْلِفْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ فِي الْقَسَامَةِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَنْصَارِ تُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَقَالُوْا :كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ ؟ . فَقَالُوْا :قَدْ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيْمَانَ الَّتِي جَعَلْنَاهَا فِي الْبَدْءِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِمْ فَجَعَلَهَا عَلَى الْمُدَّعِيْنَ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَالَ أَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا لَمْ يَكُنْ مِنَ الْيَهُوْدِ رَدُّ الْأَيْمَانِ عَلَى الْأَنْصَارِ فَيَرُدُّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ حُجَّةً لِمَنْ يَرٰى رَدَّ الْيَمِيْنِ فِي الْحُقُوْقِ .إِنَّمَا قَالَ أَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا ؟ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ :كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ ؟ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ ؟ . فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ حُكْمُ الْقَسَامَةِ وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى النَّكِيْرِ مِنْهُ عَلَيْهِمْ إِذْ قَالُوْا كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ ؟ فَقَالَ لَهُمْ أَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ كَمَا قَالَ :أَيَدَّعُوْنَ وَيَسْتَحِقُّوْنَ .فَلَمَّا احْتَمَلَ هٰذَيْنِ الْوَجْهَيْنِ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْمِلَهُ عَلٰى أَحَدِهِمَا دُوْنَ الْآخَرِ إِلَّا بِبُرْهَانٍ يَدُلُّهُ عَلٰى ذٰلِكَ .فَنَظَرْنَا فِيْمَا سِوَى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنَ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فَإِذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ . فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْمُدَّعِيَ لَا يَسْتَحِقُّ بِدَعْوَاهُ دَمًا وَلَا مَالًا وَإِنَّمَا يَسْتَحِقُّ بِهَا يَمِيْنَ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ خَاصَّةً .هٰذَا حَدِيْثٌ ظَاهِرُ الْمَعْنَى وَلَا لَنَا أَنْ نَحْمِلَ مَا خَفِيَ عَلَيْنَا مَعْنَاهُ مِنَ الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ عَلٰى ذٰلِكَ .وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الْمُدَّعِيَ الَّذِيْ عَلَيْهِ أَنْ يُقِيْمَ الْحُجَّةَ عَلٰى دَعْوَاهُ لَا تَكُوْنُ حُجَّتُهُ تِلْكَ حُجَّةً جَارَّةً إِلٰى نَفْسِهِ

مَغْنَمًا وَلَا دَافِعَةً عَنهَا مَغْرَمًا .فَلَمَّا وَجَبَتِ الْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَىٰ عَلَيْهِ فَرَدُّوهَا عَلَى الْمُدَّعِي فَإِنِ اسْتَحْلَفْنَا الْمُدَّعِيَ جَعَلْنَا يَمِينَهُ حُجَّةً لَهُ وَحَكَمْنَا لَهُ بِحُجَّةٍ كَانَتْ مِنْهُ هُوَ بِهَا جَارٌّ إِلَى نَفْسِهِ مَغْنَمًا وَهٰذَا خِلَافُ مَا تَعَبَّدَ بِهِ الْعُبَّادُ فَبَطَلَ ذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :إِنَّمَا نَحْكُمُ لَهُ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَ بِهَا جَارًّا إِلَى نَفْسِهِ لِأَنَّ الْمُدَّعَىٰ عَلَيْهِ قَدْ رَضِيَ بِذٰلِكَ .قِيلَ لَهُ :وَهَلْ يُوجِبُ رِضَا الْمُدَّعَىٰ عَلَيْهِ زَوَالُ الْحُكْمِ عَنْ جِهَتِهِ؟ .أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قَالَ مَا ادَّعَىٰ عَلَى فُلَانٍ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ مُصَدَّقٌ فَادَّعَىٰ عَلَيْهِ دِرْهَمًا فَمَا فَوْقَهُ هَلْ يُقْبَلُ ذٰلِكَ مِنْهُ؟ أَرَأَيْتَ لَوْ قَالَ قَدْ رَضِيتُ بِمَا شَهِدَ بِهِ زَيْدٌ عَلَيَّ لِرَجُلٍ فَاسِقٍ أَوْ لِرَجُلٍ جَارٍ إِلَى نَفْسِهِ بِتِلْكَ الشَّهَادَةِ مَغْنَمًا شَهِدَ زَيْدٌ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ هَلْ يُحْكَمُ بِذٰلِكَ عَلَيْهِ؟ .فَلَمَّا كَانُوا قَدِ اتَّفَقُوا أَنَّهُ لَا يَحْكُمُ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَأَنَّ رِضَاهُ فِي ذٰلِكَ وَغَيْرَ رِضَاهُ سَوَاءٌ وَأَنَّ الْحُكْمَ لَا يَجِبُ فِي ذٰلِكَ وَإِنْ رَضِيَ إِلَّا بِمَا كَانَ يَجِبُ لَوْ لَمْ يَرْضَ كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا يَمِينُ الْمُدَّعِي لَا يَجِبُ لَهُ بِهَا حَقٌّ عَلَى الْمُدَّعَىٰ عَلَيْهِ وَإِنْ رَضِيَ الْمُدَّعَىٰ عَلَيْهِ بِهِ بِذٰلِكَ .وَالْحُكْمُ بِيَمِينِهِ بَعْدَ رِضَاهُ بِهَا كَحُكْمِهَا قَبْلَ ذٰلِكَ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا بُطْلَانَ رَدِّ الْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَىٰ عَلَيْهِ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ .

امام طحاویؒ کہتے ہیں: مدعیٰ علیہ کی طرف سے مدعی پر قسم لوٹانے کے سلسلہ میں اختلاف ہے ایک فریق کہتا ہے کہ مدعی سے قسم نہ لی جائے اور دوسرے فریق کا قول یہ ہے کہ اس سے قسم لی جائے اگر قسم اٹھائے تو اس چیز کا حقدار ہو جائے گا جس کا اس نے دعویٰ کیا اور اگر قسم سے انکار کر دے تو اس کو کچھ نہ ملے گا۔ انہوں نے اس سلسلہ میں اس روایت سے استدلال کیا ہے۔ جس کو سہل بن ابی حثمہؓ سے باب القسامہ میں نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے انصار کو فرمایا یہود تو پچاس قسمیں کھا کر تم سے بری الذمہ ہو جائیں گے۔ انصار نے عرض کیا کہ آپ کافروں کی قسم کس طرح قبول فرمائیں گے؟ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا پھر تم قسم اٹھاؤ گے کہ مستحق بن سکو؟ یہ عین ممکن ہے کہ قسامہ کا یہ حکم ہو (کہ مدعی پر قسم لوٹائی جا سکتی ہو) اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے یہ بات بطور انکار فرمائی جبکہ انہوں نے کہا کہ کافروں کی قسم کس طرح قابل قبول ہوگی؟ تو آپ نے فرمایا پھر تم مستحق بننے کے لئے قسم اٹھاؤ گے (یعنی ایسا مت کرو) جیسا کہ فرمایا أیدعون ویستحقون؟'' کیا وہ فقط دعویٰ سے حقدار بن جائیں گے (یعنی ایسا نہ ہوگا) جب اس میں دونوں احتمال ہیں تو کسی فریق کو اس کے متعلق حق نہیں کہ اپنے مدعا کے اثبات کے لئے پیش کرے سوائے اس صورت کے جب اور کوئی دلیل مل جائے اب آثار مرویہ پر نگاہ ڈالنی ہوگی۔ حضرت ابن عباسؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ کرنے پر دے دیا جائے (گواہ طلب نہ کئے جائیں) تو بہت سے لوگ دوسرے فقط لوگوں کے خون و اموال کے دعویدار بن بیٹھیں گے لیکن قسم مدعیٰ علیہ پر

ہے۔اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ مدعی فقط دعویٰ سے خون یا مال کا حقدار نہ بن اجئے گا۔اس کو مدعیٰ علیہ کی قسم حقدار بنائے گی۔ یہ روایت ابن عباسؓ ظاہری معنی رکھتی ہے ہمیں مناسب نہیں کہ ہم اس کا وہ مفہوم لے لیں جو اس روایت کا ہے جس کا معنی مخفی ہے۔غور فکر اور قیاس کے طریقہ پر اس کی وضاحت یہ ہے کہ ہم نے دیکھا کہ مدعی پر لازم ہے کہ وہ اپنے دعویٰ کا ثبوت مہیا کرے اور اس کی وہ دلیل ایسی نہ ہونی چاہئے جو صرف اس کی طرف نفع کو کھینچنے والی ہو اور نہ ایسی ہو کہ جو اس سے تاوان کو دفع کرنے والی ہو (مدعی نے ایسی دلیل پیش کر دی) پس جب مدعا علیہ پر قسم لازم ہوگئی اور اس نے اس کو مدعی کی طرف لوٹا دیا تو پھر ہم اگر مدعی سے قسم لیں تو یا ہم نے اس کی قسم کو اس کے حق میں حجت بنا دیا اور گویا ہم نے اس کے حق میں ایسی دلیل سے فیصلہ کیا جس کے ذریعہ وہ اپنی طرف نفع کو کھینچتا ہے اور یہ نیک بندوں کے طریقہ کے مخالف ہے۔اس لئے یہ باطل ہے۔اگر کوئی معترض کہے کہ ہم قسم کے ذریعہ اس کے حق میں فیصلہ کرتے ہیں اگرچہ وہ اس کے ساتھ اپنے لئے نفع کھینچنے والا ہے کیونکہ مدعا علیہ اس پر راضی ہے۔تو اس کے جواب میں کہے کیا مدعا علیہ کی رضامندی اس کی طرف سے حکم کے زوال کو لازم کر سکتی ہے۔ مثلاً آپ فرمائیں اگر کوئی آدمی کہے کہ فلاں آدمی مجھ پر جس چیز کا دعویٰ کرتا ہے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں پھر وہ فلاں اس پر ایک درہم یا زیادہ کا دعویٰ کرتا ہے تو کیا اس سے یہ بات قبول کی جائے گی اور یہ فرمائیں کہ اگر وہ کہے کہ زید نے مجھ پر جو گواہی دی ہے میں اس پر راضی ہوں حالانکہ وہ گواہی دینے والا فاسق یا ظالم ہے اور اس سے وہ مال اپنے لئے حاصل کرنا چاہتا ہے چنانچہ زید نے کسی چیز کی اس پر گواہی بھی دے دی کیا اس کے مطابق اس کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے گا۔پس جب اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اس کے مطابق کسی چیز کا فیصلہ بھی نہ کیا جائے گا" اور مدعا علیہ کا راضی ہونا یا راضی نہ ہونا برابر ہے اور حکم یہاں لازم نہ ہوگا خواہ وہ پسند کرے حکم وہی لازم ہوگا جو لازم ہونا چاہئے خواہ وہ راضی نہ بھی ہو۔پس مدعی کی قسم کا بھی یہی حکم ہے۔اس قسم سے اس کا کوئی حق ثابت نہیں ہو سکتا مدعا علیہ پر ثابت نہ ہوگا خواہ مدعا علیہ اس پر راضی بھی ہو جائے اور اس کی قسم سے فیصلہ رضامندی کے بعد بھی وہی حکم رکھتا ہے۔جو پہلے تھا۔پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ مدعی پر قسم لوٹانے والی بات درست نہیں ہے یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔(عبارت مدعا علیہ لکھا ہے یہاں مدعی ہونا چاہئے جیسا کہ باب کے عنوان سے ظاہر ہے مدعا علیہ پر قسم میں تو کسی کو اختلاف نہیں ہے واللہ اعلم)

اس باب میں امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ ایک گواہ اور قسم سے فیصلہ والے قول کی تردید کی روایت کا صحیح مفہوم بتلایا۔

مدعی سے قسم لی جائیگی یا نہیں؟ اس میں دو قول معروف ہیں۔نمبر ا مدعی سے قسم نہ لی جائے اس قول کو احناف نے اختیار کیا۔

فریق ثانی: امام مالک و شافعی و جمہور کا قول یہ ہے کہ مدعی پر قسم کو لوٹایا جا سکتا ہے جبکہ مدعا علیہ اس بات کو پسند کرے وہ قسم دے کر اس چیز کا حقدار ہو جائے گا۔

تخریج : کذا فی المرقات والتعلیق ج٤' ١٥٤۔

فریق ثانی: مدعی پر قسم کو لوٹایا جا سکتا ہے اگر مدعا علیہ اس کو پسند کرے تو وہ چیز لازم ہو جائے گی اس کی دلیل سہل بن ابی حثمہؓ کی روایت ہے جو باب القسامۃ میں گزری۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مدعیٰ علیہ کی طرف سے مدعی پر قسم لوٹانے کے سلسلہ میں اختلاف ہے ایک فریق کہتا ہے کہ مدعی سے قسم نہ لی جائے اور دوسرے فریق کا قول یہ ہے کہ اس سے قسم لی جائے اگر قسم اٹھائے تو اس چیز کا حقدار ہو جائے گا جس کا اس نے دعویٰ کیا اور اگر قسم سے انکار کر دے تو اس کو کچھ نہ ملے گا۔ انہوں نے اس سلسلہ میں اس روایت سے استدلال کیا ہے۔ جس کو سہل بن ابی حثمہؓ سے باب القسامہ میں نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو فرمایا یہود تو پچاس قسمیں کھا کر تم سے بری الذمہ ہو جائیں گے۔ انصار نے عرض کیا کہ آپ کافروں کی قسم کس طرح قبول فرمائیں گے؟ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا پھر تم قسم اٹھاؤ گے کہ مستحق بن سکو؟

تخریج : بخاری فی الادب باب ۸۹، مسلم فی القسامه ۳/۱، ابو داؤد فی الدیات باب۸، نسائی فی القسامه باب ٤۔

نمبر①: یہ عین ممکن ہے کہ قسامۃ کا یہ حکم ہو (کہ مدعی پر قسم لوٹائی جا سکتی ہو)

نمبر②: اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے یہ بات بطور انکار فرمائی جبکہ انہوں نے کہا کہ کافروں کی قسم کس طرح قابل قبول ہوگی؟ تو آپ نے فرمایا پھر تم مستحق بننے کے لئے قسم اٹھاؤ گے (یعنی ایسا مت کرو) جیسا کہ فرمایا **أیدعون ویستحقون**؟" کیا وہ فقط دعویٰ سے حقدار بن جائیں گے (یعنی ایسا نہ ہوگا)

جب اس میں دونوں احتمال ہیں تو کسی فریق کو اس کے متعلق حق نہیں کہ اپنے مدعیٰ کے اثبات کے لئے پیش کرے سوائے اس صورت کے جب اور کوئی دلیل مل جائے اب آثار مرویہ پر نگاہ ڈالنی ہوگی۔

آثار پر نگاہ:

حضرت ابن عباسؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ کرنے پر دے دیا جائے (گواہ طلب نہ کئے جائیں) تو بہت سے لوگ دوسرے فقط لوگوں کے خون و اموال کے دعویدار بن بیٹھیں گے لیکن قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔

حاصل: اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ مدعی فقط دعویٰ سے خون یا مال کا حقدار نہ بنے گا۔ اس کو مدعیٰ علیہ کی قسم حقدار بنائے گی۔ یہ روایت ابن عباسؓ ظاہری معنی رکھتی ہے ہمیں مناسب نہیں کہ ہم اس کا وہ مفہوم لے لیں جو اس روایت کا ہے جس کا معنی مخفی ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

غور و فکر اور قیاس کے طریقہ پر اس کی وضاحت یہ ہے کہ ہم نے دیکھا کہ مدعی پر لازم ہے کہ وہ اپنے دعویٰ کا ثبوت مہیا کرے اور اس کی وہ دلیل ایسی نہ ہونی چاہئے جو صرف اس کی طرف نفع کو کھینچنے والی ہو اور نہ ایسی ہو کہ جو اس سے تاوان کو دفع کرنے والی ہو (مدعی نے ایسی دلیل پیش کر دی)

پس جب مدعا علیہ پر قسم لازم ہو گئی اور اس نے اس کو مدعی کی طرف لوٹا دیا تو پھر ہم اگر مدعی سے قسم لیں تو گویا ہم نے اس کی

قسم کو اس کے حق میں حجت بنا دیا اور گویا ہم نے اس کے حق میں ایسی دلیل سے فیصلہ کیا جس کے ذریعہ وہ اپنی طرف نفع کو کھینچتا ہے اور یہ نیک بندوں کے طریقہ کے مخالف ہے۔ اس لئے یہ باطل ہے۔

سوال: ہم قسم کے ذریعہ اس کے حق میں فیصلہ کرتے ہیں اگرچہ وہ اس کے ساتھ اپنے لئے نفع کھینچنے والا ہے کیونکہ مدعا علیہ اس پر راضی ہے۔

جواب: کیا مدعا علیہ کی رضامندی اس کی طرف سے حکم کے زوال کو لازم کر سکتی ہے۔ مثلاً آپ فرمائیں اگر کوئی آدمی کہے کہ فلاں آدمی مجھ پر جس چیز کا دعویٰ کرتا ہے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں پھر وہ فلاں اس پر ایک درہم یا زیادہ کا دعویٰ کرتا ہے تو کیا اس سے یہ بات قبول کی جائے گی اور یہ فرمائیں کہ اگر وہ کہے کہ زید نے مجھ پر جو گواہی دی ہے میں اس پر راضی ہوں حالانکہ وہ گواہی دینے والا فاسق یا ظالم ہے اور اس سے وہ مال اپنے لئے حاصل کرنا چاہتا ہے چنانچہ زید نے کسی چیز کی اس پر گواہی بھی دے دی کیا اس کے مطابق اس کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے گا۔

پس جب اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اس کے مطابق کسی چیز کا فیصلہ بھی نہ کیا جائے گا اور مدعا علیہ کا راضی ہونا یا راضی نہ ہونا برابر ہے اور حکم یہاں لازم نہ ہوگا خواہ وہ پسند کرے حکم وہی لازم ہوگا جو لازم ہونا چاہئے خواہ وہ راضی نہ بھی ہو۔ پس مدعی کی قسم کا بھی یہی حکم ہے۔ اس قسم سے اس کا کوئی حق ثابت نہیں ہو سکتا مدعا علیہ پر ثابت نہ ہوگا خواہ مدعا علیہ اس پر راضی بھی ہو جائے اور اس کی قسم سے فیصلہ رضامندی کے بعد بھی وہی حکم رکھتا ہے۔ جو پہلے تھا۔

<u>حاصل کلام</u>: پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ مدعی پر قسم لوٹانے والی بات درست نہیں ہے یہ امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ (عبارت میں مدعا علیہ لکھا ہے یہاں مدعی ہونا چاہئے جیسا کہ باب کے عنوان سے ظاہر ہے مدعا علیہ پر قسم میں تو کسی کو اختلاف نہیں ہے واللہ اعلم)

یہاں امام طحاوی رحمہ اللہ نے فریق اول کے مذہب کو ترجیح مگر سابقہ ترتیب کے خلاف فریق مغلوب کو بعد میں لائے۔ اس باب میں یہ ثابت کیا گیا کہ مدعی پر قسم کسی صورت نہیں لوٹائی جا سکتی۔ اس سے فیصلہ وہی رہے گا جو قسم سے پہلے تھا۔ مدعا علیہ پر کوئی چیز لازم نہ ہوگی۔ خواہ مدعا علیہ قسم پر راضی ہو یا نہ۔

بَابُ الرَّجُلِ يَكُوْنُ عِنْدَهُ الشَّهَادَةُ لِلرَّجُلِ هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يُخْبِرَهُ بِهَا ؟ وَهَلْ يَقْبَلُهُ الْحَاكِمُ عَلٰى ذٰلِكَ أَمْ لَا ؟

کسی آدمی کے پاس کسی کے حق میں گواہی موجود ہو کیا اسے قاضی کو بتلانا ضروری ہے

اگر کسی شخص کے پاس کسی معاملے کی گواہی موجود ہو تو وہ مطالبہ کے بعد دے یا پہلے دے اس سلسلہ میں دو فریق ہیں۔

نمبر ①: جو شخص مطالبہ سے پہلے گواہی دے وہ قابل مذمت ہے۔

نمبر ②: مطالبہ سے قبل گواہی دینے والا قابل مدح وستائش ہی نہیں بلکہ ماجور ہے۔

۵۹۸۰: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ :ثَنَا اِسْرَائِيْلُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ :ثَنَا جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ :خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامِي فِيْكُمُ الْيَوْمَ فَقَالَ أَحْسِنُوْا اِلٰى أَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُوَا الْكَذِبُ حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ عَلَى الشَّهَادَةِ لَا يُسْأَلُهَا وَحَتّٰى يَحْلِفَ الرَّجُلُ عَلَى الْيَمِيْنِ لَا يُسْتَحْلَفُ

۵۹۸۰: عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن سمرہؓ سے مروی ہے کہ مقام جابیہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا آپ نے ذکر کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے جس طرح آج میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں اور آپ نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ کرام سے حسن سلوک کرو پھر ان لوگوں سے جو ان کے قریب ہیں (تابعین) پھر جو ان سے قریب ہیں (تبع تابعین) پھر جھوٹ پھیل جائے گا۔ یہاں تک کہ آدمی گواہی دے گا حالانکہ اس سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی اور قسم بھی طلب کے بغیر کھائے گا۔

تخریج : ترمذی فی الفتن باب۷' والشهادات باب ٤' ابن ماجه فی الاحکام باب۲۷' مسند احمد ۱۸/۱۔

۵۹۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ :ثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ :ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ : أَحْسِنُوْا اِلٰى أَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُوَا الْكَذِبُ

۵۹۸۱: جریر بن حازم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی پھر اپنی سند سے اسی طرح روایت بیان کی صرف ان الفاظ کا فرق ہے: "أَحْسِنُوْا اِلٰى أَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُوَا

الْكَذِبُ".

۵۹۸۲: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ الْمُزَنِيّ قَالَ :سَمِعْت كَهْمَسًا يَقُوْلُ :سَمِعْت عُمَرَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْ أَحْمَدَ .فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ مَنْ شَهِدَ بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا مَذْمُوْمٌ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :بَلْ هُوَ مَحْمُوْدٌ مَأْجُوْرٌ عَلٰى مَا كَانَ مِنْهُ مِنْ ذٰلِكَ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ دَفْعِ مَا احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ عَلَى الشَّهَادَةِ لَا يُسْأَلُهَا وَحَتّٰى يَحْلِفَ عَلَى الْيَمِيْنِ لَا يُسْتَحْلَفُ . فَمَعْنٰى ذٰلِكَ أَنْ يَشْهَدَ كَاذِبًا أَوْ يَحْلِفَ كَاذِبًا لِأَنَّهٗ قَالَ حَتّٰى يَفْشُوَ الْكَذِبُ فَيَكُوْنَ كَذَا وَكَذَا . فَلَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الَّذِيْ يَكُوْنُ إِذَا فَشَا الْكَذِبُ إِلَّا كَذِبًا وَإِلَّا فَلَا مَعْنٰى لِذِكْرِهٖ فَيَفْشُو الْكَذِبُ . وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا بِمَا

۵۹۸۲: کھمس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا پھر ابوبکرہ نے ابواحمد سے جس طرح روایت کی ہے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں: فریق اول کا مؤقف ہے جس نے مطالبہ سے پہلے گواہی دی وہ قابل مذمت ہے اور اس کی دلیل مندرجہ بالا روایات ہیں۔دوسروں نے کہا طلب سے پہلے گواہی دینے والا صرف قابل تعریف ہی نہیں بلکہ وہ اس پر ماجور ہے۔فریق اول کے مؤقف کا جواب یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر جھوٹ پھیل جائے گا یہاں تک کہ آدمی ایک معاملے کی گواہی دے گا حالانکہ اس سے طلب نہ کی جائے گی اور وہ قسم اٹھائے گا حالانکہ اس سے قسم طلب نہ کی جائے گی اس ارشاد کا مفہوم یہ ہے کہ لوگ جھوٹی گواہی دیں گے یا جھوٹی قسمیں کھائیں گے کیونکہ آپ نے تو جھوٹ کے پھیلانے کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہوگا اور جھوٹ کا یقینا جھوٹ بولنے کی صورت میں ہی ہوسکتا ہے۔ورنہ فیفشوا الکذب کے تذکرہ کا کوئی مطلب نہیں۔فریق اول نے اپنے قول کی حمایت میں ان روایات سے بھی استدلال کیا ہے۔

تخریج : روایت ۵۹۹۰ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۵۹۸۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ خَطَبَهُمْ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَكْرِمُوْا أَصْحَابِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدَ .

۵۹۸۳: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے مقام

جابیہ میں خطبہ دیا اور فرمایا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ میرے صحابہ کرام کا اکرام کرو پھر ان لوگوں کا جوان کے قریب ہیں پھر وہ لوگ جوان سے قریب ہیں پھر وہ لوگ جوان سے قریب ہیں پھر جھوٹ پھیل جائے گا یہاں تک کہ آدمی گواہی طلب کرنے سے پہلے گواہی دے گا۔

۵۹۸۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ: ثَنَا عَارِمٌ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَبِیْ أَوْفَیْ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِی الْقَرْنُ الَّذِی بُعِثْتُ فِيْهِمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا؟ ثُمَّ يَفْشُو قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَنْذُرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَفْشُو فِيْهِمُ السِّمَنُ.

۵۹۸۴: زرارہ بن ابی اوفی نے حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کا سب سے بہتر زمانہ وہ ہے جس میں میری بعثت ہوئی ہے پھر ان لوگوں کا زمانہ جوان سے قریب ہیں پھر وہ لوگ جوان سے قریب ہیں راوی کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ آیا تیسری مرتبہ بھی یہ بات دہرائی یا نہیں؟ پھر ایسی قوم پھیل جائے گی جو گواہی دے گی حالانکہ ان سے گواہی طلب نہ کی جائے گی اور وہ نذریں مانیں گے اور ان کو پورا نہ کریں گے اور خیانت کریں گے اور امانت دار نہ ہوں گے ان میں موٹاپا پھیل جائے گا۔

تخریج : مسلم فی فضائل الصحابه ۲۱۰، ۲۱۱/۲۱۰، ۲۱۵/۲۱۴، ابو داؤد فی السنة باب۹، مسند احمد ۳۲۸/۲، ۳۲۷/۵، ۱۵۶/۶۔

۵۹۸۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ: ثَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ الْبَزَّارُ قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ زَهْدَمِ بْنِ مُضَرِّسٍ الْجَرْمِیِّ أَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ قَرْنِی ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ. قَالُوْا: فَقَدْ ذَمَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِیْ يَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ. قِيْلَ لَهُمْ: هٰذَا عَلَى الَّذِی لَا يُسْتَشْهَدُ فِیْ بَدْءِ الْأَمْرِ فَيَكُوْنُ فِیْ شَهَادَتِهِ عِنْدَ الْحَاكِمِ شَاهِدًا بِمَا لَمْ يَشْهَدْ عَلَيْهِ وَلَا يَعْلَمُهُ. فَعَادَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ إِلَى مَعْنَى الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ. وَذَكَرُوْا فِیْ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا

۵۹۸۵: زہدم بن مضرس جرمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصینؓ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سب سے بہتر زمانہ میرا ہے پھر اسی طرح روایت کی ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کو موقع مذمت میں ذکر فرمایا جو طلب گواہی کے بغیر گواہی دینے لگے۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا اس سے مراد وہ آدمی ہے جس کو ابتداء میں گواہ نہ بنایا جائے پھر وہ حاکم کے پاس ایسی بات کی گواہی دیتا ہے جس پر اسے گواہ نہیں

بنایا گیا اور نہ ہی وہ اسے جانتا ہے فلہٰذا اس روایت کا معنی پہلی روایت کی طرف لوٹ گیا۔

تخریج : بخاری فی الشھادات باب۹، فضائل اصحاب النبی ﷺ باب ۱، والرقاق باب۷، والایمان باب ۲۷/۱۰، ترمذی فی الفتن باب۴۵، واھشھادات باب٤، والمناقب باب٥٦، ابن ماجه فی الحکام باب۲۷، مسند احمد ۱، ۴۷/۳۷۸، ۲، ۴۱۰/۲۲۸، ٤، ۲۷٦/۲٦۷، ۳۵۰/۵۔

فریق اول کی ایک اور مستدل روایت:

۵۹۸٦: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أُمَيَّةَ قَالَ :حَدَّثَتْنِيْ أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُكَذَّبُ فِيْهِ الصَّادِقُ وَيُصَدَّقُ فِيْهِ الْكَاذِبُ وَيُخَوَّنُ فِيْهِ الْأَمِيْنُ وَيُؤْتَمَنُ فِيْهِ الْخَوُوْنُ وَيَشْهَدُ فِيْهِ الْمَرْءُ وَإِنْ لَمْ يُسْتَشْهَدْ وَيَحْلِفُ الْمَرْءُ وَإِنْ لَمْ يُسْتَحْلَفْ .

۵۹۸٦: مصعب بن عبداللہ بن ابی امیہ نے حضرت ام سلمہؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا لوگوں پر ایک ایسا وقت آ جائے گا جس میں سچا آدمی بھی جھوٹ بولے گا اور جھوٹا سچ بولے گا اور امانت دار خیانت کرے گا اور خائن لوگوں کو امین بنایا جائے گا اور گواہی طلب کرنے کے بغیر آدمی گواہی دے گا اور حلف اٹھوانے کے بغیر آدمی حلف اٹھائے گا۔

تخریج : ابن ماجه فی الفتن باب ۲٤، مسند احمد ۲، ۲۹۱/۳۳۸، ۳/۲۲۰۔

۵۹۸۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ح وَ

۵۹۸۷: ابن مرزوق نے عفان سے انہوں نے حماد سے روایت نقل کی ہے۔

۵۹۸۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ قَالَا جَمِيْعًا عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِيْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ لَا أَدْرِيْ أَذَكَرَ الثَّالِثَةَ أَمْ لَا ثُمَّ يَخْلُفُ بَعْدَهُمْ خُلُوْفٌ يُعْجِبُهُمُ السَّمَانَةُ وَيَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ .

۵۹۸۸: عبداللہ بن شقیق نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر زمانہ میرا ہے پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں مجھے معلوم نہیں آیا انہوں نے تیسری مرتبہ بھی ذکر کیا یا نہیں۔ پھر ان کے بعد نالائق لوگ آئیں گے ان کو موٹاپا پسند ہوگا اور ان سے گواہی طلب

نہ کی جائے گی مگر وہ گواہی دیں گے۔

تخریج : مسلم فی فضائل الصحابہ ۲۱۲۳، مسند احمد ۲، ۴۱۰/۲۲۸۔

۵۹۸۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ :ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ :حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ عَنْ بِلَالِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْنَا :يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ أُمَّتِكَ خَيْرٌ ؟ قَالَ أَنَا وَقَرْنِي .قَالَ :قُلْنَا ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ ثُمَّ الْقَرْنُ الثَّانِي قَالَ :قُلْنَا ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ الْقَرْنُ الثَّالِثُ .قَالَ :قُلْنَا ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ وَيُؤْتَمَنُونَ وَلَا يُؤَدُّونَ . قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ :فَالْكَلَامُ فِي تَأْوِيلِ هٰذَا هُوَ الْكَلَامُ الَّذِي ذَكَرْنَا فِي تَأْوِيلِ الْآثَارِ الَّتِي فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا .وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۹۸۹: عمرو بن شرحبیل نے بلال بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا کہ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی امت کے سب سے بہتر لوگ کون ہیں آپ نے فرمایا میں اور میرا زمانہ۔ راوی کہتے ہیں ہم نے عرض کیا پھر کون سا؟ فرمایا دوسرا زمانہ پھر ہم نے کہا پھر کون سا؟ فرمایا تیسرا زمانہ (تیسری صدی) راوی کہتے ہیں ہم نے کہا پھر کونسا؟ آپ نے فرمایا: پھر ایسے لوگ آئیں گے جو گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی طلب نہ کی جائے گی اور وہ قسمیں اٹھائیں گے۔ حالانکہ ان سے قسم نہ اٹھوائی جائے گی اور وہ امین بنائے جائیں گے اور وہ امانتوں کو ادا نہ کریں گے۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں اس روایت کی تاویل وہی ہے جو سابقہ آثار کی کر چکے۔ دوبارہ دہرانے کی ضرورت نہیں۔ ان روایات سے بھی استدلال کیا گیا۔

۵۹۹۰: بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَسُلَيْمَانَ أَي الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ أَي السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ وَأَيْمَانُهُمْ شَهَادَتَهُمْ

۵۹۹۰: عبیدہ سلمانی نے عبداللہ سے انہوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے۔ پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے ان کی گواہی ان کی قسموں سے سبقت کرنے والی ہوگی اور ان کی قسمیں گواہی سے سبقت کرنے والی ہوں گی۔

تخریج : بخاری فی الرقاق باب۷، مسند احمد ۱، ۴۳۸/۳۷۸، ۴، ۲۷۶/۲۶۷۔

۵۹۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِكِّيتٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۵۹۹۱: ابراہیم نے عبیدہ سے پھر انہوں نے حضرت عبداللہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۹۹۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ الْجَرِيْرِيُّ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْلَةَ قَالَ :كُنْتُ أَسِيْرُ مَعَ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَلْحِقْنِيْ بِقَرْنِي الَّذِي أَنَا مِنْهُ ثَلَاثًا وَأَنَا مَعَهُ. فَقُلْتُ وَأَنَا فَدَعَا لِيْ ثُمَّ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَكُوْنُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَاتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ وَأَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ

۵۹۹۲: عبداللہ بن مولہ کہتے ہیں کہ میں حضرت بریدہ اسلمیؓ کے ساتھ جا رہا تھا اور وہ یہ دعا کرتے تھے "اللهم الحقني بقرني الذى انامنه" اے اللہ مجھ سے میرا وہ ساتھی ملا دے جس سے میں ہوں۔ یہ تین مرتبہ دہرایا میں نے کہا اور میں۔ پھر میرے لئے دعا فرمائی پھر کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا اس امت کا سب سے بہتر زمانہ وہ ہے جس میں میری بعثت ہوئی پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں پھر ایسے لوگ آئیں گے ان کی گواہی ان کی قسموں سے سبقت کرنے والی ہوگی اور ان کی قسمیں ان کی گواہی سے آگے بڑھنے والی ہوں گی۔

تخریج : روایت ۵۹۹۰ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۵۹۹۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِي الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَاتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ وَأَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ .

۵۹۹۳: خیثمہ نے حضرت نعمان بن بشیرؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ سب سے بہتر میرے زمانہ والے لوگ ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں پھر کچھ لوگ قسمیں اٹھائیں گے ان کی گواہی ان کی قسموں سے اور قسمیں گواہی سے سبقت کرنے والی ہوں گی۔

تخریج : مسند احمد ۳۷۸/۱، ۴۳۸، ۴۴۲/۴۳۸، ۲۶۷/۴، ۲۷۶، ۲۷۸۔

۵۹۹۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ مَرَّةً أُخْرَى ثُمَّ يَأْتِي قَوْمٌ . فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَى الَّذِيْنَ احْتَجُّوْا بِهٰذِهِ الْآثَارِ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَنَّ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ لَمْ يُرِدْ بِهَا الشَّهَادَةَ عَلَى الْحُقُوْقِ وَإِنَّمَا أُرِيْدَ بِهَا الشَّهَادَةُ فِي الْأَيْمَانِ وَقَدْ رُوِيَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ

۵۹۹۴: ابوبکر بن عیاش نے عاصم سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے اور اس روایت میں ثم الذین یلونھم ایک مرتبہ اضافہ ہے اس کے بعد ثم یاتی قوم ہے۔ ان روایات میں جس شہادت کا تذکرہ ہے اس سے شہادت علی الحقوق مراد نہیں ہے اور ابراہیم نخعیؒ سے ایسی بات منقول ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے۔

۵۹۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ :أَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ ؟ قَالَ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ يَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ . قَالَ اِبْرَاهِيْمُ :كَانَ أَصْحَابُنَا يَنْهَوْنَنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ أَنْ نَحْلِفَ بِالشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ .فَدَلَّ هٰذَا مِنْ قَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ أَنَّ الشَّهَادَةَ الَّتِيْ ذَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَهَا هِيَ قَوْلُ الرَّجُلِ أَشْهَدُ بِاللّٰهِ مَا كَانَ كَذَا عَلَى مَعْنَى الْحَلِفِ فَكُرِهَ ذٰلِكَ كَمَا يُكْرَهُ الْحَلِفُ لِأَنَّهُ مَكْرُوْهٌ لِلرَّجُلِ الْإِكْثَارُ مِنْهُ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا .فَنَهٰى عَنِ الشَّهَادَةِ الَّتِيْ هِيَ حَلِفٌ كَمَا نَهٰى عَنِ الْيَمِيْنِ إِلَّا أَنْ يُسْتَحْلَفَ بِهَا فَيَكُوْنَ حِيْنَئِذٍ مَعْذُوْرًا .وَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِالشَّهَادَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا الْحَلِفَ عَلٰى مَا لَمْ يَكُنْ لِقَوْلِهٖ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ فَتَكُوْنُ تِلْكَ الشَّهَادَةُ شَهَادَةَ كَذِبٍ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَفْضِيْلِ الشَّاهِدِ الْمُبْتَدِءِ بِالشَّهَادَةِ

۵۹۹۵: ابراہیم نے عبیدہ سے انہوں نے عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا میرے زمانہ والے پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں پھر کچھ لوگ ایسے آئیں گے جن کی گواہی ان کی قسم سے سبقت کرنے والی ہوگی اور ان کی قسم ان کی گواہی سے سبقت کرنے والی ہوگی۔ ابراہیم کہتے ہیں جب ہم بچے تھے تو ہمارے احباب ہمیں شہادت و عہد کے ساتھ قسم اٹھانے سے منع کرتے تھے۔ ابراہیم کا یہ قول اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جس شہادت کی آپ ﷺ نے مذمت فرمائی اس سے مراد کسی آدمی کا اس طرح بطر حلف کہنا ہے "اشھد باللّٰہ ما کان کذا" پس اس کو ناپسند کیا گیا جیسا کہ حلف کو بھی ناپسند کیا گیا اگرچہ آدمی سچا ہو مگر اسے ایسا بار بار کہنا ناپسندیدہ حرکت ہے۔ پس شہادت والے حلف سے روکا گیا جیسا کہ قسم سے روکا گیا ہاں اگر اس سے حلف اٹھوایا جائے گا تو اس وقت وہ معذور شمار ہوگا۔ ممکن ہے اس مذکورہ شہادت سے مراد ایسے کام پر قسم کھانا ہو جو وقوع پذیر نہیں ہوا۔ کیونکہ آپ نے فرمایا پھر جھوٹ پھیل جائے گا پس اس گواہی سے مراد جھوٹی گواہی ہوگی۔

تخریج : بخاری فی الشھادات باب۹، والایمان باب۱۰، مسلم فی فضائل الصحابه ۲۱۰/۲۱۱، ترمذی فی المناقب باب۵٦، ابن ماجه فی الاحکام باب۲۷، مسند احمد ٤١٧/١، ٣٥٧/٥۔

شہادت میں پہل کرنے والے کی فضیلت:

۵۹۹۶: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ أَبِيْهَاعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ ؟ الَّذِيْ يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَ عَنْهَا أَوْ يُخْبِرَ بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا . قَالَ مَالِكٌ :الَّذِيْ يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهِ وَلَا يَعْلَمُ بِهَا الَّذِيْ هِيَ لَهُ أَوْ يَأْتِي بِهَا الْإِمَامَ فَيَشْهَدُ بِهَا عِنْدَهُ وَجَعَلَهُ خَيْرَ الشُّهَدَاءِ .فَأَوْلَى بِنَا أَنْ نَحْمِلَ الْآثَارَ الْأُوَلَ عَلَى مَا وَصَفْنَا مِنْ تَأْوِيْلِ كُلِّ أَثَرٍ مِنْهَا حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ وَلَا تَخْتَلِفَ وَلَا يَدْفَعَ بَعْضُهَا بَعْضًا .فَتَكُوْنُ الْآثَارُ الْأُوَلُ عَلَى الْمَعَانِي الَّتِيْ ذَكَرْنَا وَتَكُوْنَ هٰذِهِ الْآثَارُ الْأُخَرُ عَلَى تَفْضِيْلِ الْمُبْتَدِءِ بِالشَّهَادَةِ مَنْ هِيَ لَهُ أَوْ الْمُخْبِرُ بِهَا الْإِمَامُ .وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَوُا الْإِمَامَ فَشَهِدُوْا ابْتِدَاءً مِنْهُمْ أَبُوْبَكْرَةَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ حِيْنَ شَهِدُوْا عَلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَرَأَوْا ذٰلِكَ لِأَنْفُسِهِمْ لَازِمًا وَلَمْ يُعَنِّفْهُمْ عُمَرُ عَلَى ابْتِدَائِهِمْ إِيَّاهُ بِذٰلِكَ بَلْ سَمِعَ شَهَادَاتِهِمْ .وَلَوْ كَانُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَذْمُوْمِيْنَ لَذَمَّهُمْ مَنْ سَأَلَكُمْ عَنْ هٰذَا ؟ أَلَا قَعَدْتُمْ حَتّٰى تُسْأَلُوْا ؟ . فَلَمَّا سَمِعَ مِنْهُمْ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ عُمَرُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ فَرْضَهُمْ كَذٰلِكَ وَأَنَّ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْتِدَاءً لَا عَنْ مَسْأَلَةٍ مَحْمُوْدٌ .فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ

۵۹۹۶: ابوعمرہ انصاری نے زید بن خالد جہنیؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بہترین گواہ نہ بتلاؤں پھر فرمایا جو مطالبہ کرنے سے پہلے گواہی دے اور مطالبہ سے پہلے اپنی شہادت کی خبر اور اطلاع دے۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو اپنی گواہی کی خبر دے جبکہ صاحب حق کو اس کی گواہی کا علم بھی نہ ہو یا امام و حاکم کے پاس آ کر وہ گواہی دے تو اس کو جناب رسول اللہ ﷺ سب سے بہترین گواہ قرار دیا ہے۔ ہمارے لئے مناسب یہ ہے کہ ان آثار کی وہ تاویل کی جائے جو ہم نے ذکر کی ہے تا کہ آثار میں تضاد و تخالف نہ ہو اور وہ ایک دوسرے کی تردید نہ کریں۔ پس آثار اول سے پہلا معنی اور بعد والے آثار سے دوسرا معنی مراد ہوگا کہ شہادت کی ابتداء کرنے والا افضل ہے یا خود امام کو اپنی گواہی کی اطلاع دینے والا افضل ہے اور صحابہ کرام سے اس فعل کا کرنا خود ثابت ہے چنانچہ وہ امام کے پاس آئے اور انہوں نے ابتداء گواہی دی ان صحابہ ؓ میں

ابوبکرہؓ ہیں اور جوان کے ساتھ تھے جبکہ انہوں نے حضرت مغیرہؓ کے متعلق گواہی دی۔ انہوں نے اسے ضروری قرار دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابتداء شہادت پر ان کو ڈانٹ ڈپٹ نہیں کی بلکہ ان کی گواہی کو سنا اگر ان کا یہ فعل قابل مذمت ہوتا تو ان کی ضرور مذمت کرتے اور اس طرح فرماتے "من سالکم عن ھذا؟ الا قعدتم حتی تسالوا؟" جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی یہ بات سنی اور انکار نہیں فرمایا اور دیگر مجلس میں موجود اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی نے بھی نکیر نہیں فرمائی اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ان کا یہی فریضہ تھا اور جس نے ابتداء بالشہادت کی جبکہ اس سے مطالبہ بھی نہیں کیا گیا تو اس کا یہ فعل قابل مدح ہے اس سلسلہ میں یہ روایات بھی وارد ہیں۔

۵۹۹۷: مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ بْنُ مُسْلِمٍ وَسَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَا : حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ رَشِيْدٍ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَشَهِدَ عَلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُ عُمَرَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَشَهِدَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُ عُمَرَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَشَهِدَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُ عُمَرَ حَتّٰى عَرَفْنَا ذٰلِكَ فِيْهِ وَأَنْكَرَ لِذٰلِكَ .وَجَاءَ آخَرُ يُحَرِّكُ بِيَدَيْهِ فَقَالَ :مَا عِنْدَكَ يَا سَلْخَ الْعِقَابِ ؟ وَصَاحَ أَبُوْ عُثْمَانَ صَيْحَةً تُشْبِهُ بِهَا صَيْحَةَ عُمَرَ حَتّٰى كَرَبْتُ أَنْ يُغْشٰى عَلَيَّ .قَالَ :رَأَيْتُ أَمْرًا قَبِيْحًا قَالَ :الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يُشَمِّتِ الشَّيْطَانَ بِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَأَمَرَ بِأُولٰئِكَ النَّفَرِ فَجُلِدُوْا .

۵۹۹۷: ابوعثمان نہدی کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور اس نے حضرت مغیرہؓ کے متعلق گواہی دی تو اس کی بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رنگ بدل گیا پھر دوسرا آیا اور اس نے گواہی دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رنگ بدل گیا۔ پھر ایک اور آیا اور اس نے گواہی دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رنگ بدل گیا۔ یہاں تک کہ اس کا اثر آپ کے چہرہ پر معلوم ہونے لگا آپ اس بات کو انوکھا خیال کیا اور ایک اور شخص آیا جو اپنے ہاتھوں کو حرکت دے رہا تھا آپ نے فرمایا اے سزا کو کھینچ کر دور کرنے والے تیرے پاس کیا خبر ہے۔ ابوعثمان راوی نے زور سے چیخ ماری جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی چیخ کے مشابہہ تھی یہاں تک کہ مجھے بیہوشی کا خطرہ ہوا۔ وہ کہنے لگا میں نے ایک بری بات دیکھی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا الحمدللہ اللہ کا شکر ہے جس نے شیطان کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر خوش ہونے کا موقع نہیں دیا۔ پھر اس گروہ کو کوڑے مارنے کا حکم دیا چنانچہ ان لوگوں کو کوڑے لگائے گئے۔

۵۹۹۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ :شَهِدَ عَلَى الْمُغِيْرَةِ أَرْبَعَةٌ فَنَكَلَ زِيَادُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ فَجَلَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الثَّلَاثَةَ وَاسْتَتَابَهُمْ فَتَابَ الْإِثْنَانِ ، وَأَبٰى أَبُوْبَكْرَةَ أَنْ يَتُوْبَ فَكَانَ يَقْبَلُ

شَهَادَتَهُمَا حِيْنَ تَابَا وَكَانَ أَبُوْبَكْرَةَ لَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهُ لِأَنَّهُ أَبَى أَنْ يَتُوْبَ وَكَانَ مِثْلَ الصَّوْمِ مِنَ الْعِبَادَةِ .

۵۹۹۸: ابراہیم بن میسرہ نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ مغیرہؓ کے متعلق چار آدمیوں نے گواہی دی ان میں سے زیاد بن ابی سفیان نے اس بات سے انکار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تینوں کو کوڑے لگائے اور ان سے توبہ کا مطالبہ کیا تو ان میں سے دو نے توبہ کر لی مگر ابو بکرہ نے توبہ سے انکار کیا تو جب ان دو نے توبہ کر لی تو ان کی گواہی کو قبول کر لیا جانے لگا اور ابو بکرہ کی گواہی قبول نہ کی جاتی تھی۔ کیونکہ انہوں نے تو توبہ سے انکار کیا تھا۔ (اور یہ توبہ نہ کرنا) عبادت سے باز رہنے کی طرح تھا۔

۵۹۹۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ :أَقْبَلَ رَهْطٌ مَعَهُمْ امْرَأَةٌ حَتّٰى نَزَلُوْا فَتَفَرَّقُوْا فِيْ حَوَائِجِهِمْ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ مَعَ امْرَأَةٍ فَرَجَعُوْا وَهُوَ بَيْنَ رِجْلَيْهَا فَشَهِدَ ثَلَاثَةٌ مِنْهُمْ أَنَّهُمْ رَأَوْهُ يَهُبُّ كَمَا يَهُبُّ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ .وَقَالَ الرَّابِعُ :أَجْمِيْ سَمْعِي وَبَصَرِي لَمْ أَرَهُ يَهُبُّ فِيْهَا رَأَيْتُ سِخْتَلَيْهِ يَعْنِيْ خُصْيَتَيْهِ يَضْرِبَانِ اسْتَهَا وَرِجْلَاهَا مِثْلُ أُذُنَيْ حِمَارٍ .وَعَلٰى مَكَّةَ يَوْمَئِذٍ نَافِعُ بْنُ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيُّ وَكَتَبَ إِلٰى عُمَرَ .فَكَتَبَ عُمَرُ إِنْ شَهِدَ رَابِعٌ بِمِثْلِ مَا شَهِدَ الثَّلَاثَةُ فَقَدِّمْهُمَا أَجْلِدْهُمَا وَإِنْ كَانَا مُحْصَنَيْنِ فَارْجُمْهُمَا وَإِنْ لَمْ يَشْهَدَا إِلَّا بِمَا كَتَبْتُ بِهِ إِلَيَّ فَاجْلِدْ الثَّلَاثَةَ وَخَلِّ سَبِيْلَ الرَّجُلِ .قَالَ :فَجَلَدَ الثَّلَاثَةَ وَأَخْلَىٰ سَبِيْلَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ .فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَعْضُهُمْ ابْتِدَاءً وَقَبِلَهَا بَعْضُهُمْ وَحَضَرَ ذٰلِكَ أَكْثَرُهُمْ فَلَمْ يُنْكِرْ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى اتِّفَاقِهِمْ جَمِيْعًا عَلَى هٰذَا الْمَعْنَى وَثَبَتَ أَنَّ مَعَانِيَ الْآثَارِ الْأُوَلِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ مَعَانِيْهَا الَّتِي وَصَفْنَاهَا فِيْ مَوَاضِعِهَا .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ .

۵۹۹۹: ولید بن عبداللہ نے بیان کیا کہ مجھے حضرت ابوالطفیل نے بیان کیا کہ ایک گروہ آیا اور ان کے ساتھ ایک عورت تھی یہاں تک کہ وہ ایک مقام پر اترے اور اپنی اپنی ضروریات کے لئے چلے گئے ایک مرد عورت کے ساتھ پیچھے رہ گیا جب وہ واپس لوٹے تو وہ اس کے دونوں پاؤں کے درمیان تھا ان میں سے تین نے گواہی دی کہ انہوں نے اسے اس طرح گھسا ہوا پایا جس طرح سلائی سرمہ دانی میں گھسی ہوئی ہوتی ہے چوتھے نے کہا میں اپنے کانوں اور آنکھوں کو صحیح خیال کرتا ہوں میں نے اسے گھسا ہوا نہیں دیکھا میں نے اس کے خصیتین کو دیکھا کہ وہ عورت کی

سرین سے لگے ہوئے تھے اور اس کے پاؤں گدھے کے دو کانوں کی طرح تھے ان دنوں مکہ مکرمہ کے حاکم حضرت نافع بن حارث خزاعیؓ تھے انہوں نے یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھ بھیجا۔ تو حضرت عمرؓ نے جواب میں فرمایا اگر چوتھا آدمی بھی ان تینوں کی طرح گواہی دے تو ان دونوں کو لا کر کوڑے مارو اور اگر وہ دونوں شادی شدہ ہوں تو پھر ان کو سنگسار کر دو اور اگر گواہی کی نوعیت وہی ہو جو تم نے تحریر کی ہے تو تینوں کو (تہمت کی وجہ سے) کوڑے لگاؤ اور اس مرد (اور عورت) کا راستہ چھوڑ دو۔ راوی کہتے ہیں کہ ان تینوں کو کوڑے لگائے گئے اور مرد و عورت کا راستہ چھوڑ دیا گیا۔ یہ صحابہ کرامؓ ہیں ان میں سے بعض ہیں جنہوں نے گواہی کی خود ابتداء کی اور بعض نے اس کو قبول کیا اور ان کی موجودگی میں یہ معاملہ ہوا مگر انہوں نے اعتراض نہیں کیا پس ان سب کا اتفاق اس معنی پر دلالت کرتا ہے اور اس سے پہلی روایات کے وہ معانی بھی ثابت ہو گئے جو ہم نے پہلے بیان کئے۔ یہ امام ابو حنیفہ، ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الْحَاكِمِ يَحْكُمُ بِالشَّيْءِ فَيَكُونُ فِي الْحَقِيقَةِ بِخِلَافِهِ فِي الظَّاهِرِ

حاکم کا ظاہر کے خلاف فیصلہ کرنا

فریق اول کا قول یہ ہے کہ حاکم اگر کسی چیز کو باطن کے مطابق خیال کر کے فیصلہ کر دے اور باطن اس کے خلاف ہو تو اس کا فیصلہ نافذ العمل نہ ہوگا اس قول کو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی کا قول: حاکم جب بظاہر صحیح گواہی کے مطابق فیصلہ کر دے تو اس کا فیصلہ ظاہر و باطن میں نافذ العمل ہوگا اس قول کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے۔

۶۰۰۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ :أَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَاحَةَ وَأُمَّهَا أُمُّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ : سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَبَةَ خِصَامٍ عِنْدَ بَابِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِي الْخَصْمُ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ لَهُ بِذٰلِكَ وَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَدَعْهَا .

۶۰۰۰: زینب نے اپنی والدہ امّ سلمہؓ سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے پر جھگڑے کی آواز سنی تو آپ ان لوگوں کی طرف تشریف لائے اور فرمایا میں بھی ایک انسان ہوں اور میرے پاس جھگڑا کرنے والے آتے ہیں ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی دوسرے سے زیادہ فصیح و بلیغ ہو اور میں اس کے مطابق فیصلہ کر دوں اور میرے خیال میں وہ سچا ہو۔ فلہٰذا میں جس شخص کے لئے کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے پس اب وہ اس کو لے لے یا چھوڑ دے (اس پر موقوف ہے)

تخریج : بخاری فی المظالم باب ۱۶' والاحکام باب ۲۹ / ۳۱' مسلم فی الاقضیہ ۵۔

۶۰۰۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْأُوَيْسِيُّ قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۶۰۰۱: صالح نے ابن شہاب سے پھر انہوں اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۰۰۲: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهَا عَنْ زَيْنَبَ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُوْنَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ فَأَقْضِيَ لَهٗ عَلٰى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ أَخِيْهِ شَيْئًا فَاِنَّمَا أَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلَا يَأْخُذْهُ

۲۰۰۲: زینب نے امّ سلمہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میرے پاس جھگڑا لاتے ہو اور بلاشبہ میں انسان ہوں ممکن ہے کہ تم میں سے ایک دوسرے سے اپنی دلیل بیان کرنے میں زیادہ عمدہ ہو تو میں جو کچھ اس سے سنوں اس کے مطابق اس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ فلہٰذا جس کے لئے میں اس کے مسلمان بھائی کے حق کا فیصلہ کروں گویا میں اس کے لئے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ رہا ہوں پس وہ اسے نہ لے۔

تخریج : بخاری فی الشهادات باب۲۷، والاحكام باب۲۰، والحیل باب۱۰، مسلم فی الاقضیه ٤، ابو داؤد فی الاقضیه باب۷، ترمذی فی الاحكام باب۱۱، و نسائی فی القضاة باب۳۳/۱۳، ابن ماجه فی الاحكام باب٥، مالك فی الاقضیه۱، مسند احمد ٦، ۳۲۰/۳۰۸، ۲۹۰/۲۰۳۔

۲۰۰۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۲۰۰۳: محمد بن عمرو بن ابی سلمہ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۰۰۴: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ سَمِعَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ يَخْتَصِمَانِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَوَارِيْثَ بَيْنَهُمَا قَدْ دُرِسَتْ لَيْسَتْ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَاِنَّهٗ يَأْتِي الْخَصْمُ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُوْنَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ لَهٗ بِذٰلِكَ وَأَحْسِبُ أَنَّهٗ صَادِقٌ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَدَعْهَا .فَبَكَى الرَّجُلَانِ وَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَقِّيْ لِأَخِيْ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا اِذْ فَعَلْتُمَا هٰذَا فَاذْهَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لِيُحْلِلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهٗ .

۲۰۰۴: عبداللہ بن نافع مولیٰ امّ سلمہ رحمہ اللہ نے امّ سلمہؓ روایت کی ہے کہ دو انصاری آدمی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وراثت کا ایک جھگڑا لائے جو کہ مٹ چکی تھی اور ان کے دونوں کے پاس کوئی دلیل بھی نہ تھی۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ایک انسان ہوں میرے ہاں جھگڑے والے آتے ہیں اور ممکن ہے کہ ان میں سے

ایک دوسرے سے زیادہ بلیغ بات کرنے والا ہو اور میں اس کی بات پر فیصلہ کر دوں اور اس کو سچا گمان کروں۔ تو جس کے لئے میں کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کروں وہ اس کے لئے آگ کا ٹکڑا ہے۔ پس وہ اس کو لے لے (اگر اس کا حق بنتا ہے) یا اس کو چھوڑ دے۔ پس (اس بات کو سن کر) دونوں آدمی رو پڑے اور ہر ایک پکار اٹھا میرا حق میرے بھائی کا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم نے ایسا کر دیا ہے تو اب جاؤ اور اس کو آپس میں بانٹ لو۔ حق کے متعلق غور کرو اور پھر قرعہ اندازی کر کے اس کے بعد ہر ایک دوسرے کے لئے اسے حلال قرار دے دے۔

تخریج : بخاری فی الاحکام باب۲۹/۳۱، مسلم فی الاقضیہ ۵۔

۶۰۰۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : أَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۶۰۰۵: عثمان بن عمر نے اسامہ بن زیدؓ سے پھر ان کی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی گئی۔

۶۰۰۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ أُسَامَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ كُلَّ قَضَاءٍ قَضٰى بِهٖ حَاكِمٌ مِنْ تَمْلِيْكِ مَالٍ أَوْ إِزَالَةِ مِلْكٍ عَنْ مَالٍ أَوْ مِنْ إِثْبَاتِ نِكَاحٍ أَوْ مِنْ حِلِّهٖ بِطَلَاقٍ أَوْ بِمَا أَشْبَهَهُ أَنَّ ذٰلِكَ كُلَّهُ عَلٰى حُكْمِ الْبَاطِنِ وَأَنَّ ذٰلِكَ فِي الْبَاطِنِ كَهُوَ فِي الظَّاهِرِ وَجَبَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا حَكَمَ بِهِ الْحَاكِمُ. وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْبَاطِنِ عَلٰى خِلَافِ مَا شَهِدَ بِهِ الشَّاهِدَانِ وَعَلٰى خِلَافِ مَا حَكَمَ بِهٖ بِشَهَادَتِهِمَا عَلَى الْحُكْمِ الظَّاهِرِ لَمْ يَكُنْ قَضَاءُ الْقَاضِيْ مُوْجِبًا شَيْئًا مِنْ تَمْلِيْكٍ وَلَا تَحْرِيْمٍ وَلَا تَحْلِيْلٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ أَبُوْ يُوْسُفَ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ تَمْلِيْكِ مَالٍ فَهُوَ عَلٰى حُكْمِ الْبَاطِنِ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيْهِ فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ . وَمَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ قَضَاءٍ بِطَلَاقٍ أَوْ نِكَاحٍ بِشُهُوْدٍ ظَاهِرُهُمُ الْعَدَالَةُ وَبَاطِنُهُمُ الْجُرْحَةُ فَحَكَمَ الْحَاكِمُ بِشَهَادَتِهِمْ عَلٰى ظَاهِرِهِمُ الَّذِيْ تَعَبَّدَ اللّٰهُ أَنْ يَحْكُمَ بِشَهَادَةِ مِثْلِهِمْ مَعَهُ فَذٰلِكَ يَحْرُمُ فِي الْبَاطِنِ كَحُرْمَتِهٖ فِي الظَّاهِرِ. وَالدَّلِيْلُ عَلٰى هٰذَا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ.

۶۰۰۶: عبداللہ بن نافع الصائغ نے اسامہ بن زید پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں، علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ حاکم جو بھی فیصلہ کرے اس سے کسی مال کا مالک بنانا ہو یا کسی مال سے ملک کو زائل کرنا ہو۔ نکاح کو ثابت کرنا یا طلاق کے ذریعہ نکاح کو فسخ کرنا ہو یا اس سے ملتا جلتا کوئی بھی حکم ہو۔ یہ تمام احکام باطن پر محمول ہوتے ہیں اور باطن میں بھی ظاہر کے مطابق ہوتے ہیں اس سے حاکم کا فیصلہ لازم ہو جاتا ہے اور اگر یہ باطن میں اس بات کے مخالف ہو جس کی گواہوں نے گواہی دی ہے اور جو ان کی گواہی پر بظاہر أفیصلہ

ہوا ہے باطن میں بھی اس کے بھی خلاف ہوں تو قاضی کسی چیز کو واجب نہیں کر سکتا نہ تو وہ مالک بنا سکتا ہے اور نہ کسی چیز کو حلال و حرام قرار دے سکتا ہے۔ انہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے اس قول کو اختیار کرنے والوں میں امام ابو یوسفؒ بھی ہیں۔ فریق ثانی نے ان کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ جہاں تک مالک بنانے کے فیصلے کا تعلق ہے تو وہ باطل کے حکم پر ہوگا جیسا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں جس شخص کے لئے اس کے بھائی کے حق سے فیصلہ کروں تو وہ اسے نہ لے کیونکہ میں اس کے لئے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں۔ البتہ جو معاملہ نکاح و طلاق سے متعلق ہو تو وہ ایسے گواہوں سے ثابت ہے جو ظاہر میں اصحاب عدل ہیں مگر ان کا باطن مجروح ہے اور حاکم ان کے ظاہر کو دیکھ کر گواہی پر فیصلہ کر دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان جیسے لوگوں کی گواہی پر فیصلہ کرنے کا حکم فرمایا تو یہ باطن میں بھی اسی طرح قابل احترام ہوگا جیسے کہ ظاہر میں قابل احترام ہے۔ اس پر دلیل وہ روایت ہے جس کو جناب رسول اللہ ﷺ سے لعان کے سلسلہ میں نقل کیا گیا ہے۔

حدیث متلاعنین:

۶۰۰۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَىْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ لَهُمَا حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا .قَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَاقِي الَّذِي أَصْدَقْتُهَا ؟ قَالَ لَا مَالَ لَكَ عَلَيْهَا إِنْ كُنْتَ أَصْدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا عَلَيْهَا فَهُوَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهُ

۶۰۰۷: سعید بن جبیر نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بنو عجلان کے دو آدمیوں کے درمیان تفریق کر دی اور ان کو فرمایا کہ تمہارا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ (اے مرد) تمہارا اس عورت پر کوئی حق نہیں۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے اس مال کا کیا بنے گا جو میں نے بطور مہر ادا کیا آپ نے ارشاد فرمایا تمہارے لئے اس کے ذمہ اب کوئی مال نہیں۔ اگر تم نے اس کے متعلق سچ کہا تو وہ اس چیز کے بدلے میں ہے جو تم نے اس کی شرمگاہ کو اپنے حق میں حلال کیا اور اگر تو نے جھوٹ بولا ہے تو وہ تجھ سے بہت دور ہے۔

تخریج : بخاری فی الطلاق باب۳۲/۳۳، مسلم فی اللعان ۷/۶، ابو داؤد فی الطلاق باب۲۷، نسائی فی الطلاق باب۴۳، مسند احمد ۲/۴۔

۶۰۰۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ يَقُوْلُ : شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَذَبْتُ عَلَيْهَا إِنْ أَمْسَكْتُهَا .

۶۰۰۸: زہری نے سہل بن سعدؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے دولعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کرائی۔ اس آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں اسے رکھوں تو گویا میں نے اس کے متعلق جھوٹ کہا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطلاق باب۲۷' دارمی فی النکاح باب ۳۹۔

۶۰۰۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :ثَنَا هِلَالٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِى الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ :أَرَأَيْتُ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ ؟ سَلْ لِيْ عَنْ ذٰلِكَ يَا عَاصِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلٰى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ :يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ .فَقَالَ عَاصِمٌ :يَا عُوَيْمِرُ لَمْ تَأْتِنِيْ بِخَيْرٍ فَقَدْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِيْ سَأَلْتُهُ عَنْهَا .فَقَالَ :عُوَيْمِرٌ لَا أَنْتَهِي حَتّٰى أَسْأَلَهُ عَنْهَا .فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتُ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ اذْهَبْ فَائْتِ بِهَا .قَالَ سَهْلٌ : فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ :كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَ ابْنُ شِهَابٍ :فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ.

۶۰۰۹: ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ سہل بن سعد ساعدیؓ نے بتلایا کہ عویمر عجلانی عاصم بن عدی انصاریؓ کے پاس آیا اور اسے کہا میرے لئے یہ مسئلہ جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کردو کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پائے تو کیا وہ اسے قتل کر دے۔ (اگر وہ ایسا کر لے) تو پھر تم اسے قتل کرو گے یا وہ کیا کرے؟ جب عاصمؓ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹے تو عویمر آئے اور کہا اے عاصم! جناب رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا۔ حضرت عاصم کہنے لگے۔ اے عویمر تو میرے پاس اچھی بات نہیں لایا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ناپسند کیا جو کہ میں نے آپ سے دریافت کی۔ عویمر کہنے لگے میں خود جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کروں گا پھر حضرت عویمر خود دربار نبوت میں حاضر ہوئے اس وقت جناب رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما تھے۔ عویمر نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! فرمائیے! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پائے تو وہ کیا کرے اسے قتل کر دے (پھر آپ اس کے قاتل کو قتل کر دیں گے یا وہ کیا کرے؟ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے

تمہارے اور تمہاری بیوی کے متعلق حکم نازل فرمایا ہے۔ جاؤ اور اسے لے آؤ! حضرت سہل فرماتے ہیں کہ پھر ان دونوں نے لعان کیا۔ میں بھی اس وقت صحابہ کرام کے ساتھ خدمت اقدس میں حاضر تھا جب وہ دونوں فارغ ہوئے تو حضرت عویمرؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں اس کو اپنے پاس رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹ باندھا ہے چنانچہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے فیصلے سے پہلے ہی تین طلاقیں دے دیں۔

ابن شہاب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ لعان کرنے والے کے متعلق یہی طریقہ ہے۔

تخریج : بخاری فی الطلاق باب ٤، والحدود ٤٣، مسلم فی اللعان ١، ابو داؤد فی الطلاق باب٢٧، نسائی فی الطالق باب٧، دارمی فی النکاح باب٣٩، مالك فی الطلاق ٣٤، مسند احمد ٣٣١/٥۔

۶۰۱۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ : ثَنَا الْمَاجِشُوْنِ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ : جَاءَ نِیْ عُوَیْمِرٌ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ. فَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمَ الْكَاذِبُ مِنْهُمَا بِعَیْنِهٖ لَمْ یُفَرِّقْ بَیْنَهُمَا وَلَمْ یُلَاعِنْ لَوْ عَلِمَ أَنَّ الْمَرْأَةَ صَادِقَةٌ لَحَدَّ الزَّوْجَ لَهَا بِقَذْفِهٖ إِیَّاهَا . وَلَوْ عَلِمَ أَنَّ الزَّوْجَ صَادِقٌ لَحَدَّ الْمَرْأَةَ بِالزِّنَا الَّذِیْ كَانَ مِنْهَا . فَلَمَّا خَفِیَ الصَّادِقُ مِنْهُمَا عَلَی الْحَاكِمِ وَجَبَ حُكْمٌ آخَرُ فَحَرَّمَ الْفَرَجَ عَلَی الزَّوْجِ فِی الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ وَلَمْ یَرُدَّ ذٰلِكَ إِلَی حُكْمِ الْبَاطِنِ . فَلَمَّا شَهِدَا فِی الْمُتَلَاعِنَیْنِ ثَبَتَ أَنَّ كَذٰلِكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَالْقَضَاءُ بِمَا لَیْسَ فِیْهِ تَمْلِیْكُ أَمْوَالٍ أَنَّهٗ عَلَی حُكْمِ الظَّاهِرِ لَا عَلَی حُكْمِ الْبَاطِنِ وَأَنَّ حُكْمَ الْقَاضِیْ یَحْدُثُ فِیْ ذٰلِكَ التَّحْرِیْمِ وَالتَّحْلِیْلِ فِی الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ جَمِیْعًا وَأَنَّهٗ خِلَافُ الْأَمْوَالِ الَّتِیْ تُقْضَی بِهَا عَلٰی حُكْمِ الظَّاهِرِ وَهِیَ فِی الْبَاطِنِ عَلَی خِلَافِ ذٰلِكَ . فَتَكُوْنُ الْآثَارُ الْأُوَلُ هِیَ فِی الْقَضَاءِ بِالْأَمْوَالِ وَالْآثَارُ الْأُخَرُ هِیَ فِی الْقَضَاءِ بِغَیْرِ الْأَمْوَالِ مِنْ ثَبَاتِ الْعُقُوْدِ وَحِلِّهَا حَتّٰی تَتَّفِقَ مَعَانِیْ وُجُوْهِ الْآثَارِ وَالْأَحْكَامِ وَلَا تَتَضَادَّ . وَقَدْ حَكَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمُتَبَایِعَیْنِ إِذَا اخْتَلَفَا فِی الثَّمَنِ وَالسِّلْعَةُ قَائِمَةٌ أَنَّهُمَا یَتَحَالَفَانِ وَیَتَرَادَّانِ . فَتَعُوْدُ الْجَارِیَةُ إِلَی الْبَائِعِ وَیَحِلُّ لَهٗ فَرْجُهَا وَیَحْرُمُ عَلَی الْمُشْتَرِی . وَلَوْ عَلِمَ الْكَاذِبُ مِنْهُمَا بِعَیْنِهٖ إِذًا لَقَضٰی بِمَا یَقُوْلُ الصَّادِقُ وَلَمْ یَقْضِ بِفَسْخِ بَیْعٍ وَلَا بِوُجُوْبِ حُرْمَةِ فَرْجِ الْجَارِیَةِ الْمَبِیْعَةِ عَلَی الْمُشْتَرِی . فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ عَلٰی مَا وَصَفْنَا كَانَ كَذٰلِكَ كُلُّ قَضَاءٍ بِتَحْرِیْمٍ أَوْ تَحْلِیْلٍ أَوْ عَقْدِ نِكَاحٍ أَوْ حِلِّهٖ عَلٰی مَا حَكَمَ الْقَاضِیْ فِیْهِ فِی الظَّاهِرِ لَا عَلٰی حُكْمِهٖ فِی الْبَاطِنِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ .

۶۰۱۰: سہل بن سعدؓ نے عاصمؓ سے روایت کی ہے کہ میرے پاس عویمرؓ آئے پھر اسی طرح کی روایت نقل کی

ہے۔اس سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ اگر جناب رسول اللہ ﷺ کو یقین سے جھوٹ بولنے والے کا علم ہوتا تو آپ ان کے مابین تفریق نہ فرماتے۔اور اگر یہ معلوم ہوتا کہ عورت یقیناً سچی ہے تو لعان نہ کراتے اور قذف کی وجہ سے خاوند کو حد لگاتے۔اور اگر قطعی طور پر آپ کو معلوم ہوتا کہ مرد سچا ہے تو عورت کو زنا کی وجہ سے زنا کی حد جاری فرماتے کیونکہ وہ اس سے صادر ہوا۔پس جب حاکم پر یہ بات مخفی ہو کہ ان میں سے سچا کون ہے تو دوسرا حکم یعنی لعان نافذ ہوتا ہے اور پر عورت کی شرمگاہ خاوند پر ظاہراً اور باطناً دونوں طرح حرام ہوتی ہے اور اسے باطنی حکم کی طرف لوٹایا نہیں جاتا۔تو ان دونوں روایات سے جب دونوں لعان کرنے والوں کے متعلق یہ بات ثابت ہوگئی تو اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ باقی صورتوں میں بھی حکم یہی رہے گا اور جن صورتوں میں اموال کا مالک بنانا نہیں ہوتا وہ ظاہر کے حکم پر ہوتا ہے باطن کے حکم پر نہیں ہوتا اور اس میں قاضی کا فیصلہ دونوں صورتوں میں تحریم و تحلیل دونوں کو پیدا کرتا ہے اور یہ حکم ان موال کے خلاف ہے جن میں ظاہر کے مطابق فیصلہ کیا جاتا ہے اور وہ باطن میں اس کے خلاف ہوتا ہے۔فلہٰذا پہلی روایات اموال کے فیصلہ سے متعلق ہیں اور دوسری فریق ثانی کی پیش کردہ روایات عقود وغیرہ ثابت کرنے اور ختم کرنے سے متعلق ہوں گی تاکہ روایات کے معانی میں اور احکام میں موافقت ہو اور تضاد نہ ہو۔جناب رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کے مابین جو فیصلہ فرمایا جو کہ آپس میں سودا کرتے تھے کہ اگر ان کے مابین قیمت میں اختلاف ہو جائے اور سامان (مبیع قائم ہو تو وہ ایک دوسرے کو قسم دیں اور سودا واپس کر دیا جائے اسی طرح لونڈی فروخت کرنے والے کی طرف لوٹا دی جائے گی اور اس کے لئے اس کی شرمگاہ حلال ہوگی اور خریدار پر حرام ہوگی اور اگر اسے معلوم ہو کہ فلاں شخص جھوٹا ہے تو اس وقت وہ سچ بولنے والے کے قول کا اعتبار کر کے اس پر فیصلہ کر دے گا اور بیع کو فسخ کرنے کا فیصلہ نہ کرے گا اور نہ ہی فروخت کی جانے والی لونڈی کی شرمگاہ کو خریدار کے لئے حرام قرار دے گا۔تو جب یہ فیصلہ اس طرح ہے جس طرح ہم نے بیان کیا ہے تو حرام یا حلال ٹھہرانے عقد نکاح کرنے یا اسے توڑنے (طلاق دینے) سے متعلق فیصلہ بھی اسی طرح ہوگا۔کہ قاضی اس کے ظاہری حکم کے مطابق فیصلہ کرے گا۔باطنی حکم کے مطابق نہ ہوگا۔یہ امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الْحُرِّ يَجِبُ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَا يَكُوْنُ لَهٗ مَالٌ كَيْفَ حُكْمُهٗ؟

جس آزاد آدمی پر قرض ہو مگر مال نہ ہو اس کا کیا حکم ہے

مقروض کو قرض خواہوں کے مطالبہ پر غلام بنا کر فروخت نہیں کیا جا سکتا اس کے پاس موجود مال کو ان پر تقسیم کر دیا جائے گا اور بقیہ کے لئے وہ انتظار کریں۔

۶۰۱۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ قَالَ :كُنْتُ بِمِصْرَ فَقَالَ لِيْ رَجُلٌ :أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَذَهَبَ بِيْ إِلٰى رَجُلٍ فَقُلْتُ مِمَّنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ؟ فَقَالَ :أَنَا سُرَّقٌ فَقُلْتُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تُسَمَّى بِهٰذَا الْإِسْمِ وَأَنْتَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّانِيْ سُرَّقًا فَلَنْ أَدَعَ ذٰلِكَ أَبَدًا .قُلْتُ وَلِمَ سَمَّاكَ سُرَّقًا ؟ قَالَ :لَقِيْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ بِبَعِيْرَيْنِ لَهٗ يَبِيْعُهُمَا فَابْتَعْتُهُمَا مِنْهُ وَقُلْتُ لَهٗ :انْطَلِقْ مَعِيْ حَتّٰى أُعْطِيَكَ فَدَخَلْتُ بَيْتِي ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ خَلْفٍ لِيْ وَقَضَيْتُ بِثَمَنِ الْبَعِيْرَيْنِ حَاجَتِي وَتَغَيَّبْتُ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّ الْأَعْرَابِيَّ قَدْ خَرَجَ .فَخَرَجْتُ وَالْأَعْرَابِيُّ مُقِيْمٌ فَأَخَذَنِيْ فَقَدَّمَنِيْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ قَضَيْتُ بِثَمَنِهِمَا حَاجَتِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .قَالَ فَاقْضِهِ قَالَ :قُلْتُ لَيْسَ عِنْدِي قَالَ أَنْتَ سُرَّقٌ اذْهَبْ بِهٖ يَا أَعْرَابِيُّ فَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ حَقَّكَ .قَالَ :فَجَعَلَ النَّاسَ يَسُوْمُوْنَهٗ فِيْ وَيَلْتَفِتُ إِلَيْهِمْ فَيَقُوْلُ :مَاذَا تُرِيْدُوْنَ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ :نُرِيْدُ أَنْ نَبْتَاعَهُ مِنْكَ، فَنُعْتِقُهُ قَالَ :فَوَاللّٰهِ إِنْ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنِّيْ اذْهَبْ فَقَدْ أَعْتَقْتُكَ .

۶۰۱۱: زید بن اسلم نے عبدالرحمٰن بن بیلمانی سے روایت ہے کہ میں مصر میں تھا کہ ایک شخص نے مجھے کہا کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے بارے میں تمہاری راہنمائی نہ کروں پھر وہ مجھے ایک شخص کے پاس لے گیا میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں۔ انہوں نے کہا میں سرق ہوں میں نے کہا آپ پر اللہ تعالیٰ رحم

فرمائے۔آپ کو یہ نام رکھنا مناسب نہ تھا۔کیونکہ آپ جناب نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں انہوں نے فرمایا جناب نبی اکرم ﷺ نے میرا نام سرق رکھا ہے لہٰذا میں اسے کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا میں نے پوچھا جناب رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام سرق کیوں رکھا ہے انہوں نے فرمایا میں نے ایک دیہاتی شخص سے ملاقات کی اس کے پاس دو اونٹ تھے وہ انہیں بیچنا چاہتا تھا میں نے اس سے دونوں اونٹ خرید لئے اور اسے کہا کہ میرے ساتھ چل میں تجھے ادا کروں میں اپنے گھر میں داخل ہوا پھر میں اپنے مویشی خانہ کی طرف سے نکل گیا اور اونٹوں کی قیمت اپنی ضرورت پر خرچ کر دی اور غائب ہو گیا یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ دیہاتی چلا گیا ہوگا تو میں باہر نکلا (دیکھا تو) دیہاتی کھڑا تھا اس نے مجھے پکڑا اور جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آیا میں نے آپ کو واقعہ عرض کر دیا تو آپ نے فرمایا تمہیں اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا میں نے عرض کیا کہ میں نے ان کی قیمت اپنی ضرورت میں خرچ کر دی ہے۔آپ نے ارشاد فرمایا اسے ادا کر دو میں نے عرض کیا میرے پاس کچھ نہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا تم سرق ہو۔اے اعرابی! اس کو لے جا کر فروخت کر دو حتیٰ کہ تم اپنا حق پورا وصول کر لو۔اس پر صحابہ کرام میری بولی لگانے لگے اور وہ آدمی ان کی طرف دیکھتا تھا اور پوچھتا تھا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے تو وہ کہتے ہم اسے تم سے خریدنا چاہتے ہیں اس نے کہا اللہ کی قسم تم میں سے کوئی بھی مجھ سے زیادہ اس کی حاجت نہیں رکھتا جاؤ میں نے تمہیں آزاد کر دیا۔

۶۰۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ :حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ : لَقِيْتُ رَجُلًا بِالْإِسْكَنْدَرِيَّةِ يُقَالُ لَهٗ سُرَّقٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا الْاِسْمُ ؟ فَقَالَ :سَمَّانِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَأَخْبَرْتُهُمْ أَنَّهٗ يَقْدَمُ لِيْ مَالٌ فَبَايَعُوْنِيْ فَاسْتَهْلَكْتُ أَمْوَالَهُمْ فَأَتَوْا بِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ سُرَّقٌ فَبَاعَنِيْ بِأَرْبَعَةِ أَبْعِرَةٍ .فَقَالَ لَهٗ غُرَمَاؤُهٗ :مَا يَصْنَعُ بِهٖ ؟ قَالَ أُعْتِقُهٗ قَالُوْا :مَا نَحْنُ بِأَزْهَدَ فِي الْاٰخَرِ مِنْكَ فَأَعْتَقُوْنِي . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بَيْعُ الْحُرِّ فِي الدَّيْنِ وَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ يَبْتَاعُ مَنْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فِيْمَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ يَقْضِيْهِ عَنْ نَفْسِهٖ حَتّٰى نَسَخَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ فَقَالَ : وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلٰى مَيْسَرَةٍ . وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فِي الَّذِي ابْتَاعَ الثِّمَارَ فَأُصِيْبَ بِهَا فَكَثُرَ دَيْنُهٗ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَتَصَدَّقَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهٖ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ . وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهٖ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا .فَفِيْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهٖ لَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنْ لَا حَقَّ لَهُمْ فِيْ

بَيْعِهِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَبَاعَهُ لَهُمْ كَمَا بَاعَ سُرَّقًا فِيْ دَيْنِهِ لِغُرَمَائِهِ وَهٰذَا قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ جَمِيْعًا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ .

۶۰۱۲: زید بن اسلم کہتے ہیں کہ اسکندریہ میں ایک آدمی سے میری ملاقات ہوئی جس کو سرق کہتے تھے میں نے اس سے پوچھا یہ کیسا نام ہے اس نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ نے میرا یہ نام رکھا ہے میں مدینہ منورہ میں آیا اور ان لوگوں کو بتلایا کہ میرے پاس مال آنے والا ہے۔ پس میرے ساتھ لین دین کرو۔ میں نے ان کا مال ہلاک کر دیا (یعنی خرچ کر ڈالا) پھر وہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آئے آپ نے فرمایا تم سرق ہو۔ آپ نے مجھے چار اونٹوں کے بدلے فروخت کر دیا۔ اس (خریدنے والے) سے قرض خواہوں نے پوچھا اس کے ساتھ کیا سلوک کرو گے اس نے کہا اسے آزاد کروں گا انہوں نے کہا ہم آخرت کے سلسلے میں تجھ سے زیادہ بے رغبت نہیں ہیں یعنی آخرت ہمیں بھی مطلوب ہے چنانچہ ان سب نے مجھے آزاد کر دیا۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: اس روایت میں قرض کے بدلے آزاد کو فروخت کر دینے کا تذکرہ ہے جو ابتداء اسلام میں جائز تھا۔ مقروض کو قرض کے بدلے فروخت کر دیا جاتا تھا جبکہ اس کے پاس مال نہ ہوتا جس سے وہ قرض کی رقم ادا کر سکے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو منسوخ کر دیا اور فرمایا: "وان کان ذو عسرة فنظرة الی میسرة وان تصدقوا خیرلکم ان کنتم" (البقرہ: ۲۸۰) کہ تنگدست کو خوشحالی تک مہلت دی جائے۔ اور جناب رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے متعلق فیصلہ فرمایا جس نے پھل خریدے اور آفت سے وہ تباہ ہو گئے اور اس پر بہت قرض ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنے بھائی صدقہ کرو اس پر صدقہ کرنے کے باوجود اس کا قرض ادا نہ ہو سکا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اس کے پاس ہے وہ لے لو اور اس کے علاوہ تمہارے لئے کچھ نہ ہوگا یہ روایت ہم پہلے اسناد کے ساتھ ذکر کر آئے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے قرض خواہوں کو یہ فرمایا کہ تمہارے لئے صرف یہی ہے اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں اس کو فروخت کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ اسے ان کی خاطر فروخت کر دیتے جیسا کہ حضرت سرق کو قرض خواہوں کے لئے قرض میں فروخت کیا تھا۔ یہ تمام اہل علم کا قول ہے۔ اس باب میں امام طحاویؒ نے یہ ذکر کیا کہ مقروض کو قرض کے بدلے فروخت نہیں کر سکتے اس کے پاس موجود چیز قرض خواہوں کو بانٹ دی جائے گی وہ تنگدستی دور ہونے تک انتظار کریں۔

بَابُ الْوَالِدِ هَلْ يَمْلِكُ مَالَ وَلَدِهِ أَمْ لَا ؟

کیاباپ اپنی اولاد کے مال کا مالک ہوسکتا ہے؟

علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ جو بیٹا کمائے وہ تمام والد کا ہے۔

فریق ثانی کا قول یہ ہے: جو بیٹا کمائے وہ اسی کا ہوگا باپ کا اس میں دخل نہ ہوگا اس قول کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور صاحبین رحمہما اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق اول: بیٹے کی کمائی والد کی ملک ہے جیسا کہ اس روایت کا ظاہر دلالت کر رہا ہے۔

۶۰۱۳: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ وَابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَا :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يُوْسُفُ قَالَ :ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :إِنَّ لِيْ مَالًا وَعِيَالًا وَإِنَّ لِأَبِيْ مَالًا وَعِيَالًا وَإِنَّهُ يُرِيْدُ أَنْ يَأْخُذَ مَالِيْ إِلٰى مَالِهٖ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيكَ .

۶۰۱۳: ابن المنکدر نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا میرے پاس مال اور عیال ہیں اور میرے والد کے بھی عیال اور مال ہے اور وہ میرا مال اپنے مال کے ساتھ ملانا چاہتا ہے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے۔

تخریج : ابن ماجه فی التجارات باب ٦٤، مسند احمد ٢، ١٧٩/٢٠٤، ٢١٤۔

۶۰۱۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ :ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ لِيْ مَالًا وَلِيْ وَلَدًا يُرِيْدُ أَنْ يَجْتَاحَ مَالِي .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيكَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوْا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ مَا كَسَبَهُ الْإِبْنُ مِنْ مَالٍ فَهُوَ لِأَبِيْهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :مَا كَسَبَ الْإِبْنُ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ لَهٗ خَاصَّةً دُوْنَ أَبِيْهَا.وَقَالُوْا قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لَيْسَ عَلَى التَّمْلِيكِ مِنْهُ لِلْأَبِ كَسْبُ الْإِبْنِ وَإِنَّمَا هُوَ عَلٰى أَنَّهٗ لَا يَنْبَغِي لِلِابْنِ أَنْ يُخَالِفَ الْأَبَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَأَنْ تَجْعَلَ أَمْرَهٗ فِيْهِ نَافِذًا كَأَمْرِهٖ فِيْمَا يَمْلِكُ .أَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيكَ فَلَمْ يَكُنِ الْإِبْنُ مَمْلُوْكًا لِأَبِيْهَا بِإِضَافَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ

فَكَذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ مَالِكًا لِمَالِهٖ بِاِضَافَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ .

۶۰۱۴: عمرو بن شعیب نے اپنے والد انہوں نے اپنے دادا سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے ایک آدمی عرض کرنے لگا میرے پاس مال ہے اور میرا والد میرا مال ہڑپ کرنا چاہتا ہے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اور تمہارا مال تمہارے والد کا ہے تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی سے ہے۔ پس تم اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ جو بیٹا کمائے وہ اس کے باپ کا مال ہے اور انہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔ دوسرے فریق کا مؤقف یہ ہے کہ بیٹا جو کمائے وہ صرف اسی کا ہوگا باپ کا نہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کا مطلب بیٹے کی کمائی کا والد کو مالک بنانا نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو مناسب نہیں ہے کہ وہ اس مال کے متعلق باپ کے کسی حکم کی مخالفت کرے۔ بلکہ اسے اس کا حکم اس میں نافذ کرنا چاہئے جیسا کہ وہ اپنی ملکیت میں حکم نافذ کرتا ہے۔ ذرا غور تو فرمائیں کہ آپ نے فرمایا تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے تو جناب رسول اللہ ﷺ کے اس نسبت کرنے سے کوئی بھی یہ نہیں جانتا کہ بیٹا باپ کا مملوک بن جاتا ہے۔ اسی طرح اس اضافت سے وہ مال کا بھی مالک نہ بنے گا۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب۷۷' نسائی فی البیوع باب۱' ابن ماجه فی التجارات باب٦٤' مسند احمد ٢/٢١٤' ٦' ٤١/٢٠١۔

مفہوم نسبت کی مزید وضاحت:

۶۰۱۵: وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَفَعَنِيْ مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ أَبِيْ بَكْرٍ .فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :إِنَّمَا أَنَا وَمَالِيْ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . فَلَمْ يُرِدْ أَبُوْبَكْرٍ بِذٰلِكَ أَنَّ مَالَهٗ مِلْكٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَهٗ وَلٰكِنَّهٗ أَرَادَ أَنَّ أَمْرَهٗ يَنْفُذُ فِيْهِ وَفِيْ نَفْسِهٖ. فَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيْكَ فَهُوَ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنَى أَيْضًا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ أَمْوَالَ الْمُسْلِمِيْنَ كَمَا حَرَّمَ دِمَاءَهُمْ وَلَمْ يُسْتَثْنَ فِيْ ذٰلِكَ وَالِدًا وَلَا غَيْرَهٗ .فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ

۶۰۱۵: ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں دیا جتنا کہ ابو بکرؓ کے مال نے فائدہ دیا تو اس پر ابو بکرؓ کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ میں اور میرا مال آپ ہی کا ہے۔ اس سے حضرت ابو بکرؓ کی مراد یہ نہیں کہ ان کا مال ان کی ملکیت سے نکل کر جناب رسول اللہ ﷺ کی ملکیت میں داخل ہو گیا اور ان کی اپنی ملک اس پر نہیں رہی۔ بلکہ اس کا صاف مطلب یہی ہے آپ کا حکم اس مال

اور جان میں نافذ ہے۔ اسی طرح جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی کہ تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے۔ کا بھی یہی مفہوم ہے۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں کے مال کو اسی طرح قابل احترام قرار دیا جیسا کہ ان کے خون کو قابل عزت قرار دیا اور اس سلسلے میں والد وغیرہ کو مستثنیٰ نہیں فرمایا۔ حرمت مال و خون کی روایات یہ ہیں۔

تخریج : ابن ماجه في المقدمه باب ۱۱' مسند احمد ۲' ۳۶۶/۲۵۳۔

۶۰۱۶: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ح

۶۰۱۶: ابوبکرہ نے ابوداؤد سے بیان کیا۔

۶۰۱۷: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ وَيَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالُوْا :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيلَ قَالَ :حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فِيْ غَزْوَتِيْ هٰذِهِ قَالَ : قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :هَلْ تَدْرُوْنَ أَيَّ يَوْمٍ هٰذَا ؟ قَالُوْا :نَعَمْ يَوْمُ النَّحْرِ قَالَ صَدَقْتُمْ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ .قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ أَيَّ شَهْرٍ هٰذَا ؟ قَالُوْا :نَعَمْ ذُو الْحِجَّةِ قَالَ صَدَقْتُمْ شَهْرُ اللّٰهِ الْأَصَمُّ .هَلْ تَدْرُوْنَ أَيَّ بَلَدٍ هٰذَا ؟ قَالُوْا :نَعَمْ الْمَشْعَرُ الْحَرَامُ قَالَ صَدَقْتُمْ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَحْسِبُهُ قَالَ :وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا .

۶۰۱۷: مرہ بن شراحیل کہتے ہیں کہ مجھے ایک صحابی رسول ﷺ نے بیان فرمایا اور میرا خیال ہے کہ انہوں نے اس طرح فرمایا ہمارے اس غزوہ میں جناب رسول اللہ ﷺ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ یہ قربانی کا دن ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا۔ یہ حج اکبر کا دن ہے پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کون سا مہینہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا جی ہاں یہ ذوالحجہ کا مہینہ ہے آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا یہ اللہ تعالیٰ کا اصم مہینہ ہے کیا تم جانتے ہو یہ کون سا شہر ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ یہ مشعر حرام ہے آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا پھر فرمایا بے شک تمہارے خون اور تمہارے اموال۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا اور تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح تمہارے اس ماہ اور تمہارے اس شہر میں آج کے دن کی حرمت و عزت ہے۔

تخریج : مسند احمد ۴۱۲/۵۔

۶۰۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ الْبَكْرَاوِيُّ هُوَ ابْنُ خَلِيْفَةَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِنَّ أَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ وَدِمَاءَ كُمْ حَرَامٌ بَيْنَكُمْ فِيْ مِثْلِ يَوْمِكُمْ

هٰذَا فِیْ مِثْلِ بَلَدِکُمْ هٰذَا اَلَا لِیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ .

۶۰۱۸: عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے اپنے خطبہ حجۃ الوداع میں جو یوم نحر کو آپ نے ارشاد فرمایا۔ یہ بات فرمائی۔''ان اموالکم'' بے شک تمہارے اموال اور عزتیں اور تمہارے خون اپنے درمیان حرام ہیں جیسا کہ آج کا دن تمہارے اس شہر میں حرمت والا ہے۔ سنو! تم میں سے موجود غیر موجود کو یہ پیغام پہنچا دے۔

تخریج : بخاری فی العلم باب۳۷/۹، والاضاحی باب ۵، والمغازی باب۷۷، مسلم فی القسامه ۳۰/۲۹، ترمذی فی الفتن باب۲، تفسیر سوره۹، ابن ماجه فی المناسك باب۷٦، دارمی فی المناسك باب۷۲، مسند احمد ۲۳۰/۱، ۳۳۷/٤، ۵، ۷۳، ۴۰، ۳۹، ۷۲۔

۶۰۱۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ :ثَنَا أَبِی قَالَ :ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ یُحَدِّثُ عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ أَوْ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ وَأُرَاهُ أَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِنَّ أَعْظَمَ الْاَیَّامِ حُرْمَةً هٰذَا الْیَوْمُ وَاِنَّ أَعْظَمَ الشُّهُوْرِ حُرْمَةً هٰذَا الشَّهْرُ وَاِنَّ أَعْظَمَ الْبُلْدَانِ حُرْمَةً هٰذَا الْبَلَدُ وَاِنَّ دِمَاءَ کُمْ وَأَمْوَالَکُمْ حَرَامٌ عَلَیْکُمْ کَحُرْمَةِ هٰذَا الْیَوْمِ وَهٰذَا الشَّهْرِ وَهٰذَا الْبَلَدِ هَلْ بَلَّغْتُ؟ قَالُوْا :نَعَمْ قَالَ :اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ .

۶۰۱۹: ابو صالح نے حضرت ابو سعید خدریؓ یا حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے اور میرا خیال یہ ہے کہ ابو سعید خدریؓ ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا بلاشبہ عظمت کے لحاظ سے سب سے بڑا دن یہ دن ہے اور عظمت کے لحاظ سے سب سے زیادہ عظمت والا یہ مہینہ ہے اور عظمت کے لحاظ سے سب سے زیادہ عظمت والا شہر یہ ہے۔ بے شک تمہارے خون اور مال تم پر اس طرح معظم ہیں جس طرح آج کا یہ دن عظمت والا ہے اور یہ مہینہ عظمت والا اور یہ شہر عظمت والا ہے کیا میں نے پیغام خداوندی پہنچا دیا انہوں نے کہا جی ہاں۔ تو آپ نے کہا اے اللہ تو گواہ رہنا۔

۶۰۲۰: حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ :ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِیْهَا عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ اَلَا اِنَّ دِمَاءَ کُمْ وَأَمْوَالَکُمْ حَرَامٌ عَلَیْکُمْ اِلٰی أَنْ تَلْقَوْا رَبَّکُمْ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِکُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا

۶۰۲۰: جعفر بن محمد نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت جابر ؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر یہ خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا لوگو! سنو! بلاشبہ تمہارے خون اور

تمہارے مال تم پر حرام ہیں۔ یہاں تک کہ تم اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرو (یعنی فوت آئے) یہ اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس مہینہ میں تمہارے اس شہر میں آج کا دن حرمت والا ہے۔

۶۰۲۱: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا دُحَيْمُ بْنُ الْيَتِيْمِ قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ الْجُرَشِيُّ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ.

۶۰۲۱: نافع نے ابن عمر ؓ سے پھرانہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا۔ پھراسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۶۰۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ :ثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ كُلْثُوْمِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ :ثَنَا أَبِيْ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا غَادِيَةَ الْجُهَنِيَّ قَالَ :خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ.

۶۰۲۲: کلثوم بن جبر کہتے ہیں کہ میں نے ابو غادیہ جہنی ؓ سے سنا کہ ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا پھراسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۰۲۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ :ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَارِفِ بْنِ شَبِيْبِ بْنِ عُرْوَةَ أَبُوْ عُرْوَةَ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ :خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةَ الْأَمْوَالِ كَحُرْمَةِ الْأَبْدَانِ .فَكَمَا لَا يَحِلُّ أَبْدَانُ الْأَبْنَاءِ لِلْآبَاءِ إِلَّا بِالْحُقُوْقِ الْوَاجِبَةِ فَكَذٰلِكَ لَا يَحِلُّ لَهُمْ أَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِالْحُقُوْقِ الْوَاجِبَةِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :نُرِيْدُ أَنْ يُوْجَدَ مَا ذَكَرْتُ فِي الْأَبِ مَنْصُوْصًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قُلْتُ :

۶۰۲۳: شبیب بن عروہ نے سلیم بن عمرو بن احوص ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے دن خطبہ ارشاد فرمایا پھراسی طرح روایت نقل کی ہے۔ امام طحاوی ؒ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مال کی حرمت کو بدن کی حرمت کی طرح قرار دیا پس جس طرح بیٹوں کے ابدان اباء کے لئے حلال نہیں مگر حقوق واجبہ کے ذریعہ بالکل اسی طرح اولاد کے اموال بھی ان کے لئے حقوق واجبہ کے بغیر حلال نہیں۔ اگر کوئی معترض کہے کہ آپ نے جو بات ذکر فرمائی ہے یہ منصوص چاہئے (فقط قیاس بلا دلیل تو معتبر نہیں)

امام طحاوی ؒ فرماتے ہیں: کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مال کی حرمت کو بدن کی حرمت کی طرح قرار دیا پس جس طرح

بیٹوں کے ابدان اباء کے لئے حلال نہیں مگر حقوق واجبہ کے ذریعہ بالکل اسی طرح اولاد کے اموال بھی ان کے لئے حقوق واجبہ کے بغیر حلال نہیں۔

سوال: آپ نے جو بات ذکر فرمائی ہے یہ منصوص چاہئے (فقط قیاس بلادلیل تو معتبر نہیں)

جواب: لیجئے منصوص ملاحظہ ہو۔ فتدبر وتشکر

۶۰۲۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ أَيُّوْبَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ :أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحَى عِيْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ .فَقَالَ الرَّجُلُ : أَفَرَأَيْتُ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مَنِيْحَةَ ابْنِيْ أَفَأُضَحِّي بِهَا .قَالَ :لَا وَلٰكِنَّكَ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَأَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَلَمَّا قَالَ هٰذَا الرَّجُلُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُضَحِّي بِمَنِيْحَةِ ابْنِيْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا . وَقَدْ أَمَرَهُ أَنْ يُضَحِّيَ مِنْ مَالِهِ وَحَضَّهُ عَلَيْهِ -دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ حُكْمَ مَالِ ابْنِهِ خِلَافُ مَالِهِ .مَعَ أَنَّ أَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا حَمْلُ هٰذِهِ الْآثَارِ عَلَى هٰذَا الْمَعْنَى لِأَنَّ كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُوْصِيكُمُ اللّٰهُ فِيْ أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ . فَوَرَّثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرَ الْوَلَدِ مَعَ الْوَالِدِ مِنْ مَالِ الْإِبْنِ فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ الْمَالُ لِلْأَبِ فِيْ حَيَاةِ الْإِبْنِ ثُمَّ يَصِيرُ بَعْضُهُ لِغَيْرِ الْأَبِ .قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوْصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ فَجَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَوَارِيْثَ لِلْوَالِدِ وَغَيْرِهِ بَعْدَ قَضَاءِ دَيْنٍ إِنْ كَانَ عَلَى الْمَيِّتِ وَبَعْدَ إِنْفَاذِ وَصَايَاهُ مِنْ ثُلُثِ مَالِهِ .وَقَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْأَبَ لَا يَقْضِي مِنْ مَالِهِ دَيْنَ ابْنِهِ وَلَا يُنَفِّذُ وَصَايَا أَبِيْهَامِنْ مَالِهِ فَفِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .وَقَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ أَنَّ الْإِبْنَ إِذَا مَلَكَ مَمْلُوْكَةً حَلَّ لَهُ أَنْ يَطَأَهَا وَهِيَ مِمَّنْ أَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ وَطْأَهَا بِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَلَوْ كَانَ مَالُهُ لِأَبِيْهِ إِذًا لَحُرِّمَ عَلَيْهِ وَطْءُ مَا كَسَبَ مِنَ الْجَوَارِيْ كَحُرْمَةِ وَطْءِ جَوَارِي أَبِيْهَاعَلَيْهِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلَى انْتِفَاءِ مِلْكِ الْأَبِ لِمَالِ الْإِبْنِ وَأَنَّ مِلْكَ الْإِبْنِ فِيْهِ ثَابِتٌ دُوْنَ أَبِيْهَا.وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ .

۶۰۲۴: عیسیٰ بن ہلال صدفی نے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک

آدمی کو فرمایا کہ مجھے قربانی کے دن کو عید بنانے کا حکم دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اس امت کے لئے عید بنایا ہے اس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے اگر میرے پاس صرف اپنے بیٹے کی دودھ والی اونٹنی ہو کیا میں اس کی قربانی کرسکتا ہوں آپ نے فرمایا نہیں۔ لیکن تم اپنے بال اور ناخن کاٹ لو اور اپنی مونچھوں کے بال لے لو اور زیر ناف کو صاف کرو۔ پس یہی اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہاری قربانی کی تکمیل ہے۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: ذرا توجہ فرمائیں کہ جب یہ کہتا ہے یارسول اللہ ﷺ کیا میں اپنے بیٹے کی دودھ والی اونٹنی کی قربانی کرسکتا ہوں؟ آپ نے منع فرمایا بلکہ اسے اس کے اپنے مال سے قربانی کا حکم فرمایا اس سے یہ دلالت مل گئی کہ بیٹے کے مال کا حکم اپنے مال کے حکم سے مختلف ہے۔ ہمارے لئے سب سے زیادہ مناسب بات یہ ہے کہ ان آثار کا یہ معنی لیا جائے کیونکہ قرآن مجید کی دلالت اسی کے لئے راہنمائی کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "**یوصیکم اللہ فی اولادکم**" (النساء ۱۱) پھر فرمایا "**ولابویہ لکل واحد منھما السدس**" (النساء: ۱۱) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس والد کے ساتھ اولاد کے علاوہ کو بیٹے کے ترکہ میں حصہ دار بنایا ہے اگر مال بیٹے کی زندگی میں ہی والد کا ہے تو یہ ناممکن ہے کہ زندگی کے بعد اس کا کچھ حصہ باپ کے علاوہ کی طرف چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "**من بعد وصیۃ یوصی بھا او دین**" (النساء: ۱۲) اللہ تعالیٰ نے میراث میں قضاء دین کے بعد والد اور دوسروں کا حصہ مقرر فرمایا جو کہ اس کے ثلث مال میں بطور وصیت نافذ ہوگا۔ باپ کے مال سے بیٹے کا قرضہ ادا نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی والد کی وصیت بیٹے کے مال میں نافذ ہوسکتی ہے۔ اس میں ہمارے قول پر دلالت پائی جاتی ہے (کہ باپ بیٹے کے مال کا مالک نہیں بنتا) جب بیٹا کسی لونڈی کا مالک بن جائے تو اس کو اس سے وطی حلال ہے اور یہ موطوءہ لونڈی اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے حلال کی ہے فرمایا "**والذین ھم لفروجھم حافظون الاعلی ازواجھم او ماملکت ایمانھم**" (المؤمنون ۶) اگر وہ والد کا مال ہوتا تو اس پر ان لونڈیوں سے وطی حرام ہوتی جو بھی اپنی کمائی میں سے حاصل کرتا جس طرح کہ والد کی لونڈیوں سے بیٹے کو وطی حرام ہے۔ یہ ہے کہ اس سے ثابت ہوگیا کہ باپ بیٹے کے مال کا مالک نہیں اور بیٹا ہی اپنے مال کا مالک ہے نہ کہ والد۔ (اگر وہ اس کی اپنی ملک یمین تھی تو حرمت وطی چہ معنی دارد فتدبر) یہ قول امام ابوحنیفہ، ابویوسف، محمد رحمہم اللہ کا ہے۔

تخریج: نسائی فی الضحایا باب ۲، مسند احمد ۱۶۹/۲۔

یہ قول امام ابوحنیفہ، ابویوسف، محمد رحمہم اللہ کا ہے۔

اس باب میں امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فریق ثانی کے مؤقف کو دلائل نقلیہ سے جو واضح کیا ہے جس سے ثابت ہوگیا کہ والد بیٹے کے مال کا مالک نہیں حق استعمال و تصرف الگ چیز ہے۔ (مترجم)

بَابُ الْوَلَدِ يَدَّعِيهِ الرَّجُلَانِ كَيْفَ الْحُكْمُ فِيهِ؟

کسی بچے کے متعلق دو آدمی دعویٰ کریں

قیافہ شناس کی بات کے مطابق نسب کا فیصلہ ہوسکتا ہے اس قول کو بعض علماء نے اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی کا موقف: یہ ہے قیافہ شناس کے قول کا نہ نسب میں اعتبار ہے اور نہ دیگر معاملات میں۔ اس قول کو ائمہ ثلاثہ احناف نے اختیار کیا ہے۔

۶۰۲۵: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ مُجَزِّزٌ الْمُدْلِجِيُّ، عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَأٰى أُسَامَةَ وَزَيْدًا، وَعَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُ وْسَهُمَا، فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ، بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْرُوْرًا.

۶۰۲۵: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ مجزز مدلجی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں داخل ہوئے چنانچہ اس سے اسامہ اور زید رضی اللہ عنہما کو ایک دھاری دار چادر میں لپٹے دیکھا ان کے سر ڈھنپے ہوئے تھے تو وہ کہنے لگا یہ پاؤں ایک دوسرے سے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں بڑے خوش خوش داخل ہوئے۔

تخریج: بخاری فی الفرائض باب ۳۱، مسلم فی الرضاع ۳۹، ابو داؤد فی الطلاق باب ۳۱، نسائی فی الطلاق باب ۸۱، ابن ماجہ فی الاحکام باب ۲۱، مسند احمد ۳۸/۶۔

۶۰۲۶: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْرُوْرًا، تَبْرُقُ أَسَارِيْرُ وَجْهِهِ، فَقَالَ أَلَمْ تَرَىْ أَنَّ مُجَزِّزًا، نَظَرَ آنِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَقَالَ: إِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْأَقْدَامِ، مِنْ بَعْضٍ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: فَاحْتَجَّ قَوْمٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، فَزَعَمُوْا أَنَّ فِيْهِ مَا قَدْ دَلَّهُمْ أَنَّ الْقَافَةَ، يُحْكَمُ بِقَوْلِهِمْ، وَيَثْبُتُ بِهِ الْأَنْسَابُ. قَالُوْا: وَلَوْلَا ذٰلِكَ، لَأَنْكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُجَزِّزٍ، وَلَقَالَ لَهُ: وَمَا يُدْرِيْكَ؟ فَلَمَّا سَكَتَ، وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ، دَلَّ أَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ، مِمَّا يُؤَدِّيْ إِلٰى حَقِيْقَةٍ، يَجِبُ بِهَا الْحُكْمُ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا: لَا يَجُوْزُ أَنْ يُحْكَمَ بِقَوْلِ الْقَافَةِ فِيْ نَسَبٍ، وَلَا غَيْرِهِ. وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَنَّ سُرُوْرَ

النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيِّ ، الَّذِيْ ذَكَرُوْا فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ ، لَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا تَوَهَّمُوْا ، مِنْ وَاجِبِ الْحُكْمِ بِقَوْلِ الْقَافَةِ ، لِأَنَّ أُسَامَةَ قَدْ كَانَ نَسَبُهُ، ثَبَتَ مِنْ زَيْدٍ قَبْلَ ذٰلِكَ .وَلَمْ يَحْتَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ اِلَى قَوْلِ أَحَدٍ ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ ، لَمَا كَانَ دُعِيَ أُسَامَةُ فِيْمَا تَقَدَّمَ اِلَى زَيْدٍ .اِنَّمَا تَعَجَّبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِنْ اِصَابَةِ مُجَزِّزٍ ، كَمَا يَتَعَجَّبُ مِنْ ظَنِّ الرَّجُلِ الَّذِيْ يُصِيْبُ بِظَنِّهٖ، حَقِيْقَةَ الشَّيْءِ الَّذِي ظَنَّهُ وَلَا يَجِبُ الْحُكْمُ بِذٰلِكَ .فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِنْكَارَ عَلَيْهِ، لِأَنَّهُ لَمْ يَتَعَاطَ بِقَوْلِهٖ ذٰلِكَ ، اِثْبَاتَ مَا لَمْ يَكُنْ ثَابِتًا فِيْمَا تَقَدَّمَ ، فَهٰذَا مَا يَحْتَمِلُهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ أَمْرِ الْقَافَةِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، مَا يَدُلُّ عَلَى غَيْرِ هٰذَا .

۶۰۲۶: ابن شہاب نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں بڑے خوش خوش تشریف لائے آپ کے چہرہ مبارک کے بل خوشی سے چمک رہے تھے اور فرمایا کیا تم نے غور نہیں کیا کہ مجزز مدلجی نے زید بن حارثہ اور اسامہ بن زیدؓ کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے ہیں (یعنی باپ بیٹے کے پاؤں ہیں اور ملتے جلتے ہیں) امام طحاویؒ فرماتے ہیں: اس روایت سے بعض لوگوں نے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ قیافہ شناس لوگوں کے قول سے فیصلہ کیا جا سکتا ہے اور اس سے نسب بھی ثابت ہو جائے گا اگر یہ بات نہ ہوتی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجزز کی بات کا انکار کرتے اور اس کو ضرور فرماتے تمہیں کیا معلوم ہے؟ پس جب آپ نے خاموشی اختیار فرمائی اور انکار نہیں فرمایا تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ اس کی یہ بات حقیقت کی نشاندہی کرنے والی ہے اس پر حکم و فیصلہ لازم ہے۔نسب میں اہل قیافہ کے قول کا اعتبار نہیں اور دوسرے معاملات میں بھی یہی حکم ہے۔مجزز مدلجی کی بات پر جناب عائشہ صدیقہؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی جس خوشی کا تذکرہ کیا ہے اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ اہل قیافہ کی بات پر عمل واجب ہے۔ کیونکہ اسامہؓ کا نسب تو زیدؓ سے اس سے پہلے ہی ثابت تھا۔اس میں آپ کو کسی کے قول کی حاجت نہ تھی اگر یہ بات نہ ہوتی تو اسامہ بن زید کہہ کر نہ پکارے جاتے۔ بس اتنی بات ہے کہ آپ کو تعجب اس بات پر ہوا کہ مجزز نے اپنے قیافہ درست بات کو پالیا یہ اسی طرح جیسا کہ کوئی آدمی اپنے گمان کے درست بیٹھنے پر تعجب کرتا ہے اور اس سے کسی چیز پر حکم لگانا لازم نہیں آتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قول پر انکار کو اس لئے ترک فرمایا کہ آپ کا اس سے پہلے ہی ثابت شدہ چیز کو کوئی ثابت کرنا مقصود نہ تھا۔اس بات کا احتمال اس روایت میں پایا جاتا ہے۔ یہ ہے جو حضرت عائشہؓ نے قیافہ شناسوں کے متعلق نقل فرمایا ہے۔ روایت یہ ہے۔ دیکھیں ان روایات میں حضرت عمرؓ نے قیافہ شناس کے قیافہ کے مطابق فیصلہ فرمایا۔ پس ہم نے مجزز کی روایت میں ہم نے جو تاویل کی ہے یہ اس کے موافق ہے۔اس روایت میں تو تمہارے قول کے بطلان کی

دلیل موجود ہے کہ قیافہ شناس نے کہا یہ ان دونوں سے ہے تو حضرت عمرؓ نے اس طرح قرار نہ دیا اور اس بچے کو فرمایا ان میں سے جس سے چاہو مل جاؤ۔ جیسا کہ کسی ایک بچے پر دو آدمی دعویٰ کریں پھر ایک اقرار کرے تو واجب ہے کہ بچہ اسی کا قرار دیا جائے۔ تو جب حضرت عمرؓ نے اس سے اس بچے کے حکم کی طرف لوٹایا جس پر دو آدمی دعویٰ کریں اور حاکم کے پاس قیافہ شناس نہ ہو۔ آپ نے اسے قیافہ شناس کے قول کی طرف نہیں لوٹایا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ قیافہ شناسوں کے قول سے کسی کا نسب ثابت نہیں ہوتا۔ صحیح سند سے حضرت عمرؓ کا قول یہ ہے کہ یہ بچہ دونوں سے ہے۔

تخریج : بخاری فی المناقب باب۲۳، فضل فضائل اصحاب النبی ﷺ باب۱۷، مسلم فی الرضاع ۳۸/۴۰، ابو داؤد فی الطلاق باب۳۱، ترمذی فی الولاء باب۵، نسائی فی الطلاق باب۵۱، ابن ماجہ فی الاحکام باب۲۱، مسند احمد ۸۲/۶۔

۶۰۲۷: حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوُدَ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ ، أَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ، أَخْبَرَتْہُ أَنَّ النِّکَاحَ کَانَ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ عَلٰی أَرْبَعَۃِ أَنْحَاءٍ . :فَمِنْہُ أَنْ یَجْتَمِعَ الرِّجَالُ الْعَدَدُ ، عَلَی الْمَرْأَۃِ ، لَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَاءَ ہَا ، وَہُنَّ الْبَغَایَا ، وَکُنَّ یَنْصِبْنَ عَلٰی أَبْوَابِہِنَّ رَایَاتٍ فَیَطَؤُہَا کُلُّ مَنْ دَخَلَ عَلَیْہَا ، فَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ حَمْلَہَا ، جُمِعَ لَہُمُ الْقَافَۃُ ، فَأَیُّہُمْ أَلْحَقُوْہُ بِہٖ ، کَانَ أَبَاہُ، وَدُعِیَ ابْنَہٗ، لَا یَمْتَنِعُ مِنْ ذٰلِکَ .فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ ، ہَدَمَ ذٰلِکَ النِّکَاحَ الَّذِیْ کَانَ یَکُوْنُ فِیْہِ ذٰلِکَ الْحُکْمُ ، وَأَقَرَّ النَّاسَ عَلَی النِّکَاحِ الَّذِی لَا یَحْتَاجُ فِیْہِ اِلٰی قَوْلِ الْقَافَۃِ ، وَجَعَلَ الْوَلَدَ لِأَبِیْہِ الَّذِیْ یَدَّعِیْہِ، فَیَثْبُتُ نَسَبُہٗ بِذٰلِکَ ، وَنُسِخَ الْحُکْمُ الْمُتَقَدِّمُ ، الَّذِیْ کَانَ یُحْکَمُ فِیْہِ بِقَوْلِ الْقَافَۃِ . وَقَدْ کَانَ أَوْلَادُ الْبَغَایَا ، الَّذِیْنَ وُلِدُوْا فِی الْجَاہِلِیَّۃِ ، مَنْ ادَّعَی أَحَدًا مِنْہُمْ فِی الْإِسْلَامِ ، لَحِقَ بِہٖ .

۶۰۲۷: عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں نکاح چار قسم کا ہوتا تھا۔

نمبر①: کئی آدمی ایک عورت کے پاس جاتے وہ کسی کو بھی اپنے سے منع نہ کرتی یہ زانیہ عورتوں کا طریق کار تھا۔ وہ اپنے دروازوں پر بطور نشان جھنڈے لگاتی تھیں ہر جانے والا ان سے وطی کرتا جب کسی سے حمل ٹھہر جاتا پھر وہ بچہ جنتی تو قیافہ شناس جمع ہو کر اس بچے کو کسی کے ساتھ ملا دیتے وہی اس کا باپ شمار ہوتا تھا اور وہ اس کا بچہ کہلاتا اس سے نسبت سے منع نہ کیا جاتا تھا جب اللہ تعالیٰ نے جناب رسول اللہ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا تو آپ نے اس قسم نکاح کو ختم کر دیا آپ نے اس نکاح کو برقرار رکھا جس میں کسی قیافہ شناس کی کوئی حاجت نہ تھی۔ بچہ اس کے والد کے لئے قرار دیا جاتا جو اس کا مدعی ہوتا تھا اور اسی سے اس کا نسب ثابت ہوتا اور وہ پہلا حکم جس میں قیافہ شناس کے ول سے فیصلہ ہوتا آپ نے اس کو منسوخ کر دیا اور ان زانیہ عورتوں کی جو اولاد دور جاہلیت میں پیدا ہوئی اسلام میں جس نے اس کا دعویٰ کیا اس کے ساتھ اس کو ملا دیا گیا۔

۶۰۲۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ .

۶۰۲۸: مالک نے یحییٰ بن سعید سے نقل کیا ہے۔

۶۰۲۹: وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا أَنَسٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ :مَالِكٌ فِيْ حَدِيْثِهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، وَقَالَ أَنَسٌ :أَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ ، أَنَّ عُمَرَ كَانَ يُنِيطُ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ بِهِنَّ مَنْ ادَّعَى بِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يُلْحِقُوْنَ بِهِمْ بِقَوْلِ الْقَافَةِ ، فَيَكُوْنُ قَوْلُهُمْ كَالْبَيِّنَةِ ، الَّتِيْ تَشْهَدُ عَلٰى ذٰلِكَ .فَلَوْ كَانَ قَوْلُهُمْ مُسْتَعْمَلًا فِي الْإِسْلَامِ ، كَمَا كَانَ مُسْتَعْمَلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، إِذًا لَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ :إِنَّ ذٰلِكَ مِمَّا هُدِمَ ، إِذَا كَانَ قَدْ يَجِبُ بِهِ عِلْمَ أَنَّ الصَّبِيَّ مِمَّنْ وَطِءَ أَمَةً مِنَ الرِّجَالِ فَفِيْ نَسْخِ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّ قَوْلَهُمْ :لَمْ يَجِبْ بِهِ حُكْمٌ بِثُبُوْتِ النَّسَبِ .وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى بِقَوْلِهِمْ أَيْضًا بِمَا

۶۰۲۹: سلیمان بن یسار نے بتلایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اہل جاہلیت کو ان لوگوں کے ساتھ ملا دیتے تھے جو اسلام کے زمانہ میں ان کا دعویدار بنتا۔ تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ قیافہ شناس لوگوں کے قول سے (ان دعویٰ کرنے والوں) کے ساتھ نہیں ملاتے تھے کہ ان کے قول کو گواہی کہیں جس سے وہ گواہی دیتے اگر زمانہ جاہلیت کی طرح اسلام میں بھی یہ طریق مستعمل ہوتا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ نہ فرماتیں کہ یہ طریقہ اسلام میں ختم ہوگیا بلکہ اس سے یہ بات معلوم کرنا ضروری تھا کہ یہ بچہ وطی کرنے والے مردوں میں سے کس کا ہے۔ تو اس کے منسوخ ہونے سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ان قیافہ شناسوں کے قول سے ثبوت نسب کا فیصلہ واجب نہیں۔

فریق اول کی ایک اول دلیل: سلیمان بن یسار کی یہ روایت ہے۔

۶۰۳۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّ رَجُلَيْنِ أَتَيَا عُمَرَ ، كِلَاهُمَا يَدَّعِي وَلَدَ امْرَأَةٍ .فَدَعَا لَهُمَا رَجُلًا مِنْ بَنِيْ كَعْبٍ ، قَائِفًا ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا ، فَقَالَ لِعُمَرَ :لَقَدْ اشْتَرَكَا فِيْهِ فَضَرَبَهُ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ ، ثُمَّ دَعَا الْمَرْأَةَ ، فَقَالَ :أَخْبِرِيْنِيْ خَبَرَكِ ، قَالَتْ :كَانَ هٰذَا لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ يَأْتِيهَا ، وَهِيَ فِيْ إِبِلِ أَهْلِهَا فَلَا يُفَارِقُهَا ، حَتّٰى تَظُنَّ أَنْ قَدْ اسْتَمَرَّ بِهَا حَمْلٌ ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ عَنْهَا فَأَهْرَاقَتْ عَلَيْهِ دَمًا ، ثُمَّ خَلَفَهَا ذَا ، تَعْنِي الْآخَرَ ، فَلَا يُفَارِقُهَا حَتّٰى اسْتَمَرَّ بِهَا حَمْلٌ ، لَا يَدْرِي مِمَّنْ هُوَ ، فَكَبَّرَ الْكَعْبِيُّ ، فَقَالَ عُمَرُ لِلْغُلَامِ وَالِ أَيَّهُمَا شِئْتَ .

۶۰۳۰: سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے دونوں ایک عورت کے بچے سے متعلق دعویٰ کر رہے تھے آپ نے بنو کعب کے ایک قیافہ شناس کو بلایا اس نے دونوں کو دیکھا اور حضرت

عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ دونوں اس بچے میں شریک ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو درہ سے مارا۔ پھر عورت کو بلا کر فرمایا مجھے اپنی خبر بتاؤ اس نے کہا یہ ان دو میں سے ایک کا ہے وہ اس کے پاس آیا جبکہ وہ اپنے گھریلو اونٹوں کے پاس تھی۔ وہ اس سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ اس نے گمان کیا کہ اسے حمل ٹھہر گیا ہے پھر وہ اس سے پھر گیا۔ اس نے اس پر خون بہایا (حیض آیا) پھر وہ دوسرا اس کے پاس آیا وہ جدا نہ ہوا حتیٰ کہ اسے حمل ٹھہر گیا۔ نامعلوم یہ کس کا ہے تو کعبی قیافہ شناس نے اللہ اکبر کہا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بچے سے فرمایا ان میں سے جس سے چاہے مل جا۔

تخریج : مالك في الاقضيه ۲۲۔

۶۰۳۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ مَالِكٍ حَدَّثَهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، مِثْلَهُ.

۶۰۳۱: یحییٰ بن سعدی نے سلیمان سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۰۳۲: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حَاطِبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :أَتَى رَجُلَانِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَخْتَصِمَانِ فِيْ غُلَامٍ مِنْ وِلَادَةِ الْجَاهِلِيَّةِ ، يَقُوْلُ هٰذَا :هُوَ ابْنِيْ، وَيَقُوْلُ هٰذَا :هُوَ ابْنِي .فَدَعَا لَهُمَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَائِفًا مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ ، فَسَأَلَهُ عَنِ الْغُلَامِ ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ الْمُصْطَلِقِيُّ ، ثُمَّ قَالَ لِعُمَرَ :وَالَّذِي أَكْرَمَكَ، إِنَّهُمَا قَدْ اشْتَرَكَا فِيْهِ جَمِيْعًا .فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ حَتّٰى ضَجَعَ ثُمَّ قَالَ :وَاللّٰهِ، لَقَدْ ذَهَبَ بِكَ النَّظَرُ إِلَى غَيْرِ مَذْهَبٍ .ثُمَّ دَعَا أُمَّ الْغُلَامِ فَسَأَلَهَا ، فَقَالَتْ :إِنَّ هٰذَا لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ ، قَدْ كَانَ غَلَبَ عَلَيَّ النَّاسُ ، حَتّٰى وَلَدْتُ لَهُ أَوْلَادًا ، ثُمَّ وَقَعَ بِيْ عَلٰى نَحْوِ مَا كَانَ يَفْعَلُ ، فَحَمَلْت ، فِيْمَا أَرَى ، فَأَصَابَنِيْ هِرَاقَةٌ مِنْ دَمٍ ، حَتّٰى وَقَعَ فِيْ نَفْسِي أَنْ لَا شَيْءَ فِيْ بَطْنِيْ، ثُمَّ إِنَّ هٰذَا الْآخَرَ ، وَقَعَ بِي ، فَوَاللّٰهِ مَا أَدْرِي مِنْ أَيِّهِمَا هُوَ ؟ .فَقَالَ عُمَرُ لِلْغُلَامِ اتَّبِعْ أَيَّهُمَا شِئْت فَاتَّبَعَ أَحَدَهُمَا .قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَاطِبٍ :فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ مُتَّبِعًا لِأَحَدِهِمَا ، فَذَهَبَ بِهِ .وَقَالَ عُمَرُ :قَاتَلَ اللّٰهُ أَخَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ .قَالُوْا :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ عُمَرَ حَكَمَ بِالْقَافَةِ ، فَقَدْ وَافَقَ مَا تَأَوَّلْنَا فِيْ حَدِيْثِ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِي .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْآخَرِيْنَ أَنَّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مَا يَدُلُّ عَلَى بُطْلَانِ مَا قَالُوْا ، وَذٰلِكَ أَنَّ فِيْهِ، أَنَّ الْقَائِفَ قَالَ هُوَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا . فَلَمْ يَجْعَلْهُ عُمَرُ كَذٰلِكَ ، وَقَالَ لَهُ : وَالِ أَيَّهُمَا شِئْت عَلٰى مَا

يَجِبُ فِيْ صَبِي ادَّعَاهُ رَجُلَانِ فَإِنْ أَقَرَّ أَحَدُهُمَا ، كَانَ أَبَاهُ، فَلَمَّا رَدَّ عُمَرُ ذٰلِكَ إِلَى حُكْمِ الصَّبِيِّ الْمُدَّعِيْ إِذَا ادَّعَاهُ رَجُلَانِ ، وَلَمْ يَكُنْ بِحَضْرَةِ الْإِمَامِ قَائِفٌ ، لَا إِلَى قَوْلِ الْقَائِفِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْقَافَةَ لَا يَجِبُ بِقَوْلِهِمْ ثُبُوْتُ نَسَبٍ مِنْ أَحَدٍ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ أَيْضًا مِنْ وُجُوْهٍ صِحَاحٍ ، أَنَّهُ جَعَلَهُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ جَمِيْعًا .

۶۰۳۲: یحییٰ بن حاطب نے اپنے والد سے نقل کیا کہ دو آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ زمانہ جاہلیت میں پیدا ہونے والے ایک بچے سے متعلق جھگڑ رہے تھے ایک کہتا تھا کہ یہ میرا لڑکا ہے اور دوسرا کہتا کہ یہ میرا لڑکا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنو مصطلق کے ایک قیافہ شناس کو بلایا اور اس بچے کے متعلق دریافت کیا۔ مصطلقی نے بچے کی طرف دیکھا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت سے نوازا ہے یہ دونوں اس بچے میں شریک ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی طرف اٹھے اور اس کو درہ لگایا یہاں تک کہ وہ لیٹ گیا۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم! تجھے نظر دوسری طرف لے گئی ہے پھر بچے کی ماں کو بلایا اور اس سے دریافت فرمایا اس نے کہا یہ ان میں سے ایک مرد کا ہے یہ لوگوں پر غالب آیا اور میں نے اس کے لئے کئی بچے جنے ہیں۔ پھر وہ عادت کے مطابق مجھ سے ہم بستر ہوا میں اپنے خیال میں حاملہ ہوگئی لیکن مجھے خون آیا یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ میرے پیٹ میں کچھ بھی نہیں پھر یہ دوسرا مجھ سے ہم بستر ہوا پھر اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ یہ ان میں سے کس کا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لڑکے سے فرمایا ان میں سے جس کے ساتھ چاہو جاؤ۔ وہ لڑکا ایک کے ساتھ چلا گیا حضرت عبدالرحمٰن بن حاطب کہتے ہیں کہ گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ وہ ان میں سے ایک کے پیچھے پیچھے جا رہا ہے اور وہ اسے لے گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "قاتل اللہ اخا بنی مصطلق" (یہ کلمہ مدح و مذمت دونوں کے لئے ہوسکتا ہے)۔

۶۰۳۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَجُلَيْنِ اشْتَرَكَا فِيْ طُهْرِ امْرَأَةٍ ، فَوَلَدَتْ ، فَدَعَا عُمَرُ الْقَافَةَ فَقَالُوْا : أَخَذَ الشَّبَهَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا فَجَعَلَهُ بَيْنَهُمَا .

۶۰۳۳: شعبی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ دو آدمی ایک عورت کی پشت میں شریک ہوئے پھر اس عورت کے ہاں بچہ پیدا ہوگیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کو بلایا انہوں نے کہا یہ ان دونوں کے مشابہ ہے تو آپ نے ان دونوں کے درمیان کر دیا (کہ جس کے ساتھ چاہے وہ بچہ چلا جائے)

۶۰۳۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، نَحْوَهُ .قَالَ :فَقَالَ لِيْ سَعِيْدٌ :لِمَنْ تَرَى مِيْرَاثَهُ؟ قَالَ هُوَ لِآخِرِهِمَا مَوْتًا .

۶۰۳۴: قتادہ نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔ شعبی کہتے ہیں کہ مجھے سعید بن مسیّب نے کہا تم بتلاؤ اس کی میراث کس کو ملے گی۔ فرمایا: جوان میں آخر میں مرے۔

۶۰۳۵: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَوْفُ بْنُ أَبِيْ جَمِيْلَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضٰى فِيْ رَجُلٍ ادَّعَاهُ رَجُلَانِ ، كِلَاهُمَا يَزْعُمُ أَنَّهٗ ابْنُهٗ، وَذٰلِكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ .فَدَعَا عُمَرُ أُمَّ الْغُلَامِ الْمُدَّعَى ، فَقَالَ أُذَكِّرُك بِالَّذِيْ هَدَاك لِلْاِسْلَامِ ، لِأَيِّهِمَا هُوَ ؟ .قَالَتْ :لَا وَالَّذِيْ هَدَانِيْ لِلْاِسْلَامِ ، مَا أَدْرِي لِأَيِّهِمَا هُوَ ؟ أَتَانِيْ هٰذَا أَوَّلَ اللَّيْلِ ، وَأَتَانِيْ هٰذَا آخِرَ اللَّيْلِ ، فَمَا أَدْرِي لِأَيِّهِمَا هُوَ ؟ .قَالَ :فَدَعَا عُمَرُ مِنَ الْقَافَةِ أَرْبَعَةً ، وَدَعَا بِبَطْحَاءَ فَنَثَرَهَا ، فَأَمَرَ الرَّجُلَيْنِ الْمُدَّعِيَيْنِ فَوَطِءَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِقَدَمٍ ، وَأَمَرَ الْمُدَّعَى فَوَطِءَ بِقَدَمٍ ، ثُمَّ أَرَاهُ الْقَافَةَ قَالَ : انْظُرُوْا فَإِذَا أَتَيْتُمْ فَلَا تَتَكَلَّمُوْا ، حَتّٰى أَسْأَلَكُمْ قَالَ :فَنَظَرَ الْقَافَةُ ، فَقَالُوْا :قَدْ أَثْبَتْنَا ، ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمْ ، ثُمَّ سَأَلَهُمْ رَجُلًا رَجُلًا قَالَ :فَتَقَادَعُوْا ، يَعْنِيْ فَتَبَايَعُوْا ، كُلُّهُمْ يَشْهَدُ أَنَّ هٰذَا لَمِنْ هٰذَيْنِ .قَالَ :فَقَالَ عُمَرُ :يَا عَجَبًا لِمَا يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ ، قَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّ الْكَلْبَةَ تُلَقَّحُ بِالْكِلَابِ ذَوَاتِ الْعَدَدِ ، وَلَمْ أَكُنْ أَشْعُرُ أَنَّ النِّسَاءَ يَفْعَلْنَ ذٰلِكَ قَبْلَ هٰذَا، إِنِّيْ لَا أَرُدُّ مَا يَرَوْنَ ، اذْهَبْ فَهُمَا أَبَوَاك .

۶۰۳۵: ابوالمہلب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے لڑکے متعلق فیصلہ فرمایا جس کے متعلق دو آدمی دعویدار تھے ان میں سے ہر ایک اسے اپنا بیٹا خیال کرتا تھا اور یہ زمانہ جاہلیت کا عمل تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس لڑکے کی ماں کو بلایا اور فرمایا میں تمہیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں جس نے تجھے اسلام کی ہدایت بخشی۔ یہ لڑکا ان میں سے کس کا ہے اس نے کہا مجھے اس ذات کی قسم! جس نے مجھے اسلام کی ہدایت دی میں نہیں جانتی کہ وہ ان میں سے کس کا ہے۔ یہ شخص میرے پاس رات کے پہلے حصہ میں آیا اور وہ شخص رات کے پچھلے حصہ میں آیا پس مجھے معلوم نہیں یہ کس کا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چار قیافہ شناسوں کو بلایا پھر کنکریاں منگوا کر ان کو پھیلا دیا پھر دونوں دعویٰ کرنے والوں کو حکم دیا کہ وہ ان کنکریوں پر اپنا قدم رکھ کر ان کو روندیں پھر جس بچے پر دعویٰ تھا اس کو حکم دیا کہ وہ کنکریوں کو روندے اس نے بھی روندا۔ پھر قیافہ شناسوں نے اسے دیکھا پھر فرمایا اس کو دیکھو لیکن جب واپس لوٹو تو اس وقت کلام مت کرو۔ جب تک میں کلام نہ کروں اور سوال نہ کروں۔ راوی کہتے ہیں کہ قیافہ شناسوں نے دیکھا تو کہنے لگے ہم سمجھ گئے۔ ہم نے محفوظ کر لیا پھر ان کو جدا کر کے ایک ایک سے دریافت کیا۔ راوی کا بیان ہے وہ سب اس پر متفق ہو گئے اور ہر ایک نے گواہی دی کہ یہ لڑکا ان دونوں کا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کچھ یہ کہتے ہیں یہ بڑا عجیب ہے میں جانتا تھا کہ کتیا بہت سے کتوں سے حاملہ ہوتی ہے لیکن اس سے پہلے مجھے معلوم

نہیں تھا کہ عورتیں بھی ایسا کرتی ہیں۔ان کی رائے کورد نہ کروں گا۔جاؤ یہ دونوں تمہارے باپ ہیں۔

۶۰۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ رَجُلَيْنِ اشْتَرَكَا فِيْ طُهْرِ امْرَأَةٍ ، فَوَلَدَتْ لَهُمَا وَلَدًا ، فَارْتَفَعَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَدَعَا لَهُمَا ثَلَاثَةً مِنَ الْقَافَةِ ، فَدَعَا بِتُرَابٍ فَوَطِءَ فِيْهِ الرَّجُلَانِ وَالْغُلَامُ .ثُمَّ قَالَ لِأَحَدِهِمْ :انْظُرْ ، فَنَظَرَ ، فَاسْتَقْبَلَ وَاسْتَعْرَضَ ، وَاسْتَدْبَرَ ، ثُمَّ قَالَ :أُسِرُّ أَوْ أُعْلِنُ ؟ فَقَالَ عُمَرُ :بَلْ أَسِرَّ .فَقَالَ :لَقَدْ أَخَذَ الشَّبَهَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا ، فَمَا أَدْرِى لِأَيِّهِمَا هُوَ ؟ فَأَجْلَسَهُ .ثُمَّ قَالَ لِلْآخَرِ أَيْضًا :انْظُرْ ، فَنَظَرَ ، وَاسْتَقْبَلَ ، وَاسْتَعْرَضَ ، وَاسْتَدْبَرَ ، ثُمَّ قَالَ :أُسِرُّ أَوْ أُعْلِنُ ؟ قَالَ :بَلْ أَسِرَّ .قَالَ لَقَدْ أَخَذَ الشَّبَهَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا ، فَلَا أَدْرِى لِأَيِّهِمَا هُوَ ؟ وَأَجْلَسَهُ .ثُمَّ أَمَرَ الثَّالِثَ فَنَظَرَ ، فَاسْتَقْبَلَ ، وَاسْتَعْرَضَ وَاسْتَدْبَرَ ، ثُمَّ قَالَ :أُسِرُّ أَمْ أُعْلِنُ ؟ .قَالَ :لَقَدْ أَخَذَ الشَّبَهَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا ، فَمَا أَدْرِى لِأَيِّهِمَا هُوَ ؟ .فَقَالَ عُمَرُ :إِنَّا نَعْرِفُ الْآثَارَ بِقَوْلِهَا ثَلَاثًا ، وَكَانَ عُمَرُ قَالَهَا ، فَجَعَلَهُ لَهُمَا ، يَرِثَانِهِ وَيَرِثُهُمَا .فَقَالَ لِيْ سَعِيْدٌ :أَتَدْرِىْ عَنْ عَصَبَتِهٖ؟ قُلْتُ :لَا ، قَالَ :الْبَاقِى مِنْهُمَا .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَلَيْسَ يَخْلُو حُكْمُهُ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِىْ ذَكَرْنَا مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ :إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ بِالدَّعْوَى لِأَنَّ الرَّجُلَيْنِ ادَّعَيَا الصَّبِيَّ وَهُوَ فِيْ أَيْدِيهِمَا ، فَأَلْحَقَهُ بِهِمَا بِدَعْوَاهُمَا ، أَوْ يَكُوْنَ فَعَلَ ذٰلِكَ .فَكَانَ الَّذِيْنَ يَحْكُمُوْنَ بِقَوْلِ الْقَافَةِ ، لَا يَحْكُمُوْنَ بِقَوْلِهِمْ إِذَا قَالُوْا :هُوَ ابْنُ هٰذَيْنِ .فَلَمَّا كَانَ قَوْلُهُمْ كَذٰلِكَ ، ثَبَتَ عَلَى قَوْلِهِمَا ، أَنْ يَكُوْنَ قَضَاءُ عُمَرَ بِالْوَلَدِ لِلرَّجُلَيْنِ ، كَانَ بِغَيْرِ قَوْلِ الْقَافَةِ .وَفِىْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، مَا يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ ، وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَالَ :فَقَالَ الْقَافَةُ لَا نَدْرِى لِأَيِّهِمَا هُوَ ؟ فَجَعَلَهُ عُمَرُ بَيْنَهُمَا .وَالْقَافَةُ لَمْ يَقُوْلُوْا :هُوَ ابْنُهُمَا ، فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ عُمَرَ ، أَثْبَتَ نَسَبَهُ مِنَ الرَّجُلَيْنِ بِدَعْوَاهُمَا ، وَلِمَا لَهُمَا عَلَيْهِ مِنَ الْيَدِ ، لَا بِقَوْلِ الْقَافَةِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ كَمَا ذَكَرْتَهُ ، فَمَا كَانَ احْتِيَاجُ عُمَرَ إِلَى الْقَافَةِ ، حَتّٰى دَعَاهُمْ ؟ .قِيْلَ لَهُ :يَحْتَمِلُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ، أَنْ يَكُوْنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَعَ بِقَلْبِهٖ أَنَّ حَمْلًا لَا يَكُوْنُ مِنْ رَجُلَيْنِ ، فَيَسْتَحِيلُ إِلْحَاقُ الْوَلَدِ بِمَنْ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَلِدْهُ، فَدَعَا الْقَافَةَ ، لِيَعْلَمَ مِنْهُمْ ، هَلْ يَكُوْنُ وَلَدٌ يُحْمَلُ بِهٖ مِنْ نُطْفَتَىْ رَجُلَيْنِ أَمْ لَا ؟ وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا ، فِيْ حَدِيْثِ أَبِى الْمُهَلَّبِ .فَلَمَّا أَخْبَرَهُ الْقَافَةُ بِأَنَّ ذٰلِكَ قَدْ يَكُوْنُ ، وَأَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَحِيلٍ ، رَجَعَ إِلَى الدَّعْوَى الَّتِىْ كَانَتْ مِنَ الرَّجُلَيْنِ ، فَحَكَمَ بِهَا ، فَجَعَلَ الْوَلَدَ ابْنَهُمَا جَمِيْعًا ، يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهٖ، فَذٰلِكَ حُكْمٌ بِالدَّعْوَى ، لَا

بِقَوْلِ الْقَافَةِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا ،

۶۰۳۶: قتادہ نے سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ دونوں آدمی ایک عورت کی پشت میں شریک ہوئے اس نے ان دونوں کے لئے ایک بچہ جنا۔ وہ دونوں اپنا مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لائے۔ آپ نے تین قیافہ شناسوں کو بلایا اور مٹی منگوائی ان دونوں آدمیوں اور اس لڑکے نے اس مٹی کو روندا پھر ان میں سے ایک قیافہ شناس سے فرمایا دیکھو! میں نے دیکھا وہ آگے بڑھا۔ دائیں بائیں پھرا اور پیچھے ہٹا پھر کہا کہ پوشیدہ کہوں یا اعلانیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پوشیدہ کہو۔ اس نے کہا اسے ان دونوں سے مشابہت ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے کس کا ہے۔ آپ نے اسے بٹھایا پھر دوسرے سے فرمایا دیکھو اس نے دیکھا آگے بڑھا دائیں بائیں ہوا اور پیچھے ہٹا پھر کہنے لگا پوشیدہ کہوں یا ظاہر۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پوشیدہ کہو۔ اس نے کہا اس کی ان دونوں کے ساتھ مشابہت ہے۔ مگر یہ معلوم نہیں کہ یہ ان میں سے کس کا ہے آپ نے اس کو بھی بٹھا دیا پھر تیسرے کو حکم فرمایا اس نے دیکھا آگے بڑھا اور ادھر ادھر ہوا اور پیچھے ہٹا پھر کہنے لگا کہ پوشیدہ کہوں یا اعلانیہ۔ آپ نے فرمایا ظاہر کہو۔ اس نے کہا یہ ان دونوں سے مشابہت رکھتا ہے مجھے معلوم نہیں یہ ان دونوں میں سے کس کا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نشانات کی پہچان رکھتے ہیں اور آپ بھی قیافہ شناس تھے آپ نے یہ بچہ دونوں کا قرار دیا وہ دونوں اس کے وارث ہوں گے اور وہ ان دونوں کا وارث ہوگا۔ قتادہ کہتے ہیں کہ سعید بن مسیّب مجھ سے فرمانے لگے تم بتاؤ اس کا وارث کون ہے میں نے کہا مجھے معلوم نہیں تو آپ نے فرمایا جو ان میں سے زندہ رہے گا۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: ہم نے جو روایات بیان کی ہیں ان میں حکم کی دو صورتیں ہیں۔ نمبر ①: دعویٰ کے ساتھ ہوگا کیونکہ دونوں مردوں نے بچے کا دعویٰ کیا جبکہ وہ ان کے قبضہ میں تھا تو حضرت عمرؓ نے ان کے دعویٰ کی وجہ سے ان کے ساتھ ملا دیا۔ نمبر ②: آپ نے بذات خود یہ فیصلہ فرمایا تو گویا وہ لوگ جو قیافہ شناسوں کے قول کے مطابق فیصلہ کرتے تھے وہ ان کے قول پر اس صورت میں فیصلہ نہیں کرتے تھے جبکہ وہ یہ کہیں کہ وہ ان کا بیٹا ہے تو جب ان کے قول کی یہ صورت ہے تو ان دونوں کے قول کے مطابق ثابت ہوا کہ حضرت عمرؓ کا فیصلہ قیافہ شناسوں کے قول کے بغیر تھا اور روایت ابن مسیّب میں ایسی بات ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے وہ اس طرح کہ قیافہ شناس کہنے لگے ہم نہیں جانتے کہ یہ کس کا ہے تو حضرت عمرؓ نے اس کو ان دونوں کا قرار دیا حالانکہ قیافہ والوں نے یہ نہ کہا تھا کہ دونوں کا بیٹا ہے۔ پس اس سے ثبوت میسر آ گیا کہ حضرت عمرؓ اس لڑکے کا نسب دونوں کے ساتھ اس لئے ثابت کیا کیونکہ وہ دونوں مدعی تھے اور دونوں کا اس پر قبضہ تھا۔ قیافہ شناسوں کے قول کی وجہ سے نہیں۔ اگر بات اس طرح ہے جس طرح آپ نے کہی تو پھر قیافہ شناسوں کو بلانے کی چنداں حاجت نہ تھی۔ ان کو جواب میں کہا جائے گا کہ اس بات کا احتمال ہے واللہ اعلم کہ حضرت عمرؓ کے دل میں یہ بات آئی ہو کہ یہ حمل ان دونوں سے نہیں ہے۔ پس بچے کو ایسے شخص سے ملانا جس سے وہ پیدا نہ ہوا ہو ناممکن ہے پس آپ نے قیافہ والوں کو بلایا تا کہ ان سے معلوم کر لیں کہ کیا دو

آدمیوں کے نطفہ سے ٹھہرنے والا حمل بھی بچہ بن جاتا ہے یا نہیں اور یہ بات ابوالمہلب والی روایت میں بیان ہوئی ہے جو مذکور ہوئی جب قیافہ والوں نے یہ خبر دی کہ کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے اور یہ ناممکن نہیں ہے تو آپ ؐ نے اس دعویٰ کی طرف رجوع کیا جو ان دونوں کے درمیان تھا اور اس کے مطابق فیصلہ فرما دیا اور بچہ ان دونوں کے لئے قرار دیا۔ حضرت علیؓ کا قول بھی اس کی تائید کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۶۰۳۷: مَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِی ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ مَوْلًى لِبَنِیْ مَخْزُوْمَةَ قَالَ :وَقَعَ رَجُلَانِ عَلٰی جَارِيَةٍ فِیْ طُهْرٍ وَاحِدٍ ، فَعَلِقَتِ الْجَارِيَةُ ، فَلَمْ يُدْرَ مِنْ أَيِّهِمَا هُوَ .فَأَتَيَا عُمَرَ يَخْتَصِمَانِ فِي الْوَلَدِ فَقَالَ عُمَرُ : مَا أَدْرِیْ كَيْفَ أَقْضِی فِیْ هٰذَا ؟ .فَأَتَيَا عَلِيًّا ، فَقَالَ :هُوَ بَيْنَكُمَا ، يَرِثُكُمَا وَتَرِثَانِهٖ، وَهُوَ لِلْبَاقِی مِنْكُمَا .فَهٰذَا حُكْمٌ بِالْوَلَدِ لِمُدَّعِيَيْهِ جَمِيْعًا ، فَجَعَلَهٗ ابْنَهُمَا ، وَلَمْ يَحْتَجْ فِیْ ذٰلِكَ اِلٰی قَوْلِ الْقَافَةِ ، وَبِهٰذَا نَأْخُذُ .وَهُوَ قَوْلُ أَبِیْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِیْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ .

۶۰۳۷: سماک نے مولی بنی مخزومہ سے روایت کی ہے کہ دو آدمی ایک لونڈی پر ایک ہی طہر میں جا پڑے لونڈی حاملہ ہو گئی یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کس کا ہے وہ دونوں بچے کے متعلق جھگڑا لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں میں ان کے مابین کیسے فیصلہ کروں تم دونوں علیؓ کے پاس جاؤ وہ حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا وہ بچہ تم دونوں کے درمیان مشترک ہے وہ تمہارا وارث ہوگا اور تم دونوں میں سے بعد میں زندہ رہنے والے کے لئے اس کی وراثت ہے۔ یہ اس بچے کا حکم ہے جس کے متعلق دونوں دعویٰ رکھتے ہوں کہ اس کو دونوں کا بیٹا قرار دیا اور انہوں نے قیافہ شناسوں کی کوئی ضرورت نہ سمجھی۔ ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ یہ امام ابوحنیفہ' ابویوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل کلام: یہ اس بچے کا حکم ہے جس کے متعلق دونوں دعویٰ رکھتے ہوں کہ اس کو دونوں کا بیٹا قرار دیا اور انہوں نے قیافہ شناسوں کی کوئی ضرورت نہ سمجھی۔ ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

یہ امام ابوحنیفہ' ابویوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

اس میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے فریق ثانی کے قول کو ترجیح دی کہ اگر دو دعویدار ہوں تو وہ دونوں کا بیٹا ہوگا اس میں قیافہ شناسوں کی محتاجی نہ ہوگی اور وہ دونوں کا وارث ہوگا اور ان میں بعد والا اس کا وارث ہوگا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَبْتَاعُ سِلْعَةً فِي قَبْضِهَا ثُمَّ يَمُوتُ وَثَمَنُهَا عَلَيْهِ دَيْنٌ

سامان خرید کر قبضہ کرلیا پھر قیمت کی ادائیگی سے پہلے فوت ہوگیا

سامان خرید کر قبضہ کیا قیمت ادا نہ کی تھی کہ پہلے مرگیا تو ایک فریق علماء کا قول یہ ہے کہ فروخت کرنے والا اس سامان کا دوسرے قرض خواہوں سے زیادہ حقدار ہے۔

فریق ثانی کا قول: تمام قرض خواہ مرنے والے کے تمام مال میں برابر حق رکھتے ہیں اگرچہ اس کی خریداری کے سامان میں خریدا ہوا سامان بعینہٖ باقی ہے اس قول کو ائمہ احناف رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

۶۰۳۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَيُّمَا رَجُلٍ أَفْلَسَ فَأَدْرَكَ رَجُلٌ مَالَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ .

۶۰۳۸: ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی مفلس ہو جائے پھر فروخت کرنے والا آدمی اپنا مال اسی حالت میں پائے تو وہ اس کا دوسرے قرض خواہوں کی بنسبت زیادہ حقدار ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب ۷۴' مالك فی البیوع ۸۸۔

۶۰۳۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، ح .

۶۰۳۹: ابراہیم بن مرزوق نے وہب و بشر بن عمر سے روایت کی ہے۔

۶۰۴۰: وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالُوْا :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا اشْتَرَى عَبْدًا بِثَمَنٍ ، وَقَبَضَ الْعَبْدَ وَلَمْ يَدْفَعْ ثَمَنَهُ، فَأَفْلَسَ الْمُشْتَرِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ ، وَالْعَبْدُ قَائِمٌ فِي يَدِهِ بِعَيْنِهِ. أَنَّ بَائِعَهُ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ مِنْ غُرَمَاءِ الْمُشْتَرِي وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ

فَقَالُوْا :بَلْ بَائِعُ الْعَبْدِ ، وَسَائِرُ الْغُرَمَاءِ فِيْهِ سَوَاءٌ ، لِأَنَّ مِلْكَهُ قَدْ زَالَ عَنِ الْعَبْدِ ، وَخَرَجَ مِنْ ضَمَانِهِ، فَإِنَّمَا هُوَ فِيْ مُطَالَبَةِ غَرِيْمٍ مِنْ غُرَمَاءِ الْمَطْلُوْبِ ، يُطَالِبُهُ بِدَيْنٍ فِي ذِمَّتِهِ، لَا وَثِيْقَةٍ فِيْ يَدَيْهِ، فَهُوَ وَهُمْ فِيْ جَمِيْعِ مَالِهِمْ سَوَاءٌ .وَكَانَ مِنْ حُجَّتِهِمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى فِيْ فَسَادِ مَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ، وَاحْتَجُّوْا لِقَوْلِهِمْ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا ، أَنَّ الَّذِيْ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ فَأَصَابَ رَجُلٌ مَالَهُ بِعَيْنِهِ وَإِنَّمَا مَالُهُ بِعَيْنِهِ، يَقَعُ عَلَى الْمَغْصُوْبِ ، وَالْعَوَارِيِّ وَالْوَدَائِعِ ، وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ ، فَذٰلِكَ مَالُهُ بِعَيْنِهِ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ سَائِرِ الْغُرَمَاءِ .وَفِيْ ذٰلِكَ جَاءَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَإِنَّمَا يَكُوْنُ هٰذَا الْحَدِيْثُ حُجَّةً لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى ، لَوْ كَانَ فَأَصَابَ رَجُلٌ غَيْرَ مَالِهِ قَدْ كَانَ لَهُ، فَبَاعَهُ مِنَ الَّذِي وَجَدَهُ فِيْ يَدِهِ، وَلَمْ يَقْبِضْ مِنْهُ ثَمَنَهُ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ سَائِرِ الْغُرَمَاءِ . وَهٰذَا الَّذِيْ يَكُوْنُ حُجَّةً لَهُمْ ، لَوْ كَانَ لَفْظُ الْحَدِيْثِ كَذٰلِكَ .فَأَمَّا إِذَا كَانَ عَلَى مَا رَوَيْنَا فِي الْحَدِيْثِ فَلَا حُجَّةَ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ ، وَهُوَ عَلَى الْوَدَائِعِ وَالْمَغْصُوْبِ ، وَالْعَوَارِيِّ وَالرُّهُوْنِ أَمْوَالِ الطَّالِبِيْنَ فِيْ وَقْتِ الْمُطَالَبَةِ بِهَا ، وَذٰلِكَ كَمَا جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ سَمُرَةَ .

۶۰۴۰: بشیر بن نہیک نے حضرت ابو ہریرہؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔امام طحاویؒ کہتے ہیں: ایک فریق علماء کا خیال یہ ہے کہ جب کوئی غلام خریدے اور اس پر قبضہ کر لے لیکن ابھی تک قیمت ادا نہ کرنے پایا تھا کہ مشتری مفلس ہو گیا اور اس پر قرض ہو گیا جبکہ غلام اسی طرح اس کے قبضہ میں موجود تھا تو فروخت کرنے والا دوسرے قرض خواہوں سے اس غلام کا زیادہ حقدار ہے۔ان حضرات کا استدلال مندرجہ بالا روایات سے ہے۔دوسروں نے کہا دوسرا فریق کہتا ہے کہ فروخت کرنے والا اور دوسرے قرض خواہ اس غلام کے سلسلے میں برابر حق رکھتے ہیں کیونکہ غلام سے اس کی ملک زائل ہو چکی اور وہ اس کی ضمان سے نکل چکا فلہٰذا فروخت کرنے والا مطالبہ کے وقت مطلوبہ کے قرض خواہوں میں سے ایک ہے وہ اپنے قرض کا مطالبہ کر رہا ہے جو اس شخص کے ذمہ ہے اور اس نے اس کے پاس کوئی چیز بطور رہن بھی نہیں رکھی پس وہ اور باقی قرض خواہ اس کے تمام مال میں برابر کے حقدار ہیں۔فریق اول کے قول کے فاسد ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اس روایت کے الفاظ کہ آدمی نے اپنے مال کو بعینہٖ پایا اور اس کا مال اسی طرح موجود ہے تو اس سے غصب کیا ہوا مال اور ادھار لیا ہوا مال اور امانات مراد ہیں اور یہ بعینہٖ اس کا مال ہے اور وہ دوسرے قرض خواہوں کی بنسبت اس کا زیادہ حقدار ہے اور یہ روایت اسی سلسلہ میں وارد ہوئی ہے فریق اول کے لئے دلیل اس وقت بنتی جب یہ الفاظ ہوتے کہ اس شخص نے اپنے مال کو اس طرح پایا جو اس کا تھا پھر اس نے اسے اس شخص پر فروخت کیا جس کے پاس اسے پایا اور اس نے

ابھی تک اس کی قیمت پر قبضہ نہیں کیا تو وہ باقی قرض خواہوں کی بنسبت اس کا زیادہ حقدار ہے۔تو اگر روایت اس طرح ہوتی تو ان کے لئے دلیل بن جاتی۔مگر جس طرح ہم نے روایت کی ہے تو وہ ان کی دلیل نہیں بنتی کیونکہ روایت کا تعلق مغصوبات' ادھار پر حاصل کردہ اشیاء اور مرہونہ اشیاء سے متعلق ہے اس لئے کہ وہ مطالبہ کرنے والے کا اپنا مال ہے اور یہ اس طرح ہے جیسا کہ روایت سمرہ بن جندبؓ میں وارد ہے۔

۶۰۴۱: فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقَيْلٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سُرِقَ لَهُ مَتَاعٌ أَوْ ضَاعَ لَهُ مَتَاعٌ وَوَجَدَهُ فِيْ يَدَىْ رَجُلٍ بِعَيْنِهٖ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهٖ ، وَيَرْجِعُ الْمُشْتَرِىْ عَلَى الْبَائِعِ بِالثَّمَنِ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى :لَوْ كَانَ الْحَدِيْثُ عَلٰى مَا ذَكَرْتُمْ مِنَ التَّأْوِيْلِ الَّذِىْ وَصَفْتُمْ ، اِذًا لَمَا كَانَ بِنَا اِلَى ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ مِنْ حَاجَةٍ ، لِأَنَّ هٰذَا يَعْلَمُهُ الْعَامَّةُ ، فَضْلًا عَنِ الْخَاصَّةِ فَالْكَلَامُ بِذٰلِكَ فَضْلٌ ، وَلَيْسَ مِنْ صِفَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلَامُ بِالْفَضْلِ ، وَلَا الْكَلَامُ بِمَا لَا فَائِدَةَ مِنْهُ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ فِىْ ذٰلِكَ ، أَنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ بِفَضْلٍ ، بَلْ هُوَ كَلَامٌ صَحِيْحٌ ، وَفِيْهِ فَائِدَةٌ ، وَذٰلِكَ أَنَّهُ أَعْلَمَهُمْ أَنَّ الرَّجُلَ اِذَا أَفْلَسَ وَجَبَ أَنْ يُقْسِمَ جَمِيْعَ مَا فِىْ يَدِهٖ بَيْنَ غُرَمَائِهٖ، فَثَبَتَ مِلْكُ رَجُلٍ لِبَعْضِ مَا فِىْ يَدِهٖ، أَنَّهُ أَوْلَى بِذٰلِكَ وَأَنَّ الَّذِىْ كَانَ فِىْ يَدِهٖ قَدْ مَلَكَهُ وَغَرَّ فِيْهِ، فَلَا يَجِبُ لَهُ فِيْهِ حُكْمٌ اِذْ كَانَ مَغْرُوْرًا فَعَلَّمَهُمْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ، عَلَّمَهُمْ بِحَدِيْثِ سَمُرَةَ ، وَنَفَى أَنْ يَكُوْنَ الْمَغْرُوْرُ الَّذِىْ يُشْكِلُ حُكْمُهُ عِنْدَ الْعَامَّةِ يَسْتَحِقُّ بِذٰلِكَ الْغُرُوْرِ شَيْئًا ، فَهٰذَا وَجْهٌ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ صَحِيْحٌ .وَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى :وَيُرْوَىْ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ، بِأَلْفَاظٍ غَيْرِ أَلْفَاظِ الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ .

۶۰۴۱: زید بن عقیل نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا سامان چوری ہو جائے یا اس کا سامان ضائع ہو جائے اور بعینہٖ وہ سامان کسی آدمی کے پاس پا لے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے اور خریدار اپنے ثمن کے لئے بائع کی طرف رجوع کرے گا۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں اگر روایت اسی طرح ہے جیسا کہ تم نے بیان کیا یعنی تم نے جو تاویل کی ہے تو پھر جناب پیغمبر ﷺ کا اس بات کو ذکر کرنے کا کیا مقصد ہوگا اس بات کو عام لوگ بھی جانتے ہیں پھر خاص لوگوں کی کلام تو زائد ٹھہرے گی اور خصوصاً جناب رسول اللہ ﷺ بے فائدہ اور فضول کلام کرنے والے نہ تھے۔یہ کب کہا گیا کہ فضول کلام ہے (نعوذ باللہ منہ) بلکہ یہ عظیم فائدہ مند کلام ہے وہ اسی طرح کہ آپ نے یہ خبردار فرمایا کہ جب کوئی آدمی مفلس ہو جائے تو ضروری ہے کہ جو کچھ اس کے پاس موجود ہو وہ اس کے قرض خواہوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے۔سو

آدمی کی ملک اس بعض مال میں جو اس کے ہاتھ میں ہے قائم ہو جائے گی اور وہ اس کا دوسروں سے زیادہ حقدار ہوگا اور اگر وہ شخص اس میں دھوکا سے مالک ہوا تو پھر اس میں اس کی ملک ثابت نہ ہوگی کیونکہ اس میں دھوکا پایا گیا پس اس ارشاد سے بھی وہی بات بتلانا مقصود ہے جو حدیث سمرہ میں کہی گئی ہے اور اس بات کی نفی کر دی کہ دھوکہ باز جس نے مال دھوکے سے حاصل کیا ہے عام لوگوں کے ہاں اس کا معاملہ اشکال والا ہے آپ نے واضح کر دیا کہ وہ مال کا حق دار نہیں ہوگا پس اس صحیح حدیث کا یہ مفہوم ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ روایت اس کے علاوہ دیگر الفاظ سے بھی مروی ہے۔

۶۰۴۲: فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ أَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالسِّلْعَةِ ، يَبْتَاعُهَا الرَّجُلُ ، فَيُفْلِسُ وَهِيَ عِنْدَهُ بِعَيْنِهَا ، لَمْ يَقْضِ صَاحِبُهَا مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا ، فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ :فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْ تُوُفِّيَ وَعِنْدَهُ سِلْعَةُ رَجُلٍ بِعَيْنِهَا ، وَلَمْ يَقْبِضْ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا ، فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ .

۶۰۴۲: زہری نے روایت کیا کہ مجھے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے بتلایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک سامان کا فیصلہ فرمایا جس کو ایک آدمی نے خریدا پھر وہ خود مفلس ہو گیا اور وہ سامان بعینہٖ اس کے پاس موجود تھا اور اس نے اپنے فروخت کرنے والے کو قیمت کا کوئی حصہ نہ دیا تھا تو آپ نے فرمایا وہ آدمی قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا حق دار ہے۔ حضرت ابوبکرؒ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ جو آدمی اس حالت میں مر جائے کہ اس کے پاس بائع کا سامان بعینہٖ موجود تھا اور بائع نے اس سے اپنی قیمت کا ایک ذرہ بھی وصول نہیں کیا تھا تو یہ سامان والا دوسرے قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا حق دار ہے۔

۶۰۴۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ ابْتَاعَ مَتَاعًا ، فَأَفْلَسَ الَّذِي ابْتَاعَهُ ، وَلَمْ يَقْبِضِ الَّذِيْ بَاعَهُ مِنْ ثَمَنِهِ شَيْئًا ، فَوَجَدَهُ بِعَيْنِهِ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ ، فَإِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِي ، فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ . قَالُوْا :فَقَدْ بَانَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ ، الْبَاعَةَ لَا غَيْرَهُمْ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ مُنْقَطِعٌ ، لَا يَقُوْمُ بِمِثْلِهِ حُجَّةٌ .فَإِنْ قَالُوْا :إِنَّمَا قَبِلْنَاهُ ، وَإِنْ كَانَ مُنْقَطِعًا ، لِأَنَّهُ بَيَّنَ مَا أَشْكَلَ فِي الْحَدِيْثِ الْمُتَّصِلِ .قِيْلَ لَهُمْ :قَدْ كَانَ يَنْبَغِيْ لَكُمْ -لَمَّا اضْطَرَبَ حَدِيْثُ أَبِيْ بَكْرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا، فَرَوَاهُ عَنْهُ الزُّهْرِيُّ كَمَا ذَكَرْنَا آخِرًا ، وَرَوَاهُ عَنْهُ، عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

عَلٰى مَا وَصَفْنَا أَوَّلًا -اِنْ رَجَعُوْا اِلٰى حَدِيْثِ غَيْرِهٖ، وَهُوَ بَشِيْرُ بْنُ نَهِيْكٍ ، فَيَجْعَلُوْنَهُ هُوَ أَصْلَ حَدِيْثِ أَبِىْ هُرَيْرَةَ ، وَيُسْقِطُوْنَ مَا خَالَفَهُ .وَاِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ ، عَادَتِ الْحُجَّةُ الْأُوْلٰى عَلَيْكُمْ ، وَاِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا ذٰلِكَ ، كَانَ لِخَصْمِكُمْ أَيْضًا أَنْ يَقُوْلَ :هٰذَا الْحَدِيْثُ الَّذِىْ رَوَاهُ الزُّهْرِىُّ ، عَنْ أَبِىْ بَكْرٍ ، لِفَرَّقَ فِيْهِ بَيْنَ حُكْمِ التَّفْلِيسِ وَالْمَوْتِ ، هُوَ غَيْرُ الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ فَيَكُوْنُ الْحَدِيْثُ الْأَوَّلُ عِنْدَهُ، مُسْتَعْمَلًا مِنْ حَيْثُ تَأَوَّلَهُ، وَيَكُوْنُ هٰذَا الْحَدِيْثُ الثَّانِىْ، حَدِيْثًا مُنْقَطِعًا شَاذًّا ، لَا يَقُوْمُ بِمِثْلِهٖ حُجَّةٌ ، فَيَجِبُ تَرْكُ اسْتِعْمَالِهٖ .فَهٰذَا الَّذِىْ ذَكَرْنَا ، هُوَ وَجْهُ الْكَلَامِ فِى الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِىْ هٰذَا الْبَابِ .وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَاِنَّا رَأَيْنَا الرَّجُلَ ، اِذَا بَاعَ مِنْ رَجُلٍ شَيْئًا ، كَانَ لَهُ أَنْ يَحْبِسَهُ حَتّٰى يَنْقُدَهُ الثَّمَنَ .وَاِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِى ، وَعَلَيْهِ دَيْنٌ ، فَالْبَائِعُ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ .فَكَانَ الْبَائِعُ ، مَتٰى كَانَ مُحْبِسًا لِمَا بَاعَ ، حَتّٰى مَاتَ الْمُشْتَرِى، كَانَ أَوْلٰى بِهٖ مِنْ سَائِرِ غُرَمَاءِ الْمُشْتَرِى .وَمَتٰى دَفَعَهُ اِلَى الْمُشْتَرِى وَقَبَضَهُ مِنْهُ، ثُمَّ مَاتَ ، فَهُوَ وَسَائِرُ الْغُرَمَاءِ فِيْهِ، سَوَاءٌ فَكَانَ الَّذِىْ يُوْجِبُ لَهُ الْاِنْفِرَادَ بِثَمَنِهٖ، دُوْنَ الْغُرَمَاءِ -هُوَ بَقَاؤُهُ فِىْ يَدِهٖ. فَلَمَّا كَانَ مَا وَصَفْنَا كَذٰلِكَ ، كَانَ كَذٰلِكَ ، اِفْلَاسُ الْمُشْتَرِى ، اِذَا كَانَ الْعَبْدُ فِىْ يَدِ الْبَائِعِ ، فَهُوَ أَوْلٰى بِهٖ مِنْ سَائِرِ غُرَمَاءِ الْمُشْتَرِى .وَاِنْ كَانَ قَدْ أَخْرَجَهُ مِنْ يَدِهٖ اِلٰى يَدِ الْمُشْتَرِى ، فَهُوَ وَسَائِرُ الْغُرَمَاءِ فِيْهِ سَوَاءٌ ، فَهٰذِهٖ حُجَّةٌ صَحِيْحَةٌ .وَحُجَّةٌ أُخْرٰى :أَنَّا رَأَيْنَاهُ، اِذَا لَمْ يَقْبِضْهُ الْمُشْتَرِى ، وَقَدْ بَقِىَ لِلْبَائِعِ كُلُّ الثَّمَنِ، أَوْ نَقَدَهُ بَعْضَ الثَّمَنِ، وَبَقِيَتْ لَهُ عَلَيْهِ طَائِفَةٌ مِنْهُ -أَنَّهُ أَوْلٰى بِالْعَبْدِ ، حَتّٰى يَسْتَوْفِىَ مَا بَقِىَ لَهُ مِنَ الثَّمَنِ .فَكَانَ بِبَقَائِهٖ فِىْ يَدِهٖ، أَوْلٰى بِهٖ اِذَا كَانَ لَهُ كُلُّ الثَّمَنِ أَوْ بَعْضُ الثَّمَنِ ، وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ شَىْءٍ مِنْ ذٰلِكَ ، فَجَعَلَ حُكْمَهُ حُكْمًا وَاحِدًا .فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، وَأَجْمَعُوْا أَنَّ الْمُشْتَرِىَ اِذَا قَبَضَ الْعَبْدَ وَنَقَدَ الْبَائِعُ مِنْ ثَمَنِهٖ طَائِفَةً ، ثُمَّ أَفْلَسَ الْمُشْتَرِى ، أَنَّ الْبَائِعَ لَا يَكُوْنُ بِتِلْكَ الطَّائِفَةِ الْبَاقِيَةِ لَهُ أَحَقَّ بِالْعَبْدِ مِنْ سَائِرِ الْغُرَمَاءِ ، بَلْ هُوَ وَهُمْ فِيْهِ سَوَاءٌ .وَكَذٰلِكَ اِذَا بَقِىَ لَهُ ثَمَنُهُ كُلُّهُ حَتّٰى أَفْلَسَ ، فَلَا يَكُوْنُ بِذٰلِكَ أَحَقَّ بِالْعَبْدِ مِنْ سَائِرِ الْغُرَمَاءِ ، وَيَكُوْنُ هُوَ وَهُمْ فِيْهِ سَوَاءٌ .فَيَسْتَوِى حُكْمُهُ اِذَا بَقِىَ لَهُ كُلُّ الثَّمَنِ عَلَى الْمُشْتَرِى ، أَوْ بَعْضُ الثَّمَنِ حَتّٰى أَفْلَسَ الْمُشْتَرِى ، كَمَا اسْتَوٰى بَقَاؤُهُمَا جَمِيْعًا لَهُ عَلَيْهِ، حَتّٰى كَانَ الْمَوْتُ الَّذِىْ أَجْمَعُوْا فِيْهِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .فَثَبَتَ بِالنَّظَرِ ، مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِىْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِىْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ .

۶۰۴۳: ابن شہاب نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے کوئی سامان خریدا پھر خریدار مفلس ہو گیا اور فروخت کرنے والے نے اس سامان کی قیمت میں سے کچھ بھی وصول نہ کیا تھا فروخت کرنے والے نے اپنا سامان بعینہٖ اس کے پاس پایا تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے اگر خریدار مر گیا تو پھر سامان والا آدمی بقیہ قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا حصے دار ہوگا۔ اس حدیث سے یہ بات واضح ہو گئی کہ پہلی روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد فروخت کرنے والے لوگ ہیں دوسرے لوگ مراد نہیں۔ یہ روایت منقطع ہے جو دلیل بننے کے قابل نہیں۔ فریق اول والے کہتے ہیں کہ اگرچہ یہ منقطع ہے مگر حدیث متصل کا بیان بن جانے کی وجہ سے اس کو قبول کیا گیا ہے۔ تو ان کے جواب میں کہا جائے گا تمہیں مناسب یہ تھا کہ جب یہ روایت ابی بکر بن عبدالرحمٰن مضطرب ہے جیسا کہ اس کو زہری نے اسی طرح روایت کیا جیسے تم نے ذکر کیا اور ان سے عمر بن عبدالعزیز نے اس طرح روایت کی جیسے ہم نے پہلے بیان کی ہے تو تم کسی اور روایت کی طرف رجوع کرتے اور وہ حضرت بشیر بن نہیک رحمہ اللہ کی روایت ہے اور اس کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا اصل قرار دے کر اس کے مخالف روایت کو ساقط قرار دیتے اور اگر تم ایسا کرتے تو پھر دلیل تمہارے خلاف بن جاتی اور اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو تمہارے مخالف کو یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ اس حدیث زہری میں مفلس ہو جانے اور موت کے درمیان فرق کیا گیا ہے وہ پہلی روایت کے خلاف ہے پس تمہارے مخالف کے ہاں پہلی روایت کی تاویل کرتے ہوئے اس پر عمل کیا جائے گا اور یہ دوسری روایت منقطع اور شاذ ٹھہرے گی جس سے کوئی دلیل بھی قائم نہ ہو سکے گی پس اس کے استعمال کو ترک کر دینا اور چھوڑ دینا ضروری ہوگا۔ اب تک جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ آثار مرویہ کو سامنے رکھ کر اس باب کا حکم ہے۔ بطریق نظر جب ہم غور کرتے ہیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ جب کوئی آدمی کسی دوسرے کو کوئی چیز فروخت کر دے تو اس کو حق پہنچتا ہے کہ قیمت وصول کرنے تک اس چیز کو اپنے پاس روک لے اور اگر خریدار مر جائے اور اس پر قرضہ ہو تو فروخت کرنے والا دوسرے قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا شریک ہے۔ جب فروخت کرنیوالے کو فروخت شدہ چیز روکنے کا حق ہے اور اس نے وہ چیز روک لی یہاں تک کہ خریدار مر گیا تو وہ اس چیز کا دوسرے قرض خواہوں سے زیادہ حق دار ہے اور اگر اس نے وہ چیز مشتری کے حوالے کر دی اور اس نے وہ قبضے میں کر لی پھر مشتری مر گیا تو اس صورت میں تمام قرض خواہ برابر کے شریک ہوں گے جو چیز اس کو ان سے الگ کرتی ہے وہ اس کا ثمن ہے اور یہ چیز باقی قرض خواہوں کے لئے نہیں اور وہ اس چیز کا اس کے ہاتھ میں اسی طرح باقی رہنا ہے پس جو کچھ ہم نے بیان کیا جب اس کی صورت اسی طرح ہے تو مشتری کے مفلس ہو جانے میں بھی حکم یہی ہونا چاہئے جب کہ بعینہٖ وہ غلام بائع کے ہاتھ میں موجود ہو تو وہ اس کا تمام قرض خواہوں میں زیادہ حق دار ہے اور اگر وہ غلام اس کے ہاتھ سے نکل کر مشتری کے ہاتھ میں چلا گیا تو وہ اور دیگر قرضخواہ برابر کے حق دار ہیں یہ درست دلیل ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ ہم نے غور کیا کہ جب خریدار نے اس کو اپنے قبضے میں نہ لیا اور فروخت کرنے والے کی

کل قیمت ابھی مشتری کے ذمے باقی ہے یا اس نے کچھ قیمت نقد ادا کر دی اور باقی رقم اس کے ذمے ہے تو پھر بھی بیچنے والا قیمت کی کامل وصولی تک اس کا زیادہ حق دار ہے پس وہ اس چیز کے قبضہ میں ہونے کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے جب کہ تمام قیمت یا قیمت کا کچھ حصہ مشتری کے ذمہ باقی ہوان دونوں صورتوں میں کوئی تفریق نہ کی جائے گی اوران کا حکم ایک ہی قرار دیا جائے گا پس جب یہ بات اسی طرح ہے اوراس پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ مشتری جب غلام پر قبضہ کر لے اور خریدار اس کی قیمت کا کچھ حصہ نقد وصول کر لے پھر خریدار مفلس ہو جائے تو اس صورت میں فروخت کرنے والا بقیہ رقم میں دیگر قرض خواہوں کے مقابلہ میں اس غلام کا زیادہ حق دار نہیں بنے گا بلکہ تمام قرض خواہ برابر ہوں گے اسی طرح اس پر بھی اتفاق ہے کہ جب غلام کی تمام قیمت باقی تھی اور خریدار مفلس ہو گیا تو اس صورت میں بھی دوسرے قرض خواہوں کے مقابلے میں وہ غلام کا زیادہ حق دار نہ ہو گا بلکہ سب قرض خواہ برابر ہوں گے پس حکم ایک جیسا ہو گا جبکہ تمام قیمت مشتری کے ذمہ باقی ہو یا بعض قیمت کے ذمہ ہوتے ہوئے مشتری مفلس ہو جائے جس طرح کہ اس کی موت کی صورت میں کل قیمت یا بعض قیمت کا باقی رہنا برابر ہے اور جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اس پر سب کا اتفاق ہے اور جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ قیاس سے بھی ثابت ہو گیا اور یہی ہمارے امام ابو حنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب ۷۴، مالک فی البیوع روایت نمبر ۸۷۔

اقوال تابعین رحمہم اللہ سے تائید:

۶۰۴۴: وَقَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ .

۶۰۴۴: شعبہ نے مغیرہ سے اورانہوں نے ابراہیم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۰۴۵: وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، مَوْلَى آلِ حُمْرَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :هُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

۶۰۴۵: اشعث مولیٰ آل حمران نے حسن سے روایت کی ہے کہ وہ فروخت کرنے والا دیگر قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا شریک ہو گا۔

بَابُ شَهَادَةِ الْبَدْوِيِّ

شہری کے خلاف دیہاتی کی گواہی کا حکم

شہریوں کے خلاف دیہاتی لوگوں کی گواہی قابل قبول نہ ہوگی اس قول سے ایسے دیہاتی مراد ہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں سے سرکشی اختیار کرنے والے ہیں مختلف دینی کاموں کی طرف بلانے کے باوجود نہ آئے باقی جو دیہاتی فرماں بردار اور نیک ہوں ان کا یہ حکم نہیں ہے۔

۶۰۴۶: هَلْ تُقْبَلُ عَلَى الْقَرَوِيِّ حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ وَيَزِيْدُ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ الْبَدْوِيِّ عَلَى الْقَرَوِيِّ .فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ شَهَادَةَ أَهْلِ الْبَادِيَةِ ، غَيْرُ مَقْبُوْلَةٍ عَلٰى أَهْلِ الْحَضَرِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ ، مِمَّنْ يُجِيْبُ إِذَا دُعِيَ وَفِيْهِ أَسْبَابُ الْعَدَالَةِ ، مَا فِيْ أَهْلِ الْعَدَالَةِ مِنْ أَهْلِ الْحَضَرِ ، فَشَهَادَتُهُ مَقْبُوْلَةٌ ، وَهُوَ كَأَهْلِ الْحَضَرِ .وَمِمَّنْ كَانَ مِنْهُمْ لَا يُجِيْبُ إِذَا دُعِيَ ، فَلَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَائِرِ ذٰلِكَ ،

۶۰۴۶: عطاء بن یسار نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ شہری کے خلاف دیہاتی کی گواہی قبول نہ کی جائے۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ دیہاتیوں کی گواہی شہریوں کے خلاف ناقابل قبول ہے۔انہوں نے اس روایت کو بطور دلیل پیش کیا ہے۔جو دیہاتی ان لوگوں سے ہو جو بلانے پر حاضر ہو جاتے ہیں تو ان میں وہ اسباب عدالت پائے جاتے ہیں جو شہریوں کے اہل عدالت میں پائے جاتے ہیں تو اس کی گواہی مقبول ہے اور وہ شہریوں کی طرح ہے اور جو دیہاتی بلانے پر حاضر نہیں ہوتے ان کی گواہی قابل قبول نہیں۔جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں یہ روایات وارد ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الاقضیہ باب۱۷' ابن ماجہ فی الاحکام باب ۳۰' بتغیر یسیر من الالفاظ۔

۶۰۴۷: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ :ثَنَا إِسْحَاقُ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَدِمَتْ أُمُّ سُنْبُلَةَ الْأَسْلَمِيَّةُ ، وَمَعَهَا وَطْبٌ مِنْ لَبَنٍ ، تُهْدِيْهِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَوَضَعَتْهُ عِنْدِي ، وَمَعَهَا قَدَحٌ لَهَا .فَدَخَلَ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا وَسَهْلًا ، بِأُمِّ سُنْبُلَةَ قَالَتْ :بِأَبِيْ وَأُمِّي ، أَهْدَيْتُ لَكَ وَطْبًا مِنْ لَبَنٍ .قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ، صُبِّي لِيْ فِيْ هٰذَا الْقَدَحِ فَصَبَّتْ لَهٗ فِي الْقَدَحِ فَلَمَّا أَخَذَهٗ، قُلْتُ :قَدْ قُلْتَ لَا أَقْبَلُ هَدِيَّةً مِنْ أَعْرَابِي .قَالَ أَعْرَابُ أَسْلَمَ يَا عَائِشَةُ ، اِنَّهُمْ لَيْسُوْا بِأَعْرَابٍ وَلٰكِنَّهُمْ أَهْلُ بَادِيَتِنَا ، وَنَحْنُ أَهْلُ حَاضِرَتِهِمْ ، اِذَا دَعَوْنَاهُمْ أَجَابُوْا ، وَاِذَا دَعَوْنَا أَجَبْنَاهُمْ ثُمَّ شَرِبَ .

۶۰۴۷: عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے ام سنبلہ اسلمیہ آئی اس کے ساتھ دودھ کی ایک مشک تھی وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کر رہی تھی اس نے وہ دودھ میرے پاس رکھ دیا اس کے پاس ایک پیالہ بھی تھا۔ اسی وقت حضور علیہ السلام تشریف لے آئے اور آپ نے فرمایا ام سنبلہ کو! مرحبا اور اھلاً و سھلاً۔ اس نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں آپ کے لئے دودھ کی ایک مشک ہدیہ کے طور پر لائی ہوں آپ نے فرمایا بارک اللہ علیک۔ اللہ تمہیں برکت دے۔ اس پیالے میں میرے لئے دودھ ڈالو۔ جب اس نے پیالے میں ڈال دیا اور آپ نے دست اقدس میں پکڑ لیا تو میں نے کہا آپ نے تو فرمایا تھا میں کسی اعرابی کا ہدیہ قبول نہ کروں گا۔

آپ نے فرمایا قبیلہ اسلم کے اعراب وہ عام اعراب نہیں وہ تو ہمارے جنگل کے لوگ ہیں اور ہم ان کے شہری ہیں جب ہم ان کو بلاتے ہیں تو وہ فوراً آ جاتے ہیں اور جب وہ ہمیں بلاتے ہیں تو ہم ان کی معاونت کرتے ہیں پھر آپ نے وہ دودھ نوش فرمایا۔

تخریج : مسند احمد ۱۳۳/۶' بنحوه۔

۶۰۴۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۰۴۸: یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۶۰۴۹: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِيَارٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِنَحْوِهٖ وَزَادَ فِيْ آخِرِهٖ فَلَيْسُوْا بِأَعْرَابٍ فَأَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ :يُجِيْبُ اِذَا دُعِيَ ، فَهُوَ كَأَهْلِ الْحَضَرِ وَأَنَّ الْأَعْرَابَ الْمُتَقَوِّمِيْنَ ، الَّذِيْنَ لَا تُقْبَلُ هَدَايَاهُمْ ، بِخِلَافِ هٰؤُلَاءِ ، وَهُمُ الَّذِيْنَ لَا يُجِيْبُوْنَ اِذَا دُعُوْا .فَمَنْ كَانَ كَذٰلِكَ ، لَمْ تُقْبَلْ شَهَادَتُهُمْ ، وَهُمُ الَّذِيْنَ عَنَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ الَّذِي ذَكَرْنَا ، فِيمَا نَرَى ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

۶۰۴۹: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے اور اس کے آخر میں یہ اضافہ ہے۔ "فليسوا باعراب" کہ وہ دوسرے دیہاتیوں کی طرح نہیں ہیں۔ پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتلایا جو دیہاتی بلاوے کے وقت آ جاتے ہیں وہ شہریوں کے حکم میں ہیں اور وہ دیہاتی جن کے تحائف قبول نہ کیے جائیں وہ ان کے خلاف ہیں جو کہ بلاوے کے وقت نہیں آتے (بلکہ سرکشی کرتے ہیں)

پس جو دیہاتی اس طرح کا ہو اس کی گواہی قابل قبول نہ ہوگی اور حدیث ابو ہریرہؓ میں یہی لوگ مراد ہیں جیسا کہ ہماری رائے ہے۔ واللہ اعلم۔

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَالْأَضَاحِيِّ

شکار، ذبیحوں اور قربانیوں کا بیان

بَابُ الْعُيُوْبِ الَّتِيْ لَا يَجُوْزُ الْهَدَايَا وَالضَّحَايَا إِذَا كَانَتْ بِهَا

جن عیوب کے ہوتے ہوئے قربانی جائز نہیں

قربانی اور ہدی کے طور پر عیب دار جانور درست نہیں خصوصاً وہ عیوب جو ان روایات میں مذکور ہیں ان چار عیوب میں حصر نہیں ان کے علاوہ بھی کچھ عیوب ایسے ہیں جن کے ہوتے ہوئے ہدی وقربانی درست نہیں۔

فریق اول: یہی چار عیوب ہوں گے تو قربانی وہدی درست نہ ہوگی ورنہ درست ہے۔

فریق ثانی: ان کے علاوہ بھی کئی ایسے عیوب ہیں جو جانور کی قیمت میں کمی کر دیتے ہیں وہ بھی پائے جائیں تو قربانی نہ ہوگی اس قول کو ائمہ احناف نے اختیار کیا ہے۔

۶۰۵۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسَى يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَابْنُ لَهِيْعَةَ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوْزَ مَوْلٰى بَنِيْ شَيْبَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَمَّا كَرِهَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَضَاحِيِّ، أَوْ مَا نَهٰى عَنْهُ. فَقَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدِيْ أَقْصَرُ مِنْ يَدِهٖ، فَقَالَ أَرْبَعٌ لَا يُجْزِءُ فِي الضَّحَايَا، الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا، وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ عَرَجُهَا، وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا، وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ. قَالَ الْبَرَاءُ رَضِيَ

اللّٰهُ عَنْهُ :فَلَقَدْ رَأَيْتُنِيْ وَإِنِّيْ لَأَرَى الشَّاةَ وَقَدْ تَرَكْتُ ، فَأَسِيرُ إِلَيْهَا ، فَإِذَا طَرَفَتْ ، أَخَذْتُهَا فَضَحَّيْتُ بِهَا .فَقُلْتُ لَهُ :فَإِنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ يَكُوْنَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ ، أَوْ فِي الْأُذُنِ نَقْصٌ ، أَوْ فِي الْقَرْنِ نَقْصٌ .فَقَالَ :مَا كَرِهْتَ فَدَعْهُ، وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلٰى أَحَدٍ .

۶۰۵۰: عبید بن فیروز مولیٰ بنی شیبان نے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کیا ہے کہ کون سی قربانیاں جناب رسول اللہ ﷺ کو ناپسند تھیں یا کن جانوروں کی قربانیوں سے آپ نے منع فرمایا تو وہ کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے میرے ہاتھ آپ کے ہاتھوں سے بہت چھوٹے ہیں آپ نے فرمایا قربانی میں چار قسم کے جانور جائز نہیں۔ ❶ کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو۔ ❷ لنگڑا جس کا لنگڑا پن واضح ہو۔ ❸ ایسا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو۔ ❹ ایسا دبلا جس کی ہڈیوں میں مغز نہ رہا ہو۔

حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ تم نے مجھے دیکھا کہ میں ایک بکری کو دیکھتا ہوں حالانکہ میں اسے چھوڑ چکا ہوں پھر میں اس کی طرف جاتا ہوں جب میں اسے اچھی طرح دیکھتا ہوں تو اس کی قربانی کرتا ہوں میں نے ان سے کہا میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ دانت میں نقصان ہو یا کان میں کوئی عیب ہو یا سینگ میں نقص ہو تو انہوں نے فرمایا جسے تم ناپسند کرتے ہو اسے چھوڑ دو۔ لیکن اسے کسی دوسرے پر حرام نہ کرو۔

تخریج : ترمذی فی الاضاحی باب۵' نسائی فی الضحایا باب۷' دارمی فی الاضاحی باب۳' مالك فی الضحایا ۱' مسند احمد ۳۰۱/۴۔

۶۰۵۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوْزَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، سُئِلَ : مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا ؟ فَأَشَارَ بِيَدِهٖ وَقَالَ أَرْبَعًا .وَكَانَ الْبَرَاءُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ وَيَقُوْلُ : يَدِيْ أَقْصَرُ مِنْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، الْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ضِلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا ، وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا ، وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ .

۶۰۵۱: عبید بن فیروز نے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کی ہے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ آپ سے پوچھا گیا قربانی کے کن جانوروں سے پرہیز کرنا چاہئے؟ تو آپ نے اپنے دست اقدس سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا چار۔ حضرت براءؓ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے اور کہتے میرا ہاتھ جناب رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ سے بہت چھوٹا ہے لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔ کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو۔ ایسا بیمار جس کی بیماری کھلی ہوئی ہو اور ایسا لاغر جس میں مغز نہ رہا ہو۔

۶۰۵۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، وَحَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ، ح .وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :سَمِعْت عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُوْزَ قَالَ :سَأَلْت الْبَرَاءَ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۲۰۵۲: ابراہیم بن مرزوق اور علی بن شیبہ دونوں نے اپنی سند کے ساتھ عبید بن فیروز سے نقل کیا کہ میں نے حضرت براءؓ سے پوچھا پھر انہوں نے اسی طرح روایت بیان کی۔

۲۰۵۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِي وَلَمْ يَقُلْ وَالْكَسِيْرَةُ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ ، فَقَالُوْا :لَا تُجْزِءُ شَاةٌ ، وَلَا بَدَنَةٌ ، وَلَا بَقَرَةٌ ، إِذَا كَانَ بِهَا وَاحِدٌ مِنْ هٰذِهِ الْعُيُوْبِ الْأَرْبَعِ فِيْ هَدْيٍ وَلَا أُضْحِيَّةٍ .قَالُوْا :وَمَا كَانَ سِوَى هٰذِهِ الْأَرْبَعِ ، مِثْلُ قَطْعِ الْأَلْيَةِ وَالْأُذُنِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ ، فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَمْنَعُ الشَّاةَ ، وَلَا الْبَقَرَةَ وَلَا الْبَدَنَةَ أَنْ تُهْدَى وَلَا أَنْ يُضَحَّى بِهَا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا ،

۲۰۵۳: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کی ہے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔البتہ انہوں نے ''العجفاء التی لاتنقی'' تو کہا مگر الکبیرۃ کا لفظ ساتھ نہیں کہا۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں: بعض لوگوں نے اس روایت کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کہا کہ بکری' اونٹ اور گائے جس میں ان چاروں عیوب میں سے کوئی عیب ہو وہ بطور ہدی اور قربانی کے جائز نہیں ان کے علاوہ جس کی چکی یا کان کٹا ہوا ہو اس کو ہدی کے طور پر دینا منع نہیں انہوں نے مزید دلیل دیتے ہوئے یہ روایت بھی پیش کی جس کو ابو سعید خدریؓ نے نقل کیا ہے۔

۲۰۵۴: بِمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، وَشَرِيْكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَرَظَةَ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : اشْتَرَيْتُ كَبْشًا لِأُضَحِّيَ بِهِ ، فَعَدَا الذِّئْبُ عَلَيْهِ ، فَقَطَعَ أَلْيَتَهُ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ . وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا يَجُوْزُ أَنْ يُضَحِّيَ بِالشَّاةِ ، وَلَا بِالْبَقَرَةِ ، وَلَا بِالْبَدَنَةِ ، وَبِهَا عَيْبٌ مِنْ هٰذِهِ الْعُيُوْبِ الْأَرْبَعِ ، وَلَا يَجُوْزُ مَعَ ذٰلِكَ أَيْضًا أَنْ يُضَحِّيَ بِمَقْطُوْعَةِ الْأُذُنِ ، وَلَا أَنْ يُهْدِيَ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا ، بِمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ .

۶۰۵۴: محمد بن قرظہ نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے نقل کیا کہ میں نے قربانی کے لئے ایک دنبہ خریدا۔ بھیڑیا اس پر حملہ آور ہوا اور اس نے چکی کو کاٹ لیا جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا تم اس کی قربانی کر دو۔ دوسرے حضرات کا قول یہ ہے کہ گائے اونٹ اور بکری کی قربانی جائز نہیں جبکہ اس میں ان چاروں عیبوں میں سے کوئی عیب پایا جاتا ہو یا اس کا کان کٹا ہوا ہو اور نہ ہی ایسے جانور کو بطور ہدی بھیجا جا سکتا ہے دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۳۲۔

۶۰۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ الْبُغْدَادِيُّ ، قَالَ :ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُضَحَّى بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ ، وَلَا خَرْقَاءَ ، وَلَا شَرْقَاءَ ، وَلَا عَوْرَاءَ .

۶۰۵۵: شریح بن نعمان نے حضرت علیؓ سے نقل کیا ہے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا کہ اس جانور کی قربانی نہ کی جائے جس کا کان اگلی جانب سے یا پچھلی جانب سے کٹا ہوا ہو اور نہ ایسے جانور کی جس کا کان پھٹا ہوا یا چرا ہوا ہو اور نہ ہی اس جانور کی جو کانا ہو۔

تخریج : نسائي في الضحايا باب ۱۱۔

۶۰۵۶: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ ، قَالَ :أَبُو إِسْحَاقَ ، وَكَانَ رَجُلَ صِدْقٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۰۵۶: ابواسحاق روایت کرتے ہیں کہ شریح بن نعمان نے کہا اور وہ سچے آدمی تھے انہوں نے علی المرتضیٰؓ سے اسی طرح کی روایت کی ہے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

۶۰۵۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ :سَمِعْتُ جُرَيَّ بْنَ كُلَيْبٍ ، قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَضْبَاءِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ . قَالَ قَتَادَةُ :فَقُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ :مَا عَضْبَاءُ الْأُذُنِ ؟ قَالَ :إِذَا كَانَ النِّصْفُ فَأَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ -مَقْطُوْعًا .

۶۰۵۷: جری بن کلیب کہتے ہیں کہ میں نے علی المرتضیٰؓ کو فرماتے سنا جناب رسول اللہ ﷺ نے عضباء القرن والاذن سے منع فرمایا قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید سے پوچھا کہ اس کا کیا معنی ہے تو وہ فرمانے لگے جس کا آدھا

سینگ اور کان یا اس سے زیادہ کٹا ہوا ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی الاضاحی باب٦، ترمذی فی الاضاحی باب٩، نسائی فی الضحایا باب١٢، ابن ماجه فی الاضاحی باب٨، مسند احمد جلد١، صفحه ٨٣، ١٠٩، ١٢٧۔

٢٠٥٨: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُضَحَّى بِمُقَابَلَةٍ ، أَوْ مُدَابَرَةٍ ، أَوْ شَرْقَاءَ ، أَوْ خَرْقَاءَ ، أَوْ جَدْعَاءَ .

٢٠٥٨: شریح بن نعمان ہمدانی نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس جانور کی قربانی سے منع فرمایا جس کے کان کا اگلا حصہ یا پچھلا حصہ کٹا ہوا یا پھٹا ہوا یا چرا ہوا ہو یا وہ جانور جس کی ناک کٹی ہو۔

تخریج : نسائی فی الضحایا باب١٠، ابن ماجه فی الاضاحی باب٨، مسند احمد جلد١/٨٠۔

٢٠٥٩: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ .أَخْبَرَنِيْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِىٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ .

٢٠٥٩: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم قربانی سے پہلے جانور کے آنکھ کان اچھی طرح جانچ لیں۔

٢٠٦٠: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ قَالَا جَمِيْعًا ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِىٍّ قَالَ : أَتٰى رَجُلٌ عَلِيًّا فَسَأَلَهُ عَنِ الْمَكْسُوْرَةِ الْقَرْنِ فَقَالَ لَا يَضُرُّكَ قَالَ :عَرْجَاءُ ؟ قَالَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسِكَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ النَّهْيُ عَنِ الْأُضْحِيَّةِ بِمُقَابَلَةٍ ، أَوْ مُدَابَرَةٍ ، وَذٰلِكَ فِي الْأُذُنِ ، مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ قُبَالَةِ الْأُذُنِ ، فَهُوَ مُقَابَلَةٌ ، وَمَا كَانَ مِنْ أَسْفَلِهَا ، فَهُوَ مُدَابَرَةٌ .وَبَيَّنَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَضْبَاءَ الْأُذُنِ الْمَنْهِيَّ عَنْ ذَبْحِهَا فِي الْأُضْحِيَّةِ فَقَالَ هِيَ الْمَقْطُوْعَةُ نِصْفُ أُذُنِهَا . فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا نَهٰى عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ فِي الْأُذُنِ ، وَلَمْ يَجُزْ لَنَا تَرْكُهُ، لِأَنَّ حَدِيْثَ الْبَرَاءِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا ، لَا يَخْلُو مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ : إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ مُتَقَدِّمًا ، عَلٰى حَدِيْثِ عَلِيٍّ هٰذَا، فَيَكُوْنُ حَدِيْثُ عَلِيٍّ هٰذَا، زَائِدًا عَلَيْهِ أَوْ يَكُوْنُ مُتَأَخِّرًا عَنْهُ، فَيَكُوْنُ نَاسِخًا لَهُ .فَلَمَّا لَمْ يُعْلَمْ نَسْخُ حَدِيْثِ عَلِيٍّ بَعْدَمَا قَدْ عَلِمْنَا ثُبُوْتَهُ، جَعَلْنَاهُ

ثَابِتًا مَعَ حَدِيْثِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَأَوْجَبْنَا الْعَمَلَ بِهِمَا جَمِيْعًا .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَأَنْتَ لَا تَكْرَهُ عَضْبَاءَ الْقَرْنِ ، وَفِيْ حَدِيْثِ جُرَيِّ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْيُ عَنْهَا .قِيْلَ لَهُ :إِنَّمَا تَرَكْنَا ذٰلِكَ ، لِأَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَمْ يَرَ بِذٰلِكَ بَأْسًا ، فِيْمَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ، فِيْ حَدِيْثِ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ ، فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَمْ يَقُلْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، خِلَافَ مَا قَدْ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِلَّا بَعْدَ ثُبُوْتِ نَسْخِ ذٰلِكَ عِنْدَهُ .وَأَمَّا حَدِيْثُ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، رَوَيْنَاهُ عَنْهُ مِنْ حَدِيْثِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيِّ ، فَحَدِيْثٌ فَاسِدٌ فِيْ إِسْنَادِهِ وَمَتْنِهِ، قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ شُعْبَةُ .

۶۰۶۰: سلمہ بن کہیل نے حجیہ بن عدیؒ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی حضرت علیؓ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا اس جانور کی قربانی کا کیا حکم ہے جس کا کچھ سینگ ٹوٹا ہوا ہو آپ نے فرمایا اس سے تمہیں کچھ نقصان نہیں اس نے کہا لنگڑے کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا جب وہ قربانی کے مقام تک پہنچ سکتا ہو تو ٹھیک ہے البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس کی آنکھ اور کان کو اچھی طرح جانچ لینے کا حکم دیا۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: ان آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ جس جانور کے کان کا اگلا یا پچھلا حصہ پھٹا یا کٹا ہو اس کی قربانی جائز نہیں مقابلہ کان کے اگلے حصے کے کٹنے کو کہتے ہیں اور اگر نچلی جانب سے کٹا ہو تو اس کے لئے مدابرہ کا لفظ بولتے ہیں اور سعید ابن مسیب نے عضباء الاذن کا معنی جس کا آدھا کان کٹا ہوا ہو بتلایا ہے پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جن جانوروں کے کان کی یہ کیفیت ہو ان کی قربانی بھی منع ہے اور اس حدیث کا چھوڑنا ہمیں جائز نہیں کیونکہ حضرت براءؓ کی روایت دو معنی رکھتی ہے۔ نمبر ا یا تو اس روایت سے مقدم ہوگی تو اس صورت میں اس روایت میں اضافہ ہے (جس کو قبول کیا جائے گا) یا یہ متاخر ہو گئی تو اس صورت میں اس کے لئے ناسخ بن جائے گی پس جبکہ روایت علیؓ منسوخ نہیں بلکہ حضرت براءؓ کی روایت کے ساتھ ثابت ہے تو ہمیں دونوں پر عمل کرنا ہوگا۔ تمہارے نزدیک ٹوٹے ہوئے سینگ والا جانور ناجائز نہیں حالانکہ جری بن کلیب والی روایت میں اس کی ممانعت ہے۔ ان کو جواب میں کہے کہ ہم نے اس عیب کو نہ ہونے کے برابر اس لئے قرار دیا کیونکہ علیؓ اس میں حرج نہیں سمجھتے تھے باقی حجیہ بن عدی والی روایت کا جواب یہ ہے کہ علیؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اگر اس کے خلاف کہا ہے تو وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اس کا منسوخ ہونا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ باقی رہا ابو سعید خدری والی روایت تو اس کا جواب یہ ہے کہ امام شعبہ نے اس کو سند اور متن کے لحاظ سے فاسد قرار دیا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الاضاحی باب٦' ترمذی فی الاضاحی باب٦' نسائی فی الضحایا باب٩' ١١' مسند احمد ١/ ٠٢-٩٥۔

۶۰۶۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ رِفَاعَةَ أَبُوْ عَقِيْلٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَرَظَةَ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :وَلَمْ نَسْمَعْهُ مِنْهُ أَنَّهُ اشْتَرٰى كَبْشًا لِيُضَحِّيَ بِهٖ ، فَأُكِلَ ذَنَبُهُ، أَوْ بَعْضُ ذَنَبِهٖ ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ . فَقَدْ فَسَدَ اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا ، وَفَسَدَ مَتْنُهُ، لِأَنَّهُ قَالَ قُطِعَ ذَنَبُهُ أَوْ بَعْضُ ذَنَبِهٖ . فَاِنْ كَانَ الْبَعْضُ هُوَ الْمَقْطُوْعَ ، فَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ أَقَلَّ مِنْ رُبْعِهٖ، وَذٰلِكَ لَا يَمْنَعُ أَنْ يُضَحّٰى بِهٖ فِي قَوْلِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ .وَلَوْ كَانَ الْحَدِيْثُ ، كَمَا رَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ قَطَعَ أَلْيَتَهُ، لَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلٰى بَعْضِهَا ، لِأَنَّهُ قَدْ يُقَالُ :قَطَعَ أَلْيَتَهُ، اِذَا قَطَعَ بَعْضَهَا ، كَمَا يُقَالُ :قَطَعَ اِصْبَعَهُ، اِذَا قَطَعَ بَعْضَهَا .فَتَصْحِيْحُ هٰذِهِ الْآثَارِ ، يَمْنَعُ أَنْ يُضَحّٰى بِالْأَرْبَعِ ، الَّتِيْ فِيْ حَدِيْثِ الْبَرَاءِ ، أَوْ بِالْمُقَابَلَةِ وَالْمُدَابَرَةِ ، وَهِيَ الْمَشْقُوْقَةُ أَكْثَرُ أُذُنِهَا مِنْ قُبُلِهَا أَوْ مِنْ دُبُرِهَا .وَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ لَا يُجْزِءُ فِي الْأَضَاحِيِّ ، فَالْمَقْطُوْعَةُ الْأُذُنِ أَحْرٰى أَنْ لَا تُجْزِءَ .وَكَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ عِنْدَنَا ، كُلُّ عُضْوٍ قُطِعَ مِنْ شَاةٍ ، مِثْلُ ضَرْعِهَا ، أَوْ أَلْيَتِهَا ، فَذٰلِكَ يَمْنَعُ أَنْ يُضَحّٰى بِهَا اِذَا قُطِعَ بِكَمَالِهٖ ، فَأَمَّا اِذَا قُطِعَ بَعْضُهُ ، فَاِنَّ أَصْحَابَنَا يَخْتَلِفُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ .فَأَمَّا أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَرُوِيَ عَنْهُ :الْمَقْطُوْعُ مِنْ ذٰلِكَ ، اِذَا كَانَ رُبْعَ ذٰلِكَ الْعُضْوِ فَصَاعِدًا ، لَمْ يَصِحَّ بِمَا قُطِعَ ذٰلِكَ مِنْهُ، وَاِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنَ الرُّبْعِ ، ضَحّٰى بِهٖ .وَقَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ :اِذَا كَانَ الْمَقْطُوْعُ مِنْ ذٰلِكَ ، هُوَ النِّصْفَ فَصَاعِدًا ، فَلَا يُضَحّٰى بِمَا اِذَا قُطِعَ ذٰلِكَ مِنْهُ .وَاِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنَ النِّصْفِ ، فَلَا بَأْسَ أَنْ يُضَحّٰى بِهَا .اِلَّا أَنَّ أَبَا يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ذَكَرَ أَنَّهُ ذَكَرَ هٰذَا الْقَوْلَ لِأَبِيْ حَنِيْفَةَ فَقَالَ لَهُ :قَوْلِيْ مِثْلُ قَوْلِكَ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ رُجُوْعُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ :رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، عَنْ قَوْلِهِ الَّذِيْ قَدْ كَانَ قَالَهُ، اِلٰى مَا حَدَّثَهُ بِهٖ أَبُوْ يُوْسُفَ .وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ ، مَا رَوَيْنَا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، فِيْ تَفْسِيْرِ الْعَضْبَاءِ الَّتِيْ قَدْ نُهِيَ عَنِ الْأُضْحِيَّةِ بِهَا ، وَأَنَّهَا الْمَقْطُوْعَةُ نِصْفُ أُذُنِهَا ، وَكُلُّ مَا كَانَ مِنْ هٰذَا ، لَا يَكُوْنُ أُضْحِيَّةً ، لِمَا قَدْ نَقَصَ مِنْهُ، فَاِنَّهُ لَا يَكُوْنُ هَدْيًا .

۶۰۶۱: شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کی وہ فرماتے ہیں میں نے یہ نہیں سنا کہ ابو سعید نے قربانی کے لئے کوئی دنبہ خریدا ہو اور پھر بھیڑیا اس کی دُم کا بعض یا کچھ حصہ کھا گیا ہو اور انہوں نے پیغمبر ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا ہو اور آپ نے فرمایا کہ اس کی قربانی کرلو۔ پس اس حدیث کے متن کا بگاڑ واضح

ہو گیا کہ کہیں تو کہا گیا کہ اس کی دم کھالی اور کہیں یہ کہا کہ اس کی دم کا کچھ حصہ کھالیا اگر کچھ حصہ کھایا ہوا اور وہ چوتھائی عضو سے کم ہو تو کسی کے نزدیک بھی اس کی قربانی ممنوع نہیں اور اگر روایت اسی طرح ہو جیسے ابراہیم بن محمد نے نقل کی ہے کہ "انه قطع الیته" تو اس سے بھی بعض دم کا کٹنا مراد ہو سکتا ہے جیسا کہ محاورہ میں کہتے ہیں قطع صبعہ جبکہ وہ انگلی کا کچھ حصہ کاٹے۔ پس ان آثار کی تصحیح کی بہتر شکل یہ ہے کہ حضرت براءؓ کی روایت میں جن چار عیوب والے جانوروں کا تذکرہ ہے ان کی بالکل قربانی نہ کی جائے اور مدابرہ اور مقابلہ کی قربانی بھی نہ کرے۔ جب کان کے اکثر حصہ کا کٹنے والا اور پچھلی جانب سے کان پھٹنے والا قربانی میں ممنوع ہوا تو جس جانور کا بالکل کان کٹا ہو وہ بدرجہ اولیٰ جائز نہ ہوگا۔ نظر کا تقاضا ہمارے ہاں یہ ہے کہ بکری کا جو عضو مثلاً تھن یا چکی (سرین) مکمل کاٹ ڈالی جائے تو اس کی قربانی ممنوع ہے اور جب کچھ حصہ کاٹا گیا تو اس میں ہمارے علماء کا اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اگر عضو کا چوتھائی یا اس سے زائد کٹا ہو تو قربانی جائز نہ ہوگی اور اگر اس سے کم ہو تو قربانی کی جا سکتی ہے۔ امام ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کے نزدیک نصف عضو یا اس سے زائد کٹا ہو تو قربانی سے منع کیا جائے گا اگر کم ہو تو اس میں حرج نہیں۔ امام ابو یوسفؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ قول امام ابو حنیفہؒ کے سامنے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا۔ میرا قول بھی تمہارے ساتھ ہے اس سے ثابت ہوا کہ امام ابو حنیفہؒ نے اپنے قول سے امام ابو یوسفؒ کے قول کی طرف رجوع فرمالیا اور یہ قول سعید بن مسیب کے قول کے موافق ہے جو کہ عضباء کی تفسیر کے ضمن میں ہم نے اسی باب میں ذکر کیا ہے عضباء اسی جانور کو کہا جاتا ہے جس کا نصف کان کٹا ہوا ہو اور جو جانور قربانی پر نہ لگ سکتا ہو وہ ہدی کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

بَابُ مَنْ نَحَرَ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَنْحَرَ الْإِمَامُ

امام کی قربانی سے پہلے قربانی کرنا

ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ امام کے نحر سے پہلے قربانی کرنے والے کی قربانی جائز نہ ہوگی۔

فریق ثانی: عید کے بعد اگر امام کی قربانی سے پہلے یا بعد قربانی کرنے والے کی قربانی درست ہے۔ اس میں کچھ قباحت نہیں البتہ عید سے پہلے قربانی درست نہیں۔ اس قول کو ائمہ احناف نے اختیار کیا ہے۔

۶۰۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ الْبُغْدَادِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُنَيْدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِينَةِ .فَتَقَدَّمَ رِجَالٌ فَنَحَرُوْا ، فَظَنُّوْا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَحَرَ فَأَمَرَ مَنْ كَانَ نَحَرَ قَبْلَهُ، أَنْ يُعِيدَ بِذَبْحٍ آخَرَ ، وَلَا يَنْحَرُ حَتّٰى يَنْحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا، فَقَالُوْا :لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَنْحَرَ ، حَتّٰى يَنْحَرَ الْإِمَامُ ، وَإِنْ نَحَرَ قَبْلَ ذٰلِكَ بَعْدَ الصَّلَاةِ أَوْ قَبْلَهَا ، لَمْ يُجْزِهِ ذٰلِكَ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَتَأَوَّلُوْا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :مَنْ نَحَرَ بَعْدَ صَلَاةِ الْإِمَامِ أَجْزَأَهُ ذٰلِكَ ، وَمَنْ نَحَرَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلَمْ يُجْزِهِ ذٰلِكَ ، وَقَالُوْا :قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ قَدْ نَزَلَتْ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنَى .فَذَكَرُوْا.

۶۰۲۶: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نحر کے دن مدینہ منورہ میں نماز ادا فرمائی تو کچھ لوگوں نے پہلے ہی قربانی کر دی ان کا خیال یہ تھا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کر چکے ہیں تو آپ نے حکم فرمایا کہ جس نے آپ سے پہلے قربانی کی ہے وہ دوسرا جانور بطور قربانی ذبح کرے اور کوئی شخص قربانی کا جانور اس وقت تک ذبح نہ کرے یہاں تک کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی نہ کر لیں۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: بعض لوگ اس طرف گئے ہیں کہ کوئی شخص امام کے قربانی کرنے سے پہلے قربانی نہیں کر سکتا اگر اس سے پہلے قربانی کر لی خواہ نماز سے پہلے ہو یا بعد اس کی قربانی جائز نہ ہوگی۔ انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے اور اس آیت سے بھی استدلال کیا ہے "یاایھاالذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ" (الحجرات ۱) کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیش دستی مت کرو۔ دوسروں نے کہا جو آدمی امام کے نماز پڑھانے کے بعد قربانی کرے اس کی

قربانی درست ہے اور جو نماز عید سے پہلے قربانی کرے اس کی قربانی جائز نہ ہوگی۔ اس آیت کا شان نزول اور ہے جیسا کہ حضرت ابن زبیرؓ کی روایت میں وارد ہے۔ (روایت یہ ہے)

تخریج : مسلم فی المساجد ۱۴' مسند احمد ۳/۲۹٤' ۳۲٤/۳٤۹۔

۶۰۶۳: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِیُّ ، قَالَ : ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِیْ اِسْرَائِیْلَ ، قَالَ : اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اَنَّ ابْنَ اَبِیْ مُلَیْکَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ اَخْبَرَهٗ : اَنَّ رَکْبًا مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ ، قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدِ بْنَ زُرَارَةَ .وَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَمِّرِ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ .فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : مَا اَرَدْتَ بِذٰلِكَ اِلَّا خِلَافِی .فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : مَا اَرَدْتُ خِلَافَكَ .فَتَمَارَیَا حَتّٰی ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ . وَکَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِیْ قَوْلِهِمْ ، اَنَّ حَدِیْثَ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَدْ رُوِیَ عَلٰی غَیْرِ هٰذَا اللَّفْظِ .

۶۰۶۳: ابن ابی ملیکہ نے حضرت ابن زبیرؓ سے روایت کی ہے کہ بنو تمیم قبیلہ کے کچھ سوار جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت ابوبکرؓ کہنے لگے کہ یارسول اللہ ﷺ ان کا امیر قعقاع بن معبد بن زرارہ کو بنائیں جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اقرع بن حابس کو ان پر امیر مقرر فرمائیں حضرت ابوبکرؓ کہنے لگے آپ نے اس بات سے میری مخالفت کا ارادہ کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں آپ کی مخالفت کرنا نہیں چاہتا دونوں کے مابین نزاع ہوا یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ اتاری "یاایھاالذین امنوا......" (الحجرات:۱) اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے پیش دستی مت کرو۔

تخریج : بخاری فی المغازی باب۶۸' تفسیر سورہ ۴۹' باب۲' نسائی فی القضاۃ باب۶۔

روایت جابر رضی اللہ عنہ کا جواب: روایت جابر رضی اللہ عنہ دیگر الفاظ سے مروی ہے وہ اس طرح ہے۔

۶۰۶۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَیْشٍ ، قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ یُصَلِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، عَتُوْدًا جَذَعًا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِءُ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ وَنَهٰی اَنْ یَذْبَحُوْا قَبْلَ اَنْ یُصَلِّیَ . قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ : فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ النَّهْیَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، اِنَّمَا قُصِدَ بِهٖ اِلَی النَّهْیِ عَنِ الذَّبْحِ قَبْلَ الصَّلَاةِ ، لَا قَبْلَ ذَبْحِهٖ، وَهُوَ لَا یَجُوْزُ اَنْ یَنْهَاهُمْ عَنِ الذَّبْحِ قَبْلَ اَنْ یُصَلِّیَ اِلَّا وَهُوَ یُرِیْدُ بِذٰلِكَ اِعْلَامَهُمْ اِبَاحَةَ الذَّبْحِ لَهُمْ بَعْدَ

مَا يُصَلِّي ، وَإِلَّا لَمْ يَكُنْ لِذِكْرِهِ الصَّلَاةَ مَعْنًى .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ غَيْرِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا يُوَافِقُ هٰذَا .

۲۰۶۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابیؓ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز عید ادا کرنے سے پہلے بکری کا چھ ماہ کا بچہ ذبح کرلیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بعد یہ کسی کے لئے یہ جائز نہیں اور آپ نے نماز عید سے پہلے ذبح سے ممانعت فرمائی۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں: اس روایت سے معلوم ہوا کہ نہی سے مقصود عید کی نماز سے پہلے ذبح کی ممانعت ہے یہ مراد نہیں کہ آپ کے ذبح سے پہلے کوئی جانور ذبح نہ کیا جائے اور نماز پڑھنے سے پہلے ممانعت ذبح کا صاف مطلب یہ ہے نماز عید سے پہلے ذبح جائز نہ ہوگا آپ کے اعلان کا مقصد یہ تھا کہ نماز کے بعد ذبح کیا جائے ورنہ اس موقعہ پر نماز کے تذکرہ کا کوئی مطلب نہیں اور حضرت جابرؓ کے علاوہ دیگر صحابہ سے بھی اس معنی کی موافقت منقول ہے۔(روایت براءؓ ملاحظہ ہو)

تخریج : مسند احمد ۳۶٤/۳۔

۲۰۶۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَضْحٰى إِلَى الْبَقِيعِ ، فَبَدَأَ ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ نُسُكِنَا فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا، أَنْ نَبْدَأَ بِالصَّلَاةِ ، ثُمَّ نَرْجِعَ ، فَنَنْحَرَ ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ ، فَقَدْ وَافَقَ سُنَّتَنَا ، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذٰلِكَ ، فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ عَجَّلَهٗ لِأَهْلِهٖ ، لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ .فَقَامَ خَالِيْ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّيْ ذَبَحْتُ ، وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ ، فَقَالَ اذْبَحْهَا ، وَلَا تُجْزِءُ ، أَوْ لَا تُوْفِي ، عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ .

۲۰۶۵: شعبی نے حضرت براءؓ سے روایت کی ہے تو وہ کہنے لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالاضحیٰ کے دن بقیع کی طرف تشریف لائے آپ نے پہلے دو رکعت نماز ادا فرمائی پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا ہماری آج کی اولین عبادت یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں گے پھر واپس جا کر قربانی کریں گے پس جس نے ایسا کیا اس نے ہمارے طریقہ کی موافقت کی اور جس نے اس سے پہلے ذبح کیا تو وہ محض گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لئے جلدی تیار کیا قربانی سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔میرے ماموں کھڑے ہوئے اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ذبح کر چکا ہوں اور میرے پاس ایک چھ ماہ کا بکری کا بچہ ہے جو ایک سال عمر والے سے بہتر ہے آپ نے فرمایا تم اسے ذبح کر دو اور یہ تمہارے بعد کسی کے لئے جائز نہیں ہے یا فرمایا کسی کے لئے کافی نہیں۔

تخریج : بخاری فی العیدین باب ۸/۳' والاضاحی باب ۱/۱۱' مسلم فی الاضاحی ۷' مسند احمد ۲۸۲/٤۔

٦٠٦٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ :أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ ، وَمَنْصُورٌ ، وَدَاوُدَ ، وَابْنُ عَوْنٍ ، وَمُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ .وَهٰذَا حَدِيْثُ زُبَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ هَاهُنَا يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ ، عِنْدَ سَارِيَةٍ فِي الْمَسْجِدِ ، وَلَوْ كُنْتُ قَرِيْبًا مِنْهَا ، لَأَخْبَرْتُكُمْ بِمَوْضِعِهَا ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

٦٠٦٦: زبید نے شعیب سے روایت کی ہے کہ وہ مسجد کے ستون کے پاس حضرت براءؓ کی طرف سے بیان کرر ہے تھے اگر میں ان سے قریب ہوتا تو تمہیں اس کی جگہ بتا دیتا پھر اس کی مثل روایت بیان کی ہے۔

٦٠٦٧: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ اذْبَحْهَا ، وَلَا تُزَكِّي جَذَعَةً بَعْدُ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ نُسُكِنَا فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا ، أَنْ نُصَلِّيَ ، ثُمَّ نَرْجِعَ ، فَنَنْحَرَ ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ ، فَقَدْ وَافَقَ سُنَّتَنَا . فَأَخْبَرَ أَنَّ النُّسُكَ فِيْ يَوْمِ النَّحْرِ ، هُوَ صَلَاةٌ ، ثُمَّ الذَّبْحُ بَعْدَهَا .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَا يَحِلُّ بِهِ الذَّبْحُ ، هُوَ الصَّلَاةُ ، لَا ذَبْحُ الْإِمَامِ الَّذِيْ يَكُوْنُ بَعْدَهَا ، وَعَلٰى أَنَّ حُكْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ، خِلَافُ حُكْمِ النَّحْرِ قَبْلَهَا .وَقَدْ رَوَى مِثْلَ هٰذَا أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، غَيْرُ الْبَرَاءِ .

٦٠٦٧: زبیر نے شعبی سے انہوں نے حضرت براءؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے مگر اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں اب اس کو ذبح کرلو اور آئندہ کوئی چھ ماہ کا بکرا مت ذبح کر کرنا (قربانی کے لئے) امام طحاویؒ فرماتے ہیں: اس روایت میں آپ ﷺ کا ارشاد آج کے دن ہمارا پہلا عبادت کا عمل نماز ادا کرنا اور پھر واپس لوٹنا ہے اور بعد ازیں ہم قربانی کریں گے جس نے اس طرح کیا اس نے ہمارے طریقہ کی موافقت کی ۔اس سے بتلا دیا گیا عیدالاضحیٰ کے دن پہلا عبادت والا کام نماز عید ہے پھر اس کے بعد ذبح ہے اس سے یہ ثبوت مہیا ہوگیا کہ ذبح کو حلال کرنے والی نماز عید ہے امام کا ذبح کرنا نہیں اور نماز سے پہلے ذبح اور بعد ذبح کا فرق ہے اور اس کو دیگر حضرات صحابہ کرامؓ سے حضرت براءؓ کے علاوہ نقل کیا ہے۔

٦٠٦٨: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ، فَمَرَّ بِقَوْمٍ قَدْ ذَبَحُوْا قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ ، فَإِذَا صَلَّيْنَا ، فَمَنْ شَاءَ

ذَبَحَ، وَمَنْ شَاءَ فَلَا يَذْبَحْ .

۶۰۶۸: اسود بن قیس نے حضرت جندبؓ سے روایت کیا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قربانی کے دن موجود تھا آپ کا گزر ان لوگوں کے پاس سے ہوا جنہوں نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تھی تو آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کی ہو وہ قربانی دوبارہ کرے۔ جب ہم نماز ادا کر لیں گے تو جو چاہے ذبح کرے اور جو چاہے ذبح نہ کرے۔

۶۰۶۹: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ جُنْدُبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ ، فَلْيُعِدْ اُخْرَى مَكَانَهَا ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ ، فَلْيَذْبَحْ .

۶۰۶۹: اسود بن قیس نے حضرت جندب بن عبداللہؓ سے روایت کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا جو آدمی نماز عید سے پہلے ذبح کرتے وہ وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے ذبح نہ کی ہو وہ ذبح کرے۔

تخریج : بخاری فی الاضاحی باب۱۲، والذبائح باب۱۲۔۱۷، والتوحید باب۱۳، والمسلم فی الاضاحی روایت ۱، ۲، ۳، ترمذی فی الاضاحی باب۱۲، نسائی فی الضحایا باب۴، ۱۷، ابن ماجه فی الاضاحی باب۱۲۔

۶۰۷۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، سَمِعَ جُنْدُبًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : شَهِدْتُ الْاَضْحَى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَعَلِمَ اَنَّ نَاسًا ذَبَحُوْا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ ، فَلْيُعِدْ ، وَمَنْ لَا ، فَلْيَذْبَحْ ، عَلَى اسْمِ اللّٰهِ .

۶۰۷۰: اسود بن قیس نے حضرت جندبؓ کو کہتے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید قربانی میں موجود تھا آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ کچھ لوگوں نے نماز سے پہلے قربانیاں کر لی ہیں تو آپ نے فرمایا جس نے ذبح کر لیا وہ دوبارہ لوٹائے اور جس نے ذبح نہیں کیا وہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۶۰۷۱: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ :شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّى بِالنَّاسِ الْعِيْدَ ، فَاِذَا هُوَ بِغَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ ، فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ ، فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ .

۶۰۷۱: اسود بن قیس نے جندب بن سفیانؓ سے روایت کی ہے کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز عید میں موجود تھا۔ اچانک آپ نے دیکھا کہ ایک بکری ذبح شدہ پڑی ہے تو آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا وہ صرف گوشت کی بکری ہے یعنی گوشت کھانے کے لئے اس کو ذبح کیا گیا ہے اور جس نے ذبح نہیں کیا وہ اللہ

تعالیٰ کے نام پر ذبح کرے۔

۶۰۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَمَّادٌ :وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَنَسٍ ، وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى ، ثُمَّ خَطَبَ ، فَأَمَرَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَنْ يُعِيدَ ذَبْحًا . قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ :فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الذَّبْحِ ، يَوْمَ النَّحْرِ ، هُوَ مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ ، لَا مِنْ بَعْدِ ذَبْحِ الْإِمَامِ .فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ ، مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ .فَأَمَّا مَا يَدُلُّ عَلَيْهِ النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ ، فَإِنَّا رَأَيْنَا الْأَصْلَ الْمُجْمَعَ عَلَيْهِ أَنَّ الْإِمَامَ لَوْ لَمْ يَنْحَرْ أَصْلًا ، لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ بِمُسْقِطٍ عَنِ النَّاسِ النَّحْرَ ، وَلَا بِمَانِعٍ لَهُمْ مِنَ النَّحْرِ فِي ذٰلِكَ الْعَامِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ أَبِي سَرِيحَةَ ،

۶۰۷۲: محمد نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز عید ادا فرمائی پھر خطبہ دیا اور حکم فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا ہے وہ دوبارہ ذبح کرے۔ محمد نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز عید ادا فرمائی پھر خطبہ دیا اور حکم فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا ہے وہ دوبارہ ذبح کرے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: ان روایات سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ذبح کا وقت نماز کے بعد ہے امام کے ذبح کرنے کے بعد نہیں آثار کو سامنے رکھ کر اس باب کا یہی حکم ہے۔ قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ سب کے نزدیک اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر امام سرے سے قربانی ہی نہ کرے تو اس سے لوگوں کے ذمے سے قربانی ساقط نہ ہوگی اور نہ ہی اس کا ذبح نہ کرنا لوگوں کی قربانی میں اس حال میں رکاوٹ بنے گا اور یہ بات حذیفہ بن اسید ابی شریح کے اثر سے بھی ثابت ہے۔

۶۰۷۳: مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ :ثَنَا أَشْهَلُ بْنُ حَاتِمٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، كَانَا لَا يُضَحِّيَانِ .قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ :أَفَتَرَى مَا ضَحَّى فِي تِلْكَ السِّنِينَ أَحَدٌ ، إِذْ كَانَ إِمَامُهُمْ لَمْ يُضَحِّ ، أَوَ لَا تَرَى أَنَّ إِمَامًا لَوْ تَشَاغَلَ يَوْمَ النَّحْرِ بِقِتَالِ عَدُوٍّ أَوْ غَيْرِهِ، فَشَغَلَهُ ذٰلِكَ عَنِ النَّحْرِ ، أَمَا لِغَيْرِهِ مِمَّنْ أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ ، فَلَهُ أَنْ يُضَحِّيَ ؟ فَإِنْ قَالَ :إِنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُضَحِّيَ فِي عَامِهِ ذٰلِكَ ، خَرَجَ بِهٰذَا مِنْ قَوْلِ الْأَئِمَّةِ .وَإِنْ قَالَ :لِلنَّاسِ أَنْ يُضَحُّوا إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ لِذَهَابِ وَقْتِ الصَّلَاةِ ، فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ مَا يَحِلُّ بِهِ النَّحْرُ ، مَا كَانَ فِي وَقْتِ صَلَاةِ الْعِيدِ ، فَإِنَّمَا هُوَ الصَّلَاةُ ، لَا نَحْرُ الْإِمَامِ ، فَإِذَا صَلَّى الْإِمَامُ ، حَلَّ النَّحْرُ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْحَرَ .أَوَ لَا تَرَى أَنَّ الْإِمَامَ لَوْ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ لَمْ

يُجْزِهِ ذٰلِكَ ، وَكَذٰلِكَ سَائِرُ النَّاسِ .فَكَانَ الْإِمَامُ وَغَيْرُهُ -فِي الذَّبْحِ قَبْلَ الصَّلَاةِ -سَوَاءً فِيْ أَنْ لَا يُجْزِئَهُمْ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ الْإِمَامُ ، وَسَائِرُ النَّاسِ أَيْضًا ، سَوَاءً فِي الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلَاةِ .فَكَمَا كَانَ ذَبْحُ الْإِمَامِ بَعْدَ الصَّلَاةِ يُجْزِئُهُ، فَكَذٰلِكَ ذَبْحُ سَائِرِ النَّاسِ بَعْدَ الصَّلَاةِ يُجْزِئُهُمْ .هٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۶۰۷۳: شعبی نے ابی شریح سے نقل کیا کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بعض اوقات قربانی نہ کرتے تھے یعنی قربانی کی سکت نہ ہونے کی وجہ سے۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں: کیا تمہارا خیال یہ ہے کہ جن سالوں میں ان حضرات نے قربانی نہیں کی تو کیا کسی نے بھی قربانی نہیں کی اس لئے کہ ان کے امام نے قربانی نہیں کی یا تم نے کہیں یہ بات پائی ہو کہ امام عید قربان کے دن دشمن کے ساتھ لڑائی وغیرہ میں مشغول رہا جس سے وہ قربانی نہ کرسکا تو کیا ان کے علاوہ دوسرے بھی قربانی نہیں کریں گے۔اس سال کسی کو بھی قربانی نہ کرنی چاہئے اس سے وہ قربانی نہ کرنے والا امت کے قول سے نکل گیا اور اگر اس نے لوگوں کو کہا کہ وہ قربانی کرلیں جبکہ سورج ڈھل جائے اور نماز کا وقت چلا جائے تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جب تک نماز عید کا وقت ہے اس وقت تک قربانی درست نہیں تو درحقیقت نماز عید ہی قربانی کے لئے رکاوٹ ہے امام کا ذبح کرنا نہیں جب امام نے نماز پڑھ لی تو ذبح کرنا جائز ہوگیا جو شخص کہ قربانی کرنا چاہتا ہو ذرا توجہ تو کریں کہ امام اگر نماز پڑھانے سے پہلے خود قربانی کرلے تو اس کی بھی درست نہیں اور دوسرے لوگ بھی حکم میں اسی طرح ہیں۔ میں امام اور غیر امام نماز سے پہلے قربانی کے ناجائز ہونے میں برابر ہیں۔ پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ امام اور دوسرے لوگ نماز کے بعد ذبح میں برابر ہیں پس جس طرح امام کا ذبیحہ نماز کے بعد اس لئے کافی ہے اسی طرح بقیہ لوگوں کا ذبیحہ بھی نماز کے بعد ان کے لئے کافی ہے قیاس کا یہی تقاضا ہے ہمارے امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْبَدَنَةِ، عَنْ كَمْ تُجْزِءُ فِي الضَّحَايَا وَالْهَدَايَا

اُونٹ وگائے کی قربانی کتنے آدمیوں کی طرف سے

بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ قربانی و ہدی کے اونٹ میں دس آدمی شریک ہو سکتے ہیں اس قول کو ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی: کا قول یہ ہے کہ قربانی وہدی کے جانور میں زیادہ سے زیادہ سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ ائمہ احناف نے اسی قول کو اختیار کیا ہے اور اس قول کو تمام فقہاء اور جلیل القدر تابعین عطاء طاوس، سالم، حسن ثوری رحمہم اللہ نے اختیار کیا۔
(المغنی ج ۸ ص ۶۷۰)

۶۰۷۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَا :خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ يُرِيْدُ زِيَارَةَ الْبَيْتِ، وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ، وَكَانَ الْهَدْيُ سَبْعِيْنَ بَدَنَةً، وَكَانَ النَّاسُ سَبْعَمِائَةِ رَجُلٍ، وَكَانَتْ كُلُّ بَدَنَةٍ عَنْ عَشَرَةٍ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى أَنَّ الْبَدَنَةَ تُجْزِءُ فِي الْهَدَايَا وَالضَّحَايَا عَنْ عَشَرَةٍ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَا تُجْزِءُ الْبَدَنَةُ اِلَّا عَنْ سَبْعَةٍ، وَقَالُوْا : قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْرِ الْبُدْنِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، مَا يُخَالِفُ هٰذَا .وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ

۶۰۷۴: عروہ بن زبیر نے مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال بیت اللہ شریف کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے اور اپنے ساتھ ہدی کے جانور بھی لے لئے ہدی کے جانوروں کی تعداد ستر تھی اور لوگوں کی تعداد سات سو تھی اور ہر اونٹ دس کی طرف سے تھا۔ کچھ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ قربانی اور ہدی کا اونٹ دس آدمیوں کی طرف سے ہوسکتا ہے دلیل میں انہوں نے یہ روایت پیش کی۔ دوسروں نے کہا اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے ہوسکتا ہے اور اس سلسلے میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیبیہ کے دن اونٹوں کے ذبح کے سلسلے میں اور روایات بھی وارد ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

۶۰۷۵: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ :ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُمْ نَحَرُوْا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ،

وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ .

٦٠٧٥: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے حدیبیہ کے دن گائے اور اونٹ سات سات آدمیوں کی طرف سے ذبح کئے۔

تخریج : مسلم فی الحج روایت ۳۵۰، ۳۵۲' ترمذی فی الاضاحی باب۸' ۹' نسائی فی الضحایا باب۱۶' ابو داؤد فی الاضاحی باب۵'مالك فی الاضاحی حدیث۹۔

٦٠٧٦: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

٦٠٧٦: ابن وہب کہتے ہیں کہ مالک نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

٦٠٧٧: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، وَأَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةِ نَفَرٍ فَقِيلَ لِجَابِرٍ :رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :وَالْبَقَرَةُ ؟ قَالَ هِيَ مِثْلُهَا .وَحَضَرَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ :وَنَحَرْنَا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ بَدَنَةً .

٦٠٧٧: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے ذبح کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا گائے کا کیا حکم ہے تو فرمایا وہ اونٹ کی مثل ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ حدیبیہ والے سال موجود تھے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس دن ستر اونٹوں کی قربانی کی۔

٦٠٧٨: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ :ثَنَا أَبِي، قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ ، سَبْعِينَ بَدَنَةً فَأَمَرَنَا أَنْ يَشْتَرِكَ مِنَّا سَبْعَةٌ فِي الْبَدَنَةِ .

٦٠٧٨: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ والے سال ستر اونٹ ذبح کئے اور ہمیں حکم دیا کہ اونٹ میں ہم سات آدمی شریک ہو جائیں۔

٦٠٧٩: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :نَحَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ بَدَنَةً ، الْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ .

٦٠٧٩: سلیمان بن قیس کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ستر اونٹ قربان کئے ایک اونٹ سات کی طرف سے۔

۶۰۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَانَ بْنَ يَزِيْدَ ، يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : الْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ .فَهٰذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا ذَكَرْنَا ، وَهُوَ كَانَ مَعَهُ، حِيْنَئِذٍ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ قَوْلِهِمَا ، مَا يُوَافِقُ هٰذَا فِي الْبُدْنَةِ أَنَّهَا عَنْ سَبْعَةٍ .

۶۰۸۰: قتادہ نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے۔ یہ جابر بن عبداللہ بتا رہے ہیں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے یہ اس وقت آپ کے ساتھ تھے علیؓ اور عبداللہ ابن مسعود ؓ کا بھی قول یہی ہے کہ اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے ہے۔

۶۰۸۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ عِيْسَى بْنِ أَبِيْ عَزَّةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَا :الْبُدْنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ ، وَالْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ .وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَحْكِيْهِ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرَضِيَ عَنْهُمْ .

۶۰۸۱: عامر نے حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہؓ سے روایت کی کہ اونٹ سات کی طرف سے ہے اور گائے بھی سات کی طرف سے ہوگی اور یہی بات حضرت انسؓ نے اصحاب رسولؐ کے متعلق بیان کی ہے۔

۶۰۸۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ هِلَالٍ ، قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَشْتَرِكُوْنَ سَبْعَةً فِي الْبُدْنَةِ مِنَ الْإِبِلِ ، وَالسَّبْعَةُ فِي الْبَدَنَةِ مِنَ الْبَقَرِ .فَهٰذَا مَذْهَبُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ ، فِي الْبَدَنَةِ ، يُوَافِقُ مَا رُوِيَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَا مَا رُوِيَ عَنِ الْمِسْوَرِ ، وَمَرْوَانَ ، فَهُوَ أَوْلٰى مِنْهُ .وَلَمَّا اخْتَلَفُوْا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا ذَكَرْنَا ، رَجَعْنَا إِلٰى مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، مِمَّا سِوٰى مَا نَحَرَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ .

۶۰۸۲: قتادہ نے حضرت انسؓ سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سات سات ایک اونٹ میں شریک ہو جاتے اور سات ہی گائے میں۔ یہ اصحاب رسول ﷺ کا مذہب تو حضرت جابرؓ کی روایت کے مطابق ہے اس طرح نہیں جیسا کہ مسور اور مروان نے نقل کیا حضرت جابرؓ کی روایت بھی ان کی روایت سے اعلیٰ ہے اب جبکہ اصحاب رسول سے یہ مختلف روایات آ گئیں اب ہم ان روایات کی طرف رجوع کرتے ہیں جو حدیبیہ کے دن ذبح کے متعلق وارد

ہیں۔

۶۰۸۳: فَإِذَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِي ، قَالَ :ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ فَرٍّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :إِنَّ عَلَيَّ نَاقَةً وَقَدْ غَرُبَتْ عَنِّيْ فَقَالَ اشْتَرِ سَبْعًا مِنَ الْغَنَمِ . أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِنَّمَا عَدَلَهَا بِسَبْعٍ مِنَ الْغَنَمِ ، مِمَّا يُجْزِءُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ عَنْ رَجُلٍ ، وَلَمْ يَعْدِلْهَا بِعَشْرٍ مِنَ الْغَنَمِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى تَصْحِيْحِ مَا رَوَى جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ ، لَا مَا رَوَى الْمِسْوَرُ ، فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْبَقَرَةَ لَا تُجْزِءُ فِي الْأُضْحِيَّةِ ، عَنْ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ وَهِيَ مِنَ الْبُدْنِ بِاتِّفَاقِهِمْ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ تَكُوْنَ النَّاقَةُ مِثْلَهَا ، وَلَا تُجْزِءُ عَنْ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :إِنَّ النَّاقَةَ وَإِنْ كَانَتْ بَدَنَةً كَمَا أَنَّ الْبَقَرَةَ بَدَنَةٌ ، فَإِنَّ النَّاقَةَ أَعْلَى مِنَ الْبَقَرَةِ فِي السَّمَانَةِ وَالرِّفْعَةِ .قِيْلَ لَهُ :إِنَّهَا وَإِنْ كَانَتْ كَمَا ذَكَرْت ، فَإِنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ وَاجِبٍ لَك بِهِ عَلَيْنَا حُجَّةٌ .أَلَا تَرَى أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْبَقَرَةَ الْوُسْطَى ، تُجْزِءُ عَنْ سَبْعَةٍ وَكَذٰلِكَ مَا هُوَ دُوْنَهَا ، وَمَا هُوَ أَرْفَعُ مِنْهَا .وَكَذٰلِكَ النَّاقَةُ تُجْزِءُ عَنْ سَبْعَةٍ ، أَوْ عَنْ عَشْرَةٍ ، رَفِيْعَةً كَانَتْ أَوْ دُوْنَ ذٰلِكَ .فَلَمْ يَكُنِ السِّمَنُ وَالرِّفْعَةُ ، مِمَّا يُمَيِّزُ بِهِ بَعْضُ الْبَقَرِ عَنْ بَعْضٍ ، وَلَا بَعْضُ الْإِبِلِ عَنْ بَعْضٍ ، فِيْمَا تُجْزِءُ فِي الْهَدْيِ وَالْأَضَاحِيِّ .بَلْ كَانَ حُكْمُ ذٰلِكَ كُلِّهِ حُكْمًا وَاحِدًا يُجْزِءُ عَنْ عَدَدٍ وَاحِدٍ .فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ ، وَكَانَتِ الْإِبِلُ وَالْبَقَرُ بُدْنًا كُلَّهَا ، ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَهَا حُكْمٌ وَاحِدٌ ، وَأَنَّ بَعْضَهَا لَا يُجْزِءُ أَكْثَرَ مِمَّا يُجْزِءُ عَنْهُ الْبَعْضُ الْبَاقِي ، وَإِنْ زَادَ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ فِي السِّمَنِ وَالرِّفْعَةِ .فَلَمَّا كَانَتِ الْبَقَرَةُ لَا تُجْزِءُ عَنْ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ ، كَانَتْ النَّاقَةُ أَيْضًا كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ لَا تُجْزِءُ عَنْ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ ، قِيَاسًا وَنَظَرًا ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۶۰۸۳: عطاء نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے یہ سوال کیا کہ اگر مجھ پر ایک اونٹ لازم ہو اور وہ غائب ہو جائے تو کیا میں اس کے بدلے سات بکریاں خرید سکتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا سات بکریاں خرید لو۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس روایت میں ایک اونٹ کو سات بکریوں کے برابر قرار دیا ہے جو کہ ہر ایک آدمی کی طرف سے ایک ہو جائے گی دس بکریوں کے برابر قرار نہیں دیا۔ اس سے جابرؓ کی روایت کی درستگی ظاہر ہوگئی نہ کہ

مسور کی روایت۔ آثار کو سامنے رکھ کر اس باب کا یہی حکم ہے۔ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ گائے کی قربانی میں سات سے زیادہ شریک نہیں ہو سکتے اور گائے کا بدنہ میں سے ہونا قطعی ہے پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اونٹ جو کہ بدنہ ہے اس کا حکم بھی یہی ہونا چاہئے کہ وہ سات سے زیادہ کی طرف سے جائز نہ ہو۔ اگر کوئی یہ سوال کرے کہ گائے اگرچہ بدنہ میں شامل ہے لیکن اونٹ اس سے اعلیٰ اور موٹاپے میں زیادہ ہے۔ ان کو جواب میں کہا جائے گا کہ آپ کے اس سوال سے ہمارے خلاف کچھ بھی ثابت نہیں ہوتا۔ دیکھیں درمیانی قسم کی گائے سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے اور کم درجہ کی گائے بھی سات کی طرف سے جائز ہے۔ حالانکہ وہ اس سے موٹاپے میں کم ہے اور درمیانی گائے موٹاپے میں زیادہ ہے اسی طرح اونٹنی سات کی طرف سے بالاتفاق اور دس کی طرف سے بقول تمہارے جائز ہے خواہ موٹی یا پتلی۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ موٹاپا اور قیمت کی بلندی جب گائے ایک دوسرے سے فرق ہونے کے باوجود حکم کو نہیں بدل سکتی اسی طرح اونٹوں میں بھی خواہ وہ قربانی کے ہوں یا ہدی کے ہوں سب کا حکم ایک ہی ہے کہ اتنی تعداد کے لئے کافی ہوگی جب بدنہ ہونے میں دونوں شریک ہیں تو ان کا حکم بھی ایک ہی ہے اگرچہ ان میں موٹاپے اور قیمت کی بلندی کے اعتبار سے باہمی فرق ہو تو جب گائے سات سے زائد آدمیوں کی طرف سے نہیں ہو سکتی تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اونٹنی بھی سات سے زائد کی طرف نہ ہو۔ یہی قول امام ابوحنیفہ، ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا ہے۔

بَابُ الشَّاةِ، عَنْ كَمْ تُجْزِءُ أَنْ يُضَحَّى بِهَا ؟

بکری کتنے آدمیوں کی طرف سے؟

بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ ایک بکری کئی آدمیوں کی طرف سے بطور قربانی ذبح کی جاسکتی ہے خواہ وہ ایک گھر کے افراد ہوں یا کئی گھروں سے متعلق ہوں۔

فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ ایک بکری صرف ایک آدمی کی طرف سے ذبح کی جاسکتی ہے اس قول کو ائمہ احناف رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

۶۰۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ :ثَنَا عَمِّي ح .

۶۰۸۴: احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب کہتے ہیں میرے چچا نے مجھے بیان کیا۔

۶۰۸۵: وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُو زُرْعَةَ ، قَالَا :ثَنَا حَيْوَةُ ، عَنْ أَبِي صَخْرٍ الْمَدَنِيِّ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ ، وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ ، وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ ، فَأُتِيَ بِهٖ لِيُضَحِّيَ بِهٖ .ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ ، هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ، ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ، ثُمَّ ذَبَحَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ، وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحَّى بِهٖ .

۶۰۸۵: ربیع جیزی نے اپنی سند سے عروہ بن زبیر سے اور انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک سینگوں والا مینڈھا لایا جائے جو کہ سیاہی میں چلتا ہو اور سیاہی میں دیکھتا ہے اور سیاہی میں بیٹھتا ہو۔ چنانچہ وہ مینڈھا قربانی کے لئے لایا گیا پھر فرمایا۔اے عائشہ رضی اللہ عنہا چھری لاؤ پھر فرمایا اس کو پتھر پر تیز کرو میں نے اس کو پتھر پر تیز کر دیا تو آپ نے اس چھری کو لیا اور مینڈھے کو پکڑ کر لٹایا تو اس کو ذبح کرتے ہوئے یہ دعا پڑھی۔ بسم اللہ اللھم...... اللہ تعالیٰ کے نام سے میں اس کو ذبح کرتا ہوں اے اللہ اس کو قبول فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پھر آپ نے اس کی قربانی دی۔

تخریج : مسلم فی الاضاحی حدیث ۱۹، ابو داؤد فی الاضاحی باب۳، ترمذی فی الاضاحی باب ٤، مسند احمد ۷۸/۶۔

۶۰۸۶: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَوْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا ضَحَّى ، اشْتَرٰى كَبْشَيْنِ عَظِيْمَيْنِ سَمِيْنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ مَوْجُوْءَ يْنِ ، يَذْبَحُ أَحَدَهُمَا عَنْ أُمَّتِهٖ، مَنْ شَهِدَ مِنْهُمْ بِالتَّوْحِيدِ ، وَشَهِدَ لَهٗ بِالْبَلَاغِ ، وَالْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ .

۶۰۸۶: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابو ہریرہؓ یا حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب قربانی کرتے تو دو موٹے موٹے بڑے سینگوں والے خصی چتکبرے مینڈھے خریدتے۔ ایک اپنی امت کی طرف سے جو کہ توحید کی گواہی دینے والے ہیں اور آپ کے پیغام پہنچنے کی گواہی دینے والے ہیں ان لوگوں کی طرف سے اور دوسرا اپنی اور اپنے گھر والوں کی طرف سے قربانی فرماتے۔

تخریج: ابو داؤد فی الاضاحی باب ٤' ابن ماجه فی الاضاحی باب ١' مسند احمد جلد٦/ ٢٢٠۔

۶۰۸۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا ضَحَّى ، اشْتَرٰى كَبْشَيْنِ عَظِيْمَيْنِ أَمْلَحَيْنِ ، حَتّٰى اِذَا خَطَبَ النَّاسَ وَصَلّٰى أُتِيَ بِأَحَدِهِمَا وَهُوَ قَائِمٌ فِيْ مُصَلَّاهُ، فَذَبَحَهُ بِيَدِهٖ، ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰذَا عَنْ أُمَّتِيْ جَمِيْعًا ، مَنْ شَهِدَ لَكَ بِالتَّوْحِيدِ ، وَشَهِدَ لِيْ بِالْبَلَاغِ .ثُمَّ يُؤْتٰى بِالْآخَرِ فَيَذْبَحُهُ ثُمَّ يَقُوْلُ :اللّٰهُمَّ هٰذَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ يَجْمَعُهُمَا جَمِيْعًا ، وَيَأْكُلُ هُوَ وَأَهْلُهٗ مِنْهُمَا . قَالَ فَمَكَثْنَا سِنِيْنَ لَيْسَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ يُضَحِّيْ قَدْ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْنَةَ وَالْغُرْمَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۰۸۷: علی ابن حسین نے حضرت ابو رافع سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب قربانی کرتے تو دو بڑے موٹے چتکبرے مینڈھے خریدتے جب لوگوں کو نماز پڑھا کر اور خطبہ دے کر فارغ ہوتے تو ایک کو لایا جاتا جبکہ آپ ابھی عیدگاہ میں تشریف فرما ہوتے اور اپنے دست مبارک سے اس کو ذبح کرتے اور پھر یہ دعا پڑھتے اللھم...... اے اللہ یہ میری تمام امت کے ان لوگوں کے لئے ہے جو توحید کی گواہی دینے والے اور میرے پیغام پہنچانے کی گواہی دینے والے ہیں پھر دوسرے کو لایا جاتا اور اس کو آپ ذبح کر کے یوں دعا کرتے اللھم ہذا...... اے اللہ یہ محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کی طرف سے ہے پھر ان دونوں کا گوشت اکٹھا کرتے اور آپ خود اور گھر والے کھاتے تھے ابو رافع کہتے ہیں کہ ہمارے کئی سال ایسے گزرے کہ بنی ہاشم میں سے کوئی بھی قربانی نہیں کرتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے مشقت کو ہٹا دیا اور رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے تاوان سے کفایت کر دی۔

تخریج: بنحوه ابن ماجه باب ١' مسند احمد جلد٦/٨۔

۶۰۸۸: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَفَّانُ ، ح .

۶۰۸۸: ابراہیم بن مرزوق نے عفان سے روایت کی۔

۶۰۸۹: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَا :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ عَظِيْمَيْنِ أَقْرَنَيْنِ مَوْجُوْءَ يْنِ ، فَأَضْجَعَ أَحَدَهُمَا وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، اللّٰهُمَّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهٖ، مَنْ شَهِدَ لَكَ بِالتَّوْحِيدِ ، وَشَهِدَ لِيْ بِالْبَلَاغِ .

۶۰۸۹: محمد بن خزیمہ نے اپنی سند کے ساتھ عبدالرحمٰن بن جابر اور انہوں نے اپنے والد سے روایت بیان کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس دو بڑے بڑے چتکبرے بڑے سینگوں والے خصی مینڈھے لائے گئے پس آپ ﷺ نے ایک کو لٹایا اور بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھی اللھم...... اے اللہ یہ محمد ﷺ اور آپ کی امت کے توحید اور پیغام رسالت پہنچنے کی گواہی دینے والوں کی طرف سے ہے۔

۶۰۹۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ ، عَنْ أَبِيْ عَيَّاشٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : ضَحَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ .فَقَالَ -حِيْنَ وَجَّهَهُمَا -وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ اللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهٖ ثُمَّ سَمَّى وَكَبَّرَ وَذَبَحَ .

۶۰۹۰: ابو عیاش نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن دو دنبوں کی قربانی کی جب دونوں کو لٹایا تو زبان پر یہ الفاظ تھے۔ وجھت وجھی...... میں نے اپنے چہرے کا رخ اس ذات کی طرف کر لیا جو آسمان و زمین کو پیدا کرنے والی ہے یہ آیت آخر تک پڑھی اور یہ دعا بھی فرمائی۔ اے اللہ یہ تیری طرف سے ہے اور تیری رضامندی کے لئے ہے اس کو محمد ﷺ اور ان کی امت کی طرف سے قبول فرما پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا۔

۶۰۹۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، صَلَّى لِلنَّاسِ يَوْمَ النَّحْرِ .فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ وَصَلَاتِهٖ، دَعَا بِكَبْشٍ ، فَذَبَحَهُ هُوَ بِنَفْسِهٖ، وَقَالَ بِسْمِ

اللّٰهِ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، اللّٰهُمَّ عَنِّیْ وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي .

۲۰۹۱: مطلب بن عبداللہ اور بنی سلمہ کے ایک آدمی نے بیان کیا کہ جابر بن عبداللہؓ نے بتلایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو عید قربانی کے دن نماز پڑھائی جب آپ نماز اور خطبہ سے فارغ ہو چکے تو آپ نے ایک دنبہ منگوایا تو اس کو اپنے دست اقدس سے ذبح کیا اور ذبح کرتے ہوئے یہ دعا پڑھی اللہ کے نام اللہ بہت بڑے ہیں اے اللہ میری طرف سے قبول فرما اور میری امت کے ان لوگوں کی طرف سے جنہوں نے قربانی نہیں کی۔

۲۰۹۲: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا أَبُو اِبْرَاهِيمَ التَّرْجُمَانِيُّ قَالَ :ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَّى بِكَبْشٍ أَقْرَنَ ، ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّیْ ، وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الشَّاةَ ، لَا بَأْسَ أَنْ -يُضَحَّى بِهَا عَنِ الْجَمَاعَةِ ، وَإِنْ كَثُرُوْا ، وَافْتَرَقَ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ عَلَى فِرْقَتَيْنِ :فَقَالَتْ فِرْقَةٌ :لَا تُجْزِءُ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الَّذِيْنَ يُضَحَّى بِهَا عَنْهُمْ مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ وَاحِدٍ .وَقَالَتْ فِرْقَةٌ :إِنَّ ذٰلِكَ تُجْزِءُ ، كَانَ الْمُضَحَّى بِهَا عَنْهُمْ مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ وَاحِدٍ ، أَوْ مِنْ أَهْلِ أَبْيَاتٍ شَتَّى ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَّى بِالْكَبْشِ الَّذِي ضَحَّى بِهِ عَنْ جَمِيْعِ أُمَّتِهِ ، وَهُمْ أَهْلُ أَبْيَاتٍ شَتَّى ، فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ ثَابِتًا ، لِمَنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَهُوَ يُجْزِءُ عَمَّنْ أَجْزَأَهُ، بِذَبْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَثَبَتَ بِهٰذَا ، قَوْلُ الَّذِيْنَ قَالُوْا :يُضَحَّى بِهَا عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ ، وَعَنْ غَيْرِهِمْ .ثُمَّ كَانَ الْكَلَامُ بَيْنَ أَهْلِ هٰذَا الْقَوْلِ وَبَيْنَ الْفِرْقَةِ الَّتِي تُخَالِفُ هٰؤُلَاءِ جَمِيْعًا ، وَتَقُوْلُ :إِنَّ الشَّاةَ لَا تُجْزِءُ عَنْ أَكْثَرَ مِنْ وَاحِدٍ ، وَتَذْهَبُ إِلٰى أَنَّ مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِمَّا احْتَجَّتْ بِهِ الْفِرْقَتَانِ الْأُوْلَيَانِ لِقَوْلِهِمَا ، مَنْسُوْخٌ أَوْ مَخْصُوْصٌ .فَمَا دَلَّ عَلَى ذٰلِكَ أَنَّ الْكَبْشَ ، لَمَّا كَانَ يُجْزِءُ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، لَا وَقْتَ فِيْ ذٰلِكَ وَلَا عَدَدَ ، كَانَتِ الْبَقَرَةُ وَالْبَدَنَةُ أَحْرَى أَنْ تَكُوْنَا كَذٰلِكَ ، وَأَنْ تَكُوْنَا تَجْزِيَانِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، لَا وَقْتَ فِيْ ذٰلِكَ وَلَا عَدَدَ .ثُمَّ قَدْ رَوَيْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ ، مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْبَابِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا، مِنْ نَحْرِ أَصْحَابِهِ مَعَهُ الْجَزُوْرَ عَنْ سَبْعَةٍ ، وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ ، وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ عَلَى التَّوْقِيفِ مِنْهُ لَهُمْ ، عَلٰى أَنَّ الْبَقَرَةَ وَالْبَدَنَةَ ، لَا تُجْزِءُ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا عَنْ أَكْثَرَ مِمَّا ذُبِحَتْ عَنْهُ -يَوْمَئِذٍ ، وَتَوَاتَرَتْ عَنْهُمُ الرِّوَايَاتُ بِذٰلِكَ .

۶۰۹۲: عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری نے اپنے والد ابوسعید خدریؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک بڑے سینگوں والے مینڈھے کی قربانی کی پھر یہ دعا فرمائی۔ اللھم ھذا عنی...... اے اللہ یہ میری طرف سے اور امت کے قربانی نہ کرنے والے لوگوں کی طرف سے ہے۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: بعض لوگ کہتے ہیں بکری بھی کئی لوگوں کی طرف سے بطور قربانی دی جاسکتی ہے خواہ کتنے زیادہ ہوں پھر ان کے دو گروہ ہیں۔ نمبر۱ ایک ہی گھر کے افراد ہوں تو تب ایک قربانی ان کی طرف سے کفایت کر جائے گی۔ نمبر۲ ایک گھر کے ہوں یا کئی گھروں سے تعلق رکھتے ہوں تب بھی جائز ہے کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے تمام امت کی طرف سے قربانی کی اور وہ سب مختلف علاقوں سے متعلق ہیں۔ اگر یہ اسی طرح ثابت ہو تو وہ ان لوگوں کی طرف سے کفایت کرے گی جن کے لئے آپ کے ذبح کرنے سے کافی ہوئی۔ پس اس سے ان لوگوں کی بات ثابت ہوگئی جو کہتے ہیں کہ ایک گھر والوں اور ان کے علاوہ دوسروں کی طرف بھی قربانی کی جاسکتی ہے۔ پھر اس بات والوں کی ان سے بات چیت ہوئی جو ایک بکری کو ایک آدمی سے زائد کی طرف سے نہیں مانتے ہیں وہ ان دو گروہوں کی روایات کو منسوخ قرار دیتے ہیں یا آپ کی خصوصیت قرار دیتے ہیں اور اس پر دلالت یہ ہے کہ جب مینڈھا ایک سے زائد افراد کی طرف سے جائز ہے جو افراد کہ غیر متعین ہیں۔ تو گائے اور اونٹ کا کثیر افراد کے لئے ہونا بدرجہ اولیٰ ثابت ہو جائے گا۔ پھر ہم نے گزشتہ سطور میں جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اس کے خلاف روایات پائی ہیں کہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام کے ساتھ مل کر اونٹ و گائے سات کی طرف سے ذبح کیا اور آپ کا یہ عمل اس بات کی وضاحت کے لئے تھا کہ اونٹ اور گائے میں ان سات سے ایک فرد بھی اضافی نہیں ہوسکتا۔ جتنوں کی طرف سے ان کو ذبح کیا گیا۔ چنانچہ اس سلسلہ کی متواتر روایات نقل کی جاتی ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الاضاحی باب۸، ترمذی فی الاضاحی باب ۱۰، ۲/۱۰، مسند احمد ۳، ۸/۳۵۶۔

۶۰۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ :سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِى ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ تَمَّامٍ ، وَمَالِكِ بْنِ حُوَيْرِثٍ فِيْمَا يَحْسِبُ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ أَنَّ رَجُلًا اشْتَرٰى بَقَرَةً أُضْحِيَّةً فَنَتَجَهَا ، فَسَأَلَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :هَلْ لَا أُبْدِلُ مَكَانَهَا أُخْرٰى؟ فَقَالَ لَا ، وَلٰكِنْ اذْبَحْهَا وَوَلَدَهَا يَوْمَ النَّحْرِ ، عَنْ سَبْعَةٍ .

۶۰۹۳: سلمہ بن کھیل نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے قربانی کی گائے خریدی اس نے بچہ جن دیا تو اس آدمی نے حضرت علیؓ سے مسئلہ دریافت کیا۔ کیا میں اس کی جگہ اور نہ بدلوں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ لیکن اس گائے اور اس کے بچے دونوں کو قربانی کے دن ذبح کرلو اور یہ سات کی طرف سے کفایت کرے گی۔

۶۰۹۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلٌ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ رِبْعِى ، قَالَ :كَانَ

أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَقُوْلُوْنَ :الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ .

۶۰۹۴: ربعی کہتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کے صحابہ کرام یہ کہتے تھے گائے سات کی طرف سے ہے۔

۶۰۹۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِيْ حَصِيْنٍ ، ح .

۶۰۹۵: سفیان نے ابوحصین سے روایت کی ہے۔

۶۰۹۶: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِيْ حَصِيْنٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ .

۶۰۹۶: ابراہیم بن مرزوق نے اپنی سند سے ابومسعودؓ سے روایت کی ہے کہ گائے سات کی طرف سے ہے۔

۶۰۹۷: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ. فَلَمَّا جُعِلَتِ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ ، وَكَانَ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ وَقَفَ عَلَيْهِ، وَلَمْ يَجْعَلْ لَنَا أَنْ نَعْدُوَ ذٰلِكَ إِلٰى مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُ، كَانَتِ الشَّاةُ أَحْرٰى أَنْ لَا تُجْزِءَ عَنْ أَكْثَرَ مِمَّا تُجْزِءُ عَنْهُ الْبَقَرَةُ مِنْ ذٰلِكَ .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ الشَّاةَ لَا تُجْزِءُ عَنْ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ ، انْتَفٰى بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ قَالَ :إِنَّهَا تُجْزِءُ عَنْ جَمِيْعِ مَنْ ذُبِحَتْ عَنْهُ، مِمَّنْ لَا وَقْتَ لَهُمْ وَلَا عَدَدَ ، وَلَا يُجَاوِزُ إِلٰى غَيْرِهٖ، وَثَبَتَ ضِدُّهٗ، وَهُوَ قَوْلُ مَنْ قَالَ :إِنَّ الشَّاةَ لَا تُجْزِءُ إِلَّا عَنْ وَاحِدٍ .فَقَالَ قَائِلٌ :إِنَّا إِنَّمَا جَعَلْنَا الشَّاةَ تُجْزِءُ عَنْ أَكْثَرَ مِمَّا تُجْزِءُ عَنْهُ الْبَقَرَةُ وَالْجَزُوْرُ ، لِأَنَّ الشَّاةَ أَفْضَلُ مِنْهُمَا .فَقِيْلَ لَهٗ : وَلِمَ قُلْتَ ذٰلِكَ ؟ وَمَا دَلِيْلُكَ عَلَيْهِ؟ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۰۹۷: محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے رسول اللہ ﷺ کے چند اصحابؓ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ جب ثابت ہو گیا کہ گائے سات سے زائد حصوں میں تقسیم نہیں ہو سکتی۔ جب ان سے سات پر اکتفا ثابت ہوا تو ہمیں ان سے زائد یا اکثر کی طرف تعدیہ جائز نہیں تو بکری میں سات سے اضافہ نہ ہونا بدرجہ اولیٰ ثابت ہوا۔ اب جبکہ بکری سات سے زائد کے لئے کافی نہیں تو ان لوگوں کی بات نادرست ہو گئی جو کہتے ہیں کہ یہ ان سب کی طرف سے کافی ہو گئی جن کی طرف سے وہ ذبح کی گئی جن کی تعداد غیر معین ہے اور یہ حکم اس کے علاوہ کی طرف تجاوز نہ کرے گا تو اب اس کی ضد ثابت ہو گئی اور وہ ان لوگوں کا قول ہے جو کہتے ہیں کہ بکری صرف ایک آدمی کی طرف سے کفایت کرے گی۔ اگر کوئی معترض کہے کہ بکری کو افضل ہونے کی وجہ سے سات سے زائد افراد و اشخاص کے لئے جائز قرار دیا۔ ان کو جواب میں کہا جائے گا کہ تمہارے پاس اس بات کی کیا دلیل ہے کہ بکری سب سے افضل

ہے اور اس افضلیت کی وجہ سے تم نے اس کو سات سے بھی زائد افراد کے لئے جائز قرار دے دیا۔ حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہ ہے۔

۶۰۹۸: مَا قَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّي بِالْجَزُوْرِ ، وَبِالْكَبْشِ ، إِذَا لَمْ يَجِدْ جَزُوْرًا . فَأَخْبَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّي بِالْجَزُوْرِ إِذَا وَجَدَهُ، وَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ يَدَعُ مَا سِوَاهُ، مِمَّا يُضَحَّى بِهٖ مِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ ، وَهُوَ قَادِرٌ عَلَيْهِ، وَيُضَحِّي بِالشَّاةِ إِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْجَزُوْرِ ، فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ الْجَزُوْرَ كَانَ عِنْدَهُ أَفْضَلَ مِنَ الشَّاةِ .وَقَدْ رَأَيْنَا الْهَدَايَا فِي الْحَجِّ ، جُعِلَ لِلْبَدَنَةِ فِيْهَا مِنَ الْفَضْلِ ، مَا لَمْ يُجْعَلْ لِلشَّاةِ ، فَجُعِلَتِ الْبَدَنَةُ مِمَّا يَشْتَرِكُ فِيْهَا الْجَمَاعَةُ فَيُهْدُوْنَهَا عَنْ قِرَانِهِمْ وَمُتْعَتِهِمْ ، وَلَمْ تُجْعَلِ الشَّاةُ كَذٰلِكَ .فَمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِبَاحَةِ الشَّرِكَةِ فِي الْهَدْيِ إِذَا كَانَ جَزُوْرًا ، مَا .

۶۰۹۸: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کی قربانی کرتے اور مینڈھے کی قربانی کرتے جب اونٹ نہ ہوتا۔ نافع نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کی قربانی کرتے اور مینڈھے کی قربانی کرتے جب اونٹ نہ ہوتا۔ اس روایت ابن عمرؓ نے یہ اطلاع دی کہ جب اونٹ ملتا تو اس وقت آپ اونٹ کی قربانی کرتے اگر وہ نہ ملتا تو تب مینڈھے کی قربانی کرتے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اونٹ کے علاوہ گائے بکری کی قربانی اونٹ نہ ہونے کی صورت میں فرماتے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اونٹ کی قربانی آپ کے ہاں سب سے افضل تھی اور بکری سے افضل تھی۔ حج کے ہدایا میں بدنہ کی افضلیت دی گئی ہے جو کہ بکری کو حاصل نہیں۔ بدنہ کو ایک جماعت کی طرف قربانی اور ہدی کے لئے مقرر کیا گیا جبکہ وہ قران وتمتع کریں اور بکری کو جماعت کی طرف سے قرار نہیں دیا گیا۔ شراکت ہدی کی روایات ملاحظہ ہوں۔

۶۰۹۹: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَى مِائَةَ بَدَنَةٍ ، وَأَشْرَكَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ثُلُثِهَا .

۶۰۹۹: جعفر بن محمد نے اپنے والد سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سو اونٹ بطور ہدی روانہ فرمائے اور اس کے ثلث میں حضرت علیؓ کو حصہ دار بنایا۔

٦١٠٠: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِى الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ بَدَنَةً ، وَأَشْرَكَ بَيْنَهُمْ فِيهَا . فَلَمَّا كَانَتِ الشَّرِكَةُ جَائِزَةً فِي الْجَزُوْرِ ، مُبَاحَةً فِي الْهَدْيِ ، وَغَيْرَ مُبَاحَةٍ فِي الشَّاةِ ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الشَّاةَ إِنَّمَا عَدَلَتْ بِجُزْءٍ مِنَ الْجَزُوْرِ .وَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي الْبَابِ الَّذِى قَبْلَ هٰذَا، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ :إِنَّ عَلَيَّ نَاقَةً وَقَدْ عَزَبَتْ عَنِّيْ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْعَلَ مَكَانَهَا سَبْعًا مِنَ الْغَنَمِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَيْضًا .وَقَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا مَا يُوَافِقُ هٰذَا الْمَعْنَى .

٦١٠٠: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سات تر بدنہ بطور ہدی روانہ فرمائے اوران میں صحابہ کرام کو باہمی حصہ دار بنایا۔پس جب اونٹ میں شرکت جائز ہے تو ہدی میں مباح ہے مگر بکری میں شرکت مباح نہیں اس سے ثابت ہوا کہ بکری کو اونٹ کے ایک حصہ کی برابری حاصل ہے۔اس سے پہلے باب میں ہم ذکر کر چکے کہ ایک شخص نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میرے ذمہ ایک اونٹنی بنتی تھی مگر وہ مجھ سے بھاگ گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سات بکریوں کا حکم فرمایا۔پس یہ بھی ہمارے موقف کی دلیل ہے۔ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اس کے موافق ہے۔

٦١٠١: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :حَدَّثَنَا وَهْبُ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِى حَمْزَةَ قَالَ :سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَمَّا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ، فَقَالَ :جَزُوْرٌ وَبَقَرَةٌ ، أَوْ شِرْكٌ فِيْ دَمٍ .

٦١٠١: ابوحمزہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا"استیسر من الھدی" کا کیا معنی ہے تو فرمایا اونٹ یا گائے یا کسی دم میں شریک ہو جائے۔

٦١٠٢: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِى حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.فَأَخْبَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِأَنَّ الْجُزْءَ مِنَ الْجَزُوْرِ ، يَعْدِلُ الشَّاةَ فِيمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ .وَقَدْ رُوِىَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا ، مَا يَدُلُّ عَلَى فَضْلِ الْجَزُوْرِ عَلَى الْبَقَرَةِ ، وَعَلَى فَضْلِ الْبَقَرَةِ عَلَى الشَّاةِ .

٦١٠٢: ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اسی طرح فرماتے تھے جیسا پہلے ذکر ہوا۔
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ اونٹ کا ایک جزء وہ بکری کے برابر ہو کر استیسر من الہدی میں شامل ہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ سے بھی روایت وارد ہے جو اونٹ کی گائے اور گائے کی بکری پر فضیلت کو ظاہر کرتی ہے۔ (ملاحظہ ہو)

۶۱۰۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ، كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ ، فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ ، وَجَلَسُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ ، فَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ ، كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي بَدَنَةً ، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً ، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْكَبْشَ ، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الدَّجَاجَةَ ، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْبَيْضَةَ .

۶۱۰۳: ابو عبداللہ اغر نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے بیٹھ جاتے ہیں اور سب پہلے اور اس کے بعد آنے والوں کے نام درج کرتے ہیں جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنے صحائف لپیٹ کر بیٹھ جاتے اور خطبہ سننے میں مصروف ہو جاتے ہیں پس اس آدمی کی مثال جو سب سے پہلے آنے والا ہو اس شخص جیسی ہے جس نے اونٹ کی قربانی دی ہو پھر اس شخص جیسی جس نے گائے کی قربانی دی ہو پھر اس شخص کی طرح جس نے دنبہ کی قربانی کی ہو پھر اس شخص کی طرح جو بکری صدقہ کرنے والا ہو اور پھر اس شخص کی طرح جو انڈا راہ خدا میں دینے والا ہو۔

تخریج : بخاری فی الجمعه باب۱۳' مسلم فی الجمعه ۲۴' نسائی فی الامامه باب۵۹' والجمعه باب۱۳' ابن ماجه فی الاقامه باب۸۲' دارمی فی الصلاة باب۱۹۳' مسند احمد ۲۳۹/۲' ۲۸۰' ۵۰۵۔

۶۱۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْمُهَجِّرِ إِلَى الصَّلَاةِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي بَدَنَةً ، ثُمَّ الَّذِي جَاءَ عَلٰى أَثَرِهٖ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الْبَقَرَةَ ، ثُمَّ الَّذِي عَلٰى أَثَرِهٖ، كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الْكَبْشَ ، ثُمَّ الَّذِي عَلٰى أَثَرِهٖ، كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الدَّجَاجَةَ ، ثُمَّ الَّذِي عَلٰى أَثَرِهٖ، كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الْبَيْضَةَ .

۶۱۰۴: ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا اس آدمی کی مثال جو سب سے پہلے آنے والا ہے اس آدمی جیسی ہے جو کہ اونٹ ہدی کے طور پر دے پھر اس کے بعد آنے والا اس شخص کی طرح ہے جو گائے کو ہدی میں دے۔ پھر اس کے بعد آنے والے کی مثال اس شخص جیسی ہے

جو کہ دنبہ راہ خدا میں دے پھر اس کے بعد آنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو مرغی راہ خدا میں دے پھر آخر میں آنے والے کی مثال اللہ کی راہ میں انڈا قربان کرنے والے جیسی ہے۔

تخریج: سابقہ روایت ۶۱۰۳ کی تخریج ملاحظہ کر لیں۔

۶۱۰۵: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ یَحْیَی الْمُزَنِیّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ الشَّافِعِیُّ ، قَالَ :ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَذَکَرَ نَحْوَهُ.

۶۱۰۵: سعید بن میتب نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی انہوں نے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۱۰۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ :ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِیْهِ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۱۰۶: علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۱۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِیْهِ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَکَرَ مِثْلَهٗ.فَلَمَّا جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُهَجِّرَ فِیْ أَفْضَلِ الْاَوْقَاتِ کَالْمُهْدِیْ بَدَنَةً ، وَالْمُهَجِّرَ فِی الْوَقْتِ الَّذِیْ بَعْدَهٗ، کَالْمُهْدِیْ بَقَرَةً ، وَالْمُهَجِّرَ فِی الثَّالِثِ ، کَالْمُهْدِیْ کَبْشًا ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ أَفْضَلَ مَا یُهْدَی الْجَزُوْرُ ، ثُمَّ الْبَقَرَةُ ، ثُمَّ الْکَبْشُ .فَلَمَّا کَانَتِ الْبَدَنَةُ أَعْظَمَ مَا یُهْدَی ، ثَبَتَ أَنَّهَا أَعْظَمُ مَا یُضَحّٰی بِهٖ .وَلَمَّا انْتَفَی أَنْ تُجْزِءَ الشَّاةُ عَمَّا فَوْقَ السَّبْعَةِ ، ثَبَتَ أَنَّهَا لَا تُجْزِءُ اِلَّا عَنْ خَاصٍ مِنَ النَّاسِ .وَلَمَّا کَانَتْ بِاتِّفَاقِهِمْ -لَا تُجْزِءُ فِی الْاُضْحِیَّةِ عَمَّا فَوْقَ السَّبْعَةِ ، کَانَتِ الشَّاةُ أَحْرَی أَنْ لَا تُجْزِءَ عَنْ ذٰلِكَ وَقَدْ أَجْمَعُوْا عَلٰی أَنَّهَا مُجْزِئَةٌ عَنِ الْوَاحِدِ ، وَاخْتَلَفُوْا فِیْمَا هُوَ أَکْثَرُ مِنْهُ، فَلَا یَدْخُلُ فِیْمَا قَدْ ثَبَتَ لَهٗ حُکْمُ الْخُصُوْصِیَّةِ اِلَّا مَا قَدْ أَجْمَعُوْا عَلَی دُخُوْلِهٖ فِیْهِ .فَثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا أَنَّهٗ لَا یَجُوْزُ أَنْ یُضَحّٰی بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ اثْنَیْنِ ، وَلَا عَنْ أَکْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ وَأَبِیْ یُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ أَجْمَعِیْنَ .

۶۱۰۷: علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے انہوں نے نقل کیا کہ میں نے حضرت ابو سعید خدریؓ کو فرماتے سنا کہ

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے افضل اوقات میں پہلے کرنے والے کو ہدی میں اونٹ قربان کرنے والے کی طرح قرار دیا اور اس کے بعد والے وقت میں آنے والے کو گائے ہدی کے طور پر دینے والے کی طرح اور تیسرے نمبر پر آنے والے کو مینڈھا ہدی میں دینے والے کی طرح قرار دیا تو اس سے ثابت ہو گیا کہ سب سے افضل ہدی اونٹ پھر گائے پھر مینڈھا ہے۔ جبکہ اونٹ سب سے اعلیٰ ہدی ہے تو اس سے ثابت ہو گیا کہ اس کی قربانی سب سے افضل ہے۔ جب اس بات کی نفی ہو گئی کہ بکری سات سے اوپر افراد کی طرف سے جائز نہیں اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ یہ صرف خاص لوگوں سے کفایت کرنے والی ہے۔ جب اس پر سب کا اتفاق ہے سات سے اوپر افراد اکٹھے ایک جانور کی قربانی نہیں دے سکتے تو بکری زیادہ مناسب ہے کہ وہ سات سے اوپر کی طرف سے جائز نہ ہو اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ بکری ایک فرد کی طرف سے جائز ہے ایک سے زیادہ میں اختلاف ہوا تو جس کے لئے خصوصیت کا حکم ثابت تو اس میں وہی فرد داخل ہونا چاہئے جس میں اتفاق ہے۔ (اور وہ ایک ہے) پس ثابت ہوا کہ بکری کی قربانی صرف ایک کی طرف سے ہو گی نہ دو اور نہ دو سے زیادہ کی طرف سے۔ یہی ابو حنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ مَنْ أَوْجَبَ أُضْحِيَةً فِيْ أَيَّامِ الْعَشْرِ أَوْ عَزَمَ عَلٰى أَنْ يُضَحِّيَ، هَلْ لَهٗ أَنْ يَقُصَّ شَعْرَهٗ أَوْ أَظْفَارَهٗ؟

قربانی کرنے والے کا بال وناخن اتروانا

قربانی کی نیت والا ذوالحجہ میں بال وناخن کاٹ سکتا ہے یا نہیں۔ فریق اول کا قول یہ ہے کہ بال وناخن کاٹنا جائز نہیں ہے فریق ثانی کا کہنا ہے کہ بال وناخن ترشوانے میں گناہ نہیں البتہ اگر قربانی والا شخص بطور استحباب نہ کٹوائے تو ثواب کا حقدار ہوگا اس قول کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور صاحبین نے اختیار کیا ہے۔

۶۱۰۸: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ: ثَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ الْبَزَّازُ، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ مَنْ رَأٰى مِنْكُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ، وَأَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ، فَلَا يَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَأَظْفَارِهٖ، حَتّٰى يُضَحِّيَ.

۶۱۰۸: سعید بن مسیب نے حضرت ام سلمہؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے ذی الحجہ کا چاند دیکھ لے اور وہ قربانی کا ارادہ رکھتا ہو وہ اپنے بال وناخن نہ تراشے جب تک کہ قربانی سے فارغ نہ ہو جائے۔

تخریج : مسلم فی الاضاحی باب ۴۲' ابو داؤد فی الاضاحی باب۲' ترمذی فی الاضاحی باب۲' نسائی فی الضحایا باب ۱' ابن ماجہ فی الاضاحی باب ۱۱۔

۶۱۰۹: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ، قَالَ: ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّهٗ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ. قَالَ اللَّيْثُ: قَدْ جَاءَ هٰذَا، وَأَكْثَرُ النَّاسِ عَلٰى غَيْرِهٖ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَقَلَّدُوْهُ، وَجَعَلُوْهُ أَصْلًا. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا: لَا بَأْسَ بِقَصِّ الْأَظْفَارِ وَالشَّعْرِ، فِيْ أَيَّامِ الْعَشْرِ، لِمَنْ عَزَمَ عَلٰى أَنْ يُضَحِّيَ، وَلِمَنْ لَمْ يَعْزِمْ عَلٰى ذٰلِكَ. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ، بِمَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ كِتَابِ الْحَجِّ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

فَيَبْعَثُ بِهَا ، ثُمَّ يُقِيمُ فِينَا حَلَالًا ، لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ ، حَتّٰى يَرْجِعَ النَّاسُ . فَفِي ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَى اِبَاحَةِ مَا قَدْ حَظَرَهُ الْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ .وَمَجِيْءُ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَحْسَنُ مِنْ مَجِيْءِ حَدِيْثِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، لِاَنَّهُ جَاءَ مَجِيْئًا مُتَوَاتِرًا .وَحَدِيْثُ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، لَمْ يَجِئْ كَذٰلِكَ ، بَلْ قَدْ طُعِنَ فِيْ اِسْنَادِ حَدِيْثِ مَالِكٍ ، فَقِيْلَ :اِنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا .

۶۱۰۹: سعید بن مسیب نے امّ المؤمنین حضرت امّ سلمہؓ سے روایت کی ہے پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔
امام لیث کہتے ہیں یہ حکم تو بہت وارد ہوا مگر اکثر لوگ اس کے خلاف عمل کرتے ہیں۔بعض نے اس روایت سے استدلال کیا اور اس کو اصل لازم قرار دیا۔بال و ناخن ایام ذی الحجہ میں ترشوانے میں کوئی حرج نہیں اس میں وہ آدمی جو قربانی کرنا چاہتا ہو اور اس کے لئے بھی جو قربانی کا عزم نہ رکھتا ہو۔انہوں نے اپنی دلیل میں حضرت عائشہؓ کی اس روایت سے استدلال کیا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی ہدی کے قلادے بناتی تھی آپ ہدی روانہ کرتے پھر گھر میں بلا احرام مقیم رہتے اور جن چیزوں سے محرم پرہیز کرتا ہے ان میں سے کسی چیز سے بھی پرہیز نہ کرتے یہاں تک کہ لوگ لوٹ آتے۔اس روایت میں اس چیز کو مباح قرار دیا گیا جس کی ممانعت پہلی روایت میں وارد ہے روایت عائشہ رضی اللہ عنہا کا لانا روایت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے بہتر ہے کہ کیونکہ یہ روایت متواتر طرق سے وارد ہوئی ہے جبکہ روایت امّ سلمہؓ اس طرح نہیں بلکہ مالک کی سند سے آنے والی روایت موقوف ہے مرفوع نہیں۔

تخریج : بخاری فی الحج باب۱۰۷' مسلم فی الحج ۳۵۹' ابو داؤد فی المناسک باب۱۶' ترمذی فی الحج باب۷۰' نسائی فی المناسک باب۶۵' دارمی فی المناسک باب۸۶' مسند احمد ۶' ۲۱۳/۳۵' ۲۲۵/۲۱۶' ۲۵۳/۲۳۶' ۲۶۲۔

۶۱۱۰: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، وَلَمْ تَرْفَعْهُ قَالَتْ مَنْ رَأَى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ ، وَأَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ، وَلَا مِنْ أَظْفَارِهٖ، حَتّٰى يُضَحِّيَ.

۶۱۱۰:سعید بن مسیب نے حضرت امّ سلمہؓ سے روایت کی ہے اور اس کو مرفوع نقل نہیں کیا۔اس میں یہ ہے جو ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور قربانی کرنا چاہتا ہو وہ اپنے بال و ناخن نہ ترشوائے یہاں تک کہ قربانی کرے۔

۶۱۱۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، مِثْلَهُ وَلَمْ تَرْفَعْهُ .فَهٰذَا هُوَ أَصْلُ الْحَدِيْثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ ، مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ فَاِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْاِحْرَامَ يَنْحَظِرُ بِهٖ أَشْيَاءُ ، مِمَّا قَدْ كَانَتْ كُلُّهَا قَبْلَهُ حَلَالًا ، مِنْهَا :الْجِمَاعُ ، وَالْقُبْلَةُ ،

وَقَصُّ الْاَظْفَارِ ، وَحَلْقُ الشَّعْرِ ، وَقَتْلُ الصَّيْدِ ، فَكُلُّ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ تَحْرُمُ بِالْاِحْرَامِ ، وَأَحْكَامُ ذٰلِكَ مُخْتَلِفَةٌ .فَأَمَّا الْجِمَاعُ فَمَنْ أَصَابَهُ فِيْ اِحْرَامِهٖ، فَسَدَ اِحْرَامُهُ، وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ لَا يُفْسِدُ اِصَابَتُهُ الْاِحْرَامَ فَكَانَ الْجِمَاعُ أَغْلَظَ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ يُحَرِّمُهَا الْاِحْرَامُ .ثُمَّ رَأَيْنَا مَنْ دَخَلَتْ عَلَيْهِ أَيَّامُ الْعَشْرِ ، وَهُوَ يُرِيْدُ أَنْ يُضَحِّيَ أَنَّ ذٰلِكَ لَا يَمْنَعُهُ مِنَ الْجِمَاعِ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ لَا يَمْنَعُهُ مِنَ الْجِمَاعِ ، وَهُوَ أَغْلَظُ مَا يَحْرُمُ بِالْاِحْرَامِ ، كَانَ أَحْرٰى أَنْ لَا يَمْنَعَ مِمَّا دُوْنَ ذٰلِكَ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ .

۶۱۱۱: سعید بن مسیّب نے حضرت امّ سلمہؓ سے اسی طرح روایت کی اور اس کو مرفوع قرار نہیں دیا۔ یہ آثار کے لحاظ سے اس کا حکم ہے۔ البتہ غور وفکر کے لحاظ سے اس طرح ہے کہ احرام سے کئی ایسی چیزیں منع کر دی جاتی ہیں جو کہ پہلے حلال تھیں مثلاً جماع' قبلہ (بوسہ) ناخن اتارنا' بال مونڈھنا' شکار مارنا' یہ تمام اشیاء احرام میں حرام ہیں اور ان کے احکام مختلف ہیں مثلاً جو احرام میں جماع کرے اس کا احرام ختم ہو جائے گا ان کے علاوہ اور چیزیں احرام کو فاسد نہیں کرتیں جن چیزوں کو احرام نے حرام کیا ہے۔ ان میں سب سے زیادہ سخت جماع ہے پھر ہم نے غور کیا کہ جب عشرہ ذوالحجہ آ جائے اور وہ آدمی قربانی کرنا چاہتا ہو تو اس کو جماع سے کوئی چیز مانع نہیں ہے جب احرام کی سب سے زیادہ سخت چیز عشرہ ذوالحجہ میں ممنوع نہیں تو اس سے کم درجہ کی چیز بدرجہ اولیٰ مانع نہ بنے گی اس باب میں قیاس کا تقاضا یہی ہے اور ہمارے ائمہ امام ابوحنیفہ' ابویوسف و محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

تابعین رحمہم اللہ کے اقوال سے تائید:

۶۱۱۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ .ح .

۶۱۱۲: ابن وہب نے ابن ابی ذیب سے روایت نقل کی ہے۔

۶۱۱۳: وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ ، وَأَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، وَأَبَا بَكْرِ بْنَ سُلَيْمَانَ ، كَانُوْا لَا يَرَوْنَ بَأْسًا أَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ مِنْ شَعْرِهٖ وَيُقَلِّمَ أَظْفَارَهُ فِيْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ .وَقَدْ احْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بَعْضُ أَصْحَابِنَا ،

۶۱۱۳: ابراہیم بن مرزوق نے اپنی سند کے ساتھ یزید بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ عطاء بن یسار اور ابوبکر بن عبدالرحمن اور ابوبکر بن سلیمان عشرہ ذوالحجہ میں ناخن اور بال کاٹنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے ہمارے

بعض علماء نے اس روایت کو بھی دلیل بنایا ہے۔

۶۱۱۳: بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيْعَةَ ، قَالَ :رَآنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، طَوِيْلَ الشَّارِبِ ، وَذٰلِكَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ، وَأَنَا عَلٰى نَاقَتِي ، وَأَنَا أُرِيْدُ الْحَجَّ ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَقُصَّ مِنْ شَعْرِي ، فَفَعَلْت .وَلَا حُجَّةَ عِنْدَنَا فِي هٰذَا ، لِأَنَّهُ لَا يُرِيْدُ أَنْ يُضَحِّيَ، إِذَا كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ ، فَلَا حُجَّةَ فِي هٰذَا عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لِأَنَّهُمْ إِنَّمَا يَمْنَعُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ .وَحُجَّةٌ أُخْرٰى تَدْفَعُ هٰذَا الْحَدِيْثَ أَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ حُجَّةٌ عَلَيْهِمْ ، وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِيْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ ، أَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ .

۶۱۱۴: محمد بن ربیعہ کہتے ہیں کہ مجھے عمر بن خطاب نے دیکھا جبکہ میں ذوالحلیفہ میں اپنی اونٹنی پر سوار حج کا ارادہ کر رہا تھا اور میری مونچھیں لمبی تھیں مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنے بال کاٹ لوں چنانچہ میں نے اپنے بال کاٹ لئے۔

اس روایت میں ہمارے لئے بھی کوئی دلیل نہیں۔ اس لئے کہ وہ قربانی کا ارادہ تو رکھتا نہیں جبکہ وہ حج کا ارادہ رکھتا ہے تو فریق اول کے خلاف بھی کوئی دلیل نہیں کیونکہ وہ ناخن کاٹنا وغیرہ اس کے لئے ممنوع قرار دیتے ہیں جو قربانی کرنا چاہتا ہو اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ روایت فریق اول کے خلاف دلیل بھی کیسے بنے۔ جبکہ اس میں یہ مذکور نہیں کہ یہ عشرہ ذی الحجہ کا واقعہ ہے یا اس سے پہلے کا ہے۔

بَابُ الذَّبْحِ بِالسِّنِّ وَالظُّفُرِ

دانت و ناخن سے ذبح کا حکم

اس بات پر تو سب کا اتفاق ہے کہ دانت و ناخن جو جسم کے ساتھ لگے ہوں ان کا ذبیحہ حرام ہے۔البتہ امام شافعی رحمہ اللہ کے ہاں جسم سے لگے ہوں یا اترے ہوئے بہر صورت ان کا ذبیحہ حرام ہے۔امام ابو حنیفہ کے ہاں اترے ہوئے دانت اور ناخن سے ذبیحہ حلال ہے مگر توہین انسانیت کی وجہ سے مکروہ ہے۔

فریق اول کا موقف: بعض لوگوں نے دانت و ناخن کے ذبیحہ کو بہر حال درست قرار دیا خواہ ناخن جسم سے متصل ہو یا الگ۔ دلیل کے لئے اس روایت کو پیش کیا ہے۔

۶۱۱۵: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ ح.

۶۱۱۵: وہب بن جُریر اور روح بن عبادہ دونوں نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

۶۱۱۶: وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَا جَمِيْعًا عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ مُرَيِّ بْنِ قَطَرِى ، رَجُلٍ مِنْ بَنِى ثَعْلَبَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ :قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أُرْسِلُ كَلْبِيْ فَيَأْخُذُ الصَّيْدَ ، فَلَا يَكُوْنُ مَعِى مَا يُذَكِّيهِ اِلَّا الْمَرْوَةَ وَالْعَصَا ، فَقَالَ أَنْهِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى أَنْ أَبَاحُوْا مَا ذُبِحَ بِالسِّنِّ وَالظُّفُرِ الْمَنْزُوْعَيْنِ ، وَغَيْرِ الْمَنْزُوْعَيْنِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَكَرِهُوْا مَا ذُبِحَ بِهِمَا ، اِذَا كَانَا غَيْرَ مَنْزُوْعَيْنِ ، وَأَبَاحُوْا مَا ذُبِحَ بِهِمَا ، اِذَا كَانَا مَنْزُوْعَيْنِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ ،

۶۱۱۶: ابراہیم بن مرزوق نے اپنی سند سے مری بن قطری تغلبی سے روایت کی انہوں نے عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے کتے کو شکار کے لئے چھوڑتا ہوں اور میرے پاس اس کو ذبح کرنے کے لئے پتھر اور لاٹھی کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہوتی۔تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خون کو بہا دو خواہ جس چیز سے بھی ہو اور اللہ تعالیٰ کا نام لو۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ کچھ لوگوں نے اکھڑے ہوئے ناخن اور دانت اور نہ اکھڑے ہوئے ناخن اور دانت سے ذبح کو جائز قرار دیا اور اس دلیل کو پیش کیا۔دوسروں نے کہا انہوں نے ان دونوں کے ذریعے ذبح کو مکروہ قرار دیا جبکہ یہ اکھڑے نہ گئے ہوں اور اکھڑے ہوئے ناخنوں اور

دانتوں سے ذبیحہ کو جائز قرار دیا اور اس روایت کو دلیل میں پیش کیا۔

تخریج : مسند احمد ۲٥۸/٤۔

۶۱۱۷: بِمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ وَسَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ اَنَّهٗ قَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا ، وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى .قَالَ :مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَكُلْ ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ ، وَسَاُخْبِرُكَ، اَمَّا الظُّفُرُ ، فَمُدَى الْحَبَشَةِ ، وَاَمَّا السِّنُّ ، فَعَظْمٌ .

۶۱۱۷: عبایہ بن رفاعہ نے اپنے دادا حضرت رافع بن خدیج سے نقل کیا کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ہمارا دشمن سے سامنا ہے اور ہمارے پاس ذبح کے لئے چھری نہیں آپ نے فرمایا جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اور وہ خون کو بہا دے اس ذبیحہ کو کھاؤ سوائے ناخن اور دانت کے اور میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ ناخن کو چھری کے طور پر حبشہ والے استعمال کرتے ہیں اور دانت ہڈی ہے۔

تخریج : بخاری فی الشرکه باب۳' والجهاد باب۱۹۱' مسلم فی الاضاحی روایت۲۵' ابو داؤد فی الاضاحی باب۱۵' ترمذی فی الصید باب۱۸' نسائی فی الضحایا باب۱۹' ۲۰' ابن ماجه فی الذبائح باب۵' مسند احمد ٤٦٣/۳' جلد ١٤٠/٤۔

۶۱۱۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اِنَّا نَرْجُو ، اَوْ نَخْشَى اَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ ، وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى :اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ ، وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَكُلُوْا ، اِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، اِخْرَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، السِّنَّ وَالظُّفُرَ ، مِمَّا اَبَاحَ الذَّكَاةَ بِهٖ .فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى الْمَنْزُوْعَيْنِ ، وَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ عَلَى الْمَنْزُوْعَيْنِ وَغَيْرِ الْمَنْزُوْعَيْنِ .فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى الْمَنْزُوْعَيْنِ ، فَهُمَا اِذَا كَانَا غَيْرَ مَنْزُوْعَيْنِ اَحْرَى اَنْ يَكُوْنَا كَذٰلِكَ .وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى غَيْرِ الْمَنْزُوْعَيْنِ ، فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى حُكْمِ الْمَنْزُوْعَيْنِ فِيْ ذٰلِكَ كَيْفَ هُوَ ؟ فَلَمَّا اَحَاطَ الْعِلْمُ بِوُقُوْعِ النَّهْيِ فِيْ هٰذَا عَلَى غَيْرِ الْمَنْزُوْعَيْنِ ، وَلَمْ يُحِطِ الْعِلْمُ بِوُقُوْعِهٖ عَلَى الْمَنْزُوْعَيْنِ ، وَقَدْ جَاءَ حَدِيْثُ عَدِيٍّ ، الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ مُطْلَقًا ، اَخْرَجْنَا مِنْهُ مَا اَحَاطَ الْعِلْمُ ، بِاِخْرَاجِ حَدِيْثِ رَافِعٍ اِيَّاهُ مِنْهُ، وَتَرَكْنَا مَا لَمْ يُحِطِ الْعِلْمُ بِاِخْرَاجِ حَدِيْثِ رَافِعٍ اِيَّاهُ مِنْهُ، عَلٰى مَا اَطْلَقَهٗ حَدِيْثُ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ هٰذَا.

۶۱۱۸: حضرت عبایہ بن رفاعہ نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے گزارش کی کہ ہمیں امید یا خطرہ ہے کہ کل دشمن سے مڈھ بھیڑ ہو اور ہمارے پاس چھری نہیں کیا ہم بانس کے ساتھ ذبح کر سکتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو خون کو بہائے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اس کو کھاؤ سوائے ناخن اور دانت کے۔ اس روایت میں جن چیزوں سے ذبح ہو سکتا ہے ان میں سے ناخن اور دانت کو نکال دیا پس اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ وہ اکھاڑے ہوئے ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ نہ اکھاڑے ہوئے ہوں اگر نہ اکھاڑے ہوئے ہوں اور پھر اکھاڑے ہوئے کا حکم کیا ہوگا اس کی کوئی دلیل یہاں موجود نہیں اور اگر وہ اکھاڑے ہوئے ہوں تو وہ دونوں جبکہ نہ اکھاڑے ہوئے ہوں زیادہ مناسب ہے کہ وہ اس طرح ہوں اور اگر اس سے مراد نہ اکھاڑے ہوئے ہوں اور پھر اکھاڑے ہوئے کے متعلق کیا حکم ہوگا اس کی کوئی دلیل نہیں اور نہ اکھاڑے ہوؤں کے متعلق جب پختہ طور نہی کا آنا ثابت ہو گیا اور اکھاڑے ہوئے کے متعلق معلوم نہ ہوا۔ حالانکہ حضرت عدی کی روایت میں یہ بات موجود ہے وہ مطلق ہے اور جن کے بارے میں ہمیں علم تھا ہم نے ان کو حدیث رافع کے ذریعے نکال دیا اور جن کے بارے میں علم نہیں تھا ان کو حدیث رافع کے ذریعے نکالنے والا معاملہ چھوڑ دیا جیسا کہ حدیث عدیؓ میں مطلق آیا ہے اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے بھی یہ بات مروی ہے روایت یہ ہے۔

۶۱۱۹: مَا قَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا الْخُصَيْبُ بْنُ نَاصِحٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ ، قَالَ :خَرَجْنَا حُجَّاجًا ، فَصَادَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَرْنَبًا ، فَذَبَحَهَا بِظُفُرِهِ فَشَوَاهَا ، فَأَكَلُوْهَا ، وَلَمْ آكُلْ مَعَهُمْ .فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ ، سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَعَلَّكَ أَكَلْتَ مَعَهُمْ ؟ فَقُلْتُ :لَا ، قَالَ أَصَبْتَ إِنَّمَا قَتَلَهَا خَنْقًا .

۶۱۱۹: ابورجاء عطاردی کہتے ہیں کہ ہم حج کے لئے نکلے تو ساتھیوں میں سے ایک نے خرگوش شکار کیا اور اس کو اپنے ناخن کے ذریعے ذبح کیا اور اس کو بھونا سب نے کھایا مگر میں نے نہ کھایا جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو میں نے ابن عباسؓ سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا شاید تم نے بھی ان کے ساتھ کھایا ہوگا میں نے کہا نہیں تو انہوں نے فرمایا تم نے درست کیا۔ انہوں نے اس کا گلہ گھونٹ کر مارا ہے۔

۶۱۲۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ :ثَنَا سَلْمُ بْنُ زُرَيْرٍ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، مِثْلَهُ .أَفَلَا تَرَى أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَدْ بَيَّنَ فِي حَدِيْثِهِ، هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِي بِهِ حَرُمَ أَكْلُ مَا ذُبِحَ بِالظُّفُرِ ، أَنَّهُ الْخَنْقُ ، لِأَنَّ مَا ذُبِحَ بِهِ ، فَإِنَّمَا ذُبِحَ بِكَفٍّ ، لَا بِغَيْرِهَا فَهُوَ مَخْنُوْقٌ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ الذَّبْحِ بِالظُّفُرِ ، هُوَ الظُّفُرُ الْمُرَكَّبُ فِي الْكَفِّ ، لَا الظُّفُرُ الْمَنْزُوْعُ .وَكَذٰلِكَ مَا نُهِيَ عَنْهُ، مَعَ ذٰلِكَ مِنَ الذَّبْحِ بِالسِّنِّ ، فَإِنَّمَا هُوَ عَلَى السِّنِّ الْمُرَكَّبَةِ فِي الْفَمِ ، لِأَنَّ

ذٰلِكَ يَكُوْنُ عَضًّا ، فَأَمَّا السِّنُّ الْمَنْزُوْعَةُ فَلَا .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۶۱۲۰: یعقوب بن اسحٰق نے بیان کیا کہ ہمیں سلم بن زریر نے ابورجاء سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔کیا تم غور نہیں کرتے ہو کہ ابن عباسؓ نے اپنی روایت میں وضاحت کردی کہ یہ طریق کار جس سے ناخن کے ذبیحہ کا کھانا حرام ہوا وہ گلہ دبانا ہے کیونکہ جو اس طریقے سے ذبح کیا جائے گا وہ ہتھیلی سے ذبح ہوگا نہ کہ اور کسی چیز سے اس لئے وہ گلہ گھونٹا ہوا شمار ہوگا پس اس سے یہ ثبوت مل گیا کہ جس ناخن سے ذبح کرنا ممنوع ہے وہ ناخن ہے جو ہتھیلی سے جڑا ہوا ہو وہ ناخن مراد نہیں جو کہ الگ ہو اس طرح جس دانت سے ذبح کرنا ممنوع ہے اس سے مراد وہ دانت ہے جو منہ میں گڑا ہوا ہو کیونکہ یہ عضو کے اندر آئے گا۔رہا الگ دانت تو اس کا ذبیحہ ممنوع نہیں یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ أَكْلِ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيّ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانا

قربانی کا گوشت تین دن کے بعد رکھنا اور استعمال کرنا جائز نہیں اس کو اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی کا موقف یہ ہے کہ قربانی کا گوشت تین دن اور اس سے زائد رکھنا اور استعمال کرنا ہر دو جائز ہیں اس قول کو ائمہ احناف نے اختیار کیا ہے۔

۶۱۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدٍ، مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ يَوْمَ الْأَضْحَى: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى أَنْ تَأْكُلُوْا نُسُكَكُمْ بَعْدَ ثَلَاثٍ، فَلَا تَأْكُلُوْهَا بَعْدَهَا.

۶۱۲۱: ابوعبید مولیٰ عبدالرحمٰن نے حضرت علیؓ کو عیدالاضحیٰ کے دن فرماتے سنا اے لوگو! جناب نبی اکرم ﷺ نے قربانی کا گوشت تین کے بعد کھانے سے منع فرمایا پس تم تین دن کے بعد مت کھاؤ۔

تخریج: بخاری فی الاضاحی باب۱۶' مسلم فی الاضاحی ۲۴' مسند احمد ۱٤۱/۱۔

۶۱۲۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبُوْ عُبَيْدٍ، مَوْلَى أَزْهَرَ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْعِيْدَ، وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَحْصُوْرٌ، فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: لَا تَأْكُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ أَضَاحِيكُمْ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذٰلِكَ.

۶۱۲۲: ابوعبید مولیٰ ازہر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کے ساتھ نماز عید ادا کی جبکہ حضرت عثمان محصور تھے۔ آپ نے پہلے نماز ادا کی پھر خطبہ دیا اور فرمایا اپنی قربانیوں کے گوشت سے تین دن کے بعد مت کھاؤ اس لئے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا حکم فرمایا ہے۔

۶۱۲۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ، قَالَ: ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُوْا مِنْهَا ثَلَاثًا يَعْنِيْ لُحُوْمَ الْأَضَاحِيِّ.

۶۱۲۳: سالم نے اپنے والد سے انہوں نے کہا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا تم قربانی کے گوشت

تین دن کھاؤ۔

تخریج : مسلم فی الاضاحی ۲۶' ترمذی فی الاضاحی باب۱۳' مسند احمد ۹/۲۔

۶۱۲۴: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ :أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ : لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ . فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا، فَحَرَّمُوْا لُحُوْمَ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَلَمْ يَرَوْا بِأَكْلِهَا وَادِّخَارِهَا بَأْسًا. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۶۱۲۴: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھائے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: تین دن کے بعد قربانی کا گوشت بعض لوگوں نے حرام قرار دیا اور انہوں نے مندرجہ آثار سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی: تین دن کے بعد گوشت کے کھانے اور ذخیرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔دلیل یہ آثار ہیں۔

۶۱۲۵: بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى :عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ : ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُضْحِيَّتَهُ ثُمَّ قَالَ يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَحْمَ هٰذِهِ الْأُضْحِيَّةِ فَمَا زِلْتُ أُطْعِمُهُ مِنْهَا ، حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ .

۶۱۲۵: جبیر بن نفیر نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کو ذبح کیا پھر فرمایا اے ثوبان اس قربانی کے گوشت کو درست کرو چنانچہ میں اس کو استعمال کرتا رہا یہاں تک کہ مدینہ میں پہنچا۔

تخریج : بنحوہ مسلم فی الاضاحی ۳۵' دارمی فی الاضاحی باب۶۔

۶۱۲۶: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :إِنَّ كُنَّا لَنَأْكُلُهُ بَعْدَ عِشْرِيْنَ ، نَعْنِيْ لُحُوْمَ الْأَضَاحِيِّ .

۶۱۲۶: مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے ہم قربانی کے گوشت کو بیس دن کے بعد بھی کھاتے تھے۔

۶۱۲۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شَرِيْكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ أَبِيْهَا وَعَمِّهِ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنهُمْ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُوْا لُحُوْمَ الْاَضَاحِيّ وَادَّخِرُوْا . فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ أَحَدُ هٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا ، حُجَّةً لِأَحَدِ هٰذَيْنِ الْقَوْلَيْنِ ، نَاسِخًا الْمَعْنَى الْآخَرَ ، فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ .

۶۱۲۷: عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری نے اپنے والد اور چچا حضرت قتادہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قربانی کا گوشت کھاؤ اور ذخیرہ کرو۔ ان دونوں معنوں کا احتمال ہے جن کا ہم نے ذکر کیا دونوں قولوں میں سے ایک دوسرے کے لئے ناسخ بنے تو تب حجت ہوگا چنانچہ ہم نے غور کیا۔

تخریج : مسند احمد ۴۸/۳، ۱۵/۴، ۳۸۴/۶۔

۶۱۲۸: فَإِذَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي النَّابِغَةُ بْنُ مُخَارِقِ بْنِ سُلَيْمٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبِيْ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيّ أَنْ تَدَّخِرُوْهَا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ، فَادَّخِرُوْهَا مَا بَدَا لَكُمْ .

۶۱۲۸: مخارق بن سلیم نے بیان کیا کہ حضرت علیؓ نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میں تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ ذخیرہ کرنے سے منع کرتا تھا اب جتنا چاہو جب تک چاہو ذخیرہ کرو۔

۶۱۲۹: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، ح .

۶۱۲۹: ربیع المؤذن نے روایت کی کہ مجھے اسد نے بیان کیا۔

۶۱۳۰: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَا :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ النَّابِغَةِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۶۱۳۰: محمد بن خزیمہ نے نابغہ سے اپنی سند کے ساتھ بیان کی اور انہوں نے حضرت علیؓ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۱۳۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ هَانِئٍ ، عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۶۱۳۱: مسروق بن اجدع نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی۔

۶۱۳۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :ثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَةَ ، عَنْ زَیْدٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ ، عَنْ أَبِیْهِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۱۳۲: ابن بریدہ نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۱۳۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَیْمٍ ، ح .

۶۱۳۳: فہد نے ابونعیم سے۔

۶۱۳۴: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ ، قَالَا :ثَنَا مَعْرُوْفُ بْنُ وَاصِلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ ، ثُمَّ ذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَهٗ.

۶۱۳۴: ابن ابی داؤد نے اپنی اسناد کے ساتھ محارب بن دثار سے انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی۔

۶۱۳۵: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ ، عَنْ أَبِیْهِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۱۳۵: ابن بریدہ نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۱۳۶: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ أُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ اللَّیْثِیُّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ یَحْیَی بْنِ حِبَّانَ أَخْبَرَهٗ، أَنَّ وَاسِعَ بْنَ حِبَّانَ أَخْبَرَهٗ، أَنَّ أَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، حَدَّثَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۱۳۶: واسع بن حبان نے بتلایا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔

۶۱۳۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَیُّوْبُ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَکْرِ بْنُ أَبِیْ أُوَیْسٍ ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِیْ رَبَاحٍ ، سَمِعَهٗ یُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُمْ کَانُوْا یَأْکُلُوْنَ الضَّحَایَا فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، ثَلَاثًا ، لَا یَزِیْدُوْنَ عَلَیْهَا ، ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لَهُمْ بَعْدُ ، أَنْ یَأْکُلُوْا وَیَتَزَوَّدُوْا .

۶۱۳۷: عطاء ابن ابی رباح نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ بات بیان کی کہ ہم قربانی کا گوشت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تین دن کے اندر کھالیا کرتے تھے اس سے اضافہ نہیں کرتے تھے پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اجازت مرحمت فرمائی کہ تم کھاؤ اور زادراہ کے طور پر جمع کرو۔

۶۱۳۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، نَحْوَهُ.

۶۱۳۸: عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی۔

۶۱۳۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَتَى أَهْلَهُ، فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ قَصْعَةَ ثَرِيْدٍ ، وَلَحْمٍ مِنْ لَحْمِ الْأَضَاحِيِّ ، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَهُ.فَأَتَى قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ ، أَخُوْهُ ، فَحَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَجِّ ، قَالَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ أَنْ لَا تَأْكُلُوْا لُحُوْمَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ، وَإِنِّي أُحِلُّهُ لَكُمْ ، فَكُلُوْا مِنْهُ مَا شِئْتُمْ .

۶۱۳۹: زبید نے روایت کی کہ مجھے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ میں اپنے گھر آیا تو ان کے ہاں ایک ثرید کا پیالہ پایا اور قربانی کا کچھ گوشت تو میں نے کھانے سے انکار کر دیا ادھر سے قتادہ بن نعمان اور ان کے بھائی آ گئے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج والے سال فرمایا کہ میں قربانی کا گوشت تین دن سے زائد کھانے سے تمہیں منع کرتا تھا اب میں اس ممانعت کو اٹھاتا ہوں جب تک چاہو تم اس کو کھاؤ۔

۶۱۴۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا الْحِمَّانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ نُبَيْشَةَ الْخَيْرِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَنَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ حَتّٰى تَسَعَكُمْ فَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالسَّعَةِ ، فَكُلُوْا ، وَادَّخِرُوْا ، فَإِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ ، وَذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى .

۶۱۴۰: نبیشہ الخیر سے ابوملیح نے اور خود نبیشہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا میں تین دن سے زائد قربانی کا گوشت کھانے سے تمہیں منع کرتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے وسعت دے دی ہے تو اب کھاؤ اور جمع کرو اس لئے کہ یہ دن کھانے پینے اور اللہ کے ذکر کے ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الاضاحی باب ۱۰، دارمی فی الاضاحی باب۶، مسند احمد ۶۳/۳، ۷۵/۵۔

۶۱۴۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَمَالِكٌ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰى عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ، ثُمَّ أَذِنَ فِيْهِ فَقَالَ كُلُوْا ، وَتَزَوَّدُوْا ، وَادَّخِرُوْا . فَقَالَ عَمْرٌو ، قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ :

جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَتَزَوَّدْنَا مِنْهَا ، إِلَى الْمَدِيْنَةِ .

۶۱۴۱: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا پھر اس کی اجازت مرحمت فرمائی اور فرمایا کھاؤ زادراہ کے طور پر دو اور جمع کرو عمرو راوی کہتے ہیں کہ ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے اس طرح نقل کیا "فتزودون منہا الی المدینۃ" پس ان میں سے مدینہ تک پہنچنے کا ہمیں زادراہ بھی دو۔

تخریج : بخاری فی البحر ۱۲٤، مسلم فی الاضاحی روایت ۲۹۔

۶۱۴۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ :ثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَكْرِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِ مِنًى وَتَزَوَّدْنَا مِنْهَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ .

۶۱۴۲: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں قربانی کی اور اس میں سے مدینہ منورہ تک کا زادراہ بھی لیا۔

۶۱۴۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُدَّخَرَ لُحُوْمُ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا وَنَتَصَدَّقَ مِنْهَا ، وَلَا نَأْكُلَهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ، فَأَقَمْنَا عَلَى ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ بَدَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْمُرَنَا بِأَكْلِهَا ، وَالصَّدَقَةِ مِنْهَا ، وَأَنْ يَدَّخِرَ مَنْ أَحَبَّ ذٰلِكَ .

۶۱۴۳: زینب بنت کعب سے حضرت ابوسعید خدری سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع فرمایا اور ہمیں حکم دیا کہ ہم اس میں کھائیں اور صدقہ کریں اور تین دن کے بعد نہ کھائیں ہم اس پر جب تک اللہ نے چاہا قائم رہے پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مناسب معلوم ہوا کہ اس کے کھانے کا اور صدقہ دینے کا حکم دیا اور جو پسند کرے اس کو جمع کرنے کی بھی اجازت دی۔

۶۱۴۴: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَعْقُوْبَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ يَزِيْدَ ، يَزِيْدَ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنِ امْرَأَتِهِ، أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ فَقَالَتْ قَدِمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ سَفَرٍ ، فَقَدَّمْنَا إِلَيْهِ مِنْهُ فَقَالَ لَا آكُلُ حَتّٰى أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ ذِي الْحِجَّةِ إِلَى ذِي

الْحِجَّةِ .

۶۱۴۴: ابو یزید انصاری نے اپنی بیوی سے نقل کیا کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے قربانی کے گوشت کے متعلق دریافت کیا تو کہنے لگیں کہ علیؓ سفر سے واپس آئے تو ہم نے ان کے سامنے اس گوشت میں سے کچھ پیش کیا تو کہنے لگے جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لوں میں نہ کھاؤں گا انہوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا اس ذی الحجہ سے اگلے ذی الحجہ تک کھاؤ۔

۶۱۴۵: حَدَّثَنَا بَحْرٌ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوْبَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ يَزِيْدَ ، مَوْلَى الْأَنْصَارِ ، ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى نَسْخِ مَا رَوَيْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِنَ النَّهْيِ عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ .فَإِنْ قِيْلَ :فَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْ عَلِيٍّ فِيْ هٰذَا الْفَصْلِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ أَبَاحَ لُحُوْمَ الْأَضَاحِيّ بَعْدَمَا قَدْ كَانَ نَهٰى عَنْهَا .ثُمَّ رَوَيْتُمْ عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا الْفَصْلِ ، أَنَّهٗ خَطَبَ النَّاسَ ، وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ لَا تَأْكُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ أَضَاحِيكُمْ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِذٰلِكَ . فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ كَانَ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ ، بَعْدَمَا كَانَ أَبَاحَهٗ، حَتّٰى تَتَّفِقَ مَعَانِيْ مَا رَوَيْتُمُوْهُ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ هٰذَا ، وَلَا يَتَضَادَّ .قِيْلَ لَهٗ :مَا فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ ، لِأَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ نَهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ، لِشِدَّةٍ كَانَ النَّاسُ فِيْهَا ثُمَّ ارْتَفَعَتْ تِلْكَ الشِّدَّةُ ، فَأَبَاحَ لَهُمْ ذٰلِكَ ، ثُمَّ عَادَ ذٰلِكَ ، فِيْ وَقْتِ مَا خَطَبَ عَلِيٌّ النَّاسَ ، فَأَمَرَهُمْ بِمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِهٖ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذَا

۶۱۴۵: حارث بن یعقوب نے یزید بن ابی یزید مولا انصار سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی۔امام طحاویؒ کہتے ہیں: کہ ان آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت منسوخ ہو چکی۔تم نے علیؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے گوشت کو ممانعت کے بعد حلال قرار دیا ہے اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ آپ نے منع تو کیا تھا اس کے بعد کہ اس کو جائز قرار دیا تا کہ روایات کے معانی درست ہو سکیں اور ان میں تضاد نہ ہو۔ان کو جواب میں کہے کہ جو کچھ آپ نے ذکر کیا اس میں آپ کے موقف کی کوئی دلیل نہیں اس لئے ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زیادہ قربانی کا

گوشت رکھنے سے اس لئے منع کیا ہو کہ لوگوں پر تنگدستی ہے پھر وہ تنگدستی ختم ہوگئی تو ان کے لئے مباح کر دیا پھر دوبارہ لوٹ آئی جس وقت علی المرتضیٰ نے خطبہ دیا تو انہوں نے لوگوں کو وہی بات فرمائی۔ جس کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے حالات میں حکم دیا تھا اور اس کی دلیل ابن مرزوق کی یہ روایت ہے۔

۶۱۴۶: أَنَّ ابْنَ مَرْزُوْقٍ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا ، أَبُوْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ ، أَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْكَلَ لُحُوْمُ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ؟ .فَقَالَتْ إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ فِيْ عَامٍ جَاعَ النَّاسُ فِيْهِ، فَأَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيْرَ . قَالَتْ وَلَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ ، خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنَّ ذٰلِكَ النَّهْيَ ، إِنَّمَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لِلْعَارِضِ الْمَذْكُوْرِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .فَلَمَّا ارْتَفَعَ ذٰلِكَ الْعَارِضُ أَبَاحَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا قَدْ كَانَ حَظَرَهُ عَلَيْهِمْ ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ ، الَّتِيْ فِي الْفَصْلِ الَّذِى قَبْلَ هٰذَا .فَلِذٰلِكَ مَا فَعَلَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَمَرَ بِهِ النَّاسَ بَعْدَ عِلْمِهِ، بِإِبَاحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .مَا قَدْ نَهَاهُمْ هُوَ عَنْهُ، إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لِضِيقٍ كَانُوْا فِيْهِ، مِثْلُ مَا كَانُوْا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي الْوَقْتِ الَّذِىْ نَهَاهُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ .فَأَمَرَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ أَيَّامِهِمْ ، بِمِثْلِ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ النَّاسَ فِيْ مِثْلِهَا .وَقَدْ رُوِىَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ مِنْ أَجْلِ دَافَّةٍ دَفَّتْ عَلَيْهِمْ .

۶۱۴۶: عبدالرحمٰن بن عابس اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا اور میں نے یہ پوچھا اے امّ المؤمنین کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زائد کھانے کو حرام قرار دیا ہے تو وہ کہنے لگیں کہ بھوک والے سال ایسا کیا تھا آپ کا مقصد یہ تھا کہ غنی فقیر کو کھلائے وہ کہنے لگیں ہم پندرہ پندرہ راتوں تک پائے کو اٹھائے پھرتی تھیں۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: اس حدیث سے یہ معلوم ہوگیا کہ یہ ممانعت اس روایت پس مذکور عارضہ کی وجہ سے تھی جب عارضہ ختم ہوگیا تو آپ نے اس کا جائز قرار دیا اور یہی وہ چیز ہے جس کو حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کے زمانے میں رائج کرنے کا حکم دیا اور انہوں نے لوگوں کو اس بات کا حکم دیا اس کے باوجود کہ ممانعت کے بعد اس کی اباحت کو وہ جانتے تھے اور یہ بات ان کے متعلق ہمارے نزدیک ہے (واللہ اعلم)

کیونکہ اس وقت اسی طرح تنگی تھی جس طرح رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تھی جب کہ آپ نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا تو علیؓ کا حکم ان دنوں میں جناب رسول اللہ ﷺ کے حکم کی طرح تھا۔ حضرت عائشہؓ سے بھی ایسی روایت مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو خانہ بدوشوں کی آمد کی وجہ سے منع کیا تھا۔

۶۱۴۷: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :دَفَّ النَّاسُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ ، فَحَضَرَتِ الْأَضْحَى ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادَّخِرُوْا الثُّلُثَ ، وَتَصَدَّقُوْا بِمَا بَقِيَ .قَالَتْ :فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَفِعُوْنَ بِضَحَايَاهُمْ ، يَحْمِلُوْنَ مِنْهَا الْوَدَكَ وَيَتَّخِذُوْنَ مِنْهَا الْأَسْقِيَةَ .قَالَ :وَمَا ذَاكَ ؟ قَالَ :نَهَيْتَ عَنْ إِمْسَاكِ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ .فَقَالَ :إِنَّمَا كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ لِلدَّافَّةِ الَّتِيْ دَفَّتْ ، فَكُلُوْا ، وَتَصَدَّقُوْا ، وَتَزَوَّدُوْا .

۶۱۴۷: عمرہ نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی ہے کچھ جنگلی لوگ آ گئے ادھر عید الاضحیٰ کا موقع تھا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین دن کے لئے گوشت کو جمع کرو اور بقیہ کو صدقہ کرو۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں جب اس کے بعد موقع آیا تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ لوگ اپنی قربانیوں سے فائدہ اٹھاتے اور اس سے چربی نکال لیا کرتے اور مشکیزے بناتے تھے آپ نے فرمایا پھر کیا ہوا تو میں نے کہا آپ ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے منع فرما دیا آپ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا اس قافلہ کی وجہ سے جو اس وقت پہنچا تھا اب تم کھاؤ صدقہ کرو اور زاد راہ کے طور پر لے جاؤ۔

تخریج : مسند احمد ۵۱/۶۔

۶۱۴۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ حَرَّمَهَا ، وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ التَّوْسِعَةَ عَلَى الدَّافَّةِ الَّتِيْ قَدْ دَفَّتْ عَلَيْهِمْ .فَقَدْ عَادَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا إِلَى مَعْنَى حَدِيْثِ عَابِسٍ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا .وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَابِسٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ اللَّفْظِ .

۶۱۴۸: ابن وہب نے خبر دی کہ مالک نے ان کو اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح بیان کیا۔ اس روایت میں حضرت عائشہؓ نے بتلا دیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کے جمع کرنے کو حرام نہیں کیا تھا بلکہ وقتی طور پر اس قافلے کے لئے وسعت پیدا کرنا مقصود تھا۔ پس اس روایت کا مطلب بھی حضرت عابس عن عائشہؓ کی روایت کی طرف لوٹ گیا اور یہ روایت عابس نے اور الفاظ سے بھی نقل کی ہے۔

۶۱۴۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا اِسْرَائِيْلُ ، عَنْ أَبِيْ اِسْحَاقَ ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ ، قَالَ :أَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ ، أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ لُحُوْمَ الْأَضَاحِيّ فَوْقَ ثَلَاثٍ ؟ .فَقَالَتْ :لَا ، وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ ضَحّٰى مِنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ، فَفَعَلَ ذٰلِكَ ، لِيُطْعِمَ مَنْ ضَحّٰى مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُضَحِّ ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نُخَبِّءُ الْكُرَاعَ ، ثُمَّ نَأْكُلُهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ . فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ تِلْكَ الدَّافَّةُ ، قَدْ كَانَتْ كَثِيْرَةً ، فَكَانَ النَّاسُ الَّذِيْنَ يُضَحُّوْنَ مَعَهَا قَلِيْلًا ، فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَمَرَهُمْ بِهٖ مِنَ الصَّدَقَةِ ، مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ .فَقَدْ عَادَ مَعْنٰى هٰذَا أَيْضًا اِلٰى مَعْنٰى مَا قَبْلَهٗ.وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَيْضًا أَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلَى الْعَزِيْمَةِ ، وَلٰكِنَّهٗ كَانَ مِنْهُ عَلَى التَّرْغِيْبِ لَهُمْ فِي الصَّدَقَةِ .

۶۱۴۹: عابس بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آیا اور میں نے پوچھا اے ام المؤمنین کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کو رکھنا حرام قرار دیا تھا کہنے لگی نہیں لیکن قربانیاں بہت تھوڑی ہوتی تھیں تو آپ نے اس کا حکم فرمایا تا کہ قربانی کرنے والا اور نہ کرنے والا دونوں کھا سکیں تم نے دیکھا ہوگا کہ ہم بکریوں کے پائے اٹھا رکھتے ہیں پھر ان کو تین دن کے بعد کھاتے ہیں۔عین ممکن ہے کہ وہ قافلے کثرت سے ہوں اور لوگوں میں قربانیاں تھوڑی ہوں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس بناء پر صدقے کا حکم فرمایا ہو پس اس روایت کا معنی بھی پہلی روایت کی طرف لوٹ گیا اور حضرت عائشہؓ سے بھی یہ بات مروی ہے اور یہ سارے گوشت کو صدقہ کر دینے والا حکم آپ نے بطور عزیمت نہیں دیا (یعنی لازم کے طور پر) بلکہ آپ نے صدقے کی ترغیب کے لئے یہ بات فرمائی روایت یہ ہے۔

تخریج : نسائی فی الضحایا باب۳۷، مسند احمد ۱۰۲/۶۔

۶۱۵۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، أَنَّهَا قَالَتْ فِيْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيّ :كُنَّا نُمَلِّحُ مِنْهُ، فَتَقَدَّمَ بِهِ النَّاسُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ :لَا تَأْكُلُوْا اِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَيْسَتْ بِالْعَزِيْمَةِ وَلٰكِنْ أَرَادَ أَنْ يُطْعِمُوْا مِنْهُ .فَلَمْ يَخْلُ نَهْيُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ، مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ :اِمَّا أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى الْحَضِّ مِنْهُ لَهُمْ ، عَلَى الصَّدَقَةِ وَالْخَيْرِ .فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى الْحَضِّ مِنْهُ لَهُمْ فِي الصَّدَقَةِ ، لَا عَلَى

التَّحْرِيْمِ ، فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنْ لَا بَأْسَ بِادِّخَارِ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيّ وَأَكْلِهَا بَعْدَ الثَّلَاثِ .وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّحْرِيْمِ ، فَقَدْ كَانَ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ ، مَا قَدْ نَسَخَ ذٰلِكَ ، وَأَوْجَبَ التَّحْلِيْلَ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا ، إِبَاحَةُ ادِّخَارِ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيّ وَأَكْلِهَا فِي الثَّلَاثَةِ وَبَعْدَهَا ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۶۱۵۰: عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی وہ فرماتی ہیں کہ ہم قربانیوں کے گوشت نمکین کرتے اور مدینہ کی طرف لوگوں کے پاس بھیجتے تو آپ نے فرمایا اس کو تین دن تک کھاؤ آپ کا یہ حکم لزوم کے لئے نہیں تھا بلکہ آپ کا مقصد یہ تھا کہ دوسروں کو بھی اس سے کھلائیں۔اب قربانی کے گوشت کی تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت دو صورتوں سے خالی نہیں۔صدقہ اور خیرات پر آمادہ کرنا مقصود تھا اگر یہ صدقہ پر ابھارنا مان لیا جائے تو ممانعت تحریم کے لئے نہ ہوگی اس سے خود یہ ثابت ہو گیا قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے اور جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔اور اگر یہ ممانعت تحریم کے لئے ہو تو یہ حکم منسوخ ہو گیا تو پھر آپ نے ایسا حکم دیا جس نے اس کے حلال ہونے کو لازم کر دیا تو ان صورت سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانا اور جمع کرنا دونوں جائز ہیں اور یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : بخاری فی الاضاحی باب ۱۶۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى إِبَاحَةِ أَكْلِ لَحْمِ الضَّبُعِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : هِيَ مِنَ الصَّيْدِ . وَبِحَدِيْثِ إِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ، وَيُؤْكَلُ ، وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهِ فِيْ كُتُبِ مَنَاسِكِ الْحَجِّ . وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا يُؤْكَلُ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ حَدِيْثَ جَابِرٍ هٰذَا، قَدْ اُخْتُلِفَ فِيْ لَفْظِهٖ، فَرَوَاهُ كُلُّ أَحَدٍ مِنْ جَرِيْرٍ وَإِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغِ كَمَا ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ .وَرَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ ، فَذَكَرَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ سَأَلَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الضَّبُعِ .فَقَالَ : أَصَيْدٌ هِيَ ؟ قَالَ :نَعَمْ .قَالَ :وَسَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ .فَأَخْبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا صَيْدٌ ، وَلَيْسَ كُلُّ الصَّيْدِ يُؤْكَلُ .فَاحْتُمِلَ أَنْ تَكُوْنَ تِلْكَ الزِّيَادَةُ ، عَلٰى ذٰلِكَ الْمَذْكُوْرَةِ ، فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، مِنْ قَوْلِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ;لِأَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهَا صَيْدًا .وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ ، وَوَجَدْنَا السُّنَّةَ قَدْ جَاءَ تْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، وَالضَّبُعُ ذَاتُ نَابٍ ، لَمْ يَخْرُجْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ، قَدْ عَلِمْنَا أَنَّهُ دَخَلَ فِيْهِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْلَمْ يَقِينًا أَنَّهُ أَخْرَجَهُ مِنْهُ .وَمِمَّا رُوِىَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ تَحْرِيْمِهِ كُلَّ ذِىْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ،

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ بجو کا گوشت کھانا مباح ہے اور انہوں نے ابن ابی عمارہ کی روایت کو دلیل بنایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شکار ہے اسی طرح دوسری دلیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس کے قریباً یہی الفاظ ہیں اور یہ الفاظ بھی زائد ہیں اس روایت کو ہم کتاب مناسک حج میں ذکر کر چکے ہیں۔ فریق ثانی کا کہنا ہے کہ بجو کا گوشت نہ کھایا جائے گا ان کی دلیل یہی حدیث جابر رضی اللہ عنہ ہے جو مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے ابن جریج نے اس کے خلاف اس کو روایت کیا ہے انہوں نے بیان کیا کہ ابن ابی عمارؓ نے جابر رضی اللہ عنہ سے بجو کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کیا یہ کوئی شکار ہے تو ابن ابی عمار نے کہا ہاں تو جابر نے کہا کیا تم نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو انہوں نے کہا۔ جی ہاں۔

حاصل روایات: یہ روایت بتاتی ہے کہ ابن عمار نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف یہ خبر دی ہے کہ وہ شکار ہے اور ہر شکار تو نہیں کھایا جاتا پس یہ اضافہ جو حدیث ابن جریج میں پایا جاتا ہے تو اس میں یہ احتمال ہوا کہ یہ جابر رضی اللہ عنہ کا قول ہو کہ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ کو اس کو صید کہا اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہو اب اس احتمال کے بعد آپ کی یہ سنت متواترہ پائی گئی۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلیوں والے درندے کے کھانے سے منع کیا ہے اور بجو کچلیوں والا ہے آپ اس میں کسی کو مستثنیٰ نہیں اور یہ تو ہم جان چکے کہ یہ یقیناً اس میں داخل ہے مگر اس کا مستثنیٰ ہو کر خارج ہونا یقینی طور پر معلوم نہیں۔

بَابُ أَكْلِ الضَّبُعِ

کچلیوں والے درندوں کے متعلق حرمت کی روایات

۶۱۵۱: مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ وَنَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَا :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، وَعَنْ كُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ .

۶۱۵۱: عاصم بن ضمرہ علی المرتضیٰؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلیوں والے درندے اور پنجے والے پرندے کے گوشت سے منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الذبائح باب۲۸' مسلم فی الصید روایت ۱۲' ۱۳' ابو داؤد فی الاطعمه باب۳۲' ترمذی فی الصید باب۹' نسائی فی الصید باب۷۶' مسند احمد جلد ۱۴۷/۱' ۲۴۴' جلد ۳۲۳/۳' جلد ۸۹/۴' ۹۰۔

۶۱۵۲: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، وَعَنْ كُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ .

۶۱۵۲: میمون بن مہران نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہر پنجے والے پرندے اور کچلیوں والے درندے کے (گوشت) سے منع فرمایا۔

۶۱۵۳: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، وَقَالَ :نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۱۵۳: ابوعوانہ نے ابو بشر سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا۔

۶۱۵۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمَرْوَزِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۱۵۴: علی بن حسن بن شقیق نے ابوعوانہ سے روایت نقل کی پھر انہوں نے اپنی سند اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۶۱۵۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۱۵۵ : سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباسؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی۔

۶۱۵۶ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُوْمِيِّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ .

۶۱۵۶ : مجاہد نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلیوں والے درندے کے کھانے سے منع کیا۔

۶۱۵۷ : وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۱۵۷ : ابوادریس خولانی نے حضرت ابو ثعلبہ خشنیؓ سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۱۵۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْبِرْكِيُّ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ. فَقَدْ قَامَتِ الْحُجَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِنَهْيِهِ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، وَتَوَاتَرَتْ بِذٰلِكَ الْآثَارُ عَنْهُ . فَلَا يَجُوْزُ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ ذٰلِكَ الضَّبُعُ ، إِذَا كَانَتْ ذَاتَ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، إِلَّا بِمَا يَقُوْمُ عَلَيْنَا بِهِ الْحُجَّةُ بِإِخْرَاجِهَا مِنْ ذٰلِكَ . وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ ، وَأَبِي يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۶۱۵۸ : ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے کچلیوں والے درندے کو کھانے کی ممانعت میں ان متواتر روایات سے حجت قائم ہوگئی اب جائز نہیں کہ بجو کو اس سے خارج کیا جا سکے کیونکہ اس کا کچلیوں والا درندہ ہونا تو معروف ہے پس اس کو خارج کرنے کے لئے اسی طرح کی مضبوط دلیل چاہئے یہ امام ابوحنیفہؒ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مدینہ کی حدود میں بھی شکار کا حکم وہی ہے جو حرم مکہ کا ہے۔ طرح درخت کا بھی کاٹنا درست

نہیں۔اس قول کو امام مالک، شافعی اور احمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔دوسرا فریق یہ کہتا ہے مدینہ منورہ کی عظمت اپنے مقام پر ہے مگر اس کی حدود میں شکار اور درختوں کا وہ حکم نہیں جو حرم مکہ کا ہے۔اس قول کو ائمہ احناف نے اختیار کیا ہے اور ثوری اور ابن مبارک رحمہم اللہ کا قول بھی ہے (العینی والمرقات)

حاصل: جناب رسول اللہ ﷺ سے کچلیوں والے درندے کو کھانے کی ممانعت میں ان متواتر روایات سے حجت قائم ہوگئی اب جائز نہیں کہ بجو کو اس سے خارج کیا جا سکے کیونکہ اس کا کچلیوں والا درندہ ہونا تو معروف ہے پس اس کو خارج کرنے کے لئے اسی طرح کی مضبوط دلیل چاہئے یہ امام ابوحنیفہ، ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ صَيْدِ الْمَدِيْنَةِ

مدینہ منورہ کا شکار

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مدینہ کی حدود میں بھی شکار کا حکم وہی ہے جو حرم مکہ کا ہے۔اس طرح درخت کا بھی کاٹنا اسی طرح درست نہیں۔اس قول کو امام مالک' شافعی اور احمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

دوسرا فریق یہ کہتا ہے مدینہ منورہ کی عظمت اپنے مقام پر ہے مگر اس کی حدود میں شکار اور درختوں کا وہ حکم نہیں جو حرم مکہ کا ہے۔اس قول کو ائمہ احناف نے اختیار کیا ہے اور ثوری اور ابن مبارک رحمہم اللہ کا قول بھی ہے (العینی والمرقات)

۶۱۵۹: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ :ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ :حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، قَالَ :خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرٍ مِنْ آجُر ، وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيْهِ صَحِيْفَةٌ مُعَلَّقَةٌ بِهِ ، فَقَالَ : وَاللّٰهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ، وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ ثُمَّ نَشَرَهَا ، فَإِذَا فِيْهَا الْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ ، مِنْ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ .

۶۱۵۹: ابراہیم تیمی کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ ہمیں علیؓ نے عیدوں کے ممبر پر خطبہ دیا اس وقت انہوں نے تلوار پہن رکھی تھی اور اس میں ایک خط لٹک رہا تھا آپ نے فرمایا اللہ کی قسم ہمارے پاس پڑھنے کے لئے کتاب اللہ کے سوا اور کوئی کتاب نہیں اور جو کچھ اس خط میں ہے پھر آپ نے اس کو پھیلا دیا تو اس میں یہ لکھا تھا کہ مدینہ منورہ عیر پہاڑ سے ثور تک حرمت والا ہے۔

تخریج : مسلم فی الحج روایت ۴۶۷' والعتق روایت ۲۵' مسند احمد ۸۱/۱۔

۶۱۶۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلَى قَصْرِهِ بِالْعَقِيْقِ ، فَوَجَدَ غُلَامًا يَقْطَعُ شَجَرَةً أَوْ يَخْتَطِبُهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَظُنُّ فِيْهِ فَأَخَذَ سَلَبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ ، أَتَاهُ أَهْلُ الْغُلَامِ ، فَكَلَّمُوْهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ .فَقَالَ :مَعَاذَ اللّٰهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُ إِلَيْهِمْ .

۶۱۶۰: عامر بن سعد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد مقام عقیق میں اپنے محل کی طرف سوار ہو کر تشریف لے جا رہے تھے کہ انہوں نے ایک غلام کو پایا جو درخت یا لکڑیاں کاٹ رہا تھا طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ اس کے اندر یہ الفاظ بھی ہیں کہ انہوں نے اس کا سامان لے لیا جب وہ واپس لوٹے تو غلام کے مالک آئے اور انہوں

نے گفتگو کی کہ جو کچھ ان کے غلام سے لیا گیا ہے وہ واپس کر دیا جائے تو حضرت سعد نے فرمایا معاذ اللہ میں اس چیز کو واپس نہیں کر سکتا جو رسول اللہ ﷺ نے بطور غنیمت مجھے دی ہے اور اس چیز کو ان کی طرف واپس کرنے سے انکار کر دیا۔

تخریج : مسلم فی الحج روایت ٤٦١' مسند احمد ١٦٨/١۔

۶۱۶۱: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :شَهِدْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَقَدْ أَتَاهُ قَوْمٌ فِيْ عَبْدٍ لَهُمْ ، أَخَذَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ سَلَبَهٗ، رَآهُ يَصِيدُ فِيْ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ ، الَّذِيْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَخَذَ سَلَبَهٗ فَكَلَّمُوْهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِ سَلَبَهٗ فَأَبٰى وَقَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَحَدَّ حُدُوْدَ الْحَرَامِ ، حَرَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ :مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَصِيدُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْحُدُوْدِ ، فَمَنْ وَجَدَهٗ فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَلَا أَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً أَطْعَمَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلٰكِنْ اِنْ شِئْتُمْ غَرِمْتُ لَكُمْ ثَمَنَ سَلَبِهٖ ، فَعَلْتُ .

۶۱۶۱: سلیمان بن ابو عبداللہ کہتے ہیں کہ میں سعد بن ابی وقاص کے پاس موجود تھا جبکہ ان کے پاس ایک غلام کے مالک آئے جس غلام سے حضرت سعد نے سامان لیا تھا حضرت سعد نے اس غلام کو حرم مدینہ میں شکار کرتے دیکھا جس حرم کو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمایا۔ آپ نے اس کا سامان چھین لیا مالکوں نے سامان واپس کرنے کی بات کی تو آپ نے انکار کر دیا اور فرمایا جب رسول اللہ ﷺ نے حرم مدینہ کی حد بندی فرمائی تو ارشاد فرمایا کہ اس حدود میں جس کو تم شکار کرتا پاؤ تو جو آدمی شکار کرتا ہوا پائے شکاری کا سامان اسی کا ہے اس لئے میں وہ لقمہ واپس نہیں کر سکتا۔ جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے کھلایا ہے لیکن تم چاہو تو میں سامان کی قیمت بطور چٹی کے بھر سکتا ہوں۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب ٩٥۔

۶۱۶۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ أَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا .

۶۱۶۲: عامر بن سعد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے ان دو پہاڑوں کے درمیان والے حصے کو حرم قرار دیا اور اس کا ببول کا درخت کاٹنے اور شکار مارنے سے منع فرمایا۔

تخریج : مسند احمد ١٩٠/٥۔

۶۱۶۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ ثَابِتٍ ، عِمْرَانُ بْنُ عَبْدِ

الْعَزِيْزِ الزُّهْرِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ ، مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : اصْطَدْتُ طَيْرًا بِالْقُنْبُلَةِ ، فَخَرَجْتُ بِهٖ فِيْ يَدِي -فَلَقِيَنِيْ أَبِيْ، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ :مَا هٰذَا، فَقُلْتُ طَيْرًا اصْطَدْتُهٗ بِالْقُنْبُلَةِ ، فَعَرَكَ أُذُنِيْ عَرْكًا شَدِيدًا ثُمَّ أَرْسَلَهٗ مِنْ يَدِي -ثُمَّ قَالَ : حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَيْدَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا .

۶۱۶۳: صالح بن ابراہیم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے جھنڈ سے ایک پرندے کو شکار کیا میں اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر نکلا تو مجھے میرے والد عبدالرحمٰن بن عوف مل گئے کہنے لگے یہ کیا ہے۔ میں نے کہا یہ ایک پرندہ ہے جس کو میں نے شکار کیا ہے انہوں نے میرے کان کو زور سے مروڑا پھر اس کو میرے ہاتھ سے چھڑا دیا پھر فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان کے شکار کو حرام کیا ہے۔

۶۱۶۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يُوْسُفَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ وَجَدَ غِلْمَانًا ، قَدْ لَجَئُوْا ثَعْلَبًا اِلَى زَاوِيَةٍ ، فَطَرَدَتْهُمْ .قَالَ مَالِكٌ لَا أَعْلَمُ اِلَّا أَنَّهٗ قَالَ :أَفِيْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يُصْنَعُ هٰذَا ؟

۶۱۶۴: عطاء ابن یسار نے حضرت ابوایوب انصاری سے روایت کی ہے کہ جنہوں نے لومڑی کو ایک کونے میں گھسنے پر مجبور کر دیا تو آپ نے ان کو بھگا دیا امام مالک جو اس روایت کے راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ میرے علم میں یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا کیا حرم رسول میں ایسا کیا جاتا ہے۔

۶۱۶۵: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ ، عَنْ يَسِيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، -أَوْ أَهْوَى بِيَدِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ -يَقُوْلُ اِنَّهٗ حَرَمٌ آمِنٌ .

۶۱۶۵: یسیر بن عمر کہتے ہیں کہ سہل بن حنیفؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آپ نے اپنا دست مبارک مدینہ منورہ کی طرف جھکاتے ہوئے فرمایا۔ یہ امن والا حرم ہے۔

۶۱۶۶: حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ :ثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ شُرَحْبِيْلَ قَالَ :أَتَانَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَنَحْنُ نَنْصِبُ فِخَاخًا لَنَا بِالْمَدِيْنَةِ ، فَرَمَى بِهَا وَقَالَ :أَلَمْ تَعْلَمُوْا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ صَيْدَهَا ؟

۶۱۶۶: شرحبیل کہتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت زید بن ثابتؓ آئے اور ہم اس وقت مدینہ میں اپنا ایک جال لگا

رہے تھے آپ اس کو پھینک دیا اور فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے ہو کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کے شکار کو حرام قرار دیا ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۹۰/۵۔

۶۱۶۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ ، وَدَعَا لَهُمْ ، وَاِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ ، وَدَعَوْتُ لَهُمْ بِمِثْلِ مَا دَعَا بِهٖ اِبْرَاهِيْمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ ، أَنْ يُبَارِكَ لَهُمْ فِيْ صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ .

۶۱۶۷: عباد بن تمیم کہتے ہیں کہ عبداللہ بن زیدؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام کے مکے کو حرم قرار دیا اور ان کے لئے دعا فرمائی اور میں نے مدینہ کو حرم قرار دیا اور ان کے لئے اسی طرح کی دعا فرمائی جو ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لئے فرمائی تھی کہ اے اللہ ان کے مد اور صاع میں برکت عنایت فرما۔

۶۱۶۸: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۱۶۸: محمد بن جعفر کہتے ہیں کہ مجھے عمرو بن یحییٰ نے خبر دی پھر اپنی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی۔

۶۱۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، حَرَّمَ بَيْتَ اللّٰهِ وَأَمَّنَهٗ، وَاِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا ، لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا ، وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا .

۶۱۶۹: ابوالزبیر نے جابر ؓ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ بے شک ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کو حرمت و امن والا قرار دیا اور میں نے مدینہ منورہ کی دو پہاڑیوں کے درمیان والے حصے کو امن والا قرار دیا کہ اس کے کانٹے دار درختوں کو نہ کاٹا جائے اور نہ شکار کو شکار کیا جائے۔

۶۱۷۰: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ ، ح .

۶۱۷۰: یزید بن سنان نے یحییٰ بن سعید قطان سے روایت کی ہے۔

۶۱۷۱: وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا :أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حَرَّمَ مَا بَيْنَ

لَابَتَیِ الْمَدِیْنَةِ أَنْ یُعْضَدَ شَجَرُهَا ، أَوْ یُخْبَطَ .

۶۱۷۱: زینب بنت کعب نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے دو پہاڑیوں کے درمیان والے حصے کو حرم قرار دیا۔ کہ اس کے درخت کو نہ کاٹا جائے اور نہ اس کے درخت کے پتے جھاڑے جائیں۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب ۹۵۔

۶۱۷۲: حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ وَعَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَا :ثَنَا ابْنُ أَبِی مَرْیَمَ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ أَخْبَرَنِیْ عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ ، مَوْلٰی بَنِیْ تَیْمٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرٍ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَةِ .

۶۱۷۲: نافع بن جبیر نے حضرت رافع بن خدیج ؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کے دو پہاڑوں کے درمیان والے حصے کو حرم قرار دیا۔

تخریج : بخاری فیالمدینه باب٤‘ الجهاد باب٧١‘ احادیث الانبیاء باب١٠‘ مسلم فی الحج روایت ٢٥٦‘ ترمذی فی المناقت باب٦٧‘ ابن ماجه فی المناسك باب١٠٤‘ مالك فی المدینه روایت ١٠‘ ١١‘ مسند احمد ١٦٩/١‘ ٢٣٦/٢‘ ٢٧٩‘ ٢٣/٣‘ ١٤٧‘ ١٤١/٤‘ ١٨١/٥۔

۶۱۷۳: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ ، قَالَ :ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ جُبَیْرٍ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَکَمِ خَطَبَ ، فَذَکَرَ مَکَّةَ وَحُرْمَتَهَا وَأَهْلَهَا ، وَلَمْ یَذْکُرِ الْمَدِیْنَةَ وَحُرْمَتَهَا وَأَهْلَهَا .فَقَامَ رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ :مَالِیْ أَسْمَعُكَ ذَکَرْتُ مَکَّةَ وَحُرْمَتَهَا وَأَهْلَهَا وَلَمْ تَذْکُرِ الْمَدِیْنَةَ وَحُرْمَتَهَا وَأَهْلَهَا ؟ وَقَدْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَةِ وَذٰلِكَ عِنْدَنَا فِی الْاَدِیْمِ الْخَوْلَانِیِّ ، اِنْ شِئْتَ اقْرَأْتُکَهٗ ، فَقَالَ مَرْوَانُ :قَدْ سَمِعْتُ .

۶۱۷۳: عتبہ بن جبیر کہتے ہیں کہ مروان بن حکم نے خطبہ دیا اور مکہ اور اس کی عظمت کا ذکر کیا مدینہ منورہ اور اس کی حرمت اور اہل مدینہ کا ذکر نہیں کیا تو رافع بن خدیج ؓ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ تم نے مکہ اور اہل مکہ اور اس کی حرمت کا ذکر کیا اور تو نے مدینہ منورہ اور اس کی حرمت اور رہنے والوں کی حرمت کا ذکر نہیں کیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کے دو پہاڑوں کے درمیان والے حصے کو حرم قرار دیا اور یہ بات ہمارے پاس ایک یمنی چمڑے پر لکھی ہے اگر تو پسند کرے تو میں اس کو تیرے سامنے پڑھ سکتا ہوں مروان نے کہا میں نے سن لی اہے۔

۶۱۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِی اللَّیْثُ ، قَالَ :

حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ مَكَّةَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ ، وَإِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يَعْنِي الْمَدِينَةَ .

۶۱۷۴: عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ کا ذکر کرتے ہوئے سنا پھر فرمایا بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا میں نے دو پہاڑیوں کے درمیان والے حصے کو حرم قرار دیا۔

۶۱۷۵: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرٍو ، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ عَلَى أُحُدٍ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا .

۶۱۷۵: عمرو مولیٰ مطلب نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد پر چڑھے اور فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اے اللہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں اس کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان والے حصے کو حرم قرار دیتا ہوں۔

تخریج : البخاری فی احادیث الانبیاء باب ۱۰، مسلم فی لاحج حدیث ۴۶۲، ۵۰۳، و ابن ماجه فی المناسك باب ۱۰۴، و مالك فی المدینه حدیث ۱۰، مسند احمد ۱۴۹/۳، ۲۴۰، ۲۴۳، ۴۴۳۔

۶۱۷۶: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۶۱۷۶: عمرو نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی۔

۶۱۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۱۷۷: عمرو بن ابی عمرو سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی جیسی روایت کی ہے۔

۶۱۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْمَدِيْنَةَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، هِيَ حَرَامٌ مِنْ لَدُنْ كَذَا إِلٰى كَذَا .

۶۱۷۸: عاصم کہتے ہیں کہ میں نے انسؓ سے پوچھا کہ کیا نبی اکرم ﷺ نے مدینہ کو حرم قرار دیا انہوں نے کہا۔ جی ہاں فلاں مقام سے لے کر فلاں مقام تک حرم ہے۔

۶۱۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۱۷۹: عاصم احول نے حضرت انسؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی۔

۶۱۸۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْمَدِيْنَةَ ، مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا أَنْ لَا يُعْضَدَ شَجَرُهَا .

۶۱۸۰: عاصم نے انسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے میدنہ کو فلاں مقام سے فلاں مقام تک حرم قرار دیا کہ اس کا درخت نہ کاٹا جائے گا۔

۶۱۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ :أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ وَزَادَ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، وَالْمَلَائِكَةِ ، وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ .

۶۱۸۱: عاصم احول نے کہا کہ میں نے انسؓ کو فرماتے سنا انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ جس نے اس میں کوئی بدعت ایجاد کی اس پر اللہ تعالیٰ اور ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

تخریج : بخاری فی الاعتصام باب۵، ٦، فضائل المدینہ باب۱، جذیہ باب ۱۰، مسلم فی الحج روایت ۴۵۳، ۴۶۷، ابو داؤد فی الدیات باب ۱۱، ترمذی فی الولاء اب۳، نسائی فی المناسك باب۹۶، مسند احمد ۲/۳۹۸، ۳/۲۳۸، ۲۴۲۔

۶۱۸۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ ، لَوْ أَنِّيْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِيْنَةِ ، مَا ذَعَرْتُهَا لِأَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ .

۶۱۸۲: سعید بن مسیّب نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے تھے اگر میں ہرنیوں کو مدینہ میں چرتا دیکھوں تو میں ان کو بھی نہ ڈراؤں گا کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اس کے دو پہاڑوں کے درمیان والا حصہ حرم ہے۔

۶۱۸۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي

حَازِمٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ الْمَدِيْنَةَ ، بِمِثْلِ مَا حَرَّمَ . قَالَ : وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْضَدَ شَجَرُهَا أَوْ يُخْبَطَ ، أَوْ يُؤْخَذَ طَيْرُهَا .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى تَحْرِيْمِ صَيْدِ الْمَدِيْنَةِ ، وَتَحْرِيْمِ شَجَرِهَا ، وَجَعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ كَمَكَّةَ فِيْ حُرْمَةِ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا .وَقَالُوْا : مَنْ فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فِيْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حَلَّ سَلَبُهُ لِمَنْ وَجَدَهُ ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : أَمَّا مَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ تَحْرِيْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، صَيْدَ الْمَدِيْنَةِ وَشَجَرَهَا ، فَقَدْ كَانَ فَعَلَ ذٰلِكَ ، لَيْسَ أَنَّهُ جَعَلَهُ كَحُرْمَةِ صَيْدِ مَكَّةَ ، وَلَا كَحُرْمَةِ شَجَرِهَا ، وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ بِذٰلِكَ ، بَقَاءَ زِيْنَةِ الْمَدِيْنَةِ ، لِيَسْتَطِيْبُوْهَا وَيَأْلَفُوْهَا .وَقَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَ مِنْ هَدْمِ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ ، وَقَالَ إِنَّهَا زِيْنَةٌ لِلْمَدِيْنَةِ .

۶۱۸۳: ولید بن رباح نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں مدینہ کو اسی طرح حرم قرار دیتا جس طرح انہوں نے مکہ کو حرم قرار دیا اور کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کے درخت کو کاٹنے اور درختوں کے پتے جھاڑنے یا اس کے پرندوں کو پکڑنے سے منع فرمایا۔ ولید بن رباح نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں مدینہ کو اسی طرح حرم قرار دیتا جس طرح انہوں نے مکہ کو حرم قرار دیا اور کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کے درخت کو کاٹنے اور درختوں کے پتے جھاڑنے یا اس کے پرندوں کو پکڑنے سے منع فرمایا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: بعض لوگوں کا خیال ہے مدینہ میں بھی شکار حرام ہے اور اس کے درخت کا کاٹنا حرام ہے۔ انہوں نے مدینہ منورہ کو بھی شکار اور درخت کے کاٹنے میں مکہ مکرمہ کی طرح قرار دیا اور انہوں نے کہا جو آدمی حرم رسول اللہ ﷺ میں ان میں سے کوئی کام کرے گا تو جو آدمی اس کو پائے اس پر اس سے چھینا ہوا سامان حلال ہے اور انہوں نے ان آثار کو دلیل بنایا ہے۔ فریق ثانی کا کہنا ہے کہ ان روایات میں جس تحریم اشجار و شکار کا ذکر ہے وہ آپ نے فرمایا۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کی حرمت مکہ کے شکار اور درختوں کی طرح نہ ہوگی۔ بلکہ اس کا مقصد مدینہ کی زینت کا بقاء ہے کہ اس سے الفت و محبت کریں ہم نے دیکھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے ٹیلوں کو گرانے سے روکا اور فرمایا یہ مدینہ کی زینت ہیں۔

۶۱۸۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

، عَنْ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ أَنْ تُهْدَمَ .

۶۱۸۴: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی گڑھیوں کو گرانے سے روکا۔

۶۱۸۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ قَالَ ثَنَا الْعُمَرِيُّ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۱۸۵: اسحٰق بن محمد فروی نے عمری سے پھرانہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۶۱۸۶: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَهْدِمُوْا الْآطَامَ ، فَإِنَّهَا زِيْنَةُ الْمَدِيْنَةِ .

۶۱۸۶: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے قلعوں کو گرانے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا یہ مدینہ کی زینت ہیں۔

۶۱۸۷: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ ، قَالَ :ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ، مِثْلَهٗ.أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهَاهُمْ عَنْ هَدْمِ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ ، لِأَنَّهَا زِيْنَةٌ لَهَا .قَالُوْا :فَكَذٰلِكَ مَا نَهَاهُمْ عَنْهُ، مِنْ قَطْعِ شَجَرِهَا ، وَقَتْلِ صَيْدِهَا ، اِنَّمَا هُوَ لِأَنَّ ذٰلِكَ زِيْنَةٌ لِلْمَدِيْنَةِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَتْرُكَ لَهُمْ فِيْهَا زِيْنَتَهَا ، لِيَأْلَفُوْهَا وَيَطِيْبَ لَهُمْ بِذٰلِكَ سُكْنَاهَا ، لَا لِأَنَّهَا تَكُوْنُ فِيْ ذٰلِكَ كَ مَكَّةَ فِيْ حُرْمَةِ صَيْدِهَا وَنَبَاتِهَا ، وَوُجُوْبِ الْجَزَاءِ عَلَى مَنِ انْتَهَكَ حُرْمَةَ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ .ثُمَّ نَظَرْنَا ، هَلْ نَجِدُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ ، دَلِيْلًا آخَرَ ، يَدُلُّنَا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .فَإِذَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيّ قَدْ

۶۱۸۷: ابومصعب نے دراوردی سے پھر اس سے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ ذرا غور فرمائیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے قلعوں کو گرانے سے اس لئے روک دیا کہ وہ مدینہ منورہ کی زینت ہیں بالکل اسی طرح درخت کاٹنے اور شکار مارنے سے بھی ممانعت کی وجہ اس کا باعث زینت ہونا ہے جب درخت وغیرہ زینت کی چیزیں رہیں گے تو وہاں کے لوگ انس والفت سے رہیں گے۔ اس بناء پر نہیں کہ حرمت میں مکہ کی طرح ان کی نبات وشکار کا حکم ہے اور حرمت کی خلاف ورزی کرنے والے کی اسی طرح سزا ہے۔ ذرا غور فرمائیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے قلعوں کو گرانے سے اس لئے روک دیا کہ وہ مدینہ منورہ کی زینت ہیں بالکل

اسی طرح درخت کاٹنے اور شکار مارنے سے بھی ممانعت کی وجہ اس کا باعث زینت ہونا ہے جب درخت وغیرہ زینت کی چیزیں رہیں گے تو وہاں کے لوگ انس والفت سے رہیں گے۔ اس بناء پر نہیں کہ حرمت میں مکہ کی طرح ان کی نبات وشکار کا حکم ہے اور حرمت کی خلاف ورزی کرنے والے کی اسی طرح سزا ہے۔

اس بات کا روایات سے ثبوت:

۶۱۸۸: حَدَّثَنَا ، قَالَ :قَرَأْنَا عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيِّ ، عَنْ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : كَانَ لِأَبِيْ طَلْحَةَ ابْنٌ ، مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَاحِكُهُ إِذَا دَخَلَ ، وَكَانَ لَهُ نُغَيْرٌ .فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَأَى أَبَا عُمَيْرٍ حَزِينًا فَقَالَ مَا شَأْنُ أَبِيْ عُمَيْرٍ ؟ فَقِيْلَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَاتَ نُغَيْرُهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا عُمَيْرٍ ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ ؟ .

۶۱۸۸: انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ کا ام سلیمؓ سے ایک بیٹا تھا جس کو ابوعمیر کہتے تھے جناب رسول اللہ ﷺ اس کے آنے پر اس سے ہنسی کی باتیں فرماتے اس کا ایک بلبل تھا۔ پس جب وہ داخل ہوا تو آپ نے فرمایا اے ابوعمیر تمہارے بلبل کا کیا ہوا؟ (وہ بلبل مر گیا تھا)

تخریج : بخاری فی الادب باب ۱۱۲/۱۱۲، مسلم فی الادب ۳۰، ابو داؤد فی الادب باب ۶۹، ترمذی فی الصلاۃ باب ۱۳۱، ابن ماجه فی الادب باب ۲۴، مسند احمد ۱۱۵/۳، ۲۰۱، ۲۱۲/۲۰۱، ۲۸۸/۲۷۸۔

۶۱۸۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ ، عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِأَبِيْ طَلْحَةَ ابْنٌ ، يُدْعَى أَبَا عُمَيْرٍ ، فَكَانَ لَهُ نُغَيْرٌ ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ قَالَ يَا أَبَا عُمَيْرٍ ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ .

۶۱۸۹: حمید بن انس کہتے ہیں کہ ابوطلحہ کے ایک بیٹے کو ابوعمیر کہا جاتا تھا اس کا بلبل تھا جب وہ داخل ہوتا تو جناب رسول اللہ ﷺ دریافت فرماتے۔ اے ابوعمیر نغیر کا کیا ہوا؟

تخریج : سابقہ روایت ۶۱۸۸ کی تخریج ملاحظہ کریں۔

۶۱۹۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ :قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِطُنَا ، حَتّٰى يَقُوْلَ لِأَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ .

۶۱۹۰: ابوالتیاح نے انس بن مالک ؓ کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ بہت گھل مل کر رہتے یہاں تک کہ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا جس کو ابوعمیر کہتے تھے آپ اس کو فرماتے اے ابوعمیر تمہارے بلبل کا کیا حال ہے؟

۶۱۹۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ ، عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :كَانَ لِي أَخٌ ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَقْبِلُهُ وَيَقُولُ :يَا أَبَا عُمَيْرٍ ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ . قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ :فَهٰذَا قَدْ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ ، وَلَوْ كَانَ حُكْمُ صَيْدِهَا كَحُكْمِ صَيْدِ مَكَّةَ ، إِذًا لَمَا أَطْلَقَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبْسَ النُّغَيْرِ ، وَلَا اللَّعِبَ بِهِ ، كَمَا لَا يُطْلَقُ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ .فَقَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا كَانَ بِقُبَاءَ ، وَذٰلِكَ الْمَوْضِعُ ، غَيْرُ الْمَوْضِعِ الْمُحَرَّمِ ، فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .فَنَظَرْنَا ، هَلْ نَجِدُ فِيْمَا سِوَى هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ حُكْمِ صَيْدِ الْمَدِيْنَةِ .

۶۱۹۱: ثابت نے حضرت انس ؓ سے روایت کی ہے کہ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا جناب رسول اللہ ﷺ اس کو سامنے بلاتے اور فرماتے اے ابوعمیر تمہارے بلبل کا کیا حال ہے۔ یہ واقعہ مدینہ منورہ کا ہے اگر مدینہ منورہ کے شکار کا مکہ کے شکار جیسا ہوتا تو جناب رسول اللہ ﷺ بلبل کو ضرور آزاد کرواتے۔ اس کو قید کرنے اور اس سے کھیلنے کی اجازت نہیں دیتے جیسا کہ مکہ میں ہوتا ہے۔ اگر کوئی معترض کہے کہ ممکن ہے کہ یہ واقعہ قباء کا ہے اور وہ حرم میں داخل نہیں پس یہ روایت دلیل نہ بنی۔ ان کو جواب میں کہے کہ حضرت ابوطلحہ انصاری کا مکان حرم میں نہیں بلکہ مدینہ منورہ کے اندر تھا پس اعتراض بے جا اور دلیل ثابت ہے۔ ہم غور کرتے ہیں کیا ایسی روایات ملتی ہیں جو مدینہ کے شکار پر دلالت کرتی ہوں ملاحظہ ہو۔

۶۱۹۲: فَإِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ ، وَفَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَدْ حَدَّثَانَا ، قَالَا :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، كَانَ لِآلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْشٌ ، فَإِذَا خَرَجَ ، لَعِبَ وَاشْتَدَّ ، وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ ، فَإِذَا أَحَسَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ دَخَلَ ، رَبَضَ فَلَمْ يَتَرَمْرَمْ ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يُؤْذِيَهُ . فَهٰذَا بِالْمَدِيْنَةِ ، فِيْ مَوْضِعٍ قَدْ دَخَلَ فِيْمَا حَرُمَ مِنْهَا ، وَقَدْ كَانُوْا يَأْوُوْنَ فِيْهِ الْوَحْشَ ، وَيَتَّخِذُوْنَهَا ، وَيُغْلِقُوْنَ دُوْنَهَا الْأَبْوَابَ .فَقَدْ دَلَّ هٰذَا أَيْضًا ، عَلٰى أَنَّ حُكْمَ الْمَدِيْنَةِ فِيْ ذٰلِكَ ، خِلَافُ حُكْمِ مَكَّةَ .

۶۱۹۲: مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ آل رسول ﷺ کا ایک جنگلی جانور تھا جب آپ باہر تشریف

بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مَا يَدُلُّ عَلَى إِبَاحَةِ صَيْدِ الْمَدِيْنَةِ ، أَلَا تَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَلَّ سَلَمَةَ ، وَهُوَ بِهَا ، عَلَى مَوْضِعِ الصَّيْدِ ، وَذٰلِكَ لَا يَحِلُّ بِمَكَّةَ . أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ دَلَّ ، وَهُوَ بِمَكَّةَ ، رَجُلًا عَلَى صَيْدٍ مِنْ صَيْدِهَا ، كَانَ آثِمًا . فَلَمَّا كَانَتِ الْمَدِيْنَةُ فِيْ ذٰلِكَ ، لَيْسَتْ كَمَكَّةَ ، ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَ صَيْدِهَا ، خِلَافُ حُكْمِ صَيْدِ مَكَّةَ ، وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا إِبَاحَةُ صَيْدِ الْعَقِيْقِ . وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ سَعْدٍ ، فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ ، مَا قَدْ رَوَيْنَا ، فَفِيْ هٰذَا ، مَا يُخَالِفُهُ . فَأَمَّا مَا فِيْ حَدِيْثِ سَعْدٍ مِنْ إِبَاحَةِ سَلْبِ الَّذِيْ يَصِيدُ صَيْدَ الْمَدِيْنَةِ ، فَإِنَّ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ- كَانَ فِيْ وَقْتٍ مَا كَانَتِ الْعُقُوْبَاتُ الَّتِيْ تَجِبُ بِالْمَعَاصِي فِي الْأَمْوَالِ . فَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الزَّكَاةِ أَنَّهٗ قَالَ : مَنْ أَدَّاهَا طَائِعًا ، فَلَهٗ أَجْرُهَا ، وَمَنْ لَا ، أَخَذْنَاهَا مِنْهُ وَشَطْرَ مَالِهٖ . وَمَا رُوِيَ عَنْهُ ، فِيْمَنْ سَرَقَ ثَمَرًا مِنْ أَكْمَامِهٖ أَنَّ عَلَيْهِ غَرَامَةَ مِثْلَيْهِ ، فِيْ نَظَائِرَ مِنْ ذٰلِكَ كَثِيْرَةٍ ، قَدْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ مَوَاضِعِهَا مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا . ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ ، فِيْ وَقْتِ نَسْخِ الرِّبَا ، فَرُدَّ الْأَشْيَاءُ الْمَأْخُوْذَةُ إِلٰى أَمْثَالِهَا ، إِنْ كَانَ لَهُمَا أَمْثَالٌ ، وَإِلٰى قِيْمَتِهَا إِنْ كَانَ لَا مِثْلَ لَهَا ، وَجُعِلَتِ الْعُقُوْبَاتُ فِي انْتِهَاكِ الْحَرَمِ فِي الْأَبْدَانِ ، لَا فِي الْأَمْوَالِ . فَهٰذَا وَجْهُ مَا رُوِيَ فِيْ صَيْدِ الْمَدِيْنَةِ . وَأَمَّا حُكْمُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِذَا رَأَيْنَا مَكَّةَ حَرَامًا ، وَصَيْدُهَا وَشَجَرُهَا كَذٰلِكَ ، هٰذَا مَا لَا اخْتِلَافَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ . ثُمَّ رَأَيْنَا مَنْ أَرَادَ دُخُوْلَ مَكَّةَ ، لَمْ يَكُنْ لَهٗ أَنْ يَدْخُلَهَا إِلَّا حَرَامًا ، فَكَانَ دُخُوْلُ الْحَرَمِ ، لَا يَحِلُّ لِحَلَالٍ كَانَتْ حُرْمَةُ صَيْدِهٖ وَشَجَرِهٖ ، كَحُرْمَتِهٖ فِيْ نَفْسِهٖ . ثُمَّ رَأَيْنَا الْمَدِيْنَةَ ، كُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهٗ لَا بَأْسَ بِدُخُوْلِهَا لِلرَّجُلِ حَلَالًا ، فَلَمَّا لَمْ تَكُنْ مُحَرَّمَةً فِيْ نَفْسِهَا ، كَانَ حُكْمُ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا ، كَحُكْمِهَا فِيْ نَفْسِهَا . وَكَمَا كَانَ صَيْدُ مَكَّةَ إِنَّمَا حَرُمَ لِحُرْمَتِهَا ، وَلَمْ تَكُنِ الْمَدِيْنَةُ فِيْ نَفْسِهَا حَرَامًا ، لَمْ يَكُنْ صَيْدُهَا ، وَلَا شَجَرُهَا حَرَامًا . فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّ صَيْدَ الْمَدِيْنَةِ وَشَجَرَهَا كَصَيْدِ سَائِرِ الْبُلْدَانِ وَشَجَرِهَا غَيْرِ مَكَّةَ . وَهٰذَا أَيْضًا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۶۱۹۵: محمد بن طلحہ نے موسیٰ بن محمد بن ابراہیم تیمی سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت مدینہ منورہ کے شکار کی اباحت کو ظاہر کرتی ہے ذرا غور فرمائیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سلمہؓ شکار کی جگہ بتلائی اور وہ مدینہ ہی میں تھی حالانکہ یہ مکہ کے سلسلہ میں حلال نہیں اگر کوئی شخص مکہ میں کسی شکار کے

لے جاتے تو وہ کھیلتا اور دوڑتا تھا آگے کی طرف تو دوڑتا پیچھے لوٹتا جب وہ آپ کی آمد محسوس کرتا تو گھٹنوں کے بل بیٹھتا اور بالکل خاموشی اختیار کرتا تا کہ کہیں آپ ﷺ کو تکلیف نہ ہو۔ یہ حرم میں کے اندر داخل حصہ ہے اور اس میں وحشی جانور کو اپنے ہاں رکھتے اور دروازوں کے اندر اس کو بند کرتے ہیں اس سے یہ بات ثابت ہوئی حرم مدینہ کا حکم حرم مکہ سے مختلف ہے۔

تخریج : مسند احمد ١١٢/٦، ١٥٠، ٢٠٩۔

حاصل: یہ حرم میں کے اندر داخل حصہ ہے اور اس میں وحشی جانور کو اپنے ہاں رکھتے اور دروازوں کے اندر اس کو بند کرتے ہیں اس سے یہ بات ثابت ہوئی حرم مدینہ کا حکم حرم مکہ سے مختلف ہے۔

۶۱۹۳: وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِی قُتَیْلَةَ الْمَدَنِیُّ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّیْمِیُّ ، عَنْ مُوْسَی بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ ، عَنْ أَبِیْهِ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ ، أَنَّهٗ كَانَ یَصِیْدُ وَیَأْتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَیْدِهٖ فَأَبْطَأَ عَلَیْهِ ، ثُمَّ جَاءَ هٗ . فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِیْ حَبَسَكَ ؟ فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، انْتَفَی عَنَّا الصَّیْدُ ، فَصِرْنَا نَصِیْدُ مَا بَیْنَ نَبْتٍ وَاِلَی قَنَاةٍ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَمَا اِنَّكَ لَوْ كُنْتَ تَصِیْدُ بِالْعَقِیْقِ ، لَشَیَّعْتُكَ اِذَا ذَهَبْتَ ، وَتَلَقَّیْتُكَ اِذَا جِئْتَ فَاِنِّیْ أُحِبُّ الْعَقِیْقَ .

۶۱۹۳: محمد بن ابراہیم نے سلمہ بن اکوع سے روایت کی ہے وہ شکار کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں لاتے ایک مرتبہ انہوں نے دیر کر دی پھر وہ آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں کیا رکاوٹ بنی؟ یا رسول اللہ ﷺ شکار ہم سے دور چلا گیا ہم شکار کے لئے مقام نبت اور مقام قناۃ کے درمیان گئے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تو مقام عقیق میں شکار کرتا تو میں بھی تمہارے ساتھ تمہیں رخصت کرنے جاتا اور جب تم آتے تو تمہارا استقبال کرتا مجھے وادی عقیق پسند ہے۔

۶۱۹۴: حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ : ثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّیْمِیُّ ، عَنْ مُوْسَی بْنِ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ ، عَنْ أَبِیْهِ ، عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۱۹۴: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت سلمہ بن اکوع سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۱۹۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ : أَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِیُّ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ مُوْسَی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ خَالِدِ التَّیْمِیُّ ، ثُمَّ ذَكَرَ

متعلق اشارہ کنایہ سے بھی بتلائے تو وہ گنہگار ہوگا۔ جب شکار کے سلسلہ میں مدینہ منورہ مکہ کی طرح نہیں۔ مدینہ منورہ میں وادی عقیق کا شکار مباح ہے۔ باب کے شروع حضرت سعدؓ کی روایات اس کے خلاف ذکر کر چکے ہیں روایت سعد میں شکار کرنے والے کے سامان چھین لینے کو مباح قرار دیا گیا ہے یہ ہمارے نزدیک اس وقت کی بات ہے جب گناہوں پر سزا میں مالی جرمانے درست تھے جیسا کہ یہ روایت بھی اس کا نمونہ ہے کہ زکوٰۃ کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا جس نے خوشی سے اس کو ادا کیا اس کو اجر ملے گا اور جو نہیں ادا کرے گا ہم اس سے زکوٰۃ بھی لیں گے اور اس کے مال کا آدھا حصہ بھی لیں گے اسی طرح یہ روایت کہ جس آدمی نے پھل چھلکے کے اندر چرا لیا۔ اس پر اس سے دوگنا چٹی لی جائے گی اس کی مثالیں اور بھی بہت ہیں جن کو ہم پیچھے ذکر کر آئے پھر یہ حکم اس وقت منسوخ گیا جبکہ سود منسوخ ہوا اور لی جانے والی اشیاء کو مماثل کی طرف لوٹا دیا گیا جن چیزوں کی مماثل موجود تھیں اور جن کی مثل نہیں تھی ان کی قیمتوں کی طرف لوٹا دیا گیا اور حرمت کی خلاف ورزی کرنے والوں کی سزائیں مالی کے بجائے بدنی مقرر کر دی گئیں مدینہ منورہ کے شکار کے سلسلے میں جس قدر روایات وارد ہوئی ہیں ان کی صورت یہی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مکہ حرمت والا ہے اور اس کے شکار اور درخت کا بھی یہی حکم ہے اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے پھر ہم نے دیکھا کہ مکہ مکرمہ میں جو آدمی داخل ہونے کا ارادہ کرے وہ احرام کے بغیر داخل نہیں ہو سکتا تو گویا حرم میں احرام کے بغیر داخلہ حلال نہ ہوا تو حرم کے شکار اور درخت کی حرمت بھی مکہ کی ذاتی حرمت کی طرح بن گئی پھر اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ مدینہ منورہ میں داخلے کے لئے احرام کی ضرورت نہیں اور حلال کی حالت میں داخل ہونے میں کوئی گناہ نہیں تو جب اس کی حرمت ذاتی نہ بنی تو اس کے درخت اور شکار کا بھی حرمت میں یہی حکم ہوگا کہ وہ ذاتی اعتبار سے حرام نہ ہوں گے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ مدینہ منورہ کے شکار اور درختوں کا حکم مکہ مکرمہ کے علاوہ دیگر مقامات کے شکار اور درختوں کی طرح ہوگا یہ بھی امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ أَكْلِ الضِّبَابِ

گوہ کے گوشت کا حکم

گوہ کے متعلق ائمہ احناف رحمہم اللہ نے فرمایا اس کا کھانا اگرچہ حرام تو نہیں مگر کراہت سے خالی نہیں ہے۔
دوسرا قول امام مالک وشافعی لیث رحمہم اللہ کا ہے یہ مباح ہے اور اس کا کھانا بلا کراہت حلال ہے۔ المغنی ج ۸ ص ۶۰۳۔

۶۱۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ ، قَالَ: ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ ، قَالَ: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ حَسَنَةَ قَالَ: نَزَلْنَا أَرْضًا كَثِيرَةَ الضِّبَابِ ، فَأَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ ، فَطَبَخْنَا مِنْهَا ، فَإِنَّ الْقُدُوْرَ لَتَغْلِي بِهَا .إِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا ؟ فَقُلْنَا ضِبَابٌ أَصَبْنَاهَا .فَقَالَ إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ مُسِخَتْ دَوَابَّ فِي الْأَرْضِ ، وَإِنِّيْ أَخْشَى أَنْ تَكُوْنَ هٰذِهٖ، فَأَكْفِئُوْهَا .

۶۱۹۶: زید بن وہب نے عبدالرحمٰن بن حسنہؓ سے نقل کیا کہ ہم ایسی زمین میں اترے جہاں گوہ بہت پائے جاتے تھے پس ہمیں بھوک نے آلیا۔ ہم نے ان میں سے بعض کو پکڑ کر پکایا اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو آپ نے فرمایا یہ کیا ہے ہم نے کہا ہم نے گوہ پکڑے ہیں آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کی ایک جماعت کو زمین کے جانوروں کی صورت میں مسخ کر دیا گیا۔ مجھے خطرہ ہے کہ یہ وہی نہ ہوں۔

تخریج : ابو داؤد فی لاطئمه باب۲۷، نسائی فی السید باب۲۶، ابن ماجه فی الصید باب۱۶، دارمی فی الصید باب۸، مسند احمد ۳/۱۹۔

۶۱۹۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ ، قَالَ: ثَنَا أَبِيْ، قَالَ: ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: ثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ الْجُهَنِيُّ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ حَسَنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى تَحْرِيْمِ لُحُوْمِ الضِّبَابِ ، لِأَنَّهُمْ لَمْ يَأْمَنُوْا أَنْ تَكُوْنَ مَمْسُوْخَةً وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَلَمْ يَرَوْا بِهَا بَأْسًا ، وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ حُصَيْنًا قَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَلَى خِلَافِ هٰذَا الْمَعْنَى ، الَّذِيْ رَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَلَيْهِ .

۶۱۹۷: زید بن وہب جہنی نے حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ گوہ کا گوشت حرام ہے کیونکہ اس بات سے اطمینان نہیں کہ وہ مسخ شدہ قوم ہوا نہوں

نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔ دوسروں نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اس کے گوشت میں کچھ حرج قرار نہیں دیا کیونکہ اس روایت حصین نے زید بن وہب سے اعمش کے خلاف روایت کیا ہے (روایت یہ ہے)

۶۱۹۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَصَابَ النَّاسُ ضِبَابًا ، فَاشْتَوَوْهَا ، فَأَكَلُوْهَا .فَأَصَبْتُ مِنْهَا ضَبًّا فَشَوَيْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَخَذَ جَرِيْدَةً ، فَجَعَلَ يَعُدُّ بِهَا أَصَابِعَهُ فَقَالَ إِنَّهُ أُمَّةٌ مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ ، مُسِخَتْ دَوَابَّ فِي الْأَرْضِ ، وَإِنِّيْ لَا أَدْرِي ، لَعَلَّهَا هِيَ ؟ .فَقُلْتُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ اشْتَوَوْهَا فَأَكَلُوْهَا ، فَلَمْ يَأْكُلْ ، وَلَمْ يَنْهَ .

۶۱۹۸: زید بن وہب نے ثابت بن زید انصاریؓ سے نقل کیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جہاد میں تھے لوگوں نے گوہ کو پکڑا اور بھون کر کھایا میں نے ایک گوہ پکڑ کر بھونا اور پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے کھجور کی ایک شاخ لی اور اس کی انگلیاں گننے لگے اور فرمایا بنی اسرائیل کی ایک جماعت کو زمین کے جانوروں کی صورت میں مسخ کیا گیا شاید یہ وہی ہو۔ میں نے کہا لوگ تو اس کو بھون کر کھا گئے ہیں آپ نے اس کو کھایا نہیں اور منع بھی نہیں کیا۔

تخریج : ابن ماجه فی الصید باب۱۶۔

۶۱۹۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ :ثَابِتُ بْنُ وَدِيْعَةَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، خِلَافُ مَا فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ ، لِأَنَّ فِيْ هٰذَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَهُمْ عَنْ أَكْلِهَا ، وَقَدْ خَشِيَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنْ يَكُوْنَ مَمْسُوْخًا ، كَمَا خَشِيَ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ .غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ تَرْكَ النَّهْيَ ، لِأَنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ مَجَاعَةٍ ، عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ الْأَعْمَشِ ، فَأَبَاحَ ذٰلِكَ لَهُمْ لِلضَّرُوْرَةِ .ثُمَّ رَجَعْنَا إِلٰى مَا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا ، سِوَىٰ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ.

۶۱۹۹: ابو عوانہ نے حسن نے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت کی ہے البتہ انہوں نے ثابت بن ودیعہ نام بتایا ہے۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: یہ روایت پہلی روایت کے خلاف ہے کیونکہ اس روایت میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو کھانے سے منع نہیں فرمایا البتہ پہلی روایت کی طرح مسخ شدہ ہونے کا خدشہ ظاہر کیا گیا عدم ممانعت کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ سخت بھوک میں مبتلا تھے اور ضرورت کے لئے اس کا کھانا ان کے لئے مباح

ہوا۔ اب ہم ان دونوں روایات کے علاوہ دیگر روایات کی طرف رجوع کرتے ہیں چنانچہ ابراہیم مرزوق کی روایت ملاحظہ فرمائیں۔

۶۲۰۰ : فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَبُوْ الْوَلِيْدِ وَعَفَّانُ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، رَجُلٍ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ يَخْطُبُ ، فَقَطَعَ عَلَيْهِ خُطْبَتَهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا تَقُوْلُ فِي الضَّبِّ ؟ .فَقَالَ إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ مُسِخَتْ ، فَلَا أَدْرِي ، أَيَّ الدَّوَابِّ مُسِخَتْ .

۶۲۰۰ : ابوعوانہ نے اپنی سند سے حضرت سمرہ بن جندبؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور اس نے آپ ﷺ کے خطبے کی بات کاٹتے ہوئے یہ سوال کیا یارسول اللہ ﷺ آپ گوہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں آپ فرمایا بلاشبہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت مسخ کی گئی مجھے معلوم نہیں کہ وہ جانور کی صورت میں مسخ کی گئی۔

تخریج : ابن ماجه في الصيد باب۱۷‘ مسند احمد ۱۹/۵۔

۶۲۰۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ، قَالَ :ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيْعَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ أُتِيَ بِضَبٍّ فَقَالَ أُمَّةٌ مُسِخَتْ .

۶۲۰۱ : زید بن وہب نے براء بن عازب اور ثابت بن ودیعہؓ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے تو آپ نے فرمایا وہ مسخ شدہ امت ہے۔

۶۲۰۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ ، قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ .فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّةً فُقِدَتْ ، فَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

۶۲۰۲ : براء بن عازب نے ثابت بن ودیعہؓ سے نقل کیا کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک گوہ لایا تو اس کو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایک گروہ گم ہوگیا تھا پس اللہ ہی جانتے ہیں (آیا یہ وہی ہے یا اور)

تخریج : ابن ماجه في الصيد باب۱۷‘ مسند احمد ۱۹۷/۲۔

۶۲۰۳ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ الصَّائِغُ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ

الثَّوْرِيُّ ، ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، وَزَادَ وَإِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ ، كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ .

۶۲۰۷: محمد بن کثیر نے سفیان ثوری سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ یہ اضافہ کیا ''بندر اور سور'' ان کے مسخ ہونے سے پہلے بھی تھے۔

تخریج : مسلم فی القدر ۳۲' مسند احمد ۱/ ۳۹۰' ۳۴۳۔

۶۲۰۸ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :أَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِي قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ الْيَشْكُرِيِّ ، عَنِ الْمَعْرُوْرِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا ، فَيَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَلَا عَقِبًا .

۶۲۰۸: معرور نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو ہلاک نہیں فرمایا کہ پھر ان کی نسل اور اولاد کا سلسلہ باقی رکھا ہو۔

تخریج : مسلم فی القدر ۳۳' مسند احمد ۱/ ۴۱۳' ۴۴۵' ۴۶۶۔

۶۲۰۹ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.فَبَيَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ الْمُسُوْخَ ، لَا يَكُوْنُ لَهَا نَسْلٌ وَلَا عَقِبٌ ، فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّ الضَّبَّ لَوْ كَانَ مِمَّا مُسِخَ ، لَمْ يَبْقَ ، فَانْتَفَى بِذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ الضَّبُّ بِمَكْرُوْهٍ ، مِنْ قِبَلِ أَنَّهٗ مُسِخَ أَوْ قِبَلَ مَا جَازَ أَنْ يَكُوْنَ مَسْخًا .ثُمَّ نَظَرْنَا فِيْمَا رُوِيَ فِيْهِ خِلَافُ مَا ذَكَرْنَا ، هَلْ نَجِدُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ ، مَا يَدُلُّنَا عَلَى إِبَاحَةِ أَكْلِهٖ ، أَوْ عَلَى الْمَنْعِ مِنْ ذٰلِكَ ؟

۶۲۰۹: معرور بن سوید نے حضرت امّ سلمہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ان روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ نے واضح فرمادیا کہ ممسوخ شدہ اقوام کی نسل اور پیچھے رہنے والی اولاد نہیں ہوتی۔اس سے یہ معلوم ہوگیا کہ اگر یہ مسخ اقوام سے ہوتی تو باقی نہ رہتی پس اس سے اس کی کراہت کی بھی نفی ہوگئی جو کہ اس کے مسخ شدہ ہونے یا امکان ممسوخ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی تھی۔

اس کے کھانے کی اباحت یا ممانعت پر دلالت کرنے والی روایات:

۶۲۱۰ :فَإِذَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، وَزَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنُ أَبَانَ ، قَدْ حَدَّثَانَا ، قَالَا :ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ،

قَالَ :أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَی ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا لَيْتَ عِنْدَنَا قُرْصَةً مِنْ بُرَّةٍ سَمْرَاءَ ، مَقْلِيَّةً بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ .فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ، فَعَمِلَهَا ثُمَّ جَاءَ بِهَا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَ كَانَ سَمْنُهَا قَالَ :فِيْ عُكَّةِ ضَب ، قَالَ لَهُ ارْفَعْهَا . فَقَالَ قَائِلٌ :فَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا، مَا يَدُلُّ عَلٰى كَرَاهَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ .قِيْلَ لَهُ :قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا عَلَى الْكَرَاهَةِ الَّتِيْ ذَكَرَهَا أَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيْ حَدِيْثِهِ الَّذِى قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ، لَا عَلَى تَحْرِيْمِهِ إِيَّاهُ عَلَى النَّاسِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا ، مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ .

۶۲۱۰: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا کاش ہمارے پاس گندم کی روٹی ہوتی جو گھی اور دودھ میں تلی گئی ہوتی تو اسی وقت ایک صحابی کھڑے ہوئے اور اس کو بنا کر لے آیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھی کس چیز میں تھا اس نے کہا گوہ کے چمڑہ سے بنی ہوئی کپی میں۔آپ نے فرمایا اس کو اٹھالو۔کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس روایت سے تو معلوم ہوتا ہے گوہ کا گوشت مکروہ ہے۔ان کو جواب میں کہے کہ عین ممکن ہے کہ اس سے مراد کراہت ہو جس کا تذکرہ حضرت ابوسعیدؓ کی روایت ہے۔مگر وہ کراہت تحریمی نہ ہوگی اور ابن عمرؓ کی ایک روایت اس کراہت تنزیہہ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔روایت ابن عمرؓ یہ ہے۔

۶۲۱۱ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَارِمٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِضَب ، فَلَمْ يَأْكُلْهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ .

۶۲۱۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس گوہ لائی گئی آپ نے اس کو خود نہیں کھایا اور نہ اس کو حرام قرار دیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الاطعمه باب۲۶' مسند احمد ۵/۲' ۹' ۱۰۔

۶۲۱۲ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : نَادٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ :مَا تَقُوْلُ فِي الضَّبِّ ؟ فَقَالَ :لَسْتُ بِآكِلِهِ وَلَا بِمُحَرِّمِهِ .

۶۲۱۲: عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے جناب رسول اللہ ﷺ کو زور

سے آواز دی کہ گوہ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا نہ میں اس کو خود کھانے والا ہوں اور نہ اس کو حرام کرنے والا ہوں۔

تخریج : ابو داؤد فی الاطعمه باب ٣٤' نسائی فی الصید باب٢٦' ابن ماجه فی الصید باب١٧' مسند احمد ١٣/٢۔

۶۲۱۳ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ فَرٍّ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ :سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ.

۶۲۱۳ : نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے اسی طرح فرمایا (جیسا پہلی روایت میں گزرا)

۶۲۱۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا سَهْلُ بْنُ عَامِرٍ الْبَجَلِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ -، قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ .فَقَالَ لَا آكُلُ ، وَلَا أَنْهٰى . -

۶۲۱۴ : نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا نہ میں خود کھاتا ہوں اور نہ میں منع کرتا ہوں۔

تخریج : روایت ۶۲۱۲ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۶۲۱۵ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا وَرْقَاءُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۲۱۵ : عبداللہ بن دینار سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۲۱۶ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۲۱۶ : عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

۶۲۱۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهٗ لَمْ يُحَرِّمْ أَكْلَ الضَّبِّ .وَقَدْ

رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : إِنَّهُ حَلَالٌ .

۶۲۱۷: عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ یہ ابن عمرؓ ہیں جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حرام نہ ہونا نقل کر رہے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حلال کی روایت:

۶۲۱۸ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ ، قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ ، قَالَ :سَمِعْت الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ :رَأَيْتُ فُلَانًا حِيْنَ يَرْوِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَقَدْ جَالَسْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : كَانَ أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُوْنَ ضَبًّا ، فَنَادَتْهُمُ امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا ضَبٌّ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْهُ ، لَيْسَ مِنْ طَعَامِي وَفِيْ حَدِيْثِ وَهْبٍ فَإِنَّهُ حَلَالٌ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ أَنَّهُ حَلَالٌ ، وَأَنَّهُ تَرَكَهُ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنْ طَعَامِهِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمْهُ .

۶۲۱۸: شعبی کہتے تھے کہ میں نے فلاں کو دیکھا جبکہ وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مجلس میں بھی بیٹھا تو میں نے ان کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی بات منسوب کر کے بیان کرتے نہیں سنا۔ البتہ انہوں نے یہ فرمایا کہ کچھ لوگ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے گوہ کھا رہے تھے تو ان کو ازواج مطہرات میں سے ایک نے آواز دے کر کہا یہ گوہ ہے تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کھاؤ یہ میرا کھانا نہیں اور وہب کی روایت میں فانہ حلال کے الفاظ بھی ہیں۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: اس روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ یہ حلال ہے اور آپ نے اس کو اس لئے نہیں کھایا کہ یہ آپ معمول میں کھائی جانے والی اشیاء سے نہیں ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ یہ حلال ہے اور آپ نے اس کو اس لئے نہیں کھایا کہ یہ آپ معمول میں کھائی جانے والی اشیاء سے نہیں ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عدم حرمت کی روایت:

۶۲۱۹ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، قَالَ : سَأَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ الضَّبِّ .فَقَالَ :أُتِيَ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَا

أَطْعَمُهُ . وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمْهُ، وَإِنَّ اللّٰهَ لَيَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ ، وَطَعَامُ عَامَّةِ الرُّعَاةِ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي لَأَكَلْتُهُ .وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ أَكْلَ الضَّبِّ ، مِنْهُمْ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .وَاحْتَجَّ لَهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِيْ ذٰلِكَ ،

۶۲۱۹: ابوالزبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے گوہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گوہ پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا میں اسے نہ کھاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو حرام قرار نہیں دیا اور اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو اس سے فائدہ دیتا ہے یہ عام چرواہوں کا کھانا ہے اگر یہ میرے پاس ہوتا تو میں کھا لیتا۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: علماء کی ایک جماعت نے گوہ کھانے کو مکروہ قرار دیا ہے ان میں امام ابوحنیفہ، ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ بھی ہیں۔ ان کی دلیل: امام محمدؒ نے اس طرح پیش کی ہے۔

۶۲۲۰ :بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، ح :

۶۲۲۰: یزید بن ہارون نے حماد بن سلمہ سے نقل کیا ہے۔

۶۲۲۱ :وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَفَّانُ ، ح .

۶۲۲۱: ابراہیم بن مرزوق نے عفان سے روایت کی ہے۔

۶۲۲۲ :وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالُوْا :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ ، وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَ لَهُ ضَبٌّ فَلَمْ يَأْكُلْهُ .فَقَامَ عَلَيْهِمْ سَائِلٌ فَأَرَادَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنْ تُعْطِيَهُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُعْطِيْنَهُ مَا لَا تَأْكُلِيْنَ ؟ . قَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ :فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ لِنَفْسِهِ وَلِغَيْرِهِ، أَكْلَ الضَّبِّ ، قَالَ :فَبِذٰلِكَ نَأْخُذُ .قِيْلَ لَهُ :مَا فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ .قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَرِهَ لَهَا أَنْ تُطْعِمَهُ السَّائِلَ ، لِأَنَّهَا إِنَّمَا فَعَلَتْ ذٰلِكَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا عَافَتْهُ، وَلَوْلَا أَنَّهَا عَافَتْهُ، لَمَا أَطْعَمَتْهُ إِيَّاهُ، وَكَانَ مَا تُطْعِمُهُ السَّائِلَ ، فَإِنَّمَا هُوَ لِلّٰهِ تَعَالٰى .فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنْ لَا يَكُوْنَ مَا يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا مِنْ خَيْرِ الطَّعَامِ ، كَمَا قَدْ نَهٰى أَنْ يُتَصَدَّقَ بِالْبُسْرِ

الرَّدِیءِ ، وَالتَّمْرِ الرَّدِیءِ .فَمِمَّا رُوِیَ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ ،

۶۲۲۲: ابراہیم نے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوہ کو بطور ہدیہ پیش کیا گیا تو آپ نے اس کو نہ کھایا تو اسی وقت ایک سائل آ گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کو دینے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا کیا تم اس کو وہ چیز دینا چاہتی ہو جو خود نہیں کھاتی ہو۔

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت سے یہ دلالت مل گئی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے اور دوسروں کے لئے ناپسند کیا ہے اور ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت میں آپ کے مؤقف کی دلیل نہیں ہے اس لئے کہ یہ ممکن ہے کہ آپ نے سائل کو کھلانا ناپسند کیا ہو۔اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو ناپسند کیا تھا اگر وہ اس کو ناپسند نہ کرتیں تو وہ اسے اس کو کھانے کے لئے نہ دیتیں حالانکہ سائل جو جو وہ کھلانا چاہتی تھیں وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تھا۔

پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ جو کھانا تقرب الی اللہ کے لئے دیا جائے وہ بہترین کھانا ہو۔جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ردی بسر (تازہ کھجور) اور ردی خشک کھجور کو صدقہ کرنے سے منع فرمایا۔روایت یہ ہے۔

۶۲۲۳ :مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْوَاسِطِیُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْیَانَ بْنِ حُسَیْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ ، عَنْ أَبِیْهِ قَالَ : أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ بِكَبَّاسٍ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلِ قَالَ سُفْیَانُ :یَعْنِی الشِّیْصَ ، وَكَانَ لَا یَجِیْءُ أَحَدٌ بِشَیْءٍ اِلَّا نُسِبَ اِلَی الَّذِیْ جَاءَ بِهٖ فَنَزَلَتْ وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ . وَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجُعْرُوْرِ وَلَوْنِ الْحُبَیْقِ أَوْ یُؤْخَذَا فِی الصَّدَقَةِ قَالَ الزُّهْرِیُّ :لَوْنَانِ مِنْ تَمْرِ الْمَدِیْنَةِ .

۶۲۲۳: ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم فرمایا تو ایک آدمی اس کھجور کے خوشے لایا۔سفیان کہتے یعنی ردی کھجور کے خوشے اور جو بھی کوئی چیز لاتا تھا تو وہ اسی کی طرف منسوب ہوتی تھی۔پس یہ آیت نازل ہوئی "ولا تیمموا الخبیث منه تنفقون" (البقرہ ۲۶۷) اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معرور اور لون الحبیق کھجور صدقہ میں لینے کی ممانعت فرمائی۔یہ دونوں قسم مدینہ منورہ کی کھجوریں ہیں۔

۶۲۲۴ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِیْدِ ، قَالَ :ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ كَثِیْرٍ ، قَالَ :ثَنَا الزُّهْرِیُّ ، عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ ، عَنْ أَبِیْهَا أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْجُعْرُوْرِ ، وَلَوْنِ الْحُبَیْقِ .

۶۲۲۴: ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے اپنے والد سے روایت کی ہے جناب نبی اکرم ﷺ نے معرور اور لون الحبیق کھجور کو صدقہ میں لینے سے منع فرمایا۔

تخریج: ابو داؤد فی الزکاۃ باب۱۷' نسائی فی الزکاۃ باب۲۷' مالك فی الزکاۃ ۳۴۔

۶۲۲۵ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلٌ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :كَانُوْا يَجِيئُوْنَ فِي الصَّدَقَةِ بِأَرْدَأُ تَمْرِهِمْ ، وَأَرْدَأُ طَعَامِهِمْ ، فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوْا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيْهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ . قَالَ :لَوْ كَانَ لَكُمْ فَأَعْطَاكُمْ ، لَمْ تَأْخُذُوْهُ إِلَّا وَأَنْتُمْ تَرَوْنَ أَنَّهُ قَدْ نَقَصَكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ .

۶۲۲۵: ابو مالک نے حضرت براءؓ سے روایت کی ہے کہ وہ لوگ صدقہ میں نہایت ردی کھجور لاتے تھے اور سب سے ردی قسم کا کھانا لاتے۔ تو یہ آیت اتری "یاایھاالذین امنوا انفقوا من طیبات" (البقرہ۔۲۶۷) ارشاد فرمایا کہ اگر وہ تمہارے لئے ہو اور تمہیں دی جائے تو تم اس کو نہیں لوگے مگر اسی صورت میں کہ تمہارا خیال یہ ہوگا کہ اس نے تمہارے حق میں کمی کی ہے۔

۶۲۲۶ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيْ مُرَّةَ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَفِيْ يَدِهِ عَصًا وَقَنًا مُعَلَّقَةٌ فِي الْمَسْجِدِ ، فِيْهَا قِنْوُ حَشَفٍ فَقَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هٰذَا الْقِنْوِ ، لَتَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْهُ، إِنَّ رَبَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ لَيَأْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَمَا وَاللّٰهِ، لَيَدَعَنَّهَا مُذَلَّلَةً أَرْبَعِيْنَ عَامًا لِلْعَوَافِي يَعْنِي :نَخْلَ الْمَدِيْنَةِ .

۶۲۲۶: ابو مرہ نے عوف بن مالکؓ سے روایت کی ہے کہ ہم مسجد میں تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس نکل کر تشریف لائے اس وقت آپ کے دست اقدس میں ایک لاٹھی تھی اور مسجد میں کھجور کے خوشے لٹکے تھے ان میں ایک خراب خوشہ تھا آپ نے فرمایا اگر اس خوشے کا مالک چاہتا تو عمدہ کھجور صدقہ کرتا۔ بے شک اس خوشے کا مالک قیامت کے دن اسی خوشہ سے کھائے گا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا یا اللہ کی قسم! اس کو اللہ تعالیٰ کی خاطر چالیس سال تک مدینہ کی کھجوروں میں چھوڑنا ہوگا۔

۶۲۲۷ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ أَبِيْ عَرِيْبٍ ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.فَهٰذَا الْمَعْنَى ، الَّذِيْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا الصَّدَقَةَ بِالضَّبِّ ، لَا لِأَنَّ أَكْلَهُ حَرَامٌ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيْ اِبَاحَةِ أَكْلِهِ أَيْضًا ، مَا

۶۲۲۷: کثیرہ بن مرہ حضرمی نے عوف بن مالک اشجعیؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ یہی وہ مطلب ہے جس کی وجہ سے جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کے لئے گوہ کے صدقے کو ناپسند کیا اس لئے نہیں کہ اس کا کھانا حرام ہے اس کے مباح کے متعلق روایت یہ ہے۔

۶۲۲۸ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَمَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُمْ ، عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوْذٍ ، فَأَهْوَى اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ. فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ ، اللَّاتِيْ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبِرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُرِيْدُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ .فَقَالُوْا :هُوَ ضَبٌّ ، فَرَفَعَ يَدَهُ فَقُلْتُ أَحَرَامٌ هُوَ ؟ فَقَالَ :لَا ، وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي ، فَأَجِدُنِيْ أَعَافُهُ .فَاجْتَزَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيَّ فَلَمْ يَنْهَنِيْ .

۶۲۲۸: ابن سہل بن حنیف نے ابن عباسؓ سے نقل کیا کہ خالد بن ولیدؓ جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ میمونہ کے گھر میں داخل ہوئے آپ کے پاس ایک بھنی ہوئی گوہ لائی گئی آپ نے اپنا ہاتھ اس کی طرف جھکایا حضرت میمونہ کے گھر میں موجود بعض عورتوں نے کہا آپ ﷺ کو اطلاع دے دو کہ جس چیز کو آپ کھانا چاہتے ہیں انہوں نے کہا وہ گوہ ہے اور آپ نے اپنا ہاتھ اٹھالی۔ میں نے کہا کیا وہ حرام ہے فرمایا نہیں لیکن وہ میری قوم کے علاقے میں نہیں پائی جاتی۔ اس لئے میں اس کے کھانے کو ناپسند کرتا ہوں میں نے اس کو اپنی طرف کھینچ لیا اور کھالی۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ میرے طرف دیکھتے رہے اور آپ نے منع نہیں کیا۔

تخریج : بخاری فی الذبائح باب۳۳' والاطعمه باب۱٤' ابو داؤد فی الاطعمه باب۲۷' دارمی فی الصید باب۸' مالك فی الاستیذان باب۱۰' مسند احمد ۷۹/٤۔

۶۲۲۹ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ :دُعِيْنَا لِعُرْسٍ بِالْمَدِيْنَةِ ، فَقُرِّبَ اِلَيْنَا طَعَامٌ فَأَكَلْنَاهُ، ثُمَّ قُرِّبَ اِلَيْنَا ثَلَاثَةَ عَشَرَ ضَبًّا ، فَمِنَّا آكِلٌ ، وَمِنَّا تَارِكٌ .فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأَخْبَرْتُهُ

بِذٰلِكَ ، فَقَالَ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ، وَلَا آمُرُ بِهٖ ، وَلَا أَنْهٰى عَنْهُ . فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :مَا بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَلِّلًا أَوْ مُحَرِّمًا .قُرِّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمٌ ، فَمَدَّ يَدَهٗ يَأْكُلُ .فَقَالَتْ مَيْمُوْنَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهٗ لَحْمُ ضَب فَكَفَّ يَدَهٗ ، ثُمَّ قَالَ :هٰذَا لَحْمٌ لَمْ آكُلْهُ قَطُّ فَأَكَلَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَامْرَأَتُهٗ كَانَتْ مَعَهُمْ .وَقَالَتْ مَيْمُوْنَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا آكُلُ طَعَامًا ، لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۲۲۹: شیبانی نے یزید بن اصم سے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں ہمیں شادی کی ایک دعوت میں حاضری کا موقع ملا ہمارے سامنے کھانا رکھا گیا ہم نے کھالیا پھر ہمارے سامنے تیرہ گوہ رکھے گئے تو ہم میں سے بعض نے کھالیا بعض نے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو میں ابن عباسؓ کی خدمت میں آیا اور میں نے اس سارے واقعے کی اطلاع دی تو ان کے پاس بعض موجود لوگوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ اس کو حرام کرتا ہوں نہ اس کا حکم دیتا ہوں اور نہ اس سے روکتا ہوں ابن عباسؓ کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ کو حلال و حرام کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا آپ کی خدمت میں کھانے کے لئے گوشت پیش کیا گیا آپ نے کھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو میمونہ کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ یہ گوہ کا گوشت ہے آپ نے اپنا دست اقدس اس سے کھینچ لیا اور فرمایا یہ گوشت ہے جس کو میں نے کبھی نہیں کھایا چنانچہ فضل بن عباس اور خالد بن ولیدؓ اور ان کی بیوی بھی ان کے ساتھ تھی انہوں نے اس کو کھالیا میمونہ ؓ کہنے لگی میں اس کھانے کو نہ کھاؤں گی جس کو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کھایا۔

تخریج : مسلم فی الصید روایت ۱۷۔

۶۲۳۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ ، قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، قَالَ :ثَنَا حَبِيْبٌ الْمُعَلِّمُ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أُتِيَ بِصَحْفَةٍ فِيْهَا ، ضِبَابٌ فَقَالَ كُلُوْا ، فَاِنِّيْ عَائِفُهٗ .

۶۲۳۰: عطاء نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک بڑا پیالہ لایا گیا جس کے اندر گوہ کا گوشت تھا آپ نے فرمایا اس کو کھاؤ مجھے اس سے گھن آتی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۳۳۸/۲۔

۶۲۳۱ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :أَهْدَتْ خَالَتِيْ ، أُمُّ حَفِيْدٍ ، اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِطًا وَسَمْنًا وَأَضُبًّا فَأَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَقِطِ وَالسَّمْنِ ، وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْأَضُبِّ ، وَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُؤْكَلْ عَلَى مَائِدَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَبَتَ بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِأَكْلِ الضَّبِّ وَهُوَ الْقَوْلُ عِنْدَنَا ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ .

۶۲۳۱: سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے میری خالہ ام حفید نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پنیر گھی اور گوہ بطور ہدیہ بھیجی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پنیر اور گھی کو کھایا اور گوہ کو استعمال نہیں فرمایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخواہ پر وہ کھائی گئی اگر وہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی۔

تخریج : بخاری فی الهبه باب۷' اطئمه باب۸' مسلم فی الصید روایت۴۶' ابو داؤد فی الاطئمه باب۲۷' نسائی فی الصید باب۲۶' مسند احمد ۲۵۵/۱' ۳۲۲۔

حاصل روایات : ان آثار کی تصحیح سے یہ ثابت ہوا اور ہمارے ہاں یہی قول زیادہ درست ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بَابُ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

پالتو گدھوں کے گوشت کا حکم

بعض لوگوں نے گھریلو گدھوں کے گوشت کو درست قرار دیا۔اس قول کی نسبت عکرمہ وابووائل کی طرف کی گئی ہے۔
(المغنی ج ۸ ص ۵۸۶)

دوسرے فریق کا قول یہ ہے کہ گھریلو گدھوں کا گوشت مکروہ تحریمی ہے۔یہی قول ائمہ احناف امام ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ کا ہے۔تمام علماء مسلمین کا ابن عبدالبر رحمہ اللہ سے اجماع نقل کیا ہے۔کذا فی المغنی ج ۸۔

۶۲۳۲ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حَسَنٍ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ ، أَحَدُهُمَا عَنِ الْآخَرِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُوَيْمٍ ، وَالْآخَرُ ، غَالِبُ بْنُ الْأَبْجَرِ .قَالَ : مِسْعَرٌ :أَرَى غَالِبًا الَّذِىْ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مَالِىْ شَىْءٌ أَسْتَطِيْعُ أَنْ أُطْعِمَ مِنْهُ أَهْلِىْ غَيْرَ حُمُرٍ لِى أَوْ حُمُرَاتٍ لِى .قَالَ فَأَطْعِمْ أَهْلَكَ مِنْ سَمِيْنِ مَالِكَ فَإِنَّمَا قَذِرْتُ لَكُمْ جَوَّالَ الْقَرْيَةِ .

۶۲۳۲:ابن معقل مزینہ قبیلہ کے دو آدمیوں سے جن میں سے ایک کا نام عبداللہ بن عمر بن لیوم اور دوسرے کا نام غالب بن بجر ہے وہ دونوں ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں مسعر راوی کہتے ہیں میرے خیال میں غالب نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا یارسول اللہ ﷺ میرے مال میں سے کوئی چیز بھی باقی نہیں رہی جس سے میں اپنے گھر والوں کو کھلا سکوں فقط میرے چند گھریلو گدھے اور گدھیاں باقی ہیں آپ نے فرمایا اپنے اہل کو اپنے مال میں سے موٹا مال کھلاؤ۔میں تمہارے لئے شہر کے گندگی خور جانور نا پسند کرتا ہوں۔

۶۲۳۳ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حَسَنٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْقِلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ رِجَالٍ مِنْ مُزَيْنَةَ ، مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الظَّاهِرَةِ ، عَنْ أَبْجَرَ ، أَوْ ابْنِ أَبْجَرَ أَنَّهُ قَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مَالِىْ شَىْءٌ أَسْتَطِيْعُ أَنْ أُطْعِمَهُ أَهْلِىْ إِلَّا حُمُرًا لِى .قَالَ لِىْ فَأَطْعِمْ أَهْلَكَ مِنْ سَمِيْنِ مَالِكَ ، فَإِنَّمَا كَرِهْتُ لَكُمْ جَوَّالَ الْقَرْيَةِ .

۶۲۳۳:عبدالرحمٰن بن معقل نے عبدالرحمٰن بن بشر سے اور انہوں نے مزینہ قبیلہ کے اصحاب رسول ﷺ سے انہوں نے ابجر یا ابن ابجر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ میرے پاس کچھ مال بھی نہیں رہا

جس سے میں اپنے گھر والوں کو کھلاؤں سوائے گھریلو گدھوں کے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنے اہل کو اپنے مال میں سے موٹا مال کھلاؤ۔میں تمہارے لئے بستی کے گھومنے والے نجاست خور جانوروں کو ناپسند کرتا ہوں۔

۶۲۳۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْقِلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِنْ مُزَيْنَةَ ، حَدَّثُوْا عَنْ سَيِّدِ مُزَيْنَةَ الْاَبْجَرِ ، أَوْ ابْنِ الْاَبْجَرِ ، سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ.

۶۲۳۴: عبدالرحمٰن بن بشر کہتے ہیں کہ اصحاب پیغمبر ﷺ میں سے کچھ آدمی جن کا تعلق مزینہ سے تھا انہوں نے مزینہ کے سردار ابجر یا ابن ابجر سے بیان کیا۔کہ انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے پوچھا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی۔

۶۲۳۵ :حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ : عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَعْقِلٍ وَقَالَ : عَنْ رِجَالٍ مِنْ مُزَيْنَةَ الظَّاهِرَةِ وَلَمْ يَقُلْ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ :اِنَّ أَبْجَرَ ، أَوْ ابْنَ أَبْجَرَ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا، فَأَبَاحُوْا أَكْلَ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَكَرِهُوْا أَكْلَ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ ، وَقَالُوْا :قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْحُمُرُ الَّتِيْ أَبَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَهَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، كَانَتْ وَحْشِيَّةً ، وَيَكُوْنَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّمَا كَرِهْتُ لَكُمْ جَوَّالَ الْقَرْيَةِ عَلَى الْاَهْلِيَّةِ .وَقَدْ رَوٰى شَرِيْكٌ ، حَدِيْثَ غَالِبٍ هٰذَا، عَلٰى خِلَافِ مَا رَوَاهُ مِسْعَرٌ وَشُعْبَةُ .

۶۲۳۵: ابوداؤد نے شعبہ سے اور انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت نقل کی صرف فرق یہ ہے کہ انہوں نے عبدالرحمٰن بن معقل کہا اور یہ الفاظ بھی نقل کئے کہ بنو مزینہ کے غالب آدمیوں سے اور انہوں نے "من اصحاب النبی ﷺ" کا لفظ ذکر نہیں کیا بلکہ یہ کہا ان ابجر او ابن ابجر۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کچھ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ گھریلو گدھے کا گوشت درست ہے اور انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا ہے۔گھریلو گدھوں کا گوشت مکروہ ہے دلیل یہ ہے ممکن ہے کہ جن گدھوں کے گوشت کو جناب نبی اکرم ﷺ نے مباح قرار دیا وہ وحشی ہوں اور کرهت لکم جوال القریه اس سے مراد گھریلو گدھے ہوں۔شریک نے اس روایت کو مسعر اور شعبہ کے خلاف نقل کیا ہے۔

۶۲۳۶ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ ، وَیَحْیَی بْنُ عُثْمَانَ ، وَرَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالُوْا :حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِی ، ح .

۶۲۳۶: روح ابن فرج نے یوسف بن عدی سے نقل کیا ہے۔

۶۲۳۷ :وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ ، یَزِیْدُ بَعْضُهُمْ عَلَی بَعْضٍ ، قَالُوْا :ثَنَا شَرِیْكٌ ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ مُعْتَمِرٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ أَبْجَرَ قَالَ : قِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :اِنَّهُ قَدْ أَصَابَتْنَا سَنَةٌ ، وَاِنَّ سَمِیْنَ مَالِنَا فِی الْحَمِیْرِ فَقَالَ :كُلُوْا مِنْ سَمِیْنِ مَالِكُمْ .فَأَخْبَرَ أَنَّ مَا كَانَ أَبَاحَ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ ، كَانَ فِیْ عَامِ سَنَةٍ .فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ عَلٰی مَا حَمَلْنَا عَلَیْهِ حَدِیْثَ مِسْعَرٍ ، وَشُعْبَةَ ، فَهُوَ عَلٰی مَا حَمَلْنَاهُ عَلَیْهِ مِنْ ذٰلِكَ .وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ عَلَی الْحُمُرِ الْأَهْلِیَّةِ ، فَاِنَّهُ اِنَّمَا كَانَ فِیْ حَالِ الضَّرُوْرَةِ ، وَقَدْ تَحِلُّ فِیْ حَالِ الضَّرُوْرَةِ الْمَیْتَةُ .فَلَیْسَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ دَلِیْلٌ عَلٰی حُكْمِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِیَّةِ ، فِیْ غَیْرِ حَالِ الضَّرُوْرَةِ .وَقَدْ جَاءَ تِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مَجِیْئًا مُتَوَاتِرًا ، فِیْ نَهْیِهِ عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِیَّةِ .فَمَا رُوِیَ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ ،

۶۲۳۷: شریک نے اپنی سند کے ساتھ غالب بن ابجر سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا ہمیں قحط نے آ لیا ہے اور ہمارے پاس سب سے زیادہ موٹا مال گدھے ہیں آپ نے فرمایا اپنے موٹے اموال میں سے کھاؤ۔ شریک نے یہ خبر دی کہ جو کچھ ان کے لئے مباح کیا گیا وہ قحط والے سال کی بات ہے اگر یہ اسی طرح ہو جیسا کہ ہم نے مسعر اور شعبہ کی روایت کو ذکر کیا تو اس کا مطلب وہی ہے جس پر ہم نے روایت کو محمول کیا ہے یعنی جنگلی گدھے مراد ہیں اور اگر اس سے گھریلو گدھے مراد ہوں تو پھر اس کی یہ تاویل ہے کہ یہ ضرورت کی حالت ہے جس میں میتہ بھی حلال ہو جاتا ہے پس اس روایت میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے گھریلو گدھوں کے گوشت کے متعلق مجبوری کی حالت کے علاوہ پر استدلال کیا جا سکے۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے متواتر روایات میں گھریلو گدھوں کے گوشت کی ممانعت وارد ہے ان میں چند روایات یہ ہیں۔

گھریلو گدھوں کے گوشت کی ممانعت کا ثبوت:

جناب رسول اللہ ﷺ سے متواتر روایات میں گھریلو گدھوں کے گوشت کی ممانعت وارد ہے ان میں چند روایات یہ ہیں۔

۶۲۳۸ :مَا قَدْ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ ، وَأُسَامَةُ ، وَمَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنَیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ ، عَنْ أَبِیهِمَا أَنَّهُ سَمِعَ

عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمْ ، يَقُولُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ وَعَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ ، يَوْمَ خَيْبَرَ .

۶۲۳۸: حسن اور عبداللہ بن محمد بن علی نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت علیؓ سے روایت کی وہ ابن عباسؓ کو فرما رہے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں کے گوشت اور عورتوں سے متعہ کرنے کو خیبر کے دن منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الذبائح باب۲۸' والحیل باب٤' مسلم فی الصید روایت۲۲' والنکاح روایت ۲۹' ترمذی فی الاطعمہ باب٦' والصید باب۱۱' نسائی فی النکاح باب۷۱' ابن ماجہ فی النکاح باب٤٤' دارمی فی الاضاحی باب۲۱' مالك فی النکاح روایت ٤۱' مسند احمد ۳٦٦/۲' ۹۰/٤۔

۶۲۳۹ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُوْمِيِّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ ، عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ .

۶۲۳۹: مجاہد نے ابن عباسؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

تخریج : مسند احمد ۱۳۲/٤' ۱۹٤' ۲۹۷' بخاری کتاب المغازی باب۳۸۔

۶۲۴۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ ، عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ .

۶۲۴۰: نافع نے ابن عمر ؓ سے روایت نقل کی جناب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الذبائح باب۲۸' والخمس باب۲۰' مسلم فی النکاح روایت۳۰' صید ۲۳' ۲٦' ترمذی فی النکاح باب۲۹' والصید باب۹' نسائی فی النکاح باب۷۱' والصید باب۳۱' ابن ماجہ فی الذبائح باب۱۳' دارمی فی الاضاحی باب۲۱' ۲۲' والنکاح باب۱٦' مسند احمد ۲۱/۲' ٤۸/٤' ۸۹' ۹۰۔

۶۲۴۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۶۲۴۱: یحییٰ بن قطان نے عبیداللہ بن عمر سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی۔

۶۲۴۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا دُحَیْمٌ ، قَالَ :ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَی ، عَنْ أَبِیْ حَنِیْفَةَ ، هُوَ النُّعْمَانُ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۲۴۲: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی۔

۶۲۴۳ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَکْرِ بْنُ أَبِیْ شَیْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ ضَمْرَةَ الْفَزَارِیِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ سَلِیْطٍ ، عَنْ أَبِیْهِ ، أَبِیْ سَلِیْطٍ ، وَکَانَ بَدْرِیًّا قَالَ لَقَدْ أَتَانَا نَهْیُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَکْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ ، وَنَحْنُ بِخَیْبَرَ ، وَاِنَّ الْقُدُوْرَ لَتَفُوْرُ بِهَا فَأَکْفَأْنَاهَا عَلَی وُجُوْهِهَا .

۶۲۴۳: عبداللہ بن ابی سلیط نے اپنے والد ابوسلیط سے نقل کیا یہ بدری صحابی ہیں کہتے ہیں کہ خیبر کے دن گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے ممانعت کا ارشاد وارد ہوا اور اس وقت ہانڈیوں کے اندر گوشت جوش مار رہا تھا پس ہم نے ہانڈیوں کو اسی طرح الٹ دیا۔

تخریج : بخاری فی المغازی باب۳۸' الذبائح باب۲۸' مسلم فی الصید روایت ۳۴۔

۶۲۴۴ :حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی یَوْمَ خَیْبَرَ ، عَنْ أَکْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِیَّةِ ، وَأَذِنَ فِیْ لُحُوْمِ الْخَیْلِ .

۶۲۴۴: محمد بن علی نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

۶۲۴۵ :حَدَّثَنَا أَبُوْبَکْرَةَ قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْیَانُ ، ح .

۶۲۴۵: ابراہیم بن بشار نے سفیان سے روایت کی۔

۶۲۴۶ :وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :أَطْعَمَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْخَیْلِ ، وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ .

۶۲۴۶: سفیان سے عمرو سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور گدھوں کے گوشت کی ممانعت فرمائی۔

تخریج : ترمذی فی الاطعمه باب۵' نسائی فی الصید باب۲۹' ابن ماجه فی الذبائح باب۱۴۔

۶۲۴۷ :حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَیْرِ الْمَکِّیَّ أَخْبَرَهٗ

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ أَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ ، الْخَيْلَ وَالْحِمَارَ الْوَحْشِيَّ ، وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ .

۶۲۴۷: ابوالزبیر مکی کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہؓ کو کہتے سنا کہ ہم نے خیبر کے زمانے میں گھوڑے اور وحشی گدھے کا گوشت کھایا اور جناب رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھے کے گوشت سے منع فرمایا۔

تخریج : مسلم فی الصید روایت۳۷' ابن ماجه فی الذبائح باب۱۲' مسند احمد ۳۲۲/۳۔

۶۲۴۸ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُوْخَالِدٍ الْأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، مِثْلَهُ.

۶۲۴۸: ابن جریج نے عطاء سے اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۲۴۹ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ عَلِيِّ بْنِ حَكِيْمٍ الْأَوْدِيُّ سَعِيْدٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ سَمِعَهُ مِنْهُ قَالَ : أَصَبْنَا حُمُرًا يَوْمَ خَيْبَرَ ، فَطَبَخْنَاهَا ، فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَكْفِئُوا الْقُدُوْرَ .

۶۲۴۹: ابواسحاق نے حضرت براءؓ سے نقل کیا ہم نے خیبر کے دن کچھ گدھے پائے ہم نے ان کو پکایا رسول اللہ ﷺ کے منادی یہ اعلان کیا تھا کہ ہانڈیوں کو الٹ دو۔

تخریج : مسلم فی الصید حدیث ۲۶' ۲۸' نسائی فی الصید باب ۳۱' ابن ماجه فی الذبائح باب۱۳' مسند احمد ۳۵۴/۲۔

۶۲۵۰ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، وَابْنِ أَبِيْ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَحْوَهُ.

۶۲۵۰: عدی بن ثابت نے حضرت براء اور ابن ابی اوفیؓ نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۲۵۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ. ، وَلَمْ يَذْكُرْ خَيْبَرَ .

۶۲۵۱: عدی بن ثابت کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء اور عبداللہ ابن ابی اوفیؓ کو اسی طرح بیان کرتے سنا مگر انہوں نے خیبر کا ذکر نہیں کیا۔

۶۲۵۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ الْهَجَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ أَوْفٰى ، مِثْلَهُ.

۶۲۵۲: ابراہیم ہجری نے حضرت ابن ابی اوفیٰ سے اسی طرح کی روایت نقل کی۔

۶۲۵۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِیْ أَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، مِثْلَهٗ.

۶۲۵۳: شیبانی نے حضرت ابن اوفی سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۲۵۴: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَمْرٌو ، قَالَ :قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ اِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ نَهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ . فَقَالَ ، قَدْ كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ، الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلٰكِنْ أَبٰى ذٰلِكَ الْحَبْرُ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَرَأَ قُلْ لَا أَجِدُ فِيْمَا أُوْحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهٗ الْآيَةَ .

۶۲۵۴: عمرو خبر دیتے ہیں کہ میں نے جابر بن زید کو یہ کہا کہ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے تو وہ کہنے لگے کہ یہی بات حضرت حکم بن عمرو غفاریؓ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کرتے تھے لیکن بڑے عالم عبداللہ ابن عباسؓ نے اس کا انکار کیا اور دلیل میں یہ آیت پڑھی ہے "قل لا اجد فی ما اوحی الی" (الانعام:۱۴۵) یعنی مجھ پر جو وحی آتی ہے میں اس میں کوئی چیز بھی کسی کھانے والے پر حرام نہیں پاتا سوائے ان چیزوں کے۔

۶۲۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ .ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ ، عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ .

۶۲۵۵: ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

تخریج : مسند احمد ۳۶۶/۲' ۱۳۲/٤' ۱۹٤' ۲۹۷۔

۶۲۵۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْيَمَ ، قَالَ أَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۲۵۶: محمد بن عمرو نے اپنی سند سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔

تخریج : مسلم فی الصید روایت۲۹' نسائی فی الصید باب ۳۱' مسند احمد جلد۳۸۱/۲۔

۶۲۵۷: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ

أَيُّوبَ السِّخْتِيَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ :لَمَّا افْتَتَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ ، أَصَابُوْا حُمُرًا فَطَبَخُوْا مِنهَا ، فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا ، فَإِنَّهَا نَجَسٌ فَأَكْفِئُوْا الْقُدُوْرَ .

۶۲۵۷: ابن سیرین نے انس بن مالک ؓ سے روایت کی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے خیبر کو فتح کیا تو صحابہ نے کچھ گدھے پائے ان میں سے بعض کو ذبح کر کے پکایا اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کیا خبردار اور رسول ﷺ تمہیں ان سے منع فرمارہے ہیں یہ پلید ہیں پس ہانڈیاں الٹ دو۔

۶۲۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَنَسٍ وَأَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ حَمَّادٌ وَأَظُنُّهُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ ، فَقِيْلَ لَهُ :أُكِلَتِ الْحُمُرُ فَسَكَتَ ثُمَّ أُتِيَ ، فَقِيْلَ لَهُ : فَنِيَتِ الْحُمُرُ فَأَمَرَ أَبَا طَلْحَةَ يُنَادِي ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ..

۶۲۵۸: حماد کہتے ہیں میرے خیال میں محمد نے انس ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ خیبر کے دن تشریف لائے تو آپ کو بتلایا گیا کہ گدھے کھائے گئے ہیں آپ خاموش رہے پھر آپ کے پاس آنے والا آیا اور کہا گدھے ختم ہو گئے تو آپ ﷺ نے حضرت ابوطلحہ کو حکم دیا کہ آپ اعلان کر دیں پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۲۵۹: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ ، قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۶۲۵۹: محمد نے حضرت انس ؓ اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۲۶۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ ، قَالَ :ثَنَا بَقِيَّةُ ، قَالَ أَخْبَرَنَا الزُّبَيْدِيُّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ :أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ .

۶۲۶۰: ابوادریس خولانی نے ابوثعلبہ خشنی ؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلیوں والے درندے اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۶۲۶۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُوَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ ، مَوْلٰى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ ، أَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَسَاءَ يَوْمِ افْتَتَحُوْا خَيْبَرَ ، فَرَأَىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيْرَانًا تُوْقَدُ .فَقَالَ مَا هٰذِهِ النِّيْرَانُ ؟ قَالُوْا :عَلَى لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِيْقُوْا مَا فِيْهَا ، وَاكْسِرُوْهَا يَعْنِي :الْقُدُوْرَ .فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَوْ نَغْسِلُهَا ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ ذَاكَ .

۶۲۶۱: سلمہ بن اکوع کے مولیٰ یزید بن ابی عبید نے نقل کیا کہ مجھے حضرت سلمہ نے بتلایا کہ ہم اس وقت خیبر کی فتح کی شام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھڑکتی ہوئی آگ دیکھی آپ نے فرمایا یہ کیسی آگ ہے انہوں نے کہا گھریلو گدھوں کے گوشت کے لئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان ہانڈیوں میں جو کچھ ہے اس کو الٹ دو اور ان ہانڈیوں کو توڑ ڈالو۔ لوگوں میں سے ایک نے کہا یا ان کو دھولیں آپ نے فرمایا یا اسی طرح کرلو۔

تخریج : بخاری فی المظالم باب ۳۲، مسلم فی الصید حدیث ۳۳، ابن ماجه فی الذبائح باب ۱۳۔

۶۲۶۲: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ عُبَيْدٍ ، عَنْ سَلَمَةَ ، فَذَكَرَ نَحْوَهٗ .فَكَانَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ ، قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ ، عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ .فَكَانَ أَوْلَى الْاَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَحْمِلَ حَدِيْثَ غَالِبِ بْنِ الْاَبْجَرِ ، عَلٰى مَا وَافَقَهَا ، لَا عَلٰى مَا خَالَفَهَا .فَقَالَ قَوْمٌ :اِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ ، اِبْقَاءً عَلَى الظَّهْرِ ، لَيْسَ عَلَى وَجْهِ التَّحْرِيْمِ .وَرَوَوْا فِيْ ذٰلِكَ ،

۶۲۶۲: یزید بن ابی عبید نے حضرت سلمہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ یہ متواتر آثار جناب رسول اللہ ﷺ سے گھریلو گدھوں کے گوشت کھانے کی ممانعت ثابت کررہے ہیں پس ہمارے لئے بہتر صورت یہ ہے کہ غالب بن ابجر والی روایت کا وہ معنی لیں جو اس کے موافق ہو وہ نہیں جو اس کے خلاف ہو۔ چنانچہ ایک جماعت نے تو اس کی تاویل کی جناب رسول اللہ ﷺ نے جو ممانعت فرمائی ہے وہ حرمت کے لئے نہیں بلکہ سواری کو باقی رکھنے کے لئے ہے اور انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا۔

۶۲۶۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوْسَى الْخُتَّلِيُّ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ :حُدِّثْتُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلَى قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ اِلَّا مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا ظَهْرٌ .

۶۲۶۳: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے ابن عباس ؓ سے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے گھریلو گدھوں کے گوشت کھانے کی

ممانعت خیبر کے دن سواری کی خاطر کی۔

۶۲۶۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ يَوْمَ خَيْبَرَ ، وَكَانُوْا قَدْ احْتَاجُوْا إِلَيْهَا .

۶۲۶۴: نافع نے عبداللہ ابن عمر ؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کو کھانے کی ممانعت فرمائی اس لئے کہ ان گدھوں کی ضرورت تھی۔

۶۲۶۵: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَأَبُوْ عَاصِمٍ قَالَا :أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ قَالَ :قَالَ ابْنُ عُمَرَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ أَخْبَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَهُمْ يَوْمَئِذٍ لُحُوْمَ الْخَيْلِ ، وَنَهَاهُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ ، وَهُمْ كَانُوْا إِلَى الْخَيْلِ أَحْوَجَ مِنْهُمْ إِلَى الْحُمُرِ . فَدَلَّ تَرْكُهُ مَنْعَهُمْ أَكْلَ لُحُوْمِ الْخَيْلِ أَنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ بَقِيَّةٍ مِنَ الظَّهْرِ ، وَلَوْ كَانُوْا فِي قِلَّةٍ مِنَ الظَّهْرِ ، حَتّٰى احْتِيْجَ لِذٰلِكَ أَنْ يُمْنَعُوْا مِنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ ، لَكَانُوْا إِلَى الْمَنْعِ مِنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ أَحْوَجَ ، لِأَنَّهُمْ يَحْمِلُوْنَ عَلَى الْخَيْلِ ، كَمَا يَحْمِلُوْنَ عَلَى الْحُمُرِ ، وَيَرْكَبُوْنَ الْخَيْلَ بَعْدَ ذٰلِكَ لِمَعَانٍ لَا يَرْكَبُوْنَ لَهَا الْحُمُرَ .فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْعِلَّةَ الَّتِيْ لَهَا مُنِعُوْا مِنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ ، لَيْسَتْ هِيَ هٰذِهِ الْعِلَّةَ .وَقَدْ قَالَ آخَرُوْنَ :إِنَّمَا مُنِعُوْا يَوْمَئِذٍ مِنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ ، لِأَنَّهَا حُمُرٌ كَانَتْ تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ .وَرَوَوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا

۶۲۶۵: نافع نے حضرت ابن عمر ؓ سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔گزشتہ روایات میں حضرت جابرؓ کی روایت میں آپ ﷺ کا صاف ارشاد ہے کہ آپ نے ان کو گھوڑے کا گوشت کھلایا اور گدھے کے گوشت سے منع فرمایا حالانکہ گھوڑے کی گدھے سے زیادہ ضرورت تھی۔گھوڑوں کا گوشت کھانے سے ممانعت نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے پاس زائد سواریاں موجود تھیں اگر سواریوں کی قلت کی وجہ سے گدھوں کے گوشت کی ممانعت ہوتی تو گھوڑوں کے گوشت کی ممانعت اس بنیاد پر بدرجہ اولیٰ ہوتی کیونکہ گھوڑے گدھوں کی طرح سامان لادنے کا کام بھی دیتے ہیں اور گھوڑوں پر سواری کی جاتی ہے اور کئی حالات میں گدھوں پر سواری کی ہی نہیں جاتی۔اس سے یہ بات خود ثابت ہوگئی کہ گدھوں کے گوشت کھانے کی ممانعت کی وہ علت نہیں جو آپ نے بیان فرمائی۔ایک اور فریق کا استدلال یہ ہے کہ گدھوں کا گوشت کھانے کی ممانعت اس لئے فرمائی گئی کہ وہ گندگی کھانے والے گدھے

تھے اور انہوں نے ان روایات کو دلیل بنایا۔

۶۲۶۶: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ الشَّیْبَانِیِّ قَالَ : ذَكَرْتُ لِسَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ حَدِیْثَ ابْنِ أَبِیْ أَوْفَی ، فِیْ أَمْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیَّاهُمْ ، بِاِكْفَاءِ الْقُدُوْرِ یَوْمَ خَیْبَرَ .قَالَ :اِنَّمَا نَهٰی عَنْهَا ، لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ . وَقَالُوْا :فَاِذَا نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِهَا لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ ، فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَیْهِمْ فِیْ ذٰلِكَ ، أَنَّهُ لَوْ لَمْ یَكُنْ جَاءَ فِیْ هٰذَا اِلَّا الْأَمْرُ بِاِكْفَاءِ الْقِدْرِ ، لَكَانَ ذٰلِكَ مُحْتَمِلًا لِمَا قَالُوْا وَلٰكِنَّهُ قَدْ جَاءَ هٰذَا، وَجَاءَ النَّهْیُ فِیْ ذٰلِكَ مُطْلَقًا .

۶۲۶۶: شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر کے سامنے حضرت ابن ابی اوفی والی روایت بیان کی۔ کہ جس میں جناب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن ہانڈیاں الٹ دینے کا حکم فرمایا تو سعید کہنے لگے آپ نے اس لئے منع فرمایا کہ وہ گندگی کھانے والے گدھے تھے۔ یہ حضرات کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اسی سبب سے ان کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ ان کو جواب میں کہا جائے گا کہ اگر صرف ہانڈیاں پلٹنے کا حکم ہوتا تو اس بات کی کسی قدر گنجائش تھی مگر یہاں تو ہانڈیاں بھی پلٹ دی گئیں اور مطلقاً ممانعت کر دی گئی (جیسا کہ اس روایت میں ہے)

تخریج : بخاری فی المغازی باب۳۸، ابن ماجه فی الذبائح باب۱۳، مسند احمد ۳۸۱/۴۔

حاصل: یہ حضرات کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اسی سبب سے ان کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۶۲۶۷: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو زَیْدٍ ، عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ ، قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ مِشْكَمٍ ، كَاتِبُ أَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیَّ .یَقُوْلُ :أَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حَدِّثْنِیْ مَا یَحِلُّ مِمَّا یَحْرُمُ عَلَیَّ .فَقَالَ لَا تَأْكُلِ الْحِمَارَ الْأَهْلِیَّ ، وَلَا كُلَّ ذِیْ نَابٍ مِنْ السِّبَاعِ . فَكَانَ كَلَامُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ ، جَوَابًا لِسُؤَالِ أَبِیْ ثَعْلَبَةَ اِیَّاهُ، عَمَّا یَحِلُّ لَهُ، مِمَّا یَحْرُمُ عَلَیْهِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰی نَهْیِهِ عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِیَّةِ ، لَا لِعِلَّةٍ تَكُوْنُ فِیْ بَعْضِهَا دُوْنَ بَعْضٍ ، مِنْ أَكْلِ الْعَذِرَةِ وَمَا أَشْبَهَهَا ، وَلٰكِنْ لَهَا فِیْ أَنْفُسِهَا .وَقَدْ جَعَلَهَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَهْیِهِ عَنْهَا ، كَذِی النَّابِ مِنِ السِّبَاعِ .فَكَمَا كَانَ ذُو نَابٍ مَنْهِیًّا عَنْهُ لَا لِعِلَّةٍ ، كَانَ كَذٰلِكَ الْحُمُرُ الْأَهْلِیَّةُ ، مَنْهِیًّا عَنْهَا ، لَا لِعِلَّةٍ .وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ :اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَهٰی عَنْهَا ، لِأَنَّهَا كَانَتْ نُهْبَةً .وَرَوَوْا فِیْ ذٰلِكَ ،

۶۲۶۷: حضرت ابودرداء کے کاتب مسلم بن مشکم کہتے ہیں کہ میں نے ابوثعلبہ خشنی کو فرماتے سنا میں حضور کی خدمت میں آیا میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے بتلایئے کہ میرے لیے کیا حلال ہے اور کون سی چیزیں حرام ہیں آپ نے فرمایا گھریلو گدھوں کو مت کھاؤ اور نہ ہی کچلیوں والے درندوں کو۔ پس اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ کا کلام ابوثعلبہ کے اس سوال کا جواب ہے کہ میرے لئے کیا حلال و حرام ہے (تو آپ نے ان دو حرام چیزوں کا بیان فرمایا) پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ گھریلو گدھوں کے گوشت کی ممانعت سواری کی کمی یا گندگی کا کھانا نہیں بلکہ ذاتی ممانعت ہے اس کو آپ نے کچلیوں والے درندے کی طرح قرار دیا۔ جس طرح اس کی ممانعت ذاتی ہے کسی علت پر موقوف نہیں۔ یہی حکم اس کا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس لئے منع فرمایا کہ یہ لوٹ کے گدھے تھے انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا۔

۶۲۶۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ أَبِیْ کَثِیْرٍ ، عَنِ النَّحَّازِ الْحَنَفِیِّ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِیْهِ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ یَوْمَ خَیْبَرَ بِقُدُوْرٍ فِیْهَا لَحْمُ حُمُرِ النَّاسِ ، فَأَمَرَ بِهَا فَأُکْفِئَتْ . فَکَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَیْهِمْ فِیْ ذٰلِکَ أَنَّ قَوْلَهٗ حُمُرِ النَّاسِ یَحْتَمِلُ أَنْ یَکُوْنَ انْتَهَبُوْهَا مِنَ النَّاسِ ، وَیَحْتَمِلُ أَنْ تَکُوْنَ نُسِبَتْ اِلَی النَّاسِ ، لِأَنَّهُمْ یَرْکَبُوْنَهَا ، فَیَکُوْنُ النَّهْیُ وَقَعَ عَلَیْهَا ، لِأَنَّهَا أَهْلِیَّةٌ ، لَا لِغَیْرِ ذٰلِکَ .قَالُوْا :فَإِنَّهٗ قَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِکَ ، مَا یَدُلُّ عَلٰی أَنَّهَا کَانَتْ نُهْبَةً .فَذَکَرُوْا مَا

۶۲۶۸: سنان بن سلمہ نے حضرت سلمہؓ سے روایت کی کہ خیبر کے دن جناب رسول اللہ ﷺ کا گزر ایسی ہانڈیوں کے پاس سے ہوا جن میں گھریلو گدھوں کا گوشت تھا آپ نے ان کو الٹ دینے کا حکم دیا۔ اس میں ان پر حجت یہ ہے کہ حمر الناس میں دو احتمال ہیں: ❶ کہ انہوں نے لوگوں کے گدھے لوٹ لئے اس لئے لوگوں کی طرف نسبت کی۔ لوگوں کی طرف اس لئے نسبت کی گئی کہ وہ ان پر سوار ہوتے تھے تو آ جا کر ممانعت کا دار و مدار اسی بات پر ہوا کہ وہ گھریلو گدھے تھے نہ کچھ ❷ اور اگر کوئی معترض کہے کہ ایک اور روایت وارد ہے جو آپ کی بات کی تردید کر کے ثابت کرتی ہے کہ وہ لوٹ کے گدھے تھے روایت ملاحظہ ہو۔

۶۲۶۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِیْدِ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ أَصَابُوْا مِنَ الْفَیْءِ حُمُرًا فَذَبَحُوْهَا .فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : أَکْفِئُوا الْقُدُوْرَ قَالُوْا :فَبَیَّنَ هٰذَا الْحَدِیْثُ أَنَّ تِلْکَ الْحُمُرَ ، کَانَتْ نُهْبَةً .فَقِیْلَ لَهُمْ :فَإِذَا ثَبَتَ أَنَّهَا کَانَتْ نُهْبَةً کَمَا ذَکَرْتُمْ ، فَمَا دَلِیْلُکُمْ عَلٰی أَنَّ النَّهْیَ کَانَ لِلنُّهْبَةِ ؟ وَمَا جَعَلَکُمْ بِتَأْوِیْلِ ذٰلِکَ النَّهْیِ أَنَّهٗ کَانَ لِلنُّهْبَةِ أَوْلَی مِنْ غَیْرِکُمْ فِیْ تَأْوِیْلِهٖ أَنَّ النَّهْیَ عَنْهَا کَانَ لَهَا فِیْ أَنْفُسِهَا لَا لِلنُّهْبَةِ

.وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ أَكْفِئُوْهَا ، فَإِنَّهَا رِجْسٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ النَّهْيَ وَقَعَ عَلَيْهَا ، لِأَنَّهَا رِجْسٌ ، لَا لِأَنَّهَا نُهْبَةٌ .وَفِيْ حَدِيْثِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ أَكْفِئُوْا الْقُدُوْرَ ، وَاكْسِرُوْهَا .فَقَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَ نَغْسِلُهَا ؟ فَقَالَ أَوْ ذَاكَ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلٰى أَنَّ النَّهْيَ كَانَ لِنَجَاسَةِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ ، لَا لِأَنَّهَا نُهْبَةٌ ، وَلَا لِأَنَّهَا مَغْصُوْبَةٌ .أَلَا يَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ غَصَبَ شَاةً فَذَبَحَهَا وَطَبَخَ لَحْمَهَا ، أَنَّ قِدْرَهُ الَّتِيْ طَبَخَ ذٰلِكَ فِيْهَا لَا يَتَنَجَّسُ ، وَأَنَّ حُكْمَهَا فِيْ طَهَارَتِهَا ، حُكْمُ مَا طُبِخَ فِيْهِ لَحْمٌ غَيْرُ مَغْصُوْبٍ ؟ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا مِنْ أَمْرِهِ إِيَّاهُ بِغُسْلِهَا عَلٰى نَجَاسَةِ مَا طُبِخَ فِيْهَا ، عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ الَّذِيْ كَانَ مِنْهُ بِطَرْحِ مَا كَانَ فِيْهَا لِنَجَاسَتِهَا ، لَا لِغَصْبِهِمْ إِيَّاهَا .وَقَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فِيْ شَاةٍ غُصِبَتْ فَذُبِحَتْ وَطُبِخَتْ ، بِخِلَافِ هٰذَا .

۶۲۶۹:عدی بن ثابت نے حضرت براءؓ سے روایت کی ہے کہ ان کو مال غنیمت کے کچھ گدھے ملے پس انہوں نے ان کو ذبح کر دیا تو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہانڈیاں الٹ دو۔اس حدیث نے تو واضح کر دیا کہ وہ گدھے لوٹ مار کے تھے۔ان کو جواب میں کہے کہ یہ بات تو ثابت ہوگئی کہ وہ مال فئی میں سے تھے لیکن اس بات کی تمہارے پاس کیا دلیل ہے کہ ممانعت لوٹ کی وجہ سے ہوئی اور یہ اختیار تمہیں کس نے دیا ہے کہ تمہاری لوٹ والی تاویل اس تاویل سے زیادہ بہتر ہے کہ ممانعت کی وجہ ذاتی حرمت تھی ہم حدیث انس بن مالکؓ میں ذکر کر چکے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا اکفؤ فانھا رجس تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ ممانعت کی وجہ اس کا پلید ہونا ہے نہ کہ لوٹ کا مال حدیث سلمہ میں جیسا ہم ذکر کر آئے جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے اگلی بات فرمائی۔ان ہانڈیوں کو الٹ دو اور توڑ ڈالو۔صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا ہم ان کو دھو ڈالیں تو آپ نے فرمایا یہ کر ڈالو تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ ممانعت گدھے کے گوشت کی نجاست کی وجہ سے تھی لوٹ کی وجہ سے نہیں۔کیا معترض کو یہ بات نظر نہیں آتی کہ اگر کوئی آدمی بکری غصب کر کے اس کو ذبح کر ڈالے اور اس کے گوشت کو پکائے اس کی ہنڈیا اس پکانے کی وجہ سے پلید نہیں ہوگئی اور اس کی ہڈیوں کے متعلق طہارت کا وہی حکم رہے گا جو غیر مغصوب گوشت پکانے کے بعد ہوتا ہے اس کے دھونے کا جو معاملہ ہم نے ذکر کیا اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ان ہانڈیوں میں پکی ہوئی چیز نجس تھی اور اس کے پھینکنے کا حکم بھی اس کی نجاست کی وجہ تھا غصب کی وجہ سے نہیں تھا۔جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بکری کے بارے میں جو غصب کر کے ذبح کر ڈالی گئی اور اس کا گوشت پکا لیا گیا اس کے الٹ حکم فرمایا۔ملاحظہ ہو۔

۶۲۷۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا النُّفَيْلِيُّ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ :حَسِبْتُهُ مِنَ الْأَنْصَارِ ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جِنَازَةٍ ، فَلَقِيَهُ رَسُوْلُ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ يَدْعُوْهُ إِلَى طَعَامٍ ، فَجَلَسْنَا مَجَالِسَ الْغِلْمَانِ مِنْ آبَائِهِمْ فَفَطِنَ آبَاؤُنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَفِيْ يَدِهِ أُكْلَةٌ فَقَالَ :إِنَّ هٰذَا لَحْمُ شَاةٍ ، يُخْبِرُنِيْ أَنَّهَا أُخِذَتْ بِغَيْرِ حِلِّهَا .فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ ، فَقَالَتْ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَمْ تَزَلْ تُعْجِبُنِيْ أَنْ تَأْكُلَ فِيْ بَيْتِيْ، وَإِنِّيْ أَرْسَلْتُ إِلَى الْبَقِيعِ ، فَلَمْ تُوْجَدْ فِيْهِ شَاةٌ ، وَكَانَ أَخِي اشْتَرَى شَاةً بِالْأَمْسِ ، فَأَرْسَلْتُ بِهَا إِلَى أَهْلِهِ بِالثَّمَنِ ، فَقَالَ أَطْعِمُوْهَا الْأَسَارَى .فَتَنَزَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِهَا ، وَلَمْ يَأْمُرْ بِطَرْحِهَا ، بَلْ أَمَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ بِهَا ، إِذْ أَمَرَهُمْ أَنْ يُطْعِمُوْهَا الْأَسَارَى . فَهٰذَا حُكْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّحْمِ الْحَلَالِ ، إِذَا غُصِبَ فَاسْتُهْلِكَ .فَلَوْ كَانَتْ لُحُوْمُ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ حَلَالًا عِنْدَهُ، لَأَمَرَ فِيْهَا لَمَّا انْتُهِبَتْ ، بِمِثْلِ مَا أَمَرَ بِهِ فِيْ هٰذِهِ الشَّاةِ لَمَّا غُصِبَتْ .وَلٰكِنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَ فِيْ لَحْمِ تِلْكَ الْحُمُرِ لَمَّا أَمَرَ بِهِ ، لِمَعْنًى خِلَافِ الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ أَجْلِهِ أَمَرَ فِيْ لَحْمِ هٰذِهِ الشَّاةِ بِمَا أَمَرَ بِهِ .أَلَا يَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ غَصَبَ رَجُلًا شَاةً فَذَبَحَهَا ، وَطَبَخَ لَحْمَهَا ، أَنَّهُ لَا يُؤْمَرُ بِطَرْحِ ذٰلِكَ فِي قَوْلِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فَكَذٰلِكَ لَحْمُ الْأَهْلِيَّةِ الْمَذْبُوْحَةِ بِخَيْبَرَ ، لَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهٰى عَنْهَا مِنْ أَجْلِ النُّهْبَةِ الَّتِي حُكْمُهَا حُكْمُ الْغَصْبِ إِذًا -لَمَا- أَمَرَهُمْ بِطَرْحِ ذٰلِكَ اللَّحْمِ ، وَلَأَمَرَهُمْ -فِيْهِ بِمِثْلِ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مَنْ -غَصَبَ -شَاةً ، فَذَبَحَهَا ، وَطَبَخَ لَحْمَهَا .فَلَمَّا انْتَفَى أَنْ يَكُوْنَ نَهْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ ، لِمَعْنًى مِنْ هٰذِهِ الْمَعَانِي الَّتِي ادَّعَاهَا الَّذِيْنَ أَبَاحُوْا لَحْمَهَا ، ثَبَتَ أَنَّ نَهْيَهُ ذٰلِكَ عَنْهَا ، كَانَ لَهَا فِيْ نَفْسِهَا ، كَالنَّهْيِ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، فَكَانَ ذٰلِكَ النَّهْيُ لَهُ فِيْ نَفْسِهِ، فَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ خِلَافُ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ .فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ : لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى أَرِيْكَتِهِ، يَأْتِيْهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي فَيَقُوْلُ :بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ، فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ، وَمَا وَجَدْنَا مِنْ حَلَالٍ أَحْلَلْنَاهُ، أَلَا وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَهُوَ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ .

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب۳، مسند احمد ۵/ ۲۹۴۔

۶۲۷۰: عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے بیان کیا اور انہوں نے ایک آدمی سے میرے خیال میں وہ انصاری آدمی

تھا جو کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر تھا آپ ﷺ کو قریش کی ایک عورت ملی جس نے آپ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی ہم بچوں کی جگہ بیٹھ گئے جو اپنے باپوں کے پاس بیٹھتے ہیں ہمارے والدین آپ ﷺ کے بارے میں کوئی بات سمجھ گئے کہ آپ کے ہاتھ میں ایک لقمہ ہے اور آپ ﷺ فرما رہے ہیں کہ یہ بکری کا گوشت مجھے بتلا رہا ہے کہ یہ حرام طریقہ سے لی گئی ہے۔ عورت کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ مجھے ہمیشہ یہ بات پسند رہی ہے کہ آپ میرے گھر میں کھانا کھائیں۔ میں نے بقیع کی طرف آدمی بھیجا وہاں کوئی بکری نہ ملی اور میرے بھائی نے کل گزشتہ ایک بکری خریدی تھی میں نے (اس سے وہ لے لی اور اس کے بدلے میں میں نے قیمت اس کے گھر والوں کی طرف بھیج دی آپ نے فرمایا اس کا گوشت قیدیوں کو کھلا دو۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کے کھانے سے پرہیز فرمایا مگر اس کو پھینکنے کا حکم نہیں فرمایا بلکہ اس کے صدقہ کرنے کا حکم فرمایا اس لئے کہ ان کو حکم دیا کہ وہ قیدیوں کو کھلا دیں۔ حلال گوشت کا یہی حکم ہے جبکہ اس کو غصب کر کے ہلاک کر ڈالا جائے۔ بالفرض اگر گھریلو گدھوں کا گوشت حلال ہوتا تو اس کے چھیننے کی صورت میں وہی حکم فرماتے جو اس غصب شدہ بکری کے متعلق فرمایا۔ لیکن گدھوں کے گوشت کے متعلق حکم فرمایا جو فرمایا کیونکہ اس کی وجہ وہ نہ تھی جو یہاں تھی کہ جس کے باعث بکری میں وہ حکم فرمایا جو ان گدھوں کے حکم سے مختلف تھا کیا اس فریق کو یہ معلوم نہیں کہ اگر کوئی شخص ایک بکری غصب کر کے ذبح کر ڈالے اور اس کا گوشت پکالے تو کسی کے ہاں بھی اس گوشت کے پھینکنے کا حکم نہ دیا جائے گا۔ پس اسی طرح گھریلو گدھے جو خیبر میں ذبح کئے گئے اگر ان کے گوشت سے ممانعت کی وجہ ان کا لوٹ و غصب کا مال ہونا ہوتا تو پھر اس پر غصب کا حکم لگنا چاہئے تھا۔ پھر آپ گوشت کو پھینکنے کا حکم نہ فرماتے۔ تو ضرور اس میں وہی حکم فرماتے جو اس بکری کے متعلق دیا جس کو غصب کر کے ذبح کیا گیا اور پکایا گیا تھا۔ پس جب گدھے کے گوشت کو مباح کرنے والوں نے جو علل بیان کی ہیں ان سب کی نفی ہوگئی تو یہ خود ثابت ہوگیا کہ یہ ممانعت ذاتی تھی پس کسی کو اس کی مخالفت ہرگز درست نہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمادیا میں تم میں سے کسی کو ہرگز اس حال میں نہ پاؤں کہ تکیہ لگائے بیٹھا ہو اور اس کو میرا حکم پہنچے اور وہ یہ کہہ کر ٹال دے۔ ہمارے درمیان تو کتاب حاکم ہے ہم جو چیز اس میں حرام پائیں گے اس کو حرام قرار دیں گے اور جو حلال اس میں پائیں گے اس کو حلال سمجھیں گے اچھی طرح سنو! بے شک جس چیز کو جناب رسول اللہ ﷺ نے حرام کیا (یعنی اس کی حرمت کو اپنی زبان مبارک سے بیان فرمایا) وہ بھی اسی طرح حرام ہے جس طرح وہ چیز جس کو اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں ذکر کر دیا) حرام کیا ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی السنه باب ٥، ترمذی فی العلم باب ١٠، ابن ماجه فی المقدمه باب ٢، دارمی فی المقدمه باب ٤٩، مسند احمد ٣٦٧/٢، ١٣١/٤، ٨/٦۔

۶۲۷۱: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ ، عَنِ الْمِقْدَامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۲۷۱: حسن بن جابر نے حضرت مقدامؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

۶۲۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُسْهِرٍ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ رُؤْبَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ الْجُرَشِيِّ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ -الْكِنْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّيْ أُوْتِيتُ -الْكِتَابَ وَمَا يَعْدِلُهُ، يُوْشِكُ -شَبْعَانُ عَلٰى أَرِيْكَتِهٖ، يَقُوْلُ :بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ هٰذَا الْكِتَابُ ، فَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ حَلَّلْنَاهُ، وَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ، أَلَا وَإِنَّهُ لَيْسَ كَذٰلِكَ ، لَا يَحِلُّ ذُو نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، وَلَا الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ .

۶۲۷۲: عبدالرحمٰن بن ابی عوف جرشی نے حضرت مقدام بن معدیکرب کندیؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک مجھے قرآن مجید اور اس کے معادل چیز (حدیث) دی گئی عنقریب ایک پیٹ بھرا تکیہ لگائے کہے گا ہمارے اور تمہارے درمیان یہ کتاب فیصل ہے۔ پس اس میں جو حلال ہے اس کو ہم حلال قرار دیں گے اور اس میں جو حرام ہے اس کو ہم حرام قرار دیں گے۔ سنو! بات اس طرح نہیں کوئی کچلیوں والا درندہ حلال نہیں اور نہ گھریلو گدھا حلال ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی السنة باب٥، مسند احمد ١٣١/٤ ـ

۶۲۷۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۲۷۳: ابوالنضر نے ابورافع ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۲۷۴: وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ حَوْلَهُ لَا أَعْرِفَنَّ أَحَدَكُمْ يَأْتِيْهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي ، قَدْ أَمَرْتُ بِهٖ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ، وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلٰى أَرِيْكَتِهٖ فَيَقُوْلُ :مَا وَجَدْنَاهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَمِلْنَاهُ، وَإِلَّا فَلَا .

۶۲۷۴: موسیٰ بن عبداللہ بن قیس نے مولیٰ رسول اللہ ﷺ ابو رافعؓ سے روایت کی ہے کہ یہ بات جناب نبی اکرم ﷺ نے اس وقت فرمائی جبکہ لوگ آپ کے ارد گرد تھے۔ ہرگز میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کے پاس میرا حکم پہنچے جو میں نے دیا ہو یا جس سے منع کیا ہو اور وہ تکیہ پر ٹیک لگائے (بڑائی میں) کہنے لگے جو

کچھ ہم کتاب اللہ میں پائیں گے ہم اس پر عمل کریں گے ورنہ نہیں (کریں گے)

تخریج : ابو داؤد فی الامارہ باب ۳۳، والسنہ باب ۵، ترمذی فی العلم باب ۱۰، مسند احمد ۳۶۷/۲، ۱۳۲/۴، ۸/۶۔

۶۲۷۵: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ ، وَأَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ غَيْرِهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ، يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي ، مِمَّا قَدْ أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ، فَيَقُولُ :لَا أَدْرِي ، مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ . فَحَذَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خِلَافِ أَمْرِهِ، كَمَا حَذَّرَ مِنْ خِلَافِ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَحْذَرْ أَنْ يُخَالِفَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَيَحِقَّ عَلَيْهِ، مَا يَحِقُّ عَلَى مُخَالِفِ كِتَابِ اللّٰهِ .قَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ ، بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا ، وَرَجَعَتْ مَعَانِيهَا إِلَى مَا وَصَفْنَا .فَلَيْسَ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ خِلَافُ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِبَاحَتَهَا ، وَمَا احْتَجَّ بِهِ فِي ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ الْآيَةَ .قِيلَ لَهُ :مَا قَالَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ ، فَهُوَ أَوْلَى مِمَّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .وَمَا قَالَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ مُسْتَثْنًى مِنَ الْآيَةِ ، عَلَى هٰذَا يَنْبَغِي أَنْ يُحْمَلَ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، هٰذَا الْمَجِيءَ الْمُتَوَاتِرَ فِي الشَّيْءِ الْمَقْصُودِ إِلَيْهِ بِعَيْنِهِ، مِمَّا قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ آيَةً مُطْلَقَةً عَلَى ذٰلِكَ الْجِنْسِ فَيُجْعَلُ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ مُسْتَثْنًى مِنْ تِلْكَ الْآيَةِ ، غَيْرَ مُخَالِفٍ لَهَا ، حَتَّى لَا يُضَادَّ الْقُرْآنُ السُّنَّةَ ، وَلَا السُّنَّةُ الْقُرْآنَ .فَهٰذَا حُكْمُ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ ، مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْآثَارِ .قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ :وَلَوْ كَانَ إِلَى النَّظَرِ ، لَكَانَ لُحُومُ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ حَلَالًا ، وَكَانَ ذٰلِكَ كَلَحْمِ الْحُمُرِ الْوَحْشِيَّةِ ، لِأَنَّ كُلَّ صِنْفٍ قَدْ حُرِّمَ ، إِذَا كَانَ أَهْلِيًّا ، مِمَّا قَدْ أُجْمِعَ عَلَى تَحْرِيمِهِ، فَقَدْ حُرِّمَ إِذَا كَانَ وَحْشِيًّا .أَلَا تَرَى أَنَّ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ الْوَحْشِيِّ كَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ الْأَهْلِيِّ ، فَكَانَ النَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا ، إِذَا كَانَ الْحِمَارُ الْوَحْشِيُّ لَحْمُهُ أَنْ يَكُونَ حَلَالًا ، أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ .وَلٰكِنْ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَى مَا اتُّبِعَ ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ .

۶۲۷۵: عبیداللہ بن ابی رافع نے اپنے والد سے یا کسی اور سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے میں ہرگز تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ تکیہ نشین ہو اور میرا حکم آئے جو میں نے اپنے حکم سے دیا ہو یا اس سے خود روکا ہو اور وہ یہ کہنے لگے میں نہیں جانتا۔ہم تو جو چیز کتاب اللہ میں پائیں گے اس کی اتباع کریں گے۔اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے حکم کی خلاف ورزی سے اسی طرح ڈرایا جس طرح کتاب اللہ کی مخالفت سے ڈرایا۔پس چاہئے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی سے ڈرے ورنہ وہ اسی بات کا حقدار ہوگا جس کا مخالفت کتاب اللہ میں حقدار ہے۔گھریلو گدھوں کے گوشت کی حرمت میں متواتر روایات نقل کی جا چکیں اور دیگر روایات کے مناسب معانی ذکر کئے جا چکے۔پس کسی کو بھی مناسب نہیں کہ وہ ان چیزوں میں سے کسی کی مخالفت کرے۔گزشتہ سطور میں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی اباحت نقل کر چکے ہو اور انہوں نے اس کی تائید میں "قل لا اجد فیما اوحی الی" (الانعام:۱۴۵) (تو حرمت کا دعویٰ مشکل ہے) ان کو جواب میں کہا جائے گا کہ جناب اس کے جواب میں ہم وہی کہتے ہیں جو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمائی۔فرمان رسول اللہ ﷺ کے بالمقابل ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول قابل سماعت نہیں۔باقی آیت کا جواب یہ ہے کہ جو بات جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمائی وہ آیت سے مستثنیٰ ہے گویا آیت میں حکم مطلق ہے اور جو جناب رسول اللہ ﷺ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے وہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ان میں تضاد نہیں کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ سنت رسول اللہ ﷺ کتاب اللہ سے متضاد ہو۔آثار کی تصحیح کا لحاظ کرتے ہوئے یہ گھریلو گدھوں کے گوشت کا حکم ہے۔امام طحاوی فرماتے ہیں: اگر قیاس کی طرف رجوع کیا جائے گا تو گھریلو گدھوں کا گوشت حلال ٹھہرے گا کیونکہ یہ جنگلی گدھے کے گوشت کی طرح ہوگا کیونکہ جو گھریلو ہونے کی صورت میں حرام ہو وہ وحشی ہونے کی صورت میں بدرجہ اولیٰ حرام ہوگا۔ذرا دیکھئے کہ جس طرح جنگلی خنزیر کا گوشت حرام ہے۔پالتو خنزیر کا گوشت بھی حرام ہے۔تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ جنگلی گدھے کا گوشت جب حلال ہے تو گھریلو کا بھی اسی طرح ہونا چاہئے۔لیکن نصوص رسول اللہ ﷺ کے ہوتے ہوئے انکی اتباع ضروری ہے اور (ترک قیاس لازم ہے) (یہاں قیاس کو چھوڑ دیا اور نص کی اتباع کی) یہی ابوحنیفہ، ابویوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج: مسند احمد ۱۳۲/۴، ۸/۶ ترمذی باب ۱۰، فی العلم۔

بَابُ أَكْلِ لُحُوْمِ الْفَرَسِ

گھوڑے کے گوشت کا حکم

گھوڑے کے گوشت کے متعلق امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ممانعت کے قائل ہیں۔ فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ گھوڑے کے گوشت میں کچھ قباحت نہیں۔ گدھے اور گھوڑے کا حکم مختلف ہے اس کو گدھے پر قیاس نہ کیا جائے گا۔

۶۲۷۶: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ .ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، ح

۶۲۷۶: ربیع جیزی نے ابونعیم سے روایت کی ہے۔

۶۲۷۷: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ وَخَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ ، قَالُوْا :ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ :أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ ، وَالْبِغَالِ ، وَالْحَمِيْرِ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا، فَكَرِهُوْا لُحُوْمَ الْخَيْلِ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ ، أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا :لَا بَأْسَ بِأَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ

۶۲۷۷: صالح بن یحییٰ بن مقدام نے اپنے والد اپنے دادا سے انہوں نے حضرت خالد بن ولیدؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے کے گوشت سے اور خچر اور گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: بعض لوگوں نے اس روایت کو اختیار کیا ہے امام ابوحنیفہؒ کا یہ قول ہے اور یہ حدیث ان کی دلیل ہے۔ فریق ثانی نے ان کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ گھوڑے کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الاطعمه باب۲۵، نسائی فی الصید باب ۳۰، ابن ماجه فی الذبائح باب۱۴، مسند احمد ۳۵۶/۳، ۸۹/۴۔

۶۲۷۸: بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :كُنَّا نَأْكُلُ لُحُوْمَ الْخَيْلِ ، عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۲۷۸: عطاء بن رباح نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم گھوڑے کا گوشت جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کھاتے تھے۔

تخریج : ترمذی فی الاطعمه باب٥، نسائی فی الصید باب٢٩، ٣٠، ابن ماجه فی الذبائح باب١٤۔

۶۲۷۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ ، قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ ، وَوَكِيْعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ ، مِثْلَهُ.

۶۲۷۹: سفیان نے عبدالکریم سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت ذکر کی ہے۔

۶۲۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ : عَنْ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ : نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَكَلْنَاهُ . وَفِيْ هٰذَا الْبَابِ آثَارٌ ، قَدْ دَخَلَتْ فِيْ بَابِ النَّهْيِ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ ، فَأَغْنَانَا ذٰلِكَ عَنْ إِعَادَتِهَا . فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ ، فَأَجَازُوْا أَكْلَ لُحُوْمِ الْخَيْلِ ، وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ ، أَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ وَاحْتَجُّوْا بِذٰلِكَ بِتَوَاتُرِ الْآثَارِ فِيْ ذٰلِكَ وَتَظَاهُرِهَا . وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ مَأْخُوْذًا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، لَمَا كَانَ بَيْنَ الْخَيْلِ الْاَهْلِيَّةِ وَالْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَرْقٌ . وَلٰكِنَّ الْآثَارَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِذَا صَحَّتْ وَتَوَاتَرَتْ أَوْلَى أَنْ يُقَالَ بِهَا مِنَ النَّظَرِ ، وَلَا سِيَّمَا إِذْ قَدْ أَخْبَرَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ حَدِيْثِهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاحَ لُحُوْمَ الْخَيْلِ فِيْ وَقْتِ مَنْعِهِ إِيَّاهُمْ مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ ، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى اخْتِلَافِ حُكْمِ لُحُوْمِهِمَا .

۶۲۸۰: عروہ نے اپنی بیوی فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے وہ کہتی ہیں کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک گھوڑا ذبح کیا اور اس میں سے کھایا۔ اس باب کے آثار: باب النہی عن لحوم الحمر الاهلیه میں ذکر کر دیئے گئے۔ یہاں اعادہ کی ضرورت نہیں۔ فریق ثانی نے ان آثار کو اختیار کیا اور انہوں نے گھوڑے کے گوشت کو کھانے کی اجازت دی یہ امام ابو یوسفؒ اور محمدؒ کا قول ہے۔ انہوں نے اپنا یہ قول متواتر روایات سے اخذ کیا ہے۔ اگر اس میں قیاس کا دخل ہوتا تو گھریلو گھوڑے اور گھریلو گدھے کے گوشت میں چنداں فرق نہ ہوتا۔ لیکن جب جناب رسول اللہ ﷺ سے آثار تواتر کے ساتھ وارد ہیں تو ان کو اختیار کرنا لازم ہے۔ خاص طور پر حضرت جابرؓ والی روایت جس میں یہ فرمایا گیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے کے گوشت کو مباح قرار دیا اور گدھوں کے گوشت کی ممانعت فرمائی۔ پس اس سے ان دونوں کے گوشت کا مختلف ہونا بھی واضح طور پر معلوم ہو گیا۔

تخریج : بخاری فی الذبائح باب٢٧، مسلم فی الصید ٢٩/٣٠، ابن ماجه فی الذبائح باب١٢، نسائی فی الضحایا باب٢٣، مسند احمد ٣٤٦/٦۔
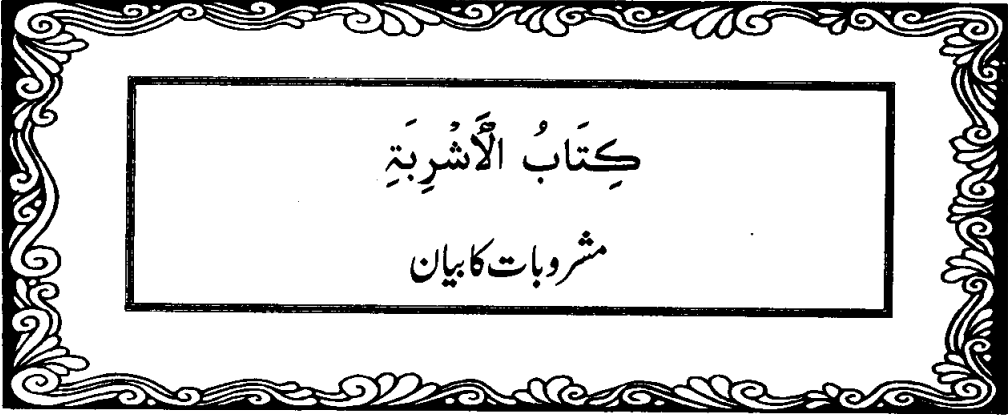
كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ

مشروبات کا بیان

بَابُ الْخَمْرِ الْمُحَرَّمَةِ مَا هِيَ؟

حرام شراب کونسی ہے؟

ایک علماء کی جماعت کا خیال یہ ہے کہ شراب صرف کھجور اور انگور دونوں سے ہوتی ہے۔

فریق ثانی: شراب جس کی حرمت نص میں وارد ہے وہ شراب انگوری ہے یہ قول امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے بقیہ شرابوں کی حرمت قیاسی ہے۔امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں انگور کا پانی جوش مارے اگر چہ جھاگ پیدا نہ کرے تب بھی وہ شراب ہے۔

۶۲۸۱: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ ، النَّخْلَةِ ، وَالْعِنَبَةِ .

۶۲۸۱: ابوکثیر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختوں سے بنتی ہے۔ ① کھجور۔ ② انگور۔

تخریج : مسلم فی الاشربه ۱۴/۱۳' ابو داؤد فی الاشربه باب۴' ترمذی فی الاشربه باب۸' ابن ماجه فی الاشربه باب۵' مسند احمد ۴۰۹/۲۷۹۔

۶۲۸۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، وَعِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ

أَبِیْ کَثِیْرٍ ، وَهِشَامٍ عَنْ یَحْیَى بْنِ أَبِیْ کَثِیْرٍ ، عَنْ أَبِیْ کَثِیْرٍ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۶۲۸۲: ابوکثیر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۲۸۳: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ ، قَالَ :ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ التَّوْأَمِ الرَّقَاشِیُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ أَبُو کَثِیْرٍ الْیَمَامِیُّ ، قَالَ :دَخَلْتُ مِنَ الْیَمَامَةِ إِلَى الْمَدِیْنَةِ ، لَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْإِخْتِلَافَ فِی النَّبِیذِ ، لَأَلْقَى أَبَا هُرَیْرَةَ ، فَأَسْأَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ ، فَلَقِیْته فَقُلْتُ یَا أَبَا هُرَیْرَةَ ، إِنِّیْ أَتَیْتُكَ مِنَ الْیَمَامَةِ أَسْأَلُكَ عَنِ النَّبِیذِ ، فَحَدِّثْنِیْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، لَا تُحَدِّثْنِیْ عَنْ غَیْرِهٖ. فَقَالَ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْخَمْرُ مِنَ الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْخَمْرَ مِنْ التَّمْرِ وَالْعِنَبِ جَمِیْعًا ، وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا الْخَمْرُ الْمُحَرَّمَةُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى ، هِیَ الْخَمْرُ الَّتِی مِنْ عَصِیرِ الْعِنَبِ إِذَا نَشَّ الْعَصِیرُ وَأَلْقَى بِالزَّبَدِ ، هٰكَذَا كَانَ أَبُوْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ یَقُوْلُ .وَقَالَ أَبُوْ یُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ :إِذَا نَشَّ ، وَإِنْ لَمْ یَلْقَ بِالزَّبَدِ ، فَقَدْ صَارَ خَمْرًا .وَلَیْسَ الْحَدِیْثُ الَّذِیْ رَوَیْنَاهُ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، بِخِلَافِ ذٰلِكَ عِنْدَنَا ، لِأَنَّهٗ یَحْتَمِلُ أَنْ یَكُوْنَ أَرَادَ بِقَوْلِهٖ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ إِحْدَاهُمَا ، فَعَمَّهُمَا بِالْخِطَابِ وَأَرَادَ إِحْدَاهُمَا دُوْنَ الْأُخْرٰى كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ وَإِنَّمَا یَخْرُجُ مِنْ أَحَدِهِمَا .وَكَمَا قَالَ : یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ یَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ وَالرُّسُلُ مِنَ الْإِنْسِ لَا مِنَ الْجِنِّ .وَكَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فِیْ حَدِیْثِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ إِذْ أَخَذَ عَلٰى أَصْحَابِهٖ فِی الْبَیْعَةِ كَمَا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ أَنْ لَا تُشْرِكُوْا ، وَلَا تَسْرِقُوْا ، وَلَا تَزْنُوْا .ثُمَّ قَالَ مَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ ، فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهٗ .

۶۲۸۳: ابوکثیر یمامی کہتے ہیں کہ میں یمامہ سے مدینہ آیا جبکہ لوگوں کے درمیان نبیذ کے اختلاف نے زور پکڑا میں نے اپنے آپ کو کہا کہ میں ضرور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کروں گا اور اس کے متعلق ان سے سوال کروں گا۔ چنانچہ میں ان سے ملا اور میں نے کہا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نبیذ کے متعلق پوچھنے کے لئے یمامہ سے حاضر ہوا ہوں میں نے کہا آپ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد میرے سامنے نقل کیجئے اور کوئی بات نقل مت کریں۔ تو وہ فرمانے لگے میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ شراب انگور کی بیل اور کھجور سے بنتی ہے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں:

ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ شراب کھجور اور انگور دونوں سے ہوتی ہے انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا۔وہ شراب جس کو کتاب اللہ میں حرام کہا گیا وہ انگور کا نچوڑ ہے جبکہ اسے جوش آئے اور وہ جھاگ پھینکے۔امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔قول ابو یوسفؒ یہ ہے جب وہ جوش کرے اگر چہ وہ جھاگ پیدا نہ کرے وہ شراب بن جائے گی۔شروع باب میں مذکورہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت وہ اس کے مخالف نہیں ہے۔ II ''الخمر من ھاتین الشجرتین'' خطاب اگر چہ عام ہے مگر مراد ایک ہے جیسا کہ اس ارشاد الٰہی میں ''یخرج منھما اللؤلؤ والمرجان'' (الرحمٰن۔۲۲) ان میں سے ایک سے یہ مونگے موتی نکلتے ہیں جیسا کہ فرمایا''یٰمعشر الجن والانس'' (الانعام ۱۳۰) دونوں اجناس کا ذکر فرما کر مراد انسان لئے ہیں کیونکہ رسول تو صرف انسانوں سے آئے ہیں نہ کہ جنات سے۔جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہ حضرت عبادہ بن صامت والی روایت میں مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے بھی اسی طرح بیعت لی جس طرح صحابیات سے لی۔ان لاتشر کو...... کہ شرک نہ کرنا' چوری نہ کرنا اور زنا نہ کرنا پھر فرمایا جو ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب کر بیٹھا پھر اسے سزا مل گئی وہ اس کے لئے کفارہ ہے۔(بخاری فی الایمان باب:۱۱)

تخریج : بخاری فی الایمان باب ۱۱' والحدود باب ۸' مسلم فی الحدود روایت ۴۱' ترمذی فی الحدود باب ۱۲' دارمی فی الیسیر باب ۱۶' مسند احمد ۵/ ۳۱٤۔

۶۲۸۴: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ عَلِمْنَا مَنْ أَشْرَكَ ، فَعُوْقِبَ بِشِرْكِهٖ فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِكَفَّارَةٍ .فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّهٗ إِنَّمَا أَرَادَ ، مَا سِوَى الشِّرْكِ ، مِمَّا ذَكَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .فَلَمَّا كَانَتْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ ، قَدْ جَاءَتْ ظَاهِرُهَا عَلَى الْجَمْعِ ، وَبَاطِنُهَا عَلَى خَاصٍ مِنْ ذٰلِكَ ، احْتَمَلَ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهٗ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ ، النَّخْلَةِ ، وَالْعِنَبَةِ ظَاهِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا ، وَبَاطِنَهٗ عَلٰى أَحَدِهِمَا ، فَيَكُوْنُ الْخَمْرُ الْمَقْصُوْدُ فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْعِنَبَةِ ، لَا مِنَ النَّخْلَةِ .وَيَحْتَمِلُ أَيْضًا قَوْلُهٗ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ أَنْ يَكُوْنَ عَنَى بِهِ الشَّجَرَتَيْنِ جَمِيْعًا وَيَكُوْنُ مَا خَمَرَ مِنْ ثَمَرِهِمَا خَمْرًا ، كَمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ فِيْمَا يُنْقَعُ مِنَ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ ، فَجَعَلُوْهُ خَمْرًا .وَيَحْتَمِلُ قَوْلُهٗ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ :الْخَمْرَ مِنْهُمَا ، وَإِنْ كَانَتْ مُخْتَلِفَةً ، عَلٰى أَنَّهَا مِنَ الْعِنَبِ ، مَا قَدْ عَلِمْنَاهُ مِنَ الْخَمْرِ ، وَعَلٰى أَنَّهَا مِنَ التَّمْرِ ، مَا يُسْكِرُ ، فَيَكُوْنُ خَمْرُ الْعِنَبِ هِيَ عَيْنُ الْعَصِيرِ ، إِذَا اشْتَدَّ وَخَمْرُ التَّمْرِ ، هُوَ الْمِقْدَارُ مِنْ نَبِيذِ التَّمْرِ الَّذِيْ يُسْكِرُ .فَلَمَّا احْتَمَلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ هٰذِهِ الْوُجُوْهَ الَّتِيْ ذَكَرْنَا ، لَمْ يَكُنْ أَحَدُهَا بِأَوْلَى مِنْ بَقِيَّتِهَا ،

وَلَمْ يَكُنْ لِمُتَأَوِّلٍ أَنْ يَتَأَوَّلَهُ عَلٰى أَحَدِهَا إِلَّا كَانَ لِخَصْمِهِ أَنْ يَتَأَوَّلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَمَا مَعْنٰى حَدِيْثِ عُمَرَ ؟

۶۲۸۴: ابوادریس خولانی نے حضرت عبادہ بن صامتؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ہم جانتے ہیں کہ جس آدمی نے شرک کیا پھر اس کو شرک کی سزا دے دی گئی یہ اس کے لئے کفارہ نہیں بنے گا جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ شرک کے علاوہ مراد ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس سے مراد شرک کے علاوہ گناہ ہیں جن کا تذکرہ اس روایت میں آیا ہے جب ان اشیاء کو ظاہری طور پر اکٹھا ذکر کیا حالانکہ حقیقی طور پر ان میں بعض خاص ہیں تو اسی طرح روایت:''الخمر من هاتين الشجرتين النخلة والعنبة'' ظاہری طور پر دونوں مذکور ہیں اور حقیقی طور پر ایک مراد ہے پس مقصودی شراب انگور سے بنتی ہے۔ممکن ہے کہ دونوں کے درخت بھی مراد ہوں اور جو ان دونوں کے پھلوں میں سے خمر بنائی جائے وہ خمر ہو جیسا کہ امام ابوحنیفہؒ کا یہ قول ہے کہ جو کھجور اور انگور میں سے نچوڑ کر بنائی جائے وہ خمر ہے۔اس خمر والی روایت سے مراد یہ ہے کہ شراب دونوں سے ہے اگرچہ وہ مختلف ہے جیسا کہ انگور سے ہم جانتے ہی ہیں اور کھجور میں سے وہ جو نشہ پیدا کرے پس اس لحاظ سے انگور کی شراب تو بعینہ وہی نچوڑ ہے جبکہ وہ گاڑھا ہو جائے اور کھجور کی شراب نبیذ تمر کی ایسی مقدار جو نشہ آور ہو جائے جب اس روایت میں ان وجوہات کا احتمال ہوا تو پھر ایک احتمال دوسرے سے کسی طور پر بھی اولیٰ نہیں ہر ایک اس کو دلیل بنا سکتا ہے۔اس حدیث عمر کا پھر کیا مطلب ہوگا (روایت یہ ہے)

۶۲۸۵: يُرِيْدُ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ اِدْرِيْسَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا حَيَّانَ التَّيْمِيَّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :سَمِعْت عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ ، وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مِنْ خَمْسَةٍ :التَّمْرِ ، وَالْعِنَبِ ، وَالْعَسَلِ ، وَالْحِنْطَةِ ، وَالشَّعِيْرِ ، وَالْخَمْرُ : مَا خَامَرَ الْعَقْلَ .وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالنُّعْمَانِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۲۸۵: شعبی نے ابن عمر ؓ سے اور وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر ؓ سے سنا وہ منبر رسول ﷺ پر یہ فرما رہے تھے: امابعد! اے لوگو! شراب کی حرمت اتری ان دنوں شراب پانچ چیزوں سے بنتی تھی: کھجور، انگور، شہد، گندم، جو اور خمر وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ لے۔

تخریج : بخاری فی الاشربه باب٥، ٦، مسلم فی التفسیر روایت ٣٢، ٣٣، ابو داؤد فی الاشربه باب١، نسائی فی الاشربه باب ٢٠۔

اس جیسی روایت ابن عمر والنعمان نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

٦٢٨٦: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ' أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْرًا ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ .

٦٢٨٦: سالم بن عبداللہ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انگور میں خمر ہے اور میں تمہیں ہر نشے والی چیز سے منع کرتا ہوں۔

تخریج : بخاری فی الاشربہ باب ١٠ ' مسلم فی الاشربہ روایت ٧٢' ابو داؤد فی الاشربہ باب ٤' مسند احمد ٢٧٣/٤۔

٦٢٨٧: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى ، عَنْ إِسْرَائِيْلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ . قِيْلَ لَهُ :يَحْتَمِلُ هٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ ، جَمِيْعَ الْمَعَانِي الَّتِي يَحْتَمِلُهَا الْحَدِيْثُ الْأَوَّلُ ، غَيْرَ مَعْنًى وَاحِدٍ ، وَهُوَ مَا احْتَمَلَهُ الْحَدِيْثُ الْأَوَّلُ مِمَّا حَمَلَهُ عَلَيْهِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى كَرَاهَةِ نَقِيعِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ ، فَإِنَّهُ لَا يَحْتَمِلُهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، لِأَنَّهُ قَرَنَ مَعَ ذٰلِكَ خَمْرَ الْحِنْطَةِ وَخَمْرَ الشَّعِيْرِ ، وَهُمْ لَا يَقُوْلُوْنَ ذٰلِكَ ، لِأَنَّهُمْ لَا يَرَوْنَ بِنَقِيعِ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ بَأْسًا ، وَيُفَرِّقُوْنَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ نَقِيعِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ ، فَذٰلِكَ التَّأْوِيْلُ ، لَا يَحْتَمِلُهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَلٰكِنَّهُ يَحْتَمِلُ التَّأْوِيْلَاتِ الْأُخَرَ كَمَا يَحْتَمِلُهُ الْحَدِيْثُ الْأَوَّلُ .فَإِنْ احْتَجَّ فِي ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :

٦٢٨٧: شعبی نے نعمان ابن بشیر رضی اللہ عنہ اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت ذکر کی البتہ اس میں "انھاکم عن کل مسکر" کے الفاظ نہیں ہیں۔ان دونوں روایاتوں میں وہ تمام احتمالات ہیں جو پہلی روایت میں ہم نے ذکر کئے البتہ ایک معنی کا احتمال نہیں جو کہ فقط پہلی روایت میں پایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جنہوں نے کھجور اور کشمش کے رس کو مکروہ قرار دیا ہے ان روایات میں اس معنی کا احتمال اس لئے نہیں کیونکہ پہلی روایت میں گندم اور جو اور شہد کی خمر کو بھی ساتھ ملایا گیا ہے اور فریق اول اس کا قائل نہیں کیونکہ ان کے خیال میں جو اور گندم کے نچوڑ میں کوئی حرج نہیں اسی لئے وہ ان کے نچوڑ اور کھجور اور کشمش کے نچوڑ میں فرق کرتے ہیں تو اس روایت میں اس تاویل کا احتمال نہیں بلکہ اس کے علاوہ تاویلات کا احتمال ہے۔اگر کوئی معترض کہے کہ کچی اور پکی کھجوروں کا رس بھی ان کے ہاں خمر میں شمار ہوتا تھا جیسا کہ یہ روایات دلالت کرتی ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الاشربہ باب ٤۔

۶۲۸۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ :ثَنَا أَبُو اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِیُّ ، عَنْ یَزِیْدَ بْنِ أَبِیْ مَرْیَمَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :کُنَّا فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَنْبِذُ الرُّطَبَ وَالْبُسْرَ ، فَلَمَّا نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ أَهْرَقْنَاهُمَا مِنَ الْأَوْعِیَةِ ، ثُمَّ تَرَکْنَاهُمَا .

۶۲۸۸: یزید بن ابی مریم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کچی اور پکی کھجوروں کا نبیذ بناتے تھے جب شراب کی حرمت اتری تو ہم نے ان دونوں کو بھی برتنوں سے گرادیا اور اس کو چھوڑ دیا۔

۶۲۸۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ :ثَنَا حُمَیْدٌ الطَّوِیْلُ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :کَانَ أَبُو عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَسُهَیْلُ بْنُ الْبَیْضَاءِ ، وَأُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ عِنْدَ أَبِیْ طَلْحَةَ وَأَنَا أَسْقِیْهِمْ مِنْ شَرَابٍ ، حَتّٰی کَادَ أَنْ یَّأْخُذَ فِیْهِمْ .قَالَ :فَمَرَّ بِنَا مَارٌّ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ، فَنَادَی أَلَا هَلْ شَعَرْتُمْ ؟ اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ ، فَوَاللّٰهِ مَا انْتَظَرَ أَنْ أَمَرُوْنِیْ أَنْ أُلْقِیَ مَا فِی الْآنِیَةِ ، فَفَعَلْتُ فَمَا عَادُوْا فِیْ شَیْءٍ مِنْهَا ، حَتّٰی لَقُوْا اللّٰهَ ، وَاِنَّهَا لَلْبُسْرُ وَالتَّمْرُ وَاِنَّهَا لَخَمْرُنَا یَوْمَئِذٍ .

۶۲۸۹: حمید الطّویل کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ حضرت ابوعبیدہ بن جرح' سہیل بن بیضاء اور ابی ابن کعب حضرت ابوطلحہ کے پاس مہمان تھے اور میں ان کو شراب پلا رہا تھا قریب تھا کہ شراب ان پر اپنا اثر کر جائے کہ ہمارے پاس سے ایک مسلمان کا گزر ہوا اس نے زور سے آواز دی۔ سنو کیا تمہیں معلوم نہیں ہوا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے اللہ کی قسم! انہوں نے ذرا انتظار نہیں کیا مجھے حکم دیا کہ جو کچھ برتنوں میں ہے۔ میں وہ سب انڈیل دوں میں نے فوراً ایسا کر دیا پھر وہ اس میں سے کسی چیز کی طرف بھی نہیں لوٹے۔ یہاں تک کہ ان کی وفات ہوئی اور بلاشبہ وہ کچی اور پکی کھجور تھی اور ان دنوں ہماری وہی شراب تھی۔

۶۲۹۰: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَکْرٍ ، قَالَ :ثَنَا حُمَیْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، مِثْلَهٗ.

۶۲۹۰: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۲۹۱: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ ثَنَا عَفَّانَ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَنَا ثَابِتٌ ، وَحُمَیْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :کُنْتُ أَسْقِی أَبَا طَلْحَةَ ، وَسُهَیْلَ بْنَ بَیْضَاءَ ، وَأَبَا عُبَیْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ ، وَأَبَا دُجَانَةَ ، خَلِیْطَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ ، حَتّٰی أَشْرَعَتْ فِیْهِمْ ، فَنَادَی رَجُلٌ أَلَا اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَوَاللّٰهِ مَا انْتَظَرُوْا حَتّٰی یَعْلَمُوْا أَحَقًّا مَا قَالَ أَمْ بَاطِلًا ، فَقَالُوْا :أَکْفِءْ اِنَاءَ كَ یَا أَنَسُ ، فَکَفَأْتُهَا ،

فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَى رُءُوسِهِمْ حَتَّى لَقُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ، وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ ، الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ .

۶۲۹۱: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں حضرت ابوطلحہ سہیل بن بیضاء ابوعبیدہ بن جراح اور ابودجانہ رضی اللہ عنہم کو کچی، پکی کھجور کا نبیذ پلا رہا تھا یہاں تک کہ اس نے ان میں اپنا اثر شروع کیا۔ اسی وقت ایک منادی نے ندا دی سنو! بے شک شراب حرام کر دی گئی۔ اللہ کی قسم انہوں نے یہ معلوم کرنے کے لئے بھی انتظار نہ کیا کہ آیا یہ سچی بات ہے یا جھوٹی سب نے کہا اے انس اپنا برتن الٹ دو پھر وہ نشہ ان کے سروں کی طرف نہیں لوٹا یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملے ان دنوں شراب کچی اور پکی کھجوروں کی ہوتی تھی۔

۶۲۹۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :إِنِّي لَأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ ، وَأَبَا دُجَانَةَ ، وَسُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ ، خَلِيطَ بُسْرٍ وَتَمْرٍ ، إِذْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ ، فَأَرَقْتُهَا وَأَنَا سَاقِيهِمْ يَوْمَئِذٍ وَأَصْغَرُهُمْ ، وَإِنَّا نَعُدُّهَا يَوْمَئِذٍ خَمْرًا .قَالُوا :هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ خَمْرًا أَيْضًا .قِيلَ لَهُمْ :لَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى مَا ذَكَرْت ، لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الشَّرَابُ نَقِيعَ تَمْرٍ مُخَمَّرٍ ، فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ كَرِهَ نَقِيعَ التَّمْرِ ، وَلَا يَجِبُ بِذٰلِكَ حُجَّةُ حُرْمَةِ طَبِيخِهِ. وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونُوا فَعَلُوا ذٰلِكَ ، لِعِلْمِهِمْ أَنَّ كَثِيرَ ذٰلِكَ مُسْكِرٌ ، فَلَمْ يَأْمَنُوا عَلَى أَنْفُسِهِمُ الْوُقُوعَ فِيهِ، لِقُرْبِ عَهْدِهِمْ بِهِ ، فَكَسَّرُوهُ لِذٰلِكَ .وَأَمَّا قَوْلُ أَنَسٍ وَإِنَّهَا لَخَمْرُنَا يَوْمَئِذٍ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ ذٰلِكَ :مَا كُنَّا نُخَمِّرُ .وَالدَّلِيلُ عَلَى ذٰلِكَ.

۶۲۹۲: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں حضرت ابوطلحہ ابودجانہ سہیل بن بیضاء کو کچی، پکی کھجور کا نبیذ پلا رہا تھا جبکہ شراب کے حرام ہونے کا اعلان ہوا میں ان میں سے سب سے چھوٹا اور ان کا ساقی تھا میں نے وہ ساری شراب بہا دی ہم ان دنوں اسی کو شراب شمار کرتے تھے۔ یہ روایات دلالت کرتی ہیں کہ کچی پکی کھجور کا نبیذ بھی شراب تھی۔ ان کو جواب میں کہے کہ ان روایات میں تو کوئی دلیل نہیں جو تمہاری اس بات کو ثابت کرے کیونکہ یہ عین ممکن ہے کہ وہ شراب کھجور سے بنائی شراب کا نچوڑ ہو۔ اس سے تو ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو کھجور کے نچوڑ کو ناپسند کرتے ہیں اس سے پکے ہوئے نبیذ کی حرمت تو نہ ثابت ہو سکی اور اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ انہوں نے یہ اس لئے کیا ہو کہ وہ جانتے تھے کہ اس کی زیادہ مقدار نشہ لانے والی ہے اور ان کو شراب کا زمانہ قریب ہونے کی وجہ سے اس میں دوبارہ مبتلا ہونے کا خطرہ ہو اسی کے پیش نظر انہوں نے اس کے برتن بھی توڑ ڈالے۔ باقی حضرت انس رضی اللہ عنہ کا قول "انہ لخمرنا یومئذ" اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ ان کی مراد یہ ہو کہ ہم اس کو خمر بنا لیتے تھے اور اس احتمال کی دلیل یہ روایت ہے۔

۶۲۹۳: مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيْ لَيْلٰى ، عَنْ عِيْسَى، أَنَّ أَبَاهُ بَعَثَهُ اِلٰى أَنَسٍ فِيْ حَاجَةٍ ، فَأَبْصَرَ عِنْدَهُ طِلَاءً شَدِيدًا ، وَالطِّلَاءُ :مَا يُسْكِرُ كَثِيْرُهُ، فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَ أَنَسٍ خَمْرًا ، وَاِنَّ كَثِيْرَهُ يُسْكِرُ .وَثَبَتَ بِمَا وَصَفْنَا أَنَّ الْخَمْرَ عِنْدَ أَنَسٍ ، لَمْ يَكُنْ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ وَلٰكِنَّهَا مِنْ خَاص مِنَ الْاَشْرِبَةِ .وَقَدْ وَجَدْنَا مِنَ الْآثَارِ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَيْضًا ، مِمَّا تَأَوَّلْنَا عَلَيْهِ أَحَادِيْثَ أَنَسٍ .

۶۲۹۳: ابولیلیٰ نے عیسیٰ سے روایت کی ہے کہ میرے والد نے مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کام کے لئے بھیجا۔ میں نے وہاں سخت قسم کا طلاء دیکھا۔ طلاء وہ ہے جس کا زیادہ پینا نشہ لائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہاں یہ خمر میں شمار نہیں ہوتا تھا حالانکہ اس کا زیادہ پینا نشہ آور تھا۔ اس بات سے یہ ثابت ہوگیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہاں ہر شراب خمر نہیں بلکہ وہ خاص مشروبات سے حاصل ہوتی ہے ہمیں اور بھی آثار ایسے ملتے ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں جو ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایات کی تاویلات میں پیش کئے ہیں۔

۶۲۹۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ ، عَنْ أَبِيْ عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا ، وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ .فَأَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ الْحُرْمَةَ وَقَعَتْ عَلَى الْخَمْرِ بِعَيْنِهَا ، وَعَلَى السُّكْرِ مِنْ سَائِرِ الْاَشْرِبَةِ سِوَاهَا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا سِوَى الْخَمْرِ الَّتِي حُرِّمَتْ مِمَّا يُسْكِرُ كَثِيْرُهُ، قَدْ أُبِيْحَ شُرْبُ قَلِيْلِهِ الَّذِى لَا يُسْكِرُ ، عَلٰى مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِبَاحَةِ الْمُتَقَدِّمَةِ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ ، وَأَنَّ التَّحْرِيْمَ الْحَادِثَ ، اِنَّمَا هُوَ فِيْ عَيْنِ الْخَمْرِ وَالسُّكْرِ مِمَّا فِيْ سِوَاهَا مِنَ الْاَشْرِبَةِ .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ الْخَمْرُ الْمُحَرَّمَةُ ، هِيَ عَصِيرُ الْعِنَبِ خَاصَّةً ، وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ كُلُّ مَا خَمَرَ ، مِنْ عَصِيرِ الْعِنَبِ وَغَيْرِهٖ. فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ ، وَكَانَتِ الْاَشْيَاءُ قَدْ تَقَدَّمَ تَحْلِيْلُهَا جُمْلَةً ، ثُمَّ حَدَثَ تَحْرِيْمٌ فِيْ بَعْضِهَا ، لَمْ يَخْرُجْ شَيْءٌ مِمَّا قَدْ أُجْمِعَ عَلَى تَحْلِيْلِهٖ ، اِلَّا بِاِجْمَاعٍ يَأْتِى عَلَى تَحْرِيْمِهٖ. وَنَحْنُ نَشْهَدُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، أَنَّهٗ حَرَّمَ عَصِيرَ الْعِنَبِ اِذَا حَدَثَتْ فِيْهِ صِفَاتُ الْخَمْرِ ، وَلَا نَشْهَدُ عَلَيْهِ أَنَّهٗ حَرَّمَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ اِذَا حَدَثَ فِيْهِ مِثْلُ هٰذِهِ الصِّفَةِ .فَالَّذِىْ نَشْهَدُ عَلَى اللّٰهِ بِتَحْرِيْمِهٖ اِيَّاهُ هُوَ الْخَمْرُ الَّذِى آمَنَّا بِتَأْوِيْلِهَا ، مِنْ حَيْثُ قَدْ آمَنَّا بِتَنْزِيلِهَا .وَالَّذِى لَا نَشْهَدُ عَلَى اللّٰهِ أَنَّهٗ حَرَّمَ هُوَ الشَّرَابَ الَّذِى لَيْسَ بِخَمْرٍ .فَمَا كَانَ مِنْ خَمْرٍ ، فَقَلِيْلُهٗ وَكَثِيْرُهٗ حَرَامٌ ، وَمَا كَانَ مِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَشْرِبَةِ ، فَالسُّكْرُ مِنْهُ حَرَامٌ ، وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنْهُ مُبَاحٌ .هٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا ، وَهُوَ

قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ .غَيْرَ نَقِيعِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ خَاصَّةً ، فَإِنَّهُمْ كَرِهُوْا .وَلَيْسَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا فِي النَّظَرِ كَمَا قَالُوْا ، لِأَنَّا وَجَدْنَا الْأَصْلَ الْمُجْمَعَ عَلَيْهِ أَنَّ الْعَصِيْرَ وَطَبِيْخَهُ سَوَاءٌ ، وَأَنَّ الطَّبْخَ لَا يَحِلُّ بِهِ ، مَا لَمْ يَكُنْ حَلَالًا قَبْلَ الطَّبْخِ ، إِلَّا الطَّبْخَ الَّذِيْ يُخْرِجُهُ مِنْ حَدِّ الْعَصِيْرِ ، إِلٰى أَنْ يَصِيْرَ فِيْ حَدِّ الْعَسَلِ ، فَيَكُوْنُ بِذٰلِكَ حُكْمُهُ حُكْمَ الْعَسَلِ .فَرَأَيْنَا طَبِيْخَ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ مُبَاحًا بِاتِّفَاقِهِمْ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ فِيْهِمَا كَذٰلِكَ ، فَيَسْتَوِيْ نَبِيْذُ التَّمْرِ وَالْعِنَبِ ، النِّيءِ وَالْمَطْبُوْخِ ، كَمَا اسْتَوَى الْعَصِيْرُ وَطَبِيْخُهُ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ ، وَلٰكِنَّ أَصْحَابَنَا خَالَفُوْا ذٰلِكَ ، لِلتَّأْوِيْلِ الَّذِيْ تَأَوَّلُوْا عَلَيْهِ حَدِيْثَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَا ، وَشَيْئًا رَوَوْهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ .

۶۲۹۴: عبداللہ بن شداد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ شراب تو بعینہٖ حرام ہے اور ہر وہ مشروب جو نشہ لے آئے وہ بھی حرام ہے۔ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتلایا۔کہ حرمت تو معینہ شراب پر واقع ہوئی اور بقیہ مشروبات میں نشے کی حد تک پہنچنے میں واقع ہوئی اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ شراب کے علاوہ دیگر مشروبات کی وہ مقدار حرام ہے جو نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار کا پینا مباح ہے جو کہ نشہ آور نہ ہو اور شراب کے حرام ہونے سے پہلے اس کی جو اباحت ہے اور نئی تحریم وہ معینہ شراب میں تھی اور بقیہ مشروبات میں جو مقدار نشے کو پہنچ جائے۔پس اس میں یہ احتمال ہوا کہ حرام شراب وہ خاص طور پر انگوروں کا نچوڑ ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ ہر وہ چیز جو خمار پیدا کرے انگور کے نچوڑ وغیرہ میں سے۔وہ شراب ہے جب اس بات کا احتمال پیدا ہو گیا تمام چیزوں کی حلت کو پہلے سے ہے پھر بعض کی حرمت نئی پیدا ہوئی فلہٰذا جس کے حلال ہونے پر اجماع ہے وہ اس سے نہ نکلے گی جب تک کہ اس کی حرمت پر اجماع ثابت نہ ہو اور ہم اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ اس نے انگوروں کے نچوڑ کو حرام کیا جبکہ اس میں خمر والی صفات پیدا ہو جائیں اور ہم اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اس کے علاوہ سب کو حرام کیا ہے جبکہ اس میں اس جیسی حالت پیدا ہو جائے پس جس کی حرمت پر ہم گواہ ہیں وہ وہی ہے کہ جس کی تاویل پر ہم ایمان لائے اس طور پر کہ ہم اس کی تنزیل پر ایمان لائے اور وہ کہ جس کے بارے میں ہم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ نے اس کو حرام کیا ہے وہ وہی مشروب ہے جو نشہ پیدا نہیں کرتا اور جو نشہ پیدا کرتا ہے اس کی قلیل وکثیر مقدار حرام ہے اور جو اس کے علاوہ مشروبات ہیں ان سے نشے کی مقدار حرام ہے اس کے علاوہ مقدار جائز ہے نظر کا ہمارے نزدیک یہی تقاضا ہے یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے سوائے کشمش اور کھجور کے خاص نچوڑ کے۔اس کو انہوں نے مکروہ قرار دیا قیاس کے اعتبار سے یہ بات ہمارے نزدیک اس طرح نہیں جیسے انہوں نے کہی ہے کیونکہ ایک اتفاقی اصل یہ ہے کہ نچوڑ اور پکایا ہوا دونوں برابر ہیں اور پکانے سے وہ چیز حلال نہیں ہو جاتی جو کہ پکانے سے پہلے حلال نہیں تھی

مگر ایسا پکانا جو اس کو عصیر کی حد سے ہی نکال دے اور وہ شہد کی حد میں داخل ہو جائے اس کا حکم شہد والا ہوگا ہم دیکھتے ہیں کہ کشمش اور کھجور کا پکا ہوا رس بالاتفاق مباح ہے پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ دونوں میں حکم ایک جیسا ہو اور اس صورت میں انگور اور کھجور کا نبیذ خواہ کچا ہو یا پکا وہ برابر ہو جائیں گے یہ نظر کا تقاضا ہے لیکن ہمارے علماء نے اس کی مخالفت کی ہے اس کی وجہ وہ تاویل ہے جو انہوں نے روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ کے متعلق گزشتہ سطور میں اختیار کی ہے اور حضرت سعید ابن جبیر کی روایت سے بھی استدلال کیا ہے جو کہ یہ ہے۔

۶۲۹۵: فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثنا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ :أَنَا هِشَامٌ ، عَنِ ابْنِ شَبْرَةَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ فِيْ ذٰلِكَ :هِيَ الْخَمْرُ فَاجْتَنِبْهَا .

۶۲۹۵: ابن شبرہ نے سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا یہ شراب ہے اس سے گریز کرو یعنی کشمش اور کھجور کا رس۔

بَابُ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّبِيذِ

حرام نبیذ کونسا ہے؟

علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ نبیذ کی قلیل وکثیر مقدار حرام ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف یہ ہے: جو نبیذ نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے اس کے علاوہ سخت بھی ہو وہ بھی درست ہے اس کو ائمہ احناف رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

۶۲۹۶: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، وَرَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ وَهْبٍ الْخَوْلَانِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

۶۲۹۶: سفیان بن وہب خولانی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے اس کی تخریج آئندہ روایت میں دیکھ لیں۔

۶۲۹۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

۶۲۹۷: ابوسلمہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔

تخریج : بخاری فی الادب باب۸۵، والمغازی باب ۶۰، مسلم فی الاشربه روایت۷۳، ۷٤، ابو داؤد فی الاشربه باب۵، ۷، ترمذی فی الاشربه باب۱، ۲، نسائی فی الاشربه باب۴۰، ٤۹، ابن ماجه فی الاشربه باب۱۳، ١٤، دارمی فی الاشربه باب۸، مالك فی الضحایا حدیث۸، مسند احمد ۲۷٤/۱، ۱٦/۲، ٦۳/۳، ٤۱۰/٤، ۳٥٦/٥، ۳۱٤/٦، ۳۳۳۔

۶۲۹۸: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۶۲۹۸: یزید بن ہارون نے محمد بن عمرو سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۲۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : أَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۲۹۹: محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۳۰۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ :أَنَا الرَّبِیْعُ الزَّهْرَانِیُّ ، قَالَ :أَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ ، عَنْ أَیُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۳۰۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۳۰۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْمَجِیْدِ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ أَیُّوْبَ السِّخْتِیَانِیِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۳۰۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۳۰۲: حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ ، قَالَ :أَنَا یَحْیَی بْنُ أَیُّوْبَ ، قَالَ :حَدَّثَنِی ابْنُ عَجْلَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۳۰۲: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۳۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِیْسَ الْمَکِّیُّ قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ ، عَنْ أَیُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۳۰۳: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۳۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِیْسَ الْمَکِّیُّ ، قَالَ :ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ ، فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. ، وَلَمْ یَرْفَعْهُ .

۶۳۰۴: سلیمان بن حرب نے معد بن زید سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت بیان کی مگر اس کو مرفوع نقل نہیں کیا۔

۶۳۰۵: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ .ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ ، قَالَ :أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ :أَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِیْهِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنْهَاکُمْ عَنْ قَلِیْلِ مَا أَسْکَرَ کَثِیْرُهُ .

۶۳۰۵: ضحاک بن عثمان نے عامر ابن سعد سے اور انہوں نے اپنے والد حضرت سعدؓ سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ میں تم کو اس کی معمولی مقدار سے بھی جس کی زیادہ مقدار نشہ لائے منع کرتا ہوں۔

۶۳۰۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ :أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَمْرٍو الْعُصَيْمِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ .

۶۳۰۶: حکم بن شہر بن حوشب نے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ والی چیز سے منع کیا۔

تخریج : بخاری فی الاشربه باب ۱۰ ' مسلم فی الاشربه روایت ۷۲ ' ابو داؤد فی الاشربه باب ٤ ' ٥ ' مسند احمد ۳۰۹/۲۔

۶۳۰۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ، حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ ، وَالْكُوْبَةَ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ .

۶۳۰۷: قیس بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے شراب و جوئے کو حرام کیا اور شطرنج کو حرام کیا اور فرمایا ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الاشربه باب ٥ ' ۷ ' مسند احمد ۲۷٤/۱ ' ۱٦٥/۲ ' ۱٦٦ ' ٤۲۲/۳۔

۶۳۰۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيْسَى قَالَ :ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَيْعِ بِنَبِيْذِ الْعَسَلِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ ، فَهُوَ حَرَامٌ

۶۳۰۸: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کے نبیذ کو فروخت کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ہر وہ مشروب جو نشہ لائے حرام ہے۔

تخریج : بخاری فی الوضو باب ۷۱ ' والاشربه باب ٤ ' مسلم فی الاشربه روایت ٦۷ ' ٦۸ ' ابو داؤد فی الاشربه باب ٥ ' ترمذی فی الاشربه باب ۲ ' ابن ماجه فی الاشربه باب ۹ ' ۱۰ ' مالك فی الاشربه روایت ۹ ' دارمی فی الاشربه باب ۸ ' مسند احمد ٣٦/٦ ' ۹۷۔

۶۳۰۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ وَيُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۶۳۰۹: مالک و یونس نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۳۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ الْجَوْهَرِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ،

عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ ، فَهُوَ حَرَامٌ .

۶۳۱۰: ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ مشروب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۹۰، ۲۲۶/۶۔

۶۳۱۱: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ :ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ :سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ، وَمَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ، فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ .

۶۳۱۱: قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہر نشہ والی چیز حرام ہے جس کا ایک فرق (یہ ایک پیمانہ ہے جو تین صاع کے برابر ہوتا ہے) نشہ لائے اس کا چلو بھر بھی حرام ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الاشربہ باب۵، ترمذی فی الاشربہ باب۳، مسند احمد ۶، ۷۱، ۷۲۔

۶۳۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ مَيْمُونَةَ ، وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ ، فَهُوَ حَرَامٌ .

۶۳۱۲: قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔

تخریج : ترمذی فی الاشربہ باب۲، دارمی فی الاشربہ باب۸۔

۶۳۱۳: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ وَلِيدِ بْنِ عَبْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ وَالْكُوبَةِ ، وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ .

۶۳۱۳: ولید بن عبدہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب، جوا اور شطرنج سے منع فرمایا اور فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

تخریج : مسند احمد ۳۵۰/۱، ۱۶۷/۲، ۱۷۱، ۱۷۲، ۴۲۲/۳۔

۶۳۱۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ

شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ، فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ .

۶۳۱۴: عمرو ابن شعیب نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ ابن عمرو سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس کی زیادہ مقدار نشہ لائے اس کا قلیل بھی حرام ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الاشربہ باب۵' ترمذی فی الاشربہ باب۳' نسائی فی الاشربہ باب۲۵' ابن ماجہ فی الاشربہ باب۱۰' دارمی فی الاشربہ باب۸' مسنداحمد ۹۱/۲' ۳۴۳/۳۔

۶۳۱۵: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ ، قَالَ :أَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا يُحَدِّثُ أَبَا تَمِيمٍ أَنَّهُ سَمِعَ قَيْسَ بْنَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ .

۶۳۱۵: سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ منبر پر کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہر نشہ آور حرام ہے۔

۶۳۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ :أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ، فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ .

۶۳۱۶: محمد ابن منکدر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی زیادہ مقدار نشہ لائے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

تخریج : ترمذی فی الاشربہ باب۳' مسند احمد ۱۶۷/۲' ۱۷۹۔

۶۳۱۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ ، عَنْ أَبِي حَرِيزٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ .

۶۳۱۷: شعبی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیرؓ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں۔

تخریج : بخاری فی الاشربہ باب۱۰' مسلم فی الاشربہ روایت۷۲' ابو داؤد فی الاشربہ باب۴'۵' مسند احمد ۲۷۳/۴' ۳۰۹/۶۔

۶۳۱۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ ، قَالَ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ ، قَرَأْتُ عَلَى فُضَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ أَبِي مُعَاذٍ قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو حَرِيزٍ ، أَنَّ الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ :سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ

بَشِيْرٍ يَخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ.

۶۳۱۸: شعبی نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو کوفہ کے منبر پر یہ خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نشہ والی چیز سے تمہیں روکتا ہوں۔

تخریج : بخاری فی الاشربہ باب ۱۰' مسند احمد ۴/۴۰۷' ۶/۳۰۹۔

۶۳۱۹: حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ ، قَالَ ثَنَا الْحُوَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ الْكُوْفِيُّ ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَمَامِيِّ ، عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيْ مُوْسَى قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ .

۶۳۱۹: ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشے والی چیز حرام ہے۔

۶۳۲۰: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ :سَمِعْتُ أَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ أَبَا مُوْسَى وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ ، قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى اِنَّ شَرَابًا يُصْنَعُ فِيْ أَرْضِنَا مِنَ الْعَسَلِ ، يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ ، وَمِنَ الشَّعِيْرِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى أَنْ حَرَّمُوْا قَلِيْلَ النَّبِيْذِ وَكَثِيْرَهُ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَأَبَاحُوْا مِنْ ذٰلِكَ مَا لَا يُسْكِرُ ، وَحَرَّمُوْا الْكَثِيْرَ الَّذِيْ يُسْكِرُ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ الَّتِيْ ذَكَرْنَا ، قَدْ رُوِيَتْ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَلٰكِنَّ تَأْوِيْلَهَا يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ كَمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مَنْ حَرَّمَ قَلِيْلَ النَّبِيْذِ وَكَثِيْرَهُ، وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ عَلَى الْمَدَارِ الَّذِيْ يَسْكَرُ مِنْهُ شَارِبُهُ خَاصَّةً .فَلَمَّا احْتَمَلَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْ هٰذَيْنِ التَّأْوِيْلَيْنِ ، نَظَرْنَا فِيْمَا سِوَاهُمَا ، لِيُعْلَمَ بِهٖ أَيُّ الْمَعْنَيَيْنِ أُرِيْدَ بِمَا ذَكَرْنَا فِيْهَا .فَوَجَدْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، وَهُوَ أَحَدُ النَّفَرِ الَّذِيْنَ ، رَوَيْنَا عَنْهُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ . قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْ اِبَاحَةِ الْقَلِيْلِ مِنَ النَّبِيْذِ الشَّدِيْدِ ؛

۶۳۲۰: ابو بردہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کرتے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اور معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ابوموسیٰ نے عرض کی ہمارے علاقے میں شہد سے

ایک مشروب بنتا ہے جس کو بتع کہتے ہیں اور جو سے ایک مشروب بنتا ہے جس کو مزر کہتے ہیں تو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہر نشے والی چیز حرام ہے۔امام طحاویؒ کہتے ہیں: کہ ایک جماعت اس طرف گئی کہ نبیذ کی تھوڑی اور زیادہ مقدار حرام ہے اور انہوں نے ان آثار کو دلیل بنایا۔دوسروں نے کہا نبیذ کی وہ مقدار جو نشہ نہ پیدا کرے وہ مباح ہے اور وہ زیادہ مقدار جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ آثار جن کا تذکرہ ہوا صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کئے ہیں اور ان کی تاویل عین ممکن ہے کہ اس طرح بھی ہو جس طرف فریق اول گیا ہے کہ نبیذ کی قلیل و کثیر مقدار حرام ہے مگر اس میں دوسرا احتمال یہ ہے کہ اس سے وہ مقدار مراد ہو جس سے پینے والے کو نشہ آ جائے جب ان روایات میں یہ دونوں احتمال ہیں تو اب ہم اور روایات کو دیکھتے ہیں تا کہ معنی مراد معلوم ہو سکے چنانچہ ہم نے دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ''کل مسکر حرام'' نقل کیا ہے انہی سے سخت قسم کی نبیذ کی قلیل مقدار کا مباح ہونا ثابت ہوتا ہے روایت یہ ہے۔

تخریج : بخاری فی الاحکام باب ۲۲۔

۶۳۲۱: مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ :ثَنَا أَبِیْ، قَالَ :ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ :حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عُمَرَ أَنَّهٗ کَانَ فِیْ سَفَرٍ ، فَأُتِیَ بِنَبِیْذٍ ، فَشَرِبَ مِنْهُ فَقَطَّبَ ، ثُمَّ قَالَ : اِنَّ نَبِیْذَ الطَّائِفِ لَهٗ غَرَامٌ فَذَکَرَ شِدَّةً لَا أَحْفَظُهَا ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّ عَلَیْهِ، ثُمَّ شَرِبَ .

۶۳۲۱: ہمام بن حارث کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک سفر میں تھے آپ کے پاس نبیذ لائی گئی پس آپ نے اس کو پیا آپ نے اس سے برتن بھرا پھر آپ نے فرمایا بے شک طائف کی نبیذ اس میں تیزی ہے پھر آپ نے اس کی سختی کا ذکر کیا جو مجھے یاد نہیں پھر آپ نے اس میں پانی منگوا کر ڈالا پھر اس کو پیا۔

۶۳۲۲: حَدَّثَنَا أَبُوْبَکْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَةَ ، عَنْ أَبِیْ اِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ :شَهِدْتُ عُمَرَ حِیْنَ طُعِنَ ، فَجَاءَهُ الطَّبِیْبُ فَقَالَ : أَیُّ الشَّرَابِ أَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ :النَّبِیْذُ ، فَأُتِیَ بِنَبِیْذٍ فَشَرِبَ مِنْهُ فَخَرَجَ مِنْ اِحْدٰی طَعْنَتَیْهِ .

۶۳۲۲: عمرو ابن میمون کہتے ہیں کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا جب آپ کو خنجر کا وار لگا معالج نے آ کر کہا کون سا مشروب آپ کو زیادہ پسند ہے آپ نے فرمایا نبیذ پھر آپ کے پاس نبیذ لایا گیا وہ آپ نے پیا وہ آپ کی ضرب والے زخم سے نکل گیا۔

۶۳۲۳: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :ثَنَا زُهَیْرٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ اِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ مِثْلَهٗ. وَزَادَ قَالَ :عُمَرُ ، وَکَانَ یَقُوْلُ اِنَّا نَشْرَبُ مِنْ هٰذَا النَّبِیْذِ شَرَابًا یَقْطَعُ لُحُوْمَ الْاِبِلِ فِیْ بُطُوْنِهَا مِنْ أَنْ یُؤْذِیَنَا ، قَالَ ، وَشَرِبْتُ مِنْ نَبِیْذِهٖ فَکَانَ أَشَدَّ النَّبِیْذِ .

۶۳۲۳: عمرو بن میمون سے ابواسحق نے اسی طرح روایت کی ہے ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم اس نبیذ کو بطور مشروب پیتے ہیں یہ اونٹ کے گوشت کی غذا کو پیٹ میں ختم کرتا ہے عمرو کہتے ہیں کہ میں نے آپ کو دیکھا آپ نے نبیذ کو پیا تو وہ سخت نبیذ تھا۔

۶۳۲۴: حَدَّثَنَا رَوْحٌ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرٌو ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ :قَالَ أَبُو اِسْحَاقَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ ذِی لَعْوَةَ ، قَالَ :أُتِیَ عُمَرُ بِرَجُلٍ سَكْرَانَ ، فَجَلَدَهُ فَقَالَ : اِنَّمَا شَرِبْتُ مِنْ شَرَابِكَ فَقَالَ : وَاِنْ كَانَ .

۶۳۲۴: سعید بن ذی لعوہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نشے والا آدمی لایا گیا آپ نے اسے کوڑے لگائے تو اس نے کہا میں نے تو آپ والا مشروب پیا آپ نے فرمایا اگر چہ وہی ہو۔

۶۳۲۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ أَبُو اِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ ذِیْ حَدَّانٍ ، أَوْ ابْنِ ذِی لَعْوَةَ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ قَدْ ظَمِءَ اِلَى خَازِنِ عُمَرَ ، فَاسْتَسْقَاهُ فَلَمْ يَسْقِهِ، فَأُتِیَ بِسَطِيحَةٍ لِعُمَرَ ، فَشَرِبَ مِنْهَا فَسَكِرَ فَأُتِیَ بِهٖ عُمَرَ فَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ وَقَالَ : اِنَّمَا شَرِبْتُ مِنْ سَطِيحَتِكَ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّمَا أَضْرِبُكَ عَلَى السُّكْرِ فَضَرَبَهُ عُمَرُ .

۶۳۲۵: سعید بن ذی حدان یا ابن ذی لعوہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی آیا جو کہ پیاسا تھا اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خازن سے پانی مانگا اس نے پانی نہ پلایا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مشکیزہ لایا گیا اس نے اس میں سے پیا تو اس کو نشہ چڑھ گیا اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو اس نے عذر پیش کیا کہ میں نے آپ کے مشکیزے میں سے پیا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہارے نشے پر تمہیں سزا دوں گا چنانچہ آپ نے اسے کوڑے لگائے۔

۶۳۲۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ :ثَنَا أَبِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ حَبِيْبُ بْنُ أَبِیْ ثَابِتٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ :أَمَرَ بِنَبِيذٍ لَهٗ فَصُنِعَ فِیْ بَعْضِ تِلْكَ الْمَنَازِلِ ، فَأَبْطَأَ عَلَيْهِمْ لَيْلَةً ، فَأُتِیَ بِطَعَامٍ فَطَعِمَ ، ثُمَّ أُتِیَ بِنَبِيذٍ قَدْ أَخْلَفَ وَاشْتَدَّ ، فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ : اِنَّ هٰذَا لَشَدِيدٌ ثُمَّ أَمَرَ بِمَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ شَرِبَ هُوَ وَأَصْحَابُهٗ .

۶۳۲۶: نافع نے ابن علقمہ سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے لئے نبیذ کا حکم دیا چنانچہ ان کے کسی مکان میں تیار کیا گیا تو ایک رات کی انہوں نے تاخیر کر دی ان کے پاس کھانا لایا گیا وہ انہوں نے کھالیا پھر ان کے پاس نبیذ لایا گیا جو کہ نہایت سخت ہو چکا تھا آپ نے اس میں سے پیا پھر فرمایا کہ یہ تیز ہے پھر پانی لانے کا حکم دیا وہ اس میں ڈالا گیا اس میں سے آپ اور آپ کے ساتھیوں نے پیا۔

۶۳۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ :قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ:

ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ الْخُزَاعِيُّ ، عَنِ الْمُعَدَّلِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عُمَرَ ، انْتُبِذَ لَهُ فِيْ مَزَادَةٍ فِيْهَا خَمْسَةَ عَشَرَ ، أَوْ سِتَّةَ عَشَرَ ، فَأَتَاهُ فَذَاقَهُ، فَوَجَدَهُ حُلْوًا ، فَقَالَ : كَأَنَّكُمْ أَقْلَلْتُمْ عَكَرَهُ .

۶۳۲۷: معدل نے ابن عمر سے اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ کے لئے ایک مشکیزے کے اندر نبیذ بنایا گیا جس میں پندرہ سولہ رطل آسکتے تھے آپ تشریف لائے تو اس کو چکھا تو اس کو میٹھا پایا تو آپ نے فرمایا گویا تم نے اس کے تلچھٹ میں کمی کر دی۔

۶۳۲۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ :ثَنَا عُقَيْلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عُثْمَانَ قَالَ :صَحِبْت عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى مَكَّةَ فَأَهْدَى لَهُ رَكْبٌ مِنْ ثَقِيفٍ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ نَبِيذٍ ، وَالسَّطِيحَةُ فَوْقَ الْإِدَاوَةِ ، وَدُوْنَ الْمَزَادَةِ .قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ :فَشَرِبَ عُمَرُ إِحْدَاهُمَا ، وَلَمْ يَشْرَبِ الْأُخْرٰى حَتَّى اشْتَدَّ مَا فِيْهِ، فَذَهَبَ عُمَرُ فَشَرِبَ مِنْهُ، فَوَجَدَهُ قَدِ اشْتَدَّ فَقَالَ : اكْسِرُوْهُ بِالْمَاءِ .

۶۳۲۸: عبدالرحمٰن بن عثمان کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ تک گیا آپ کو ثقیف کے ایک قافلے نے نبیذ کی دو مشکیں دیں سطیح اداوہ سے بڑی اور مزادہ سے چھوٹی مشک کو کہا جاتا ہے عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں ایک استعمال فرمائی دوسری کو سخت ہونے تک استعمال نہیں کیا۔ آپ اس کو پینے لگے تو اس کو سخت پایا آپ نے فرمایا اس میں پانی ڈال کر اس کی تیزی کو توڑ دو۔

۶۳۲۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ :ثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا عَنْ عُمَرَ ، إِبَاحَةُ قَلِيْلِ النَّبِيذِ الشَّدِيدِ ، وَقَدْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ كَانَ مَا فَعَلَهٗ فِيْ هٰذَا دَلِيْلًا أَنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهٖ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ، مِنَ النَّبِيذِ الشَّدِيدِ ، هُوَ السُّكْرُ مِنْهُ لَا غَيْرُ فَإِمَّا أَنْ يَكُوْنَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا ، أَوْ رَآهُ رَأْيًا .فَإِنَّ مَا يَكُوْنُ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ يَكُوْنُ رَآهُ رَأْيًا ، فَرَأْيُهٗ فِيْ ذٰلِكَ عِنْدَنَا حُجَّةٌ ، وَلَا سِيَّمَا إِذْ كَانَ فِعْلُهُ الْمَذْكُوْرُ فِي الْآثَارِ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا عَنْهُ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ ، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى مُتَابَعَتِهِمْ إِيَّاهُ عَلَيْهِ .وَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، وَهُوَ أَحَدُ النَّفَرِ الَّذِيْنَ رَوَوْا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ . وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا

۶۳۲۹: شعیب نے زہری سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت بیان کی ہے۔ان روایات سے جو ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں تھوڑے سخت نبیذ کی اباحت ثابت ہوئی حالانکہ انہوں نے بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "کل مسکر حرام" کا ارشاد سن رکھا تھا آپ کا یہ فعل اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے شدید یا سخت نبیذ میں سے جس چیز کو حرام قرار دیا وہ نشہ ہی ہے نہ کہ کچھ اور۔آپ نے یہ بات یا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوگی یا آپ کا اجتہاد ہے اگر آپ کا یہ اجتہاد ہے تو وہ بھی ہمارے نزدیک دلیل ہے خاص طور پر جبکہ آپ نے یہ فعل صحابہ کرام کے سامنے کیا اور کسی ایک نے بھی انکار نہیں کیا تو اس سے ان کا آپ کی متابعت کرنا ثابت ہوا یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ "کل مسکر حرام" کی روایت کو نقل کرنے والوں میں سے ہیں انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔

۶۳۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَخِي الْقَعْقَاعِ بْنِ شَوْرٍ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ ، فَأَدْنَاهُ إِلَى فِيْهِ، فَقَطَّبَ فَرَدَّهُ، فَقَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَحَرَامٌ هُوَ ؟ فَرَدَّ الشَّرَابَ ، ثُمَّ عَادَ بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ، ذَكَرَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ، ثُمَّ قَالَ إِذَا اغْتَلَمَتْ هٰذِهِ الْأَسْقِيَةُ ، عَلَيْكُمْ ، فَاكْسِرُوْا مُتُوْنَهَا بِالْمَاءِ .

۶۳۳۰: عبدالملک جو کہ قعقاع بن شور کے بھتیجے ہیں انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا آپ کے پاس ایک مشروب لایا گیا آپ نے اس کو اپنے منہ کے قریب کیا پھر ترش روئی اختیار کر کے اس کو واپس کر دیا ایک آدمی نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ حرام ہے کہ آپ نے مشروب کو واپس کر دیا پھر پانی منگوایا اور وہ اس میں ڈالا اور دو یا تین مرتبہ ذکر کیا پھر فرمایا جب یہ مشکیزے تیز ہو جائیں تو تم پر لازم ہے کہ ان کی تیزی پانی سے توڑ دیا کرو۔

تخریج : نسائی فی الاشربہ باب ٤٨۔

۶۳۳۱: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ هَمَّامٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ ، قَالَ ثَنَا قُرَّةُ الْعِجْلِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَخِي الْقَعْقَاعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ.

۶۳۳۱: عبدالملک جو قعقاع کے بھتیجے ہیں انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۳۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ إِنَّ أَهْلَنَا يَنْبِذُوْنَ نَبِيذًا فِيْ سِقَاءٍ ، لَوْ أَنْهَكْتُهُ

لَأَخَذَ فِيْ؟ .فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :إِنَّمَا الْبُغْيُ عَلَى مَنْ أَرَادَ الْبُغْيَ ، شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ هٰذَا الرُّكْنِ ، وَأَتَاهُ رَجُلٌ بِقَدَحٍ مِنْ نَبِيذٍ .ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِيْ أُمَيَّةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاكْسِرُوْهَا بِالْمَاءِ . فَفِيْ هٰذَا اِبَاحَةُ قَلِيْلِ النَّبِيذِ الشَّدِيدِ .وَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا ، إِذْ كَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ هٰذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرُوِيَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ أَنْ نَجْعَلَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنَ الْقَوْلَيْنِ عَلَى مَعْنًى غَيْرِ الْمَعْنَى الَّذِيْ عَلَيْهِ الْقَوْلُ الْآخَرُ .فَيَكُوْنُ قَوْلُهُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ عَلَى الْمِقْدَارِ الَّذِيْ يُسْكِرُ مِنْهُ مِنَ النَّبِيذِ ، وَيَكُوْنُ مَا فِي الْحَدِيْثِ الْآخَرِ ، عَلَى اِبَاحَةِ قَلِيْلِ النَّبِيذِ الشَّدِيدِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَحْوُ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا .

۶۳۳۲:عبدالملک بن نافع کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ہمارے گھر والے مشک کے اندر نبیذ بناتے ہیں اگر میں اس کو ختم کروں تو مجھے ہی نقصان ہوگا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں سرکشی کا وبال اس پر ہے جو سرکشی کا ارادہ کرے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس رکن کے قریب موجود تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی نبیذ کا پیالہ لایا پھر ابوامیہ جیسی روایت بیان کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پانی سے توڑ دو۔اس روایت میں شدید نبیذ کی تھوڑی مقدار کا مباح ہونا ثابت ہوتا ہے ہمارے لئے سب سے بہتر یہی ہے کہ جب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''کل مسکر حرام'' بھی مروی ہے تو ہم دونوں اقوال کا ایسا معنی کریں جو دوسرے قول سے مختلف ہو (الگ الگ محمل نکالیں) پس ''کل مسکر حرام'' والی روایت کو نبیذ کی اس مقدار پر محمول کیا جائے جو کثیر اور نشہ آور ہو اور دوسری روایت قلیل مقدار خواہ سخت ہو اس کی اباحت ثابت ہوگی اور حضرت ابومسعود انصاریؓ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جیسی روایت نقل کی ہے۔روایت یہ ہے:

۶۳۳۳:أَخْبَرَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ : عَطِشَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ ، فَاسْتَسْقَى ، فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ مِنْ نَبِيذِ السِّقَايَةِ ، فَشَمَّهُ فَقَطَّبَ فَصَبَّ عَلَيْهِ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ ، ثُمَّ شَرِبَ .فَقَالَ رَجُلٌ :أَحَرَامٌ هُوَ ؟ فَقَالَ لَا وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

۶۳۳۳: خالد بن سعد نے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کے گرد (مطاف میں) پیاس لگی آپ نے پانی طلب کیا تو آپ کے پاس مشکیزے کا نبیذ لایا گیا تو آپ نے اس سے ترش روئی

اختیار فرمائی پھر اس میں زم زم کا پانی ڈالا گیا تو آپ نے اس کو نوش فرمایا۔ایک آدمی نے پوچھا کیا وہ حرام ہے (یعنی سخت) آپ نے فرمایا نہیں۔

تخریج : نسائی فی الاشربه باب ۴۸۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی۔

۶۳۳۴: مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوْسَى ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَمُعَاذًا ، إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْنَا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ بِهَا شَرَابَيْنِ يُصْنَعَانِ مِنَ الْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ ، أَحَدُهُمَا يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ ، وَالْآخَرُ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ ، فَمَا نَشْرَبُ ؟ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْرَبَا ، وَلَا تَسْكَرَا.

۶۳۳۴: ابو بردہ نے اپنے والد حضرت ابوموسیٰ سے انہوں نے ذکر کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور معاذ ؓ یمن بھیجا۔ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے ہاں دو مشروب گندم اور جو کے چلتے ہیں ایک کا نام المزر اور دوسرے کو البتع کہا جاتا ہے تو ہم کیا کیا پئیں تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دونوں پیو۔مگر نشہ کی حد تک نہ آئے۔

۶۳۳۵: وَحَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ، قَالَ :أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ :بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ .فَقُلْت إِنَّك بَعَثْتَنَا إِلَى أَرْضٍ كَثِيْرٌ شَرَابُ أَهْلِهَا ، فَقَالَ اشْرَبَا ، وَلَا تَشْرَبَا مُسْكِرًا .

۶۳۳۵: ابو بردہ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا تو میں گزارش کی کہ آپ ہمیں ایسے علاقہ کی طرف بھیج رہے ہیں کہ جہاں کے لوگ بہت سے مشروبات استعمال کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا تم مشروبات کو استعمال کرو مگر کسی نشہ آور کو استعمال نہ کرو۔

۶۳۳۶: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي مُوْسَى وَمُعَاذٍ ، حِيْنَ سَأَلَا عَنِ الْبِتْعِ اشْرَبَا وَلَا تَسْكَرَا وَلَا تَشْرَبَا مُسْكِرًا كَانَ ذٰلِكَ دَلِيْلًا أَنَّ حُكْمَ الْمِقْدَارِ الَّذِي يُسْكِرُ مِنْ ذٰلِكَ الشَّرَابِ ، خِلَافُ حُكْمِ مَا لَا يُسْكِرُ مِنْهُ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَا ذَكَرَهُ أَبُو مُوْسٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِمَّا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ مِنْ قَوْلِهِ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

إِنَّمَا هُوَ عَلَى الْمِقْدَارِ الَّذِي يُسْكِرُ ، لَا عَلَى الْعَيْنِ الَّتِي كَثِيرُهَا يُسْكِرُ .وَقَدْ رَوَيْنَا حَدِيثَ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، فِي جَوَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي سَأَلَهُ عَنِ الْبِتْعِ بِقَوْلِهِ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ ، فَهُوَ حَرَامٌ فَإِنْ جَعَلْنَا ذٰلِكَ عَلَى قَلِيلِ الشَّرَابِ ، الَّذِي يُسْكِرُ كَثِيرُهُ، ضَادَّ جَوَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذٍ وَأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ .وَإِنْ جَعَلْنَاهُ عَلَى تَحْرِيمِ السُّكْرِ خَاصَّةً ، لَا عَلَى تَحْرِيمِ الشَّرَابِ ، وَافَقَ حَدِيثَ أَبِي مُوسَى .وَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا حَمْلُ الْآثَارِ عَلَى الْوَجْهِ الَّذِي لَا يَتَضَادُّ إِذَا حُمِلَتْ عَلَيْهِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا ،

۶۳۳۶: فضیل بن مرزوق نے ابواسحاق سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔جب جناب رسول اللہ ﷺ نے ابوموسیٰ و معاذ رضی اللہ عنہما کے بتع وغیرہ کے متعلق استفسار کے جواب میں فرمایا تم مشروبات کا استعمال کرو اور نشہ آور چیز مت استعمال کرو۔تو اس سے ثابت ہو گیا کہ ایسی مقدار جو نشہ لائے اس کا حکم نشہ نہ لانے والی مقدار سے مختلف ہے۔پس اس سے دلالت میسر آ گئی کہ فصل اول میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت "کل مسکر حرام" سے وہ مقدار مراد ہے جو نشہ پیدا کر دے وہ معینہ چیز مراد نہیں کہ جس کی کثیر مقدار نشہ لائے (کہ وہ مکمل طور پر حرمت میں شامل ہو) ہم نے ابوسلمہ کی روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آدمی کے جواب جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "کل شراب اسکر فهو حرام" ہر مشروب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔اگر بالفرض اس سے اس مشروب کی قلیل مقدار لیں کہ جس کی زیادہ مقدار نشہ آور بن جاتی ہے تو آپ کا جواب ابوموسیٰ والی روایت کے متضاد بن جاتا ہے اور اگر اس سے خاص نشہ کی حرمت مراد لیں مشروب کی حرمت مراد نہ لیں تو اس صورت میں روایت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے موافق بن جاتی ہے۔ہمارے لئے سب سے بہتر راہ یہی ہے آثار کو ایسے معانی پر محمول کریں کہ جن سے باہمی تضاد پیدا نہ ہو اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی یہ مروی ہے۔ملاحظہ ہو۔

۶۳۳۷: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ لَبِيْدٍ ، عَنْ شِمَاسٍ قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ :إِنَّ الْقَوْمَ لَيَجْلِسُوْنَ عَلَى الشَّرَابِ ، وَهُوَ يَحِلُّ لَهُمْ ، فَمَا يَزَالُوْنَ حَتّٰى يَحْرُمَ عَلَيْهِمْ .

۶۳۳۷: شماس کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا لوگ مشروبات پر بیٹھتے ہیں حالانکہ وہ ان کے لئے حلال ہے اور اس کو وہ پیتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ ان پر حرام ہو جاتا ہے۔

۶۳۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ :أَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ

اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ أَكَلَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ خُبْزًا وَلَحْمًا ، قَالَ :فَأُتِيْنَا بِنَبِيْذٍ شَدِيْدٍ نَبَذَتْهُ سِيْرِيْنَ فِيْ جَرَّةٍ خَضْرَاءَ ، فَشَرِبُوْا مِنْهُ .

۶۳۳۸: علقمہ بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہؓ کے ساتھ روٹی اور گوشت کھایا پھر ہمارے پاس سخت نبیذ لایا گیا جس کو محمد بن سیرین نے سبز گھڑے میں تیار کیا تھا پس انہوں نے اس میں سے نوش کیا۔

۶۳۳۹: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا نُعَيْمٌ وَغَيْرُهُ، قَالَ :أَنَا حَجَّاجٌ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ عَنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْكِرِ ، قَالَ :الشَّرْبَةُ لَهُ الْأَخِيْرَةُ .فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْ اِبَاحَةِ قَلِيْلِ النَّبِيْذِ الشَّدِيْدِ مِنْ فِعْلِهٖ ، وَقَوْلِهٖ مَا ذَكَرْنَا ، وَمِنْ تَفْسِيْرِ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ عَلٰى مَا وَصَفْنَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا أَيْضًا .

۶۳۳۹: علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے متعلق دریافت کیا جو مسکر کے متعلق ہے۔تو فرمایا آخری گھونٹ حرام ہے (یعنی جب وہ نشہ آور ہو جائے) یہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جن کے فعل سے قلیل سخت نبیذ کی اباحت ثابت ہو رہی ہے اور ان کا جو قول ہم نے ذکر کیا اور "کل مسکر حرام" کی جو تفسیر ذکر کی وہ ہمارے سابقہ بیان کے مطابق ہے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے۔

۶۳۴۰: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيْمَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ ، وَالْجَرِّ الْأَحْمَرِ .فَقَالَ :إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ ، وَفْدُ عَبْدِ الْقِيسِ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوْا فِي الدُّبَّاءِ ، وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ ، وَلَا فِي النَّقِيْرِ ، وَاشْرَبُوْا فِي الْأَسْقِيَةِ .فَقَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَإِنْ اشْتَدَّ فِي الْأَسْقِيَةِ ؟ قَالَ :صُبُّوْا عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَقَالَ لَهُمْ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ فَأَهْرِيْقُوْهُ .

۶۳۴۰: قیس بن حبتر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سبز و سرخ گھڑے کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا اس کے متعلق سب سے پہلے وفد عبدالقیس نے دریافت کیا تھا۔تو آپ نے فرمایا۔دبا (کدو کا برتن) مزفت (تارکول ملا ہوا برتن) اور نقیر (لکڑی کا کھلا ہوا برتن) میں مت پیو بلکہ مشکیزوں میں نبیذ پیو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگرچہ مشکیزے میں سخت ہو جائے؟ آپ نے فرمایا اس میں پانی ڈال لو۔آپ نے

تیسری یا چوتھی بار فرمایا پھر اس کو گرادو۔

۶۳۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ، قَالَ :ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيْمَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجَرِّ ، فَذَكَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاحَ لَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوْا مِنْ نَبِيذِ الْأَسْقِيَةِ ، وَاِنْ اشْتَدَّ .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَاِنَّ فِيْ أَمْرِهِ اِيَّاهُمْ بِاِهْرَاقِهِ يُعَدُّ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عَلٰى نَسْخِ مَا تَقَدَّمَ مِنَ الْاِبَاحَةِ ؟ .قِيْلَ لَهُمْ :وَكَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ؟ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ كَلَامِهِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ لِعَيْنِهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ . وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِاِسْنَادِهِ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ ، وَهُوَ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْتُ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ التَّحْرِيْمَ فِي الْأَشْرِبَةِ كَانَ عَلَى الْخَمْرِ بِعَيْنِهَا ، قَلِيْلِهَا وَكَثِيْرِهَا ، وَالسُّكْرُ مِنْ غَيْرِهَا .وَكَيْفَ يَجُوْزُ عَلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ ، مَعَ عِلْمِهِ وَفَضْلِهِ ، أَنْ يَكُوْنَ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا يُوْجِبُ تَحْرِيْمَ النَّبِيذِ الشَّدِيدِ ، ثُمَّ يَقُوْلُ :حُرِّمَتِ الْخَمْرُ لِعَيْنِهَا ، وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ ؟ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ أَنَّ قَلِيْلَ الشَّرَابِ مِنْ غَيْرِ الْخَمْرِ وَاِنْ كَانَ كَثِيْرُهُ يُسْكِرُ ، حَلَالٌ ؟ هٰذَا غَيْرُ جَائِزٍ عَلَيْهِ عِنْدَنَا .وَلٰكِنَّ مَعْنَى مَا أَرَادَ بِاِهْرَاقِ النَّبِيذِ فِيْ حَدِيْثِ قَيْسٍ :أَنَّهُ لَمْ يَأْمَنْهُمْ عَلَيْهِ أَنْ يُسْرِعُوْا فِيْ شُرْبِهِ ، فَيَسْكَرُوْا ، وَالسُّكْرُ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِمْ ، فَأَمَرَهُمْ بِاِهْرَاقِهِ لِذٰلِكَ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ مِثْلِ هٰذَا أَيْضًا ،

۶۳۴۱: قیس بن حبتر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے گھڑے کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے اسی طرح بیان کیا۔ یہ روایت بتلا رہی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ کی مشکوں میں ان کو اجازت دی خواہ وہ گاڑھا ہو جائے۔ اگر کوئی معترض کہے کہ تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ کا گرا دینے کا حکم اباحت کے منسوخ ہونے کی دلیل ہے۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا یہ بات کس طرح کہی جا سکتی ہے؟ حالانکہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کے بعد یہ الفاظ ہیں شراب بعینہٖ حرام ہے اور ہر مشروب سے نشہ والی مقدار حرام ہے۔ (نسائی فی الاشربہ باب: ۴۸) یہ روایت ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں تو اس سے یہ بات پر دلالت مل گئی کہ اشربہ کے سلسلہ میں ذاتی طور پر حرمت شراب سے متعلق ہے خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ اور اس کے علاوہ مشروبات میں نشہ آور مقدار حرام ہے اور یہ کیونکر ممکن ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے علم و فضل کے باوجود جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کریں کہ نبیذ شدید حرام ہے۔ پھر خود ہی فرمائیں کہ اصل حرام تو شراب ہے اور باقی تمام مشروبات نشہ دیں تو حرام ہیں تاکہ

لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ خمر کے علاوہ مشروبات اگر چہ زیادہ مقدار کی صورت میں نشہ دیں لیکن جب تھوڑی مقدار میں ہوں تو حلال ہیں ہمارے لئے ان کے متعلق ایسا کہنا جائز نہیں۔ لیکن ہمارے ہاں روایت قیس میں بہانے کا تذکرہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو خطرہ محسوس ہوا کہ وہ شراب پینے کے لئے جلدی کریں اور پھر بے ہوش ہو جائیں اور نشہ والی مقدار تو حرام ہے۔ فلہٰذا آپ نے ان کو گرا دینے کا حکم فرمایا۔ اس کی مثال یہ روایت ہے۔

۶۳۴۲: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ الْجَهْمِ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيْلَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو الْقَمُوْصِ زَيْدُ بْنُ عَلِي ، عَنْ أَحَدِ الْوَفْدِ الَّذِيْنَ وَفَدُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيْ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ ، أَوْ يَكُوْنُ قَيْسَ بْنَ النُّعْمَانِ ، فَإِنِّيْ قَدْ نَسِيتُ اسْمَهُ، أَنَّهُمْ سَأَلُوْهُ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا فِي الدُّبَّاءِ ، وَلَا فِي النَّقِيْرِ ، وَاشْرَبُوْا فِي السِّقَاءِ الْحَلَالِ الْمُوْكَأُ عَلَيْهَا ، فَإِنْ اشْتَدَّ مِنْهُ، فَاكْسِرُوْهُ بِالْمَاءِ ، فَإِنْ أَعْيَاكُمْ ، فَأَهْرِيقُوْهُ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :قَدْ رَوَيْتَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مَا ذَكَرْتَ فِيْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ وَغَيْرِهِ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ .

۶۳۴۲: ابوقموص زید بن علی نے اس وفد کے افراد میں سے ایک سے جو جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے یا وہ قیس بن نعمان ہیں مجھے ان کا نام بھول گیا ان لوگوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے شرابوں کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کدو کے برتن، کھرچی ہوئی لکڑی کے برتن میں مت پیو حلال مشکیزوں سے پیو۔ جن کا منہ بند کیا ہوا ہو۔ اگر وہ نبیذ تیز ہو جائے تو پانی کے ساتھ اسے ختم کرلو اور اگر وہ سختی تمہیں تھکا دے تو اسے گرا دو (وہ پینے کے قابل نہیں رہا) اگر کوئی معترض کہے کہ تم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عمرو بن میمون کی سند سے روایت نقل کی حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت موجود ہے (وہ یہ ہے)۔ (ابوداؤد فی الاشربہ باب ۷)

۶۳۴۳: فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ :أَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ ، فَصَلّٰى عَلٰى جِنَازَةٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُمْ : إِنِّيْ وَجَدْتُ آنِفًا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رِيحَ الشَّرَابِ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْهُ، فَزَعَمَ أَنَّهُ طِلَاءٌ ، وَإِنِّيْ سَائِلٌ عَنْهُ، فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ ، جَلَدْتُهُ . قَالَ :ثُمَّ شَهِدْتُ عُمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ جَلَدَ عَبْدَ اللّٰهِ ثَمَانِيْنَ ، فِيْ رِيحِ الشَّرَابِ الَّذِي وُجِدَ مِنْهُ .

۶۳۴۳: سائب بن یزید نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے آپ گھر سے نکلے اور ایک جنازہ پر نماز پڑھی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں نے ابھی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے شراب کی بو محسوس کی جب میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے اپنے گمان میں اس کو طلاء قرار دیا۔ میں اس سے دریافت کرتا ہوں اگر اس سے نشہ آجاتا ہے تو میں اسے

کوڑے لگاؤں گا۔ سائب کہتے ہیں پھر میں خود عبداللہ کے کوڑوں کے وقت موجود تھا کہ انہوں نے شراب کی بو پر ہی ابن عمر کو اسی کوڑے لگائے۔

۶۳۴۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ إِنِّيْ وَجَدْتُ مَعَ فُلَانٍ رِيحَ شَرَابٍ ، فَزَعَمَ أَنَّهُ شَرَابُ الطِّلَاءِ ، أَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرِبَ فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ ، جَلَدْتُهُ فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ تَامًّا .قَالَ :فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ حَدَّ فِي الشَّرَابِ الَّذِيْ يُسْكِرُ ، فَهٰذَا يُخَالِفُ لِمَا رَوَيْتُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ وَغَيْرِهٖ عَنْهُ .قِيْلَ لَهٗ :مَا هٰذَا يُخَالِفُ لِذٰلِكَ ، لِأَنَّ عُمَرَ قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَأَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرِبَ ، فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ :الْمِقْدَارَ الَّذِي شَرِبَ ، أَيْ .فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْمِقْدَارُ يُسْكِرُ ، فَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ قَدْ سَكِرَ ، وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْحَدُّ .وَهٰذَا أَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ تَأْوِيْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، حَتّٰى لَا يُضَادَّ مَا سِوَاهُ مِنَ الْأَحَادِيْثِ الَّتِي قَدْ رَوَيْتُ عَنْهُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا فِيْ هٰذَا ،

۶۳۴۴: سائب بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا مجھے فلاں سے شراب کی بو محسوس ہوئی ہے اور اس کے خیال میں وہ طلاء کا مشروب ہے میں اس سے دریافت کرتا ہوں کہ اس نے جو پیا ہے اگر وہ نشہ لاتا ہے تو میں اس کو کوڑے لگاؤں گا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اسی کوڑے مارے۔ لیجئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نشہ والے مشروب پر اسی کوڑوں کی سزا دی۔ یہ آپ کی مروی روایت میمون کے خلاف ہے۔ اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ اس کے خلاف نہیں کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس روایت میں یہ فرمایا ہے کہ میں اس سے پوچھتا ہوں کہ اس نے کیا پیا ہے۔ اگر وہ نشہ دیتا ہے تو میں اس کو کوڑے لگاؤں گا اس میں یہ احتمال ہے کہ آپ کی مراد ان سے اس مقدار کو دریافت کرنا ہو جو انہوں نے پی ہے کہ اگر میں دیکھوں گا کہ یہ اتنی مقدار ہے جو نشہ لاتی ہے تو میں یقین سے معلوم کرلوں گا کہ وہ نشہ میں مبتلا ہوئے اور اس پر حد واجب ہوگئی۔ یہ تاویل اس تاویل سے بہت بہتر ہے جس پر آپ نے محمول کیا ہے تاکہ ان احادیث میں تضاد لازم نہ آئے جو خود ان سے مروی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس سلسلہ میں مروی ہے۔

۶۳۴۵: مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسَى ، قَالَ :ثنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، عَنْ سُمَيٍّ ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلٰى أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَأَطْعَمَهُ طَعَامًا ، فَلْيَأْكُلْ مِنْ طَعَامِهٖ، وَلَا يَسْأَلْ عَنْهُ، فَإِنْ أَسْقَاهُ شَرَابًا فَلْيَشْرَبْ مِنْهُ، وَلَا يَسْأَلْ عَنْهُ، فَإِنْ خَشِيَ مِنْهُ، فَلْيَكْسِرْهُ بِشَيْءٍ

.فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِبَاحَةُ شُرْبِ النَّبِيذِ .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :اِنَّمَا أَبَاحَهُ بَعْدَ كَسْرِهِ بِالْمَاءِ ، وَذَهَابِ شِدَّتِهِ .قِيْلَ لَهُ :هٰذَا كَلَامٌ فَاسِدٌ ، لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ فِيْ حَالِ شِدَّتِهِ حَرَامًا ، لَكَانَ لَا يَحِلُّ ، وَاِنْ ذَهَبَتْ شِدَّتُهُ بِصَبِّ الْمَاءِ عَلَيْهِ .أَلَا تَرَى أَنَّ خَمْرًا لَوْ صُبَّ فِيْهَا مَاءٌ ، حَتّٰى غَلَبَ الْمَاءُ عَلَيْهَا ، أَنَّ ذٰلِكَ حَرَامٌ .فَلَمَّا كَانَ أُبِيْحَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الشَّرَابُ الشَّدِيدُ ، اِذَا كُسِرَ بِالْمَاءِ ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ قَبْلَ أَنْ يُكْسَرَ بِالْمَاءِ غَيْرُ حَرَامٍ .فَثَبَتَ بِمَا رَوَيْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، اِبَاحَةُ مَا لَا يُسْكِرُ ، مِنَ النَّبِيذِ الشَّدِيدِ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۶۳۴۵: ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کے ہاں جائے اور وہ اسے کھانا کھلائے تو اسے کھالینا چاہئے اور اس سے مت پوچھو! پس اگر وہ اس کو کوئی مشروب پلائے تو اسے پی لینا چاہئے اور اس کے بارے کرید مت کرے اگر اس کو اس مشروب سے خدشہ محسوس ہو تو کسی چیز کو ملا کر اس کو ہلکا کر لے۔ یہ غلط بات ہے اگر وہ سختی و گاڑھے پن کے وقت حرام تھی تو پانی ڈال کر شدت کا ازالہ اس کو حلال نہیں کر سکتا۔ ذرا غور فرمائیں: اگر شراب میں پانی ڈالا جائے یہاں تک کہ پانی اس پر غالب آ گیا ہو تو وہ پھر بھی حرام ہے۔ پس جب شدید مشروب کو اس روایت میں مباح قرار دیا گیا جب کہ پانی سے اسے توڑ دیا جائے۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ توڑنے سے پہلے بھی وہ حرام نہ تھی۔ پس ان روایات سے غیر نشہ آور مشروبات جیسے سخت نبیذ وغیرہ کا استعمال مباح ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الْاِنْتِبَاذِ فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ، وَالْمُزَفَّتِ

کدو کے برتن، روغنی گھڑے، کھرچی ہوئی لکڑی اور تارکول ملے برتن میں نبیذ

بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ کدو کے برتن، روغنی گھڑے، لکڑی کے برتن اور تارکول ملے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانا حرام ہے۔

فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ ان تمام برتنوں میں نبیذ بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے اس قول کو ائمہ احناف رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

۶۳۴۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْمُزَفَّتِ.

۶۳۴۶: حارث بن سوید نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن اور تارکول والے برتن سے منع فرمایا۔

تخریج : مسلم فی الاشربہ ۳۱/۳۰، نسائی فی الاشربہ باب ۳۱۔

۶۳۴۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ: ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، قَالَ: ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ، عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ، فَقَالَ: حَرَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: صَدَقَ، قُلْتُ: أَيُّ جَرٍّ؟ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْمَدَرِ.

۶۳۴۷: سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے گھڑے کے نبیذ کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا اس کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا پھر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آیا اور ان سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا اس نے سچ کہا۔ میں نے پوچھا کون سا گھڑا مراد ہے۔ انہوں نے کہا ہر چیز مٹی کی بنی ہوئی مراد ہے۔

تخریج : بخاری فی اشربہ باب ۸، مسلم فی الاشربہ ۴۳/۳۵، ابو داؤد فی الاشربہ باب ۷، ترمذی فی الاشربہ باب ۴، نسائی فی الاشربہ باب ۲۸، ابن ماجہ فی الاشربہ باب ۱۵، دارمی فی الاشربہ باب ۱۴، مسند احمد ۲۷/۱، ۲، ۳۵/۲۹، ۳، ۶۶/۹، ۴، ۵/۳، ۶، ۹۷/۹۶۔

۶۳۴۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ، قَالَ: ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ،

عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَهٗ.

۶۳۴۸: ایوب نے ایک آدمی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۳۴۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيْمَةَ ، قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ حَبْتَرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْجَرِّ الْأَبْيَضِ وَالْأَحْمَرِ .فَقَالَ :اِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ ، فَقَالُوْا :اِنَّا نُصِيبُ مِنَ النَّخْلِ ، فَقَالَ: لَا تَشْرَبُوْا فِي الدُّبَّاءِ ، وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ ، وَلَا فِي النَّقِيرِ ، وَلَا فِي الْجَرِّ .

۶۳۴۹: قیس بن حبتر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سفید و سرخ گھڑے کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا اس کے متعلق سب سے پہلے وفد عبدالقیس نے سوال کیا تھا وہ کہنے لگے ہمیں کھجوروں کے درخت میسر ہیں آپ نے فرمایا کدو کے برتن اور رال لگے ہوئے برتن' اور لکڑی کھرچ کر بنائے ہوئے برتن اور گھڑوں میں مت پیو۔

۶۳۵۰: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ يَحْيَى الزَّهْرَانِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالنَّقِيرِ ، وَالْمُزَفَّتِ .

۶۳۵۰: یحییٰ زہرانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن سبز گھڑے' کھدی لکڑی کے برتن اور تارکول لگے ہوئے برتنوں سے منع فرمایا۔

۶۳۵۱: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ ، مِنَ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالنَّقِيرِ . فِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَرُبَّمَا قَالَ :النَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ ، فِيْ حَدِيْثِهِمَا جَمِيْعًا . وَفِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ فَاحْفَظُوْهُنَّ عَنِّيْ ، وَأَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَرَاءَ كُمْ .

۶۳۵۱: ابوحمزہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد عبدالقیس کو کدو کے برتن' رال لگے برتن' کھدی ہوئی لکڑی کے برتن کا استعمال روک دیا۔

شعبہ کی روایت میں "ربما قال النقیر والمزفت" ہے اور دونوں کی روایت میں دونوں ہیں اور شعبہ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں ان کو مجھ سے محفوظ کرلو اور اپنے بعد والوں کو بتلا دو۔ کے الفاظ ہیں۔

۶۳۵۲: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُوْ هِلَالٍ ، عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ ، عَنِ الْحَنْتَمِ ، وَالنَّقِيْرِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَفِيْ حَدِيْث حَمَّادٍ وَالدُّبَّاءِ .

۶۳۵۲: ابوحمزہ نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے وفد عبدالقیس کو سبز روغن والے گھڑے' لکڑی کے گھڑے' تارکول والے گھڑے سے منع کیا اور روایت حماد میں الدباء کا لفظ بھی مذکور ہے۔

۶۳۵۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبِيْ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :سَمِعْت ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ :حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ .قَالَ : فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ ابْنُ عُمَرَ ؟ قَالَ :وَمَا يَقُوْلُ ؟ قُلْتُ يَقُوْلُ :حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَبِيذَ الْجَرِّ .قَالَ :صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ ، حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ .

۶۳۵۳: سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں ابن عمر ؓ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گھڑے والے نبیذ کو حرام کیا۔ سعید کہتے ہیں کہ میں ابن عباس ؓ کے پاس آیا اور ان سے کہا کیا آپ نے ابن عمر ؓ کا قول سنا؟ انہوں نے کہا وہ کیا کہتے ہیں میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ ابن عمر ؓ نے سچ کہا جناب رسول اللہ ﷺ نے گھڑے میں بنائے ہوئے نبیذ کو حرام قرار دیا۔

۶۳۵۴: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ :سَمِعْت أَبَا الْحَكَمِ قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيذِ فَقَالَ :نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ .قَالَ :وَسَأَلْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ :مِثْلَ ذٰلِكَ ، قَالَ :وَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ :نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ . قَالَ :وَأَخْبَرَنِيْ أَخِي ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَ ذٰلِكَ .

۶۳۵۴: ابوالحکم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس ؓ سے نبیذ کے متعلق دریافت کیا تو کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کی نبیذ' کدو کے برتن اور تارکول والے برتن کی نبیذ کو منع فرمایا۔ ابوالحکم کہتے ہیں کہ میں نے ابن الزبیر سے دریافت کیا تو انہوں نے اسی طرح کہا اور میں نے ابن عمر ؓ سے سوال کیا تو انہوں نے کہا

جناب رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کدو کے برتن تارکول والے برتن کے نبیذ سے منع فرمایا اور کہنے لگے میرے بھائی نے مجھے حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۳۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَقِيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ ، وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَنْبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَالنَّقِيرِ ، وَالْجِرَارِ .

۶۳۵۵: قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کدو کے برتن' تارکول لگے ہوئے برتن' لکڑی کے برتن اور گھڑے میں نبیذ نہ بناؤ۔

تخریج : دارمی فی الاشربہ باب ۱۴۔

۶۳۵۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ الْأَسْوَدِ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَوْعِيَةِ الَّتِيْ يُنْبَذُ فِيْهَا ، فَقَالَتْ :الْمُزَفَّتُ .

۶۳۵۶: اسود نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ کون سے وہ برتن ہیں جن میں نبیذ حرام ہے تو وہ فرمانے لگیں تارکول والے گھڑے۔

۶۳۵۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ الْأَسْوَدِ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْأَوْعِيَةِ الَّتِيْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَتْ :الْقَرْعُ ، وَالْمُزَفَّتُ ، وَهِيَ جِرَارٌ خُضْرٌ كَانَ يُجَاءُ بِهَا مِنْ مِصْرَ ، مُزَفَّتَةً .

۶۳۵۷: اسود کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان برتنوں کے متعلق دریافت کیا جن کو جناب رسول اللہ ﷺ نے حرام کیا ہے تو انہوں نے فرمایا۔ کدو کے برتن' رال ملے ہوئے برتن یہ سبز رنگ کے گھڑے مصر سے لائے جاتے تھے ان پر تارکول ملا ہوتا تھا۔

۶۳۵۸: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْت اِبْرَاهِيْمَ يُحَدِّثُ عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ :سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَوْعِيَةِ الَّتِيْ يُنْبَذُ فِيْهَا ، فَقَالَ :الْمُزَفَّتُ .

۶۳۵۸: اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کن برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت فرمائی ہے تو انہوں نے فرمایا تارکول ملے ہوئے گھڑے۔

۶۳۵۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ :سَمِعْتُ مَنْصُوْرًا ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. قَالَ :قُلْتُ فَالْجِرَارُ ؟ قَالَتْ :مَا أَنَا زَائِدَتُكَ عَلٰى مَا قَدْ سَمِعْتَ .

۶۳۵۹: شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے منصور سے سنا انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی اور کہا کہ گھڑوں کا کیا حکم ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں اس سے زائد نہیں کہہ سکتی جو کچھ میں نے سنا۔

۶۳۶۰: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا شَيْبَانُ ، أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعْقِلٍ الْمُحَارِبِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَائِشَةَ -تَقُوْلُ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْحَنْتَمِ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ .

۶۳۶۰: عبداللہ بن معقل محاربی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑوں کدو کے برتن اور رال لگے ہوئے برتنوں میں نبیذ کی ممانعت فرمائی۔

۶۳۶۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَمْرٍو الْحَوْضِيُّ قَالَ :حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَرْبَعَةُ رِجَالٍ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، وَحَدَّثَنِيْ خَمْسُ نِسْوَةٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ .

۶۳۶۱: قتادہ کہتے ہیں کہ مجھے چار آدمیوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور پانچ عورتوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا۔

۶۳۶۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، أَوْ عِمْرَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شِمَاسٍ يَقُوْلُ :سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ ، وَهِيَ الْجَرَّةُ ، وَعَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَالنَّقِيْرِ .

۶۳۶۲: عبداللہ بن شماس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے، کدو کے برتن، رال لگے ہوئے گھڑے اور لکڑی کے برتنوں سے منع فرمایا۔

۶۳۶۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ ، قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ -قَالَ :ثَنَا الْأَشْعَثُ قَالَ: سَمِعْتُ حَبَّةَ الْعُرَنِيَّ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالنَّقِيْرِ ، وَالْمُزَفَّتِ .

۶۳۶۳: حبہ عرنی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے

برتن، سبز گھڑے، لکڑی کے برتن اور تارکول لگے ہوئے برتنوں سے منع فرمایا۔

۶۳۶۴: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ :ثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ : قُلْت لِابْنِ عُمَرَ :رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِیذِ الْجَرِّ ؟ فَقَالَ: قَدْ زَعَمُوْا ذٰلِكَ .

۶۳۶۴: ثابت کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا ہے فرمایا ایسا یقینی ہے۔

۶۳۶۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا هُدْبَةُ ، عَنْ خَالِدٍ قَالَ :أَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ مُغِیْرَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ :قُلْت لِابْنِ عُمَرَ :أَنَهٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِیذِ الْجَرِّ ؟ فَقَالَ :زَعَمُوْا ذٰلِكَ .

۶۳۶۵: ثابت کہتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا ہے انہوں نے فرمایا یہ یقینی بات ہے۔

۶۳۶۶: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْهِ، فَانْصَرَفَ قَبْلَ أَنْ أَبْلُغَهُ، فَسَأَلْتُ :مَاذَا قَالَ ؟ قَالُوْا :نَهَی أَنْ یُنْتَبَذَ فِی الدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ .

۶۳۶۶: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک غزوہ میں خطبہ ارشاد فرمایا اور میرے پہنچنے سے پہلے ہی وہ آپ نے ختم کر دیا میں نے ساتھی سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا تو وہ کہنے لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن اور تارکول والے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

۶۳۶۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَکْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِیْدِ ، قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ نَبِیذِ الْجَرِّ .

۶۳۶۷: طاوس نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا۔

۶۳۶۸: حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰی عَنِ الْقَرْعِ وَالْمُزَفَّتِ .

۶۳۶۸: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن اور تارکول لگے ہوئے گھڑے سے منع فرمایا۔

۶۳۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ :ثَنَا أَبُوْخَيْثَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰى عَنِ النَّقِيرِ ، وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ .

۶۳۶۹: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکڑی کے برتن کدو کے برتن اور تارکول لگے گھڑے سے منع فرمایا ہے۔

۶۳۷۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، ح .

۶۳۷۰: وہب سے شعبہ سے روایت نقل کی ہے۔

۶۳۷۱: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ أَيْضًا ، قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عُقْبَةَ ، وَهُوَ ابْنُ حُرَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الْجَرِّ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَأَمَرَ أَنْ تُنْبَذَ فِي الْأَسْقِيَةِ .

۶۳۷۱: شعبہ نے عقبی سے یہی ابن حریث ہیں انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کدو کے برتن تارکول لگے ہوئے گھڑے سے منع فرمایا ہے اور مشکیزے میں نبیذ بنانے کا حکم دیا۔

۶۳۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، قَالَ :لَا أَدْرِي ، وَذَكَرَ النَّقِيْرَ أَمْ لَا ؟ .

۶۳۷۲: محارب بن دثار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کدو کے برتن اور تارکول والے گھڑے اور سبز گھڑے سے منع فرمایا راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ آیا انہوں نے نقیر کے برتن کا ذکر کیا یا نہیں۔

۶۳۷۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، عَنْ زَاذَانَ قَالَ :قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ :أَخْبِرْنِيْ عَمَّا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ مِنَ الْأَوْعِيَةِ ، وَفَسِّرْهُ لَنَا بِلُغَتِنَا .قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الْحَنْتَمِ ، وَهِيَ الَّتِيْ تُسَمُّوْنَهَا الْجَرَّةَ ، وَنَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَهِيَ الَّتِي تُسَمُّوْنَهَا الْقَرْعَةَ ، وَنَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ ، وَهِيَ الْمُقَيَّرَةُ ، وَنَهٰى عَنِ النَّقِيرِ وَهِيَ النَّخْلَةُ تُشَحُّ شَحًّا وَتُنْقَرُ نَقْرًا ، وَأَمَرَ أَنْ تُنْبَذَ فِي الْأَسْقِيَةِ .

۶۳۷۳: زاذان کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ مجھے وہ برتن بتلاؤ جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور ہماری لغت میں اس کی تشریح کرو۔ انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم سے منع فرمایا اور یہ

وہی ہے جس کو تم گھڑا کہتے ہو اور دباء سے منع فرمایا اور یہ وہی ہے جس کو تم قرعہ کہتے ہو اور مزفت سے منع فرمایا اور یہ وہی ہے جس کو تم مقیرہ کہتے ہو (یعنی تارکول ملا ہوا برتن) اور نقیر سے منع فرمایا اور یہ وہی کھجور ہے جس میں کھدائی کی جاتی ہے یعنی لکڑی میں کھدائی کر کے برتن بنا دیا جائے اور آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ مشکوں میں نبیذ بنائی جائے۔

۶۳۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَالنَّقِیرِ .

۶۳۷۴: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کدو کے برتن، تارکول لگے ہوئے برتن اور لکڑی کے برتنوں سے منع فرمایا۔

۶۳۷۵: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ :قَالَ أَبُو الزُّبَیْرِ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الْجَرِّ الْمُزَفَّتِ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالنَّقِیرِ .

۶۳۷۵: ابوالزبیر کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ کو یہ کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے تارکول والے گھڑے اور کدو کے برتن اور لکڑی کے برتن سے منع فرمایا۔

۶۳۷۶: حَدَّثَنَا عَلِیٌّ ، قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ أَبُو قَزَعَةَ ، أَنَّ أَبَا نَضْرَةَ وَحَسَنًا أَخْبَرَاهُ أَنَّ أَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَیْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا :یَا نَبِیَّ اللّٰهِ، جَعَلَنَا اللّٰهُ فِدَاكَ، مَا یَصِحُّ لَنَا مِنَ الْأَشْرِبَةِ ؟ قَالَ :لَا تَشْرَبُوْا فِی النَّقِیرِ قَالُوْا :یَا نَبِیَّ اللّٰهِ، جَعَلَنَا اللّٰهُ فِدَاكَ، لَا نَدْرِی مَا النَّقِیرُ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، الْجِذْعُ ، یُنْقَرُ وَسَطُهُ، وَلَا فِی الدُّبَّاءِ ، وَلَا فِی الْحَنْتَمَةِ .

۶۳۷۶: ابونضرہ اور حسن دونوں نے بتلایا کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے خبر دی ہے کہ وفد عبدالقیس جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا تو انہوں نے کہا اے اللہ کے نبی ﷺ ہم آپ پر قربان ہوں ہمارے لئے کون سے مشروب مناسب ہیں؟ فرمایا نقیر کے اندر مت مشروب بناؤ۔ انہوں نے کہا اے نبی اللہ ﷺ ہم آپ پر قربان جائیں ہم نہیں جانتے کہ نقیر کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ کھجور کے تنے کو درمیان سے کھود دیا جائے اسی کو نقیر کہتے ہیں اور فرمایا کدو کے برتنوں میں مت پیو اور سبز گھڑوں میں بھی مت پیو۔

تخریج : مسلم فی الایمان روایت ۲۸۔

۶۳۷۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَیَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰی، قَالَ :ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهَی عَمَّا

يُصْنَعُ فِي الظُّرُوْفِ الْمُزَفَّتَةِ وَفِي الدُّبَّاءِ ، وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ .

۶۳۷۷: زہری نے انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے اس مشروب سے منع کیا جو تارکول ملے ہوئے برتنوں اور کدو کے برتنوں میں بنائی جائے اور فرمایا ہر نشے والی چیز حرام ہے۔

۶۳۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ :سَمِعْتُ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰى عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ .

۶۳۷۸: ابونضرہ نے ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کی نبیذ سے منع فرمایا۔

۶۳۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ .ثَنَا أَبُو زَيْدٍ النَّحْوِيُّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۳۷۹: ابوزید نحوی نے سلیمان تیمی سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی۔

۶۳۸۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهٗ أَخْبَرَهٗ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ أَنْ تُنْبَذَ فِيْهِمَا .

۶۳۸۰: ابن شہاب نے انس بن مالکؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو اور تارکول ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت فرمائی۔

۶۳۸۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ :أَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ أَوْفَى يَقُوْلُ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ قَالَ :قُلْت ، فَالْأَبْيَضُ ؟ قَالَ :لَا أَدْرِي .

۶۳۸۱: سلیمان شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ ابن ابی اوفی کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا۔ میں نے کہا سفید گھڑے کا کیا حکم ہے فرمایا مجھے معلوم نہیں۔

تخریج : بخاری فی الاشربہ باب۸' نسائی فی الاشربہ باب۲۹' مسند احمد ۲۷٤/۱' ۳۵۳/٤۔

۶۳۸۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ أَوْفَى ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۳۸۲: سلیمان شیبانی نے ابن ابی اوفیؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۳۸۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِيْ شِمْرٍ الضُّبَعِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالنَّقِيرِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَالْحَنَاتِمِ .

۶۳۸۳: ابوشمر ضبعی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن' لکڑی کے برتن' تارکول لگے ہوئے گھڑے اور سبز گھڑے سے منع فرمایا۔

۶۳۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ حَفْصٍ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰى عَنِ الْحَنْتَمِ .

۶۳۸۴: حفص لیثی نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑوں سے منع فرمایا۔

۶۳۸۵: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ :أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ ، عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالنَّقِيرِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَالْمَزَادَةِ الْمَجْبُوْبَةِ .وَقَالَ :انْتَبِذْ فِيْ سِقَائِكَ، وَاشْرَبْهُ حُلْوًا طَيِّبًا .فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ :أَتَأْذَنُ لِيْ فِيْ مِثْلِ هٰذِهِ؟ وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ، وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ :إِذًا ، تَجْعَلُهَا مِثْلَ هٰذِهِ. وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ .

۶۳۸۵: محمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد عبدالقیس کو کدو کے برتن سبز گھڑے کھودی ہوئی لکڑی کے برتن' رال لگے ہوئے برتن اور کٹے ہوئے مشکیزے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا اپنے مشکیزے میں نبیذ بناؤ اور میٹھی اور عمدہ حالت میں اس کو پیو ایک آدمی نے آپ سے یہ کہا کہ آپ مجھے اسی طرح کی اجازت دیتے ہیں اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کر کے ان کے درمیان فاصلہ رکھا۔ آپ نے فرمایا ہاں اجازت دیتا ہوں جبکہ تم ان کو اسی طرح کرو اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اس سے زیادہ فاصلہ رکھ کر اشارہ فرمایا۔

تخریج : مسلم فی الاشربہ روایت ۳۳' ابو داؤد فی الاشربہ باب۷' نسائی فی الاشربہ باب۳۸' مسند احمد ۴۹۱/۲۔

۶۳۸۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ الْجَوْهَرِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَهُ أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ ، وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ . ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ اجْتَنِبُوْا الْحَنَاتِمَ وَالنَّقِيْرَ .

۶۳۸۶: ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کدو کے برتن اور تارکول ملے ہوئے برتن میں نبیذ مت بناؤ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تم لوگ سبز گھڑوں اور لکڑی کے برتنوں سے بھی پرہیز کرو۔

۶۳۸۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ :سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ يَقُوْلُ : حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجِرَارِ الْمُزَفَّتَةِ ، وَالدُّبَّاءِ الْمُزَفَّتَةِ ، وَالظُّرُوْفِ .

۶۳۸۷: ابوسلمہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تارکول ملے ہوئے گھڑے، کدو کے برتن اور تارکول ملے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی التوحید باب ۵۶۔

۶۳۸۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ :ثَنَا :زُهَيْرٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ :أَنْبَأَنِيْ مُجَاهِدٌ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ : نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَنْبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ .

۶۳۸۸: مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن اور تارکول ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

۶۳۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِرَارِ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالظُّرُوْفِ الْمُزَفَّتَةِ .

۶۳۸۹: مسروق نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسی روایت نقل کی ہے۔

۶۳۹۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا ، أَخْبَرَهُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تَنْبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ .

۶۳۹۰: حضرت علاء بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو اور رال ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

۶۳۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ بُكَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمُرَ الدِّيلِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

تخریج : نسائی فی الاشربه باب ٤٥، ابن ماجه فی الاشربه باب ١٤، مسند احمد ١/٤٥٢، ٤/٧٨، ٥/٣٥٩۔

۶۳۹۱: حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر نبی کریم ﷺ سے اس کے مثل روایت بیان کرتے ہیں۔

۶۳۹۲: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ وَفَاءِ عَنْ اِيَاسٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالْمُزَفَّتِ .

۶۳۹۲: حضرت علی بن ربیعہ' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے برتن' سبز گھڑے اور رال ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا ہے۔

۶۳۹۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ :ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّيلِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا أَصْحَابُ كَرْمٍ ، وَقَدْ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ ، فَمَاذَا نَصْنَعُ بِهَا ؟ فَقَالَ تَتَّخِذُوْنَهُ زَبِيْبًا .قَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، نَصْنَعُ بِالزَّبِيْبِ مَاذَا ؟ قَالَ تَصْنَعُوْنَهُ عَلَى غَدَائِكُمْ ، وَتَشْرَبُوْنَهُ عَلَى عَشَائِكُمْ ، وَتَشْرَبُوْنَهُ عَلَى غَدَائِكُمْ. قَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَلَا نُؤَخِّرُهُ حَتّٰى يَشْتَدَّ قَالَ لَا تَجْعَلُوْهُ فِي الْقِلَالِ وَالدُّبَّاءِ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى أَنَّ الْاِنْتِبَاذَ فِي الدُّبَّاءِ ، وَالنَّقِيرِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، حَرَامٌ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَأَبَاحُوا الْاِنْتِبَاذَ فِي الْأَوْعِيَةِ كُلِّهَا وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا ، مَنْسُوْخَةٌ كُلُّهَا .فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ نَسْخِهَا.

۶۳۹۳: حضرت عبداللہ بن دیلمی' اپنے والد سے مروی ہیں کہ جب خمر کی حرمت نازل ہوئی تو میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہؐ! ہم انگوروں والے لوگ ہیں اور خمر کی حرمت نازل ہوگئی' ہم اب انگوروں کا کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان کو کشمش بنا دو' انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! کشمش کے ساتھ کیا کریں؟ فرمایا: اسے صبح بھگو دیا کرو اور شام کو پی لیا کرو اور شام کا رکھا ہوا صبح پی لیا کرو' انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! کیا ہم اسے مزید نہ رکھیں تاکہ وہ تیز ہو جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا گھڑوں اور کدو کے برتن میں نہ رکھو۔ ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ کدو' کھرچی ہوئی لکڑی کے برتن' گھڑے اور رال ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانا حرام ہے' انہوں نے انہی روایت کو اپنا مستدل بنایا ہے۔ دوسرے فریق کا موقف

ہے کہ ہر قسم کے برتن میں نبیذ کی ممانعت ہے اس سلسلے میں ان کی دلیل ہے کہ مذکورہ بالا تمام روایت کا نسخ ثابت ہے۔

اس کے نسخ کے سلسلے میں احادیث یوں مروی ہیں:

۶۳۹۴: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ ، عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِی الْحَجَّاجِ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ :حَدَّثَنِی النَّابِغَةُ بْنُ مُخَارِقِ بْنِ سُلَیْمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ أَبِیْ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ عَنِ الْأَوْعِیَةِ ، فَاشْرَبُوْا فِیْ مَا بَدَا لَکُمْ ، وَاِیَّاکُمْ وَکُلَّ مُسْکِرٍ .

۶۳۹۴: سیدنا علیؓ بن ابی طالب سے مروی ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں کچھ برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا تھا وہ ممانعت اب نہیں رہی البتہ ہر نشہ آور چیز کی ممانعت (برقرار) ہے۔

۶۳۹۵: حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ ، عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ نَابِغَةَ ، عَنْ أَبِیْهَا عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۳۹۵: حضرت ربیعہ بن نابغہ اپنے والد سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم ﷺ نے اس طرح روایت کرتے ہیں۔

۶۳۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ :حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۳۹۶: حضرت محمد بن خزیمہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے حجاج نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے حضرت حماد نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت بیان کی۔

۶۳۹۷: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ ، عَنْ أَیُّوْبَ بْنِ هَانِئٍ ، عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ الْأَجْدَعِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ أَلَا اِنَّ وِعَاءً لَا یُحَرِّمُ شَیْئًا .

۶۳۹۷: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مثل روایت بیان کی فقط یہ اضافہ ہے کہ سنو! برتن کسی چیز کو حرام نہیں کرتے۔

۶۳۹۸: حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ یَزِیْدَ بْنَ هَارُوْنَ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ ، قَالَ :ثَنَا فَرْقَدُ السَّبَخِیُّ قَالَ :ثَنَا جَابِرُ بْنُ زَیْدٍ ، أَنَّهٗ سَمِعَ مَسْرُوْقًا یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِیْثِ عَلِیٍّ ، عَنِ النَّبِیِّ.

۶۳۹۸: مسروق نے عبداللہؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسی روایت نقل کی ہے۔

۶۳۹۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِيُّ ، قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ أَبِيْ عِيَاضٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَوْعِيَةِ فَقَالَ لَا تَنْبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالنَّقِيرِ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَا ظُرُوْفَ ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْرَبُوْا مَا حَلَّ لَكُمْ ، وَاجْتَنِبُوْا كُلَّ مُسْكِرٍ .

۶۳۹۹: ابوعیاض نے عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے برتنوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کدو کے برتن' سبز گھڑے اور کھدے ہوئے لکڑی کے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ایک بدو نے کہا یا رسول اللہ! کیا برتن بھی جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو حلال ہے اس کو پیو اور ہر نشے والی چیز سے پرہیز کرو۔

۶۴۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :لَمَّا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَوْعِيَةِ قَالَتِ الْأَنْصَارُ :إِنَّهُ لَا بُدَّ لَنَا مِنْهَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا، إِذًا .

۶۴۰۰: سالم بن ابی جعد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے برتنوں سے منع فرمایا تو انصار نے عرض کی ان برتنوں کے بغیر ہمیں چارہ کار نہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر ان کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔

تخریج : بخاری فی الاشربه باب۸' مسلم فی الاشربه ٦٦' ابو داؤد فی الاشربه باب۷' مسند احمد ۱۶۰/۲' ۳۰۲/۳۔

۶۴۰۱: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :أَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَزْرَةَ ، يَعْقُوْبُ بْنُ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ أَنْ تَنْتَبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، فَانْتَبِذُوْا ، وَلَا أُحِلُّ مُسْكِرًا .

۶۴۰۱: عبدالرحمن بن جابر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو کدو کے برتن' سبز گھڑے' تارکول ملے ہوئے برتن میں نبیذ سے منع کرتا تھا۔ پس تم نبیذ بناؤ۔ لیکن میں نشہ والی چیز کو حلال قرار نہیں دیتا۔

٦٤٠٢: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ وَاسِعَ بْنَ حِبَّانَ حَدَّثَهُ ، أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَحْوَهُ.

٦٤٠٢: واسع بن حبان نے بیان کیا کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

٦٤٠٣: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَا :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْأَوْعِيَةِ ، فَاشْرَبُوْا فِيْمَا بَدَا لَكُمْ ، وَلَا تَسْكَرُوْا .

٦٤٠٣: عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بردہ بن نیار انصاریؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں تمہیں برتنوں کے مشروب سے منع کرتا تھا۔ پس تمہیں جو میسر ہو اس میں پیو اور نشہ مت کرو۔

٦٤٠٤: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَحْوَهُ.

٦٤٠٤: علقمہ بن مرثد نے ابن بریدہؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

٦٤٠٥: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

٦٤٠٥: محارب بن دثار نے ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے والدؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

٦٤٠٦: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ ، قَالَا :ثَنَا مَعْرُوْفُ بْنُ وَاصِلٍ ، حَدَّثَنِي مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

٦٤٠٦: محارب بن دثار نے ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۶۴۰۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، أُرَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَحْوَهُ.

۶۴۰۷: محارب بن دثار نے ابن بریدہ۔ زہیر راوی کہتے ہیں میرے خیال میں عن ابیہ ہے۔ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۴۰۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ وَغَيْرِهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَهٰى عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، وَشَهِدْتُهُ حِينَ أَمَرَ بِشُرْبِهِ ، وَقَالَ اجْتَنِبُوا السُّكْرَ .

۶۴۰۸: ابوالعالیہ وغیرہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت حاضر تھا جب آپ نے گھڑوں کے نبیذ سے منع فرمایا اور اس وقت بھی موجود تھا جب اس کے پینے کی اجازت مرحمت فرمائی اور فرمایا تم نشہ سے پرہیز کرو۔

۶۴۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :لَمَّا قَفَلَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ امْرِءٍ حَسِيبُ نَفْسِهِ، لِيَنْتَبِذْ كُلُّ قَوْمٍ فِيمَا بَدَا لَهُمْ . فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ ، نَسْخُ مَا تَقَدَّمَهَا ، مِمَّا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ ، فِي تَحْرِيمِ الْإِنْتِبَاذِ فِي الْأَوْعِيَةِ الْمَذْكُورَةِ فِيهَا .وَثَبَتَ إِبَاحَةُ الْإِنْتِبَاذِ فِي الْأَوْعِيَةِ كُلِّهَا ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا ،

۶۴۰۹: شہر بن حوشب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب عبدالقیس کا وفد لوٹ کر گیا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نفس نے اپنا حساب دینا ہے۔ ہر قوم جس چیز سے مناسب خیال کرے نبیذ بنائے۔ ان آثار سے تمام برتنوں میں نبیذ کی اجازت معلوم ہوتی ہے یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : مسند احمد ۲، ۳۰۵/۳۲۷۔

عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے مزید تائید:

۶۴۱۰: أَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلٰى أَنَسٍ ، فَرَأَيْتُ نَبِيذَهُ، فِي جَرَّةٍ خَضْرَاءَ .

۶۴۱۰: ربیع کہتے ہیں کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا تو میں نے دیکھا کہ ان کا نبیذ سبز گھڑے میں پڑا ہے۔

۶۴۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِوَاسِطِ الْقَصَبِ ، فَرَأَيْتُ نَبِيذَهُ فِيْ جَرَّةٍ خَضْرَاءَ ، يُنْبَذُ لَهُ فِيْهَا .فَهٰذَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَنْبِذُ فِي الظُّرُوْفِ ، وَهُوَ أَحَدُ مَنْ رَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْيَ عَنْ الْإِنْتِبَاذِ فِيْهَا ، فَدَلَّ عَلَى ثُبُوْتِ نَسْخِ ذٰلِكَ .

۶۴۱۱: حماد بن ابی سلیمان کہتے ہیں کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں واسط قصب (یہ کوفہ وبصرہ کے درمیان جگہ کا نام ہے، عینی) کے مقام پر حاضر ہوا۔ پس میں نے سبز رنگ کے گھڑے میں ان کا نبیذ دیکھا جو کہ ان کے لئے اسی میں تیار کیا جاتا تھا۔ یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ چار برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت نقل کرتے ہیں مگر یہاں ان کا عمل اس کے خلاف ظاہر کرتا ہے کہ وہ حکم منسوخ ہو چکا تھا۔
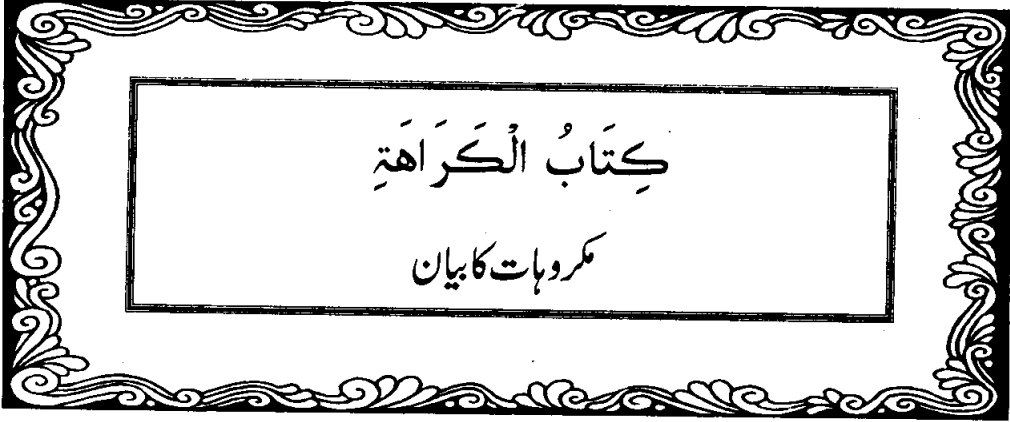
بَابُ حَلْقِ الشَّارِبِ

مونچھیں منڈوانا

اہل مدینہ میں سے بعض لوگوں نے مونچھوں کے کاٹنے کو مونڈنے پر ترجیح دی ہے۔

فریق ثانی نے مونڈنے کو کاٹنے سے افضل قرار دیا اور ترجیح دی ہے۔

۶۴۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِیُّ ، قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ ، ح .

۶۴۱۲: خالد بن عبدالرحمٰن نے حماد بن سلمہ سے روایت نقل کی ہے۔

۶۴۱۳: وَحَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ ثَنَا عَفَّانَ ، قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ ، عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْفِطْرَۃُ عَشَرَۃٌ فَذَکَرَ قَصَّ الشَّارِبِ .

۶۴۱۳: سلمہ بن محمد نے عمار بن یاسرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دس چیزیں فطرت سے ہیں پھر ان میں مونچھیں کاٹنا بھی ذکر فرمایا ہے۔

تخریج : مسلم فی الطہارۃ ۵۶' ابو داؤد فی الطہارۃ باب ۲۹' ترمذی فی الادب باب ۱۴' نسائی فی الزینہ باب ۱' ابن ماجہ

فی الطہارہ باب۸' مسند احمد ۱۳۷/۶۔

۶۴۱۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا الْحِمَّانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۴۱۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔

۶۴۱۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ رِفَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَقِيلٍ ، وَيُونُسَ قَالَا :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۶۴۱۵: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فطرۃ پانچ چیزیں ہیں پھر آپ نے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری فی اللباس باب۵۱' ۶۳' مسلم فی الطهارة ۴۹/۵۰' ابو داؤد فی الترجل باب۱۶' ترمذی فی الادب باب۱۴' نسائی فی الطهارة باب۹/۸' ابن ماجه فی الطهارة باب۸' مالك فی صفه النبی ﷺ روایت ۳' مسند احمد ۲' ۲۲۹/۴۱۰۔

۶۴۱۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، رَأَى رَجُلًا طَوِيلَ الشَّارِبِ ، فَدَعَا بِسِوَاكٍ وَشَفْرَةٍ ، فَقَصَّ شَارِبَ الرَّجُلِ عَلَى عُودِ السِّوَاكِ .

۶۴۱۶: ابوعون ثقفی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کی مونچھیں لمبی ہیں تو آپ نے مسواک اور چھری منگوائی اور اس کی مونچھیں مسواک کی لکڑی پر رکھ کر کاٹ دیں۔

۶۴۱۷: حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، طَوِيلَ الشَّارِبِ ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِوَاكٍ ، ثُمَّ دَعَا بِشَفْرَةٍ ، فَقَصَّ شَارِبَ الرَّجُلِ عَلَى سِوَاكٍ

۶۴۱۷: محمد بن عبیداللہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا جس کی مونچھیں لمبی تھیں پس جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک منگوائی پھر چھری منگوائی اور مسواک پر رکھ کر اس کی مونچھیں کاٹ دیں۔

۶۴۱۸: حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ ، ح

۶۴۱۸: بکار نے ابراہیم بن ابی الوزیر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۴۱۹: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِيْ صَخْرَةَ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ الْمُحَارِبِيِّ ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بِنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ : أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَارِبِيْ عَلَى سِوَاكٍ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ ، وَاخْتَارُوْا لَهَا قَصَّ الشَّارِبِ عَلَى إِحْفَائِهِ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :بَلْ يُسْتَحَبُّ إِحْفَاءُ الشَّوَارِبِ ، نَرَاهُ أَفْضَلَ مِنْ قَصِّهَا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ

۶۴۱۹: جامع بن شداد محاربی نے حضرت مغیرہ بن عبداللہ سے انہوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے میری مونچھیں مسواک پر کاٹیں۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: بعض لوگ اہل مدینہ میں اس طرف گئے ہیں کہ انہوں نے مونچھیں کاٹنے کو مونڈنے پر ترجیح دی ہے۔ دوسروں نے کہا مونچھوں کو مونڈنا کاٹنے سے بہتر ہے بلکہ اس کو مستحب قرار دیا اور ہم اس کو کاٹنے سے افضل جانتے ہیں۔ دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : بنحوه ابو داؤد فی الطهارة باب۷۲، مسند احمد ٤، ٢٥٥/٢٥٣۔

۶۴۲۰: بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ :ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ عِكْرَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُزُّ شَارِبَهُ وَكَانَ إِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَجُزُّ شَارِبَهُ .

۶۴۲۰: عکرمہ نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنی مونچھیں مونڈتے اور ابراہیم علیہ السلام بھی اپنی مونچھیں مونڈتے تھے۔

تخریج : مسند احمد ١/ ٣٠١، باختلاف یسیر من الالفاظ۔

۶۴۲۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، ح .

۶۴۲۱: ابوبکر بن نافع نے اپنے والد سے روایت بیان کی ہے۔

۶۴۲۲: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، كِلَاهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ ، وَأَعْفُوا اللِّحَى .

۶۴۲۲: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دونوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی ہے۔ مونچھوں کو مونڈ و اور ڈاڑھی کو بڑھاؤ۔

تخریج : بخاری فی اللباس باب ٦٤، مسلم فی الطهارة ٥٣/٥٢، ترمذی فی الادب باب٨، نسائی فی الطهارة باب ١٤، مسند احمد ٢، ٥٢/١٦۔

۶۴۲۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَقِيْلٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۴۲۳: مالک نے حضرت نافع سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۴۲۴: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ الْمَدِيْنِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَزَادَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ .

۶۴۲۴: عبداللہ بن عبیداللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور یہ اضافہ کیا ہے ولا تشبھوا بالیھود "یہود کی مشابہت مت اختیار کرو۔

۶۴۲۵: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُزُّوْا الشَّوَارِبَ ، وَأَرْخُوْا ، أَوْ أَعْفُوْا اللِّحَى .

۶۴۲۵: علاء بن عبدالرحمن نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھوں کو کاٹو اور داڑھی کو چھوڑ دو یا بڑھاؤ۔

تخریج : مسلم فی الطهارة ٥٥، مسند احمد ٢، ٣٦٦/٣٦٥۔

۶۴۲۶: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيْهَا عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ أَحْفُوْا الشَّوَارِبَ ، وَأَعْفُوْا اللِّحَى . فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ ، فَثَبَتَ بِذٰلِكَ الْإِحْفَاءُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ، فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ .وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ ، جُزُّوْا الشَّوَارِبَ فَذَاكَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ جَزًّا ، مَعَهُ الْإِحْفَاءُ ، وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى مَادُوْنَ ذٰلِكَ .فَقَدْ ثَبَتَ مُعَارَضَةُ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ ، بِحَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، وَعَمَّارٍ ، وَعَائِشَةَ ، الَّذِيْ

ذَكَرْنَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .وَأَمَّا حَدِيْثُ الْمُغِيْرَةِ ، فَلَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى شَيْءٍ ، لِأَنَّهُ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ ، وَلَمْ يَكُنْ بِحَضْرَتِهِ مِقْرَاضٌ ، يَقْدِرُ عَلٰى إِحْفَاءِ الشَّارِبِ .وَيَحْتَمِلُ أَيْضًا حَدِيْثُ عَمَّارٍ وَعَائِشَةَ ، وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ ، فِيْ ذٰلِكَ مَعْنًى آخَرَ ، يَحْتَمِلُ أَنْ تَكُوْنَ الْفِطْرَةُ ، هِيَ الَّتِيْ لَا بُدَّ مِنْهَا ، وَهِيَ قَصُّ الشَّارِبِ ، وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَضْلٌ حَسَنٌ .فَثَبَتَتِ الْآثَارُ كُلُّهَا الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، وَلَا تَضَادُّ ، وَيَجِبُ بِثُبُوْتِهَا أَنَّ الْإِحْفَاءَ أَفْضَلُ مِنَ الْقَصِّ .وَهٰذَا مَعْنٰى هٰذَا الْبَابِ ، مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا رَأَيْنَا الْحَلْقَ قَدْ أُمِرَ بِهٖ فِي الْإِحْرَامِ ، وَرُخِّصَ فِي التَّقْصِيْرِ .فَكَانَ الْحَلْقُ أَفْضَلَ مِنَ التَّقْصِيْرِ ، وَكَانَ التَّقْصِيْرُ ، مَنْ شَاءَ فَعَلَهٗ، وَمَنْ شَاءَ زَادَ عَلَيْهِ، إِلَّا أَنَّهٗ يَكُوْنُ بِزِيَادَتِهٖ عَلَيْهِ أَعْظَمَ أَجْرًا مِمَّنْ قَصَّ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ حُكْمُ الشَّارِبِ قَصُّهٗ حَسَنٌ ، وَإِحْفَاؤُهٗ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ .وَهٰذَا مَذْهَبُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ ،

۶۴۲۶: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا مونچھوں کو منڈواؤ اور داڑھی کو بڑھاؤ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھوں کو مونڈنے کا حکم دیا پس اس سے مونڈنا ثابت ہوگیا جیسا کہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما میں ہے اور روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں جزوا کا لفظ ہے اس میں دو احتمال ہیں۔ ① کاٹنا بمع مونڈنا۔ ② ممکن ہے کہ اس کے علاوہ صرف کاٹنا مراد ہو۔ اب روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت ابو ہریرہ' عمار' عائشہ رضی اللہ عنہما کے بھی معارض ہے جن کا ہم نے اس باب میں ذکر کیا ہے۔ باقی روایت مغیرہ میں کسی بات کی بھی دلیل نہیں کیونکہ عین ممکن ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہو اور اس وقت قینچی موجود نہ ہو کہ جس سے مونچھوں کو مونڈا جا سکتا ہو اور اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ روایت حضرت عمار اور عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما دوسرا معنی رکھتی ہوں اور فطرت سے مراد وہ ہو جس کے بغیر چارہ کار نہیں اور وہ مونچھوں کا کاٹنا ہے اور اس کے علاوہ بہتر اور خوب ہے اب تمام آثار جو اس روایت میں ذکر کئے گئے ان میں تضاد نہ رہا اور ان کے ثابت ہونے سے یہ لازم آیا کہ مونڈنا کاٹنے سے افضل ہے آثار کو سامنے رکھ کر اس باب کا یہی مطلب ہے۔ ہم نے غور کیا تو اس سے معلوم ہوا کہ احرام میں حلق کا حکم ہے اور قصر کی رخصت ہے پس حلق قصر سے افضل ہوا پس قصر جو چاہے کر لے۔ البتہ قصر پر اضافہ کرنے میں اجر بہت ہی بڑا ہے پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ مونچھوں کا بھی حکم ہو اور اس کا کاٹنا اچھا ہو اور منڈوانا احسن و افضل ہو اور یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔ متقدمین کی ایک جماعت سے بھی یہی مروی ہے۔

تخریج : بخاری فی اللباس باب ۶۴' مسلم فی الطھارۃ ۵۳/۵۲' ۵۵/۵۴' ترمذی فی الادب ۱۸۶'۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے عمل سے اس کی تائید:

۶۴۲۷: مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَقِيْلٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَوَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ ، يُحْفِيَانِ شَوَارِبَهُمَا وَيُعْفِيَانِ لِحَاهُمَا ، وَيُصَفِّرَانِهَا .قَالَ اِسْمَاعِيْلُ :

۶۴۲۷: اسمعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور واثلہ بن اسقع کو دیکھا وہ مونچھیں منڈواتے ہیں اور داڑھی کو بڑھاتے ہیں اور زرد کرتے ہیں

۶۴۲۸: وَحَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ الْمَدَنِيُّ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ ، وَأَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ ، وَأَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ ، وَرَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ ، وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَأَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، وَسَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ ، يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ .

۶۴۲۸: عثمان بن عبیداللہ مدنی کہتے ہیں کہ مں نے حضرت ابن عمر' ابو ہریرہ' ابوسعید خدری' ابواسید ساعدی' رافع بن خدیج' جابر بن عبداللہ' سلمی بن اکوع' انس بن مالک رضی اللہ عنہم سب کو اسی طرح کرتے پایا۔

۶۴۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ ثَابِتٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ ، وَأَبَا أُسَيْدٍ ، وَرَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ ، وَسَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ، وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبَا هُرَيْرَةَ يُحْفُوْنَ شَوَارِبَهُمْ .

۶۴۲۹: عبدالعزیز بن محمد نے عثمان بن عبیداللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری' ابواسید' رافع ابن خدیج' سہل بن سعد' عبداللہ بن عمر' جابر بن عبداللہ' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سب اپنی مونچھوں کو منڈواتے تھے۔

۶۴۳۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ :ثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهٗ كَانَ يُحْفِيْ شَارِبَهٗ، حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ الْجِلْدِ .

۶۴۳۰: عاصم بن محمد نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ اپنی مونچھوں کو اس طرح مونڈتے کہ جلد کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

۶۴۳۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحْفِيْ شَارِبَهٗ .

۶۴۳۱: ابراہیم بن محمد بن حاطب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو مونچھیں منڈواتے دیکھا۔

۶۴۳۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ

اِبْرَاهِيمَ الْحَلَبِيّ قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحْفِي شَارِبَهُ، كَأَنَّهُ يَنْتِفُهُ .

۶۴۳۲: عثمان بن ابراہیم حلبی کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس طرح مونچھیں مونڈواتے ہوا دیکھا گویا کہ ان بالوں کو اکھاڑ رہے ہیں۔

۶۴۳۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُحْفِي شَارِبَهُ .

۶۴۳۳: عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق نقل کیا کہ وہ اپنی مونچھوں کو مونڈتے تھے۔

۶۴۳۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ، عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ سَالِمٍ قَالَ :مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ إِحْفَاءً لِشَارِبِهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، كَانَ يُحْفِيْهِ، حَتّٰى إِنَّ الْجِلْدَ لَيُرَى .فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ كَانُوْا يُحْفُوْنَ شَوَارِبَهُمْ ، وَفِيْهِمْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ ، وَهُوَ مِمَّنْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ قَصَّ الشَّارِبِ مِنَ الْفِطْرَةِ ، وَهُوَ مِمَّا لَا بُدَّ مِنْهُ، وَأَنَّ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْإِحْفَاءِ ، هُوَ أَفْضَلُ ، وَفِيْهِ مِنْ إِصَابَةِ الْخَيْرِ ، مَا لَيْسَ فِي الْقَصِّ .

۶۴۳۴: عقبہ بن سالم کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر کسی کو مونچھیں منڈوانے والا نہیں دیکھا وہ اس قدر منڈواتے کہ چمڑا نظر آ جاتا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں جو اپنی مونچھوں کو مونڈتے تھے ان میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں جنہوں نے قص الشارب کی روایت کی ہے پس اس سے یہ دلالت مل گئی کہ مونچھوں کا کاٹنا فطرت سے ہے یعنی اس کے بغیر چارہ کار نہیں اور اس سے زائد مونڈنے والا عمل افضل ہے۔ (بخاری فی الاستیذان باب ۵۱' مسلم فی الطیانۃ : ۴۹) اور اس سے وہ بھلائی مل جاتی ہے جو مونچھیں کاٹنے میں نہیں ملتی۔

<u>حاصل</u>: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں جو اپنی مونچھوں کو مونڈتے تھے ان میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں جنہوں نے قص الشارب کی روایت کی ہے پس اس سے یہ دلالت مل گئی کہ مونچھوں کا کاٹنا فطرت سے ہے یعنی اس کے بغیر چارہ کار نہیں اور اس سے زائد مونڈنے والا عمل افضل ہے۔

تخریج: بخاری فی الاستیذان باب ۵۱' واللباس باب ۶۳' مسلم فی الطھارۃ روایت ۴۹' مسند احمد ۱۱۸/۲۔
اور اس سے وہ بھلائی مل جاتی ہے جو مونچھیں کاٹنے میں نہیں ملتی۔

بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِالْفُرُوْجِ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

قضائے حاجت میں قبلہ رخ کا حکم

علماء کی ایک جماعت نے پیشاب و پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف رخ اور پشت دونوں کی ممانعت فرمائی ہے اس قول کو ائمہ احناف نے اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی: کا قول یہ ہے کہ مکانات میں قبلہ کی طرف منہ کرنے یا پشت میں کوئی حرج نہیں البتہ جنگل کے اندر ایسا کرنا ممنوع ہے۔

۶۴۳۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ ، سَمِعَ أَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوْا الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ ، وَلَا لِبَوْلٍ ، وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا أَوْ غَرِّبُوْا . فَقَدِمْنَا الشَّامَ ، فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ قَدْ بُنِيَتْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ ، فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا ، وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ .

۶۴۳۵: عطاء ابن یزید لیثی نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قبلہ کی طرف قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت منہ کرو بلکہ مشرق اور مغرب کی طرف رخ کرو پس ہم شام میں آئے تو وہاں بیت الخلاء کو قبلہ رخ بنے ہوئے پایا۔ چنانچہ ہم رخ موڑ کر بیٹھتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے تھے۔

تخریج : بخاری فی الصلوة باب۲۹، مسلم فی الطهارة روایت۵۹، ابو داؤد فی الطهارة باب٤، ترمذی فی الطهارة باب٦، نسائی فی الطهارة باب۱۹، ابن ماجه فی الطهارة باب۱۷، مسند احمد ۴۲۱/۵۔

۶۴۳۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِيْ أَيُّوْبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيْثِ .

۶۴۳۶: یونس نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت کی ہے البتہ انہوں نے حضرت ابو ایوب کا قول "فقدمنا الشام...... ذکر نہیں کیا۔

۶۴۳۷: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ ، قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ حَارِثَةَ ، أَنَّ أَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ ، وَذَكَرَ كَلَامَ أَبِيْ أَيُّوْبَ أَيْضًا .

۶۴۳۷: عبدالرحمن بن یزید بن حارثہ کہتے ہیں کہ ابو ایوب انصاری نے روایت کی پھر اسی طرح ذکر کیا البتہ

عبدالرحمٰن نے اس میں ابوایوب کا کلام بھی ذکر کیا ہے۔

۶۴۳۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِى طَلْحَةَ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ اِسْحَاقَ ، مَوْلًى لِآلِ الشِّفَاءِ ، امْرَأَةٍ ، وَكَانَ يُقَالُ لَهُ مَوْلَى أَبِى طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ ، وَهُوَ بِمِصْرَ ، وَاللّٰهِ مَا أَدْرِىْ كَيْفَ أَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْكَرَابِيسِ ، فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ لِغَائِطٍ ، أَوْ لِبَوْلٍ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ ، وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا بِفَرْجِهِ .

۶۴۳۸: رافع بن اسحاق نے جو آل شفاء کے مولا ہیں ان کو مولاء ابی طلحہ بھی کہا جاتا ہے انہوں نے حضرت ابوایوب انصاریؓ کو مصر میں کہتے سنا اللہ کی قسم مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں ان کرابیس کا کیا کروں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی پیشاب پاخانے کے لئے جائے تو وہ نہ تو قبلہ کی طرف پیٹھ کرے اور نہ منہ کرے۔

تخریج : مسند احمد ٥/٤١٤۔

۶۴۳۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ نَافِعٍ :أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيْهِ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ .

۶۴۳۹: نافع سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے اس کو اپنے والد کی طرف سے خبر دی کہ اس نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے کہ آپ ﷺ پیشاب و پاخانہ کے لئے قبلہ رخ ہونے سے منع فرماتے تھے۔

تخریج : مسند احمد ٤/٢١٠۔

۶۴۴۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ النَّحْوِيُّ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ :اِنِّىْ أَظُنُّ أَنَّ صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ ، حَتّٰى اِنَّهُ لَيُعَلِّمُكُمْ كَيْفَ تَأْتُوْنَ الْغَائِطَ .فَقَالَ لَهُ : أَجَلْ ، وَاِنْ سَخِرْتَ ؛ اِنَّهُ لَيَفْعَلُ اِنَّهُ لَيَنْهَانَا اِذَا أَتٰى أَحَدُنَا الْغَائِطَ ، أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ .

۶۴۴۰: عبدالرحمٰن بن یزید نے اصحاب رسول ﷺ میں سے ایک آدمی سے نقل کیا ہے کہ جس کو ایک آدمی نے کہا کہ میرا خیال یہ ہے کہ تمہارا صاحب تمہیں تعلیم دیتا ہے اور اس حد تک تعلیم دیتا ہے کہ تم نے کس طرح بیت الخلاء جانا ہے اس انصاری نے کہا ہاں! اگرچہ تو تمسخر اڑا رہا ہے بے شک وہ ایسا کرتے ہیں اور ہمیں اس بات سے منع کرتے ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی ایک قضائے حاجت کے لئے جائے تو وہ قبلہ کی طرف رخ کرے۔

تخریج : مسند احمد ٥/٤٣٧۔

۶۴۴۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، وَاللَّيْثُ وَابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ :أَنَا أَوَّلُ مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَ النَّاسَ بِذٰلِكَ .

۶۴۴۱: یزید بن حبیب' عبداللہ بن حارث زبیدیؓ سے نقل کیا ہے کہ میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ تم میں سے کوئی شخص ہرگز قبلہ رخ ہو کر پیشاب نہ کرے اور میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے لوگوں کو یہ بات سنائی۔

تخریج : ابن ماجه في الطهاره باب۱۷' مسند احمد ۱۹۰/٤۔

۶۴۴۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ ، قَالَ :أَنَا أَوَّلُ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى النَّاسَ أَنْ يَبُوْلُوْا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ ، فَخَرَجْتُ إِلَى النَّاسِ ، فَأَخْبَرْتُهُمْ .

۶۴۴۲: یزید بن ابی حبیب نے حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدیؓ سے نقل کیا ہے کہ میں سب سے پہلا وہ شخص ہوں جس نے جناب نبی اکرم ﷺ کو اس بات سے منع کرتے سنا کہ وہ قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کریں پھر میں لوگوں کی طرف نکل کر گیا اور میں نے ان کو اطلاع دی۔

۶۴۴۳: حَدَّثَنَا أَبُو الْبِشْرِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ الزُّبَيْدِيَّ ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۶۴۴۳: یزید بن ابی حبیب نے جبلہ بن رافع سے انہوں نے عبداللہ بن حارث زبیدیؓ پھر انہوں نے اسی طرح روایت ذکر کی ہے۔

۶۴۴۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ سَهْلُ بْنُ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ ، قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبُوْلَ الرَّجُلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۴۴۴: سہل بن ثعلبہ نے عبداللہ بن حارث زبیدیؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کرنے سے پہلے سے منع فرمایا اور میں پہلا شخص ہوں جس نے یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ سے سنی۔

۶۴۴۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ ، قَالَ :ثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ :نُهِيْنَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ .

۶۴۴۵: عبدالرحمٰن بن یزید سے سلمان سے روایت کی ہے کہ ہمیں قضائے حاجت کے لئے قبلہ کی طرف رخ کرنے سے منع فرمایا۔

۶۴۴۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ :ثَنَا أَبُو غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ ، عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ ، أُعَلِّمُكُمْ ، فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ ، فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ ، وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا .

۶۴۴۶: ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے لئے والد کی طرح ہوں تم کو سکھاتا ہوں جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لئے جائے تو وہ قبلہ کی طرف منہ کرے نہ پیٹھ کرے۔

تخریج : بخاری فی الوضو باب ۱۱' نسائی فی الطهارة باب ۲۵' مسند احمد ۴۱۶/۵۔

۶۴۴۷: حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ :ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۴۴۷: صفوان ابن عیسیٰ نے محمد ابن عجلان سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۴۴۸: حَدَّثَنَا رَوْحٌ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ أَبِی الْأَسْوَدِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا خَرَجَ أَحَدُكُمْ لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ ، فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ ، وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا ، وَلَا يَسْتَقْبِلُ الرِّيحَ .

۶۴۴۸: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب تم میں سے کوئی پیشاب یا پاخانے کے لئے جائے تو وہ نہ قبلے کی طرف رخ کرے نہ اس کی طرف پیٹھ کرے اور نہ ہی ہوا کے رخ کی طرف پیشاب کرے۔

۶۴۴۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا الْحِمَّانِیُّ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ أَبِیْ مَعْقِلٍ الْأَسَدِیِّ ، وَكَانَ قَدْ صَحِبَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ ، لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ .

۶۴۴۹: عمرو ابن یحیٰی نے معقل بن ابی معقل اسدی صحابیؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پیشاب و پاخانے کے لئے قبلہ کی طرف رخ کرنے سے منع فرمایا۔

۶۴۵۰: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :ثَنَا دَاوٗدَ الْعَطَّارُ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، قَالَ :ثَنَا أَبُو زَيْدٍ ، مَوْلٰى بَنِيْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ أَبِيْ مَعْقِلٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۴۵۰: ابوزید مولا ابن ثعلبہ نے معقل بن ابی معقل سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۴۵۱: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ :ثَنَا أَبُو كَامِلٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَبِيْ زَيْدٍ ، عَنْ مَعْقِلٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ. فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى كَرَاهَةِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ ، لِغَائِطٍ ، أَوْ بَوْلٍ ، فِي جَمِيْعِ الْأَمَاكِنِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ ، أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا بَأْسَ بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ ، لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ ، فِي الْأَمَاكِنِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ ،

۶۴۵۱: ابوزید نے معقل سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔علماء کی ایک جماعت نے پیشاب پاخانے میں قبلہ کی طرف منہ اور پشت کرنے کو تمام مقامات میں ناپسند قرار دیا ہے اور انہوں نے ان آثار کو دلیل بنایا ہے اس قول کو اختیار کرنے والوں میں امام ابوحنیفہؒ ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ شامل ہیں۔ پیشاب پاخانے کے لئے قبلہ کی طرف رخ کرنے میں مکانات میں کوئی حرج نہیں اور انہوں نے ان روایات کو دلیل بنایا ہے۔

۶۴۵۲: بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ ، عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حِبَّانَ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ :إِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ :إِذَا قَعَدْتَ لِحَاجَتِكَ ، فَلَا تَسْتَقْبِلْ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ .فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ :لَقَدْ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ ، فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ ، مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، لِحَاجَتِهٖ

۶۴۵۲: واسع بن حبان نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ جب تم قضائے حاجت میں بیٹھو تو قبلہ اور بیت المقدس کی طرف رخ مت کرو عبداللہ کہتے ہیں میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے

جناب رسول اللہ ﷺ کو دو اینٹوں پر بیت المقدس کی طرف رخ کر کے قضائے حاجت کرتے پایا۔

تخریج : بخاری فی الوضو باب۱۲، مسلم فی الطهارة روایت نمبر۶۱، ابو داؤد فی الطهارة باب۵، نسائی فی الطهارة باب۲۱، ابن ماجہ فی الطهارة باب۱۸، مالك فی القبله روایت۸، دارمی فی الوضو باب۸، مسند احمد ۴۱/۲۔

۶۴۵۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا أَنَسٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۶۴۵۳: انس نے یحییٰ بن سعید سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۴۵۴: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :أَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حِبَّانَ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ :ظَهَرْتُ عَلٰى أَحَادٍ لِيْ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ ، فِيْ سَاعَةٍ لَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّ أَحَدًا يَخْرُجُ فِيْهَا، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۶۴۵۴: واسع بن حبان کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے سنا کہ میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اپنی ایک دیوار پر چڑھا اچانک میری نگاہ رسول اللہ ﷺ پر پڑی۔ اس وقت میرا گمان نہیں تھا کہ کوئی نکلتا ہو پھر انہوں نے روایت اسی طرح نقل کر دی۔

۶۴۵۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، قَالَ :ثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حِبَّانَ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :رَقِيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ ، فَإِذَا أَنَا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلٰى مَقْعَدَتِهِ، مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ، مُسْتَدْبِرَ الشَّامِ .

۶۴۵۵: واسع بن حبان نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مکان کی چھت پر چڑھا اچانک میری نگاہ رسول اللہ ﷺ پر پڑی آپ اپنی قضائے حاجت کی جگہ بیٹھے تھے اور آپ کا رخ قبلہ کی طرف تھا اور شام کی طرف پیٹھ تھی۔

۶۴۵۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ .ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ وَاسِعِ بْنِ حِبَّانَ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَالَ : يَتَحَدَّثُ النَّاسُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَائِطِ ، بِحَدِيْثٍ ، وَقَدْ اطَّلَعْتُ يَوْمًا ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ ، يَقْضِيْ حَاجَتَهُ، مَحْجُوْبًا عَلَيْهِ بِلَبِنٍ ، فَرَأَيْتُهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ .

۶۴۵۶: واسع ابن حبان نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قضائے حاجت کے بارے میں ایک روایت بیان کرتے تھے میں نے ایک دن جھانک کر دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھر کی چھت پر قضائے حاجت میں مصروف تھے اور کچی اینٹوں کی دیوار آپ کو ڈھانپنے والی تھی پس میں نے آپ کو قبلہ کی طرف رخ کئے ہوئے دیکھا۔

۶۴۵۷: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ ، قَالَ :كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، فَذَكَرُوْا اسْتِقْبَالَ الْقِبْلَةِ بِالْفَرْجِ .فَقَالَ عِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ :قَالَتْ عَائِشَةُ : ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَاسًا يَكْرَهُوْنَ اسْتِقْبَالَ الْقِبْلَةِ بِالْفُرُوْجِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ قَدْ فَعَلُوْهَا ؟ حَوِّلُوْا مَقْعَدَتِيْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ .

۶۴۵۷: خالد بن ابی صلت کہتے ہیں کہ ہم عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھے پس انہوں نے شرمگاہ سے قبلہ کی طرف رخ کرنے کا ذکر کیا تو عراک بن مالک کہنے لگے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگوں کا ذکر ہوا کہ کچھ لوگ اپنی شرمگاہ کا رخ قبلہ کی طرف کرنے کو ناپسند کرتے ہیں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ایسا ہی وہ کرتے ہیں میرے بیٹھنے کی جگہ کا رخ قبلہ کی طرف پھیر دو۔

تخریج : مسند احمد ۲۱۹/۶، ۲۲۷۔

۶۴۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسَى قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ رَأَىٰ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُوْلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ .

۶۴۵۸: جابر بن عبداللہ نے حضرت ابوقتادہؓ سے نقل کیا کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کرتے دیکھا۔

تخریج : ترمذی فی الطھارۃ باب۷' ابو داؤد فی الطھارۃ باب ٤' مسنداحمد ۳٦۰/۳' ۳۸۰/۵۔

۶۴۵۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبِيْ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ :ثَنَا أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَنَسْتَدْبِرَهَا بِفُرُوْجِنَا لِلْبَوْلِ ، ثُمَّ رَأَيْتُهُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ ، يَبُوْلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ .

۶۴۵۹: مجاہد بن جبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف

منہ اور پشت کرنے سے منع فرمایا پھر میں نے دیکھا کہ وفات سے ایک سال پہلے آپ قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کررہے تھے۔

تخریج : مسند احمد ۳/ ۳٦٥' ۵/ ۳۸۰۔

۶۴۶۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ قَالَ :كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، فَذَكَرُوْا الرَّجُلَ يَجْلِسُ عَلَى الْخَلَاءِ ، فَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ ، فَكَرِهُوْا ذٰلِكَ فَحَدَّثَ عِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ذٰلِكَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَوَ قَدْ فَعَلُوْهَا ؟ حَوِّلُوْا مَقْعَدَتِيْ اِلَى الْقِبْلَةِ . فَكَانَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ حُجَّةً لِأَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ ، عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، وَمُوْجِبَةَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَنَّ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ تَأْخِيْرَ الْإِبَاحَةِ عَنِ النَّهْيِ ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ ، فَهِيَ نَاسِخَةٌ لِلْآثَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .وَقَدْ خَالَفَ قَوْمٌ فِي الْقَوْلَيْنِ جَمِيْعًا ، فَقَالُوْا :بَلْ نَقُوْلُ :اِنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ كُلَّهَا لَا يَنْسَخُ شَيْءٌ مِنْهَا شَيْئًا .وَذٰلِكَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ أَخْبَرَ فِيْ حَدِيْثِهٖ، أَنَّهٗ أَوَّلُ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ .قَالَ : وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَ النَّاسَ بِذٰلِكَ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ النَّهْيُ لَمْ يَقَعْ عَلَى الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ فِيْ جَمِيْعِ الْأَمَاكِنِ ، وَوَقَعَ عَلٰى خَاصٍ مِنْهَا ، وَهِيَ الصَّحَارٰى .ثُمَّ جَاءَ أَبُو أَيُّوْبَ ، فَكَانَتْ حِكَايَتُهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّهْيُ خَاصَّةً ، فَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ مَا احْتَمَلَهٗ حَدِيْثُ ابْنِ جَزْءٍ عَلٰى مَا فَسَّرْنَاهُ، وَكَرَاهَةُ الْإِسْتِقْبَالِ فِي الْكَرَابِيسِ الْمَذْكُوْرِ فِيْهِ، فَهُوَ عَنْ رَأْيِهٖ، وَلَمْ يَحْكِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَدْ يَجُوْزُ الْإِسْتِقْبَالُ اِلٰى أَنْ يَكُوْنَ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَمِعَ ، فَعَلِمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِهِ الصَّحَارٰى ، ثُمَّ حَكَمَ هُوَ لِلْبُيُوْتِ بِرَأْيِهٖ بِمِثْلِ ذٰلِكَ .وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ الْبُيُوْتَ وَالصَّحَارٰى ، اِلَّا أَنَّهٗ لَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يُبَيِّنُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا أَنَّهٗ أَرَادَ أَحَدَ الْمَعْنَيَيْنِ دُوْنَ الْآخَرِ .وَحَدِيْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، وَحَدِيْثُ مَعْقِلِ بْنِ أَبِيْ مَعْقِلٍ وَحَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، مِمَّا فِيْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَمِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا .ثُمَّ عُدْنَا اِلٰى مَا رَوَيْنَاهُ فِي الْإِبَاحَةِ ، فَإِذَا ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلٰى اِبَاحَتِهٖ لِاسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ لِلْغَائِطِ أَوِ الْبَوْلِ ، فِي

الصَّحَارَى وَالْبُيُوْتِ .وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى الْإِبَاحَةِ لِذٰلِكَ فِي الْبُيُوْتِ خَاصَّةً فَكَانَ أَرَادَ بِهِ ، فِيْمَا رُوِىَ عَنْهُ فِي النَّهْيِ عَلَى الصَّحَارَى خَاصَّةً .فَأَوْلَى بِنَا أَنْ نَجْعَلَ هٰذَا الْحَدِيْثَ زَائِدًا عَلَى الْأَحَادِيْثِ الْأُوَلِ ، غَيْرَ مُخَالِفٍ لَهَا ، فَيَكُوْنُ هٰذَا عَلَى الْبُيُوْتِ ، وَتِلْكَ الْأَحَادِيْثُ الْأُوَلُ عَلَى الصَّحَارَى ، وَهٰذَا قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ

۶۴۶۰: خالد بن ابی صلت کہتے ہیں کہ ہم عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھے انہوں نے اس آدمی کا ذکر کیا جو بیت الخلاء میں بیٹھ کر قبلہ کی طرف رخ کرے تو انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا چنانچہ عراک بن مالک عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ اس بات کا تذکرہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا تو آپ نے فرمایا کیا وہ ایسا کرتے ہیں تو میرے بیت الخلاء میں بیٹھنے کی جگہ کا رخ قبلہ کی طرف موڑ دو۔ان آثار کو فریق ثانی فریق اول کے خلاف بطور حجت پیش کیا ہے ان سے ان کا موقف ثابت ہو رہا ہے کیونکہ ممانعت کے بعد اباحت اس کو منسوخ کرنے والی ہے جیسا کہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ صاف طور پر پہلے آثار کی ناسخ ہے۔فریق ثالث کا کہنا ہے کہ ان آثار میں کوئی بات بھی پہلے آثار کی ناسخ نہیں ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو استقبال قبلہ سے منع کرتے سنا اور یہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے لوگوں سے اس کے متعلق بات فرمائی۔تو اب اس کے مطابق یہ کہنا درست ہے کہ پیشاب اور پاخانے میں استقبال قبلہ کی ممانعت تمام مقامات کے لئے نہ ہوگی بلکہ فقط صحرا کے لئے ہوگی۔پھر حضرت ابوایوب کی روایت میں آیا ہے کہ یہ ممانعت خاص ہے اور اس میں وہی احتمال ہے جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا اور بیت الخلاء میں قبلہ کی طرف رخ کرنے کی کراہت جو اس روایت میں مذکور ہے وہ ان کی اپنی رائے ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے اس کو بیان نہیں کیا تو ممکن ہے کہ استقبال کو آپ نے جائز قرار دیا ہو پھر انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ سنا جو سنا تو اس سے انہوں نے جان لیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اس سے صحرا ہیں پھر انہوں نے گھروں کے متعلق بھی اپنے اجتہاد سے وہی حکم لگا دیا۔یہ عین ممکن ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحرا اور گھر دونوں مراد لئے ہوں البتہ اس میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی ایسی دلیل موجود نہیں جو ہمارے سامنے ان دو معنوں میں سے ایک کی وضاحت کر دے باقی رہی روایت عبدالرحمٰن بن یزید اور حدیث معقل بن ابی معقل اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ان کا مفہوم بھی اسی طرح ہے۔اب ہم روایات اباحت کو دیکھتے ہیں تو ابن عمر رضی اللہ عنہما کہہ رہے ہیں کہ میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گھر کی چھت پر قبلہ رخ بیٹھے دیکھا تو اس میں ایک احتمال یہ ہے کہ قضائے حاجت کے لئے قبلہ کی طرف پشت کرنے کا صحرا اور گھر دونوں میں جواز ثابت ہو۔دوسرا احتمال یہ ہے کہ فقط گھروں میں قضائے حاجت کے لئے اس طرح بیٹھنے کا جواز ثابت ہو اور ممانعت کی روایات میں صحرا مراد ہوں۔پس ہمارے بہتر یہ ہے کہ اس حدیث کو پہلی حدیث پر اضافہ شمار کریں ان کے مخالف قرار نہ دیں۔پس اس

سے مراد گھروں میں اباحت اور پہلی احادیث سے صحرا میں ممانعت تسلیم کی جائے یہ امام مالک بن انس رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : مسند احمد ٦/ ٢١٩، ٢٢٧، ٢٣٩۔

۶۴۶۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَالِكًا يَقُوْلُ ، ذٰلِكَ .ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى حَدِيْثِ أَبِي قَتَادَةَ ، فَفِيْهِ : أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُوْلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ . فَقَدْ يَكُوْنُ رَآهُ حَيْثُ رَآهُ ابْنُ عُمَرَ ، فَيَكُوْنُ مَعْنٰى حَدِيْثِهٖ، وَحَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ سَوَاءً .أَوْ يَكُوْنُ رَآهُ فِيْ صَحْرَاءَ ، فَيُخَالِفُ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ ، وَيَنْسَخُ الْاَحَادِيْثَ الْأُوَلَ ، فَهُوَ عِنْدَنَا غَيْرُ نَاسِخٍ لَهَا ، حَتّٰى يُعْلَمَ يَقِينًا أَنَّهُ قَدْ نَسَخَهَا .وَأَمَّا حَدِيْثُ جَابِرٍ ، فَفِيْهِ النَّهْيُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَاسْتِدْبَارِهَا ، لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ ، وَلَمْ يُبَيِّنْ مَكَانًا .فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلٰى مَا فَسَّرْنَا وَبَيَّنَّا مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ أَيُّوْبَ ، فَلَا حُجَّةَ فِيْهِ أَيْضًا تُوْجِبُ مُضَادَّةَ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ ، وَأَبِي قَتَادَةَ .قَالَ جَابِرٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ :ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُوْلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ . فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْبَوْلُ كَانَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي لَمْ يَكُنْ نَهْيُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَوَّلِ وَقَعَ عَلَيْهِ، فَلَمْ نَعْلَمْ شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، نَسَخَ شَيْئًا مِنْهَا شَيْءٌ .ثُمَّ عُدْنَا اِلٰى حَدِيْثِ عِرَاكٍ فَفِيْهِ أَنَّهُ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَاسًا يَكْرَهُوْنَ اسْتِقْبَالَ الْقِبْلَةِ بِفُرُوْجِهِمْ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوِّلُوْا مَقْعَدَتِي مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ . فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَنْكَرَ قَوْلَهُمْ ، لِأَنَّهُمْ كَرِهُوْا ذٰلِكَ فِيْ جَمِيْعِ الْأَمَاكِنِ ، فَأَمَرَ بِتَحْوِيْلِ مَقْعَدَتِهٖ نَحْوَ الْقِبْلَةِ ، لِيَرُدَّ عَلَيْهِمْ ، وَلِيُعْلِمَ أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ نَهْيُهُ عَلٰى ذٰلِكَ ، وَاِنَّمَا وَقَعَ النَّهْيُ عَلَى اسْتِقْبَالِهَا فِيْ مَكَانٍ دُوْنَ مَكَانٍ .وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ نَسْخَ النَّهْيِ الْأَوَّلِ فِي الْأَمَاكِنِ كُلِّهَا ، لِأَنَّ النَّهْيَ كَانَ قَدْ وَقَعَ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ عَنْ ذٰلِكَ ، فَلَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ أَيْضًا عَلٰى نَسْخٍ وَلَا غَيْرِهٖ. فَلَمَّا كَانَ حُكْمُ هٰذِهِ الْآثَارِ كَذٰلِكَ ، كَانَ أَوْلٰى بِنَا أَنْ نُصَحِّحَهَا كُلَّهَا .فَنَجْعَلَ مَا فِيْهِ النَّهْيُ مِنْهَا عَلَى الصَّحَارَى ، وَمَا فِيْهِ الْإِبَاحَةُ عَلَى الْبُيُوْتِ ، حَتّٰى لَا تَضَادَّ مِنْهَا شَيْءٌ .

۶۴۶۱: یونس نے ابن وہب سے بیان کیا کہ میں نے امام مالک کو یہ بات کہتے سنا۔ اب ہم حدیث ابی قتادہ کی طرف دوبارہ رجوع کرتے ہیں کہ انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ کو قبلہ رخ کر کے پیشاب کرتے دیکھا تو ممکن ہے کہ انہوں نے اسی جگہ دیکھا ہو جہاں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دیکھا تو ان کی روایت کا بھی وہی مفہوم ہوا جو روایت ابن

عمر رضی اللہ عنہما کا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ انہوں نے صحرا میں دیکھا ہو تو یہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے خلاف ہوئی۔ یہ پہلی احادیث کے لئے ناسخ بن جائے گی حالانکہ ہمارے نزدیک یہ اس کی ناسخ نہیں ہے جب تک کہ یقین سے یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس نے اس کو منسوخ کر دیا۔ پھر حدیث جابر۔ تو اس میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف قضائے حاجت میں منہ اور پیٹھ کرنے سے منع فرمایا لیکن ہمارے لئے جگہ کی وضاحت نہیں فرمائی۔ پس اس میں ایک احتمال یہ ہے کہ اس سے مراد وہی ہو جو ہم نے پیچھے حدیث ابوایوب کے بارے میں بیان کر دیا۔ تو اس صورت میں کوئی ایسی دلیل نہیں پائی جاتی جو اس کو حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حدیث ابوقتادہؓ سے متضاد ثابت کرے۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کرتے دیکھا۔ پس اس میں یہ احتمال ہے کہ یہ پیشاب کرنا ایسے مقام میں تھا جس کی ممانعت پہلی بار آپ نے نہیں فرمائی۔ پس ان آثار میں کوئی چیز ہمیں ایسی معلوم نہ ہوئی جس نے کسی دوسری روایت کو منسوخ کیا ہو۔ اب ہم حدیث عراک کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ اس میں آپ کے سامنے ایسے لوگوں کا ذکر کیا گیا جو اپنی شرمگاہوں کا رخ قبلہ کی طرف کرنے کو ناپسند کرتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بیت الخلاء کا رخ قبلہ کی طرف پھیر دو تو اب اس روایت میں یہ درست ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات کا انکار کیا ہو کیونکہ ان لوگوں نے اس کو تمام مقامات کے لئے خیال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیت الخلاء کے بدلنے کا حکم دیا تا کہ ان کی تردید ہو جائے اور ان کو معلوم ہو جائے کہ ممانعت ہر جگہ کے لئے نہیں۔ قبلہ رخ کرنے کی ممانعت بعض مقامات میں ہے اور بعض میں نہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ تمام مقامات میں جو ممانعت تھی وہ منسوخ ہو گئی کیونکہ پہلے آثار میں ممانعت موجود ہے۔ پس اس روایت میں کوئی نسخ اور غیر نسخ کی دلیل نہیں۔ جب ان آثار کا معاملہ اسی طرح ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو اب زیادہ بہتر یہی ہے کہ ان تمام کو ہم صحیح قرار دیں ممانعت والی روایات کو صحرا پر محمول کریں اور اباحت والی روایات کو گھروں پر محمول کریں تا کہ ان میں کوئی روایت ایک دوسرے سے متضاد نہ رہے۔

امام شعبی رحمہ اللہ کے قول سے اِس بات کی تائید:

۶۴۶۲: وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ عِمْرَانَ ، قَالَ :ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ ، قَالَ :ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ :ثَنَا یُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ حَاتِمٍ ، عَنْ عِیْسَی بْنِ أَبِیْ عِیْسَی الْخَیَّاطِ ، ح .

۶۴۶۲: ابن وہب نے حاتم سے انہوں نے عیسیٰ بن ابی عیسیٰ خیاط سے روایت کی ہے۔

۶۴۶۳: وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ :ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَی ، قَالَ :ثَنَا عِیْسَی ، عَنِ الشَّعْبِیِّ أَنَّهٗ سَأَلَهٗ عَنِ اخْتِلَافِ هٰذَیْنِ الْحَدِیْثَیْنِ فَقَالَ الشَّعْبِیُّ :صَدَقَا وَاللّٰهِ، أَمَّا حَدِیْثُ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، فَعَلَی الصَّحَارَی ، اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ ، فَلَا تَسْتَقْبِلُوْهُمْ ، وَاِنَّ حُشُوْشَکُمْ هٰذِهٖ، لَا قِبْلَةَ فِیْهَا .ف

عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى يُحْمَلُ هٰذِهِ الْآثَارُ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ مِنْهَا شَيْءٌ .

۶۴۶۳: عبداللہ بن موسیٰ نے عیسیٰ سے انہوں نے شعبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ان سے ان دونوں روایتوں کے اختلاف کے بارے میں پوچھا تو شعبی کہنے لگے اللہ کی قسم دونوں نے سچ کہا حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صحراؤں کے متعلق ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتے نماز پڑھتے ہیں پس ان کی طرف رخ کرنے کی ممانعت فرمائی اور تمہارے یہ بیت الخلاء یعنی جو گھروں میں ہیں ان میں کوئی قبلہ کا لحاظ نہیں ان آثار کو اس معنی پر محمول کیا جائے گا تا کہ ان میں کوئی روایت دوسری کے متضاد نہ ہے۔

اس بات میں امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فریق ثانی کے قول کو ترجیح دی ہے اور ترتیب میں اسے تیسرے نمبر پر آخر میں لانا چاہیے تھا۔ فریق اول و ثالث کی روایات کی مناسب تاویل فرمائی ہے۔

بَابُ أَكْلِ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ

پیاز، لہسن اور گندنا کھانا

بعض لوگوں نے بووالی سبزیات کے استعمال کو مطلقاً ممنوع قرار دیا۔

فریق ثانی: ان کو کھانے کی ممانعت حرمت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ لوگوں کی ایذا کی وجہ سے ہے اس لئے پکی ہوئی کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت نہ ہوگی اسی قول کو ائمہ احناف نے اختیار کیا ہے۔

۶۴۶۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ خَضْرَاوَاتِكُمْ هٰذِهٖ، ذَوَاتِ الرِّيحِ ، فَلَا يَقْرَبَنَّا فِيْ مَسَاجِدِنَا ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ بَنُو آدَمَ .

۶۴۶۴: عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو کوئی تمہاری ان سبزیات میں سے کھائے جو کہ بدبووالی ہیں وہ ہماری مساجد کے قریب مت جائے اس لئے کہ فرشتوں کو بھی ان چیزوں سے ایذا پہنچتی ہے جن سے اولاد آدم کو ایذا پہنچتی ہے۔

۶۴۶۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ ، فَلَا يَأْتِ الْمَسَاجِدَ .

۶۴۶۵: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس پودے میں سے کچھ کھائے وہ ہماری مساجد کے قریب نہ آئے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب ۱۶۰ مسلم فی المساجد روایت ۶۸، ۷۲، ابو داؤد فی الاطعمه باب ۴۰، نسائی فی المساجد باب ۱۶، ابن ماجه فی الاقامه باب ۵۸، دارمی فی الاطعمه باب ۲۱، مالك فی الطهاره حدیث ۱، مسند احمد ۱۳/۲، ۳/۱۲، ۳۸۰، ۳۸۷۔

۶۴۶۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ ، فَلَا يَقْرَبَنَّ الْمَسْجِدَ ، حَتّٰى يَذْهَبَ رِيحُهَا يَعْنِي :الثُّوْمَ .

۶۴۶۶: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جو آدمی اس سبزی میں سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ

آئے جب تک اس کی بوختم نہ ہو (یعنی لہسن)

تخریج : مسلم فی المساجد روایت ٦٩، ٧٤، ابو داؤد فی الاطعمه باب ٤٠، مسند احمد ١٩٤/٤۔

٦٤٦٧: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، وَفَهْدٌ قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الثُّوْمِ بِخَيْبَرَ .

٦٤٦٧: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں لہسن کھانے سے منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی المغازی باب٣٨۔

٦٤٦٨: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا قَيْسٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ شَرِيْكِ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ ، فَلَا يَقْرَبَنَّا أَوْ يُؤْذِيَنَّا فِيْ مَسْجِدِنَا .

٦٤٦٨: شریک بن حنبل نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس سبزی میں سے کھایا وہ ہمارے قریب نہ جائے یا یہ فرمایا کہ ہماری مسجد میں ہمیں تکلیف نہ دے۔

تخریج : ابو داؤد فی الاطعمه باب ٤٠، مسند احمد ٢٥٢/٤۔

٦٤٦٩: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ الْحَنَفِيُّ ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ، قَالَ :ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ ، عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسَاجِدَنَا يَعْنِي الثُّوْمَ .

٦٤٦٩: زہری نے عباد بن تمیم سے اور انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اس سبزی میں سے کھائے یعنی لہسن۔ وہ ہماری مساجد کے قریب نہ آئے۔

٦٤٧٠: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ أَنَسًا :مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الثُّوْمِ ؟ .فَقَالَ :يَعْنِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ ، فَلَا يَقْرَبَنَّا ، وَلَا يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا .

٦٤٧٠: عبدالعزیز بن صہیب کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم نے لہسن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو اس پودے کو کھائے نہ وہ ہمارے قریب آئے اور نہ ہرگز ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔

۶۴۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا فِي مَسْجِدِنَا ، أَوْ لَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا .

۶۴۷۱: عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس سبزی میں سے کھایا وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے یا یہ فرمایا ہماری مساجد کے قریب ہرگز نہ آئے۔

۶۴۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ :ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ بَشِيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ' وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ ، فَلَا يُنَاجِيْنَا .

۶۴۷۲: بشر بن بشیر نے اپنے والد سے بیان کیا اور یہ اصحاب شجرہ میں سے تھے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس پودے میں سے کھائے وہ ہمارے ساتھ سرگوشی نہ کرے۔

۶۴۷۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :ثَنَا حَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي الرَّبَابِ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيْرٍ لَهُ وَإِنَّا نَزَلْنَا فِي مَكَانٍ فِيْهِ شَجَرُ ثُوْمٍ ، فَبَثَّ أَصْحَابُهُ فِيْهِ، فَأَكَلُوْا مِنْهُ، ثُمَّ غَدَوْا إِلَى الْمُصَلَّى .فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيحَ الثُّوْمِ ، فَقَالَ لَا تَقْرَبُوْا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ ، ثُمَّ تَأْتُوا الْمَسَاجِدَ .قَالَ : ثُمَّ جَاءُوْا الثَّانِيَةَ إِلَى الْمُصَلَّى ، فَوَجَدَ رِيْحَهَا ، فَقَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ ، فَلَا يَقْرَبَنَّ الْمُصَلَّى .

۶۴۷۳: ابورباب نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم ایک ایسی جگہ اترے جہاں لہسن کے پودے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وہاں پھیل گئے اور اس میں سے کھایا پھر وہ صبح سویرے نماز کی طرف گئے تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لہسن کی بو پائی آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس درخت کو کھا کر مساجد میں مت آؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ دوسری مرتبہ مسجد کی طرف آئے تو آپ نے لہسن کی بو پائی تو ارشاد فرمایا جس نے اس سبزی کو کھایا ہو وہ ہمارے قریب مت آئے یا یہ فرمایا کہ ہماری مساجد میں وہ ہمیں ایذاء نہ پہنچائے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کچھ لوگوں نے بو والی سبزیوں کا کھانا سرے سے مکروہ قرار دیا اور ان آثار کو انہوں نے دلیل بنایا۔ دوسروں نے کہا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے سے منع فرمایا مگر اس وجہ سے نہیں کہ وہ حرام ہے بلکہ اس کی بو حاضرین مسجد کو ایذا پہنچانے والی ہے اور دوسری روایات اس پر دلالت کرتی ہیں۔

۶۴۷۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا قَيْسٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ شَرِيْكِ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ عَلِي ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ هٰذِهِ الْبَقْلَ فَلَا يَقْرَبَنَّا ، أَوْ يُؤْذِيَنَّا فِيْ مَسَاجِدِنَا . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَكَرِهَ قَوْمٌ أَكْلَ الْبُقُوْلِ ، ذَوَاتِ الرِّيحِ أَصْلًا ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، وَقَالُوْا :إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِهَا ، لَا لِأَنَّهَا حَرَامٌ ، وَلٰكِنْ لِئَلَّا يُؤْذَى بِرِيحِهَا ، مَنْ يَحْضُرُ مَعَهُ الْمَسْجِدَ ، وَقَدْ جَاءَ فِيْ ذٰلِكَ آثَارٌ أُخَرُ ، مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ .

۶۴۷۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّكُمْ لَتَأْكُلُوْنَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ خَبِيْثَتَيْنِ ، هٰذَا الثُّوْمُ ، وَهٰذَا الْبَصَلُ ، وَلَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرَّجُلَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْجَدُ مِنْهُ رِيحُهُ، فَيُؤْخَذُ بِيَدِهٖ، فَيُخْرَجُ إِلَى الْبَقِيعِ ، فَمَنْ كَانَ أَكِلَهُمَا ، فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا .فَهٰذَا عُمَرُ ، قَدْ أَخْبَرَ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ، بِمَنْ أَكَلَهَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَدْ أَبَاحَ هُوَ أَكْلَهُمَا ، بَعْدَ أَنْ يُمَاتَا طَبْخًا .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ النَّهْيَ عَنْهُ، لَمْ يَكُنْ لِلتَّحْرِيْمِ .

۶۴۷۵: معدان بن طلحہ یعمری کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! تم یہ ناپسندیدہ پودے کھاتے ہو یعنی لہسن اور پیاز اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیکھا کرتا تھا کہ جس سے ان کی بو پائی جاتی اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو بقیع کی طرف نکال دیا جاتا پس جو شخص تم میں سے ان دونوں کو استعمال کرے تو پکا کر ان کی بو کو ختم کر لے۔ یہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے بتلا دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو شخص کھاتا تھا وہ کیا کرتا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی بو کو ختم کر کے کھانے کو مباح قرار دیا جس سے یہ ثابت ہوا کہ ممانعت حرمت کے لئے نہیں ہے۔

تخریج : مسلم فی المساجد روایت۷۸' نسائی فی المساجد باب۱۷' ابن ماجه فی الاطعمه باب۵۹' مسند احمد ۱۵/۱' ۱۹/٤۔

۶۴۷۶: وَقَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْخَبِيْثَتَيْنِ ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ، فَإِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ آكِلِيْهِمَا ، فَأَمِيتُوْهُمَا طَبْخًا . فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ أَبَاحَ أَكْلَهُمَا بَعْدَ ذَهَابِ رِيحِهِمَا .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ نَهْيَهُ عَنْ أَكْلِهِمَا إِنَّمَا

كَانَ لِكَرَاهَتِهِ رِيحَهُمَا ، لَا أَنَّهُمَا حَرَامٌ فِي أَنْفُسِهِمَا .

۶۴۷۶: معاویہ بن قرہ نے اپنے والدؓ سے نقل کیا انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ جس نے ان دونوں ناپسندیدہ پودوں سے کھایا وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے اگر تمہیں اس کے کھانے کے بغیر چارہ کار نہ ہو تو پکا کر ان کی بو ختم کرلو۔ یہ جناب رسول اللہ ﷺ ہیں جنہوں نے ازالہ بو کے بعد اس کے کھانے کو مباح قرار دیا ہے اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ اس کے کھانے کی ممانعت اس کی ناپسندیدہ بو کی وجہ سے ہے۔ اس بناء پر نہیں کہ بذات خود یہ حرام ہیں۔

۶۴۷۷: وَقَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ وَغَيْرُهُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِيْ مُوْسَى ، عَنْ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ : أَكَلْتُ الثُّوْمَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَتَيْتُ الْمَسْجِدَ ، وَقَدْ سُبِقْتُ بِرَكْعَةٍ ، فَدَخَلْتُ مَعَهُمْ فِي الصَّلَاةِ ، فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيحَهُ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيْثَةِ ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا ، حَتّٰى يَذْهَبَ رِيحُهَا . فَأَتْمَمْتُ صَلَاتِي ، فَلَمَّا سَلَّمْتُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِلَّا أَعْطَيْتَنِيْ يَدَكَ. فَنَاوَلَنِيْ يَدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْخَلْتُهَا فِيْ كُمِّي ، حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلَى صَدْرِي فَوَجَدَهُ مَعْصُوْبًا فَقَالَ إِنَّ لَكَ عُذْرًا . فَفِي قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيْثَةِ ، فَلَا يَقْرَبَنَا فِيْ مَسْجِدِنَا، حَتّٰى يَذْهَبَ رِيحُهَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ إِنَّمَا نَهٰى عَنْ أَكْلِهَا لِئَلَّا يُؤْذِيَ رِيحُهَا مَنْ يَحْضُرُ الْمَسْجِدَ ، لَا لِأَنَّ أَكْلَهَا حَرَامٌ .

۶۴۷۷: ابو بردہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں لہسن استعمال کیا پھر میں مسجد میں آیا اور ایک رکعت مجھ سے نکل گئی میں صحابہ کرام کے ساتھ نماز میں شامل ہوا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کی بو محسوس کی جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا جس نے اس بدبودار پودے کو کھایا ہے وہ ہماری نماز کی جگہ کے قریب مت آئے جب تک کہ اس کی بو باقی ہو۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد "ان من اکل من هذه......" میں اس بات کی دلیل ہے لہسن کھانے والے کو مسجد سے اس لئے روکا گیا کہ لہسن کی و حاضرین مسجد کو ایذاء نہ دے اس لئے انہیں روکا گیا کہ اس کا کھانا حرام ہے۔

تخریج : مسلم فی المساجد ۶۹/۷۱‘ ابو داؤد فی الاطعمه باب۴۰‘ نسائی فی المساجد باب۱۷‘ مالك فی الطهارة ۱‘ مسند احمد ۲/۲۶۶۔

۶۴۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ

جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ مِنْ طَعَامٍ ، بَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلٰى أَبِيْ أَيُّوْبَ .قَالَ :فَبَعَثَ إِلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ بِقَصْعَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا فَأَتَاهُ أَبُو أَيُّوْبَ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَحَرَامٌ هُوَ ؟ قَالَ لَا ، وَلٰكِنْ كَرِهْته لِرِيحِهِ قَالَ :فَأَنَا أَكْرَهُ مَا كَرِهْت .

۶۴۷۸: سماک بن حرب نے حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب کھانا تناول فرماتے تو بچا ہوا کھانا حضرت ابوایوب کی طرف بھیج دیتے۔ ابوایوب کہتے ہیں کہ ایک دن آپ ﷺ نے پیالہ واپس بھیج دیا اس میں سے کچھ بھی استعمال نہ فرمایا۔ تو ابوایوب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ! کیا وہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں۔ لیکن مجھے اس کی بو ناپسند ہے۔ تو ابوایوب کہنے لگے میں بھی اس کو ناپسند کرتا ہوں جس کو آپ ناپسند کرتے ہیں۔

تخریج : مسند احمد ٤١٥/٤١٦، ٤١٧۔

۶۴۷۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ يَزِيْدَ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :نَزَلْتُ عَلٰى أُمِّ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّةِ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِمْ ، فَحَدَّثَتْنِيْ أَنَّهُمْ تَكَلَّفُوْا لَهُ طَعَامًا ، فِيْهِ بَعْضُ هٰذِهِ الْبُقُوْلِ ، فَأَتَوْهُ، فَكَرِهَهُ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوْهُ ، فَإِنِّيْ لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ ، إِنِّيْ أَخَافُ أَنْ أُوذِيَ صَاحِبِي .

۶۴۷۹: عبیداللہ بن ابی یزید نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میرے ہاں ام ایوب انصاریہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں جن کے ہاں جناب رسول اللہ ﷺ مہمان تھے اور مجھے بیان کیا کہ ہم نے آپ کے لئے ایک پرتکلف کھانا تیار کیا اس میں بعض سبزیات (لہسن وغیرہ) تھے تو آپ نے اس کو ناپسند فرمایا پھر اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا اس کو کھاؤ۔ میں تم جیسا نہیں مجھے خطرہ ہے کہ کہیں میں اپنے صاحب (جبرائیل علیہ السلام) کی ایذا کا باعث نہ بنوں۔

تخریج : ترمذی فی الاطعمه باب ١٤، ابن ماجه فی الاطعمه باب ٥٩، دارمی فی الاطعمه باب ٢١، مسند احمد ٤٣٣/٦۔

۶۴۸۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ مَرَّةً -أُخْرٰى ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ :سَمِعْت أُمَّ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّةَ قَالَتْ :نَزَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَرَّبْت إِلَيْهِ طَعَامًا ، فِيْهِ مِنْ بَعْضِ هٰذِهِ الْبُقُوْلِ فَلَمْ يَأْكُلْهُ، وَقَالَ إِنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ أُوذِيَ صَاحِبِي .

۶۴۸۰: عبیداللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ام ایوب انصاریہ کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا جس میں ان سبزیات (لہسن وغیرہ) میں سے کوئی چیز تھی۔ آپ نے اس کو نہیں کھایا اور فرمایا مجھے اپنے ساتھی (جبرائیل علیہ السلام) کو ایذا دینا پسند نہیں۔

تخریج : مسند احمد ٥، ٤١٦/٤١٦، ٤١٧۔

۶۴۸۱: وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ، عَنْ أَبِي رُهْمٍ السَّمَعِيِّ ، أَنَّ أَبَا أَيُّوْبَ حَدَّثَهُ قَالَ :قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتُ تُرْسِلُ بِالطَّعَامِ فَأَنْظُرُ ، فَإِذَا رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِكَ، وَضَعْتُ يَدِي فِيْهِ، حَتّٰى كَانَ هٰذَا الطَّعَامُ الَّذِي أَرْسَلْتُ بِهِ ، فَنَظَرْتُ فِيْهِ، فَلَمْ أَرَ فِيْهِ أَثَرَ أَصَابِعِك .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ ، إِنَّ فِيْهِ بَصَلًا ، فَكَرِهْتُ أَنْ آكُلَهُ مِنْ أَجْلِ الْمَلَكِ -الَّذِيْ يَأْتِيْنِيْ، وَأَمَّا أَنْتُمْ فَكُلُوْهُ .

۶۴۸۱: ابورہم سمائی کہتے ہیں کہ مجھے ابوایوبؓ نے بیان کیا کہ میں نے گزارش کی یا رسول اللہ ﷺ آپ جب کھانا واپس بھیجتے تو میں اس میں آپ کی انگلیوں کے اثرات دیکھتی۔ جب میں آپ کی انگلیوں کا اثر پاتی تو میں اس کو استعمال کر لیتی۔ آج جو کھانا آپ نے بھیجا ہے میں نے اس میں دیکھا مگر آپ کی انگلیوں کا اثر نہ پایا۔
تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جی ہاں! اس میں پیاز ہے میں نے فرشتے کی وجہ سے جو میرے ہاں آتا ہے اس کو نہیں کھایا۔ باقی تم اس کو استعمال کرو۔

۶۴۸۲: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۶۴۸۲: ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے پھر اس نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۴۸۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَيَّاشُ بْنُ وَلِيْدِ الرَّقَّامُ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، قَالَ :ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يُسَمِّ الشَّجَرَةَ .

۶۴۸۳: مرثد بن بن عبداللہ نے حضرت ابوامامہؓ سے انہوں جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ البتہ اس میں پودے کا نام مذکور نہیں۔

۶۴۸۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : بَصَلٌ ، أَوْ كُرَّاثٌ وَزَادَ فِيْ آخِرِهٖ وَلَيْسَ بِمُحَرَّمٍ . فَقَدْ أَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ لِلنَّاسِ ، أَكْلَ الْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ ، وَأَنَّ -ذٰلِكَ غَيْرُ مُحَرَّمٍ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :هٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْتَ، إِنَّمَا هُوَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْهُمَا قَدْ طُبِخَ .فَأَمَّا مَا كَانَ غَيْرَ مَطْبُوْخٍ ، فَهُوَ دَاخِلٌ فِي النَّهْيِ الَّذِيْ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ .قِيْلَ لَهُ :قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

فِيْمَا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ اِنَّمَا كَرِهَهُ لِرِيْحِهِ وَقَدْ أَبَاحَ أَصْحَابَهُ أَكْلَهُ.فَمَا كَانَتْ رِيْحُهُ فِيْهِ قَائِمَةً بَعْدَ الطَّبْخِ ، كَانَ عَلٰى حُكْمِهِ قَبْلَ الطَّبْخِ ، إِذْ كَانَ اِنَّمَا كَرِهَ أَكْلَهُ فِيْهِمَا جَمِيْعًا ، مِنْ أَجْلِ رِيْحِهِ. فَدَلَّ اِبَاحَتُهُ أَكْلَهُ لَهُمْ بَعْدَ الطَّبْخِ وَرِيْحُهُ مَوْجُوْدَةٌ عَلٰى أَنَّ أَكْلَهُمْ اِيَّاهُ قَبْلَ الطَّبْخِ ، مُبَاحٌ لَهُمْ أَيْضًا .

۶۴۸۴: سفیان بن عبداللہ نے حضرت ابوایوب انصاریؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔البتہ انہوں نے بصل یا کراث کا نام بھی ذکر کیا اور آخر میں "لیس بمحروم" کے لفظ بھی فرمائے ہیں۔ان آثار میں جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو لوگوں کے لئے مباح قرار دیا اور یہ حرام نہیں ہے۔ان روایات میں جو اباحت کے لئے پیش کی گئیں ان میں تو پکے ہوئے پیاز وغیرہ کا ذکر ہے جو پکا ہوا نہ ہو وہ تو آثار اول کی نہی میں اسی طرح شامل ہے۔ان آثار میں تو یہ مذکور ہے کہ اس کی کراہت بدبو کی وجہ سے ہے اور صحابہ کرام ؓ کے لئے اس کا کھانا مباح تھا جس میں بو ابھی پکانے کے باوجود باقی ہو وہ کچے کے حکم میں ہے۔اس لئے کہ اس کا دونوں صورتوں میں مکروہ ہونا بو کی وجہ سے ہے۔اس سے یہ دلالت مل گئی کہ اس کے پکانے کے بعد اس کے کھانے کی اباحت ہے جبکہ اس میں مہک باقی ہے تو اس کا پکانے سے پہلے کھانا بھی ان کے لئے مباح ہے۔

۶۴۸۵: وَقَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ أَبِيْ رَبَاحٍ ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُوْمًا أَوْ بَصَلًا ، فَلْيَعْتَزِلْنَا ، أَوْ يَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا فَيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهِ وَاَنَّهُ أُتِيَ بِقِدْرٍ ، أَوْ بِبَدْرٍ فِيْهِ خَضْرَاوَاتٌ مِنْ بُقُوْلٍ ، فَوَجَدَ لَهَا رِيْحًا فَسَأَلَ عَنْهَا فَأُخْبِرَ بِمَا فِيْهَا مِنَ الْبُقُوْلِ فَقَالَ :قَرِّبُوْهَا اِلٰى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ، فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهُ قَالَ :كُلْ فَاِنِّيْ أُنَاجِيْ مَنْ لَا تُنَاجِيْ .

۶۴۸۵: عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے لہسن یا پیاز استعمال کیا۔وہ ہم سے الگ رہے یا فرمایا وہ ہماری مسجد سے الگ رہے وہ اپنے گھر میں بیٹھے آپ کے پاس ایک تھال یا ہنڈیا لائی گئی جس میں سبزیات تھیں آپ نے اس میں بو پائی آپ نے ان سبزیات کے متعلق پوچھا جو اس میں موجود تھیں۔تو راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے آپ کے ساتھ والوں کے سامنے رکھ دیا جب انہوں نے دیکھا کہ آپ نے ان کو استعمال نہیں کیا تو انہوں نے بھی کھانا پسند نہ کیا تو فرمایا۔تم کھاؤ مجھے اس سے بات کرنا ہوتی ہے جس سے تمہیں سرگوشی کی ضرورت نہیں۔یعنی (فرشتہ)

تخریج : بخاری فی الاذان باب ۱۶۰' والاطعمه باب۱۹' والاعتصام باب۲۴' ابو داؤد فی الاطعمه باب ۴۰' ترمذی فی الاطعمه باب۱۳' نسائی فی المساجد باب۱۶' مسند احمد ۳' ۸۵/۶۵' ۳۸۷/۳۸۷' ۱۹۴/۴۔

۶۴۸۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنَ الْكُرَّاثِ ، فَلَا يَغْشَنَا فِي مَسَاجِدِنَا ، حَتّٰى يَذْهَبَ رِيحُهَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ الْإِنْسَانُ .

۶۴۸۶: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو پیاز کھائے وہ مساجد میں ہمارے پاس نہ آئے جب تک کہ اس کی بو نہ دور ہو۔ فرشتوں کو بھی ان چیزوں سے ایذا ہوتی ہے جن سے انسانوں کو پہنچتی ہے۔

۶۴۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْعَتَّابِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ح .وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ .ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ ، عَنْ حَبَّةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَأْكُلَ الثُّوْمَ وَقَالَ لَوْلَا أَنَّ الْمَلَكَ يَنْزِلُ عَلَيَّ ، لَأَكَلْتُهُ .فَقَدْ دَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلَى إِبَاحَةِ أَكْلِهَا ، مَطْبُوْخًا كَانَ أَوْ غَيْرَ مَطْبُوْخٍ ، لِمَنْ قَعَدَ فِي بَيْتِهِ، وَكَرَاهَةِ حُضُوْرِ الْمَسْجِدِ ، وَرِيحُهُ مَوْجُوْدٌ ، لِئَلَّا يُؤْذِيَ بِذٰلِكَ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَبَنِي آدَمَ ، فَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ ، وَأَبِي يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۶۴۸۷: حبہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ تم لہسن استعمال کرو اور فرمایا اگر فرشتہ مجھ پر نازل نہ ہوتا تو میں اسے ضرور کھاتا۔ ان روایات سے کھانے کی اباحت ثابت ہوگئی خواہ پکا ہو یا کچا ہو مگر اسے جس نے گھر میں بیٹھنا ہوتا کہ مسجد کی حاضری سے دوسروں کو اس کی بو سے تکلیف نہ ہو۔ وہاں فرشتے اور انسان دونوں موجود ہوتے ہیں اسی کو ہم اختیار کرتے ہیں یہی ہمارے امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَمُرُّ بِالْحَائِطِ أَلَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ أَمْ لَا ؟

گزرتے ہوئے کسی کے باغ سے کچھ کھانے کا حکم

بعض لوگوں کا قول یہ ہے کہ اگر کسی باغ کے پاس سے گزرے اس کو تین مرتبہ آواز سے جواب آئے تو ٹھیک ورنہ اس باغ کے پھل کو استعمال کرنے کی اجازت ہے۔

فریق ثانی: اگر کسی کی چیز استعمال کی نوبت مجبوراً پہنچے تو استعمال کرے ورنہ بلاضرورت شدیدہ استعمال نہ کرے اگر اس وقت بھی احتراز کرے تو بہتر ہے۔

۶۴۸۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ ، قَالَ :ثَنَا الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ :أَحْسَبُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى حَائِطٍ ، فَلْيُنَادِ صَاحِبَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَإِنْ أَجَابَهُ، وَإِلَّا فَلْيَأْكُلْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُفْسِدَ ، وَإِذَا أَتَى عَلَى غَنَمٍ ، فَلْيُنَادِ صَاحِبَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَإِنْ أَجَابَهُ، وَإِلَّا فَلْيَشْرَبْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُفْسِدَ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَجَعَلُوْا لِمَنْ مَرَّ بِالْحَائِطِ ، أَنْ يُنَادِيَ صَاحِبَهُ ثَلَاثًا ، فَإِنْ أَجَابَهُ، وَإِلَّا فَأَكَلَ، وَكَذٰلِكَ فِي الْغَنَمِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا يَنْبَغِي أَنْ يَأْكُلَ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ ، فَإِنْ كَانَتْ ضَرُوْرَةٌ فَالْأَكْلُ لَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَالشُّرْبُ لَهُ مُبَاحٌ .قَالُوْا :وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْإِبَاحَةَ الْمَذْكُوْرَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، هِيَ عَلَى الضَّرُوْرَةِ .

۶۴۸۸: ابونضرہ نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کی ہے۔ ابونضرہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ وہ جناب نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا گزر باغ کے پاس سے ہو تو اس کے مالک کو تین مرتبہ آواز دے اگر وہ جواب دے تو مناسب ہے ورنہ بگاڑنے کے بغیر کھائے اور جب بکریوں کے پاس سے گزرے تو اس کے مالک کو تین مرتبہ آواز دے اگر وہ جواب دے تو مناسب ہے ورنہ خرابی پیدا کرنے کے بغیر پی لے۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: بعض لوگ اس طرف گئے ہیں انہوں نے اس روایت کو اس آدمی سے متعلق قرار دیا جس کا گزر کسی باغ سے ہو تو وہ اسے تین مرتبہ آواز دے پھر اگر وہ جواب دے تو ٹھیک ورنہ اس سے پھل استعمال کرے اور بکریوں میں بھی اسی طرح۔ دوسروں نے کہا بلاضرورت استعمال کرنا جائز نہیں اگر ضرورت پیش آجائے تو اسے کھانا اور پینا دونوں مباح ہیں۔ اس روایت کے علاوہ حضرت ابوسعید خدری ؓ کی روایت دلالت کرتی

ہے کہ اس روایت میں اباحت مذکورہ کا تعلق ضرورت سے ہے۔

۶۴۸۹: فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا مُخَوَّلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :ثَنَا اِسْرَائِيْلُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِصْمَةَ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ : اِذَا أَرْمَلَ الْقَوْمُ فَصَبَّحُوْا الْاِبِلَ ، فَلْيُنَادُوْا الرَّاعِيَ ثَلَاثًا ، فَاِنْ لَمْ يَجِدُوْا الرَّاعِيَ ، وَوَجَدُوْا الْاِبِلَ ، فَلْيَتَصَبَّحُوْا لَبَنَ الرَّاوِيَةِ ، اِنَّ كَانَ فِي الْاِبِلِ رَاوِيَةٌ ، وَلَا حَقَّ لَهُمْ فِيْ بَقِيَّتِهَا ، فَاِنْ جَاءَ الرَّاعِي ، فَلْيُمْسِكْهُ رَجُلَانِ وَلَا يُقَاتِلُوْهُ ، وَيَشْرَبُوْا ، فَاِنْ كَانَ مَعَهُمْ دَرَاهِمُ ، فَهُوَ حَرَامٌ عَلَيْهِمْ اِلَّا بِاِذْنِ أَهْلِهَا .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ مَا أُبِيْحَ مِنْ ذٰلِكَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ ، اِنَّمَا هُوَ الضَّرُوْرَةُ .وَقَدْ جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى أَيْضًا .

۶۴۸۹: عبداللہ بن عصمہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید خدریؓ کوفرماتے سنا کہ جس وقت لوگوں کے پاس زاد راہ ختم ہو جائے اوران کا گزر اونٹوں والوں کے پاس سے ہوتو انہیں چاہئے کہ چرواہے کو تین مرتبہ آواز دیں اگر چرواہا نہ ملے اور اونٹ مل جائے تو پانی لینے والی اونٹنی کا دودھ دوہ لیں اگر اونٹوں میں پانی لانے والی اونٹنی ہو بقیہ اونٹوں کا ان پر کوئی حق نہیں اگر اس دوران میں چرواہا آ جائے تو اسکو دو آدمی روک لیں اور اس سے لڑائی نہ کریں اور دودھ پی لیں اگر ان کے پاس دراہم موجود ہوں تو مالکوں کی اجازت کے بغیر وہ دودھ ان پر حرام ہے۔اس روایت میں دلیل ہے کہ حدیث اول میں جو چیز ان کے لئے مباح کی گئی وہ ضرورت کی بنیاد پر ہے اور یہی معنی جناب رسول اللہ ﷺ سے دیگر احادیث میں مروی ہے روایت یہ ہے:

۶۴۹۰: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ :ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ ، قَالَ :ثَنَا أَبِيْ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحْتَلِبَنَّ أَحَدُكُمْ مَاشِيَةَ أَخِيْهِ بِغَيْرِ اِذْنِهِ، أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُؤْتٰى مَعًا مَشْرُبَتُهُ، فَيُكْسَرَ خِزَانَتُهُ، فَيُحْمَلَ طَعَامُهُ؟ فَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَتَهُمْ ، فَلَا يَحْتَلِبَنَّ أَحَدُكُمْ مَاشِيَةَ امْرِءٍ اِلَّا بِاِذْنِهِ .

۶۴۹۰: یزید بن ہاد نے انس بن مالک ؓ انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ تم میں کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے چوپایوں کو بلا اجازت نہ دوہے کیا تم میں کوئی پسند کرتا ہے کہ وہ اس کے پینے کے گھاٹ پر آئے اور اس کی الماری کو توڑے اور اس کا غلہ اٹھا کر لے جائے ان کے چوپاؤں کے تھن ان کے لئے خزانہ ہیں جو وہ کھاتے ہیں تم میں سے کوئی بھی کسی آدمی کے چوپاؤں کا دودھ بلا اجازت ہرگز نہ دوہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الجهاد باب ۸۵' ابن ماجه فی التجارات باب ۴۸' مالك فی الاستیذان روایت ۱۷' مسند احمد ۶/۲۔

۶۴۹۱: حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ :ثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ :ثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۶۴۹۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۴۹۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ :ثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُصْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَفَعَهٗ قَالَ : لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ نَخْلُ صِوَارِ نَاقَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ أَهْلِهَا فَإِنَّهٗ خَاتَمُهُمْ عَلَيْهَا .

۶۴۹۲: عبداللہ بن عصم کہتے ہیں کہ میں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ کو مرفوع روایت بیان کرتے سنا کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ وہ اونٹنیوں کے غلے سے ان کے مالکوں کی اجازت کے بغیر کوئی چیز لیں ان کی ان پر وہی مہر ہے۔

۶۴۹۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ أَنْ يَأْخُذَ عَصَا أَخِيْهِ بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ قَالَ وَذٰلِكَ لِشِدَّةِ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِ .

۶۴۹۳: حضرت عبدالرحمٰن بن سعید نے حضرت ابوحمید ساعدی سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی آدمی کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی لاٹھی کو اس کی اجازت کے بغیر لے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کا مال مسلمانوں پر اللہ نے بہت سخت طور پر حرام کیا ہے۔

تخریج : مسند احمد ۴۲۵/۵۔

۶۴۹۴: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ :ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَارِثَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَثْرِبِيٍّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ مِنْ مَالِ أَخِيْهِ شَيْءٌ إِلَّا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ قَالَ :قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنْ لَقِيْتُ غَنَمَ ابْنِ عَمِّيْ ، آخُذُ مِنْهَا شَيْئًا ؟ فَقَالَ إِنْ لَقِيْتَهَا تَحْمِلُ شَفْرَةً وَأَزْنَادًا ، بِخَبْتِ الْجَمِيْشِ كَذَا فِي النُّسَخِ الْمَنْقُوْلِ عَنْهَا فَلَا تَهِجْهَا .فَهٰذِهِ الْآثَارُ الَّتِيْ ذَكَرْنَا ، تَمْنَعُ مَا تَوَهَّمَ مَنْ ذَهَبَ فِيْ تَأْوِيْلِ الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ ، إِلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ .وَلَوْ ثَبَتَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ ، لَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْحَدِيْثُ ، كَانَ فِيْ حَالِ وُجُوْبِ الضِّيَافَةِ ، حِيْنَ

أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا ، وَأَوْجَبَهَا لِلْمُسَافِرِيْنَ ، عَلَى مَنْ حَلُّوْا بِهِ .

۶۴۹۴: عمارہ بن حارثہ نے عمرو یثربی سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی لاٹھی اس کی خوش طبعی کے بغیر لے میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر میں اپنے چچازاد بھائی کی بکریاں پاؤں کیا اس میں سے کوئی چیز لے سکتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو ان بکریوں کو اس حال میں پالے کہ وہ چھری اور چقماق اٹھائے ہوئے ہو اور بے آب و گیاہ زمین میں ہو تب بھی اس کو پریشان نہ کر۔ پہلی حدیث کی جو تاویل فریق اول نے کی اس سے جو وہم پیدا ہوتا تھا یہ تمام آثار اس کی تردید کرتے ہیں اگر بالفرض پہلی روایت کی وہ تاویل مان بھی لی جائے تب بھی یہ احتمال ہے کہ اس روایت کا تعلق اس موقع سے ہے جب ضیافت لازم ہو جاتی ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے مسافرین کے لئے جہاں وہ اتریں اس کو لازم قرار دیا اس روایت کا تعلق اس موقع سے ہے (جیسا کہ ان روایات سے ثابت ہے)

۶۴۹۵: فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْمِقْدَامِ ، أَبِيْ كَرِيْمَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةُ الضَّيْفِ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ، فَإِنْ أَصْبَحَ بِفِنَائِهِ، فَإِنَّهُ دَيْنٌ ، إِنْ شَاءَ اقْتَضَاهُ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ .

۶۴۹۵: شعبی نے مقدام ابو کریمہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر مسلمان پر مہمان کی رات کی ضیافت واجب ہے اور اگر وہ اس کے صحن میں صبح کرے تو وہ قرض ہے خواہ اسے پورا کرے یا چھوڑ دے۔

تخریج: ابو داؤد فی الاطعمة باب ۵' ابن ماجه فی الادب باب ۵' مسند احمد ۴/ ۱۳۰۔

۶۴۹۶: حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۴۹۶: ابوداؤد نے شعبہ سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح ذکر کی۔

۶۴۹۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ ، قَالَ :ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۴۹۷: خصیب نے وہیب سے انہوں نے منصور سے پھر اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۴۹۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهٗ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَيُّمَا ضَيْفٍ نَزَلَ بِقَوْمٍ ، فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُوْمًا ، فَلَهٗ أَنْ يَأْخُذَ بِقَدْرِ قِرَاهُ، وَلَا حَرَجَ عَلَيْهِ .

۶۴۹۸: ابوطلحہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس کسی کے پاس کوئی مہمان جائے اور صبح تک مہمان محروم رہے تو مہمانی کی مقدار چیز لے لینے میں کوئی حرج نہیں۔

تخریج : مسند احمد ۳۸۰/۲۔

۶۴۹۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا عَمِّي ، قَالَ :ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۴۹۹: نعیم بن زیاد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۵۰۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُسْهِرٍ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ رُؤْبَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ الْجُرَشِيِّ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ بِقَوْمٍ ، فَلَمْ يَقْرُوْهُ ، كَانَ لَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ .

۶۵۰۰: عبدالرحمٰن بن ابی عوف جرشی نے حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کسی کے ہاں مہمان بنا اور انہوں نے اس کی مہمانی نہیں کی تو اس کو حق حاصل ہے کہ وہ مہمانی کی مقدار ان سے اپنا حق وصول کرے۔

تخریج : ابو داؤد فی الاطعمہ باب۳۲' دارمی فی الاطعمہ باب ۱۱۔

۶۵۰۱: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ :قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَمُرُّ بِقَوْمٍ .قَالَ إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ ، فَاقْبَلُوْا ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا ، فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِي . فَأَوْجَبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، الضِّيَافَةَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، وَجَعَلَهَا دَيْنًا وَجَعَلَ لِلَّذِي وَجَبَتْ لَهُ أَخْذَهَا ، كَمَا يَأْخُذُ الدَّيْنَ .ثُمَّ نَسَخَ ذٰلِكَ .فَمَا رُوِيَ فِيْ نَسْخِهِ.

۶۵۰۱: ابوالخیر نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ہم نے کہا یا رسول اللہ! آپ ہمیں بھیجتے ہیں اور ہمارا کسی قوم کے پاس سے گزر ہوتا ہے' آپ نے فرمایا اگر تم کسی قوم کے پاس اترو اگر وہ اس بات کا حکم دے دیں جو مہمان کے لئے مناسب ہے تو اسے قبول کرلو اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے اپنا مناسب حق وصول کرو۔ ان آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ ضیافت واجب ہے اور اس کو قرض کی طرح قرار دیا اور جس کے لئے واجب ہوئی ہے وہ اسے قرض کی طرح لے سکتا ہے پھر یہ حکم منسوخ کر دیا گیا (روایات نسخ یہ ہیں)

تخریج : بخاری فی المظالم باب۱۸' مسلم فی اللقطہ روایت۱۷' ابو داؤد فی الاطعمۃ باب۵' ابن ماجہ فی الادب باب۵'

مسند احمد ۱٤۹/٤۔

روایاتِ نسخ:

۶۵۰۲: مَا حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَةَ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیْرَةِ ، قَالَ :ثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ :ثَنَا الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ قَالَ :جِئْتُ اَنَا وَصَاحِبٌ لِی ، قَدْ کَادَتْ اَنْ تَذْهَبَ اَسْمَاعُنَا وَاَبْصَارُنَا مِنَ الْجُوْعِ ، فَجَعَلْنَا نَتَعَرَّضُ لِلنَّاسِ فَلَمْ یُضِفْنَا اَحَدٌ .فَاَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِیْدٌ ، فَتَعَرَّضْنَا لِلنَّاسِ فَلَمْ یُضِفْنَا اَحَدٌ فَاَتَیْنَاكَ .فَذَهَبَ بِنَا اِلَی مَنْزِلِهٖ ، وَعِنْدَهٗ اَرْبَعَةُ اَعْنُزٍ ، فَقَالَ :یَا مِقْدَادُ ، اَحْلِبْهُنَّ ، وَجَزِّءِ اللَّبَنَ کُلَّ اثْنَیْنِ جُزْءًا وَذَکَرَ حَدِیْثًا طَوِیْلًا .

۶۵۰۲: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت مقداد بن اسودؓ سے روایت کی ہے۔ میں اور میرا ایک دوست آئے قریب تھا کہ بھوک کی وجہ سے ہماری شنوائی اور آنکھیں جاتی رہیں ہم نے اپنے آپ کو لوگوں پر پیش کیا مگر ہماری کسی نے مہمانی نہ کی۔ پھر ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں سخت بھوک نے آلیا۔ ہم نے اپنے آپ کو لوگوں پر پیش کیا مگر کسی نے ہماری مہمانی نہ کی پس ہم آپ کی خدمت میں آئے ہیں آپ ہمیں اپنے مکان پر لے گئے اس وقت آپ کے پاس چار بکریاں تھیں آپ نے فرمایا اے مقداد ان کو دوہ اور ہر دودھ کو دو حصوں میں بانٹتے جاؤ اور طویل روایت بیان کی۔

۶۵۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ اَنَا وَصَاحِبٌ لِی ، ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَهٗ .اَفَلَا تَرَی اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یُضَیِّفُوْهُمْ ، وَقَدْ بَلَغَتْ بِهِمُ الْحَاجَةُ اِلٰی مَا ذَکَرَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ ، ثُمَّ لَمْ یُعَنِّفْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی ذٰلِكَ .فَدَلَّ مَا ذَکَرْنَا عَلٰی نَسْخِ مَا کَانَ اَوْجَبَ عَلَی النَّاسِ مِنَ الضِّیَافَةِ .وَقَدْ ذَکَرْنَا فِیْمَا تَقَدَّمَ مِنْ کِتَابِنَا هٰذَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَالُ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ ، کَحُرْمَةِ دَمِهٖ .

۶۵۰۳: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت مقداد بن اسودؓ سے روایت کی کہ میں اور میرا ایک ساتھی مدینہ منورہ آئے پھر اسی طرح روایت نقل کی۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ نے ان کی مہمانی نہیں کی۔ حالانکہ ضرورت نے ان کو انتہاء تک پہنچا دیا تھا جیسا کہ روایت میں مذکور ہے۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی ان پر سختی نہ کی۔ پس جو ہم نے بیان کیا ہے اس سے ضیافت کا منسوخ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ہم پہلے یہ روایت ذکر کر آئے کہ

"مال المسلم علی المسلم حرام"۔(الحدیث)

۶۵۰۴: وَقَدْ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ صَاحِبِهِ لَاعِبًا وَلَا جَادًّا ، وَإِذَا أَخَذَ أَحَدُكُمْ عَصَا أَخِيْهِ، فَلْيَرُدَّهَا إِلَيْهِ . وَقَدْ عَمِلَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الضِّيَافَةِ ،

۶۵۰۴: عبداللہ بن سائب نے اپنے والد اپنے دادا سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تم میں سے کوئی شخص دوسرے کا سامان بطور مذاق اور نہ ہی سنجیدگی سے لے۔ جب تم میں سے کوئی دوسرے ساتھی کی لاٹھی لے تو پھر وہ اس کو واپس کر دے۔

تخریج : ابو داؤد فی الادب باب ۸۵' ترمذی فی الفتن باب۳' مسند احمد ۲۲۱/۴۔

عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے ثبوت:

۶۵۰۵: بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، مَوْلٰى سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ :كُنْتُ مَعَ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ فِيْ سَفَرٍ ، فَآوَانَا اللَّيْلُ إِلَى قَرْيَةِ دِهْقَانٍ ، وَإِذَا الْإِبِلُ عَلَيْهَا أَحْمَالُهَا .فَقَالَ لِيْ سَعْدٌ إِنْ كُنْتُ تُرِيْدُ أَنْ تَكُوْنَ مُسْلِمًا حَقًّا ، فَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا فَبِتْنَا جَائِعَيْنِ .فَهٰذَا سَعْدٌ يَقُوْلُ إِنْ سَرَّكَ أَنْ تَكُوْنَ مُسْلِمًا حَقًّا ، فَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا فَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدَهُ، حَقِيْقَةُ عِلْمِهِ بِهِ ، إِذْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ أُمُوْرِ الْإِسْلَامِ ، وَلَمْ يَأْخُذْ أَهْلَ الْقَرْيَةِ بِحَقِّ الضِّيَافَةِ .فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهُ لَمْ تَكُنْ - حِيْنَئِذٍ -الضِّيَافَةُ وَاجِبَةً ، وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ .

۶۵۰۵: سعد بن ابی وقاص کے مولیٰ عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں سعدؓ کے ساتھ سفر میں تھا۔ ہم نے رات کو دہقان بستی میں قیام کیا۔ اچانک ہم نے اونٹ دیکھے کہ جن پر ان کے بوجھ لادے تھے۔ تو مجھے حضرت سعدؓ نے فرمایا اگر تو سچا مسلمان ہے تو ان چیزوں میں سے کوئی چیز مت کھانا چنانچہ ہم نے بھوک کی حالت میں رات گزاری۔ یہ حضرت سعدؓ جو اپنے غلام کو فرما رہے ہیں کہ اگر تو سچا مسلمان ہے تو ان کی کوئی چیز بلا اجازت مت کھانا۔ یہ بات یقینی ہے کہ ان کو اپنے امور اسلام پر وسیع علم کی وجہ سے حق ضیافت کے متعلق معلوم تھا کہ وہ لازم نہیں۔ زبردستی حاصل نہیں کی جا سکتی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ واجب نہ رہی تھی۔ واللہ اعلم۔

امام طحاویؒ نے فریق ثانی کے مسلک کو ترجیح دی ہے کہ ضیافت کا وجوب منسوخ ہو چکا۔ اب کھلائے تو تبرع اور نیکی ہے۔

بَابُ لُبْسِ الْحَرِيْرِ

ریشم پہننا

بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ ریشم کا لباس مرد وعورت ہر ایک کے لئے درست ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔
فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ ریشم کا پہننا مکروہ تحریمی اور ممنوع ہے اس قول کو ائمہ احناف نے اختیار کیا ہے۔

۶۵۰۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ أَقْبِيَةٌ ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ أَبِي مَخْرَمَةَ ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ ، اِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ أَقْبِيَةٌ فَهُوَ يَقْسِمُهَا ، فَاذْهَبْ بِنَا اِلَيْهِ .قَالَ : فَذَهَبْنَا ، فَوَجَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي أَبِي : يَا بُنَيَّ ، اُدْعُ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَ الْمِسْوَرُ : فَأَعْظَمْتُ ذٰلِكَ، وَقُلْتُ أَدْعُو لَكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ ، .فَقَالَ : يَا بُنَيَّ ، اِنَّهُ لَيْسَ بِجَبَّارٍ. فَدَعَوْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيْبَاجٍ مُزَرٌّ بِذَهَبٍ فَقَالَ يَا مَخْرَمَةُ ، هٰذَا خَبَّأْتُهُ لَكَ فَأَعْطَاهُ اِيَّاهُ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى هٰذَا، فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِلُبْسِ الْحَرِيْرِ ، لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَكَرِهُوْا لُبْسَ الْحَرِيْرِ لِلرِّجَالِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِالْآثَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ الْمَرْوِيَّةِ ، فِي النَّهْيِ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَمِنْهَا ، مَا

۶۵۰۶: ابن ابی ملیکہ نے حضرت مسور بن مخرمہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ہاں جبے آئے یہ بات ابومخرمہ کو پہنچی تو انہوں نے کہا اے بیٹے مجھے یہ معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ہاں کچھ جبّے آئے ہیں اور آپ ان کو تقسیم فرما رہے ہیں تو تم ہمیں وہاں لے جاؤ۔ مسور کہتے ہیں کہ ہم وہاں گئے ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اپنے مکان میں پایا۔ میرے والد نے کہا میرے بیٹے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کو میرے لئے بلاؤ۔ مسور کہتے ہیں میں نے اس بات کو بڑا سمجھا اور میں نے کہا کیا میں تمہارے لئے جناب رسول اللہ ﷺ کو بلاؤں؟ انہوں نے کہا وہ سخت خو نہیں ہیں۔ پس میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو آواز دی تو آپ باہر تشریف لائے اور ایک ریشمی جبہ پہن رکھا تھا اس میں سونے کا کڑھاؤ تھا اور فرمایا اے مخرمہ یہ جبہ میں نے تمہارے لئے چھپا کر رکھا تھا۔ وہ جبہ آپ نے مخرمہ کو دیا۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ریشمی لباس میں کوئی حرج نہیں خواہ مرد

پہنیں یا عورتیں اور انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔ دوسروں نے کہا انہوں نے ریشم کا پہننا مردوں کے لئے مکروہ قرار دیا اور آثار متواترہ سے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہوئے ہیں استدلال کیا۔

تخریج : بخاری فی اللباس باب٤٤، مسلم فی اللباس ١٦، مسند احمد ٣٨٣/٣۔

٦٥٠٧: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ ، فَقَالَ : نَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ أُصْبُعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ .

٦٥٠٧: سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ میں خطبہ دیا اور فرمایا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا مگر دو انگلیوں یا تین انگلیوں یا چار انگلیوں کی مقدار۔

تخریج : ترمذی فی اللباس باب١۔

٦٥٠٨: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ :ثَنَا مُعَاذٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ ، اِلَّا مَوْضِعَ أُصْبُعَيْنِ ، أَوْ ثَلَاثٍ ، أَوْ أَرْبَعٍ .

٦٥٠٨: ابو عثمان نہدی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم پہننے سے منع فرمایا سوائے دو تین یا چار انگلیوں کی مقدار۔

٦٥٠٩: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :ثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ ، عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ :قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِيَّاكُمْ وَالْحَرِيْرَ ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنْهُ وَقَالَ : لَا تَلْبَسُوْا مِنْهُ اِلَّا مَا كَانَ هٰكَذَا وَأَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُصْبُعَيْهِ .

٦٥٠٩: ابو عثمان نہدی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے آپ کو ریشم سے بچاؤ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا اور فرمایا اسے نہ پہنو مگر اس طرح اور اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔

تخریج : مسلم فی اللباس باب١٢، ١٣، ابن ماجه فی اللباس باب١٨۔

٦٥١٠: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

٦٥١٠: حسین بن نصر کہتے ہیں کہ میں نے یزید بن ہارون سے سنا پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

٦٥١١: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ،

قَالَ :أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ ، وَأَنَا بِأَذْرَبِيجَانَ ، مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ إِلَّا هٰكَذَا ، قَالَ :فَأَعْلَمَنَا أَنَّهَا الْأَعْلَامُ .

۶۵۱۱: ابوعثمان نہدی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا جب کہ میں عتبہ بن فرقد کے ساتھ آذر بائیجان میں تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کے علاوہ ہمیں ریشم پہننے سے منع فرمایا اور انہوں نے ہمیں بتلایا کہ وہ نشانات ہیں۔

۶۵۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَمِيْلِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْوَضِيْءِ قَالَ :رَأَيْتُ عَلِيًّا ، وَرَأٰى عَلٰى رَجُلٍ بُرْدًا يَتَلَأْلَأُ فَقَالَ : فِيْهِ حَرِيْرٌ ؟ ، فَقَالَ :نَعَمْ ؛ فَأَخَذَهُ، فَجَمَعَ صِنْفَتَيْهِ بَيْنَ أُصْبُعَيْهِ فَشَقَّهُ فَقَالَ أَمَا إِنِّيْ لَمْ أَحْسُدْكَ عَلَيْهِ، وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ .

۶۵۱۲: ابوالوضیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور انہوں نے ایک آدمی پر ایک چادر دیکھی جو چمک رہی تھی تو انہوں نے فرمایا اس میں ریشم ہے چنانچہ اس نے جواب میں کہا کہ ہاں پس اس کو پکڑا اور اس کے دونوں کناروں کو اپنی دونوں انگلیوں کے درمیان جمع کیا اور اس کو چیر دیا اور فرمایا مجھے تم پر کوئی حسد نہیں ہوا لیکن میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے ریشم سے منع فرمایا۔

۶۵۱۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَارِمٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عُمَرَ قَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ مَرَرْتُ بِعُطَارِدٍ ، أَوْ بِلَبِيْدٍ ، وَهُوَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ حُلَّةَ حَرِيْرٍ، فَلَوْ اشْتَرَيْتَهَا لِلْجُمُعَةِ وَلِلْوُفُوْدِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا ، مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْآخِرَةِ .

۶۵۱۳: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطارد اور لبید کے پاس سے میرا گزر ہوا تو ان کو ریشمی حلہ پیش کیا جا رہا تھا اگر میں آپ کے لئے خرید لیتا تا کہ آپ جمعہ اور وفود کے لئے اس کو استعمال فرمائیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں وہ ریشم پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔

تخریج : بخاری فی الادب باب۶۶' مسلم فی اللباس حدیث۷' ۱۰' ابن ماجه فی اللباس باب۱۶' مسند احمد ۲/۲۴' ۴۹۔

۶۵۱۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ ، عُطَارِدًا ، وَلَا لَبِيْدًا .

۶۵۱۴: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ

عطادر اور لبید کا ذکر نہیں کیا۔

۶۵۱۵: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، وَعَمْرٌو ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. وَذَكَرَ أَنَّ الرَّجُلَ عُطَارِدٌ ، أَوْ لَبِيدٌ .

۶۵۱۵: سالم نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی اور بیان کیا کہ وہ آدمی عطارد یا لبید ہے۔

۶۵۱۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ :قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ :مَا الْإِسْتَبْرَقُ ؟ .قُلْتُ :مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ ، وَخَشُنَ مِنْهُ .فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ : رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ ، فَأَتَى بِهَا فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اشْتَرِ هٰذِهِ، فَالْبَسْهَا لِوَفْدِ النَّاسِ ، إِذَا قَدِمَ عَلَيْكَ .فَقَالَ :إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ ، مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ قَالَ :فَمَضَى لِذٰلِكَ مَا مَضَى .ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بَعَثَ إِلَيْهِ بِحُلَّةٍ فَأَتَاهُ بِهَا فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ، وَقَدْ قُلْتَ فِي مِثْلِ هٰذَا مَا قُلْتَ ؟ .فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ بِهَا لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا . وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ مِنْ أَجْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ .

۶۵۱۶: ابواسحق کہتے ہیں کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے کہا کہ استبرق کیا ہے میں نے کہا موٹا اور کھردرا ریشم وہ کہنے لگے میں نے عبداللہ بن عمر ؓ کو فرماتے سنا کہ عمر ؓ نے ایک آدمی پر استبرق کا جوڑا دیکھا وہ اس کو لے کر آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ اس کو خرید لیں تا کہ وفود کے لئے آپ اس کو پہنیں جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا ریشم وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ بات آئی گئی ہوگئی پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر ؓ کی طرف ایک ریشمی جوڑا بھیجا حضرت عمر ؓ اس کو لے کر آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ آپ نے یہ میری طرف بھیجا ہے حالانکہ آپ اس جیسے جوڑے کے بارے میں وہ فرما چکے جو آپ فرما چکے آپ ﷺ نے فرمایا میں نے یہ جوڑا تمہاری طرف اس لئے بھیجا تا کہ اس سے تم مال حاصل کرو۔ حضرت عبداللہ ابن عمر ؓ اس حدیث کی وجہ سے کپڑے میں نقش و نگار کو ناپسند کرتے تھے۔

تخریج : بخاری فی الادب باب ۱۴، مسلم فی اللباس روایت ۸، ۹۔

۶۵۱۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبِي قَالَ :سَمِعْتُ الصَّقْعَبَ بْنَ زُهَيْرٍ ، يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ ، عَلَيْهِ جُبَّةٌ مَكْفُوفَةٌ بِحَرِيرٍ ، أَوْ قَالَ :مَزْرُورَةٌ بِدِيبَاجٍ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ

اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَأَخَذَ بِمَجَامِعِ جُبَّتِهِ فَجَذَبَهَا بِهِ ثُمَّ قَالَ :لَا أَرٰی عَلَيْكَ ثِيَابَ مَنْ لَا يَعْقِلُ وَهُوَ حَدِيْثٌ طَوِيْلٌ ، فَاخْتَصَرْنَا مِنْهُ هٰذَا الْمَعْنٰی .

۶۵۱۷: عطاء ابن یسار نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دیہاتی آیا جس پر ریشمی آستینوں والا جبہ تھا یا ریشمی بٹن بنے ہوئے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف ناراضگی سے کھڑے ہوئے اور اس کو جبے کی آستین سے پکڑا اور اس کو کھینچا پھر فرمایا کیا میں تم پر بے عقل لوگوں کا لباس نہیں دیکھتا یہ حدیث طویل ہے ہم نے اس میں یہ مفہوم مختصر کر لیا ہے۔

۶۵۱۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيْ شَيْخٍ الْهُنَائِيِّ قَالَ :كُنْتُ فِيْ مَلَإٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ : أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ ، هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ ؟ قَالَ : قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ :وَأَنَا أَشْهَدُ .

۶۵۱۸: ابو شیخ ہنائی کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی ایک جماعت میں حضرت امیر معاویہ کے پاس تھا آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا انہوں نے کہا جی ہاں اللہ کی قسم۔ آپ نے کہا میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں۔

۶۵۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۶۵۱۹: حجاج نے ہمام سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۶۵۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ ، مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ .

۶۵۲۰: بکر بن عبداللہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشم وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

۶۵۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ، قَالَ ثَنَا يَحْيَی بْنُ حَمْزَةَ ، قَالَ :ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ يَحْيَی بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا حُمْرَانُ ، قَالَ :حَجَّ مُعَاوِيَةُ ، فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ ، أَلَمْ تَسْمَعُوْا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰی عَنْ ثِيَابِ الْحَرِيْرِ ؟ فَقَالُوْا :اللّٰهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ :وَأَنَا أَشْهَدُ .

۶۵۲۱: حمران کہتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے حج کیا اور انصار کی ایک جماعت کو کعبہ میں بلایا اور فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے نہیں سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ریشمی لباس سے منع فرمایا ہے انہوں نے کہا اللہ کی قسم ایسا ہی ہے پھر انہوں نے فرمایا میں بھی اس بات پر گواہ ہوں۔

۶۵۲۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلَى قَالَ :اسْتَسْقَى حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ ، فَرَمَى بِهٖ ثُمَّ قَالَ إِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُهُ عَنْهُ فَأَبَى أَنْ يَنْتَهِيَ ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَقَالَ دَعُوْهُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا ، وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ.

۶۵۲۲: ابن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہؓ نے مدائن میں پانی مانگا ان کے پاس ایک دیہاتی چاندی کے پیالے میں پانی لایا پھر فرمایا میں نے اس کو منع کیا تھا اس نے باز رہنے سے انکار کر دیا جناب رسول اللہ ﷺ نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی پینے سے منع فرمایا ہے اور اسی طرح باریک اور موٹا ریشم پہننے سے اور فرمایا کہ یہ ان کے لئے دنیا میں چھوڑ دو تمہارے لئے آخرت میں ہوں گے۔

۶۵۲۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلَى ، مِثْلَهٗ.

۶۵۲۳: حکم نے ابن ابی لیلیٰ نے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۵۲۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ سَعْدٍ الْجُعْفِيُّ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلَى ، مِثْلَهٗ.

۶۵۲۴: یزید بن ابی زیاد نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۵۲۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الضَّرِيْرُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلَى ، مِثْلَهٗ.

۶۵۲۵: مجاہد نے ابن ابی لیلیٰ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۵۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِيْهَا عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ.

۶۵۲۶: علی بن عبداللہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت معاویہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ریشم اور سونا پہننے سے منع فرمایا۔

۶۵۲۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِی التَّیَّاحِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِی لَیْثٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰی عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ .

۶۵۲۷: بنی لیث کے ایک آدمی نے حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا۔

۶۵۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو التَّیَّاحِ ، عَنْ حَفْصٍ اللَّیْثِیِّ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۵۲۸: حفص لیثی نے حضرت عمران بن حصینؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۵۲۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا عَیَّاشٌ الرَّقَّامُ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰی، قَالَ :ثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ مَطَرٍ عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَیْنِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا أَلْبَسُ الْقَمِیْصَ الْمُکَفَّفَ بِالْحَرِیْرِ وَأَوْمَی الْحَسَنُ اِلٰی جَیْبِ قَمِیْصِهٖ.

۶۵۲۹: حسن نے حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس قمیص کو نہیں پہنتا جس کی آستین ریشم کی بنی ہوئی ہوں اور حسن رحمہ اللہ نے اپنے قمیص کے گریبان کی طرف اشارہ فرمایا۔

تخریج : أبو داؤد فی اللباس باب۸، مسند احمد ۴۴۲/۴۔

۶۵۳۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِیِّ بْنِ أَبِیْ عَقِیْلٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، ح .

۶۵۳۰: عبدالرحمٰن بن زیاد سے شعبہ سے روایت نقل کی ہے۔

۶۵۳۱: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ ، وَوَهْبٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ أَبِی الشَّعْثَاءِ ، عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ سُوَیْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ ، وَالشُّرْبِ فِیْ آنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ .

۶۵۳۱: معاویہ بن سوید نے حضرت باراء بن عازبؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موٹا اور باریک ریشم پہننے اور سونا چاندی کے برتنوں میں پینے کی ممانعت فرمائی۔

تخریج : بخاری فی الاشربہ باب۲۷، ابو داؤد فی الاشربہ باب۱۷، ترمذی فی الاشربہ باب ۱۰، مسند احمد ۹۲/۴۔

۶۵۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ :ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ یَقُوْلُ :قَالَ :مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ

الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا ، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ .

۶۵۳۲: ثابت بنانی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن زبیر کو یہ کہتے سنا کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

تخریج : بخاری فی اللباس باب۲۵، مسلم فی اللباس روایت۱۱، ۲۱، ترمذی فی الادب باب۱، ابن ماجه فی اللباس باب۱۶، مسند احمد ۲۰/۱، ۱۶۶/۲، ۲۳/۳، ۱۵۶/۴، ۳۲۴/۶۔

۶۵۳۳: حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ .ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ دَاوُدَ السَّرَّاجِ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا ، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ وَلَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ يَلْبَسُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ ، وَلَا يَلْبَسُهُ هُوَ .

۶۵۳۳: داؤد سراج نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں نہ پہنے گا اگر چہ وہ جنت میں داخل ہو جائے دوسرے اہل جنت پہنیں گے وہ نہ پہنے گا۔

تخریج : ۳۷/۱، ۳۲۹/۲، ۲۸۱/۳، ۵/۴۔

۶۵۳۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ :قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ .

۶۵۳۴: عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس دنیا میں ریشم پہنے وہ آخرت میں نہ پہنے گا۔

تخریج : ۲۶/۱، ۳۶/۲، ۲۰۹/۳، ۱۰۶، ۱۵۶/۴۔

۶۵۳۵: حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْحَرِيْرِ فَقَالَ :سَمِعْتُ أَنَسًا فَقُلْتُ :عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ :سَدِيْدًا ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۶۵۳۵: شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالعزیز بن صہیب سے ریشم کے متعلق پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا میں نے کہا کیا یہ جناب نبی اکرم ﷺ کی طرف سے ہے انہوں نے کہا درست ہے پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۵۳۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا :شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :كُنَّا

نَتَحَدَّثُ بِذٰلِكَ .

۶۵۳۶: حمید الطویل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ہم اس کو بیان کرتے تھے۔

۶۵۳۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَبَحْرٌ قَالَ يُوْنُسُ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، وَقَالَ بَحْرٌ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ هِشَامَ بْنَ أَبِىْ رُقَيَّةَ اللَّخْمِيَّ حَدَّثَهٗ قَالَ :سَمِعْتُ مَسْلَمَةَ بْنَ مَخْلَدٍ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ أَمَا لَكُمْ فِى الْقُطْنِ ، فِى الْكَتَّانِ ، مَا يُغْنِيكُمْ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ ؟ وَهٰذَا فِيْكُمْ رَجُلٌ ، يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قُمْ يَا عُقْبَةُ . فَقَامَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِى الدُّنْيَا حُرِمَهٗ أَنْ يَلْبَسَهٗ فِى الْآخِرَةِ .

۶۵۳۷: ہشام بن ابی رقیہ لخمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے مسلمہ بن مخلد کو خطبہ دیتے سنا کیا تمہیں کپاس اور کتان فائدہ نہیں دیتے۔ کیا وہ تمہیں ریشم پہننے سے بے نیاز نہیں کرتے تم میں ایسا آدمی ہے جو تمہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اطلاع دیتا ہے اے عقبہ اٹھو! تو حضرت عقبہ بن عامرؓ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں اس کے پہننے سے محروم کر دیا جائے گا۔

تخریج : ۳۷/۱، ۳۹، ۳۳۷، ۲۳/۳، ۶۸۱، ۴۳۰/۶۔

۶۵۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ :حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّ الْوَلِيْدَ ، أَبَا عَمَّارٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أُمَامَةَ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِى الدُّنْيَا اِلَّا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ .

۶۵۳۸: ابو عمار ولید نے ابو امامہؓ سے روایت کی ہے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا دنیا میں ریشم وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

۶۵۳۹: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِى زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ ، أَنَّ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُسَيْنٍ حَدَّثَهٗ قَالَ :حَدَّثَنِىْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِى الدُّنْيَا ، لَمْ يَلْبَسْهُ فِى الْآخِرَةِ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِى الدُّنْيَا ، لَمْ يَشْرَبْهُ فِى الْآخِرَةِ ، وَمَنْ شَرِبَ فِىْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ ، لَمْ يَشْرَبْ بِهِمَا فِى الْآخِرَةِ .ثُمَّ قَالَ لِبَاسُ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَشَرَابُ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَآنِيَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ . فَفِىْ هٰذِهِ الْآثَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ ، النَّهْىُ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ .فَاحْتَمَلَ أَنْ تَكُوْنَ نَسَخَتْ مَا

فِيهِ الْإِبَاحَةُ لِلُبْسِهِ، وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ مَا فِيهِ الْإِبَاحَةُ هُوَ النَّاسِخَ .فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ ؛ لِنَعْلَمَ النَّاسِخَ مِنْ ذٰلِكَ ، مِنَ الْمَنْسُوْخِ

۶۵۳۹: خالد بن عبداللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں نہ پہنے گا اور جس نے دنیا میں شراب پی وہ آخرت میں نہ پیئے گا اور جس نے سونے چاندی کے برتنوں میں پیا وہ آخرت میں ان برتنوں سے نہ پیئے گا۔ پھر ریشم یہ اہل جنت کا لباس اور شراب یہ اہل جنت کا مشروب اور سونے چاندی کے برتن یہ اہل جنت کے برتن ہیں۔ ان آثار متواترہ میں ریشم پہننے کی نفی پائی جاتی ہے اب اس میں دو احتمال ہیں۔ ① پہلے پائی جانے والی اباحت کے لئے یہ ناسخ ہیں۔ ② اباحت ان کی ناسخ ہے اب ناسخ و منسوخ کی پہچان کے لئے غور کیا۔

۶۵۴۰: فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَلَّافُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيْدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ أُكَيْدِرَ دَوْمَةَ ، أَهْدَىٰ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةً مِنْ سُنْدُسٍ ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْهَىٰ عَنِ الْحَرِيْرِ ، فَلَبِسَهَا ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا .فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ ، أَحْسَنُ مِنْ هٰذِهٖ .

۶۵۴۰: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ دومۃ الجندل کے حکمران اکیدر نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا ایک جبہ بھیجا اور یہ ریشم سے ممانعت سے پہلے کی بات ہے پس آپ نے اسے پہنا تو لوگوں نے بہت پسند کیا اور متعجب ہوئے تو آپ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے سعد بن معاذ کے جنتی رومال وہ اس سے بہت زیادہ خوبصورت ہیں۔

تخریج : بخاری فی الهبه باب۲۸' بدء الخلق باب۸' مسلم فی فضائل الصحابه حدیث ۱۲۷' ابو داؤد فی اللباس باب۸' مسند احمد ۲۰۷/۳' ۲۵۱/۲۲۹۔

۶۵۴۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ، أَنَّهٗ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ، وَعَلَيْهِ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ ، فَصَلَّى فِيْهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ، وَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِبَاسُ هٰذِهٖ لِلْمُتَّقِيْنَ .

۶۵۴۱: ابوالخیر کہتے ہیں کہ میں نے عقبہ بن عامر کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن گھر سے باہر تشریف لائے اور آپ نے ریشم کی قبا پہن رکھی تھی پس اس میں نماز ادا فرمائی پھر نماز سے واپس لوٹ کر اس کو اتار دیا اور فرمایا یہ متقین کے لباس کے لائق نہیں۔

تخریج : مسند احمد ١٤٣/٤۔

٦٥٤٢: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ :حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِیْ حَبِيْبٍ وَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

٦٥٤٢: عبدالحمید بن جعفر نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی پھر اپنی اسناد سے اسی طرح ذکر فرمایا۔

٦٥٤٣: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِیْ حَبِيْبٍ ، عَنْ أَبِی الْخَيْرِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهٗ قَالَ : أُهْدِیَ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ ، فَلَبِسَهٗ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ.فَدَلَّتْ هٰذِهِ الْآثَارُ أَنَّ لُبْسَ الْحَرِيْرِ كَانَ مُبَاحًا ، وَأَنَّ النَّهْیَ عَنْ لُبْسِهٖ، كَانَ بَعْدَ إِبَاحَتِهٖ، فَعَلِمْنَا أَنَّ مَا جَاءَ فِی النَّهْیِ عَنْ لُبْسِهٖ، هُوَ النَّاسِخُ لَمَا جَاءَ فِیْ إِبَاحَةِ لُبْسِهٖ. وَهٰذَا أَيْضًا ، قَوْلُ أَبِیْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِیْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، وَأَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ ،

٦٥٤٣: ابوالخیر سے حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو ریشم کی قبا بطور ہدیہ دی گئی پس اس کو پہنا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی۔ یہ آثار دلالت کر رہے ہیں کہ ریشم کا استعمال مباح تھا اور ممانعت اس کی اباحت کے بعد اتری ہے پس اس سے ہمیں یہ معلوم ہوگیا کہ جن روایات میں پہننے کی ممانعت وارد ہے وہ پہننے کے متعلق اباحت کی روایات کے لئے ناسخ ہیں اور یہ بھی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ اور اکثر علماء امت کا قول ہے۔ اس سلسلہ میں صحابہ کرامؓ سے مروی روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب١٦ واللباس باب١٢ مسلم فی اللباس ٢٣ نسائی فی القبلة باب١٩ مسند احمد ١٤٩/٤۔

٦٥٤٤: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَمَّهٗ إِسْمَاعِيْلَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، دَخَلَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَلٰی عُمَرَ ، وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ مِنْ حَرِيْرٍ ، وَقُلْبَانِ مِنْ ذَهَبٍ ، فَشَقَّ الْقَمِيْصَ ، وَفَكَّ الْقُلْبَيْنِ وَقَالَ اذْهَبْ إِلٰی أُمِّكَ .

٦٥٤٤: اسماعیل بن عبدالرحمٰن عبدالرحمٰن کے ساتھ حضرت عمرؓ کی خدمت میں آئے اس وقت وہ ریشم کی قمیص پہنے ہوئے تھا اور سونے کے دو کنگن پہن رکھے تھے حضرت عمرؓ نے قمیص کو چیر دیا اور کنگنوں کو اتار لیا اور فرمایا اپنی ماں کے پاس جاؤ۔

٦٥٤٥: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ ، قَالَ :ثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ :أَتَيْنَا عُمَرَ ، وَعَلَيْنَا مِنْ ثِيَابِ أَهْلِ فَارِسٍ ، أَوْ قَالَ :كِسْرٰی

فَقَالَ بَرَّحَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْوُجُوْهَ فَرَجَعْنَا فَأَلْقَيْنَاهَا ، وَلَبِسْنَا ثِيَابَ الْعَرَبِ ، فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ أَنْتُمْ خَيْرٌ مِنْ قَوْمٍ أَتَوْنِیْ ، وَعَلَيْهِمْ ثِيَابُ قَوْمٍ ، لَوْ رَضِيَهَا اللّٰهُ لَهُمْ ، لَمْ يُلْبِسْهُمْ إِيَّاهَا ، لَا يَصْلُحُ ، أَوْ لَا يَحِلُّ ، إِلَّا أُصْبُعَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا يَعْنِی :الْحَرِيْرَ .

۶۵۴۵: سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے ہم نے فارسیوں کا لباس پہن رکھا تھا یا کسریٰ کے لوگوں کا لباس تھا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان چہروں کو دور کرے۔ ہم نے پلٹ کر ان کپڑوں کو اتار پھینکا اور عرب کا لباس زیب تن کیا پھر ہم ان کی خدمت میں گئے تو آپ نے فرمایا۔ تم ان لوگوں سے بہتر ہو جو میرے پاس آئے انہوں نے دوسری قوم کا لباس پہن رکھا تھا اگر اللہ تعالیٰ اس قوم پر راضی ہوتا تو ان کو یہ لباس نہ پہناتا اور یہ ریشم درست نہیں یا حلال نہیں مگر دو یا تین یا چار انگلیوں کی مقدار۔

۶۵۴۶: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ ، عَنْ أَبِیْ عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ قَالَ :رَأَیْ عَلِيُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ عَلٰی رَجُلٍ ، جُبَّةً فِیْ صَدْرِهِ لَبِنَةً مِنْ دِيْبَاجٍ .فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ مَا هٰذَا الشَّیْءُ الَّذِیْ تَحْتَ لِحْيَتِكَ ؟ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ :إِنَّمَا يَعْنِیْ ، الدِّيْبَاجَ .

۶۵۴۶: ابو عمرو شیبانی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی ایسا جبہ پہنے ہوئے پایا جس کے گریبان میں ریشم لگا تھا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تمہاری داڑھی کے نیچے کیا ہے؟ آدمی دیکھنے لگا تو دوسرے آدمی نے اسے کہا ان کی مراد یہ ریشم ہے۔

۶۵۴۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ :اسْتَأْذَنَ سَعْدُ بْنُ أَبِیْ وَقَّاصٍ ، عَلَی ابْنِ عَامِرٍ ، وَتَحْتَهٗ مَرَافِقُ مِنْ حَرِيْرٍ ، فَأَمَرَ بِهَا فَرُفِعَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدٌ ، وَعَلَيْهِ مِطْرَفٌ ، شَطْرُهٗ حَرِيْرٌ .فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَامِرٍ :يَا أَبَا إِسْحَاقَ ، ، اسْتَأْذَنْتَ عَلَيَّ وَتَحْتِي مَرَافِقُ مِنْ حَرِيْرٍ ، فَأَمَرْتُ بِهَا فَرُفِعَتْ .فَقَالَ :نِعْمَ الرَّجُلُ أَنْتَ ، يَا ابْنَ عَامِرٍ ، إِنْ لَمْ تَكُنْ مِنَ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِیْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ؛ لَأَنْ أَضْطَجِعَ عَلٰی جَمْرِ الْغَضَاءِ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَضْطَجِعَ عَلٰی مَرَافِقِ حَرِيْرٍ . قَالَ فَهٰذَا عَلَيْكَ مِطْرَفٌ ، شَطْرُهٗ خَزٌّ ، وَشَطْرُهٗ حَرِيْرٌ قَالَ :إِنَّمَا يَلِیْ جِلْدِی مِنْهُ الْخَزُّ .

۶۵۴۷: صفوان بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ابن عامر رضی اللہ عنہ کے ہاں آنے کی اجازت طلب کی ان کے نیچے ریشمی گدے تھے انہوں نے ان کو اٹھانے کا حکم دیا حضرت سعدؓ ان کے ہاں آئے تو

انہوں نے ایک چادر پہن رکھی تھی جس کی ایک جانب ریشم کی تھی ان کو ابن عامرؓ نے کہا اے ابواسحاق! آپ نے جب اجازت طلب کی تو میرے نیچے ریشمی گدا تھا میں نے ان کو اٹھانے کا حکم دیا تو وہ اٹھا لئے گئے۔ تو انہوں نے کہا اے ابن عامر! تم خوب آدمی ہوا گر تو ان لوگوں سے نہ ہو جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اذهبتم طيباتكم في حياتكم الدنيا" (الاحقاف: ۲۰) کیونکہ غضباء نام درخت کے انگاروں پر لوٹنا مجھے ریشمی گدے پر لیٹنے کی بنسبت زیادہ پسند ہے۔ تو ابن عامرؓ کہنے لگے یہ تم نے چادر اوڑھ رکھی ہے جس کی ایک جانب ریشم کی ہے اور ایک جانب اون اور ریشم کی ہے تو وہ کہنے لگے میری جلد ریشم سے ملاصق ہے۔

۶۵۴۸: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ :أَرَأَيْتُ هٰذَا الَّذِيْ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْحَرِيْرِ ، أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ وَجَدْتَهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ .قَالَ :مَا وَجَدْتُهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ، وَلَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلٰكِنِّيْ رَأَيْتُ أَهْلَ الْإِسْلَامِ يَكْرَهُوْنَهُ.

۶۵۴۸: طلق بن حبیب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہا اس ریشم سے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں کیا اس کے متعلق آپ نے کوئی چیز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے یا کتاب اللہ میں کوئی چیز پائی ہے۔ انہوں نے کہا میں نے نہ تو قرآن مجید میں اسکے متعلق پایا اور نہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا۔ لیکن میں نے اہل اسلام (صحابہ کرام) کو اس سے نفرت کرتے پایا۔

۶۵۴۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْخَصِيْبِ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :لَا أَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عُمَرَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ :اِنَّ ثِيَابَنَا هٰذِهٖ، يُخَالِطُهَا الْحَرِيْرُ .قَالَ : دَعُوْهُ ، قَلِيْلَهُ وَكَثِيْرَهُ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ اِلٰى أَنَّ مَا حَرُمَ مِنْ ذٰلِكَ ، فَقَدْ دَخَلَ فِيْهِ النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ جَمِيْعًا ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا ، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ وَلَمْ يَخُصَّ فِيْ ذٰلِكَ الرِّجَالَ دُوْنَ النِّسَاءِ .قَالُوْا :قَدْ رَأَيْنَا آنِيَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، حُرِّمَتْ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ ، ؛ لِأَنَّهَا آنِيَاتُ الْكُفَّارِ ، فَاسْتَوَى فِيْ ذٰلِكَ النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ .فَكَذٰلِكَ الْحَرِيْرُ ، لَمَّا حَرُمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ ؛ لِأَنَّهُ لِبَاسُ الْكُفَّارِ ، اسْتَوَى فِيْهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَى مَنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ ، أَنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْ لُبْسِ الثِّيَابِ الْمُصَبَّغَاتِ ، وَقِيْلَ :اِنَّهَا لِبَاسُ الْكُفَّارِ . وَرُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ ،

۶۵۴۹: حسن کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بطحاء میں داخل ہوئے تو ان کو ایک آدمی نے کہا ہمارے یہ کپڑے ریشم ملے ہوئے ہیں آپ نے فرمایا اس کے قلیل وکثیر کو چھوڑ دو۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: بعض لوگ تو ادھر چلے گئے کہ مرد و عورتیں سب پر ریشم حرام ہے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے قول کو دلیل بنایا ہے ''من لبسه في الدنيا يلبسه في الآخره'' اس میں مردوں اور عورتوں میں سے کسی کی تخصیص نہیں ہے۔ اس کی مزید دلیل یہ ہے کہ سونے چاندی کے برتن مسلمانوں پر حرام ہیں کیونکہ وہ کفار کے برتن ہیں اس میں مردوں اور عورتوں کا کوئی فرق نہیں اسی طرح ریشم جب مسلمانوں کے لئے حرام ہے کیونکہ وہ کفار کا لباس ہے تو اس میں مردوں اور عورتوں کا حکم برابر ہے۔ ان کو جواب میں کہا جائے گا کہ رنگین کپڑوں کے پہننے کی ممانعت ہے اور ان کو کفار کا لباس قرار دیا گیا اور اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ سے مندرجہ ذیل روایات وارد ہیں۔ اب ہم غور کرتے ہیں کہ کیا ثیاب کفار ہونے کی علت کی وجہ سے ان کپڑوں کا عورتوں کو پہننا حرام ہے یا نہیں۔ (روایات ملاحظہ ہوں)

۶۵۵۰: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ قَالَ هٰذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ ، فَلَا تَلْبَسْهَا .

۶۵۵۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان پر زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے دیکھے تو فرمایا یہ کفار کے کپڑے ہیں ان کو مت پہنو۔

۶۵۵۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْخَزَّازُ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ الثِّيَابَ الْمُصَبَّغَةَ ، ثِيَابُ الْكُفَّارِ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، هَلْ حَرُمَ لُبْسُهَا لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ ، عَلَى النِّسَاءِ أَمْ لَا ؟ فَاِذَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَدْ.

۶۵۵۱: یحییٰ نے بھی اپنی اسناد سے اس کی مثل ذکر کیا ہے اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ رنگے ہوئے کپڑے کفار کے کپڑے ہیں اب ہم غور کرتے ہیں کہ آیا اس علت کی وجہ سے ان کپڑوں کا عورتوں کے لئے بھی پہننا حرام ہے یا نہیں؟

۶۵۵۲: حَدَّثَنَا ، قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ ، قَالَ :ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ ، عَنْ زِيَادٍ النُّمَيْرِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ مُعَصْفَرٌ فَقَالَ لَهٗ لَوْ أَنَّ ثَوْبَكَ

هٰذَا كَانَ فِيْ تَنُّوْرٍ ، لَكَانَ خَيْرًا لَكَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ فَجَعَلَهُ تَحْتَ الْقِدْرِ ، أَوْ فِي التَّنُّوْرِ ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا فَعَلَ ثَوْبُكَ ؟ قَالَ :صَنَعْتُ بِهٖ مَا أَمَرْتَنِي .فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بِهٰذَا أَمَرْتُكَ ، أَوَلَا أَلْقَيْتَهُ عَلَى بَعْضِ نِسَائِكَ ؟ .فَكَانَ ذٰلِكَ التَّحْرِيْمُ عَلَى الرِّجَالِ ، دُوْنَ النِّسَاءِ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

۶۵۵۲: زیاد نمیری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے زعفرانی رنگ کے کپڑے پہن رکھے تھے آپ نے اسے فرمایا اگر تمہارے یہ کپڑے تمہارے جسم کی بجائے تنور میں ڈالے جائیں تو تمہارے حق میں یہ بہتر تھا وہ شخص گیا اور اس نے اپنے کپڑوں کو ہنڈیا کے نیچے یا تنور میں ڈال دیا اور پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا تیرے کپڑوں کا کیا بنا؟ اس نے کہا میں نے ان کا وہی علاج کیا جو آپ نے بتلایا تھا تو اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں اس بات کا حکم تو نہ دیا تھا تو نے اس کو اپنے گھر کی کسی عورت پر کیوں نہ ڈالا۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ تحریم مردوں کے لئے تھی نہ کہ عورتوں کے لئے۔ دیگر صحابہ کرام سے بھی اس سلسلہ میں روایات مروی ہیں۔

۶۵۵۳: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ ، عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، قَالَ :ثَنَا بُنْدَارٌ ، قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِي ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ أَبِيْ مَعْشَرٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ ، فَرَأَيْتُ عَلَيْهَا ثِيَابًا مُصَبَّغَةً .

۶۵۵۳: ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا میں نے ان کو رنگین کپڑے پہنے ہوئے پایا۔

۶۵۵۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ :كَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ ، وَعَائِشَةُ ، وَأُمُّ حَبِيْبَةَ ، يَلْبَسْنَ الْمُعَصْفَرَاتِ .

۶۵۵۴: موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ، عائشہ، ام حبیبہ رضی اللہ عنہم زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے استعمال فرماتی تھیں۔

۶۵۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ لِأَهْلِهٖ :لَا تَلْبَسُوْا ثِيَابَ الطِّيْبِ ، وَتَلْبَسُوْا الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ مِنْ غَيْرِ الطِّيْبِ .

۶۵۵۵: ابوالزبیر کہتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ وہ اپنے گھر والوں کو فرما رہے تھے خوشبودار کپڑے مت استعمال کرو اور خوشبو کے بغیر زعفرانی کپڑے پہنو۔

۶۵۵۶: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ ، بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ' عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهَا كَانَتْ تَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَاتِ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ ، لَيْسَ فِيهِنَّ زَعْفَرَانٌ .

۶۵۵۶: عروہ اپنے والد سے انہوں نے حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے نقل کیا کہ وہ زعفرانی کپڑے پہنے ہوئے تھیں جبکہ وہ حالت احرام میں تھیں ان کپڑوں میں زعفران کا اثر نہ تھا۔

تخريج : مالك في الحج ۱۱۔

۶۵۵۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ أَنَّهَا قَالَتْ :مَا رَأَيْتُ أَسْمَاءَ لَبِسَتْ إِلَّا الْمُعَصْفَرَ ، حَتّٰى لَقِيَتِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ، وَإِنْ كَانَتْ لَتَلْبَسُ -الثَّوْبَ يَقُومُ قِيَامًا مِنَ الْعُصْفُرِ .فَمَا يُنْكِرُوْنَ أَنْ يَكُوْنَ الْحَرِيْرُ -كَذٰلِكَ ، فَيَكُوْنُ لُبْسُهُ مَكْرُوْهًا لِلرِّجَالِ ، غَيْرَ مَكْرُوْهٍ لِلنِّسَاءِ .فَإِنْ قَالُوْا لَنَا :فَلِمَ لَا تُشَبِّهُوْنَ حُكْمَ لِبَاسِ الْحَرِيْرِ فِي هٰذَا الْبَابِ ، بِحُكْمِ اسْتِعْمَالِ آنِيَةِ -الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ؟ قِيلَ لَهُمْ :؛ لِأَنَّ الثِّيَابَ الْمُصَبَّغَةَ هِيَ مِنَ اللِّبَاسِ ، وَكَذٰلِكَ ثِيَابُ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ ، وَالذَّهَبُ -وَالْفِضَّةُ ، هُمَا مِنَ الْأَوَانِيْ، وَاللِّبَاسُ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ أَشْبَهُ مِنْهُ بِالْآنِيَةِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

۶۵۵۷: فاطمہ بنت منذر کہتی ہیں کہ میں نے اسماء کو ہمیشہ زعفرانی رنگ کے لباس میں دیکھا یہاں تک کہ ان کی وفات ہوئی اور اگر وہ دوسرا کپڑا پہنتی تو وہ وہی ہوتا جو زعفرانی رنگ کے قائم مقام ہوتا۔ پس یہ فریق ریشم کو عورتوں کے حق میں کیونکر اس طرح نہیں سمجھتے کہ اس کا پہننا مردوں کے لئے مکروہ اور عورتوں کے لئے مکروہ نہ ہو۔ اگر کوئی معترض کہے کہ آپ لوگ ریشمی لباس کو زعفرانی لباس سے مشابہت دینے کو تیار ہیں مگر سونے چاندی کے برتنوں سے کیونکر تشبیہ نہیں دیتے تو اس کے جواب میں کہا جائے گا' لباس کو لباس سے مشابہت مناسب ہوگی یا اس چیز سے جو برتنوں اور لباس دونوں سے متعلق ہے اس کا بڑا حصہ تو برتنوں سے مشابہت رکھتا ہے پس مشابہت کامل تو لباس کو لباس سے ہوگی (واللہ اعلم) یہ قول امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا ہے۔ جناب نبی اکرم ﷺ سے بھی یہ منقول ہے (ملاحظہ ہو)

یہ قول امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا ہے۔ جناب نبی اکرم ﷺ سے بھی یہ منقول ہے (ملاحظہ ہو)

۶۵۵۸: مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ ، عَنْ أَبِي الصَّعْبَةِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهُ أَفْلَحُ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ

أَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ : اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَخَذَ حَرِيْرًا فِيْ يَمِيْنِهٖ، وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِيْ يَسَارِهٖ، ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ أُمَّتِيْ .

۶۵۵۸: ابن زریر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کو اپنے دائیں جانب رکھا اور سونے کو پکڑ کر بائیں طرف رکھا پھر فرمایا یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی اللباس باب ۱۰' ترمذی فی اللباس باب ۱' نسائی فی الزینہ باب ۴۰' ابن ماجہ فی اللباس باب ۱۹'۔

۶۵۵۹: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ ، عَنْ أَبِيْ أَفْلَحَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۵۵۹: عبداللہ بن زریر غافقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۵۶۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ الْقُرَشِيِّ ، عَنْ أَبِيْ عَلِي الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَيْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَفِيْ اِحْدٰى يَدَيْهِ ذَهَبٌ ، وَفِي الْأُخْرٰى حَرِيْرٌ ، فَقَالَ هٰذَانِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ أُمَّتِيْ وَحِلٌّ لِاِنَاثِهَا .

۶۵۶۰: عبداللہ بن زریر غافقی کہتے ہیں کہ میں نے جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ کے ایک ہاتھ میں سونا اور دوسرے ہاتھ میں ریشم تھا اور فرمایا یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لئے حرام اور عورتوں کے لیے حلال ہیں۔

۶۵۶۱: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ أَنَّ عَبْدَ الْعَزِيْزِ بْنَ أَبِي الصَّعْبَةِ الْقُرَشِيَّ حَدَّثَهٗ ، ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۵۶۱: ابوحبیب کہتے ہیں کہ عبدالعزیز بن ابی الصعبہ قرشی نے مجھے بیان کیا پھر اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۵۶۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۵۶۲: عبدالرحمن بن رافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۵۶۳: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ ، وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا :ثَنَا الْمُقْرِءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۵۶۳: عبدالرحمٰن بن زیاد المقرئی نے اپنی سند سے روایت بیان کی ہے۔

۶۵۶۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ عِمْرَانَ ، وَابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، وَعَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَأَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِیُّ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالُوْا :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِیُّ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِیْ عَرُوْبَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ ثَابِتُ بْنُ أَرْقَمَ ، قَالَ :حَدَّثَتْنِیْ عَمَّتِی أُنَيْسَةُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، عَنْ أَبِيهَا ، زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ وَزَادَ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ :اِنَّكَ لَتَقُوْلُ هٰذَا، وَهٰذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ يَنْهٰى عَنْهُ، قَالَتْ :وَكَانَ فِیْ يَدِی قُلْبَانِ مِنْ ذَهَبٍ ، فَقَالَ ضَعِيهِمَا وَرَكِبَ حُمَيِّرًا لَهٗ، فَانْطَلَقَ ثُمَّ رَجَعَ ، فَقَالَ أَعِيْدِيهِمَا فَقَدْ سَأَلْتُهٗ، فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهٖ .

۶۵۶۴: انیسہ بنت زید بن ارقم نے اپنے والد زید بن ارقمؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے اور علی بن عبدالرحمٰن کی روایت یہ اضافہ ہے کہ تم یہ کہتے ہو اور یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس سے منع کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن تھے تو انہوں نے کہا ان دونوں کو اتار کر رکھ دو اور اپنے گدھے پر سوار ہو کر گئے پھر واپس لوٹے اور کہنے لگے ان دونوں کو دوبارہ پہن لو۔ میں نے ان سے سوال کیا ہے تو انہوں نے فرمایا۔ ان کے پہننے میں کچھ حرج نہیں ہے۔

۶۵۶۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْيَمَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ :حَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ ثَوْبَانَ ، وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِیْ رُقَيَّةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ مَسْلَمَةَ بْنَ مَخْلَدٍ يَقُوْلُ لِعُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قُمْ ، فَحَدِّثْ النَّاسَ بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِی :فَقَامَ عُقْبَةُ فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَذِبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ . وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَرِيْرُ وَالذَّهَبُ ، حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ أُمَّتِی ، حِلٌّ لِاِنَاثِهِمْ .

۶۵۶۵: ہشام بن ابی رقیہ کہتے ہیں کہ میں نے مسلمہ بن مخلد سے پوچھا وہ عقبہ بن عامرؓ کو کہہ رہے تھے اٹھو! اور لوگوں کو وہ بات بتلاؤ جو تم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے چنانچہ عقبہ کھڑے ہو کر کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے اور میں نے جناب

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے ریشم اور سونا یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام اور ان کی عورتوں پر حلال ہیں۔

۶۵۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ الْأَنْمَاطِيُّ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ ، عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْحَرِيْرُ وَالذَّهَبُ ، حَلَالٌ لِإِنَاثِ أُمَّتِي ، حَرَامٌ عَلَى ذُكُوْرِهَا .

۶۵۶۶: سعید بن ابی ہند نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا ہے سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لئے حلال اور اس کے مردوں کے لئے حرام ہے۔

۶۵۶۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ. فَبَيَّنَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، مَنْ قَصَدَ إِلَيْهِ بِالنَّهْيِ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ ، وَأَنَّهُمْ الرِّجَالُ دُوْنَ النِّسَاءِ .فَقَالَ الْآخَرُوْنَ :فَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا جَعَلَا قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا ، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ .وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ ،

۶۵۶۷: سعید بن ابی ہند نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابوموسیٰ ؓ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ان آثار سے یہ بات واضح ہوگئی کہ پہلے آثار میں ممانعت سے مقصود مرد ہیں عورتیں شامل نہیں ہیں۔حضرت ابن عمر ؓ اور ابن الزبیرؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد "من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرہ" کو مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے عام قرار دیا ہے۔چنانچہ دلیل میں روایات ذکر کی گئی ہیں۔

۶۵۶۸: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ قَالَ :سَأَلَتِ امْرَأَةٌ ابْنَ عُمَرَ قَالَتْ :أَتَحَلَّى بِالذَّهَبِ ؟ .قَالَ :نَعَمْ ، قَالَتْ :فَمَا تَقُوْلُ لِيْ فِي الْحَرِيْرِ ؟ قَالَ :يُكْرَهُ ذٰلِكَ ، قَالَتْ :مَا يُكْرَهُ؟ أَخْبِرْنِيْ، أَحَلَالٌ هُوَ ، أَمْ حَرَامٌ ؟ قَالَ :كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا ، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ .

۶۵۶۸: یوسف بن ماہک کہتے ہیں کہ ایک عورت نے ابن عمر ؓ سے دریافت کیا کہ کیا سونے کے زیور میں

پہن لوں؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں اس نے پوچھا۔ آپ ریشم کے متعلق کیا فرماتے ہیں فرمایا یہ مکروہ ہے۔ اس نے پوچھا مکروہ کیا ہوتا ہے آپ مجھے بتلائیں کہ آیا حلال ہے یا حرام ہے؟ کہنے لگے ہم بات کرتے تھے کہ جس نے اس کو دنیا میں پہنا وہ اس کو آخرت میں نہ پہنے گا۔

۶۵۶۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْهُ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ ، فَكَرِهَهُ .فَقَالَتْ :وَلِمَ ؟ فَقَالَ لَهَا :أَمَا إِذْ أَبَيْتِ فَسَأُخْبِرُكِ ، كُنَّا نَقُوْلُ ، مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا ، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ .

۶۵۶۹: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے ریشم پہننے سے متعلق ان سے سوال کیا تو انہوں نے اس کو ناپسند و مکروہ قرار دیا تو اس عورت نے کہا اس کی کیا وجہ ہے تو فرمایا اگر تو اس کا انکار کرتی ہے تو میں تمہیں بتلاتا ہوں ہم یہ کہا کرتے تھے جس نے اس کو دنیا میں پہنا وہ اس کو آخرت میں نہ پہنے گا۔

۶۵۷۰: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ ذُبْيَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، لَا تُلْبِسُوْا نِسَاءَ كُمُ الْحَرِيْرَ ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا ، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ . قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ :وَأَنَا أَقُوْلُ ، مَنْ لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ ، لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ ، لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ .

۶۵۷۰: ابو دینار کہتے ہیں کہ میں نے ابن الزبیر رضی اللہ عنہ خطبہ دیتے سنا۔ کہ اے لوگو! تم لوگوں کو ریشم مت پہناؤ۔ میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا کہ جس نے ریشم کو دنیا میں پہنا وہ آخرت میں نہ پہنے گا۔ ابن الزبیر کہنے لگے میں کہتا ہوں جس نے اس کو آخرت میں نہ پہنا وہ جنت میں نہ جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''ولباسھم فیھا حریر'' (الحج۔۲۳)

۶۵۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ، وَهُوَ يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَلْبَسُوْا الْحَرِيْرَ وَلَا تُلْبِسُوْهُ نِسَاءَ كُمْ وَلَا أَبْنَاءَ كُمْ ، فَإِنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا ، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ . وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

۶۵۷۱: ازرق بن قیس حارثی کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو ترویہ کے دن خطبہ دیتے سنا۔ اے لوگو! تم ریشم نہ پہنو! اور نہ تم اپنی عورتوں اور بچوں کو پہناؤ۔ اس لئے کہ جس نے اس کو دنیا میں پہنا وہ آخرت میں نہ پہنے گا۔

مزید اس سلسلہ کی روایات:

انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایات بھی نقل کی ہیں۔

۶۵۷۲: مَا حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، أَنَّ أَبَا عُشَانَةَ الْمَعَافِرِيَّ حَدَّثَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَهُ الْحِلْيَةَ وَالْحَرِيْرَ ، وَيَقُوْلُ إِنْ كُنْتُنَّ تُحْبِبْنَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيْرَهَا ، فَلَا تَلْبَسْنَهَا فِي الدُّنْيَا . قِيْلَ لَهُمْ :أَمَّا قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا ، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ فَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِهِ الرِّجَالَ خَاصَّةً ، وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِهِ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ .وَمَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيْثِ عَلِي ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، وَأَبِيْ مُوْسَى ، يُخْبِرُوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِهِ الرِّجَالَ ، دُوْنَ النِّسَاءِ ، فَهُوَ أَوْلَى .وَهٰذَا الْمَعْنَى أَوْلَى أَنْ يُحْمَلَ عَلَيْهِ وَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، حَتّٰى لَا يُضَادَّ مَا ذَكَرْنَا قَبْلَهُ.وَلَئِنْ كَانَ مَا ذَكَرُوْهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ فِيْ ذٰلِكَ ، حُجَّةً ، فَإِنَّ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْ عَلِيْ مِمَّا يُخَالِفُ ذٰلِكَ ، أَحْرَى بِأَنْ يَكُوْنَ حُجَّةً .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ هٰذَا أَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، خِلَافُ ذٰلِكَ .

۶۵۷۲: ابوعشانہ معافری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ جہنی کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ خبر دیتے سنا کہ آپ اپنے اہل کو زیور وریشم سے منع فرماتے اور فرماتے اگر تم جنت کا زیور وریشم پسند کرتی ہو۔تو اس کو دنیا میں مت پہنو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول "من لبسه فی الدنیا"......اس سے مراد فقط مرد بھی ہو سکتے ہیں۔ ◼ مراد بقول تمہارے مرد وعورتیں دونوں ہوں اور ہم نے حضرت علی' ابن عمر' زید بن ارقم' ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم کی روایات ذکر کی ہیں انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ اس سے مراد مرد ہیں عورتیں نہیں۔پس یہ احتمال متعین ہوا۔ یہ مطلب لینے سے دونوں روایات میں تضاد نہ رہے گا۔ اگر ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن زبیرؓ کی بات کو وہ حجت قرار دیتے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ان سے بڑھ کر حجت ہے اور اب تو فیصلہ ہی ہو گیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے قول کے خلاف اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی حمایت میں نقل کیا ہے۔

تخریج : نسائی فی الزینہ باب ۳۹۔

۶۵۷۳: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَا :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ :ثَنَا أَبِيْ، قَالَ : سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : رَأَىْ عُمَرُ عُطَارِدَ التَّمِيْمِيَّ يُقِيْمُ فِي السُّوْقِ حُلَّةً سِيَرَاءَ

.فَقَالَ عُمَرُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ اشْتَرَيْتَهَا لِوَفْدِ الْعَرَبِ ، اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ ؟ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا ، مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْآخِرَةِ .فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلَلٍ سِيَرَاءَ ، فَبَعَثَ اِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ ، وَاِلَى اُسَامَةَ بِحُلَّةٍ ، وَأَعْطَى عَلِيًّا حُلَّةً فَأَمَرَهٗ أَنْ يَشُقَّهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِهٖ. قَالَ :وَرَاحَ اُسَامَةُ بِحُلَّتِهٖ، فَنَظَرَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرًا ، عَرَفَ أَنَّهٗ كَرِهَ مَا صَنَعَ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ أَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا ، اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَشُقَّهَا خُمُرًا ، بَيْنَ نِسَائِكَ .

۶۵۷۳: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے جناب عمر رضی اللہ عنہ نے عطارد تمیمی کو دیکھا کہ ایک ریشمی دھاری دار جوڑے کی قیمت لگا رہا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ اس کو عرب کے وفود کی آمد پر پہننے کے لئے خرید لیں تو مناسب ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا میں تو وہ ریشم پہنتا ہے جس کا آخرت میں حصہ نہیں ہے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں دھاری دار ریشمی جوڑے آئے تو آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کی طرف ایک جوڑا اور ایک جوڑا اسامہ کو اور ایک جوڑا علی رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمایا اور ان کو حکم دیا کہ وہ عورتوں کے مابین دوپٹے کے لئے کاٹ کر دے دیں۔ راوی کہتے ہیں کہ اسامہ اپنا جوڑا لے کر جانے لگے تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف اس طرح دیکھا گویا انہوں نے ان کے اس عمل کو ناپسند کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجا کہ تم اسے پہنو بلکہ اس لئے بھیجا ہے کہ اسے پھاڑ کر عورتوں کے دوپٹے بنالو۔

۶۵۷۴: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَ :ثَنَا :سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ مُوْسَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : أَبْصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ عَلَى عُطَارِدَ ، فَكَرِهَهَا لَهٗ، وَنَهَاهُ عَنْهَا ، ثُمَّ اِنَّهٗ كَسَا عُمَرَ مِثْلَهَا .فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدَ مَا قُلْتَ ، وَتَكْسُوْنِيْ هٰذِهٖ. ؟ فَقَالَ لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا ، اِنَّمَا أَعْطَيْتُكَهَا ، لِتُلْبِسَهَا النِّسَاءَ .فَأَخْبَرَ ابْنُ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ قَوْلَهٗ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرُ فِي الدُّنْيَا ، مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ اِنَّمَا قَصَدَ بِهِ الرِّجَالَ دُوْنَ النِّسَاءِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۵۷۴: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطارد پر ایک دھاری دار جوڑا دیکھا آپ نے وہ ان کے لئے ناپسند کیا اور آئندہ ان کو اس سے منع کر دیا پھر آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی طرح کا کپڑا عنایت فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے عطارد کو اس سے منع فرمایا اور مجھے عنایت فرما

رہے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا یہ میں نے تمہیں خود پہننے کو نہیں دیا بلکہ تمہیں اس لئے دیا ہے تاکہ تم اپنی عورتوں کو پہناؤ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت میں بتلا دیا کہ "انما یلبس الحریر" (الحدیث) اس سے مراد مرد ہیں عورتیں اس میں شامل نہیں اور یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری فی الجمعہ باب۷' والھبہ باب۲۹' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۲۱۳' واللباس باب۷' نسائی فی الجمعہ باب۱۱' والزینہ باب۸۲' مالک فی اللبس ۱۸' مسند احمد ۹۲/۱۔

روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ:

۶۵۷۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثنَا :يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ :ثنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِيْ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ عَلِي ، أَنَّ أُكَيْدِرَ دَوْمَةَ ، أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَ حَرِيْرٍ فَأَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَقَالَ اُشْقُقْهُ خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ . وَرُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ فِيْ ذٰلِكَ ،

۶۵۷۵: ابو صالح حنفی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ دومہ کے حکمران اکیدر نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ریشم کا ایک کپڑا بھیجا آپ نے وہ علی رضی اللہ عنہ کو دیا اور فرمایا اس کو کاٹ کر اپنے ہاں عورتوں کے دوپٹے بناؤ۔

۶۵۷۶: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَا :ثنَا أَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ ، قَالَ :ثنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِيْ عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ الْحَنَفِيَّ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ أُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ مِنْ حَرِيْرٍ ، فَبَعَثَ بِهَا اِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا ، فَرَأَيْتُ الْكَرَاهَةَ فِيْ وَجْهِهٖ، فَأَطَرْتُهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِي .

۶۵۷۶: ابو صالح حنفی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دھاری دار ریشمی جوڑا ہدیہ میں لایا گیا آپ نے وہ میری طرف بھیجا میں نے اسے پہن لیا تو میں نے آپ کے چہرہ مبارک پر ناپسندیدگی کے آثار محسوس کئے۔ میں اس کو کاٹ کر اپنے ہاں عورتوں کے دوپٹے بنا دیئے۔

۶۵۷۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ عَوْنٍ ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۵۷۷: ابو عون نے محمد بن عبداللہ سے انہوں نے پھر اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۵۷۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ :ثنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ

زید بن وہب عن علی فذکر مثلہ

٦٥٧٨: زید بن وہب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

٦٥٧٩: حدثنا یونس قال: ثنا عبد اللہ بن یوسف قال: ثنا اللیث عن یزید بن أبی حبیب أن إبراهیم بن عبد اللہ بن حنین حدثه: أن أباه حدثه: أنه سمع علی بن أبی طالب یقول: کسانی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حلة سیراء فرحت فیها. فقال لی: یا علی، إنی لم أکسکها لتلبسها. فرجعت إلی فاطمة رضی اللہ عنها فأعطیتها طرفها، کأنها تطوی معی فشققتها، فقالت: تربت یداک یا ابن أبی طالب، ماذا جئت به؟ قلت: نهانی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم أن ألبسها فالبسیها واکسی نساءک.

٦٥٧٩: ابراہیم بن عبداللہ بن حنین نے اپنے والد سے نقل کیا کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک دھاری دار جوڑا عنایت فرمایا میں بہت خوش ہوا تو آپ نے مجھے فرمایا اے علی! یہ میں نے تجھے پہننے کو نہیں دیا۔ پس میں حضرت فاطمہ کے پاس لوٹ کر آیا میں نے اس کا ایک کنارہ حضرت فاطمہ کو پکڑا دیا گویا یہ اس کو میرے ساتھ لپیٹتی تھیں پھر میں نے اس کو پھاڑ دیا انہوں نے کہا اے ابوطالب کے بیٹے! تیرے ہاتھ خاک ہو۔ تم کیا لائے ہو۔ میں نے کہا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کو پہننے سے منع فرمایا پس تم عورتیں اس کو پہنو اور دوسری عورتوں کو پہناؤ۔

تخریج: بخاری فی اللباس باب ٣٠، مسلم فی اللباس ١٩، مسند احمد ١/٩٦۔

٦٥٨٠: حدثنا أحمد بن داود قال: ثنا یعقوب بن حمید قال: ثنا عمران بن عیینة عن یزید بن أبی زیاد، عن أبی فاختة، عن جعدة، عن علی قال: أهدی أمیر أذربیجان إلی النبی صلی اللہ علیه وسلم حلة مسیرة بحریر، إما سداها، وإما لحمتها، فبعث بها إلی فأتیته، فقلت: یا رسول اللہ، ألبسها؟ قال: لا، أکره لک ما أکره لنفسی، ولکن اجعلها خمرا بین الفواطم. قال: فقطعت منها أربعة أخمرة، خمارا لفاطمة بنت أسد بن هاشم أم علی بن أبی طالب، وخمارا لفاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم، وخمارا لفاطمة بنت حمزة بن عبد المطلب، وخمارا لفاطمة أخری قد نسیتها.

٦٥٨٠: جعدہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ آذربائیجان کے حاکم نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک جوڑا بھیجا جس میں ریشم تھا یعنی اس کا تانا یا بانا ریشم کا تھا یا اس کا تانا ریشم یا بانا ریشم کا تھا۔ آپ نے وہ میری طرف

۶۵۸۳: زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ام کلثوم کے پاس میں نے ایک دھاری دار ریشمی چادر دیکھی۔

تخریج : بخاری فی اللباس باب ۳۰' ابو داؤد فی اللباس باب ۱۱' نسائی فی الزینہ باب ۸۳' ابن ماجہ فی اللباس باب ۱۹۔

۶۵۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، مِثْلَهُ.

۶۵۸۴: زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۵۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْسُفَ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ وَمَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ مِثْلَهُ.

۶۵۸۵: زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۵۸۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ ، وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ، قَالَ :ثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، مِثْلَهُ. قَالَ :قَالَ وَالسِّيَرَاءُ الْمُضَلَّعُ بِالْقَزِّ .

۶۵۸۶: زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ زہری کہتے ہیں کہ سیراء سے مراد ایسی چادر ہے جس کے کناروں پر ریشم لگا ہو۔

۶۵۸۷: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى زَيْنَبَ ، بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بُرْدًا سِيَرَاءَ مِنْ حَرِيْرٍ .فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ ، مِمَّا قَدَّمْنَا فِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّظَرِ ، إِبَاحَةُ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِلنِّسَاءِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .

۶۵۸۷: زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک دھاری دار ریشمی کناروں والی چادر دیکھی۔ ان روایات سے وہ بات ثابت ہوئی ہے جو ہم نظر سے ثابت کر چکے کہ عورتوں کے لئے ریشمی لباس پہننا جائز ہے یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : نسائی فی الزینہ باب ۸۳۔

عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے تصدیق مزید:

۶۵۸۸: وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ :ثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، نَزَعَ الْحَرِيْرَ عَنِ الْغُلَامِ ، وَتَرَكَهُ عَلَى الْجَوَارِي

.قَالَ مِسْعَرٌ :وَسَأَلْتُ عَنْهُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ ، فَلَمْ يَعْرِفْهُ .

۶۵۸۸: عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لڑکے سے ریشم کو اتار دیا اور بچیوں پر ریشم کو چھوڑ دیا۔ مسعر راوی کہتے ہیں کہ میں نے عمرو سے پوچھا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس باب میں اس قول کو دلائل سے ثابت کیا ہے کہ سونا چاندی' اور ریشم عورتوں کے لئے پہننا جائز ہے مردوں کے لئے ناجائز ہے البتہ سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال دونوں کے لئے حرام ہے۔ (واللہ اعلم)

بَابُ الثَّوْبِ يَكُوْنُ فِيهِ عَلَمُ الْحَرِيْرِ أَوْ يَكُوْنُ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْحَرِيْرِ

ریشمی نقوش یا کچھ ریشم والا کپڑا

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :قَدْ رَوَيْنَا فِي غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْيَ ، عَنِ الْحَرِيْرِ .فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ ذٰلِكَ النَّهْيَ قَدْ وَقَعَ عَلَى قَلِيْلِهِ وَكَثِيْرِهِ، فَكَرِهُوْا بِذٰلِكَ لُبْسَ الْمُعَلَّمِ بِعَلَمِ الْحَرِيْرِ .وَالثَّوْبِ الَّذِي لُحْمَتُهُ غَيْرُ حَرِيْرٍ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :قَدْ وَقَعَ النَّهْيُ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى مَا جَاوَزَ الْأَعْلَامَ ، وَعَلٰى مَا كَانَ سَدَاهُ غَيْرَ حَرِيْرٍ ، لَا عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ ، بِمَا قَدْ رَوَيْنَا فِي بَابِ لُبْسِ الْحَرِيْرِ عَنْ عُمَرَ فِي اسْتِثْنَائِهِ، مِمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَرِيْرِ ، الْأَعْلَامَ .

امام طحاویؒ فرماتے ہیں: اس باب کے علاوہ ہم سابقہ باب میں ریشم کی حرمت ذکر کر آئے جو کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اب اس میں دو مسلک ہیں۔ (I) بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ قلیل وکثیر حرام ہے چنانچہ انہوں نے ریشمی نقش ونگار والے کپڑے کو حرام قرار دیا اور وہ کپڑا جس کا بانا ریشمی نہ ہو (بلکہ تانا ریشمی ہو) دوسروں نے کہا نقش ونگار سے جو زائد ہو اس کے متعلق ممانعت وارد ہے اور جس کا تانا ریشم کا نہ ہو (بلکہ بانا ریشم کا ہو) اس کے علاوہ کی ممانعت نہیں ہے انہوں نے اس کی دلیل کے لئے جو روایات باب لبس الحریر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہیں ان سے استدلال کیا ہے کہ حرام ریشم سے نقش ونگار مستثنیٰ ہے۔ حرمت ریشم تو ثابت شدہ ہے اب اس کی اقل قلیل مقدار یا نقش نگار وغیرہ بھی حرام ہیں یا نہیں اس میں دو رائے ہیں۔ (II) قلیل وکثیر حرام ہے یہ امام مالک کا قول ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مطلقاً رخصت کے قائل ہیں۔ فریق ثانی کا موقف نقش ونگار اور قلیل مقدار اس حرمت سے مستثنیٰ ہے ائمہ احناف رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ (اشعہ ج ۴ ص ۵۷۹)

۶۵۸۹: وَبِمَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ :ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ :حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ ، قَالَتْ :كَانَتْ لَنَا قَطِيْفَةٌ عَلَمُهَا حَرِيْرٌ ، فَكُنَّا نَلْبَسُهَا .

۶۵۸۹: سعد بن ہشام کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہمارے پاس ایک چادر تھی جس کے نقش و

نگار ریشمی تھے ہم اس کو پہن لیا کرتے تھے۔

تخریج : مسلم فی اللباس ۹، نسائی فی الزینۃ باب ۱۱۱، مسند احمد ۴۹۲/۶۔

۶۵۹۰: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ ، قَالَ : ثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ ، عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ زِیَادٍ، عَنْ أَبِیْ عُمَرَ ، مَوْلَی أَسْمَاءَ ، قَالَ : رَأَیْتُ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرَی جُبَّۃً فِیْهَا خَیْطٌ أَحْمَرُ فَرَدَّهَا. فَأَتَیْتُ أَسْمَاءَ ، فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لَهَا. فَقَالَتْ : بُؤْسًا لِابْنِ عُمَرَ ، یَا جَارِیَۃُ نَاوِلِیْنِیْ جُبَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ . فَأَخْرَجَتْ اِلَیْنَا جُبَّۃً مَکْفُوْفَۃَ الْجَیْبِ ، وَالْکُمَّیْنِ ، وَالْفَرُوْجِ ، بِالدِّیْبَاجِ.

۶۵۹۰: اسماء کے مولیٰ ابو عمر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک جبہ خریدا جس میں سرخ دھاگہ لگا ہوا تھا تو آپ نے اسے واپس کر دیا پھر میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آیا اور ان سے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ پر افسوس ہے۔ اے لونڈی مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ جبہ دو پھر انہوں نے مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جبہ دکھایا جس کی گریبان، آستین اور کشادہ حصہ ریشم سے تھا۔

تخریج : ابو داؤد فی اللباس باب ۹، ابن ماجہ فی اللباس باب ۱۸۔

۶۵۹۱: حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ : ثَنَا الْهَیْثَمُ بْنُ جَمِیْلٍ ، ح :

۶۵۹۱: حسین بن عبداللہ نے ہیثم بن جمیل سے روایت کی ہے۔

۶۵۹۲: وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ : ثَنَا شَرِیْكٌ ، عَنْ خُصَیْفٍ ، عَنْ عِکْرِمَۃَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : اِنَّمَا نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ ، وَأَمَّا السَّدٰی وَالْعَلَمُ ، فَلَا .

۶۵۹۲: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کپڑے سے منع فرمایا جو مکمل ریشم کا ہو۔ البتہ تانا اور نقش و نگار ریشمی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی اللباس باب ۹، مسند احمد ۲۱۸/۱، ۳۱۳۔

۶۵۹۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ : ثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ ، عَنْ خُصَیْفٍ ، فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۶۵۹۳: زہیر بن معاویہ نے خصیف سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔ ان روایات سے ریشم کے علاوہ اس کپڑے کے پہننے کی اباحت ثابت ہوئی جس پر ریشمی نقش لگایا تانا ریشمی ہو اور اس کی صحت پر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے لباسوں میں مخلوط کپڑے کا استعمال ہے۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

۶۵۹۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ : ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ : سَمِعْتُ

أَبِیْ یَذْکُرُ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ :رَأَیْتُ عَلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِی ، جُبَّةَ خَزٍ .

۶۵۹۴: شعبی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو اون وریشم کا مخلوط جبہ پہنے پایا۔

۶۵۹۵: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَیْمٍ قَالَ :ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ أَبِی اِسْحَاقَ ، عَنِ الْعَیْزَارِ بْنِ حُرَیْثٍ ، قَالَ :رَأَیْتُ عَلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِی ، مِطْرَفَ خَزٍ .

۶۵۹۵: عیزار بن حریث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو چادر پہنے دیکھا جو اون وریشم سے مخلوط تھی۔

۶۵۹۶: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :ثَنَا بَکْرُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِیْدٍ حَدَّثَهٗ أَنَّهٗ رَاٰی عَلٰی سَعْدِ بْنِ أَبِیْ وَقَّاصٍ جُبَّةً شَامِیَّةً ، قِیَامُهَا قَزٌّ .قَالَ بُسْرٌ :وَرَأَیْتُ عَلَی زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، خَمَائِصَ مُعَلَّمَةً .

۶۵۹۶: بشر بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ایک شامی جبہ پہنے پایا جس کا تانا ریشمی تھا۔ بشر کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ریشمی نقش والی چادر پہنے دیکھا۔

۶۵۹۷: حَدَّثَنَا عَلِیٌّ ، قَالَ :ثَنَا یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ کَیْسَانَ ، قَالَ :رَأَیْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِیْ وَقَّاصٍ ، وَأَبَا هُرَیْرَةَ ، وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَأَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، یَلْبَسُوْنَ الْخَزَّ .

۶۵۹۷: وہب بن کیسان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ' جابر بن عبداللہ' انس رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ تمام اون وریشم کا مخلوط کپڑا استعمال کرتے تھے۔

۶۵۹۸: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ، قَالَ .ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ .أَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِیْهِ' عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا کَسَتْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ ، مِطْرَفَ خَزٍ ، کَانَتْ عَائِشَةُ تَلْبَسُهٗ .

۶۵۹۸: عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن زبیر کو اون وریشم کی مخلوط چادر پہنائی۔ جس کو خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی پہن لیتی تھیں۔

۶۵۹۹: حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ ، قَالَ .ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ ، قَالَ .ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِیْ عَمَّارٍ ، مَوْلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ قَالَ .قَدِمَتْ عَلَی مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ مَطَارِفُ خَزٍ ، فَکَسَاهَا نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، وَکَأَنِّیْ أَنْظُرُ اِلٰی أَبِی هُرَیْرَةَ ، وَعَلَیْهِ مِنْهَا مِطْرَفٌ أَغْبَرُ ، کَأَنِّیْ أَنْظُرُ اِلَی طَرَائِقِ الْاِبْرَیْسَمِ فِیْهِ .

۶۵۹۹: عمار بن ابی عمار مولیٰ بنو ہاشم کہتے ہیں کہ مروان بن حکم کے پاس اون وریشم کی مخلوط چادریں آئیں تو اس نے بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ چادریں پہنائیں گویا اب بھی وہ منظر میرے سامنے ہے کہ ان پر خاکستری رنگ کی چادر ہے گویا اب بھی میری نگاہ میں چادر کی ریشمی لکیریں ہیں۔

۶۶۰۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ .ثَنَا صَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ ، قَالَ .ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ .رَأَيْتُ عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، جُبَّةَ خَزٍ ، وَمِطْرَفَ خَزٍ ، وَعِمَامَةَ خَزٍ .

۶۶۰۰: عبداللہ بن عون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک کو اون وریشم کے مخلوط جبہ میں ملبوس اور ریشمی تانے والی چادر اوڑھے اور ریشمی تانے والی پگڑی پہنے پایا۔

۶۶۰۱: حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ .ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ .ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنَ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ جُبَّةَ خَزٍ ، وَمِطْرَفَ خَزٍ ، أَوْ قَالَ :وَبُرْنُسَ خَزٍ .

۶۶۰۱: شعیب بن حبحاب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ پر ریشم کے تانے والا جبہ اور ریشمی تانے والی چادر دیکھی یا اس طرح کہا میں نے ریشمی تانے والی ٹوپی دیکھی۔

۶۶۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ رَأٰى عَلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ ، مِطْرَفَ خَزٍّ .فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ كَانُوْا يَلْبَسُوْنَ الْخَزَّ ، وَقِيَامُهُ حَرِيْرٌ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِيْنَ عَلٰى أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ ، أَنَّ الْخَزَّ ، يَوْمَئِذٍ ، لَمْ يَكُنْ فِيْهِ حَرِيْرٌ .فَيُقَالُ لَهُمْ :وَمَا دَلِيْلُكُمْ عَلٰى مَا ذَكَرْتُمْ ، وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْ بَعْضِ هٰذِهِ الْآثَارِ ، أَنَّ جُبَّةَ سَعْدٍ كَانَ قِيَامُهَا قَزًّا .وَرَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا، فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى ابْنِ عَامِرٍ ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ ، شَطْرُهَا خَزٌّ ، وَشَطْرُهَا حَرِيْرٌ .فَكَلَّمَهُ ابْنُ عَامِرٍ فِيْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ : إِنَّمَا يَلِيْ جِلْدِي مِنْهُ، الْخَزُّ .فَدَلَّ هٰذَا عَلٰى أَنَّ خَزَّهُمْ كَانَ كَخَزِّ النَّاسِ مِنْ بَعْدِهِمْ ، فِيْهِ حَرِيْرٌ ، وَفِيْهِ خَزٌّ .فَفِي ثُبُوْتِ ذٰلِكَ ، ثُبُوْتُ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَنْ أَبَاحَ لُبْسَ الثَّوْبِ مِنْ غَيْرِ الْحَرِيْرِ الْمُعَلَّمِ بِالْحَرِيْرِ ، وَلُبْسَ الثَّوْبِ الَّذِي قِيَامُهُ حَرِيْرٌ ، وَظَاهِرُهُ غَيْرُ حَرِيْرٍ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ ، وَأَبِي يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۶۶۰۲: محمد بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر ریشمی تانے والی چادر دیکھی۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی جماعت ہے جو کہ خز کو استعمال کرتے ہیں جس کا تانا ریشمی ہوتا تھا۔ اگر کوئی معترض کہے کہ فریق اول

بَابُ الرَّجُلِ يَتَحَرَّكُ سِنُّهُ هَلْ يَشُدُّهَا بِالذَّهَبِ أَمْ لَا ؟

ہلتے دانت کو سونے کی تار سے باندھنا

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ، قَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي الرَّجُلِ يَتَحَرَّكُ سِنُّهُ، فَيُرِيدُ أَنْ يَشُدَّهَا بِالذَّهَبِ. فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ: لَيْسَ لَهُ ذَلِكَ ، وَأَنْ يَشُدَّهَا بِالْفِضَّةِ كَذَلِكَ

سونے کے تار سے دانت کی بندش جائز ہے یا نہیں۔ ① سونے کے تار سے بندش درست نہیں البتہ چاندی سے درست ہے۔ اس قول کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اختیار فرمایا۔ ② سونے کے تار سے دانتوں کی بندش درست ہے اس قول کو امام محمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اگر کسی آدمی کا دانت ہلنے لگے وہ اس کو سونے سے مضبوط کرنا اور باندھنا چاہتا ہو اس میں علماء کا اختلاف ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سونے سے باندھنا جائز نہیں البتہ چاندی سے اس کو باندھ سکتا ہے۔

۷۱۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي يُوسُفَ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ . وَقَالَ أَصْحَابُ الْإِمْلَاءِ (مِنْهُمْ بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ) عَنْ أَبِي يُوسُفَ وَعَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَشُدَّهَا بِالذَّهَبِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ : لَا بَأْسَ أَنْ يَشُدَّهَا بِالذَّهَبِ ، كَذَلِكَ . وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِأَبِي حَنِيفَةَ ، فِي قَوْلِهِ الَّذِي رَوَاهُ مُحَمَّدٌ ، عَنْ أَبِي يُوسُفَ ، عَنْهُ ، أَنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ ، فَنُهِيَ عَنِ اسْتِعْمَالِهِمَا ، وَكَانَ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ الْحَرِيرِ ، قَدْ دَخَلَ فِيهِ لِبَاسُهُ، وَعَصَبُ الْجِرَاحِ بِهِ . فَكَذَلِكَ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنِ اسْتِعْمَالِ الذَّهَبِ ، يَدْخُلُ فِيهِ شَدُّ السِّنِّ بِهِ . وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِمُحَمَّدٍ فِيمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ ، عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنْهُ ، أَنَّ مَا ذُكِرَ مِنْ عَصْبِ الْجِرَاحِ بِالْحَرِيرِ ، إِنْ كَانَ مَا فُعِلَ ، لِأَنَّهُ عِلَاجٌ لِلْجِرَاحِ ، فَلَا بَأْسَ بِهِ ، لِأَنَّ ذَلِكَ دَوَاءٌ ، كَمَا أَبَاحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ، لُبْسَ الْحَرِيرِ مِنَ الْحِكَّةِ الَّتِي كَانَتْ بِهِمَا ، كَذَلِكَ عَصَائِبُ الْحَرِيرِ ، إِنْ كَانَتْ عِلَاجًا لِلْجُرْحِ لِتَقِلَّ مُدَّتُهُ ، كَمَا أَنَّ الثَّوْبَ الْحَرِيرَ عِلَاجٌ ، لِلْحِكَّةِ ، فَلَا بَأْسَ بِهَا ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِلَاجًا لِلْجِرَاحِ ، فَكَانَتْ هِيَ وَسَائِرُ الْعَصَائِبِ فِي ذَلِكَ سَوَاءً ، فَهِيَ مَكْرُوهَةٌ . فَكَذَلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الذَّهَبِ ، إِنْ كَانَ يُرَادُ لِمَنْعِهِ أَنَّهُ لَا يُنْتِنُ ، كَمَا تُنْتِنُ الْفِضَّةُ ، فَلَا بَأْسَ بِهِ ، وَقَدْ أَبَاحَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ ، أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ .

۶۶۰۳: علی بن معبد نے محمد بن حسن اور ابو یوسف نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے۔ اصحاب امالی کا قول ہے کہ بشر بن ولید نے ابو یوسف سے انہوں نے امام ابوحنیفہؒ سے نقل کیا دانتوں کو سونے (کے تار) سے باندھنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام محمد کا قول ہے کہ سونے (کے تار) سے باندھنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کی دلیل ہے کہ محمدؒ نے ابو یوسفؒ سے جو امام ابوحنیفہؒ کا قول نقل کیا ہے اس میں یہ ہے کہ سونے اور ریشم کے استعمال سے منع کیا گیا اور ریشم کی اس ممانعت میں ریشم کا لباس اور زخموں پر پٹی باندھنا بھی شامل ہے اسی طرح سونے کے استعمال سے منع کیا گیا اس میں دانت کا باندھنا بھی شامل ہے۔ امام محمد کی دلیل ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کا جو قول محمدؒ نے ابو یوسفؒ کی وساطت سے نقل کیا اس میں زخم پر مرہم پٹی کے لئے ریشمی پٹی کا جواز مذکور ہے کیونکہ یہ دواء ہے جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کے لئے خارش کی وجہ سے ریشم کے پہننے کو جائز قرار دیا۔ اسی طرح ریشمی کپڑے سے مرہم پٹی کا بھی حکم ہے۔ اگر اس سے کم مدت میں زخم درست ہوتا ہو جیسا کہ ریشمی کپڑا خارش کا علاج ہے تو پھر کوئی حرج نہیں اور اگر زخم کا علاج نہ ہو تو پھر یہ اور دوسری پٹیاں برابر ہیں اس صورت میں ریشمی پٹی مکروہ ہوگی پس اسی طرح سونے کا حکم ہے اگر اس سے بدبو سے حفاظت ہو اور چاندی کی طرح بدبو نہ دینے لگے تو تب کوئی حرج نہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفجہ بن اسعدؓ کے لئے سونے کی ناک بنوانے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ (روایت یہ ہے)

۶۶۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ ، ح .

۶۶۰۴: حجاج بن منہال نے ابوالاشہب سے روایت کی ہے۔

۶۶۰۵: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ : ثَنَا غَسَّانُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُصَلِّي قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ ، ح .

۶۶۰۵: غسان بن عبید المصلی نے ابوالاشہب سے روایت کی ہے۔

۶۶۰۶: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ ، عَنْ جَدِّهِ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ أَنَّهُ أُصِيْبَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ ، فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ ، فَشَكَا ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ ، فَفَعَلَ .

۶۶۰۶: ابوالاشہب نے عبدالرحمٰن بن طرفہ سے انہوں نے اپنے دادا عرفجہ بن اسعدؓ سے روایت کی ہے کہ زمانہ جاہلیت کی لڑائی جنگ کلاب میں ان کی ناک کو نقصان پہنچا انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی تو اس میں تعفن پیدا ہوا تو انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سونے کی ناک بنوانے کی

اجازت مرحمت فرمائی اور انہوں نے اسی طرح کیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الخاتم باب۷' ترمذی فی اللباس باب ۳۱' نسائی فی الزینہ باب ۴۱' مسند احمد ۲۳/۵۔

۶۶۰۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، وَالْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ ، وَأَسَدُ بْنُ مُوْسَى ، قَالُوْا :ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ طَرَفَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ ، مِثْلَهُ.فَقَدْ أَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ ، أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ ، إِذَا كَانَ تُنْتِنُ الْفِضَّةُ .فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فِي الْأَنْفِ ، كَانَ كَذٰلِكَ ، السِّنُّ ، لَا يَشُدُّهَا بِالذَّهَبِ إِذَا كَانَ أَيْ غَيْرُهُ لَا يُنْتِنُ ، فَيَكُوْنُ النَّتْنُ الَّذِيْ مِنَ الْفِضَّةِ مُبِيْحًا لِاسْتِعْمَالِ الذَّهَبِ ، كَمَا كَانَ النَّتْنُ الَّذِيْ يَكُوْنُ مِنْهَا فِي الْأَنْفِ مُبِيْحًا لِاسْتِعْمَالِ الذَّهَبِ مَكَانَهَا ، فَهٰذِهِ حُجَّةٌ .وَفِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ أُخْرَى ، أَنَّا رَأَيْنَا اسْتِعْمَالَ الْفِضَّةِ مَكْرُوْهًا كَمَا اسْتِعْمَالَ الذَّهَبِ مَكْرُوْهًا .فَلَمَّا كَانَا مُسْتَوِيَيْنِ فِي الْكَرَاهَةِ ، وَقَدْ عَمَّهُمَا النَّهْيُ جَمِيْعًا ، وَكَانَ شَدُّ السِّنِّ بِالْفِضَّةِ خَارِجًا مِنَ الْإِسْتِعْمَالِ الْمَكْرُوْهِ، كَانَ كَذٰلِكَ شَدُّهَا بِالذَّهَبِ أَيْضًا ، خَارِجًا مِنَ الْإِسْتِعْمَالِ الْمَكْرُوْهِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ رَأَيْنَا خَاتَمَ الْفِضَّةِ أُبِيْحَ لِلرِّجَالِ ، وَمُنِعُوْا مِنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ ، فَقَدْ أُبِيْحَ لَهُمْ مِنَ الْفِضَّةِ ، مَا لَمْ يُبَحْ لَهُمْ مِنَ الذَّهَبِ .قِيْلَ لَهُ :قَدْ كَانَ النَّظَرُ مَا حَكَيْنَا وَهُوَ إِبَاحَةُ خَاتَمِ الذَّهَبِ لِلرِّجَالِ ، كَخَاتَمِ الْفِضَّةِ .وَلٰكِنَّا مُنِعْنَا مِنْ ذٰلِكَ ، وَجَاءَ النَّهْيُ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ نَصًّا ، فَقُلْنَا بِهِ ، وَتَرَكْنَا لَهُ النَّظَرَ ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ ، لَجَعَلْنَاهُ فِي الْإِبَاحَةِ كَخَاتَمِ الْفِضَّةِ .فَكَذٰلِكَ شَدُّ السِّنِّ ، لَمَّا أُبِيْحَ بِالْفِضَّةِ ، ثَبَتَ أَنَّ شَدَّهَا بِالذَّهَبِ كَذٰلِكَ ، حَتّٰى يَأْتِيَ بِالتَّفْرِقَةِ بَيْنَ ذٰلِكَ ، سُنَّةٌ يَجِبُ بِهَا تَرْكُ النَّظَرِ ، كَمَا جَاءَ فِيْ خَاتَمِ الذَّهَبِ سُنَّةٌ ، نَهَتْ عَنْهُ فَتَمَّتْ بِهَا الْحُجَّةُ ، وَوَجَبَ لَهَا تَرْكُ النَّظَرِ ، فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا ، مَا قَالَ مُحَمَّدٌ . فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :وَمَا الَّذِيْ رُوِيَ فِي النَّهْيِ مِنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ ؟ . قِيْلَ لَهُ :قَدْ رُوِيَتْ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ ، آثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ ، جَاءَتْ مَجِيْئًا صَحِيْحًا ، وَسَنَذْكُرُهَا فِي بَابِ النَّهْيِ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ إِبَاحَةُ شَدِّ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ فَمِنْ ذٰلِكَ

۶۶۰۷: عبدالرحمٰن بن طرفہ نے عرفجہؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے عرفجہ بن اسعدؓ کے لئے سونے کی ناک کی اجازت اس لئے مرحمت فرمائی کہ چاندی کی ناک گوشت میں تعفن پیدا کرتی تھی۔ جب ناک کا یہ حکم ہے تو دانت کا بھی یہی حکم ہے کہ اس کو سونے سے باندھنے کی اس وقت اجازت ہے جبکہ دیگر

اشیاء سے باندھنا خرابی کا باعث ہو۔ چاندی وغیرہ کے دانت کا تعفن پیدا کرنا سونے کے استعمال کو مباح کرنے والا ہے۔ جیسا کہ چاندی کی ناک کا تعفن سونے کی ناک کو مباح کرنے کا باعث تھا۔ پس یہ ایک دلیل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ چاندی کا استعمال اسی طرح مکروہ و ناجائز ہے جیسا کہ سونے کا استعمال ناجائز و مکروہ ہے جب دونوں کا استعمال ممنوع ہے اور ممانعت میں دونوں شامل ہیں اور دانت کا چاندی سے باندھنا استعمال کی ممانعت سے خارج ہے تو سونے سے باندھنا بھی اسی طرح ہوگا یعنی استعمال حرام سے خارج شمار ہوگا۔ چاندی کی انگوٹھی مردوں کے لئے مباح ہے مگر سونے کی انگوٹھی مباح نہیں تو ان کی چاندی کی ایک مقدار مباح کر دی گئی جو سونے میں مباح نہیں کی گئی ہے (پس دونوں کا حکم یکساں نہ رہا) تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ نظر کا تقاضا تو اسی طرح تھا کہ جس طرح چاندی کی انگوٹھی مردوں کے لئے مباح ہے سونے کی انگوٹھی کا بھی یہی حکم ہو۔ لیکن اس کی ممانعت کر دی گئی اور سونے کی انگوٹھی کے ممنوع ہونے میں نص وارد ہے اسی کو اختیار کیا اور قیاس کو ترک کر دیا اگر نص نہ ہوتی تو اس کو بھی اباحت میں وہی درجہ حاصل ہوتا جو چاندی کو ہے۔ اسی طرح دانت کا باندھنا جب چاندی میں مباح ہے تو سونے سے بھی مباح ہے جب تک کہ ان کے مابین تفریق کے لئے اسی طرح سنت کی دلیل نہ آ جائے جس سے قیاس کا چھوڑنا لازم ہو جائے جیسا کہ سونے کی انگوٹھی کے متعلق سنت وارد ہوئی ہے جس نے اس کی ممانعت کر دی اور اس سے حجت تمام ہو کر ترک قیاس لازم ہوا۔ پس اس دونوں دلیلوں سے امام محمد کا موقف ثابت ہو گیا۔ اگر کوئی معترض کہے کہ سونے کی انگوٹھی کے متعلق تو کوئی ایسی روایات ہیں جو اس کی ممانعت ثابت کرتی ہے ان کا جواب میں یہ ہے کہ اس سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر آثار مروی ہیں ہم ان کو باب النہی عن خاتم الذہب میں ان شاء اللہ ذکر کریں گے۔

دانت کے باندھنے کا متقدمین سے ثبوت

۲۶۰۸: ما حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو غَسَّانَ ، وَمُوسَى بْنُ دَاوُدَ ، قَالَا :ثَنَا طُعْمَةُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : رَأَيْتُ صُفْرَةَ الذَّهَبِ بَيْنَ ثَنَايَا ، أَوْ قَالَ : بَيْنَ ثَنِيَّتَيْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ

۲۶۰۸: ابوغسان اور موسیٰ بن داؤد دونوں نے طعمہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ میں نے موسیٰ بن طلحہ کے دانتوں کے درمیان یا دو دانتوں میں سونے کی زردی دیکھی۔

۲۶۰۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَسَنَ شَدَّ أَسْنَانَهُ بِالذَّهَبِ

۲۶۰۹: حمید الطویل کہتے ہیں کہ میں نے حسن رحمۃ اللہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے دانت سونے سے بندھوائے تھے۔

۲۶۱۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ :رَأَيْتُ

الْمُغِيْرَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، أَمِيْرَ الْكُوْفَةِ ، قَدْ ضَبَّبَ أَسْنَانَهُ بِالذَّهَبِ .فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيْمَ ، فَقَالَ : لَا بَأْسَ بِهٖ .

۶۶۱۰: حماد کہتے ہیں کہ میں نے مغیرہ بن عبداللہ امیر کوفہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے دانتوں کو سونے سے باندھا ہوا ہے میں نے یہ بات ابراہیم کو بتلائی تو انہوں نے فرمایا اس میں کچھ حرج نہیں۔

۶۶۱۱: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا التَّيَّاحِ ، وَأَبَا جَمْرَةَ ، وَأَبَا نَوْفَلِ بْنَ أَبِيْ عَقْرَبٍ ، قَدْ ضَبَّبُوْا أَسْنَانَهُمْ بِالذَّهَبِ .

۶۶۱۱: شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالتیاح' ابوحمزہ' ابونوفل بن ابی عقرب کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے دانتوں کو سونے سے بندھوایا ہوا ہے۔

۶۶۱۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَسَنِ قَاضِيَ الْبَصْرَةِ ، قَدْ شَدَّ أَسْنَانَهُ بِالذَّهَبِ .فَقَدْ وَافَقَ مَا رَوَيْنَا عَنْهُمْ مِنْ هٰذَا ، مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِيْهِ تَأْخُذُهٗ .

۶۶۱۲: خصیب کہتے ہیں کہ میں نے عبیداللہ بن الحسن قاضی بصرہ کو دیکھا کہ انہوں نے سونے سے اپنے دانتوں کو بندھوا رکھا ہے۔

ان تابعین رحمہم اللہ کا عمل امام محمد رحمہ اللہ کے قول کے موافق ہوا۔

اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے امام محمد رحمہ اللہ کے موقف کو ترجیح دی ہے سونے کے تار سے دانتوں کو باندھنا درست ہے۔

بَابُ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ

سونے کی انگوٹھی پہننا

کیا سونے کی انگوٹھی مردوں کے لئے مباح ہے۔ بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ مردوں کے لئے یہ جائز ہے۔

فریق ثانی: مردوں کو سونے کی انگوٹھی کا استعمال جائز نہیں بلکہ مکروہ تحریمی ہے۔

۶۶۱۳: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو رَجَاءٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ، فَقِيْلَ لَهُ.قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنِيْمَةً فَأَلْبَسَنِيْهِ وَقَالَ :الْبَسْ مَا كَسَاكَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى إِبَاحَةِ لُبْسِ خَوَاتِمِ الذَّهَبِ لِلرِّجَالِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَقَالُوْا :قَدْ رُوِىَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَلْبَسُوْنَ خَوَاتِيْمَ الذَّهَبِ .فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ ،

۶۶۱۳: ابورجاء نے محمد بن مالک سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت براء کے ہاتھ میں ایک سونے کی انگوٹھی دیکھی۔ ان سے کہا گیا (یہ سونے کی انگوٹھی ہے) انہوں نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت تقسیم کرتے ہوئے یہ مجھے پہنائی اور فرمایا تم اس چیز کو پہن لو جو تمہیں اللہ اور رسول پہنائے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: بعض لوگوں نے سونے کی انگوٹھی کو مردوں کے لئے مباح قرار دیا اور اس حدیث سے استدلال کیا اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کی ایک جماعت سے سونے کی انگوٹھیاں پہننا ثابت ہے۔ جیسا کہ ان روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ (روایات یہ ہیں)

۶۶۱۴: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا الْقَوَارِيْرِیُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ فِیْ يَدِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ، وَرَأَيْتُ فِیْ يَدِ صُهَيْبٍ ، خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ، وَرَأَيْتُ فِیْ يَدِ سَعْدٍ ، خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ .

۶۶۱۴: مصعب بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے طلحہ بن عبیداللہ کے ہاتھ میں سونے کی ایک انگوٹھی دیکھی اور صہیب کے ہاتھ میں سونے کی ایک انگوٹھی دیکھی اور سعد کے ہاتھ میں سونے کی ایک انگوٹھی دیکھی۔

۶۶۱۵: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قُتِلَ وَفِیْ يَدِهٖ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ .

۶۶۱۵: عیسیٰ بن طلحہ نے بتلایا کہ طلحہ بن عبید اللہؓ جب قتل ہوئے تو ان کے ہاتھ میں سونے کی ایک انگوٹھی تھی۔

۶۶۱۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثنا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ قُتِلَ وَفِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ .

۶۶۱۶: یحیٰ بن سعید بن عاص کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن العاص جب قتل ہوئے تو ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔

۶۶۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :ثنا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، قَالَ :ثنا أَبُو السَّفَرِ ، ح

۶۶۱۷: مالک بن مغول کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالسفر نے بیان کیا۔

۶۶۱۸: وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثنا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَ :ثنا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :ثنا أَبُو السَّفَرِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ ، خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ .فَذَهَبُوا إِلَى تَقْلِيدِ هٰذِهِ الْآثَارِ ، مَعَ مَا تَعَلَّقُوا بِهِ فِي ذٰلِكَ مِنْ حَدِيثِ الْبَرَاءِ ، الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .وَلَهُمْ فِي ذٰلِكَ مِنَ النَّظَرِ ، أَنَّهُ قَدْ نَهَى عَنِ اسْتِعْمَالِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، نَهْيًا وَاحِدًا ، وَمَنَعَ مِنَ الْأَكْلِ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ ، كَمَا مَنَعَ مِنَ الْأَكْلِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ .فَلَمَّا كَانَ قَدْ سَوَّى فِي ذٰلِكَ ، بَيْنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَجَعَلَ حُكْمَهُمَا وَاحِدًا ، ثُمَّ ثَبَتَ أَنَّ خَاتَمَ الْفِضَّةِ ، لَيْسَ مَا نَهَى عَنْهُ، كَانَ كَذٰلِكَ خَاتَمُ الذَّهَبِ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ ، فَكَرِهُوا خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ لِلرِّجَالِ ، وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ ،

۶۶۱۸: یونس بن ابی اسحاق کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالسفر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت براءؓ کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی۔ پہلی روایت براء کے علاوہ ان آثار کو دلیل بناتے ہوئے سونے کی انگوٹھی کا جواز فریق اول نے ثابت کیا ہے۔ ان کی دوسری قیاسی دلیل یہ ہے کہ سونے چاندی کے استعمال کی ممانعت یکساں ہے چاندی کے برتنوں میں بھی اسی طرح کھانا ممنوع ہے جیسا سونے کے برتنوں میں جب دونوں حرمت میں برابر ہیں تو ان کا حکم ایک رہا جب یہ ثابت ہو گیا کہ چاندی کی انگوٹھی ممانعت میں شامل نہیں تو سونے کی انگوٹھی کا بھی یہی حکم ہوا۔

فریق ثانی کا مؤقف: سونے کی انگوٹھی مردوں کے لئے مکروہ تحریمی ہے اس کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۶۶۱۹: بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ،عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ .

۶۶۱۹: ابراہیم بن عبداللہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

تخریج : ابو داؤد فی اللباس باب۸' ترمذی فی اللباس باب۱۲' نسائی فی الزینہ باب۱۷۔

۶۶۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ ، عَنْ أَبِيْهِ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَلِي ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۶۲۰: ابراہیم بن عبداللہ نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس ؓ سے انہوں نے علی ؓ سے اور حضرت علی ؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۶۲۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ ، عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ عَلِي ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۶۲۱: ابراہیم بن عبداللہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۶۲۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ .ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، قَالَ : ثَنَا دَاوُدَ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ ، عَنْ أَبِيْهِ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَلِي ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۶۲۲: ابراہیم بن عبداللہ نے اپنے والد سے اور انہوں نے ابن عباس ؓ سے انہوں نے حضرت علی ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۶۲۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ، ح :

۶۶۲۳: یونس نے عبداللہ بن یوسف سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۶۲۴: وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَا : ثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ .

۶۶۲۴: ابراہیم بن عبداللہ نے اپنے والد سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت علی ؓ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب۲' واللباس باب۴۵' مسلم فی اللباس ۲۹/۲' ابو داؤد فی اللباس باب۸' ترمذی فی الادب باب۴۵' نسائی فی التطبیق باب۷' ابن ماجہ فی اللباس باب۴۰' مسند احمد ۱' ۸۱/۹۴' ۲۸۴/۴۔

۶۶۲۵: حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِیْ اِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَیْرَةَ بْنِ مَرْیَمَ ، عَنْ عَلِیٍّ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ .

۶۶۲۵: ہبیرہ بن مریم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی النکاح باب ۷۱' والمرضیٰ باب ٤' مسلم فی اللباس ۵۲/۳۱' مسند احمد ۱۰۵/۱' ۱۱۶۔

۶۶۲۶: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا اِسْرَائِیْلُ ، عَنْ أَبِیْ اِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَخَتَّمْ بِالذَّهَبِ .

۶۶۲۶: حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہم سونے کی انگوٹھی نہ پہنیں۔

۶۶۲۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا النُّفَیْلِیُّ ، قَالَ :ثَنَا زُهَیْرٌ قَالَ :ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ أَبِیْ زِیَادٍ ، عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْأَزْدِیِّ ، عَنْ أَبِی الْکَنُوْدِ قَالَ :أَتَیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ .

۶۶۲۷: ابوالکنود کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

۶۶۲۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ یَزِیْدَ ، فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۶۲۸: شعبہ نے یزید سے انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری فی اللباس باب٤٥' مسلم فی اللباس ۳' ترمذی فی الادب باب٤٥' نسائی فی الاشربه باب٢٦' مسند احمد ۱۱۹/۱' ۲۸٤/٤۔

۶۶۲۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ ، عَنْ أَبِیْهِ ، عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَجُلًا جَلَسَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، وَعَلَیْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَبِسَ خَاتَمَ حَدِیْدٍ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ لِبْسَةُ أَهْلِ النَّارِ .فَرَجَعَ فَلَبِسَ خَاتَمَ وَرِقٍ فَسَکَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

۶۶۲۹: عمرو بن شعیب نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا اس نے سونے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی تو اس سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعراض

فرمایا۔ پھر اس نے لوہے کی انگوٹھی استعمال کی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ اہل نار کا لباس ہے۔ پھر وہ لوٹا اور اس نے چاندی کی انگوٹھی پہنی تو جناب رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔

۶۶۳۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ رِفَاعَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، ح .

۶۶۳۰: عبدالرحمٰن بن زیاد کہتے ہیں کہ ہمیں شعبہ نے روایت کی ہے۔

۶۶۳۱: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ . فَهٰذَا الْبَرَاءُ قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيْ هٰذَا خِلَافَ مَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .

۶۶۳۱: معاویہ بن سوید نے حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

حاصل: یہ حضرت براءؓ ہیں جن سے ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس باب میں اس کے خلاف روایت نقل کی جو کہ ہم نے اس باب کی شروع میں نقل کی ہے۔

۶۶۳۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ لَيْثٍ يَقُوْلُ :أَشْهَدُ عَلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهٗ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهٗ نَهٰى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ .

۶۶۲۳: ابوالتیاح کہتے ہیں کہ میں نے بنولیث کے ایک آدمی کو کہتے سنا کہ میں عمران بن حصین ؓ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

۶۶۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ حَفْصٍ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۶۳۳: حفص لیثی نے حضرت عمران بن حصین ؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۶۳۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ نَهِيْكٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ .

۶۶۳۴: بشر بن نہیک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

۶۶۳۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ ثنا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبِیْ، قَالَ :سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ ، يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ أَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ ، قَالَ : جَلَسَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ ، فَقَرَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ ، بِقَضِيْبٍ كَانَ فِيْ يَدِهِ، ثُمَّ غَفَلَ عَنْهُ، فَرَمَى الرَّجُلُ بِخَاتَمِهِ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ خَاتَمُكَ ؟ فَقَالَ :أَلْقَيْتُهُ .قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظُنُّنَا إِلَّا وَقَدْ أَوْجَعْنَاكَ وَأَغْرَمْنَاكَ .

۶۶۳۵: عطاء بن یزید نے حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا اور اس نے سونے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے ہاتھ کو کھجور کی شاخ سے ٹھکٹھکایا پھر اس سے بے توجہی اختیار فرمائی اس آدمی نے اپنی انگوٹھی پھینک دی پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری انگوٹھی کہاں ہے؟ اس نے کہا میں نے پھینک دی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا خیال یہی ہے کہ ہم نے تمہیں تکلیف پہنچائی اور تم پر چٹی ڈال دی۔

تخریج : نسائی فی الزینہ باب ۴۵، مسند احمد ۱۹۵/۴۔

۶۶۳۶: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِی ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ سُمَيٍّ ، مَوْلَى أَبِیْ بَكْرٍ ، عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَانْطَلَقَ فَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ ، ثُمَّ جَاءَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَانْطَلَقَ فَنَزَعَهُ، وَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ ، فَأَقَرَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ . فَقَدْ رُوِيَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّهْيِ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ .مِنْهَا حَدِيْثُ الْبَرَاءِ الَّذِی قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْهَا وَهُوَ أَصَحُّ وَأَثْبَتُ ، مِمَّا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِی الْإِبَاحَةِ .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَاسِخًا لِمَا قَدْ رَوَاهُ الْفَرِيْقُ الْآخَرُ .فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ ، فَإِذَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَدْ

۶۶۳۶: ابو صالح کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں حاضر ہوا اس نے سونے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی آپ نے اس سے اعراض فرمایا وہ چلا گیا اور اس نے لوہے کی انگوٹھی پہنی پھر آیا تو آپ نے توجہ نہ فرمائی وہ چلا گیا اور وہ انگوٹھی اتار دی اور چاندی کی انگوٹھی پہن لی جناب رسول اللہ ﷺ نے اس انگوٹھی کو برقرار رکھا اور اس کی طرف توجہ فرمائی۔

حاصل: جناب نبی اکرم ﷺ سے یہ آثار سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت میں وارد ہوئے ان میں سے ایک حضرت براءؓ کی روایت ہے جو کہ اباحت والی روایات سے زیادہ صحیح و ثابت ہے۔

احتمال: اب اس میں یہ احتمال ہے کہ فریق اول و ثانی کی روایات میں سے ایک ناسخ اور دوسری منسوخ ہوں اب اس پر غور کرتے ہیں۔

۶۶۳۷: حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ :حَدَّثَنِي نَافِعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ، وَجُعِلَ فَصُّهُ مِمَّا يَلِي كَفِّهِ، فَاتَّخَذَهُ النَّاسُ ، فَرَمَى بِهِ ، وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ ، أَوْ فِضَّةٍ .

۶۶۳۷: نافع نے عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کی طرف پہنا پس لوگوں نے اس کو اختیار کر لیا پس آپ نے اس کو پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ ورق کا لفظ فرمایا فضہ کا۔

تخریج : بخاری فی اللباس باب٤٥ ٤٦/٤٥، مسلم فی اللباس ٦٢/٥٤، ابن ماجه فی اللباس باب٤١، مسند احمد ٣٤/٢، ٩٦/٨٦، ١٢٧/١١٩۔

۶۶۳۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۶۳۸: نافع نے حضرت ابن عمر ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۶۳۹: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْن سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ، قَالَ :قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ، ثُمَّ قَامَ فَنَبَذَهُ فَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ .

۶۶۳۹: عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر ؓ روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے پھر آپ اٹھے اور اس کو پھینک دیا اور فرمایا میں اسے کبھی نہ پہنوں گا تو تمام لوگوں نے اپنی انگوٹھیاں اتار پھینکیں۔

تخریج : بخاری فی الایمان باب٦، والاعتصام باب٤، ترمذی فی اللباس باب١٦، مالك فی صفة النبی ﷺ ٣٧، مسند احمد ٦٠/٢، ٦٨۔

۶۶۴۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۶۴۰: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۶۴۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ :حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ، فَاتَّخَذَ أَصْحَابُهُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ ، ثُمَّ رَمَى بِهِ ، وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ ، وَكَتَبَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ .

۶۶۴۱: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تو آپ کے صحابہ کرام نے سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں پھر آپ نے اس کو اتار پھینکا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نقش یہ تھا "محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"۔

تخریج : بخاری فی اللباس ۵۰،۴۶، ۵۲/۵۱، مسلم فی اللباس ۵۷/۵۶، ۵۸، ابن ماجه فی اللباس باب۳۹، مسند احمد ۲، ۱۴۱/۹۴۔

۶۶۴۲: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ. فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ ، أَنَّ خَوَاتِيْمَ الذَّهَبِ ، قَدْ كَانَ لُبْسُهَا مُبَاحًا ، ثُمَّ نَهٰى عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ .فَثَبَتَ أَنَّ مَا فِيْهِ تَحْرِيْمُ لُبْسِهَا ، هُوَ النَّاسِخُ لِمَا فِيْهِ إِبَاحَةُ لُبْسِهَا .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ ، فَقَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ، فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ ، وَأَنَّهُ يُوَافِقُ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَنْ ذَهَبَ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى الْإِبَاحَةِ .وَلٰكِنَّ السُّنَّةَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ ، قَدْ حَظَرَتْ ذٰلِكَ ، وَمَنَعَتْ مِنْهُ .وَمِمَّا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ أَيْضًا.

۶۶۴۲: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ان آثار سے معلوم ہوا کہ وہ روایات جن میں پہننے کی ممانعت وارد ہوئی ہے وہ ناسخ ہیں اور اباحت والی روایات منسوخ ہیں۔آثار کے پیش نظر اس باب کا یہی حکم ہے۔نظر کا جو تقاضا ہے وہ ہم پیچھے ذکر کر آئے قیاس تو یہی چاہتا ہے کہ سونے کا استعمال مباح ہو لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اس کی ممانعت میں وارد ہوا جس میں اس سے منع کر دیا اور روک دیا۔

ممانعت کی چند روایات:

۶۶۴۳: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ حُنَيْنٍ ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَلِي ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَاهُ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ .

۶۶۴۳: نافع مولیٰ ابن عمر ﷺ نے حنین مولیٰ ابن عباس ﷺ سے انہوں نے حضرت علی ﷺ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۶۶۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ ، عَنْ أَبِيْهَا عَنْ عَلِي ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَهَلْ تَجِدُ عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ نَهْيًا ؟ .قِيْلَ لَهُ :نَعَمْ

۶۶۴۴: ابراہیم بن عبداللہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی ﷺ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

سوال: کیا جناب رسول اللہ ﷺ کے کسی اور صحابی سے بھی ممانعت کی روایت وارد ہے۔

جواب: جی ہاں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

۶۶۴۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، مَوْلَى أُمِّ بُرْثُنٍ ، عَنْ زِيَادٍ ، عَامِلِ الْبَصْرَةِ ، قَالَ :وَفَدْنَا اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَعَ الْأَشْعَرِيِّ ، فَرَأَىْ عَلَيَّ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ .فَقَالَ عُمَرُ :لَقَدْ تَشَبَّهْتُمْ بِالْعَجَمِ ، ثَلَاثًا يَقُوْلُهَا :تَخَتَّمُوْا بِهٰذَا الْوَرِقِ .قَالَ :فَقَالَ الْأَشْعَرِيُّ :أَمَّا أَنَا ، فَخَاتَمِيْ حَدِيْدٌ ، فَقَالَ عُمَرُ :ذَاكَ أَخْبَثُ وَأَنْتَنُ .

۶۶۴۵: بصرہ کے عامل زیاد روایت کرتے ہیں کہ ہم ابوموسیٰ ﷺ کے ساتھ حضرت عمر ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ نے میرے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی اور فرمایا تم نے عجمیوں کی مشابہت اختیار کر لی یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی پھر فرمایا چاندی کی انگوٹھیاں بناؤ اشعری کہنے لگے میری انگوٹھی لوہے کی ہے حضرت عمر ﷺ نے فرمایا وہ تو اس سے بھی زیادہ خبیث اور بدبودار ہے۔

بَابُ نَقْشِ الْخَوَاتِيْمِ

انگوٹھیوں کے نقوش

انگوٹھی کا نقش کسی عربی لفظ سے درست ہے یا نہیں۔ ■ بعض لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ کسی عربی لفظ سے انگوٹھی کا نقش جائز نہیں۔

فریق ثانی: انگوٹھی پر عربی نقش میں کوئی حرج نہیں البتہ وہ نقش جس کو آپ نے روک دیا وہ ممنوع ہے۔

۶۶۴۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنِ الْأَزْهَرِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَضِيئُوْا بِنِيْرَانِ أَهْلِ الشِّرْكِ ، وَلَا تَنْقُشُوْا عَرَبِيًّا قَالَ :فَسَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ : قَوْلُهُ لَا تَنْقُشُوْا عَرَبِيًّا لَا تَنْقُشُوْا فِيْ خَوَاتِيْمِكُمْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ . وَقَوْلُهُ لَا تَسْتَضِيئُوْا بِنِيْرَانِ أَهْلِ الشِّرْكِ يَقُوْلُ لَا تُشَاوِرُوْهُمْ فِيْ أُمُوْرِكُمْ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى كَرَاهَةِ نَقْشِ الْخَوَاتِيْمِ ، بِشَيْءٍ مِنَ الْعَرَبِيَّةِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَلَمْ يَرَوْا بِنَقْشِ غَيْرِ الْعَرَبِيَّةِ بَأْسًا ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا كَانَ عَلَى خَوَاتِيْمِ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

تخریج : نسائی فی الزینه باب ۵۱، مسند احمد ۱۰۰/۳۔

۶۶۴۶: ازہر بن راشد کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل شرک کی آگ کی روشنی سے مت روشنی حاصل کرو اور عربی نقش نہ بناؤ۔ میں نے حسن سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ: لاتنقشو اعربیا کا مطلب یہ ہے کہ اپنی انگوٹھیوں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش مت بناؤ اور لاتستضیؤا بنیزان اھل الشرك کا مطلب یہ ہے اپنے معاملات میں ان سے مشورہ مت لو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ انگوٹھی کا نقش کسی بھی عربی لفظ میں بنوانا مکروہ ہے اور انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا عربی کے علاوہ دوسرے کسی نقش میں کوئی حرج قرار نہیں دیا اور انہوں نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کے متعلق انگوٹھی کے سلسلے میں وارد روایات سے استدلال کیا۔

۶۶۴۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا مُعَلًّى ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :حَدَّثَتْنَا أُمُّ نَافِعٍ ، بِنْتُ أَبِي الْجَعْدِ ، مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، عَنْ أَبِيْهَا قَالَ :كَانَ نَقْشُ

خَاتَمِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، اِبِلًا ، قَابِضًا اِحْدَیٰ یَدَیْهِ، بَاسِطًا الْاُخْرَی .

۶۶۴۷: مولیٰ نعمان بن مقرن ابو جعد نے روایت کی کہ حضرت نعمان بن مقرن کی انگوٹھی کا نقش اونٹ کا نقش تھا جس کا ایک گٹنا بدھا ہوا اور دوسرا پھیلا ہوا تھا۔

۶۶۴۸: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عَلِیُّ بْنُ جَعْدٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ : كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ عَبْدِ اللّٰهِ، ذُبَابَانِ .

۶۶۴۸: قاسم روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ کی انگوٹھی کا نقش دو مکھیاں تھیں۔

۶۶۴۹: حَدَّثَنَا عَلِیٌّ ، قَالَ :ثَنَا شَرِیْكٌ عَنِ الْاَعْمَشِ ، عَنْ مُوْسَی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ :كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ حُذَیْفَةَ ، كَرْكِیَّانِ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَا بَأْسَ بِنَقْشِ الْعَرَبِیَّةِ عَلَی الْخَوَاتِیْمِ ، غَیْرَ مَا مَنَعَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِنَ الْاِنْتِقَاشِ عَلَی خَاتَمِهٖ. وَقَالُوْا : لَا حُجَّةَ لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی ، فِیْمَا احْتَجُّوْا بِهٖ فِیْ ذٰلِكَ ، ؛ لِاَنَّ حَدِیْثَهُمْ الَّذِی رَوَوْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، لَا یَثْبُتُ مِنْ طَرِیْقِ الْاِسْنَادِ ، وَاِنَّمَا اَصْلُهٗ، عَنْ عُمَرَ ، لَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .وَذَكَرُوْا فِیْ ذٰلِكَ ،

۶۶۴۹: عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ کی انگوٹھی کا نقش دو کونج تھے۔

فریق ثانی کا موقف: انگوٹھی پر عربی نقش کا کوئی حرج نہیں سوائے اس نقش کے جس کو رسول اللہ ﷺ نے انگوٹھی پر بنانے سے منع کیا ہو۔

فریق اول کی دلیل کا جواب: سند کے لحاظ سے وہ روایت ثابت نہیں اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقولہ ہے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نہیں جیسا کہ اسی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔

۶۶۵۰: مَا حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا شُرَیْحُ بْنُ النُّعْمَانِ ، قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تَنْقُشُوْا فِیْ خَوَاتِیْمِكُمُ الْعَرَبِیَّةَ . فَهٰذَا هُوَ اَصْلُ حَدِیْثِ اَنَسٍ هٰذَا، عَنْ عُمَرَ ، لَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .ثُمَّ لَوْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، لَكَانَ تَفْسِیْرُهُ عِنْدَنَا ، مَا قَالَ الْحَسَنُ ؛ لِاَنَّ نَقْشَ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ كَذٰلِكَ ، فَنَهَی اَنْ یُنْقَشَ عَلَیْهِ .

۶۶۵۰: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنی انگوٹھیوں کے عربی نقش مت بناؤ اس روایت کی اصل یہی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرؓ کا قول نقل کیا ہے۔

دوسرا جواب: اگر بالفرض وہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو جائے تو اس کی تفسیر وہی ہے جو حضرت حسن نے فرمائی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی کے نقش کی طرح انگوٹھی بنانے کی ممانعت کی گئی (کیونکہ وہ آپ کی انگوٹھی دوسرے ممالک میں خطوط پر مہر لگانے کے لئے استعمال ہوتی تھی)

۲۶۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ ثُمَامَةَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ ، سَطْرٌ مُحَمَّدٌ وَسَطْرٌ رَسُوْلُ وَسَطْرٌ اللّٰهِ فَهٰذَا كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۶۵۱: ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی کے نقش کی تین سطریں تھیں ایک سطر میں محمد اور دوسری سطر میں رسول اور تیسری سطر میں اللہ کا لفظ تھا یہ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی کا نقش تھا۔

تخریج : بخاری فی الخمس باب۵' واللباس باب۵۵' ترمذی فی اللباس باب۱۷۔

۲۶۵۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرٍ .فَقِيْلَ لَهٗ :اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابَكَ اِلَّا بِخَاتَمٍ ، فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ ، نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ .

۲۶۵۲: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ اور قیصر کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ سے کہا گیا کہ وہ آپ کا خط مہر کے بغیر قبول نہیں کریں گے تو آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس کا نقش (محمد رسول اللہ ﷺ) تھا۔

تخریج : بخاری فی اللباس باب۵، ۵۲' مسلم فی اللباس روایت۵۸' ابو داؤد فی الخاتم باب۱' ترمذی فی الاستیذان باب۲۵۔

۲۶۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ كِتَابًا اِلَى الرُّوْمِ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ. فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ انْتَقَشَ فِيْ خَاتَمِهِ الْعَرَبِيَّةَ ، ثُمَّ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ أَصْحَابُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ.

۲۶۵۳: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ روم (کے بادشاہ) کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

حاصل: یہ جناب رسول اللہ ﷺ ہیں کہ جن کی انگوٹھی کا نقل عربی زبان میں تھا پھر ان کے بعد صحابہ کرام نے اسی طرح کیا۔

۲۶۵۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : قَدِمَ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ ، مَعَ أَخِيْهِ، عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَظَرَ اِلٰى حَلْقَةٍ

فِیْ یَدِهٖ فَقَالَ :مَا هٰذِهِ الْحَلْقَةُ فِیْ یَدِكَ ؟ قَالَ :هٰذِهٖ حَلْقَةٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .قَالَ :فَمَا نَقْشُهَا ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ أَرِنِیْهِ :فَتَخَتَّمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَمَاتَ وَهُوَ فِیْ یَدِهٖ ثُمَّ أَخَذَهٗ أَبُوْبَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ ، فَكَانَ فِیْ یَدِهٖ، ثُمَّ أَخَذَهٗ عُمَرُ ، فَكَانَ فِیْ یَدِهٖ، ثُمَّ أَخَذَهٗ عُثْمَانُ ، فَكَانَ فِیْ یَدِهٖ عَامَّةَ خِلَافَتِهٖ، حَتّٰى سَقَطَ مِنْهُ فِیْ بِئْرِ أَرِیْسَ . فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، لَمْ یُنْكِرْ عَلٰى خَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ ، لُبْسَ مَا هُوَ مَنْقُوْشٌ بِالْعَرَبِیَّةِ .

۶۶۵۴: عمرو بن یحییٰ نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ عمرو بن سعد اپنے بھائی کے ساتھ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کے ہاتھ میں ایک چھلا دیکھا آپ نے فرمایا یہ چھلا جو تمہارے ہاتھ میں ہے یہ کیسا ہے۔ تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ چھلا ہے آپ نے فرمایا اس کا نقش کیا ہے؟ اس نے کہا محمد رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا مجھے دکھاؤ۔ پس جناب رسول اللہ ﷺ اس کو مہر کے لئے استعمال فرماتے تھے۔ جب آپ کی وفات ہوئی تو وہ آپ کے دست اقدس میں تھی۔ پھر اس کو حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے لیا وہ ان کے ہاتھ میں رہی۔ پھر حضرت عمر ؓ نے لے لیا۔ پس وہ ان کے ہاتھ میں رہی۔ پھر اس کو حضرت عثمان ؓ نے لے لیا وہ زمانہ خلافت میں ان کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ بیر اریس میں ان کے ہاتھ سے گر پڑی۔ یہ جناب رسول اللہ ﷺ ہیں کہ آپ نے خالد بن سعید کو ہاتھ میں عربی نقش والی انگوٹھی سے منع نہیں فرمایا۔

۶۶۵۵: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ :ثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ صُبَیْحٍ ، عَنْ حَیَّانَ الصَّائِغِ ، قَالَ :كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ أَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقِ نِعْمَ الْقَادِرُ اللّٰهُ .

۶۶۵۵: حیان صائغ سے روایت ہے کہ جناب ابوبکر صدیق ؓ کی انگوٹھی کا نقش "نعم القادر اللہ" تھا۔ اللہ تعالیٰ خوب قدرت والا ہے۔

۶۶۵۶: حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِیْلُ عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِیْ جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلّٰهِ الْمُلْكُ .

۶۶۵۶: ابوجعفر سے روایت ہے کہ حضرت علی ؓ کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا "للہ الملک" اللہ بادشاہ ہے۔

۶۶۵۷: حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ أَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ . فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، وَخُلَفَاؤُهُ الرَّاشِدُوْنَ الْمَهْدِیُّوْنَ ، قَدْ نَقَشُوْا عَلٰى خَوَاتِیْمِهِمُ الْعَرَبِیَّةَ .فَدَلَّ مَا فَعَلُوْا مِنْ ذٰلِكَ ، عَلٰى أَنَّهٗ غَیْرُ مَحْظُوْرٍ عَلَیْهِمْ ، وَأَنَّهٗ إِنَّمَا أُرِیْدَ بِالنَّهْیِ ، أَنْ لَا یُنْقَشَ عَلٰى خَاتَمِ الْإِمَامِ ؛ لِئَلَّا یَفْتَعِلَ

فِيْمَا بِيَدِهِ مِنَ الْأَمْوَالِ ، الَّتِيْ لِلْمُسْلِمِيْنَ .أَلَا تَرَى أَنَّ عُمَرَ قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ النَّهْيَ عَنْ ذٰلِكَ ، ثُمَّ قَدْ لَبِسَ هُوَ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا هُوَ مَنْقُوْشٌ بِالْعَرَبِيَّةِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَا كُرِهَ مِنَ الْعَرَبِيَّةِ ، هُوَ الْعَرَبِيَّةُ الْمَوْضُوْعَةُ عَلَى خَاتَمِ اِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ خَاصَّةً ، لَا غَيْرَ ذٰلِكَ .وَأَمَّا مَا رُوِيَ ، مِمَّا كَانَ نَقْشَ خَاتَمِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، وَابْنِ مَسْعُوْدٍ ، وَحُذَيْفَةَ ، فَإِنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنُوْا فَعَلُوْا ذٰلِكَ ، وَلَهُمْ أَنْ يَنْقُشُوْا مَكَانَهُمْ عَرَبِيًّا .

۶۶۵۷: قتادہ کہتے ہیں کہ ابوعبیدہ بن جراحؓ کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا "الحمدللہ" تمام تعریفوں کا حقدار اللہ ہے۔ یہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور خلفاء راشدین المہدیین ہیں جنہوں نے اپنی انگوٹھیوں کا نقش عرب میں بنوایا تھا ان کا یہ عمل اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ ممنوع نہیں اور ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ امام کی انگوٹھی والا نقش نہ بنوایا جائے تا کہ اس کے ذریعہ وہ (جھوٹی مہریں لگا کر) مسلمانوں کے اموال کے سلسلہ میں کوئی کارروائی نہ کرے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی ممانعت نقل کی ہے پھر ان کا عمل ذکر کیا کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عربی میں منقوش انگوٹھی خود استعمال فرمائی۔ اس سے بھی یہ دلالت مزید مل گئی کہ جس عربی نقش والی انگوٹھی کو انہوں نے ناپسند کیا وہ امام ومقتدا والی ہے۔ اس کے علاوہ کا یہ حکم نہیں۔ اب رہی وہ روایات جو حضرت نعمان بن مقرن، ابن مسعود، حذیفہ رضی اللہ عنہم کی سند سے منقول ہیں تو ممکن ہے کہ انہوں نے اس طرح کیا اور وہ اس کی بجائے عربی میں بھی نقش بنوا سکتے تھے۔ (یہ بھی ممکن ہے کہ سنداً یہ روایات کمزور ہوں)

۶۶۵۸: وَلَقَدْ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَنْقُشَ الرَّجُلُ عَلَى خَاتَمِهِ صُوْرَةً .وَقَالَ :إِذَا خَتَمْتَ لَهَا ، فَقَدْ صَوَّرْتَ بِهَا .

۶۶۵۸: عمرو نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ وہ انگوٹھی کے نگینہ پر تصویر بنانے کو ناپسند ومکروہ قرار دیتے تھے اور فرماتے جب تم اس کی مہر لگاؤ گے تو تم نے گویا تصویر بنائی۔

بَابُ لُبْسِ الْخَاتَمِ لِغَيْرِ ذِيْ سُلْطَانٍ

غیر حاکم کا انگوٹھی پہننا

حاکم کے علاوہ اور کسی کو مہر والی انگوٹھی پہننا کیسا ہے۔

نمبر ①: علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ حاکم کے علاوہ اور کسی کو مہر والی انگوٹھی کا استعمال درست نہیں۔

فریق ثانی: انگوٹھی کے پہننے میں حاکم وغیر حاکم دونوں برابر ہیں جس حد تک مباح ہے ہر ایک کو جائز ہے۔

۶۶۵۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَيَّاشُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ شُفَى الْحَجَرِيِّ ، عَنْ أَبِيْ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِيْ رَيْحَانَةَ ، قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبُوْسِ الْخَاتَمِ إِلَّا لِذِيْ سُلْطَانٍ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى كَرَاهَةِ لُبْسِ الْخَاتَمِ إِلَّا لِذِيْ سُلْطَانٍ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَلَمْ يَرَوْا بِلُبْسِهِ لِسَائِرِ النَّاسِ ، مِنْ سُلْطَانٍ وَغَيْرِهِ، بَأْسًا .وَكَانَ مِنْ حُجَّتِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ ، الْحَدِيْثُ الَّذِى قَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي الْبَابِ الَّذِى قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ ، أَنَّهُ أَلْقَى خَاتَمَهُ، فَأَلْقَى النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ .فَقَدْ دَلَّ هٰذَا عَلٰى أَنَّ الْعَامَّةَ ، قَدْ كَانَتْ تَلْبَسُ الْخَوَاتِيْمَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ .فَكَيْفَ تَحْتَجُّ بِهٰذَا وَهُوَ مَنْسُوْخٌ ؟ .قِيْلَ لَهٗ :إِنَّ الَّذِى احْتَجَجْنَا بِهٖ مِنْهُ، لَيْسَ بِمَنْسُوْخٍ ، وَإِنَّمَا الْمَنْسُوْخُ ، تَرْكُ لُبْسِ الْخَاتَمِ مِنَ الذَّهَبِ ، لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلِغَيْرِهٖ مِنْ أُمَّتِهٖ.وَقَبْلَ ذٰلِكَ فَقَدْ كَانَ هُوَ ، وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءً .فَلَمَّا نُسِخَ لُبْسُ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ ، كَانَ الْحُكْمُ مُتَقَدِّمًا فِيْ لُبْسِهٖ وَلُبْسِهِمُ الْخَوَاتِيْمَ ، سَوَاءً ، وَكَأَنَّ النَّسْخَ لَمْ يَمْنَعْهُ، هُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لُبْسِ خَاتَمِ الْفِضَّةِ ، فَكَذٰلِكَ أَيْضًا لَا يَمْنَعُهُمْ مِنْ لُبْسِ الْخَوَاتِيْمِ مِنْ فِضَّةٍ .فَهٰذَا الَّذِى أَرَدْنَا مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ سُلْطَانٌ ، أَنَّهُمْ كَانُوْا يَلْبَسُوْنَ الْخَوَاتِيْمَ .فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ.

۶۶۵۹: ابو عامر نے حضرت ابو ریحانہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حکام کے علاوہ دوسروں کو انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: ایک جماعت علماء کہتی ہے کہ حاکم کے علاوہ کسی دوسرے کو انگوٹھی کا استعمال مکروہ ہے انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔ تمام لوگ خواہ وہ صاحب اقتدار ہوں یا غیر انگوٹھی کے پہننے میں کوئی حرج نہیں۔ ان کی دلیل وہ روایت ہے کہ جس میں مذکور ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے انگوٹھی

پھینک دی تو دوسرے لوگوں نے بھی پھینک دیں اس سے یہ خود دلالت مل گئی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عام لوگ بھی انگوٹھیاں پہنتے تھے۔ اگر کوئی کہے کہ آپ منسوخ روایت سے استدلال کر رہے ہیں۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا جس بات سے ہم نے اس روایت سے استدلال کیا ہے وہ تو منسوخ نہیں ہے۔ منسوخ سونے کی انگوٹھی کا آپ اور آپ کی امت کے لئے پہننا ہے (مطلق انگوٹھی پہننا تو مخالف کو بھی مسلم ہے) اور اس اعلان نسخ سے پہلے پہننے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے لوگ سب شریک تھے پھر سونے کی انگوٹھی منسوخ ہوئی مگر آپ کے اور دوسرے لوگوں کے لئے انگوٹھی کا حکم تو اسی طرح باقی رہا۔ اس نسخ نے آپ کو چاندی کی انگوٹھی سے نہ روکا۔ تو اسی طرح دوسرے لوگوں کے لئے بھی رکاوٹ نہ ہوگی اس روایت سے ہمارا استدلال صرف اتنا ہی ہے۔ ورنہ تو ان لوگوں سے اس کا پہننا ثابت ہے جو حاکم و بادشاہ نہ تھے۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : ابو داؤد فی اللباس باب۸' نسائی فی الزینہ باب ۲۰' مسند احمد ٤' ١٣٤/١٣٥۔

٦٦٦٠: مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ ، قَالَ :ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ' أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ، كَانَا يَتَخَتَّمَانِ فِيْ يَسَارِهِمَا ، وَكَانَ فِيْ خَوَاتِيْمِهِمَا ذِكْرُ اللّٰهِ .

٦٦٦٠: جعفر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما اپنے بائیں ہاتھوں میں انگوٹھیاں پہنتے تھے اور ان انگوٹھیوں پر ذکر اللہ منقش تھا۔

٦٦٦١: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ، قَالَ :ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ كُرَيْبٍ أَنَّهٗ قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَسَارِهٖ

٦٦٦١: رشد بن کریب کہتے ہیں کہ میں نے ابن حنفیہؒ کو دیکھا کہ وہ اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی استعمال فرماتے تھے۔

٦٦٦٢: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا الْوُحَاظِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، قَالَ :ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ، يَتَخَتَّمَانِ فِيْ يَسَارِهِمَا .

٦٦٦٢: جعفر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما اپنے بائیں ہاتھوں میں انگوٹھیاں پہنتے تھے۔

٦٦٦٣: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، رَجُلًا مُتَقَلِّدًا بِسَيْفٍ .

٦٦٦٣: ابراہیم بن عطاء نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمران بن حصینؓ کی انگوٹھی کا نقش تلوار گلے میں لٹکانے والا آدمی تھا۔

۶۶۶۴: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ، قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ رَأَيْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ ، وَقَيْسَ بْنِ ثُمَامَةَ ، وَالشَّعْبِيَّ ، يَتَخَتَّمُوْنَ بِيَسَارِهِمْ .

۶۶۶۴: یونس بن اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے قیس بن ابی حازم' عبدالرحمن بن الاسود' قیس بن ثمامہ اور شعبی رحمہم اللہ اپنے بائیں ہاتھوں میں انگوٹھیاں پہنے دیکھا۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اگر بادشاہ کے لئے انگوٹھی پہننا جائز ہے کیونکہ یہ زیور تو نہیں تو دیگر لوگوں کے لئے بھی اس کا پہننا درست ہے کیونکہ یہ زیور نہیں ہے۔

۶۶۶۵: حَدَّثَنِي عَلِيٌّ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ إِبْرَاهِيمَ نَحْنُ بِاللّٰهِ وَلَهُ . فَهٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ رَوَيْنَا عَنْهُمْ هٰذِهِ الْآثَارَ ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابِعِيهِمْ ، قَدْ كَانُوْا يَتَخَتَّمُوْنَ ، وَلَيْسَ لَهُمْ سُلْطَانٌ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ ، مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّ السُّلْطَانَ ، إِذَا كَانَ لَهُ لُبْسُ الْخَاتَمِ ، ؛ لِأَنَّهُ لَيْسَ بِحِلْيَةٍ ، فَكَذٰلِكَ أَيْضًا غَيْرُ السُّلْطَانِ لَهُ أَيْضًا لُبْسُهُ ؛ لِأَنَّهُ لَيْسَ بِحِلْيَةٍ .وَقَدْ رَأَيْنَا مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنِ اسْتِعْمَالِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، يَسْتَوِي فِيْهِ، السُّلْطَانُ وَالْعَامَّةُ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ ، مَا أُبِيْحَ لِلسُّلْطَانِ مِنْ لُبْسِ الْخَاتَمِ ، يَسْتَوِي فِيهِ هُوَ وَالْعَامَّةُ .وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا أُبِيْحَ الْخَاتَمُ لِاحْتِيَاجِهِ إِلَيْهِ لِيَخْتِمَ بِهِ مَالَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَأَنَّهُ أَيْضًا مُبَاحٌ لِلْعَامَّةِ ؛ لِاحْتِيَاجِهِمْ إِلَيْهِ لِلْخَتْمِ ، عَلٰى أَمْوَالِهِمْ وَكُتُبِهِمْ ، فَلَا فَرْقَ فِيْ ذٰلِكَ بَيْنَ السُّلْطَانِ ، وَغَيْرِ السُّلْطَانِ.

۶۶۶۵: حضرت مغیرہ سے مروی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش نحن باللّٰہ ولہ تھا۔ پس یہ صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ ہیں جن سے ہم نے یہ آثار نقل کیے ہیں' یہ سب حضرات انگوٹھیاں پہنتے تھے حالانکہ ان میں کوئی بھی حاکم نہ تھا۔ اس باب کا حکم روایات کے پیش نظر یہی ہے۔ اگر بادشاہ کے لئے انگوٹھی پہننا جائز ہے کیونکہ یہ زیور تو نہیں تو دیگر لوگوں کے لئے بھی اس کا پہننا درست ہے کیونکہ یہ زیور نہیں ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ چاندی اور سونے (کے برتنوں) کی ممانعت میں بادشاہ اور عام لوگ برابر ہیں پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ اس میں بھی حکم اسی طرح ہو۔ اسی طرح بادشاہ کو چاندی کی انگوٹھی روا ہے تو وہ اور عام لوگ اس حکم میں دونوں برابر ہیں اگر بادشاہ کے لئے اس طور پر مباح کی گئی تا کہ وہ اس سے اموال مسلمین کے سلسلہ میں مہریں لگائے اور یہ بات عام بات عام لوگوں کے لئے مباح ہے (ضروریات میں کم زیادہ کا بس فرق ہے) کیونکہ ان کو بھی یہ ضرورت ہے کہ وہ اپنے اموال و خطوط پر مہر لگائیں اس سلسلہ میں بادشاہ اور غیر بادشاہ کا کوئی فرق نہیں۔ اس باب کا حکم روایات کے پیش نظر یہی ہے۔

بَابُ الْبَوْلِ قَائِمًا

کھڑے ہو کر پیشاب کا حکم

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کو ایک جماعت علماء نے بالکل ممنوع قرار دیا۔
فریق ثانی: اگر تلویث جسم و ثیاب کا خطرہ نہ ہو اور ضرورت بھی ہو تو حرج نہیں تلویث کا خطرہ ہو تو درست نہیں۔

۶۶۶۶: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ح .

۶۶۶۶: ابراہیم بن مرزوق کہتے ہیں ہم سے ابو عامر نے بیان کیا۔

تخریج : مسند احمد ۶' ۱۹۲/۱۳۷۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: بعض لوگوں نے کھڑے ہو کر پیشاب کو منع کیا ہے انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔
فریق ثانی کا موقف: اس میں کچھ حرج نہیں ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۶۶۶۷: وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَا :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا بَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا ، مُنْذُ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَكَرِهَ قَوْمٌ الْبَوْلَ قَائِمًا ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَلَمْ يَرَوْا بِهٖ بَأْسًا ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ ،

۶۶۶۷: مقدام بن شریح نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا جب سے آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا۔ امام طحاوی کہتے ہیں: بعض لوگوں نے کھڑے ہو کر پیشاب کو منع کیا ہے انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔ دوسروں نے کہا اس میں کچھ حرج نہیں ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : بخاری فی الوضو باب ۶۰' ۶۱' والمظالم باب ۲۷' مسلم فی الطهارة حدیث ۷۳' ابو داؤد فی الطهارة باب ۱۲' ترمذی فی الطهارة باب ۹' نسائی فی الطهارة باب ۲۳/۱۶' ابن ماجه فی الطهارة باب ۱۳' دارمی فی الوضو باب ۹' مسند احمد ۱ ۲۸٤/۱' ۲٤٦/٤' ۳۸۲/٥۔

۶۶۶۸: بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ ، شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ وَهُوَ قَائِمٌ ، عَلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ ، ثُمَّ أُتِيَ بِوَضُوْءٍ ، فَتَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ .

۲۶۶۸: شقیق بن سلمہ نے حضرت حذیفہؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے کھڑے ہونے کی حالت میں ایک قوم کی کوڑی پر پیشاب کیا پھر پھر آپ کے پاس پانی لایا گیا تو آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

۲۶۶۹: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَا :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۲۶۶۹: شعبہ نے سلیمان سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۶۷۰: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ، مِثْلَهٗ. حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلٌ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مَنْصُوْرٌ ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ. فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِبَاحَةُ الْبَوْلِ قَائِمًا ، وَهٰذَا أَوْلَى مِمَّا ذَكَرْنَا قَبْلَهٗ عَنْ عَائِشَةَ ؛ لِأَنَّ حَدِيْثَ عَائِشَةَ إِنَّمَا فِيْهِ مَنْ حَدَّثَكَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَالَ قَائِمًا بَعْدَمَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ ، فَلَا تُصَدِّقْهُ . أَيْ :أَنَّ الْقُرْآنَ ، لَمَّا نُزِلَ عَلَيْهِ أُمِرَ فِيْهِ بِالطَّهَارَةِ ، وَاجْتِنَابِ النَّجَاسَةِ ، وَالتَّحَرُّزِ مِنْهَا .فَلَمَّا رَأَتْ عَائِشَةُ ذٰلِكَ ، وَعَلِمَتْ تَعْظِيْمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ لِأَمْرِ اللّٰهِ، وَكَانَ الْأَغْلَبُ عِنْدَهَا ، أَنَّ مَنْ بَالَ قَائِمًا ، لَا يَكَادُ يَسْلَمُ مِنْ إِصَابَةِ الْبَوْلِ ثِيَابَهٗ وَبَدَنَهٗ، قَالَتْ ذٰلِكَ ، وَلَيْسَ فِيْهِ حِكَايَةٌ مِنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَافِقُ ذٰلِكَ .ثُمَّ جَاءَ حُذَيْفَةُ فَأَخْبَرَ أَنَّهٗ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ ، بَعْدَ نُزُوْلِ الْقُرْآنِ عَلَيْهِ، يَبُوْلُ قَائِمًا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ إِبَاحَةُ الْبَوْلِ قَائِمًا ، إِذَا كَانَ الْبَائِلُ فِيْ ذٰلِكَ يَأْمَنُ مِنَ النَّجَاسَةِ عَلَى بَدَنِهٖ وَثِيَابِهٖ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ هٰذَا ، مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ مِنْ مَعْنٰى حَدِيْثِهَا الَّذِيْ ذَكَرْنَا .

۲۶۷۰: ابوعوانہ نے سلیمان سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ ابووائل نے حضرت حذیفہ سے پھر انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ اس روایت میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اباحت کا ثبوت ہے اور یہ روایات اس روایت سے اولیٰ ہیں جو ہم نے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے کیونکہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں یہ مذکور ہے کہ جو تمہیں یہ بیان کرے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نزول قرآن کے بعد کھڑے ہو کر پیشاب کیا اس کی مت تصدیق کرو یعنی جب قرآن مجید اترا تو اس میں طہارت کا حکم ملا۔ اور نجاست سے پرہیز و گریز کا حکم دیا گیا جب کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ دیکھا اور جانا کہ

جناب رسول اللہ ﷺ کے حکم کی بہت تعظیم فرماتے تو عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں اغلب بات یہی ہے کہ جس نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا وہ کپڑے اور بدن کو پیشاب لگنے سے بچ نہیں سکتا تو اس بات کے پیش نظر انہوں نے یہ بات فرمائی حالانکہ روایت میں جناب نبی اکرم ﷺ سے کوئی ایسی بات منقول نہیں ہے جو اس کی تصدیق کرے۔ پھر دوسری طرف حضرت حذیفہ نے خود جناب رسول اللہ ﷺ کو مدینہ میں نزول قرآن کے بعد کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا ہے پس اس سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اباحت کا ثبوت ملتا ہے بشرطیکہ کپڑے اور بدن پر نجاست نہ لگے۔

تشریح اس روایت میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اباحت کا ثبوت ہے اور یہ روایات اس روایت سے اولیٰ ہیں جو ہم نے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے کیونکہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں یہ مذکور ہے کہ جو تمہیں یہ بیان کرے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نزول قرآن کے بعد کھڑے ہو کر پیشاب کیا اس کی مت تصدیق کرو یونی جب قرآن مجید اترا تو اس میں طہارت کا حکم ملا۔ اور نجاست سے پرہیز وگریز کا حکم دیا گیا جب کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ دیکھا اور جاتا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے حکم کی بہت تعظیم فرماتے تو عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں اغلب بات یہی ہے کہ جس نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا وہ کپڑے اور بدن کو پیشاب لگنے سے بچ نہیں سکتا تو اس بات کے پیش نظر انہوں نے یہ بات فرمائی حالانکہ روایت میں جناب نبی اکرم ﷺ سے کوئی ایسی بات منقول نہیں ہے جو اس کی تصدیق کرے۔

پھر دوسری طرف حضرت حذیفہ نے خود جناب رسول اللہ ﷺ کو مدینہ میں نزول قرآن مجید کے بعد کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا ہے پس اس سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اباحت کا ثبوت ملتا ہے بشرطیکہ کپڑے اور بدن پر نجاست نہ لگے۔

روایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا معنی خود ان کی زبان سے:

۱۶۷۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، وَقَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَكَذِّبْهُ، فَإِنِّيْ رَأَيْتُهُ يَبُوْلُ جَالِسًا . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا دَفَعَتْ بِهٖ عَائِشَةُ رِوَايَةَ رُؤْيَةِ مَنْ رَأٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُوْلُ قَائِمًا ، وَإِنَّمَا رُؤْيَتُهَا إِيَّاهُ يَبُوْلُ جَالِسًا .فَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا دَلِيْلٌ عَلٰى ذٰلِكَ ؛ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَبُوْلَ جَالِسًا فِيْ وَقْتٍ، وَيَبُوْلَ قَائِمًا فَقْتٍ آخَرَ ، فَلَمْ تَحْكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا شَيْئًا يَدُلُّ عَلٰى كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ قَائِمًا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ بَالَ قَائِمًا .

۶۶۷۱: مقدام بن شریح نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جو شخص تمہیں یہ بیان کرے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے اس نے آپ پر جھوٹ بولا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر پیشاب کرتے دیکھا۔ اس روایت میں اس بات پر دلالت ہے جس کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تردید کر رہی ہیں کہ جو یہ کہتا ہے کہ میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا ہے جبکہ خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر پیشاب کرتے دیکھا۔ تو اس میں ہمارے ہاں اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ آپ نے کھڑے ہو کر کبھی پیشاب نہیں کیا بلکہ ممکن ہے کہ آپ۔ نے کسی وقت بیٹھ کر اور دوسرے وقت (ضرورۃً) کھڑے ہو کر پیشاب کیا ہو۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسی کوئی بات نقل نہیں کی جو کھڑے ہو کر پیشاب کی کراہت (تحریمی) پر دلالت کرتی ہو۔

دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اس کا ثبوت:

۶۶۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ :رَأَيْتُ عُمَرَ بَالَ قَائِمًا فَأَنْجَحَ حَتّٰى كَادَ يُصْرَعَ .

۶۶۷۲: زید بن وہب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا انہوں نے اپنی حاجت کو پورا کیا یہاں تک کہ وہ گرنے کے قریب ہو گئے (معلوم ہوتا ہے وہ کسی مجبوری کی وجہ سے تھا)

۶۶۷۳: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ أَنَّهُ رَأَى عَلِيًّا بَالَ قَائِمًا .

۶۶۷۳: سلمہ بن کہیل نے ابوظبیان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا۔

۶۶۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۶۶۷۴: شعبہ نے حضرت سلیمان رحمہ اللہ سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی ہے۔

۶۶۷۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ :ثَنَا ، أَبِيْ عَنِ الْأَعْمَشِ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۶۶۷۵: ابی نے اعمش سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۶۶۷۶ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَبُوْلُ قَائِمًا .

۶۶۷۶: قبیصہ بن ذویب کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو کھڑے پیشاب کرتے دیکھا۔

۶۶۷۷ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى ، قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، أَنَّهُ قَالَ :رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَبُوْلُ قَائِمًا .فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ كَانُوْا يَبُوْلُوْنَ قِيَامًا ، وَذٰلِكَ ، عِنْدَنَا ، عَلٰى أَنَّهُمْ كَانُوْا يَأْمَنُوْنَ أَنْ يُصِيْبَ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ ثِيَابَهُمْ وَأَبْدَانَهُمْ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، مَا يُخَالِفُ مَا رَوَيْتَ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ .فَذَكَرَ۔

۶۶۷۷: عبداللہ بن دینار نے روایت کی کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کھڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکھا۔ یہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو کھڑے ہوکر (ضرورۃً) پیشاب کر لیتے تھے۔ مگر اس شرط سے کہ وہ پیشاب ان کے بدن و کپڑوں کو ملوث نہ کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت موجود ہے۔

تخریج : مالك فی الطهارة ۱۱۲۔

۶۶۷۸ : مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ عُمَرُ :مَا بُلْتُ قَائِمًا مُنْذُ أَسْلَمْتُ .قِيْلَ لَهُ :قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ عُمَرُ لَمْ يَبُلْ قَائِمًا مُنْذُ أَسْلَمَ ، حَتّٰى قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ ، ثُمَّ بَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَائِمًا ، عَلٰى مَا رَوَاهُ عَنْهُ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ .فَفِيْ ذٰلِكَ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِالْبَوْلِ قَائِمًا بَأْسًا .وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا ، مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، مِنْ بَوْلِهِ قَائِمًا .وَقَدْ حَدَّثَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى رُجُوْعِ عُمَرَ ، عَنْ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ قَائِمًا ، إِذَا كَانَ ذٰلِكَ ، لَمَا رَوَاهُ عَنْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ .وَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، يَتْرُكُ مَا سَمِعَهُ مِنْ عُمَرَ ، إِلَّا إِلٰى مَا هُوَ أَوْلٰى عِنْدَهُ مِنْ ذٰلِكَ .

۶۶۷۸: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے جب سے میں اسلام لایا میں نے کھڑے ہوکر کبھی پیشاب نہیں کیا۔ یہ عین ممکن ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے کے بعد کھڑے ہوکر پیشاب نہ کیا ہو۔ یہاں تک کہ یہ بات کہی پھر اس کے بعد کیا ہو جیسا کہ زید بن وہب نے روایت کی ہے۔ اس میں یہ دلالت ہے کہ وہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے میں کوئی حرج خیال نہ کرتے تھے اور اس پر وہ بات بھی دلالت کرتی ہے جو خود ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس باب میں ان کے کھڑے ہوکر پیشاب کے متعلق نقل ہوئی ہے اور عمر رضی اللہ عنہ کو یہ واقعہ پیش آیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔ اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رجوع بھی معلوم ہوا کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے میں کراہت نہیں۔ جس طرح کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو بات سنی

تھی اس کو اسی لئے چھوڑا کہ اس سے اولیٰ بات مل گئی۔

تخریج : ترمذی فی الطهارة باب۸' ابن ماجه فی الطهارة باب ۱۴۔

جواب : یہ عین ممکن ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے کے بعد کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا ہو۔ یہاں تک کہ یہ بات کہی پھر اس کے بعد کیا ہو جیسا کہ زید بن وہب نے روایت کی ہے۔ اس میں یہ دلالت ہے کہ وہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں کوئی حرج خیال نہ کرتے تھے اور اس پر وہ بات بھی دلالت کرتی ہے جو خود ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس باب میں ان کے کھڑے ہو کر پیشاب کے متعلق نقل ہوتی ہے اور عمر رضی اللہ عنہ کو یہ واقعہ پیش آیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔ اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رجوع بھی معلوم ہوا کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں کراہت نہیں۔ جس طرح کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو بات سنی تھی اُس کو اِسی لئے چھوڑا کہ اُس سے اولیٰ بات مل گئی۔

بَابُ الْقَسَمِ

قسم کا حکم

خلاصۃ المرام:

بعض علماء کا قول یہ ہے کہ مکروہ ہے اور کسی کو کسی بھی چیز پر قسم نہ اٹھانی چاہئے۔ قسم اٹھانا بھاری چیز ہے۔
فریق ثانی کا موقف قسم میں حرج نہیں یہ یمین بنے گی۔

۶۶۷۹ : حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحُسَيْنِ الطَّحَّانُ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ ، فِيْهِ ذِكْرُ رُؤْيَا عَبَّرَهَا أَبُوْبَكْرٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَ : أَصَبْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ :أَصَبْتَ بَعْضًا ، وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا ، قَالَ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تُقْسِمْ۔ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى كَرَاهَةِ الْقَسَمِ ، وَقَالُوْا :لَا يَنْبَغِیْ لِأَحَدٍ أَنْ يُقْسِمَ عَلٰى شَیْءٍ ، وَأَعْظَمُوْا ذٰلِكَ .وَكَانَ مِمَّنْ أَعْظَمَ ذٰلِكَ ، اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، فَذَكَرَ لِیْ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عِيْسَى بْنِ حَمَّادٍ زُغْبَةَ قَالَ :أَتَيْتُ بَكْرَ بْنَ مُضَرٍ لِأَعُوْدَهُ، فَجَاءَ اللَّيْثُ ، فَهَمَّ بِالصُّعُوْدِ اِلَيْهِ .فَقَالَ لَهُ بَكْرٌ :أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ أَنْ تَفْعَلَ ، فَقَالَ لَهُ اللَّيْثُ :أَوَتَدْرِیْ مَا الْقَسَمُ ؟ أَوَتَدْرِیْ مَا الْقَسَمُ ؟ أَوَتَدْرِیْ مَا الْقَسَمُ ؟ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَلَمْ يَرَوْا بِالْقَسَمِ بَأْسًا ، وَجَعَلُوْهُ يَمِيْنًا ، وَحَكَمُوْا لَهُ بِحُكْمِ الْيَمِيْنِ ، وَقَالُوْا قَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ فِیْ غَيْرِ مَوْضِعٍ فِیْ كِتَابِهٖ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ وَقَالَ : فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ وَقَالَ : لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ۔ فَكَانَ تَأْوِيْلُ ذٰلِكَ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ جَمِيْعًا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَاصِلَةٌ .وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَأَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَمُوْتُ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فَلَمْ يَعِبْهُمْ بِقَسَمِهِمْ، وَرَدَّ عَلَيْهِمْ كُفْرَهُمْ فَقَالَ : بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا۔ وَكَانَ فِی ذِكْرِهٖ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ الْقَسَمَ كَانَ مِنْهُمْ يَمِيْنًا .وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : اِذْ أَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ .ثُمَّ قَالَ : وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ.

۶۶۷۹: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس ؓ سے ایک طویل حدیث بیان کی جس میں اس

خواب کا تذکرہ ہے جس کی تعبیر حضرت ابوبکرؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں دی۔ جناب ابوبکر نے پوچھا یارسول اللہؐ! کیا میں نے درست تعبیر کی۔ آپ نے فرمایا تم نے کچھ درست اور کچھ غلط تعبیر کی۔ ابوبکرؓ کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ میں آپ کو قسم دیتا ہوں آپ نے فرمایا تم مجھے قسم مت دو۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں بعض لوگ اس طرف گئے ہیں کہ قسم مکروہ ہے اور کسی کو کسی چیز پر قسم نہ اٹھانی چاہئے انہوں نے قسم اٹھانے کو بہت بڑا اقرار دیا ہے۔ امام لیث بن سعد ان لوگوں سے ہیں کہ جنہوں نے اس کو بہت بڑا اقرار دیا ہمارے کئی احباب نے عیسیٰ بن حماد زغبہ سے روایت کی ہے کہ میں بکر بن مضر کے پاس آیا تا کہ میں ان کی عیادت کروں اس وقت اچانک لیث آ گئے اور انہوں نے اس کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو بکر نے ان سے کہا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ ایسا نہ کریں۔ لیث کہنے لگے کیا تم جانتے ہو کہ قسم کیا ہے؟ یا قسم کی حقیقت جانتے ہو یا تم قسم کو جانتے ہو؟ قسم میں کوئی حرج نہیں اور یہ یمین بنے گی اور اس کا حکم یمین والا ہوگا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی مقامات پر اس کا تذکرہ فرمایا ہے۔ **"لااقسم بیوم القیامه۔ ولا اقسم بالنفس اللوامه"** (القیامہ ۱۔۲) اور فرمایا **"ولا اقسم بمواقع النجوم"** (واقعہ:۷۵) اور فرمایا: **"لااقسم بهذا البلد"** (البلد ۱) ان ساری آیات کی تفسیر علماء کے ہاں یہ ہے کہ لا زائدہ ہے اور یہ اقسم بیوم القیامة ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **"واقسموا بالله جهد ایمانهم لایبعث الله من یموت بلٰی وعدا علیه حقاً"** (نحل ۳۸) اللہ تعالیٰ نے ان کی قسموں پر ان کو عیب نہیں لگایا البتہ ان کے کفر کی تردید فرمائی اور فرمایا کہ کیوں نہیں ہمارا وعدہ تو سچا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جهد ایمانهم کا لفظ فرما کر اس بات کو ثابت کر دیا کہ ان کی یہ قسم یمین ہے اور ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا **"اذا قسموا لیصر منها مصبحین"** (قلم ۱۷) انہوں نے قسم اٹھائی وہ ضرور صبح سویرے اس باغ کو کاٹ لیں گے یعنی پھل توڑ لیں گے اللہ تعالیٰ نے ان کی اس قسم پر اعتراض نہیں کیا بلکہ فرمایا: **"ولا یستثنون"** کہ انہوں نے استثناء بھی نہیں کیا (تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ قسم یمین ہے)

تخریج : بخاری کتاب الایمان باب۹، والتعبیر باب۴۷، مسلم فی الرؤیا ۱۷، ابو داؤد فی الایمان باب۱۰، والسنة باب۸، ترمذی فی الرؤیا باب۱۰، ابن ماجه فی الرؤیا باب۱۰، دارمی فی النذور باب۸، مسند احمد ۲۳۶/۱۔

۶۶۸۰ : فَحَدَّثَنِیْ سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ ، عَنْ أَبِیْهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ :فِیْ هٰذِهِ الْآیَةِ دَلِیْلٌ عَلٰی أَنَّ الْقَسَمَ یَمِیْنٌ ؛ لِأَنَّ الْاِسْتِثْنَاءَ لَا یَکُوْنُ اِلَّا فِی الْیَمِیْنِ .وَاِذَا کَانَتْ یَمِیْنًا ، کَانَتْ مُبَاحَةً ، فِیْمَا سَائِرُ الْأَیْمَانِ فِیْهِ مُبَاحَةٌ ، وَمَکْرُوْهَةً فِیْمَا سَائِرُ الْأَیْمَانِ فِیْهِ مَکْرُوْهَةٌ .وَلَا حُجَّةَ عِنْدَنَا ، عَلٰی أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ ، فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، الَّذِیْ ذَکَرْنَا ، فَاِنَّهٗ یَجُوْزُ أَنْ یَکُوْنَ الَّذِیْ کَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقَسَمِ ، لِأَبِیْ بَکْرٍ مِنْ أَجْلِهٖ ، هُوَ أَنَّ التَّعْبِیْرَ الَّذِیْ صَوَّبَهٗ فِیْ بَعْضِهٖ ، وَخَطَّأَهٗ فِیْ بَعْضِهٖ ، لَمْ یَکُنْ ذٰلِكَ مِنْهُ مِنْ جِهَةِ الْوَحْیِ ، وَلٰکِنْ مِنْ جِهَةِ مَا یُعَبَّرُ لَهُ الرُّؤْیَا

كَمَا نَهَى أَنْ تُوطَأَ الْحَوَامِلُ ، عَلَى الْإِشْفَاقِ مِنْهُ أَنْ يُضِرَّ ذٰلِكَ بِأَوْلَادِهِمْ .فَلَمَّا بَلَغَهُ أَنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا يُضِرُّ بِأَوْلَادِهِمْ ، أَطْلَقَ مَا كَانَ حَظَرَ مِنْ ذٰلِكَ .وَكَمَا قَالَ فِيْ تَلْقِيْحِ النَّخْلِ مَا أَظُنُّ أَنَّ ذٰلِكَ يُغْنِي شَيْئًا فَتَرَكُوْهُ ، وَنَزَعُوْا عَنْهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :إِنَّمَا هُوَ ظَنٌّ ظَنَنْتُهُ، إِنْ كَانَ يُغْنِي شَيْئًا فَلْيَصْنَعُوْهُ ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ ، وَإِنَّمَا هُوَ ظَنٌّ ظَنَنْتُهُ، وَالظَّنُّ يُخْطِءُ وَيُصِيْبُ ، وَلٰكِنْ مَا قُلْتُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ۔

۶۶۸۰: محمد بن حسن کہتے ہیں کہ اس آیت میں دلیل ہے کہ قسم یمین ہے کیونکہ استثنیٰ یمین ہی میں ہوتا ہے جب اس کا یمین ہونا ثابت ہو گیا تو پھر ان سب مقامات پر اس کا جواز ثابت ہوا جہاں یمین درست ہے اور جن مقامات پر یمین مکروہ ہے وہاں یہ بھی مکروہ ہے ہمارے نزدیک فریق ثانی کے خلاف ابن عباس کی روایت میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ یہ کہنا ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قسم کو ابوبکر صدیق کے لئے مکروہ قرار دیا ہو کہ وہ تعبیر جس کو بعض کو آپ نے درست فرمایا اور بعض کو خطا قرار دیا تو وحی کے اعتبار سے نہیں تھی بلکہ علم تعبیر کے لحاظ سے تھی جیسا کہ حاملہ عورت سے وطی کی ممانعت اس خطرے کے پیش نظر کہ اولاد کو نقصان پہنچے پھر آپ کو یہ اطلاع ملی کہ فارس اور روم کے لوگ اس طرح کرتے ہیں اور یہ چیز ان کی اولاد کو نقصان نہیں دیتی تو جس سے ڈرایا تھا اس کی آزادی دے دی جس طرح کہ تعبیر نخل یعنی کھجوروں کی پیوندکاری کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ میرے خیال میں اس کام کا کچھ بھی فائدہ نہیں تو صحابہ کرام نے اس کو چھوڑ دیا اور اس سے نقصان ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں تم جیسا انسان ہوں اور یہ گمان ہے جو میں نے کیا اور گمان کبھی درست نکلتا ہے اور کبھی خطا لیکن جو میں اس طرح کہوں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے تو میں ہرگز اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں بول سکتا اسی طرح کی روایت ابوداؤد نے اقضیہ باب ۷ میں ذکر کی ہے۔

۶۶۸۱ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ.فَأَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ، مَا قَالَهُ مِنْ جِهَةِ الظَّنِّ ، فَهُوَ كَسَائِرِ الْبَشَرِ فِيْ ظُنُوْنِهِمْ ، وَأَنَّ الَّذِيْ يَقُوْلُهُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَهُوَ الَّذِيْ لَا يَجُوْزُ خِلَافُهُ. وَكَانَتِ الرُّؤْيَا إِنَّمَا تُعَبَّرُ بِالظَّنِّ وَالتَّحَرِّي ، وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ ، وَاحْتَجَّ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِنْهُمَا۔ فَلَمَّا كَانَ التَّعْبِيْرُ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ الَّتِيْ لَا حَقِيْقَةَ فِيْهَا ، كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ بَكْرٍ ، أَنْ يُقْسِمَ عَلَيْهِ ؛ لِيُخْبِرَهُ بِمَا يَظُنُّهُ صَوَابًا، عَلٰى أَنَّهُ عِنْدَهُ كَذٰلِكَ ، وَقَدْ يَكُوْنُ فِي الْحَقِيْقَةِ بِخِلَافِهِ.أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ نَظَرَ فِيْ مَسْأَلَةٍ مِنَ الْفِقْهِ، وَاجْتَهَدَ ، فَأَدَّاهُ اجْتِهَادُهُ إِلَى شَيْءٍ وَسِعَهُ الْقَوْلُ بِهِ ، وَرَدُّ مَا خَالَفَهُ، وَتَخْطِئَةُ

قَائِلِهِ ، إِذَا كَانَتِ الدَّلَائِلُ الَّتِي بِهَا يُسْتَخْرَجُ الْجَوَابُ فِي ذٰلِكَ ، رَافِعَةً لَهُ .وَلَوْ حَلَفَ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ الْجَوَابَ صَوَابٌ ، كَانَ مُخْطِئًا ؛ لِأَنَّهُ لَمْ يُكَلَّفْ إِصَابَةَ الصَّوَابِ ، فَيَكُونُ مَا قَالَهُ، هُوَ الصَّوَابَ ، وَلٰكِنَّهُ كُلِّفَ الْاِجْتِهَادَ .وَقَدْ يُؤَدِّيهِ الْاِجْتِهَادُ إِلَى الصَّوَابِ وَإِلٰى غَيْرِ الصَّوَابِ ، فَمِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ ، كَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ ، الْحَلِفَ عَلَيْهِ ؛ لِيُخْبِرَهُ بِصَوَابِهِ مَا هُوَ ، لَا مِنْ جِهَةِ كَرَاهِيَةِ الْقَسَمِ .وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ .

۶۶۸۱: سماک نے موسیٰ بن طلحہ اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ پس جناب رسول اللہ ﷺ نے اس میں یہ بتلا دیا کہ جو کچھ میں گمان کی جانب سے کہوں تو وہ گمان میں عام انسانوں کی طرح ہے اور جو آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمائیں تو وہ وحی ہے جس کی مخالفت جائز نہیں اور خواب کی تعبیر تو گمان اور تحری سے کی جاتی ہے اور یہ بات محمد ابن سیرین نے اس آیت "وقال للذی ظن انه ناج منهما" (یوسف ۴۲) کو دلیل بنا کر فرمائی ہے۔ جب کہ تعبیر ایسی جہت سے ہے جس میں قطعی بات نہیں ہوتی تو اسی لحاظ سے جناب رسول اللہ ﷺ نے صدیق اکبر کے اس پر قسم اٹھانے کو ناپسند کیا کہ آپ نے جس کو درست قرار دیا ہے اس کی ضرور اطلاع دیں اس طور پر کہ آپ کے ہاں اسی طرح ہے اور ہوسکتا ہے کہ حقیقت میں اس کے خلاف ہو کیا تم دیکھتے ہو کہ ایک آدمی نے فقہ کے ایک مسئلے کے بارے میں غور کیا اور پھر اجتہاد کیا اس کے اجتہاد نے اس کو ایک چیز تک پہنچایا تو اس کو اس بات کی گنجائش ہے کہ وہ اپنے اجتہاد کے مطابق بات کہے اور اس کے خلاف قول کو رد کر دے اور اس کے کہنے والے کو غلط قرار دے جبکہ دلائل جن کے ذریعے اس نے یہ مسئلہ نکالا ہے وہ مخالف کے قول کی تردید کر رہے ہیں اگر یہ آدمی اس جواب کے صحیح ہونے پر قسم اٹھائے تو وہ غلطی پر ہوگا اس لئے کہ اس کو صحیح تک پہنچنے کا مکلف نہیں بنایا گیا پس جو کچھ اس نے کہا ہے وہی درست ہوگا کیونکہ وہ اجتہاد کا مکلّف بنایا گیا ہے اور یہ اجتہاد بسا اوقات اس کو درست اور بسا اوقات غیر درست کی طرف لے جائے گا پس اسی جہت کے لحاظ سے جناب رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ کے اس پر حلف اٹھانے کو ناپسند کیا اس لحاظ سے نہیں کہ آپ نے قسم کو ناپسند کیا اور ہم نے جو بات کہی ہے اس پر یہ روایات دلالت کرتی ہیں۔

۶۶۸۲ : حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، مِثْلَ حَدِيثِ إِسْحَاقَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَاللّٰهِ لَتُخْبِرَنِّي بِمَا أَصَبْتُ مِمَّا أَخْطَأْتُ .فَقَالَ :رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمْ۔ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَا كَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، هُوَ الْحَلِفُ فِيهِ عَلَى إِخْبَارِهِ بِصَوَابِهِ أَوْ خَطَئِهِ فِي شَيْءٍ لَمْ يَقُلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَحْيِ الَّذِي يَعْلَمُ بِهِ حَقِيقَةَ الْأَشْيَاءِ ، لَا

لِذِكْرِهِ الْقَسَمَ.

۶۶۸۲: عبیداللہ بن عبداللہ نے اسحٰق بن حسین جیسی روایت نقل کی مگر اس کے اندر یہ بات زائد ہے: "واللہ لتخبرنی بما اصبت مما اخطأت" (اللہ کی قسم آپ مجھے ضرور بتلائیں جو میں نے اس میں سے درست کہا اور جو نادرست کہا) تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم مت اٹھاؤ۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جس کو ناپسند کیا وہ آپ ﷺ کی درست اور نادرست کی اطلاع پر جو قسم اٹھائی وہ تھی اس لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے وحی کے ذریعے تعبیر نہیں فرمائی تھی جس سے چیزوں کی حقیقت معلوم ہوتی ہے آپ ﷺ نے اس لئے ناپسندیدگی نہیں فرمائی کہ انہوں نے قسم کا ذکر کیا ہے۔

تخریج: ترمذی فی الرؤیا باب ۱۰، مسند احمد ۲۳۶/۱۔

۶۶۸۳: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ ، قَالَ : ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ ، قَالَ : ثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ أَبِیْ زِیَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : اَلْقَسَمُ یَمِیْنٌ۔ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ ، وَهُوَ الَّذِیْ رَوٰی عَنْهُ الْحَدِیْثَ الْاَوَّلَ ، قَدْ جَعَلَ الْقَسَمَ یَمِیْنًا ، فَفِیْ ذٰلِكَ دَلِیْلٌ عَلٰی اِبَاحَةِ الْحَلِفِ بِهٖ وَاَنَّهٗ عِنْدَهٗ كَسَائِرِ الْاَیْمَانِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ ، مَا تَاَوَّلْنَا الْحَدِیْثَ الْاَوَّلَ عَلَیْهِ، وَانْتَفٰی قَوْلُ مَنْ تَاَوَّلَهٗ عَلٰی غَیْرِ مَا تَاَوَّلْنَاهُ عَلَیْهِ .قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ :وَقَدْ رُوِیَ فِیْ اِبَاحَةِ الْقَسَمِ۔

۶۶۸۳: عبدالرحمٰن بن حارث نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ قسم یمین ہے۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما وہی ہیں جنہوں نے پہلی روایت نقل کی ہے یہاں وہ قسم کو یمین بتلا رہے ہیں اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ حلف مباح ہے اور یہ عام قسموں کی طرح ہے اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حدیث اول کی جو ہم نے تاویل کی ہے وہ درست ہے اور دوسری تاویل صحیح نہیں۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: اباحت قسم کی اور روایات بھی ہیں ان میں سے چند یہ ہیں۔

تخریج: دارمی فی النذور باب ۸۔

۶۶۸۴: مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِیِّ بْنُ أَبِیْ عَقِیْلٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَیْمٍ ، عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ سُوَیْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، بِاِبْرَارِ الْقَسَمِ۔

۶۶۸۴: معاویہ بن سوید نے حضرت براء بن عازبؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قسم پورا کرنے کا حکم دیا۔

تخریج: بخاری فی الجنائز باب ۲، والایمان باب ۹، مسلم فی اللباس روایت ۳، ترمذی فی الادب باب ۴۵، نسائی فی الجنائز باب ۵۳، ابن ماجہ فی الکفارات باب ۱۲ مسند احمد ۲۸۴/۴۔

٦٦٨٥ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، وَوَهْبٌ ، قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ : بِإِبْرَارِ الْقَسَمِ۔ أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِإِبْرَارِ الْقَسَمِ ، وَلَوْ كَانَ الْمُقْسِمُ عَاصِيًا ، لَمَا كَانَ يَنْبَغِيْ أَنْ يُبَرَّ قَسَمُهٗ.

٦٦٨٥:ابوداؤداوروہب دونوں نے شعبہ سے روایت کی ہےاوراس نے اپنی سند سے روایت نقل کی اوراس نے ابرارالقسم کے لفظ بھی ذکر کئے ہیں۔غورفرمائیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قسم کے پورا کرنے کا حکم دیا اگرقسم اٹھانے والا نافرمان ہوتو پھراسے قسم کا پورا کرنا مناسب نہیں یعنی گناہ کی قسم۔

٦٦٨٦ : وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ، مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهٗ ۔ فَلَوْ كَانَ الْقَسَمُ مَكْرُوْهًا ، لَكَانَ قَائِلُهٗ عَاصِيًا ، وَلَمَا أَبَرَّ اللّٰهُ قَسَمَ مَنْ عَصَاهُ .وَقَدْ رَوَيْنَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهٗ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَوَجَدَ رِيحَ ثُوْمٍ .فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ :مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبْنَا فِيْ مَسْجِدِنَا حَتّٰى يَذْهَبَ رِيحُهَا .فَأَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمَا أَعْطَيْتَنِيْ يَدَكَ ، فَأَعْطَانِيْهَا ، فَأَرَيْتُهٗ جَبَائِرَ عَلٰى صَدْرِيْ. فَقَالَ :اِنَّ لَكَ عُذْرًا وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ اِقْسَامَهٗ عَلَيْهِ .

٦٦٨٦:حمیدالطّویل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کر دیتے ہیں۔اگرقسم مکروہ ہوتی تو اس کا کہنے والا ہی گناہ گار تھا اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا نہ کرتے ہم پہلے ذکر کر آئے کہ حضرت مغیرہ ابن شعبہ نے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ کو لہسن کی بو محسوس ہوئی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا جو آدمی اس پودے کو کھائے تو وہ ہماری مسجد کے اس وقت تک قریب نہ آئے جب تک اس کی بودور نہ ہو چنانچہ میں آپ کی خدمت میں آیا اور میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ مجھے اپنا ہاتھ پکڑائیں آپ نے اپنا ہاتھ پکڑا دیا تو میں نے آپ کو اپنے سینے کے زخم دکھائے تو آپ نے فرمایا تم معذور ہو۔آپ ﷺ نے مغیرہ کی قسم اٹھانے پر اعتراض نہیں فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الصلح باب۸' والایمان باب ۹' مسلم فی القسامه حدیث ۲۴' ابو داؤد فی الدیات باب۲۸' ترمذی فی جهنم باب ۱۳' مسند احمد ۱۲۸/۳' ۳۰۶/۴۔

٦٦٨٧ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ النَّوْفَلِيُّ ، قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا

عُمَرُ بْنُ أَبِیْ بَكْرٍ الْمَوْصِلِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِی الزِّنَادِ ، عَنْ أَبِیْهِ عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : أُهْدِیَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَحْمٌ فَقَالَ أَهْدِیْ لِزَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ :فَأَهْدَیْتُ لَهَا فَرَدَّتْهُ فَقَالَ أَقْسَمْتُ عَلَیْكِ لَا رَدَدْتِهَا ، فَرَدَدْتُهَا۔ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلٰی اِبَاحَةِ الْقَسَمِ ، وَأَنَّ حُكْمَهُ ، حُكْمُ الْیَمِیْنِ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ ، وَأَبِیْ یُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی .وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِكَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِيِّ .

۶۶۸۷: عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت کا تحفہ بھیجا گیا تو آپ نے فرمایا یہ زینب بنت جحش کو دے دو میں نے ان کے پاس بھیجا تو انہوں نے واپس کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم اس کو واپس بھیجو تو میں نے واپس بھیج دیا۔ ان روایات سے ثابت ہو گیا کہ قسم مباح ہے اور اس کا حکم یمین والا ہے یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے قول سے اس کی تائید:

۶۶۸۸ : حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ :ثَنَا أَبِیْ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِیْ حَنِیْفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ : أُقْسِمُ وَ أَقْسَمْتُ بِهٖ یَمِیْنٌ ، وَكَفَّارَةُ ذٰلِكَ ، كَفَّارَةُ یَمِیْنٍ .وَقَدْ أَقْسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی نِسَائِهٖ.

۶۶۸۸: حماد نے ابراہیم سے نقل کیا کہ اقسم اور اقسمتُ بہ کے الفاظ یمین ہیں اور ان پر قسم والا کفارہ ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی بیویوں کے متعلق قسم اٹھائی تھی چنانچہ روایت یہ ہے۔

۶۶۸۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حَفْصٍ الْفَلَّاسُ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو قُتَیْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِی الرِّجَالِ ، قَالَ :ثَنَا أَبِیْ عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ، كَانَ اِیْلَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَا أَقْرَبُكُنَّ شَهْرًا۔

۶۶۸۹: ابی عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایلاء یہ تھا "اقسم باللّٰہ لا اقربکن شھرا" اللہ کی قسم ایک ماہ تک میں تمہارے قریب نہ جاؤں گا۔

بَابُ الشُّرْبِ قَائِمًا

کھڑے کھڑے پانی پینا

خلاصۃ المرام :

کھڑے ہوکر پانی پینے کو علماء کی ایک جماعت نے مکروہ قرار دیا ہے۔

فریق ثانی کا موقف: کھڑے ہوکر پانی پینے میں گناہ نہیں ضرورت کے لئے پی سکتے ہیں البتہ آداب کے خلاف ہے۔

۶۶۹۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ ، قَالَا :أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيْ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْجَارُوْدِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا۔

۶۶۹۰: ابومسلم نے حضرت جارودؓ سے روایت کی اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے کہ آپ نے کھڑے ہوکر پینے پر ڈانٹا۔

تخریج : مسلم فی الاشربه۱۱۲/۱۱۳، ترمذی فی الاشربه باب۱۱، ابن ماجه فی الاشربه باب۱۲، دارمی فی الاشربه باب۲٤، مسند احمد ۳/ ٥٤/۱۹۹، ۲۷۷/۲۰۱۱۔

۶۶۹۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْجَارُوْدِ بْنِ الْمُعَلَّى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهٗ.

۶۶۹۱: ابومسلم نے حضرت جارود بن معلیٰ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۶۹۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ سَعِيْدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيْ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْجَارُوْدِ ، وَعَنْ سَعِيْدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۶۹۲: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۶۹۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ وَهِشَامٌ ، قَالَا :ثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۶۹۳: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۶۹۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۶۹۴: ہشام بن ابوعبداللہ نے قتادہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۶۹۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۶۹۵: ابوداؤد نے ہشام دستوائی سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۶۹۶ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، وَعَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيْ عِيْسَى الْأُسْوَارِيِّ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهٗ.

۶۶۹۶: ابوعیسیٰ اسواری نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۶۹۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ، ح .

۶۶۹۷: ابوداؤد نے موسیٰ بن اسماعیل سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۶۹۸ : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَا :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ عِكْرَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى كَرَاهَةِ الشُّرْبِ قَائِمًا ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَلَمْ يَرَوْا بِالشُّرْبِ قَائِمًا بَأْسًا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۶۶۹۸: عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔امام طحاویؒ کہتے ہیں: بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ کھڑے ہو کر پینا مکروہ ہے اور انہوں نے ان آثار کو دلیل بنایا ہے۔جبکہ دیگر علماء کا کہنا ہے کہ کھڑے ہو کر پینے میں کوئی گناہ نہیں انہوں نے ان آثار کو دلیل بنایا ہے۔

۶۶۹۹ : بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : قَالَ لِيْ ابْنُ أَبِيْ طَالِبٍ ائْتِنِيْ بِوَضُوْءٍ فَأَتَيْتُهٗ بِهٖ فَتَوَضَّأَ ، ثُمَّ قَامَ بِفَضْلِ وَضُوْئِهٖ، فَشَرِبَ قَائِمًا ، فَعَجِبْتُ لِذٰلِكَ فَقَالَ :أَتَعْجَبُ يَا بُنَيَّ ؟ اِنِّيْ رَأَيْتُ أَبَاكَ رَسُوْلَ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، یَصْنَعُ ذٰلِکَ۔

۶۶۹۹: محمد بن علی بن حسین نے اپنے والد اور اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے لئے وضو کا پانی لاؤ۔ میں لایا تو آپ نے وضو کیا پھر آپ کھڑے ہوئے اور وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا۔ مجھے اس پر تعجب سا ہوا تو انہوں نے فرمایا اے بیٹے تم اس پر تعجب کر رہے ہو؟ میں نے آپ کے باپ (نانا) صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے پایا۔

تخریج : بخاری فی الاشربه باب۱٦' نسائی فی الطهارة باب۷۷/۹۰' مسند احمد ۱۳۹/۱۔

۶۷۰۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا شَرِبَ فَضْلَ وَضُوْئِهٖ قَائِمًا .ثُمَّ قَالَ :اِنَّ نَاسًا يَكْرَهُوْنَ أَنْ يَشْرَبُوْا قِيَامًا ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مَا فَعَلْتُ۔

۶۷۰۰: نزال بن سبرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا۔ پھر فرمایا کچھ لوگ کھڑے ہو کر پینے کو ناپسند کرتے ہیں حالانکہ میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

تخریج : بخاری فی االشربه باب۱٦' مسند احمد ۱۰۲/۱' ۱٤٤۔

۶۷۰۱ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ ، قَالَ :ثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۷۰۱: مسعر نے عبدالملک سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۷۰۲ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ زَاذَانَ وَمَيْسَرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهٗ شَرِبَ قَائِمًا فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ .فَقَالَ :اِنْ أَشْرَبْ قَائِمًا ، فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا ، وَاِنْ أَشْرَبْ جَالِسًا ، فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۶۷۰۲: زاذان اور میسرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کھڑے ہو کر پانی پیا تو ان سے کہا گیا (آپ نے ایسا کیوں کیا؟) تو انہوں نے فرمایا اگر میں نے کھڑے ہو کر پیا ہے تو میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر پیتے دیکھا ہے اور اگر میں بیٹھ کر پیوں تو میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر پیتے دیکھا ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۳٤/۱۔

۶۷۰۳ : حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَلِيٍّ ، مِثْلَهُ.

۶۷۰۳: زاذان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۷۰۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۶۷۰۴: حجاج نے حماد سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی کی مثل روایت بیان کی ہے۔

۶۷۰۵ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ وَهُوَ قَائِمٌ۔

۶۷۰۵: شعبی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر پانی پیتے دیکھا۔

۶۷۰۶ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : نَاوَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلْوًا مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ ، فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ۔

۶۷۰۶: عامر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کے پانی کا ایک ڈول دیا تو آپ نے کھڑے ہو کر پیا۔

تخریج : بخاری فی الحج باب۶۷' مسلم فی الاشربه روایت۱۱۸' ۱۱۹' ترمذی فی الاشربه باب۱۲' نسائی فی المناسك باب۱۶۵' ابن ماجه فی الاشربه باب۲۱' مسند احمد ۲۱۴/۱۔

۶۷۰۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، مِثْلَهُ.

۶۷۰۷: شعبی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۷۰۸ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ :ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي فَرْوَةَ الْمَدَنِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَتْنَا عُبَيْدَةُ بِنْتُ نَابِلٍ ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَ يَشْرَبُ قَائِمًا۔

۶۷۰۸: عائشہ بنت سعد نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پانی پی لیتے تھے۔

۶۷۰۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :ثَنَا حَفْصٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ

نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنَّا نَشْرَبُ ، وَنَحْنُ قِيَامٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۷۰۹: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کھڑے ہو کر پانی پی لیا کرتے تھے۔

تخریج : ترمذی فی الاشربہ باب ۱۱' مسند احمد ۱۲/۲۔

۶۷۱۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَا :ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ جَرِيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْبِزْرِيِّ ، وَهُوَ يَزِيْدُ بْنُ عُطَارِدَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنَّا نَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ ، وَنَأْكُلُ وَنَحْنُ نَسْعٰى ، عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۷۱۰: یزید بن عطارد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کھڑے ہو کر پانی پی لیتے تھے اور چلنے کی حالت میں کھا لیتے تھے۔

تخریج : مسند احمد ۲' ۲۴' ۲۹۔

۶۷۱۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ جَرِيْرٍ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنَ عُطَارِدَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، مِثْلَهٗ.

۶۷۱۱: یزید بن عطارد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۷۱۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ مَالِكٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي الْبَرَاءُ بْنُ زَيْدٍ ، أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، شَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ، مِنْ قِرْبَةٍ۔

۶۷۱۲: براء بن زید بیان کرتے ہیں کہ ام سلیم نے مجھے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک سے کھڑے ہونے کی حالت میں پانی پیا۔

تخریج : بنحوه مسند احمد ۳۷۶/۶۔

۶۷۱۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيُّ قَالَ :حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ بِنْتِ أَنَسٍ ، وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :حَدَّثَتْنِيْ أُمِّيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا ، وَفِيْ بَيْتِهَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ ، فَشَرِبَ مِنَ الْقِرْبَةِ قَائِمًا۔

۶۷۱۳: براء بن زید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میری والدہ نے مجھے بیان کیا کہ جناب رسول

اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے تو میرے ہاں ایک لٹکی ہوئی مشک سے کھڑے ہوکر پانی نوش فرمایا۔

تخریج : مسند احمد ٦/٤٣١۔

٦٧١٤ : حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ ، وَهُوَ قَائِمٌ۔ فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ اِبَاحَةُ الشُّرْبِ قَائِمًا وَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا اِذَا رُوِىَ حَدِيْثَانِ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاحْتَمَلَا الْاِتِّفَاقَ ، وَاحْتَمَلَا التَّضَادَّ أَنْ نَحْمِلَهُمَا عَلَى الْاِتِّفَاقِ لَا عَلَى التَّضَادِّ ، وَكَانَ مَا رَوَيْنَا فِيْ هٰذَا الْفَصْلِ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبَاحَةَ الشُّرْبِ قَائِمًا ، وَفِيْمَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِىْ قَبْلَهُ، النَّهْيَ عَنْ ذٰلِكَ .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ النَّهْيُ لَمْ يُرَدْ بِهٖ هٰذِهِ الْاِبَاحَةُ وَلٰكِنْ أُرِيْدَ بِهٖ مَعْنًى آخَرُ ، فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ .

٦٧١٤: حمید نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ایک لٹکے ہوئے مشکیزے سے کھڑے ہونے کی حالت میں پانی نوش فرمایا۔ ان روایات سے کھڑے ہوکر پانی پینے کا جواز معلوم ہوتا ہے ہمارے لئے سب سے بہتر بات یہ ہے کہ جب دوقسم کی روایات جناب رسول اللہ ﷺ سے وارد ہوں اور ان میں تضاد اور موافقت دونوں احتمال موجود ہوں تو ہمیں تضاد کی بجائے موافقت پر محمول کرنا چاہئے چنانچہ اس فصل میں مروی روایات سے کھڑے ہوکر پانی پینے کا جائز ہونا معلوم ہوتا ہے اور اس سے پچھلی فصل میں ممانعت ثابت ہوتی ہے پس اب اس میں یہ احتمال پیدا ہوا کہ جس میں ممانعت ہے اس میں یہ اباحت مراد نہیں بلکہ اور کوئی دوسرا مفہوم مراد ہے غور کرنے سے یہ روایت سامنے آئی۔

٦٧١٥ : فَاِذَا فَهْدٌ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ :ثَنَا خَالِدٌ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :اِنَّمَا أَكْرَهُ الشُّرْبَ قَائِمًا ؛ لِأَنَّهُ دَاءٌ .فَأَخْبَرَ الشَّعْبِيُّ فِيْ هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِىْ مِنْ أَجْلِهِ النَّهْيُ ، وَأَنَّهُ لِمَا يَخَافُ مِنْهُ مِنَ الضَّرَرِ وَحُدُوْثِ الدَّاءِ لَا غَيْرَ ذٰلِكَ .فَأَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ النَّهْيِ الْاِشْفَاقَ عَلٰى أُمَّتِهٖ وَأَمْرَهُ اِيَّاهُمْ بِمَا فِيْهِ صَلَاحُهُمْ ، فِيْ دِيْنِهِمْ وَدُنْيَاهُمْ ، كَمَا قَدْ قَالَ لَهُمْ أَمَّا أَنَا ، فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا.

٦٧١٥: شعبی کہتے ہیں کھڑے ہوکر پینا اس لئے مکروہ ہے کیونکہ اس سے بیماری کا خطرہ ہے۔ اس میں شعبی نے وہ معنی بتلایا جس کی وجہ سے ممانعت ہے کہ اس سے نقصان اور بیماری کے پیدا ہونے کا خطرہ ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے امت پر شفقت کرتے ہوئے ممانعت فرمائی اور ان کو ایسی بات کا حکم دیا جس میں ان کی دینی اور دنیوی بھلائی تھی جیسا کہ آپ ﷺ نے روایت ابو جحیفہ میں فرمایا اما انا فلا اکل متکئا۔

حاصل: اس میں شعبی نے وہ معنی بتلایا جس کی وجہ سے ممانعت ہے کہ اس سے نقصان اور بیماری کے پیدا ہونے کا خطرہ ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے امت پر شفقت کرتے ہوئے ممانعت فرمائی اوران کوایسی بات کا حکم دیا جس میں ان کی دینی اور دنیوی بھلائی تھی جیسا کہ آپ ﷺ نے روایت ابوجحیفہ میں فرمایا اما انا فلا اکل متکنا۔

۶۷۱۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ ، ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ ، ح .

۶۷۱۶: ابن ابی داؤد نے سہل بن بکار سے روایت کی ہے۔

۶۷۱۷ : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَا :ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ رُقَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِیْ جُحَيْفَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا۔

۶۷۱۷: علی بن اقمر نے حضرت ابوجحیفہؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہاں تک میرا معاملہ ہے میں تو تکیہ لگا کرنہیں کھاتا۔

تخریج : بخاری فی الاطعمه باب۱۳، ابو داؤد فی الاطعمه باب۱۶، ترمذی فی الاطعمه باب۲۸، ابن ماجه فی الاطعمه باب۶، دارمی فی الاطعمه باب۳۱، مسند احمد ۳۰۸/۴۔

۶۷۱۸ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِیْ جُحَيْفَةَ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ.

۶۷۱۸: علی بن اقمر نے حضرت ابوجحیفہؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح فرماتے سنا پھر اسی طرح روایت نقل کی۔

۶۷۱۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِیْ جُحَيْفَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۶۷۱۹: علی بن اقمر نے حضرت ابوجحیفہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۷۲۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ.فَلَيْسَ ذٰلِكَ عَلٰى طَرِيْقِ التَّحْرِيْمِ مِنْهُ عَلَيْهِمْ ، أَنْ يَأْكُلُوْا كَذٰلِكَ ، وَلٰكِنْ لِمَعْنًى فِي الْأَكْلِ مُتَّكِئًا خَافَهٗ عَلَيْهِمْ .

۶۷۲۰: علیؒ ابن اقمر نے کہا کہ میں نے حضرت ابوجحیفہؓ کو یہ فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر اسی طرح روایت نقل کی۔ یہ جو آپ ﷺ نے ٹیک لگا کر کھانے کو منع کیا تو یہ ممانعت حرمت کے لئے نہیں بلکہ امت پر ایک خطرے کو محسوس کرتے ہوئے یہ ممانعت فرمائی جیسا امام شعبی کے قول سے معلوم ہوتا ہے (وہ یہ ہے)۔

۶۷۲۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ ، قَالَ :ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ :ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ :قَالَ الشَّعْبِيُّ اِنَّمَا كَرِهَ الْأَكْلَ مُتَّكِئًا مَخَافَةَ أَنْ تَعْظُمَ بُطُوْنُهُمْ۔ فَأَخْبَرَ الشَّعْبِيُّ بِالْمَعْنَى الَّذِيْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِهِ الْأَكْلَ مُتَّكِئًا ، وَأَنَّهُ اِنَّمَا هُوَ لِمَا يَحْدُثُ عَنْهُ، مِنْ عِظَمِ الْبَطْنِ .فَكَذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْهُ مِنَ النَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا ، اِنَّمَا هُوَ لِمَعْنًى يَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ ، كَرِهَهُ مِنْ أَجْلِهِ، لَا غَيْرَ ذٰلِكَ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ هٰذَا أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو .

۶۷۲۱: جریر کہتے ہیں کہ شعبیؒ نے فرمایا ٹیک لگا کر کھانا مکروہ اس لئے قرار دیا کہ کہیں اس سے ان کے پیٹ نہ بڑے ہو جائیں۔ امام شعبی نے ٹیک لگا کر کھانے کی ممانعت کی وجہ بتا دی کہ اس سے پیٹ بڑھ جاتا ہے بالکل اسی طرح آپ ﷺ سے کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت اور کراہت بھی اسی لئے ہے کہ وہ نقصان کا باعث ہے نہ کہ کچھ اور عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ٹیک لگا کر کھانے کے سلسلے میں کراہت کی روایات وارد ہیں۔

۶۷۲۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، ح .

۶۷۲۲: محمد بن حجاج نے اسد سے روایت کی ہے۔

۶۷۲۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ۔ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ اجْتَنَبَ ذٰلِكَ ، لِمَا قَالَ الشَّعْبِيُّ ، وَقَدْ يَجُوْزُ فِيْ ذٰلِكَ مَعْنًى آخَرُ .

۶۷۲۳: ثابت بنانی نے شعیب بن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں نے کبھی بھی جناب رسول اللہ ﷺ کو ٹیک لگا کر کھاتے نہیں دیکھا۔ ممکن ہے آپ ﷺ نے اس سے اس بناء پر گریز کیا جو شعبی نے نقل کیا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی اور معنی مقصود ہو (روایت ملاحظہ ہو)

تخریج : ابو داؤد فی الاطعمه باب ۱۶' ابن ماجه فی المقدمه باب ۲۱' مسند احمد ۱۶۵/۲۔

۶۷۲۴ : فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ :ثَنَا أَبِيْ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ جَعْفَرٍ ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ الْأَعْوَرِ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا ، فَنَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ :انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الْعَبْدِ ، كَيْفَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَالَ :فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا هُوَ الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ أَجْلِهِ قَالَ : لَا آكُلُ مُتَّكِئًا ؛ لِأَنَّهُ فِعْلُ الْمُلُوْكِ الْجَبَابِرَةِ ، وَفِعْلُ الْأَعَاجِمِ ، فَكَرِهَ ذٰلِكَ ، وَرَغَّبَ فِيْ فِعْلِ الْعَرَبِ .كَمَا

رُوِیَ عَنْ عُمَرَ :

۶۷۲۴: اسماعیل الاعور کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ٹیک لگا کر کھا رہے تھے تو جبرائیل امین آئے اور کہنے لگے اس بندے کو دیکھو کس طرح ٹیک لگا کر کھا رہا ہے تو اسی وقت جناب رسول اللہ ﷺ سیدھے بیٹھ گئے۔ ممکن ہے کہ یہ معنی مراد ہو جس کی بناء پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا کیونکہ یہ متکبر بادشاہوں کی علامت ہے اور عجمیوں کا طریقہ ہے اس لئے اس کو ناپسند فرمایا اور اہل عرب کے فعل کو پسند کیا جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں وارد ہے۔

۶۷۲۵ : فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ :ثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ ، عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ .قَالَ :أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اخْشَوْشِنُوْا ، وَاخْشَوْشِبُوْا ، وَاخْلَوْلِقُوْا ، وَتَمَعْدَدُوْا كَأَنَّكُمْ مُعَدٌّ ، وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ ، وَزِيَّ الْعَجَمِ۔ أَفَلَا تَرٰى أَنَّهُ نَهَاهُمْ عَنْ زِيِّ الْعَجَمِ ، وَأَمَرَهُمْ بِالتَّمَعْدُدِ ، وَهُوَ الْعَيْشُ الْخَشِنُ ، الَّذِيْ تَعْرِفُهُ الْعَرَبُ ، فَكَذٰلِكَ الْأَكْلُ مُتَّكِئًا نُهُوْا عَنْهُ ؛ لِأَنَّهُ فِعْلُ الْعَجَمِ .وَأَمَّا الشُّرْبُ قَاعِدًا فَأُمِرُوْا بِهِ ، خَوْفًا مِمَّا يُحْدِثُ عَلَيْهِمْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ ، وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْءٌ مِنْ زِيِّ الْعَجَمِ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ إِبَاحَةِ الشُّرْبِ قَائِمًا ، عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۷۲۵: ابوعثمان نہدی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ جفاکشی اختیار کرو اور مشقت پر صبر کرو اور اپنے کو مٹا دو۔ تروتازہ ہو جاؤ گویا تم تنومند ہو اور عیش پرستی سے اپنے آپ کو بچاؤ اور عجمیوں کا لباس مت پہنو۔ کہ آپ نے ان کو عجمیوں کے لباس سے منع کیا اور سخت زندگی گزارنے کا حکم دیا جس کو عرب پہچانتے تھے اور ٹیک لگا کر کھانے کی ممانعت بھی عجمیوں کی وجہ سے کی گئی رہا بیٹھ کر پینا تو اس کا حکم دیا گیا تا کہ ان کے سینے میں کوئی چیز پیدا نہ ہو عجم کے لباس کی عادات سے اس کا کوئی تعلق نہیں (کیا تم دیکھتے نہیں کہ انہوں نے ان کو عجمیوں کے لباس سے منع کیا اور کھردری زندگی گزارنے کا حکم دیا جس سے عرب واقف تھے)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کھڑے ہو کر پینے کی اباحت کا ثبوت:

۶۷۲۶ : مَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلٰى، عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ دَارِهٖ، فَقَامَ إِلٰى بُخْتِيَّةٍ لَهٗ، فَمَسَّحَ ضَرْعَهَا ، حَتّٰى إِذَا دَرَّتْ ، دَعَا بِإِنَاءٍ ، فَحَلَبَ ثُمَّ شَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ، ثُمَّ قَالَ : يَا بِشْرُ ، إِنِّيْ إِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ ، لِتَعْلَمَ أَنَّا نَشْرَبُ ، وَنَحْنُ قِيَامٌ۔

۶۷۲۶: بشر بن غالب کہتے ہیں کہ میں حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر میں گیا وہ اپنی بختی اونٹنی کی طرف کھڑے ہوئے اور اس کے تھنوں کو پسایا جب وہ دودھ سے بھر آئے تو انہوں نے برتن منگوایا اور اس کو دوہا پھر اس کو اس حالت میں پی لیا کہ وہ کھڑے تھے پھر فرمایا۔ اے بشر! میں نے یہ اس لئے کیا تا کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ ہم کھڑے ہو کر بھی پی لیتے ہیں۔

۶۷۲۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ :رَأَيْتُ أَبِيْ يَشْرَبُ وَهُوَ قَائِمٌ .

۶۷۲۷: عامر بن عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہو کر پانی پی رہے تھے۔

۶۷۲۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَارِقِيِّ قَالَ :نَاوَلْتُ ابْنَ عُمَرَ إِدَاوَةً ، فَشَرِبَ مِنْهَا قَائِمًا مِنْ فِيْهَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ .

۶۷۲۸: علی بن عبداللہ بارقی کہتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو مشکیزہ دیا پس آپ نے اس میں سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔

مشکیزے سے پانی پینے کی ممانعت:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے سے پانی پینے سے منع فرمایا ہے (روایت ملاحظہ ہو)

۶۷۲۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ۔

۶۷۲۹: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے سے پانی پینے سے منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الاشربہ باب۲۴' ابو داؤد فی الاشربہ باب۱۴' نسائی فی الضحایا باب۴۴' ابن ماجہ فی الاشربہ باب۲۰' دارمی فی الاشربہ باب۲۰' ۱۹' مسند احمد ۲۲۶/۱' ۲۲۰/۲' ۲۳۰' ۳۲۷۔

۶۷۳۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.فَلَمْ يَكُنْ هٰذَا النَّهْيُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَلٰى تَحْرِيْمِ ذٰلِكَ ، عَلٰى أُمَّتِهٖ، حَتّٰى يَكُوْنَ مَنْ فَعَلَهٗ مِنْهُمْ عَاصِيًا لَهٗ، وَلٰكِنْ لِمَعْنًى قَدْ اُخْتُلِفَ فِيْهِ مَا هُوَ ؟ .

۶۷۳۰: عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ پس یہ ممانعت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امت پر تحریم کے لئے نہیں کہ جس کے کرنے والے کو گناہگار کہا جائے بلکہ اس کا معنی مختلف لیا گیا ہے۔ جیسا کہ ان روایات میں ملاحظہ کریں گے۔

پانی کا متعفن ہونا:

۶۷۳۱ : فَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ ؛ لِأَنَّهُ يُنْتِنُهُ، فَهٰذَا مَعْنَاهُ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَعْنًى آخَرُ.

۶۷۳۱: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے سے براہ راست پانی پینے سے منع فرمایا کیونکہ مشکیزہ اس پانی کو بدبودار کر دیتا ہے۔

شیطان کا ٹھکانہ:

۶۷۳۲ : وَهُوَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ الشُّرْبَ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ ، وَعُرْوَةِ الْكُوْزِ ، وَقَالَ :هُمَا مَقْعَدَا الشَّيْطَانِ۔ فَلَمْ يَكُنْ هٰذَا النَّهْيُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى طَرِيْقِ التَّحْرِيْمِ ، بَلْ كَانَ عَلٰى طَرِيْقِ الْإِشْفَاقِ مِنْهُ عَلٰى أُمَّتِهٖ وَالرَّأْفَةِ بِهِمْ ، وَالنَّظَرِ لَهُمْ .وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ :إِنَّمَا نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ ، ؛ لِأَنَّهُ الْمَوْضِعُ الَّذِيْ يَقْصِدُهُ الْهَوَامُّ ، فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ خَوْفَ أَذَاهَا .فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِيْ صَدْرِ هٰذَا الْبَابِ ، مِنْ نَهْيِهٖ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا ، لَيْسَ عَلَى التَّحْرِيْمِ الَّذِيْ يَكُوْنُ فَاعِلُهُ عَاصِيًا ، وَلٰكِنْ لِلْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ ذٰلِكَ .وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا تَقَدَّمَ ، مِنْ هٰذَا الْبَابِ ، أَنَّهُ أَتٰى بَيْتَ أُمِّ سُلَيْمٍ ، فَشَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ وَهُوَ قَائِمٌ مِنْ فِيْهَا .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ نَهْيَهُ الَّذِيْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ ، لَيْسَ عَلَى النَّهْيِ الَّذِيْ يَجِبُ عَلَى مُنْتَهِكِهٖ أَنْ يَكُوْنَ عَاصِيًا .وَلٰكِنَّهُ عَلَى النَّهْيِ مِنْ أَجْلِ الْخَوْفِ ، فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ ، ارْتَفَعَ النَّهْيُ فَهٰذَا عِنْدَنَا مَعْنٰى هٰذِهِ الْآثَارِ ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا ، أَنَّهُ نَهٰى عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ ، وَهُوَ :أَنْ يُكْسَرَ ، فَيُشْرَبَ مِنْ أَفْوَاهِهَا .

۶۷۳۲: لیث نے مجاہد سے بیان کیا کہ وہ پیالے کے ٹوٹے ہوئے حصہ اور کوزے کی دستے والی جانب سے پینا

ناپسند کرتے اور فرماتے یہ شیطان کے ٹھکانے ہیں۔ پس یہ ممانعت جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حرمت کے لئے نہ تھی بلکہ امت پر رحمت وشفقت کی توجہ کے پیش نظر تھی۔ بعض نے کہا کہ کیونکہ وہ مقامات کیڑے مکوڑوں کے ٹھہرنے کی جگہ ہے پس ان کی ایذا کے ڈر سے ممانعت فرمائی۔ اسی طرح کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت بھی تحریم کے لئے نہیں کہ جس کا کرنے والا گناہ گار ہو بلکہ اس کا مطلب بھی وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا ہم نے جناب ام سلیمؓ کی روایت ذکر کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ ان کے مکان پر تشریف لے گئے اور لٹکی ہوئی مشک سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ کھڑے ہو کر پانی پینے کی ممانعت ایسی نہیں جس کی مخالفت سے گناہ لازم ہو۔ بلکہ ممانعت خطرے کے پیش نظر ہے جب خطرہ نہ ہو تو ممانعت نہ ہوگی۔ آثار کو سامنے رکھ کر ہمارے ہاں یہی معنی ہے۔ واللہ اعلم۔ روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ سے "اختناث اسقیہ" کی ممانعت وارد ہے یعنی "اختناث اسقیہ" یہ ہے کہ مشکیزے کے منہ کو توڑ کر باہر کی طرف موڑ دیا جائے اس سے پانی پینے کی ممانعت فرمائی ہے روایت یہ ہے۔

تخریج : مسند احمد ۸۰/۳، عن ابی سعیدؓ۔

۶۷۳۳ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيّ ، قَالَ :ثَنَا الشَّافِعِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ۔

۶۷۳۳ : عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے "اختناث اسقیہ" سے منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الاشربہ باب۲۳، مسلم فی الاشربہ ۱۱۰، ابو داؤد فی الاشربہ باب۱۵، ترمذی فی الاشربہ باب۱۷، ابن ماجہ فی الاشربہ باب۱۹، دارمی فی الاشربہ باب۱۹، مسند احمد ۶/۳، ۶۷۔

۶۷۳۴ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيّ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. قَالَ ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ اخْتِنَاثُهَا ، أَنْ تُكْسَرَ فَيُشْرَبُ مِنْهَا .فَالْوَجْهُ الَّذِيْ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ ، هُوَ الْوَجْهُ الَّذِيْ مِنْ أَجْلِهٖ ، نُهِيَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ.

۶۷۳۴ : ابن ابی ذئب نے زہری سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے ابن ابی ذئب کہتے ہیں اختناث۔ منہ کو توڑ کر اس سے پانی پینے کو کہتے ہیں۔ پس جس وجہ سے مشکیزہ سے پانی پینے کی ممانعت ہے کھڑے ہو کر پانی پینے کی ممانعت کی بھی وہی وجہ ہے۔

بَابُ وَضْعِ اِحْدَی الرِّجْلَیْنِ عَلَی الْاُخْرٰی

پاؤں پر پاؤں رکھنا

ایک پاؤں کودوسرے پر رکھ کر چت لیٹنا ممنوع ہے ایک جماعت نے اسی کو اختیار کیا ہے۔
فریق ثانی اس طرح لیٹنے میں کچھ گناہ نہیں ممانعت منسوخ ہو چکی۔

۶۷۳۵ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ حُذَیْفَةَ ، قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ ، قَالَ :ثَنَا اَبُو الزُّبَیْرِ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَرِهَ اَنْ یَضَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰی رِجْلَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی۔

۶۷۳۵: ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ آدمی دونوں پاؤں میں سے ایک دوسرے پر رکھے۔

تخریج : بالفاظ مختلف مسلم فی اللباس ۷۲' ابو داؤد فی الادب باب ۲۰/۱۹۔

۶۷۳۶ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنِیْ شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ ، عَنْ أَبِیْهِ' عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ. ، وَزَادَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ۔

۶۷۳۶: ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور اس میں مضطجع کا اضافہ ہے یعنی جبکہ وہ چت لیٹنے والا ہو۔

۶۷۳۷ : حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ ، ح .

۶۷۳۷: سلیمان بن شعیب نے عبدالرحمٰن بن زید سے روایت کی ہے۔

۶۷۳۸ : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَا :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۷۳۸: ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۷۳۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ ، قَالَ :ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ، عَنْ أَبِیْهِ' عَنْ خِدَاشٍ ، عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۷۳۹: ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۷۴۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا أُمَیَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ ، قَالَ :ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ ، عَنْ رَوْحِ بْنِ

الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يَثْنِيَ الرَّجُلُ إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى۔ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ ، فَكَرِهَ قَوْمٌ وَضْعَ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرٰى ، لِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۶۷۴۰: ابوبکر بن حفص نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں (جبکہ چت لیٹا ہو) رکھنے سے منع فرمایا۔امام طحاویؒ کہتے ہیں: ایک پاؤں کا دوسرے پر رکھنا چت لیٹنے کی حالت میں منع کیا گیا۔ایک جماعت اسی طرف گئی ہے اور انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

مزید اِسی سلسلہ کی روایت:

۶۷۴۱ : بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ :كَانَ الْأَشْعَثُ ، وَجَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَكَعْبٌ ، قُعُوْدًا ، فَرَفَعَ الْأَشْعَثُ إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى وَهُوَ قَاعِدٌ .فَقَالَ لَهٗ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ :ضُمَّهَا ، فَإِنَّهٗ لَا يَصْلُحُ لِبَشَرٍ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَلَمْ يَرَوْا بِذٰلِكَ بَأْسًا ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ ، بِمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۷۴۱: ابووائل کہتے ہیں کہ اشعث' جریر بن عبداللہ اور کعب بیٹھے تھے اشعث نے ایک پاؤں کو دوسرے پر بیٹھنے کی حالت میں بلند کیا۔تو ان کو حضرت کعب بن عجرہؓ نے کہا ان کو ساتھ ملاؤ یہ کسی انسان کے لائق نہیں۔فریق ثانی نے فریق اوّل کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے اس میں کوئی حرج خیال نہیں کیا انہوں نے اس سلسلہ میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: انہوں نے اس میں کوئی حرج خیال نہیں کیا انہوں نے اس سلسلہ میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

۶۷۴۲ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ ، عَنْ عَمِّهٖ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ ، وَاضِعًا إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى.

۶۷۴۲: عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے پایا آپ نے اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب ۸۵' مسلم فی اللباس ۷۵' ابو داؤد فی الادب باب ۳۱' ترمذی فی الادب باب ۱۹' نسائی فی المساجد باب ۲۸۲' دارمی فی الاستیذان باب ۲۷' مالك فی السفر ۸۷' مسند احمد ۲' ۳' ۳۹' ۴۲۔

۶۷۴۳ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ أَبِیْ عَبَّادٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ ، عَنْ عَمِّهٖ ، عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۷۴۳: عباد بن تمیم نے اپنے چچا عبداللہ بن زید سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۷۴۴ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ :قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرٍ الْحَنَفِیُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِیْ ذِئْبٍ ، قَالَ :ثَنَا الزُّهْرِیُّ ، قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ ، عَنْ عَمِّهٖ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۷۴۴: عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۷۴۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَيُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ ، عَنْ عَمِّهٖ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۷۴۵: عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۷۴۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۷۴۶: مالک نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۷۴۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَاجِشُوْنِ ، ح.

۶۷۴۷: حجاج نے عبدالعزیز بن عبداللہ ماجشون سے روایت کی ہے۔

۶۷۴۸ : وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :حَدَّثَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ لَبِيْدٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ ، عَنْ عَمِّهٖ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.قَالُوْا :فَهٰذِهِ الْآثَارُ قَدْ جَاءَ تْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِبَاحَةِ مَا مَنَعَتْ مِنْهُ الْآثَارُ الْأُوَلُ .وَأَمَّا مَا ذَكَرُوْهُ ، مِمَّا احْتَجُّوْا بِهٖ مِنْ قَوْلِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، فَإِنَّهٗ قَدْ رُوِیَ عَنْ جَمَاعَةٍ ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، خِلَافُ ذٰلِكَ.

۶۷۴۸: محمود بن لبید نے عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ پہلے آثار میں جس بات کی ممانعت ہے ان آثار میں اس کی اباحت ثابت ہو رہی ہے۔ باقی

انہوں نے کعب بن عجرہؓ کی جو روایت پیش کی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ بہت سے اصحاب رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف روایت نقل کی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۶۷۴۹ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ ، وَيُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، كَانَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ .

۶۷۴۹: سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس طرح کرتے تھے۔

۶۷۵۰ : حَدَّثَنِي ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ ، قَالَ :كَانَ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ ، وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، يَجْلِسُ أَحَدُهُمْ مُتَرَبِّعًا ، وَاِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى .

۶۷۵۰: سالم ابوالنضر کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم تربع کی حالت میں بیٹھتے اور ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھتے تھے۔

۶۷۵۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوْعٍ أَنَّهٗ رَاٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَلَ ذٰلِكَ .

۶۷۵۱: عبدالرحمٰن بن یربوع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایسا کرتے پایا۔

۶۷۵۲ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ نَوْفَلٍ حَدَّثَهٗ أَنَّهٗ رَاٰى أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ ، فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَعَلَ ذٰلِكَ .

۶۷۵۲: محمد بن نوفل نے بیان کیا کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو مسجد نبوی میں اسی طرح کرتے پایا ہے۔

۶۷۵۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّهٗ رَاٰى ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ .

۶۷۵۳: نافع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ایسے کرتے پایا۔

۶۷۵۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ :رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ مُضْطَجِعًا بِالْأَرَاكِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ

عَلَى الْأُخْرٰى وَهُوَ يَقُوْلُ : رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ .

۶۷۵۴: عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ کو چت لیٹے اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھے ہوئے یہ کہتے پایا: "ربنا لا تجعلنا فتنة للقوم الظالمين" (یونس:۸۵)

۶۷۵۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَاعِدًا ، قَدْ وَضَعَ إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى .فَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ هٰؤُلَاءِ الْجِلَّةِ ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهٰذَا مِمَّا لَا يَصِلُ إِلٰى تَبْيِيْنِهٖ، مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَنَسْتَعْمِلَ فِيْهِ، مَا اسْتَعْمَلْنَاهُ فِيْ غَيْرِهٖ مِنْ أَبْوَابِ هٰذَا الْكِتَابِ .وَلٰكِنْ لِمَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا وَصَفْنَا فِي الْفَصْلِ الْمُتَقَدِّمِ ، وَرُوِيَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّهٗ قَالَ : إِنَّهٗ لَا يَصْلُحُ لِبَشَرٍ فَكَانَ مَعْنٰى هٰذَا ، عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ، أَنَّهَا لَا تَصْلُحُ لِبَشَرٍ لِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا ، ؛ لِأَنَّهٗ لَا يَصْلُحُ لِبَشَرٍ أَنْ يُخَالِفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .ثُمَّ قَدْ جَاءَ مَا ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الثَّانِيْ مِنْ إِبَاحَتِهَا ، بِاسْتِعْمَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ أَحَدُ الْأَمْرَيْنِ قَدْ نَسَخَ الْآخَرَ ، فَلَمَّا وَجَدْنَا أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، وَهُمُ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ الْمَهْدِيُّوْنَ ، عَلٰى قُرْبِهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعِلْمِهِمْ بِأَمْرِهٖ، قَدْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ بَعْدَهٗ، بِحَضْرَةِ أَصْحَابِهٖ جَمِيْعًا ، وَفِيْهِمُ الَّذِيْ حَدَّثَ بِالْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَرَاهَةِ ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ أَحَدٌ مِنْهُمْ ، ثُمَّ فَعَلَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ ، وَابْنُ عُمَرَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِمْ مُنْكِرٌ .ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا ، هُوَ مَا عَلَيْهِ أَهْلُ الْعِلْمِ ، مِنْ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ الْمَرْفُوْعَيْنِ ، وَبَطَلَ بِذٰلِكَ مَا خَالَفَهٗ، لِمَا ذَكَرْنَا وَبَيَّنَّا .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ فِيْ ذٰلِكَ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنٰى .

۶۷۵۵: عمران بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو اس حالت میں بیٹھے دیکھا کہ انہوں نے اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھا ہوا ہے۔ یہ روایات ہم نے اجلہ صحابہ کرامؓ سے کی ہیں۔ جس کی وضاحت قیاس و نظر سے ہو سکے تا کہ ہم اس قیاس کو دوسرے ابواب کی طرح یہاں بھی استعمال کریں لیکن جب ہم جناب نبی اکرم ﷺ سے وہ روایات نقل کر چکے جو کہ شروع باب میں آئیں اور حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت وارد ہوئی کہ کسی شخص کو جناب رسول اللہ ﷺ کی مخالفت جائز نہیں تو ہمارے ہاں اس کا مطلب یہ ہے۔ واللہ اعلم۔ کہ کسی شخص

کو اس پر عمل اس لئے جائز نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور جناب رسول اللہ ﷺ کی مخالفت جائز نہیں۔ دوسری فصل میں وہ روایات لائی گئیں جن سے اس عمل کا جواز ثابت ہوتا ہے کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خود یہ عمل کیا۔اب ان دونوں روایات میں اس بات کا احتمال ہے کہ یہ ایک دوسری کے لئے ناسخ ہوں۔ پس جب حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم جو خلفاء راشدین اور ہادی مہدی ہیں ان کو جناب رسول اللہ ﷺ سے قرب رہا اور وہ جناب رسول اللہ ﷺ کو دوسروں سے زیادہ جاننے والے ہیں انہوں نے تمام صحابہ کرام کی موجودگی میں یہ عمل کیا اور ان میں وہ حضرات بھی ہیں جنہوں نے کراہت سے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ سے وہ روایات نقل کی ہیں۔ ان میں سے کسی نے بھی انکار نہیں کیا۔ پھر حضرت ابن مسعودؓ ابن عمرؓ اسامہ بن زیدؓ انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے یہ عمل کیا اور ان پر بھی کسی نے اعتراض نہیں کیا تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ ان دو مرفوع روایات میں سے اس روایت پر اہل علم کا عمل ہے۔ اس کے ساتھ وہ باطل ہوا جو اس کے خلاف ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور تفصیل سے بیان کیا۔ اور حضرت حسنؒ سے تو دوسرے معنی پر دلالت کرنے والی روایت بھی مروی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۶۷۵۶ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ الْأَيْلِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى ، قَالَ :ثَنَا عَقِيلٌ قَالَ :قِيلَ لِلْحَسَنِ :قَدْ كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى؟ فَقَالَ الْحَسَنُ :مَا أَخَذُوا ذٰلِكَ إِلَّا عَنِ الْيَهُودِ .فَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ كَانَ مِنْ شَرِيعَةِ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ، كَرَاهَةُ ذٰلِكَ الْفِعْلِ ، فَكَانَتِ الْيَهُودُ عَلٰى ذٰلِكَ .فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِاتِّبَاعِ مَا كَانُوا عَلَيْهِ، ؛ لِأَنَّ حُكْمَهُ أَنْ يَكُونَ عَلٰى شَرِيعَةِ النَّبِيِّ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ، حَتّٰى يُحْدِثَ اللّٰهُ لَهُ شَرِيعَةً تَنْسَخُ بِشَرِيعَتِهِ .ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ ، وَبِإِبَاحَةِ ذٰلِكَ الْفِعْلِ ، لَمَّا أَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ، مَا قَدْ كَانَ حَظَرَهُ، عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَهُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۶۷۵۶: عقیل کہتے ہیں کہ حسنؒ کو کہا گیا کہ یہ بات مکروہ قرار دی جاتی تھی کہ آدمی اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھے تو حسن کہنے لگے انہوں نے یہ بات یہود سے اخذ کی ہے۔ ممکن ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں یہ کراہت ہو۔ پس اس پر قائم تھے اور جناب نبی اکرم ﷺ کو پہلے پیغمبر کی شریعت پر چلنے کا حکم تھا جب تک اس کے متعلق کوئی نیا حکم نہ اترے پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے اس فعل کو مباح کر دیا اور اس کے خلاف حکم دیا کہ آپ کے لئے اس چیز کو جائز کر دیا جو آپ سے پہلے پیغمبر کے لئے جائز نہ تھی۔

حضرت حسنؒ سے اس کے خلاف قول۔ (ملاحظہ ہو)

۶۷۵۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُهُ، يَعْنِي :يَضَعُ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرٰى وَقَالَ :إِنَّمَا كُرِهَ لَهُ ذٰلِكَ أَنْ يَفْعَلَهُ بَيْنَ يَدَى الْقَوْمِ ، مَخَافَةَ أَنْ يَنْكَشِفَ .وَالْوَجْهُ الْأَوَّلُ عِنْدِي أَشْبَهُ - مِنْ هٰذَا .أَلَا تَرٰى إِلٰى قَوْلِ كَعْبٍ إِنَّهَا لَا تَصْلُحُ لِبَشَرٍ - فَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ الْمَعْنَى الَّذِىْ رُوِىَ عَنِ الْحَسَنِ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، لَمْ يَقُلْ ذٰلِكَ كَعْبٌ .وَلٰكِنَّهُ إِنَّمَا قَالَ ذٰلِكَ ، لِعِلْمِهِ بِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ لِمَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ اتِّبَاعِ مَنْ قَبْلَهُ، ثُمَّ نَسَخَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمْ يَعْلَمْهُ كَعْبٌ ، فَكَانَ عَلَى الْأَمْرِ الْأَوَّلِ ، وَعَلِمَهُ غَيْرُهُ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ، وَتَرَكَ مَا تَقَدَّمَهُ .

۶۷۵۷: حمید نے حسنؒ سے روایت کی کہ وہ اس پر عمل کرتے تھے یعنی ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھا کرتے تھے اور فرماتے یہ اس وقت مکروہ ہے جب کسی کے سامنے کیا جائے تا کہ بے پردگی نہ ہو جائے۔امام طحاوی فرماتے ہیں میرے ہاں پہلی وجہ زیادہ مناسب ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ کعب فرماتے ہیں "انها لا تصلح لبشر" اگر یہ معنی جو حضرت حسنؒ نے ذکر کیا مراد ہوتا تو حضرت کعب یہ نہ کہتے۔ بلکہ آپ نے جناب نبی اکرم ﷺ کی طرف سے ممانعت کا علم ہونے کی بنیاد پر یہ بات فرمائی ہے اور یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ پر پہلے پیغمبر ﷺ کی اتباع ضروری تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو منسوخ کر دیا اور حضرت کعبؓ کو اس کا علم نہ ہوا تو وہ پہلے حکم پر ہی قائم رہے جبکہ دوسرے حضرات کو اس کا علم ہو گیا اور انہوں نے پہلے حکم کو ترک کر کے دوسرے کی طرف رجوع کر لیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَطَرَّقُ فِي الْمَسْجِدِ بِالسِّهَامِ

مسجد سے تیر لے کر گزرنے کا حکم

خلاصۃ الزام:

بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ مسجد سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں خواہ کوئی چیز اٹھائے ہوئے ہو۔

فریق ثانی: مسجد میں سے کسی چیز کو اٹھا کر گزرنا ویسے عبور کے لئے گزرنا جائز نہیں بلکہ مکروہ ہے۔

۶۷۵۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَا :ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيْ مُوْسَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِيْ مَسْجِدِنَا ، أَوْ فِيْ مَسَاجِدِنَا ، وَفِيْ يَدِهٖ سِهَامٌ ، فَلْيُمْسِكْ بِنِصَالِهَا ، لَا يَعْقِرُ بِهَا أَحَدًا۔قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّهٗ لَا بَأْسَ أَنْ -يَتَخَطَّى الرَّجُلُ الْمَسْجِدَ ، وَهُوَ حَامِلٌ مَا أَرَادَ حَمْلَهٗ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، وَقَالُوْا :لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ ، وَهُوَ حَامِلٌ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ ، إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ دَخَلَ بِهٖ يُرِيْدُ بِدُخُوْلِهِ الصَّلَاةَ ، أَوْ أَنْ يَكُوْنَ إِذَا دَخَلَهٗ، يُرِيْدُ بِهِ الصَّدَقَةَ ، فَأَمَّا أَنْ يَدْخُلَ بِهٖ يُرِيْدُ تَخَطِّيَ الْمَسْجِدِ ، فَإِنَّ ذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ .وَقَالُوْا :قَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَرَادَ بِمَا ذَكَرْنَا ، فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسَى ، الْإِدْخَالَ لِلصَّدَقَةِ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، هَلْ نَجِدُ شَيْئًا مِنَ الْآثَارِ يَدُلُّ عَلَيْهِ.

۶۷۵۸: ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد سے گزرے یا مساجد سے گزرے اور اس کے ہاتھ میں تیر ہوں۔تو وہ اس کا پھل ہاتھ میں تھام لے۔کہیں اس کے ساتھ کسی کو زخمی نہ کر دے۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں: بعض لوگ اس طرف گئے ہیں کہ مسجد سے گزرنے میں کچھ حرج نہیں خواہ آدمی کوئی چیز اٹھانے والا ہو۔انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا ہے۔فریق ثانی کا موقف ہے کہ کسی کو مناسب نہیں کہ وہ مسجد میں کوئی چیز اٹھا کر گزرے سوائے اس کے کہ وہ نماز یا صدقہ کا ارادہ رکھتا ہو اور اگر وہ مسجد کو عبور کرنا چاہتا ہو تو یہ مکروہ ہے۔مذکورہ روایت میں احتمال ہے کہ ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ کے لئے داخل ہوئے ہوں۔

تخریج : بخاری فی الفتن باب۷، مسلم فی البر ۱۲۰، نسائی فی المساجد باب۲۶، ابن ماجه فی الادب باب۵۱، دارمی فی

المقدمہ باب۵۳، مسند احمد ۳/۳۰۸۔

اس پر آثار سے دلالت:

۶۷۵۹ : فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، يَزِيْدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ يَتَصَدَّقُ بِنَبْلٍ فِي الْمَسْجِدِ ، فَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا إِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنُصُوْلِهَا۔

۶۷۵۹: ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی تیر صدقہ کرنا چاہتا تھا آپ ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ مسجد سے وہ اس طرح گزرے کہ اس کا پھل ہاتھ میں تھام لے (تا کہ کسی کو ایذا نہ پہنچے)

تخریج : مسلم فی البر ۱۲۲، ابو داؤد فی الجهاد باب۶۵، مسند احمد ۳/۳۵۰۔

۶۷۶۰ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، عَنِ اللَّيْثِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَحْوَهُ.فَبَيَّنَ جَابِرٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، أَنَّ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَدْخُلُوْنَ بِهَا الْمَسْجِدَ ، إِنَّمَا كَانُوْا يُرِيْدُوْنَ بِهَا الصَّدَقَةَ فِيْهِ لَا التَّخَطِّيَ .فَهٰذَا هُوَ مَا أَبَاحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِمَّا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسٰى.

۶۷۶۰: ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اس روایت میں جابرؓ نے وضاحت کردی کہ مسجد میں اشیاء لے کر داخل ہونے والے صدقہ کا ارادہ رکھتے تھے مسجد کو فقط عبور کرنا مقصود نہ تھا۔ پس یہی صورت ہے جس کو جناب رسول اللہ ﷺ نے روایت ابوموسیٰ میں مباح قرار دیا ہے۔

بَابُ الْمُعَانَقَةِ

معانقہ کرنا

خلاصۃ الزام:

۱: امام ابوحنیفہ و محمد رحمہم اللہ نے معانقہ کو مکروہ قرار دیا ہے۔ فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ اس میں چنداں حرج نہیں ہے اس قول کو امام ابو یوسفؒ نے اختیار کیا ہے۔

۶۷۶۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، وَيَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ السَّدُوْسِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُمْ قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَيَنْحَنِيْ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ ، إِذَا الْتَقَيْنَا ؟ .قَالَ :لَا قَالُوْا ، فَيُعَانِقُ بَعْضُنَا بَعْضًا ؟ قَالَ لَا .قَالُوْا : أَفَيُصَافِحُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ ؟ قَالَ تَصَافَحُوْا۔

۶۷۶۱: حنظلہ سدوسی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم ایک دوسرے کے لئے جھکیں جبکہ ایک دوسرے سے ملیں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ صحابہ نے عرض کیا۔ پھر ایک دوسرے سے معانقہ کریں آپ نے فرمایا نہیں۔ صحابہ نے عرض کیا۔ کیا ایک دوسرے سے مصافحہ کریں آپ نے فرمایا مصافحہ کرو۔

تخریج : ابن ماجہ فی الادب باب ۱۵۔

۶۷۶۲ : حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ هِلَالٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَكَرِهُوْا الْمُعَانَقَةَ ، مِنْهُمْ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَمُحَمَّدٌ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَلَمْ يَرَوْا بِهَا بَأْسًا ، وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ ، أَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .وَكَانَ مِمَّا احْتَجُّوْا بِهٖ فِيْ ذٰلِكَ ۔

۶۷۶۲: حنظلہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے معانقہ کو اس روایت کی بناء پر مکروہ قرار دیا ہے۔ ان میں امام ابوحنیفہؒ اور محمدؒ ہیں۔ فریق ثانی کا کہنا ہے اس میں کوئی حرج نہیں یہ امام ابو یوسفؒ نے اختیار کیا ہے۔ دلیل یہ روایات ہیں:

۶۷۶۳ : مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ ، مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ

مُجَالِدِ ابْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : لَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ ، تَلَقَّانِيْ، فَاعْتَنَقَنِيْ.

۶۷۶۳: عبداللہ بن جعفر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ہم جب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نجاشی کے ہاں سے پہنچے تو آپ مجھے ملے تو آپ نے مجھے گلے لگالیا۔

۶۷۶۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنِ الْأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : وَافَقَ قُدُوْمُ جَعْفَرٍ فَتْحَ خَيْبَرَ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَدْرِيْ بِأَيِّ الشَّيْئَيْنِ أَنَا أَشَدُّ فَرَحًا ، بِفَتْحِ خَيْبَرَ ، أَوْ بِقُدُوْمِ جَعْفَرٍ ثُمَّ تَلَقَّاهُ فَاعْتَنَقَهُ، وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ۔

۶۷۶۴: شعبی کہتے ہیں حضرت جعفرؓ کی آمد فتح خیبر کے موقع پر تھی تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے معلوم نہیں کہ آج مجھے کس بات کی زیادہ خوشی ہے آیا فتح خیبر کی یا آمد جعفر کی پھر آپ ان کو ملے تو ان کو گلے لگا لیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

۶۷۶۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّجَرِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَبَّادٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ، فَأَتَاهُ، فَقَرَعَ الْبَابَ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا ، وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ، فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ ـوَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

۶۷۶۵: عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ زید بن حارثہ مدینہ میں آئے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے۔ وہ آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ ننگے بدن ان کی طرف اٹھے اللہ کی قسم میں نے اس سے پہلے کبھی آپ کو اس طرح ننگا جسم نہ دیکھا تھا اور آپ نے ان کو گلے لگایا اور بوسہ دیا۔

تخریج : ترمذی فی الاستیذان باب ۳۲۔

اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات:

۶۷۶۶ : مَا حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا ، إِذَا الْتَقَوْا ، تَصَافَحُوْا ، وَإِذَا

قَدِمُوْا مِنْ سَفَرٍ ، تَعَانَقُوْا .

۶۷۶۶: شعبی بیان کرتے ہیں کہ اصحاب نبی ﷺ جب ملتے تو باہمی مصافحہ کرتے اور جب سفر سے آتے تو معانقہ کرتے۔

۶۷۶۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، ح .

۶۷۶۷: احمد بن داؤد نے ابوالولید سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۷۶۸ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمَّادٍ ، قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۷۶۸: یحییٰ بن حماد نے شعبہ سے روایت کی پھر اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۶۷۶۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ: ثَنَا أَبُو غَالِبٍ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ :قَدِمَ عَلَيْنَا سَلْمَانُ ، فَقَالَ :أَيْنَ أَخِيْ ؟ قُلْتُ فِي الْمَسْجِدِ ، فَأَتَاهُ، فَلَمَّا رَآهُ اعْتَنَقَهٗ .فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ كَانُوْا يَتَعَانَقُوْنَ. فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِبَاحَةِ الْمُعَانَقَةِ ، مُتَأَخِّرٌ عَمَّا رُوِيَ عَنْهُ مِنَ النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ .فَبِذٰلِكَ نَأْخُذُ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ .

۶۷۶۹: ابو غالب نے ام الدرداءؓ سے روایت کی ہے کہ ہمارے ہاں سلمانؓ آئے اور انہوں نے پوچھا میرا بھائی کہاں ہے؟ میں نے کہا مسجد میں۔ چنانچہ وہ ان کے پاس گئے جب ان کو دیکھا تو ان سے معانقہ کیا۔ یہ اصحاب رسول اللہ ﷺ ہیں جو کہ باہمی معانقہ کرتے تھے۔ اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ جو روایات معانقہ کی اباحت والی ہیں وہ ممانعت والی روایات سے متاخر ہیں۔ ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں یہ ابو یوسفؒ کا قول ہے۔ اس باب میں امام طحاوی نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کو اپنایا ہے اور معانقہ کو درست و مباح قرار دیا ہے۔

بَابُ الصُّوَرِ تَكُوْنُ فِي الثِّيَابِ

کپڑوں پر تصاویر کا حکم

خلاصۃ الرام:

علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ کپڑوں پر جاندار کی تصاویر ہوں تو ان کو کسی صورت میں بھی گھر رکھنا درست نہیں اور نہ ان کا استعمال جائز ہے۔

فریق ثانی کا قول یہ ہے جن کپڑوں پر تصاویر ہوں اور وہ روندنے اور فرش کے لئے استعمال کئے جائیں تو یہ درست ہے ورنہ مکروہ ہے۔ اس قول کو ائمہ احناف رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

۶۷۷۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ۔

۶۷۷۰: عبداللہ بن یحییٰ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ کہ (رحمت کے) فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصاویر ہوں۔

تخریج : بخاری فی بدء الخلق باب۷، واللباس باب۹۲، مسلم فی اللباس ۸۵، ابو داؤد فی الطهارة باب۸۹، ترمذی فی الادب ٤٤، نسائی فی الطهارة باب۱٦٧، دارمی فی الاستیذان باب۳٤، مسند احمد ۱٤۳/٦، ۱، ۸۳/۱۰٤۔

۶۷۷۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ ، وَحِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ، قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۷۷۱: یعقوب بن اسحاق اور حبان بن ہلال دونوں نے شعبہ سے روایت کی پھر اپنی اسناد سے روایت کی ہے۔

۶۷۷۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، قَالَ :ثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ مِقْسَمٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْعُكْلِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيٰى ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ :إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ ، وَلَا صُوْرَةٌ وَلَا تِمْثَالٌ۔

۶۷۷۲: عبداللہ بن یحییٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جبرائیل علیہ السلام نے کہا ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں (شوقیہ) کتا اور (جاندار کی) تصویر اور مورتی ہو۔

تخریج : بخاری فی اللباس باب۹۲، مسند احمد ۱/ ۸۰۔

۲۷۷۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ بُكَيْرٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حِيْنَ دَخَلَ الْبَيْتَ وَجَدَ فِيْهِ صُوْرَةَ إِبْرَاهِيْمَ ، وَصُوْرَةَ مَرْيَمَ فَقَالَ أَمَّا هُمْ ، فَقَدْ سَمِعُوْا أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ إِبْرَاهِيْمَ، فَمَا لَهُ يَسْتَقْسِمُ۔

۲۷۷۳: کریب مولیٰ ابن عباس ﷺ نے حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس میں ابراہیم علیہ السلام کی تصویر اور مریم کی تصویر پائی پھر فرمایا۔ پھر یہ لوگ سن چکے ہیں کہ ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصاویر ہوں اور یہ ابراہیم علیہ السلام کی تصویر ہے۔ پس کیا ہے اس کے لئے کہ یہ استقسام کر رہی ہے (حالانکہ ابراہیم علیہ السلام تو استقسام نہ کرنے والے تھے)

تخریج : مسند احمد ۱/ ۲۷۷۔

۲۷۷۴ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا ، فِيْهِ صُوْرَةٌ۔

۲۷۷۴: حضرت ابن عباس ﷺ سے حضرت ابوطلحہؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر ہو۔

تخریج : مسند احمد ۱/ ۱۰٤، ۱۰۷، ۳/ ۹۰، ٤/ ۲۸، ۲۹، ٦/ ۲٤٦، ۳۳۰۔

۲۷۷۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :ثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۲۷۷۵: سعید بن یسار نے ابوطلحہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۲۷۷۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۲۷۷۶: زید بن خالد نے ابوایوبؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۲۷۷۷ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِرَسُوْلِ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ۔

۶۷۷۷: ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر ہو۔

۶۷۷۸ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا أَبُو زَيْدِ بْنُ أَبِى الْعَمْرِةِ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اشْتَرَيْتُ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآهَا ، تَغَيَّرَ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ ، مَا هٰذِهِ؟ .فَقُلْتُ نُمْرُقَةٌ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ ، تَقْعُدُ عَلَيْهَا ، قَالَ اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ۔

۶۷۷۸: قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں نے ایک گدا خریدا جس میں تصاویر تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور اس کو دیکھا تو آپ کا چہرہ متغیر ہوا پھر فرمایا اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا یہ گدا ہے جو میں نے آپ کے لئے خریدا ہے تا کہ آپ اس پر بیٹھیں تو آپ نے فرمایا ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویریں ہوں۔

تخریج : بخاری فی النکاح باب۷۶' والبیوع باب ۴۰' واللباس باب۹۲' مسلم فی اللباس ۹۶/۹۴' مالک فی الاستیذان ۸' مسند الحمد ۱۱۲/۶۔

۶۷۷۹ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ :حَدَّثَنِى الْأَوْزَاعِىُّ قَالَ :حَدَّثَنِى ابْنُ شِهَابٍ قَالَ :أَخْبَرَنِى الْقَاسِمُ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : دَخَلَ عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنَا مُسْتَتِرَةٌ بِقِرَامِ سِتْرٍ ، فِيْهِ صُوْرَةٌ ، فَهَتَكَهٗ ، ثُمَّ قَالَ اِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، الَّذِيْنَ يُشَبِّهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۶۷۷۹: قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے میں ایک سرخ رنگ کے پردہ سے ڈھانپنے والی تھی اس میں تصاویر تھیں آپ نے اس کو پھاڑ دیا اور فرمایا قیامت کے دن سب سے سخت عذاب والے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی مشابہت کرنے والے ہیں۔

تخریج : مسلم فی اللباس ۹۲/۹۱' نسائی فی الزینہ باب۱۱۲' مسند احمد ۶' ۸۵/۳۶۔

۶۷۸۰ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِى ابْنُ أَبِى ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ كُرَيْبٍ ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ۔

۶۷۸۰: کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت اسامہ بن زیدؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصاویر ہوں۔

تخریج : مسند احمد ۱' ۱۴۶/۱۳۹' ۴' ۲۹/۲۸' ۶' ۲۴۶/۱۴۳' ۳۳۰۔

۶۷۸۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِیْ ذِئْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عُمَیْرٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ دَخَلَ الْكَعْبَةَ ، فَرَاٰی فِیْهَا صُوْرَةً ، فَأَمَرَنِیْ فَأَتَیْتُهٗ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ ، فَجَعَلَ یَضْرِبُ بِهِ الصُّوَرَ ، یَقُوْلُ قَاتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا یُصَوِّرُوْنَ مَا لَا یَخْلُقُوْنَ۔

۶۷۸۱: عمیر مولی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت اسامہ بن زیدؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ کعبہ میں داخل ہوئے آپ نے اس میں ایک تصویر دیکھی پھر آپ نے حکم دیا تو میں آپ کے پاس پانی کا ایک ڈول لایا آپ وہ پانی تصاویر پر گرانے لگے اور زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے اللہ ان لوگوں کو ہلاک کرے جو ایسی چیزوں کی تصاویر بناتے ہیں جن کو وہ پیدا نہیں کر سکتے۔

۶۷۸۲ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهٗ عَنْ أَبِیْهَا أَنَّ جِبْرِیْلَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ صُوْرَةٌ۔

۶۷۸۲: سالم بن عبداللہ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جبرائیل علیہ السلام نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصاویر ہوں۔

۶۷۸۳ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ لَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَیْمُوْنَةَ ، زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۷۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ام المؤمنین میمونہؓ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۷۸۴ : حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الزُّبَیْرِ قَالَ : سَأَلْتُ جَابِرًا عَنِ الصُّوَرِ فِی الْبَیْتِ ، وَعَنِ الرَّجُلِ یَفْعَلُ ذٰلِكَ .فَقَالَ :زَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنْ ذٰلِكَ۔

۶۷۸۴: ابوالزبیر کہتے ہیں میں نے جابر سے گھر کے اندر تصاویر کے اور مصور کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ڈانٹ ڈپٹ فرمائی ہے۔

٦٧٨٥ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ دَارَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ ، فَإِذَا بِتَمَاثِيْلَ .فَقَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ :وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي ، فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً ، أَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً ، أَوْ لِيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً ۔ قَالَ :أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ اِلٰى كَرَاهِيَةِ اتِّخَاذِ مَا فِيْهِ الصُّوَرُ مِنَ الثِّيَابِ ، وَمَا كَانَ يُوْطَأُ مِنْ ذٰلِكَ وَيُمْتَهَنُ ، وَمَا كَانَ مَلْبُوْسًا ، وَكَرِهُوْا كَوْنَهُ فِي الْبُيُوْتِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ يُوْطَأُ وَيُمْتَهَنُ ، فَلَا بَأْسَ بِهٖ ، وَكَرِهُوْا مَا سِوٰى ذٰلِكَ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ۔

٦٧٨٥: ابوزرعہ کہتے ہیں کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ دار مروان میں داخل ہوا تو اچانک اس میں مورتیوں کو دیکھا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس سے بڑا ظالم کون ہے جو میری مخلوق کی طرح مخلوق بنانے لگا۔ پس ان کو چاہئے کہ وہ ایک ذرہ بنا کر دکھائیں یا ایک دانہ بنا کر دکھائیں یا ایک جو بنا کر دکھائیں۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: کہ ایک جماعت علماء کی اس طرف گئی ہے کہ اس کپڑے کا استعمال جس میں تصاویر ہوں خواہ اس کو پاؤں میں روندا جائے تا کہ اس کی تذلیل کی جائے یا اس کو پہنا جائے بہر حال اس کا استعمال مکروہ ہے بلکہ اس کا گھروں کے اندر رکھنا بھی مکروہ ہے انہوں نے ان آثار سے استدلال کیا ہے۔ فریق ثانی کا موقف ہے کہ جن تصاویر والے کپڑے کو روندا یا اس کی تذلیل کی جاتی ہے اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں اور اس کے علاوہ مکروہ ہے ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : بخاری فی اللباس باب ٩٠، والتوحید باب٥٦، مسلم فی اللباس روایت١٠١۔

٦٧٨٦ : مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أُمِّهٖ أَسْمَاءَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَكَانَتْ فِيْ حِجْرِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ ، وَعِنْدِيْ نَمَطٌ لِيْ فِيْهِ صُوْرَةٌ ، فَوَضَعْتُهُ عَلٰى سَهْوَتِيْ فَاجْتَبَذَهُ وَقَالَ لَا تَسْتُرِى الْجِدَارَ .قَالَتْ : فَصَنَعْتُهُ وِسَادَتَيْنِ ، فَأَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا۔

٦٧٨٦: اسماء بنت عبدالرحمن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس لوٹے ہمارے پاس تصاویر والا ایک گدا تھا میں نے اس کو کھڑکی پر ڈال دیا تو آپ نے اس کو وہاں سے کھینچ دیا اور فرمایا دیواروں کو مت ڈھانکو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے اس کو دو حصے کر کے اس کے دو بچھونے بنا

دیئے جناب رسول اللہ ﷺ ان پر آرام فرماتے تھے۔

۶۷۸۷ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرٌو ، عَنْ بُكَيْرِ الْأَشَجِّ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَطَاءٍ مَوْلَى بَنِي الْأَزْهَرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، يَذْكُرُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا

۶۷۸۷: قاسم بن محمد امّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ان بچھونوں پر راحت فرماتے تھے۔

۶۷۸۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ نَصَبَتْ سِتْرًا ، فِيْهِ تَصَاوِيْرُ ، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَهُ، فَقَطَعَتْهُ وِسَادَتَيْنِ .فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِيْنَئِذٍ يُقَالُ لَهُ رَبِيْعَةُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلَى بَنِيْ أَزْهَرَ :سَمِعْتَ أَبَا مُحَمَّدٍ ، يَذْكُرُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا ؟ .فَقَالَ :لَا ، وَلٰكِنْ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنْهَا۔

۶۷۸۸: عبدالرحمٰن بن قاسم کہتے ہیں کہ میرے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی کہ میں نے ایک پردہ لٹکایا جس میں تصاویر تھیں جناب رسول اللہ ﷺ داخل ہوئے تو آپ نے اس کو اتار دیا پھر میں نے کاٹ کر اس کے دو گدے بنا دیئے اس وقت مجلس میں بنی از ہر کا مولیٰ ربیعہ بن عطاء بھی تھا اس نے کہا میں نے تو ابو محمد کو عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ نقل کرتے سنا کہ آپ ان پر آرام بھی فرماتے تھے کہنے لگے نہیں لیکن قاسم بن محمد سے میں نے سنا کہ وہ اس کا تذکرہ کرتے تھے۔

تخریج : مسلم في اللباس روايت٨٧' نسائي في الزينه باب ١١٠' مسند احمد ١١٢/٦۔

۶۷۸۹ : حَدَّثَنِي ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا جَعَلَتْ سِتْرًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ إِلَى الْقِبْلَةِ .فَأَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَزَعَتْهُ، وَجَعَلَتْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا۔

۶۷۸۹: عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ قبلہ کی جانب میں نے تصاویر والا کپڑا لٹکایا جناب رسول اللہ ﷺ نے اسے اتارنے کا حکم دیا میں نے اس کو اتار دیا میں

نے اس کی دو گدیاں بنادیں جناب رسول اللہ ﷺ ان پر بیٹھتے تھے۔

۶۷۹۰ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ .فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَامَ عَلَى الْبَابِ ، فَلَمْ يَدْخُلْ ، فعرفت في وجهه الكراهة فَقُلْتُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ، وَإِلٰى رَسُوْلِهِ ، فَمَاذَا أَذْنَبْتُ ؟ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ ؟ قُلْتُ :اشْتَرَيْتُهَا لَكَ ؛ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا ، وَتَتَوَسَّدَهَا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ ، يُقَدَّمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُمْ :أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ .ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ ، لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ۔

۶۷۹۰: قاسم بن محمد روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنینؓ نے ایک گدیلے کو بچھایا جس پر تصاویر تھیں جب اس کو جناب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو آپ دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہ ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے چہرے پر ناپسندیدگی دیکھی تو کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے کیا غلطی کی جو بھی غلطی ہے اس کی میں اللہ اور اس کے رسول سے معافی مانگتی ہوں؟ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ گدا کیسا ہے؟ میں نے کہا اس کو میں نے خریدا ہے تا کہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس پر سہارا لگائیں۔ اس پر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان تصاویر والے قیامت کے دن آئیں گے اور ان کو کہا جائے گا جو تم نے بنایا ان کو زندہ کرو۔ پھر فرمایا وہ گھر جس میں تصاویر ہوں وہاں فرشتے نہیں آتے۔

تخریج : بخاری فی النکاح باب۷۶' مالك فی الاستیذان۸' مسند احمد ۳٤٦/٦۔

۶۷۹۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ ثَوْبٌ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ ، فَجَعَلْتُهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي ، فَكَرِهَهُ، أَوْ قَالَتْ :فَنَهَانِيْ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ۔فَقَالَ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ :فَمَا كَانَ مِمَّا يُوْطَأُ فَلَا بَأْسَ لِهٰذِهِ الْآثَارِ ، وَمَا كَانَ مِنْ غَيْرِ مَا يُوْطَأُ ، فَهُوَ الَّذِيْ جَاءَ تْ فِيْهِ الْآثَارُ الْأُوَلُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ اسْتَثْنٰى مِمَّا نَهٰى عَنْهُ مِنَ الصُّوَرِ ، إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ .

۶۷۹۱: عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک کپڑا تھا جس میں تصاویر تھیں اس کو میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھ دیا جبکہ آپ نماز ادا فرمارہے تھے۔تو آپ نے اس بات کو ناپسند کیا یا اس طرح کہا کہ آپ نے مجھے منع فرمایا تو میں نے اس کے تکیے بنالئے۔فریق ثانی نے ان

آثار کے پیش نظر یہ استدلال کیا کہ جو روندا جائے اس میں کوئی حرج نہیں اور پہلے آثار میں جس کا تذکرہ ہے وہ ہے جو اس کے علاوہ استعمال کیا جانے والا ہے جو کہ درست نہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے جن تصاویر کی ممانعت فرمائی ان میں سے جو مستثنیٰ ہیں ان کا تذکرہ فرمایا یعنی جو کہ کپڑے پر چھپی ہوئی ہیں۔ (ملاحظہ ہوں)

تخریج : مسلم فی اللباس ۹۳، نسائی فی الزینه باب ۱۱۰، دارمی فی الاستیذان باب ۳۳، مسند احمد ۱۷۲/٦۔

۶۷۹۲ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ :أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ حَدَّثَهُمْ ، وَمَعَ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ ، عُبَيْدُ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ ، أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ .قَالَ بُسْرٌ : فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ ، فَعُدْنَاهُ، فَإِذَا نَحْنُ فِيْ بَيْتِهٖ، بِسِتْرٍ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ .فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ :أَلَمْ تَسْمَعْهُ۔حَدَّثَنَا فِي التَّصَاوِيْرِ ؟ قَالَ :إِنَّهٗ قَدْ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ ، أَلَمْ تَسْمَعْهُ؟ قُلْتُ لَا : قَالَ :بَلٰى ، قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ۔

۶۷۹۲: بسر بن سعید نے حضرت زید بن خالد جہنی اور بسر اور عبیداللہ خولانی دونوں نے ابوطلحہ انصاری سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر ہو۔ بسر کہتے ہیں زید بن خالد بیمار ہوئے ہم ان کی عیادت کو گئے جب ہم ان کے گھر میں پہنچے تو وہ ایک پردہ تھا جس میں تصاویر تھیں۔ میں نے عبیداللہ خولانی کو کہا کیا تم نے ان سے تصاویر کے متعلق روایت بیان کرتے نہیں سنا؟ اس نے کہا انہوں نے ایسا کہا ہے مگر چھاپے والی تصاویر کو مستثنیٰ کیا ہے کیا تم نے نہیں سنا؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں انہوں نے ذکر کیا ہے۔

تخریج : بخاری فی بدء الخلق باب۷، واللباس باب۹۲، مسلم فی اللباس ۸۵، ابو داؤد فی اللباس باب۴۵، ترمذی فی اللباس باب۱۸، نسائی فی القبله باب۱۲، دارمی فی الاستیذان باب۳۳، مالك فی الاستیذان۷۔

۶۷۹۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ :ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : اشْتَكٰى أَبُوْ طَلْحَةَ بْنُ سَهْلٍ فَقَالَ لِيْ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: هَلْ لَكَ فِيْ أَبِيْ طَلْحَةَ تَعُوْدُهٗ؟ فَقُلْتُ :نَعَمْ قَالَ :فَجِئْنَاهُ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، وَتَحْتَهٗ نَمَطٌ فِيْهِ صُوْرَةٌ، فَقَالَ :انْزِعُوْا هٰذَا النَّمَطَ ، فَأَلْقَوْهُ عَنِّيْ .فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ :أَوَمَا سَمِعْتَ ، يَا أَبَا طَلْحَةَ ، رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَهٰى عَنِ الصُّوْرَةِ ؟ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ، أَوْ ثَوْبًا فِيْهِ رَقْمٌ ؟ قَالَ :بَلٰى ، وَلٰكِنَّهٗ أَطْيَبُ لِنَفْسِيْ ، فَأَمِيْطُوْهُ عَنِّيْ۔

۶۷۹۳: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ بن سہیل بیمار ہو گئے تو مجھے عثمان بن حنیف نے کہا کیا

تم ابوطلحہ کی بیمار پرسی کرو گے؟ میں نے کہا جی ہاں! عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم ان کی خدمت میں آئے اور ان کے ہاں داخل ہوئے ان کے نیچے گدا تھا جس پر تصویر تھی تو انہوں نے کہا اس گدے کو میرے نیچے سے کھینچ دو اور دور پھینک دو۔ ان کو عثمان بن حنیف نے کہا کیا تم نے اے طلحہ نہیں سنا جبکہ جناب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے تصویر سے منع فرمایا اور فرمایا مگر وہ جو کپڑے پر چھپی ہو۔ یا ایسا کپڑا ہو جس میں تصویر چھپی ہوں انہوں نے کہا کیوں نہیں لیکن میرے لئے سکون کا باعث یہ ہے اس لئے اس کو مجھ سے دور کر دو۔

۶۷۹۴ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَكَانَ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ۔فَثَبَتَ بِمَا رَوَيْنَا خُرُوْجُ الصُّوَرِ الَّتِيْ فِي الثِّيَابِ ، مِنَ الصُّوَرِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا ، وَثَبَتَ أَنَّ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ، الصُّوَرُ الَّتِيْ هِيَ :نَظِيْرُ مَا يَفْعَلُهُ النَّصَارٰى فِيْ كَنَائِسِهِمْ ، مِنَ الصُّوَرِ فِيْ جُدْرَانِهَا ، وَمِنْ تَعْلِيقِ الثِّيَابِ الْمُصَوَّرَةِ فِيْهَا .فَأَمَّا مَا كَانَ يُوْطَأُ وَيُمْتَهَنُ ، وَيُفْرَشُ ، فَهُوَ خَارِجٌ مِنْ ذٰلِكَ ، وَهٰذَا مَذْهَبُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۶۷۹۴: مالک نے ابوالنضر سے بیان کیا اور انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی البتہ انہوں نے عثمان بن حنیف کی جگہ سہل بن حنیف کہا ہے۔ ان روایات سے ثابت ہو گیا کہ کپڑوں میں چھپی ہوئی تصاویر ممنوعہ تصاویر سے خارج ہیں۔ اور اس سے ثابت ہوا کہ اس میں ممنوعہ تصاویر سے مراد وہ تصاویر ہیں جن کو نصاریٰ وغیرہ اپنے گرجہ گاہوں میں بناتے تھے یعنی دیوار پر بنی ہوئی تصاویر اور دیواروں پر تصاویر والے کپڑوں میں جو بنی ہوں اور ان کو لٹکایا جائے۔ البتہ جو روندی جائیں اور ان کی تذلیل کی جائے اور ان کو بچھایا جائے وہ اس سے خارج ہیں۔ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔

۶۷۹۵ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ كَامِلٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ :دَخَلْتُ عَلٰى سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى وِسَادَةٍ حَمْرَاءَ ، فِيْهَا تَصَاوِيْرُ ، قَالَ :فَقُلْتُ :أَلَيْسَ هٰذَا يُكْرَهُ؟۔فَقَالَ :لَا ، إِنَّمَا يُكْرَهُ مَا يُعَلَّقُ مِنْهُ، وَمَا نُصِبَ مِنَ التَّمَاثِيْلِ ، وَأَمَّا مَا وُطِئَ ، فَلَا بَأْسَ بِهٖ .قَالَ :ثُمَّ حَدَّثَنِيْ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَنْفُخُوْا فِيْهَا الرُّوْحَ ، يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ۔فَدَلَّ هٰذَا مِنْ قَوْلِ سَالِمٍ ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .ثُمَّ اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ ذٰلِكَ ، فِيْ هٰذِهِ الصُّوَرِ مَا هِيَ ؟ فَقَالَ قَوْمٌ :قَدْ دَخَلَ فِيْ ذٰلِكَ صُوْرَةُ كُلِّ شَيْءٍ ، مِمَّا لَهُ رُوْحٌ ، وَمِمَّا لَيْسَ لَهُ رُوْحٌ ، قَالُوْا

:؛ لِأَنَّ الْأَثَرَ جَاءَ فِيْ ذٰلِكَ مُبْهَمًا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۶۷۹۵: لیث بیان کرتے ہیں کہ میں سالم بن عبداللہ کے ہاں گیا وہ ایک سرخ تکیہ کو سہارا بنائے ہوئے تھے جس میں تصاویر تھیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے ان سے کہا کیا یہ مکروہ نہیں ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ مکروہ وہ ہیں جو لٹکائی جائیں اور جو تماثیل کی طرح گاڑی جائیں جو روندی جائیں ان میں کوئی حرج نہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر اس نے مجھے اپنے والد سے یہ روایت بیان کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان تصاویر والے قیامت کے دن عذاب دیئے جائیں گے تا کہ وہ اس میں روح ڈالیں ان کو کہا جائے گا جو تم نے بنایا اسکو زندہ کرو۔ سالم کا یہ قول ہماری بات پر دلالت کرتا ہے پھر علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ ان تصاویر کی حقیقت کیا ہے؟ فریق اوّل کا کہنا یہ ہے کہ ہر اس چیز کی تصویر اس میں داخل ہے جس میں روح ہو۔ اور وہ بھی جس میں روح نہ ہو۔ کیونکہ اس سلسلہ میں جو اثر وارد ہوا ہے وہ مبہم ہے۔ مزید یہ روایات بھی دلیل ہیں۔

۶۷۹۶ : بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا وَكِيْعٌ وَيَحْيٰى بْنُ عِيْسٰى ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى ، عَنْ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، الْمُصَوِّرُوْنَ۔

۶۷۹۶: مسروق نے عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں سب سے زیادہ عذاب تصویر کشی والوں کو ہوگا۔

تخریج : بخاری فی اللباس ۹۱/۸۹‘ ۹۵/۹۲‘ مسلم فی اللباس ۹۶/۹۶‘ نسائی فی الزینہ باب۱۱۳‘ مسند احمد ۳۷۵/۱‘ ۲٤/۲۔

۶۷۹۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :ثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِيْ جُحَيْفَةَ ، أَخْبَرَنِيْ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصَوِّرَ۔وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :مَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ مِنْ ذٰلِكَ رُوْحٌ ، فَلَا بَأْسَ بِتَصْوِيْرِهٖ، وَمَا كَانَ لَهٗ رُوْحٌ ، فَهُوَ الْمَنْهِيُّ عَنْ تَصْوِيْرِهٖ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

۶۷۹۷: عون بن ابی جحیفہ نے اپنے والد سے خبر دی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مصور پر لعنت کی ہے۔ جب تک تصویر میں روح نہ ہو اس میں حرج نہیں روح والی ممنوع ہے۔ دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۲۵‘ والطلاق باب۵۱‘ واللباس باب۹۶‘ مسند احمد ۳۰۸/٤۔

۶۷۹۸ : حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ ، قَالَ :ثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِيْ جَمِيْلَةَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ ، قَالَ :كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ :يَا ابْنَ عَبَّاسٍ ، إِنَّمَا مَعِيْشَتِيْ مِنْ

صَنْعَةِ يَدِيْ، وَأَنَا أَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ .فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً ، فَإِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ أَبَدًا۔قَالَ :فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً ، وَاصْفَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ وَيْحَكَ ، إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ ، فَعَلَيْكَ بِالشَّجَرِ ، وَكُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ۔

٦٧٩٨:سعید بن ابی الحسن کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! میرا گزراوقات ہاتھ کی صنعت سے ہے اور میں یہ تصاویر بناتا ہوں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں تمہیں وہی بات بیان کروں گا جو میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے آپ نے فرمایا جس نے ایک تصویر بھی بنائی اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کو عذاب دیتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ وہ اس میں روح ڈالے اور وہ کبھی بھی اس میں روح نہ ڈال سکے گا۔راوی کہتے ہیں کہ اس آدمی کا رنگ زرد ہو گیا آپ نے فرمایا تم پر افسوس ہے اگر تو نے ضرور تصویر بنانی ہے تو درخت کی بناؤ اور ہر اس چیز کی بناؤ جس میں روح نہیں۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب١٠٤‘ مسلم فی اللباس ١٠٠‘ ابو داؤد فی الادب باب٨٨‘ ترمذی فی اللباس باب١٩‘ نسائی فی الزینہ باب١١٢‘ مسند احمد ٢١٦/١‘ ١٤٥/٢۔

٦٧٩٩ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا قَبِيْصَةُ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَوْنٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.وَقَدْ دَلَّ عَلٰى صِحَّةِ مَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ هٰذَا، قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ عَلَيْهَا ، حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ۔فَدَلَّ ذٰلِكَ ، عَلٰى أَنَّ مَا نُهِيَ مِنْ تَصْوِيْرِهٖ، هُوَ مَا يَكُوْنُ فِيْهِ الرُّوْحُ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا ، عَنْ غَيْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْمُصَوِّرُوْنَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَيُقَالُ لَهُمْ :أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ۔

٦٧٩٩: سفیان نے عون سے روایت کی ہے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جو بات کہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے اس پر دلالت مل گئی کہ ”ان اللہ معذبہ علیھا حتی ینفخ فیھا الروح“ اس کو اللہ تعالیٰ اس وقت تک عذاب دیتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ اس میں روح ڈالے (نہ وہ ڈال سکے گا نہ وہ چھوٹے گا) اس سے یہ دلالت ملی کہ جو تصویر ممنوع ہے وہ ذی روح کی تصویر ہے اور اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ صحابہ کرام سے بھی روایات وارد ہیں (ملاحظہ ہوں) کہ مصوروں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا جو تم نے بنایا اس کو زندہ کرو۔

٦٨٠٠ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْمُصَوِّرُوْنَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يُقَالُ لَهُمْ :أَحْيُوْا مَا

خَلَقْتُمْ۔

۶۸۰۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصوروں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اوران سے کہا جائے گا جوتم نے بنایا اس کو زندہ کرو۔

تخریج: مسند احمد ۲/٤۔

۶۸۰۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۸۰۱: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۸۰۲ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ، مِثْلَهٗ.

۶۸۰۲: حماد بن سلمہ نے ایوب سے پھر انہوں نے اپنے اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۸۰۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً ، عُذِّبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔فَمَعْنٰى هٰذِهِ الْآثَارِ ، مَعْنٰى مَا رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى .

۶۸۰۳: عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی تصویر بنائی اس کو قیامت میں اس وقت تک عذاب ہوگا جب تک وہ اس میں روح نہ ڈالے اور وہ اس میں روح ڈال نہیں سکتا۔ان آثار کا معنی وہی ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اثر کا ہم نے روایت کیا ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں اور بھی ایسی روایات ہیں جو اس معنی پر دلالت کرتی ہیں۔

مزید روایات:

۶۸۰۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوُحَاظِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا أَبِيْ قَالَ :لَمَّا قَدِمَ مُجَاهِدٌ الْكُوْفَةَ ، أَتَيْتُهٗ أَنَا وَأَبِيْ، فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ ، إِنِّيْ جِئْتُكَ الْبَارِحَةَ ، فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ ؛ لِأَنَّهٗ كَانَ فِي الْبَيْتِ تِمْثَالُ رَجُلٍ ، فَمُرْ بِالتِّمْثَالِ ، فَلْيُقْطَعْ رَأْسُهٗ، حَتّٰى يَكُوْنَ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ۔

۶۸۰۴: مجاہد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل آئے اور انہوں نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں گزشتہ رات آپ کے ہاں آیا مگر میں اندر داخل نہ ہو سکا کیونکہ گھر میں ایک آدمی کی مورتی تھی اس مورتی کے متعلق کہہ دیں کہ اس کا سر کاٹ ڈالا جائے تا کہ وہ درخت کی طرح ہو جائے۔

تخریج: ابو داؤد فی اللباس باب ۱، ترمذی فی الادب باب ٤٤، مسند احمد ۲/۳۰۵۔

۶۸۰۵ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِيْ اِسْحَاقَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : اسْتَأْذَنَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُدْخُلْ فَقَالَ :كَيْفَ أَدْخُلُ ، وَفِيْ بَيْتِكَ سِتْرٌ ، فِيْهِ تَمَاثِيْلُ خَيْلٍ وَرِجَالٍ ؟ فَإِمَّا أَنْ تَقْطَعَ رُئُوْسَهَا ، وَإِمَّا أَنْ تَجْعَلَهَا بِسَاطًا ، فَإِنَّا -مَعْشَرَ الْمَلَائِكَةِ -لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ-فَلَمَّا أُبِيْحَتْ التَّمَاثِيْلُ بَعْدَ قَطْعِ رُءُوْسِهَا الَّذِيْ لَوْ قُطِعَ مِنْ ذِی الرُّوْحِ ، لَمْ يَبْقَ ، دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى إِبَاحَةِ تَصْوِيْرِ مَا لَا رُوْحَ لَهٗ، وَعَلٰى خُرُوْجِ مَا لَا رُوْحَ لِمِثْلِهٖ مِنَ الصُّوَرِ ، مِمَّا قَدْ نُهِيَ عَنْهُ فِي الْآثَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عِكْرِمَةَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا۔

۶۸۰۵: مجاہد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گھر میں آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا داخل ہو جاؤ۔ تو انہوں نے کہا میں کس طرح داخل ہوں جبکہ آپ کے گھر میں پردہ ہے جس میں مورتیاں بنی ہیں۔ گھوڑے اور مردوں کی مورتیاں ہیں یا تو ان کے سر کاٹ ڈالیں یا اس کو بچھونا بنا لیں بے شک ہم ملائکہ کی جماعت ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں مورتیاں ہوں۔ جب تماثیل کے سر کاٹ ڈالنے کے بعد اس کپڑے کا استعمال درست ہے تو وہ سر جو ذی روح سے کاٹ ڈالا جائے تو وہ ذی روح نہ رہے۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ غیر ذی روح کی تصویر درست ہے اور بے روح اشیاء اس حکم سے خارج ہیں جس میں ممانعت وارد ہے۔ روایت عکرمہ بھی ملاحظہ کر لیں۔

۶۸۰۶ : مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو ثَابِتٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :الصُّوْرَةُ الرَّأْسُ ، فَكُلُّ شَيْءٍ لَيْسَ لَهٗ رَأْسٌ ، فَلَيْسَ بِصُوْرَةٍ .وَفِيْ قَوْلِ جِبْرِيْلَ ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ إِمَّا أَنْ تَجْعَلَهَا بِسَاطًا ، وَإِمَّا أَنْ تَقْطَعَ رُئُوْسَهَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهٗ لَمْ يُبَحْ مِنَ اسْتِعْمَالِ مَا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرِ إِلَّا بِأَنْ يُبْسَطَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّهٗ كَانَ فِيْ بَيْتِهٖ سِتْرٌ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ ، وَلَمْ يَدْخُلْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ، فِيْمَا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ

بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ ؛ لِأَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ۔ قِيْلَ لَهُ : أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ السِّتْرِ ، فَإِنَّمَا هُوَ فِعْلُ أَبِيْ طَلْحَةَ ، وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوْقِفْهُ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ الثَّوْبَ الْمُسْتَثْنٰى هُوَ السِّتْرُ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ السِّتْرُ أَيْضًا فِيْمَا اسْتَثْنٰى .فَلَمَّا احْتَمَلَ مَا ذَكَرْنَاهُ، وَكَانَ فِيْ حَدِيْثِ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا وَصَفْنَا ، عَلِمْنَا أَنَّ الثِّيَابَ الْمَبْسُوْطَةَ ، كَهَيْئَةِ الْبُسُطِ ، لَا مَا سِوَاهَا مِنَ الثِّيَابِ الْمُعَلَّقَةِ وَالْمَلْبُوْسَةِ ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۶۸۰۶: عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ تصویر اصل سر ہے جس کا سر نہ ہو وہ تصویر نہیں۔ یہ بات جبرائیل علیہ السلام کے قول میں موجود ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں کہا ہے۔ "اما ان تجعلها بساطا واما ان تقطع رؤسها" اس سے یہ دلیل مل گئی کہ جس کپڑے میں ذی روح کی تصویر ہو اس کے استعمال کی ایک شکل ہے اور وہ بچھونا بنانا ہے۔ ابوطلحہؓ والی روایت میں ہے کہ ان کے گھر میں پردہ تھا جس میں تصاویر تھیں اور یہ ان کے ہاں اس میں داخل نہیں تھا جو انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سن رکھا تھا۔ "لاتدخل الملائکہ بیتا فیه صورة" کیونکہ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے: "الا ما کان رقما فی ثوب" کا ارشاد سنا تھا۔ آپ نے جس پردے کا ذکر کیا وہ حضرت ابوطلحہ کا عمل ہے اور یہ ممکن ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر ان کو مطلع نہ فرمایا ہو کہ پردہ بھی اس استثنائی حکم میں داخل ہے۔ جب یہ احتمال ہے اور مجاہد کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت جو بیان کی گئی تو اس سے معلوم ہوا بچھے ہوئے کپڑے بچھونے کا حکم رکھتے ہیں پہنے اور لٹکے ہوئے کپڑے اس طرح نہیں۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقُوْلُ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ کہنا

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرِ بْنَ أَبِىْ عِمْرَانَ ، يَكْرَهُ أَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ وَلٰكِنَّهُ يَقُوْلُ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ، وَأَسْأَلُهُ التَّوْبَةَ۔وَقَالَ :رَأَيْتُ أَصْحَابَنَا يَكْرَهُوْنَ ذٰلِكَ ، وَيَقُوْلُوْنَ :التَّوْبَةُ مِنَ الذَّنْبِ هِىَ تَرْكُهُ، وَتَرْكُ الْعَوْدُ عَلَيْهِ، وَذٰلِكَ غَيْرُ مَوْهُوْمٍ مِنْ أَحَدٍ فَإِذَا قَالَ أَتُوْبُ إِلَيْهِ فَقَدْ وَعَدَ اللّٰهَ أَنْ لَا يَعُوْدَ إِلٰى ذٰلِكَ الذَّنْبِ ، فَإِذَا عَادَ إِلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ ، كَانَ كَمَنْ وَعَدَ اللّٰهَ ثُمَّ أَخْلَفَهُ. وَلٰكِنْ أَحْسَنُ ذٰلِكَ أَنْ يَقُوْلَ أَسْأَلُ اللّٰهَ التَّوْبَةَ أَىْ :أَسْأَلُ اللّٰهَ أَنْ يَنْزِعَنِىْ عَنْ هٰذَا الذَّنْبِ ، وَلَا يُعِيْدَنِىْ إِلَيْهِ أَبَدًا .وَقَدْ رُوِىَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ.

خلاصۃ الزام :

1 :ابوجعفر بن عمرانؒ کا مسلک یہ ہے کہ وہ استغفر اللہ واتوب الیہ کے کلمات کا کہنا درست قرار نہ دیتے تھے۔

فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ ان کلمات میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام طحاویؒ کہتے ہیں: میں نے ابوجعفر بن ابی عمران سے سنا کہ وہ استغفر اللہ واتوب الیہ کہنا مکروہ قرار دیتے تھے بلکہ اس طرح کہنے کا کہتا: استغفر الله واساله التوبه۔ میں نے اپنے کئی علماء کو پایا کہ وہ اس کو ناپسند کرتے اور کہتے ہیں گناہ سے توبہ کا مطلب ترک گناہ ہے اور اس کی طرف دوبارہ نہ لوٹنا ہے اور اس کا کہنے والوں کو خیال بھی نہیں۔ جب اس نے کہا اتوب الیہ تو اس نے اللہ تعالیٰ سے گناہ کی طرف نہ لوٹنے کا وعدہ کرلیا جب اس کے بعد اس کی طرف لوٹا تو یہ اسی طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ سے وعدہ کر کے مکر گیا لیکن بہتر یہ ہے کہ اس طرح کہے "اسال الله التوبه" یعنی میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھے اس گناہ سے پیچھے کھینچ لے اور کبھی اس کی طرف نہ لوٹائے اور یہ بات ربیع بن خثیم سے مروی ہے۔ روایت یہ ہے۔

٦٨٠٧ : حَدَّثَنِىْ مُوْسَى بْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ ، قَالَ :ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِىٍّ الْجُعْفِىُّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَ :لَا يَقُوْلُ أَحَدُكُمْ إِنِّىْ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَكُوْنُ كَذِبَةً، وَيَكُوْنُ ذَنْبًا ، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ، وَتُبْ عَلَىَّ۔وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ۔

٦٨٠٧ : ربیع بن خثیم کہتے ہیں کہ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے "انی استغفر الله واتوب اليه" پھر وہ گناہ کی طرف لوٹے گا تو یہ اس کا جھوٹ ہو جائے گا اور گناہ بن جائے گا بلکہ اس طرح کہے: "اللهم اغفرلی وتب علی"

مزید دلیل یہ ہے۔

۶۸۰۸ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّوْبَةُ مِنَ الذَّنْبِ ، أَنْ يَتُوْبَ الرَّجُلُ مِنَ الذَّنْبِ ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُ اِلَيْهِ۔فَهٰذِهٖ صِفَةُ التَّوْبَةِ ، وَهٰذَا غَيْرُ مَأْمُوْنٍ عَلٰى أَحَدٍ ، غَيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ مَعْصُوْمٌ ، وَلِذٰلِكَ كَانَ يَقُوْلُ ، فِيْمَا قَدْ رُوِيَ عَنْهُ ۔

۶۸۰۸: ابوالاحوص نے حضرت عبداللہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔گناہ سے توبہ یہ ہے کہ آدمی گناہ سے رجوع کرے پھر گناہ کی طرف نہ لوٹے۔یہ توبہ کی حالت ہے اور اس میں جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات معصوم کے علاوہ اور کسی پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔اسی وجہ سے آپ فرماتے تھے۔جیسا کہ روایات میں ہے۔

تخریج : مسند احمد ۴۴۶/۱۔

حاصل: یہ توبہ کی حالت ہے اور اس میں جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات معصوم کے علاوہ اور کسی پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔اسی وجہ سے آپ فرماتے تھے۔جیسا کہ روایات میں ہے۔

۶۸۰۹ : مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ ، وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ، قَالَا :ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَأَتُوْبُ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَقَالَ أَنَسٌ اِنَّمَا قَالَ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔

۶۸۰۹: حارث بن ہشام نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔میں دن میں سو سو مرتبہ توبہ ورجوع کرتا ہوں اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ستر مرتبہ کا ذکر ہے۔

۶۸۱۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ عَتِيْقٍ ، وَمُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اِنِّيْ لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ ، أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً.

۶۸۱۰: ابو بکر بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میں دن میں اللہ تعالیٰ سے استغفار اور توبہ ستر مرتبہ سے زیادہ کرتا ہوں۔

تخریج : بخاری فی الدعوات باب۳' مسلم فی الذکر ۴۲' ابو داؤد فی الدیات باب۳' ابن ماجه فی الدب باب۵۷' مسند

احمد ٤، ۱۱/۲۱۱، ۲٦۰، ٥/١١٤۔

۶۸۱۱ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ ، قَالَ :ثَنَا عُقَيْلٌ ، قَالَ :ثَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۶۸۱۱: حارث بن ہشام نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسی طرح روایت ذکر کی۔

۶۸۱۲ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۸۱۲: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۸۱۳ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِيْ اِسْحَاقَ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِيْ مُوْسَى ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنِّيْ لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ ، مِائَةَ مَرَّةٍ۔

۶۸۱۳: ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں اللہ تعالیٰ سے استغفار اور توبہ کرتا ہوں دن میں سو مرتبہ۔

۶۸۱۴ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :ثَنَا زِيَادُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ :ثَنَا الْأَغَرُّ الْمُزَنِيُّ قَالَ :خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، رَافِعًا يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ، ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ، فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ، وَأَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ ، مِائَةَ مَرَّةٍ : قَالُوْا :فَهٰذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُ، لِأَنَّهُ مَعْصُوْمٌ مِنَ الذُّنُوْبِ ، وَأَمَّا غَيْرُهُ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَقُوْلَ ذٰلِكَ ، لِأَنَّهُ .غَيْرُ مَعْصُوْمٍ مِنَ الْعَوْدِ ، فِيْمَا تَابَ مِنْهُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَلَمْ يَرَوْا بِهٖ بَأْسًا ، أَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ أَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ ، مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۸۱۴: ابو بردہ بن ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت اغر مزنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اس طرح کہ آپ اپنے ہاتھوں کو بلند کر کے فرما رہے تھے: ”یا ایھاالناس استغفروا ربکم“ اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے جو تمہارا رب ہے استغفار کرو اور اس کی طرف رجوع کرو' اللہ کی قسم میں دن میں سو مرتبہ اللہ

کے حضور توبہ واستغفار کرتا ہوں۔ یہ کلمات رسول معصومؐ فرماتے ہیں۔ باقی رہے ان کے علاوہ لوگ ان کو یہ کہنا مناسب نہیں کیونکہ وہ اس گناہ کی طرف لوٹنے سے معصوم نہیں جس سے انہوں نے ابھی توبہ کی ہے۔ ان کلمات کے کہنے میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی کہے "اتوب الی اللہ عزوجل" ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۶۸۱۵ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا ، كَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهُ، ثُمَّ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُوْمَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا ، لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ اِلَيْكَ غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ۔

۶۸۱۵: سہیل بن ابی صالح نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مجلس میں بیٹھے اور اس نے کئی غلط باتیں کہہ ڈالیں پھر اس نے مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ کہہ لیا: "سبحنك ربنا" اے ہمارے رب آپ سبحان ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں میں آپ سے استغفار و توبہ کرتا ہوں تو اس کی اس مجلس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

تخریج : مسند احمد ۴۹۴/۲۔

۶۸۱۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ الْمَجْلِسِ ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

۶۸۱۶: ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجلس کا کفارہ سبحانک اللہم...... اے اللہ تو سبحان ہے اور میں تیری تعریف کرتا ہوں اور تجھ سے توبہ و استغفار کرتا ہوں۔

تخریج : مسند أحمد ۴۱۹/۲، بلفظ مختلف۔

۶۸۱۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ :بَلَغَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ اِنْسَانٍ يَكُوْنُ فِيْ مَجْلِسٍ فَيَقُوْلُ ، حِيْنَ يُرِيْدُ أَنْ يَقُوْمَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ۔قَالَ فَحَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ فَقَالَ :هٰكَذَا حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۸۱۷: اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو آدمی

کسی مجلس میں ہو۔ اور وہ یہ کہہ دے جبکہ وہ اٹھنا چاہتا ہو۔ اے اللہ تو سبحان ہے۔ اے اللہ اور میں تیری تعریف کرتا ہوں تیرے سواء کوئی معبود نہیں میں آپ سے توبہ واستغفار کرتا ہوں۔ اس کے اس مجلس والے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں اس روایت کو یزید بن خصفہ نے ہمیں بیان کیا اور کہا کہ اسی طرح مجھے سائب بن یزید نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔

۶۸۱۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنَ الْمَجْلِسِ اِلَّا قَالَ :سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبِّيْ وَبِحَمْدِكَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ اِلَيْكَ .فَقُلْتُ لَهُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا أَكْثَرَ مَا تَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ، اِذَا قُمْتَ؟ فَقَالَ :اِنَّهُ لَا يَقُوْلُهُنَّ أَحَدٌ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسِهٖ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ، مَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ۔ فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا مَا ذَكَرْنَا ، وَهُوَ أَوْلَى الْقَوْلَيْنِ عِنْدَنَا ، لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ، قَدْ أَمَرَ بِذٰلِكَ فِيْ كِتَابِهٖ فَقَالَ : فَتُوْبُوْا اِلٰى بَارِئِكُمْ وَقَالَ : تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوْحًا۔ وَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ، فِي الْآثَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا ، فَلِهٰذَا أَبَحْنَا ذٰلِكَ ، وَخَالَفْنَا أَبَا جَعْفَرٍ ، فِيْمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ، اِنَّمَا أَمَرَهُمْ فِيْ كِتَابِهٖ أَنْ يَتُوْبُوْا ، وَالتَّوْبَةُ هِيَ تَرْكُ الذُّنُوْبِ ، وَتَرْكُ الْعَوْدِ اِلَيْهَا ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَوْلِهِمْ قَدْ تُبْنَا اِنَّمَا ذٰلِكَ، الْخُرُوْجُ عَنِ الذُّنُوْبِ ، وَتَرْكُ الْعَوْدِ اِلَيْهَا قَالَ :وَكَذٰلِكَ رُوِيَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوْحًا.

۶۸۱۸: زرارہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ جس کسی مجلس سے اٹھنے لگتے تو یہ پڑھتے۔ "سبحانك اللّٰهم......" میں نے گزارش کی یا رسول اللہ ﷺ! جب آپ مجلس سے اٹھتے ہیں تو یہی کلمات کہتے ہیں آپ نے فرمایا ان کلمات کو جب کوئی آدمی اپنی مجلس سے اٹھتے ہوئے کہہ لیتا ہے تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں جو کہ اس سے اس مجلس میں سرزد ہوئے۔ یہ جناب رسول اللہ ﷺ سے وہی مروی ہے جو ہم نے ذکر کیا اور ہمارے نزدیک یہ بہتر قول ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کا حکم فرمایا ہے۔ "فتوبوا الی بارئکم" (البقرہ:۵۴) اور فرمایا: "توبوا الی اللّٰہ توبۃ نصوحا" (التحریم:۸) اللہ تعالیٰ سے خالص توبہ کرو۔ مندرجہ بالا آثار میں بھی اسی بات کا حکم فرمایا اسی وجہ سے ہم نے اس کلمہ کو مباح قرار دیا اور ابو جعفر کے قول کی مخالفت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں توبہ کا حکم فرمایا ہے کہ وہ توبہ کریں اور توبہ تو گناہ کے چھوڑنے کو کہا جاتا ہے اور اس کی طرف دوبارہ نہ لوٹنا اور تبنا کا لفظ توبہ نہیں بلکہ یہ تو گناہ سے خروج ہے۔ اور اس کی طرف نہ لوٹنا ہے اور اسی

طرح قرآن مجید میں فرمایا ہے۔"توبوا الی الله توبة نصوحا" (التحریم:۸)

۶۸۱۹ : فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا مُوْسَى بْنُ زِيَادٍ الْمَخْزُوْمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا اِسْرَائِيْلُ ، قَالَ : ثَنَا سِمَاكٌ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ التَّوْبَةُ النَّصُوْحُ ، أَنْ يَجْتَنِبَ الرَّجُلُ أَيَّ شَيْءٍ كَانَ يَعْمَلُهُ، فَيَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُ اِلَيْهِ أَبَدًا۔

۶۸۱۹: نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کوفرماتے سنا خالص توبہ یہ ہے کہ آدمی اس چیز سے گریز کرے جو وہ کرتا تھا اور اس سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرے پھر اس کی طرف دوبارہ نہ لوٹے۔

۶۸۲۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عُمَرَ ، مِثْلَهُ. فَهٰذِهٖ صِفَةُ التَّوْبَةِ الَّتِى أَمَرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا فِيْ كِتَابِهٖ .فَأَمَّا قَوْلُهُمْ نَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ لَيْسَ مِنْ هٰذَا فِيْ شَيْءٍ .قِيْلَ لَهُمْ :اِنَّ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ كَمَا ذَكَرْتُمْ ، فَاِنَّا لَمْ نُبِحْ لَهُمْ أَنْ يَقُوْلُوْا نَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى أَنَّهُمْ مُعْتَقِدُوْنَ لِلرُّجُوْعِ اِلٰى مَا تَابُوْا مِنْهُ .وَلٰكِنَّا أَبَحْنَا لَهُمْ ذٰلِكَ ، عَلٰى أَنَّهُمْ يُرِيْدُوْنَ بِهٖ تَرْكَ مَا وَقَعُوْا فِيْهِ مِنَ الذَّنْبِ ، وَلَا يُرِيْدُوْنَ الْعَوْدَةَ فِيْ شَيْءٍ مِنْهُ .فَاِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ ، وَاعْتَقَدُوْا هٰذَا بِقُلُوْبِهِمْ ، كَانُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَأْجُوْرِيْنَ مُثَابِيْنَ .فَمَنْ عَادَ مِنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ تِلْكَ الذُّنُوْبِ ، كَانَ ذٰلِكَ ذَنْبًا أَصَابَهُ، وَلَمْ يُحْبِطْ ذٰلِكَ أَجْرَهُ الْمَكْتُوْبَ لَهُ، بِقَوْلِهِ الَّذِيْ تَقَدَّمَ مِنْهُ، وَاعْتِقَادِهٖ مَعَهُ، مَا اعْتَقَدَ .فَأَمَّا مَنْ قَالَ أَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ مُعْتَقِدٌ أَنَّهُ يَعُوْدُ اِلٰى مَا تَابَ مِنْهُ، فَهُوَ بِذٰلِكَ الْقَوْلِ ، فَاسِقٌ مُعَاقَبٌ عَلَيْهِ، لِأَنَّهُ كَذَّلِكَ عَلَى اللّٰهِ فِيْمَا قَالَ :وَأَمَّا اِذَا قَالَ ، وَهُوَ مُعْتَقِدٌ لِتَرْكِ الذَّنْبِ ، الَّذِيْ كَانَ وَقَعَ فِيْهِ، وَعَازِمٌ أَنْ لَا يَعُوْدَ اِلَيْهِ أَبَدًا ، فَهُوَ صَادِقٌ فِيْ قَوْلِهٖ ، مُثَابٌ عَلٰى صِدْقِهٖ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ۔

۶۸۲۰: نعمان بن بشیر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ یہ توبہ کی وہ کیفیت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حکم فرمایا ہے باقی ان کا قول "نتوب الی الله" یہ اس میں دلیل کا کام نہیں دے سکتا۔ اگرچہ جیسا تم نے ذکر کیا اسی طرح ہے ہم نے ان کے لئے یہ کہنا جائز نہیں قرار دیا "نتوبوا الی الله عزوجل" جبکہ وہ ان گناہوں کی طرف لوٹنے کا ارادہ رکھتے ہوں جن سے انہوں نے توبہ کی ہے لیکن ہم نے ان کے لئے یہ اس طور پر جائز رکھا ہے کہ جب ان کا ارادہ یہ ہو کہ جس گناہ میں وہ مبتلا ہوئے ہیں اس کے چھوڑنے کا وہ ارادہ رکھتے ہیں اور اس کی طرف لوٹنے کا بالکل ارادہ نہیں رکھتے جب وہ کلمات کہیں گے اور دلوں میں یہ اعتماد رکھیں گے تو وہ اس

سلسلے میں ماجوراور ثواب پانے والے ہوں گے پھران میں سے جوآدمی ان گناہوں کی طرف لوٹ گیا تو وہ اس کا گناہ ہے جواس نے کیا اس سے اس کا سابقہ لکھا ہوا اجر مٹایا نہ جائے گا وہ اجر جو کہ اس کے سابقہ قول واعتقاد سے لکھا گیا۔ رہا وہ شخص جس میں اتوب الی اللہ کا کلمہ اس اعتقاد سے کہا کہ وہ دوبارہ گناہ کی طرف لوٹ جائے گا تو وہ اس کہنے میں گناہگار ہے قابل سزا ہے کیونکہ وہ اللہ کے ذمے اسی طرح ہے جیسے اس نے کہا اور جس آدمی نے گناہ چھوڑنے کا اعتقادر کھتے ہوئے یہ کہا اور اس کا پختہ ارادہ یہ ہے کہ وہ کبھی اس کی طرف نہیں لوٹے گا تو وہ اتوب الیہ کہنے میں سچا ہے اور ان شاء اللہ اس کی سچائی پر اس کو ثواب ملے گا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ندامت کو توبہ قرار دیا ہے (جیسا ان روایات میں ہے)

۶۸۲۱ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ :دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَهُ أَبِي :أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ النَّدَمُ تَوْبَةٌ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ .

۶۸۲۱: عبداللہ بن معقل کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ عبداللہ ابن مسعود کے پاس آیا میرے والد نے ان سے کہا کیا تم نے جناب نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ندامت توبہ ہے انہوں نے کہا جی ہاں۔

تخریج : ابن ماجه في الزهد باب ۳۵، مسند احمد ۳۷۶/۱۔

۶۸۲۲ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۸۲۲: شرحبیل نے اپنے والد سے انہوں نے ابن مسعود ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۸۲۳ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ وَابْنِ الْجَرَّاحِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۶۸۲۳: ابن جراح نے عبداللہ بن مغفل ؓ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۸۲۴ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ زِيَادٍ ، وَلَيْسَ بِابْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۶۸۲۴: عبدالکریم نے زیاد سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی۔

۶۸۲۵ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ

الْكَرِيْمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ نَحْوَهُ. فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ النَّدَمَ تَوْبَةً .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَنْ قَالَ أَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ ذَنْبِ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ نَادِمٌ عَلٰى مَا أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ الذَّنْبِ ، أَنَّهُ مُحْسِنٌ ، مَأْجُوْرٌ عَلٰى قَوْلِهٖ ذٰلِكَ.

۶۸۲۵: عبدالکریم نے عبداللہ بن مغفل سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے شرمندگی کوتوبہ قرار دیا اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جس شخص نے "اتوب الی اللہ من ذنب کذا" کہ میں فلاں گناہ سے توبہ کرتا ہوں اور اس کو اس گناہ پر شرمندگی بھی ہے تو یہ آدمی نیکی کرنے والا ہے اور اس کو اس قول پر اجر ملے گا۔

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر رونا

خلاصۃ المرام :

اہل میت کا اس پر بلا بین رونا بھی مکروہ ہے اس لئے کہ میت پر رونے سے اس کو عذاب ہوتا ہے۔

فریق ثانی: میت پر رونے میں کچھ حرج نہیں بشرطیکہ زبان سے فحش کلمات جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر مشتمل ہوں اور نوحہ وغیرہ نہ کیا جائے۔

۶۸۲۶ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ أَنَّ عَتِيْكَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَتِيْكٍ ، وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو أُمِّهٖ، أَخْبَرَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَتِيْكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ يَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ، فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ ، فَصَاحَ بِهٖ فَلَمْ يُجِبْهُ .فَاسْتَرْجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غَلَبْنَا عَلَيْكَ يَا أَبَا الرَّبِيْعِ فَصَاحَ النِّسْوَةُ وَبَكَيْنَ ، فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيْكٍ يُسْكِتُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَإِذَا وَجَبَ ، فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ .قَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا الْوُجُوْبُ قَالَ اِذَا مَاتَ۔قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى كَرَاهَةِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ، وَبِمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ ، لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهٖ عَلَيْهِ۔

۶۸۲۶: عبداللہ بن عبداللہ نے جابر بن عتیق سے روایت کی وہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن ثابت کی تیمارداری کے لئے آئے ان پر بیماری کا غلبہ دیکھا آپ نے ان کو آواز دی مگر انہوں نے جواب نہ دیا پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے انا للہ پڑھی اور فرمایا اے ابوالربیع ہم تیرے معاملے میں مغلوب کر دیئے گئے عورتوں نے چیخنا اور رونا شروع کر دیا ابن عتیق ان کو خاموش کرنے لگے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کو چھوڑ دو جب واجب ہو جائے تو کوئی رونے والی نہ روئے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ واجب ہونا کیا ہے فرمایا موت کا آنا۔امام طحاویؒ کہتے ہیں کہ میت پر رونا مکروہ ہے بعض لوگوں کا یہ خیال ہے اور انہوں نے اسی روایت کو دلیل بنایا اور دوسری وہ روایت کہ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الجنائز باب ۱۱، نسائی فی الجنائز باب ۱۴۔

۶۸۲۷ : حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَزْرَقِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ ابْنُ الْوَرْدِ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ :لَمَّا مَاتَتْ أُمُّ أَبَانَ ، بِنْتُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، حَضَرْتُ مَعَ النَّاسِ ، فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَىْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، فَبَكَى النِّسَاءُ .فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :أَلَا تَنْهَىْ هٰؤُلَاءِ عَنِ الْبُكَاءِ ؟ إِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهٖ عَلَيْهِ۔فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :قَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ، فَخَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ ، إِذَا رَكْبٌ .فَقَالَ :يَا ابْنَ عَبَّاسٍ ، مَنِ الرَّكْبُ ؟ فَذَهَبْتُ ، فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ وَأَهْلُهُ .فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، هٰذَا صُهَيْبٌ وَأَهْلُهُ .فَلَمَّا دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ ، وَأُصِيْبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، جَلَسَ صُهَيْبٌ يَبْكِيْ عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ :وَا حُبَّاهُ، وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :لَا تَبْكِ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الْمَيِّتَ ، لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهٖ عَلَيْهِ۔قَالَ :فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ أَمَّ وَاللّٰهِ، مَا تُحَدِّثُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْكَاذِبِيْنَ ، وَلٰكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِءُ ، وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْقُرْآنِ لِمَا يَشْفِيْكُمْ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَزِيْدَ الْكَافِرَ عَذَابًا ، بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهٖ عَلَيْهِ.

۶۸۲۷: ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ جب ام عمان بنت عثمان فوت ہوگئیں تو میں بھی لوگوں کے ساتھ جنازے میں گیا میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اگلی جانب بیٹھا عورتیں رونے لگیں تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم ان کو رونے سے کیوں نہیں منع کرتے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میت کو اس کے بعض گھر والوں کے رونے سے عذاب ملتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے یہ بات عمر رضی اللہ عنہ بھی کہا کرتے تھے میں ایک دن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا ہم جب مقام بیدا میں پہنچے تو اچانک ایک قافلہ سامنے آیا آپ نے فرمایا اے ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ کن کا قافلہ ہے میں ان کی طرف گیا تو وہ صہیب اور ان کے گھر والے تھے میں واپس لوٹا اور میں نے بتلایا امیر المومنین! یہ صہیب اور ان کے گھر والے ہیں جب ہم مدینہ میں داخل ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے تو حضرت صہیب ان کے پاس بیٹھ کر رونے لگے اور کہہ رہے تھے اے میرے پیارے اے میرے ساتھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مت رو بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا بے شک میت اس کے بعض گھر والوں کے رونے پر عذاب دی جاتی ہے راوی کہتے ہیں اس بات کا تذکرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے کیا گیا تو انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم تم اس

روایت کو جھوٹے لوگوں کی طرف سے بیان نہیں کرتے لیکن سننے میں غلطی ہو جاتی ہے بے شک تمہارے لئے قرآن مجید میں ایسی بات ہے جو اس سے شفاء بخشنے والی ہے: الا تزر وازرۃ وزرا اخری۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب میں اضافہ فرما دیں گے اسکے بعض گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب ۳۲، مسلم فی الجنائز باب ۲۲، نسائی فی الجنائز باب ۱۵۔

۶۸۲۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ ،لَمْ يَذْكُرْ قَضِيَّةَ صُهَيْبٍ .قَالُوْا :فَلَمَّا كَانَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، كَانَ بُكَاؤُهُمْ عَلَيْهِ مَكْرُوْهًا لَهُمْ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا : لَا بَأْسَ بِالْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ اِذَا كَانَ بُكَاءً لَا مَعْصِيَةَ مَعَهُ، مِنْ قَوْلٍ فَاحِشٍ ، وَلَا نِيَاحَةٍ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۶۸۲۸: عمرو ابن دینار نے ابن ابی ملیکہ سے اسی طرح روایت ذکر کی البتہ صہیب رضی اللہ عنہ کا واقعہ ذکر نہیں کیا اس فریق کا کہنا یہ ہے کہ جب میت کو اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے تو ان کا رونا اس پر مکروہ ہے۔ کچھ اور لوگوں نے یہ بات کہی کہ میت پر رونے میں کچھ حرج نہیں جبکہ رونے میں کوئی معصیت اور نافرمانی نہ ہو جیسے فحش کلمات اور نوحہ اور انہوں نے ان روایات کو دلیل بنایا۔

۶۸۲۹ : بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهُ، فَأَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ، مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ، وَسَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ .فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ، وَجَدَهُ فِيْ غَشْيَتِهِ فَقَالَ :قَدْ قَضٰى ، فَقَالُوْا :لَا ، وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بَكَوْا فَقَالَ :أَلَا تَسْمَعُوْنَ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ ، وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَأَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ أَوْ يُرْحَمُ۔

۶۸۲۹: سعید بن حارث انصاری نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لئے عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے ساتھ آئے۔ جب آپ داخل ہوئے تو ان کو غشی میں پایا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا وہ فوت ہو گئے انہوں نے کہا نہیں۔ اللہ کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے آنسو بہنے لگے۔ جب صحابہ کرام نے آپ کا رونا دیکھا تو وہ بھی رونے لگے اور فرمایا سنو! بے شک اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو بہانے سے عذاب نہیں دیتا اور نہ دل کے غم سے۔ لیکن اس کے سبب عذاب

دیتے ہیں یا رحم فرماتے ہیں اور آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب ٤٤، والتوحید باب ٢٥، مسلم فی الجنائز ١٢، ابو داؤد فی الجنائز باب ١٧، ابن ماجه باب ٤٩، مسند احمد ٢/٤٤١۔

٦٨٣٠ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ :سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُوْلُ :حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَبْصَرَ امْرَأَةً تَبْكِيْ عَلٰى مَيِّتٍ ، فَنَهَاهَا .فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا ، يَا أَبَا حَفْصٍ ، فَإِنَّ النَّفْسَ مُصَابَةٌ وَالْعَيْنَ بَاكِيَةٌ ، وَالْعَهْدَ قَرِيْبٌ۔

٦٨٣٠: وہب بن کیسان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو میت پر روتے دیکھا تو اس کو منع کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو۔ اے ابو حفص۔ دل کو دکھ پہنچتا ہے اور آنکھ روتی ہے اور وقت قریب ہے۔ (صدمہ تازہ ہے)

٦٨٣١ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنِسَاءِ بَنِيْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ يَبْكِيْنَ هَلْكَاهُنَّ يَوْمَ أُحُدٍ .فَقَالَ :رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّ حَمْزَةَ لَا بَوَاكِيَ لَهٗ فَجَاءَ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ يَبْكِيْنَ حَمْزَةَ .فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْحَهُنَّ ، مَا انْقَلَبْنَ بَعْدَ مُرُوْرِهِنَّ ، فَلْيَنْقَلِبْنَ وَلَا يَبْكِيْنَ عَلٰى هَالِكٍ بَعْدَ الْيَوْمِ۔

٦٨٣١: نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر بنو عبدالاشہل کی عورتوں کے پاس سے ہوا جو کہ یوم احد میں فوت ہونے والوں پر رو رہی تھیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حمزہؓ کو تو کوئی رونے والی نہیں تو انصار کی عورتیں آئیں اور حضرت حمزہؓ پر رونے لگیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان پر افسوس ہے یہ جانے کے بعد واپس نہیں لوٹیں اب ان کو لوٹ جانا چاہئے اور آج کے بعد کسی مرنے والے پر نہ روئیں۔

تخریج : ابن ماجه فی الجنائز باب ٥٣، نسائی فی الجنائز باب ١٦، مسند احمد ٤٠/٦۔

٦٨٣٢ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ، وَدُمُوْعُهٗ تَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ۔فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا ، إِبَاحَةُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَوْتٰى ، وَذٰلِكَ أَنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ ضَارٍّ لَهُمْ ، وَلَا سَبَبَ لِعَذَابِهِمْ .وَلَوْلَا ذٰلِكَ ، لَمَا

بَكَىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَبَاحَ الْبُكَاءَ ، وَلَمَنَعَ مِنْ ذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَإِنَّ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِيْ ذَكَرْتَ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى نَسْخِ مَا كَانَ أَبَاحَ مِنْ ذٰلِكَ ، وَهُوَ قَوْلُهُ وَلَا يَبْكِيْنَ عَلَى هَالِكٍ بَعْدَ الْيَوْمِ .قِيْلَ لَهُ :مَا فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ ، قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهُ : وَلَا يَبْكِيْنَ عَلَى هَالِكٍ بَعْدَ الْيَوْمِ أَيْ مِنْ هَلْكَاهُنَّ الَّذِيْنَ قَدْ بَكَيْنَ عَلَيْهِمْ مُنْذُ هَلَكُوْا إِلٰى هٰذَا الْوَقْتِ ، لِأَنَّ فِيْ ذٰلِكَ الْبُكَاءِ مَا قَدْ أَتَيْنَ بِهٖ عَلٰى مَا جَلَا عَنْهُنَّ حُزْنَهُنَّ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَفْسِيْرِ الْبُكَاءِ ، الَّذِيْ قَصَدَ إِلَى النَّهْيِ فِيْ نَهْيِهٖ عَنِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَوْتٰى .

۶۸۳۲: قاسم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ عثمان بن مظعون کو ان کی وفات کے بعد چوم رہے ہیں اس حال میں آپ کے آنسو داڑھی پر بہہ رہے ہیں۔ان مذکورہ آثار میں مرنے والوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے اور نہ یہ ان کے عذاب کا سبب ہیں اگر یہ نہ ہوتا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ روتے اور نہ رونے کو جائز قرار دیتے بلکہ اس سے ضرور روک دیتے۔اعتراض: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مذکورہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو مباح تھا وہ منسوخ ہو گیا اور وہ آپ کا یہ ارشاد ہے "ولا يبكين على حالك بعداليوم" الحدیث۔آپ نے جو بات کہی اس کا اس میں کچھ بھی تذکرہ نہیں اور ممکن ہے کہ آپ کا یہ ارشاد "ولا یبکین الی آخرہ کا مطلب یہ ہو کہ جو لوگ اب تک ہلاک ہو گئے ہیں جن پر تم رو چکی ہو ان بن پر مت رو کیونکہ اس رونے سے ان کا غم دور ہو جاتا ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود مرنے والوں پر رونے کی ممانعت کی وضاحت منقول ہے (جیسا اس روایت میں ہے)

حاصل: ان مذکورہ آثار میں مرنے والوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے اور نہ یہ ان کے عذاب کا سبب ہیں اگر یہ نہ ہوتا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ روتے اور نہ رونے کو جائز قرار دیتے بلکہ اس سے ضرور روک دیتے۔

اعتراض: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مذکورہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو مباح تھا وہ منسوخ ہو گیا اور وہ آپ کا یہ ارشاد ہے "ولا يبكين على حالك بعداليوم" الحدیث۔

الجواب: آپ نے جو بات کہی اس کا اس میں کچھ بھی تذکرہ نہیں اور ممکن ہے کہ آپ کا یہ ارشاد "ولا یبکین الی آخرہ کا مطلب یہ ہو کہ جو لوگ اب تک ہلاک ہو گئے ہیں جن پر تم رو چکی ہو ان بن پر مت رو کیونکہ اس رونے سے ان کا غم دور ہو جاتا ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود مرنے والوں پر رونے کی ممانعت کی وضاحت منقول ہے (جیسا اس روایت میں ہے)

۶۸۳۳ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

قَالَ :أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ يَجُوْدُ بِنَفْسِهِ. فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَوَضَعَهُ فِيْ حِجْرِهِ ، حَتّٰى خَرَجَتْ نَفْسُهُ، فَوَضَعَهُ ، ثُمَّ بَكٰى .فَقُلْتُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَتَبْكِيْ وَأَنْتَ تَنْهٰى عَنِ الْبُكَاءِ ؟ .فَقَالَ :إِنِّيْ لَمْ أَنْهَ عَنِ الْبُكَاءِ ، وَلٰكِنْ نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ ، صَوْتٍ عِنْدَ نَغْمَةِ لَهْوٍ وَلَعِبٍ وَمَزَامِيْرِ شَيْطَانٍ ، وَصَوْتٍ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ ، لَطْمِ وُجُوْهٍ ، وَشَقِّ جُيُوْبٍ ، وَهٰذَا رَحْمَةٌ ، مَنْ لَا يَرْحَمُ ، لَا يُرْحَمُ ، يَا إِبْرَاهِيْمُ ، وَلَوْلَا أَنَّهُ وَعْدٌ صَادِقٌ ، وَقَوْلٌ حَقٌّ وَإِنَّ آخِرَنَا سَيَلْحَقُ أَوَّلَنَا ، لَحَزِنَّا عَلَيْكَ حُزْنًا هُوَ أَشَدُّ مِنْ هٰذَا ، وَإِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ ، تَبْكِي الْعَيْنُ ، وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ ، وَلَا نَقُوْلُ مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ۔فَأَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، بِالْبُكَاءِ الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ فِي الْأَحَادِيْثِ الْأُوَلِ ، وَأَنَّهُ الْبُكَاءُ الَّذِيْ مَعَهُ الصَّوْتُ الشَّدِيدُ ، وَلَطْمُ الْوُجُوْهِ، وَشَقُّ الْجُيُوْبِ .وَبَيَّنَ أَنَّ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْبُكَاءِ ، فَمَا فُعِلَ مِنْ جِهَةِ الرَّحْمَةِ ، أَنَّهُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ الْبُكَاءِ الَّذِيْ نُهِيَ عَنْهُ .وَأَمَّا مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْ عَمْرٍو ، ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِنْكَارَ ذٰلِكَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَزِيْدَ الْكَافِرَ عَذَابًا فِيْ قَبْرِهِ ، بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ۔وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْبُكَاءُ الَّذِيْ يُعَذَّبُ بِهِ الْكَافِرُ فِيْ قَبْرِهِ، يَزْدَادُ بِهِ عَذَابًا عَلٰى عَذَابِهِ ، بُكَاءً قَدْ كَانَ أَوْصٰى لَهُ فِيْ حَيَاتِهِ. فَإِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ ، قَدْ كَانُوْا يُوْصُوْنَ بِذٰلِكَ ، أَهْلِيْهِمْ أَنْ يَفْعَلُوْهُ بَعْدَ وَفَاتِهِمْ .فَيَكُوْنُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُعَذِّبُهُ فِيْ قَبْرِهِ بِسَبَبٍ ، قَدْ كَانَ سَبَبُهُ فِيْ حَيَاتِهِ ، فُعِلَ بَعْدَ مَوْتِهِ.وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ.

۶۸۳۳: عطاء نے جابرؓ سے اورانہوں نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت کی کہ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں آپ کے ساتھ آپ کے بیٹے ابراہیم کی طرف گیا وہ جانکنی کے عالم میں تھا چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنی گود میں لٹالیا۔ یہاں تک کہ اس کی روح پرواز کر گئی پھر اس کو رکھ دیا اور رونے لگے میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ کیا آپ روتے ہیں حالانکہ آپ تو رونے سے منع فرماتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میں نے رونے سے منع نہیں کیا لیکن میں نے فاجرین کی دو احمق آوازوں سے منع کیا ہے ایک خوشی کے وقت لہو ولعب کے گانے اور شیطانی باجوں کی آواز اور مصیبت کے وقت کی آواز جس میں چہروں پر تھپڑ مارے جائیں اور گریبان کو پھاڑا جائے۔ باقی یہ تو رحمت کے آنسو ہیں جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا اے ابراہیم اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور اس

کا قول برحق ہے اور ہمارا پچھلا عنقریب پہلے سے جا ملے گا تو ہم ضرور تم پر اس سے بھی زیادہ غم کرتے اور بے شک تمہاری وجہ سے ہم غمگین ہیں آنکھ رو رہی ہے اور دل غمزدہ ہے اور ہم وہ بات نہیں کہتے جس سے ہمارا رب ناراض ہو۔اس روایت میں اس رونے کی وضاحت کر دی جس کو پہلی روایات میں ممنوع قرار دیا گیا اس سے مراد ایسا رونا ہے جس کے ساتھ چیخ و پکار' چہروں کا پیٹنا اور گریبان کا پھاڑنا ہو اور یہ بھی وضاحت کر دی کہ اس کے علاوہ رونا رحمت ہے۔ یہ ممنوعہ رونے سے مختلف ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ والی روایات کہ "ان المیت یعذب ببکاء اھلہ علیہ" ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا انکار نقل کر دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قبر میں کافر کی سزا میں اضافہ فرماتے ہیں جبکہ اس کے گھر والے اس پر روتے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے وہ رونا مراد ہو جس کی وہ اپنی زندگی میں وصیت کرتا تھا کہ اس کی موت کے بعد رویا جائے۔ زمانہ جاہلیت میں نوحہ و بین کی وصیت کر جاتے کہ وہ ان کی موت کے بعد اس طرح روئیں۔ پس اللہ تعالیٰ اس رونے کے سبب سے اس کافر کو قبر میں بھی عذاب دیتا ہے کیونکہ وہ زندگی میں اس کا سبب بنا اور اس کی موت کے بعد کیا گیا یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان الفاظ کے علاوہ دیگر الفاظ سے بھی مروی ہے۔ (ملاحظہ ہو)

تخریج : ترمذی فی الجنائز باب ۲۵۔

۶۸۳۴ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ : يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ : إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ۔ وَاللّٰهِ مَا ذَاكَ إِلَّا إِيهَامًا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَهُ، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ : وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى۔ وَمَا ذَاكَ إِلَّا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى قَبْرِ يَهُوْدِيٍّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ تَبْكُوْنَ عَلَيْهِ، وَإِنَّهُ لَيُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهِ يَقُوْلُ : بِعَمَلِهِ۔ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّمَا أَخْبَرَ أَنَّ ذٰلِكَ الْكَافِرَ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهِ بِعَمَلِهِ ، وَأَهْلُهُ يَبْكُوْنَ عَلَيْهِ، وَقَدْ مَنَعَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ، أَنْ تَزِرَ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَيِّتًا لَا يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهِ بِبُكَاءِ حَيٍّ لَمْ يَأْمُرْ بِهٖ فِيْ حَيَاتِهٖ، وَمَاتَ ، لِحَدِيْثِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الْبُكَاءُ الْمَكْرُوْهُ مَا هُوَ ، وَأَنَّهُ هُوَ الَّذِيْ مَعَهُ اللَّطْمُ وَالشَّقُّ .فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا إِبَاحَةُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ ، إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُ سَبَبٌ مَكْرُوْهٌ ، مِنْ شَقِّ ثَوْبٍ ، وَلَطْمِ وَجْهٍ ، وَنِيَاحَةٍ ، وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ .

۶۸۳۴: عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین سے بیان کیا کہ وہ فرماتی تھیں اللہ

تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن بن عمر رضی اللہ عنہ کو معاف کرتے کہ وہ کہتے تھے کہ میت کو زندہ لوگوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے اللہ کی قسم! یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو وہم ہوا اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ''ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ'' (فاطر ۱۸) کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور اس کا واقعہ یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک یہودی کی قبر کے پاس سے ہوا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے لوگو!) تم رو رہے ہو اور اس کو اس کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔ فرمایا۔ اس کے عمل کے باعث۔ اس روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتلا دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کافر کو تو اس کے عمل کی وجہ سے قبر میں عذاب ہو رہا ہے اور اس کے گھر والے اس پر نالہ وشیون میں مصروف ہیں اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس بات کو غلط قرار دیا کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ زندوں کے رونے سے قبر میں اس میت کو عذاب نہیں ہوتا جس نے اپنے اوپر زندگی میں رونے کا حکم نہ دیا ہو۔ جیسا کہ جابر بن عبدالرحمٰن بن عوف کی روایت میں ہے۔ مکروہ رونا وہ ہے جس میں منہ پر تھپڑ مارنا اور گریبان کا پھاڑنا پایا جائے اور ہم نے جو کچھ ذکر کیا اس سے میت پر رونے کا جواز ثابت ہوا بشرطیکہ اس کے ساتھ کوئی مکروہ سبب نہ ہو مثلاً کپڑے پھاڑنا' چہرے پر تھپڑ مارنا' نوحہ کرنا اور جو اس کے مشابہہ ہوں۔

۶۸۳۵ : وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدُ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ أَبِي اِسْحَاقَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ :دَخَلَ عَلَيَّ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ ، وَعَلٰى أَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ ، وَثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ وَعِنْدَهُمْ جَوَارٍ يُغَنِّيْنَ .فَقُلْتُ: أَتَفْعَلُوْنَ هٰذَا ، وَأَنْتُمْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالُوْا :اِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ ، وَاِلَّا فَامْضِ ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ ، وَفِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ۔فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ ، بِنِيَاحَةِ أَهْلِهٖ عَلَيْهِ.

۶۸۳۵: عامر بن سعد کہتے ہیں کہ میں قرظہ بن کعب اور ابومسعود انصاری و ثابت بن قیس کے ہاں داخل ہوا اس وقت ان کے پاس لونڈیاں تھیں جو گیت واشعار گا رہی تھیں میں نے کہا تم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو کر یہ کرتے ہو۔ انہوں نے کہا۔ اگر تو نے سننا ہے تو سنو ورنہ اپنا راستہ لو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کے موقعہ پر اتنے لہو کی اجازت دی ہے اور اسی طرح میت پر رونے کی اجازت دی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میت کو اس کے گھر والوں کے نوحہ سے قبر میں عذاب ہوتا ہے۔ (جیسا کہ یہ روایت ہے)

۶۸۳۶ : وَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، أَبُو الْهُذَيْلِ الطَّائِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ :نِيْحَ عَلٰى قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ ، فَخَطَبَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ

فَقَالَ :مَا بَالُ النِّيَاحَةِ فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ ؟ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى أَحَدٍ ، مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ يُنَحْ عَلَيْهِ عُذِّبَ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ، أَوْ لِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ۔قِيْلَ لَهُ :هٰذَا، عِنْدَنَا ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ۔ عَلَى النِّيَاحَةِ الَّتِيْ كَانُوْا يُوْصُوْنَ بِهَا أَهْلِيْهِمْ ، فَتَكُوْنُ مَفْعُوْلَةً بَعْدَهُمْ بِوَصِيَّتِهِمْ بِهَا فِيْ حَيَاتِهِمْ ، فَيُعَذَّبُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

۶۸۳۶: علی بن ربیعہ کہتے ہیں کہ قرظہ بن کعب پر نوحہ کیا گیا۔تو حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے خطبہ دیا اور فرمایا۔اس امت میں نوحہ کا کیا جواز ہے؟ بے شک میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔مجھ پر جھوٹ بولنا وہ تمہارے ایک دوسرے پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں۔جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ آگ بنا لے۔اور جس پر نوحہ کیا جائے تو اس کو نوحہ کی وجہ سے عذاب ہوگا یا فرمایا اس وجہ سے عذاب ہوگا کہ اس پر نوحہ کیا گیا ہے۔ہمارے ہاں اس کی تاویل یہ ہے کہ اس سے وہ نوحہ مراد ہے جس کی زمانہ جاہلیت میں وصیت کی جاتی تھی اور وہ نوحہ زندگی میں مرنے والے کے حکم کی وجہ سے ان کی وصیت کے مطابق کیا جاتا تھا۔پس اس وجہ سے ان کو عذاب دیا جاتا تھا۔واللہ اعلم۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب ۳۴' مسلم فی الجنائز ۲۸' ترمذی فی الجنائز باب۲۳' مسند احمد ۶۱/۲' ۲۵۲/۴۔

بَابُ رِوَايَةِ الشِّعْرِ ، هَلْ هِيَ مَكْرُوْهَةٌ أَمْ لَا ؟

شعر نقل کرنا مکروہ ہے یا نہیں

خلاصۃ المرام:

Ⅰ: اشعار کو پڑھنا اور نقل کرنا بعض علماء نے مکروہ قرار دیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: یہ ہے جس شعر میں فحش گفتگو نہ ہو اس کا نقل کرنا درست ہے اس میں حرج نہیں۔

۶۸۳۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَا :ثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا۔

۶۸۳۷: عمرو بن حریث کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ اگر کسی کا پیٹ پیپ سے بھرے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ شعر سے بھرا ہو۔

تخریج : بخاری فی الادب باب۹۲‘ مسلم فی الشعر ۸/۷‘ ابو داؤد فی الادب باب۸۷‘ ترمذی فی الادب باب۷۱‘ ابن ماجه فی الادب باب۴۲‘ دارمی فی الاستیذان باب۶۹‘ مسند احمد ۱۷۵/۱‘ ۲‘ ۳۹/۹۶‘ ۳‘ ۴۱/۸۔

۶۸۳۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الصَّائِغُ قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتّٰى يُرِيَهُ، خَيْرٌ لَهُ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا۔

۶۸۳۸: محمد بن سعد نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کا پیٹ پیپ سے بھرا ہوا اور وہ اس کے پھیپھڑے میں پڑ جائے تو یہ شعروں کے ساتھ اس کے بھرنے سے بہتر ہے۔

۶۸۳۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۸۳۹: عبدالصمد بن عبدالوارث نے شعبہ سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۸۴۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ

حَتّٰی یُرِیَهُ۔

۶۸۴۰: ابوعامر نے شعبہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔ البتہ "حتی یریه" کے لفظ نہیں کہے۔

۶۸۴۱: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهٗ.

۶۸۴۱: سالم بن عبداللہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے سنا۔

۶۸۴۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِیّ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۸۴۲: ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۸۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِیْلَ قَالَ :ثَنَا مُسْلِمٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ. ، وَزَادَ حَتّٰی یُرِیَهُ۔

۶۸۴۳: ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ اور "حتی یریه" کا اضافہ کیا ہے۔

۶۸۴۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ ، عَنْ یَزِیْدَ بْنِ أَبِیْ حَبِیْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِیَاسَةَ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَأَنْ یَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِکُمْ، مِنْ عَانَتِهٖ اِلٰی لَهَاتِهٖ قَیْحًا ، یَتَمَخَّضُ مِثْلَ السِّقَاءِ ، خَیْرٌ لَهٗ مِنْ أَنْ یَمْتَلِءَ شِعْرًا۔

۶۸۴۴: یزید بن ابی حبیب نے حضرت عبدالرحمٰن بن شیاسہ سے اور انہوں نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اگر کسی کا پیٹ پیپ سے پیڑو سے حلق تک بھرا ہوا اور مشک کی طرح اچھلے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ شعروں سے بھرا ہو۔

۶۸۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ سُلَیْمَانَ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ یَمْتَلِءَ جَوْفُ

أَحَدِكُمْ قَيْحًا ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا۔قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَكَرِهَ قَوْمٌ رِوَايَةَ الشِّعْرِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا بَأْسَ بِرِوَايَةِ الشِّعْرِ ، الَّذِیْ لَا قَذَعَ فِيْهِ .وَقَالُوْا :هٰذَا الَّذِیْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّمَا هُوَ عَلٰى خَاصٍ مِنَ الشِّعْرِ .فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۶۸۴۵: ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کا پیٹ اگر پیپ سے بھرا ہو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھرا ہو۔امام طحاویؒ کہتے ہیں: شعروں کو نقل کرنا بعض لوگوں نے مکروہ قرار دیا اور انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا۔فریق ثانی کا مؤقف ہے کہ شعر نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں جس میں فحش گفتگو نہ ہو۔فریق اوّل کا کہنا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات میں وہ خاص قسم کے اشعار ہیں جو فحش گوئی وغیرہ پر مشتمل ہوں۔جیسا ان روایات سے معلوم ہوتا ہے۔

۶۸۴۶: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِیْ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ قَالَ ، قِيْلَ لِعَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا :إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ لَأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا۔فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا هُرَيْرَةَ، حَفِظَ أَوَّلَ الْحَدِيْثِ، وَلَمْ يَحْفَظْ آخِرَهُ، إِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا يَهْجُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا ، مِنْ مُهَاجَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۶۸۴۶: ابوصالح کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ''لان یمتلی جوف احدکم'' الحدیث۔تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر رحمت فرمائے انہوں نے حدیث کا ابتدائی حصہ محفوظ کیا اور پچھلا حصہ یاد نہ کیا۔مشرکین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرتے تھے تو آپ نے فرمایا: ''لان یمتلی جوف احد کم......'' کہ اگر کسی کا پیٹ پیپ سے بھرا ہو تو وہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھرا ہو۔یعنی وہ شعر جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو پر مشتمل ہوں۔

۶۸۴۷ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغْدَادِیُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُبَيْدٍ قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيْدَ ، يُحَدِّثُ عَنِ الشَّرْقِیِّ بْنِ الْقُطَامِیِّ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا يَعْنِیْ مِنَ الشِّعْرِ الَّذِیْ هُجِیَ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالُوْا :وَقَدْ رُوِیَ فِیْ إِبَاحَةِ الشِّعْرِ ، آثَارٌ.

۶۸۴۷: شعبہ کہتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر کسی کا سینہ پیپ سے بھرا ہو تو وہ اس سے بہتر ہے کہ وہ ان اشعار سے پر ہو جو جناب رسول اللہ ﷺ کی ہجو پر مشتمل ہوں۔

جواز شعر سے متعلق روایات:

۶۸۴۸ : .فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ الْحِزَامِيّ ، قَالَ :ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ ، رَاٰى نِسَاءً يَلْطِمْنَ وُجُوْهَ الْخَيْلِ بِالْخَمْرِ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ ، كَيْفَ قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ ؟ فَأَنْشَدَ أَبُوْبَكْرٍ .

عَدِمْتُ بُنَيَّتِيْ اِنْ لَمْ تَرَوْهَا تُثِيْرُ النَّقْعَ مِنْ كَنَفَیْ

كَدَاءَ يُنَازِعْنَ الْأَعِنَّةَ مُسْرَجَاتٍ يُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ

هٰكَذَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ ، وَأَهْلُ الْعِلْمِ بِالْعَرَبِيَّةِ يَرَوْنَ الْبَيْتَ الْأَوَّلَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ. تُثِيْرُ النَّقْعَ مَوْعِدُهَا كَدَاءَ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَافِيَةُ هٰذَا الْبَيْتِ ، مَعَ قَافِيَةِ الْبَيْتِ الَّذِيْ بَعْدَهُ. قَالَ :فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْخُلُوْهَا ، مِنْ حَيْثُ قَالَ۔

۶۸۴۸: معن بن عیسی کہتے ہیں کہ مجھے ابن عمر ؓ نے نافع سے اور انہوں نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے تو عورتوں کو دیکھا کہ وہ گھوڑوں کے چہروں کو اپنے دوپٹے سے صاف کر رہی تھیں۔ آپ نے خوشی کا اظہار فرمایا اور فرمایا اے ابو بکرؓ! حسان بن ثابت نے کیا کہا ہے جناب حضرت ابو بکرؓ نے یہ اشعار پڑھے۔ میں اپنے کو گم کر دوں اگر تم گھوڑوں کو مقام کداء میں میرے کندھوں کے اوپر غبار اڑاتے نہ دیکھو۔ وہ اس حال میں مقابلہ کرتے ہیں کہ ان کو لگامیں ڈالی گئیں ہیں اور ان پر زین کسے گئے ہیں اور عورتیں اپنے دوپٹوں سے ان کے چہروں (کے غبار) کو صاف کر رہی ہیں۔ ہمیں احمد بن داؤد نے اسی طرح بیان کیا عربی کا علم رکھنے والے پہلے شعر کو اور انداز سے پڑھتے ہیں۔ "ستثیر النقع موعدھا کداء" وہ گھوڑے گرد و غبار اڑاتے ہیں جن کا مقام کداء ہے۔ اس طرح سے مصرعہ کا قافیہ دوسرے شعر کے قافیہ کے مطابق ہو جاتا ہے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ان گھوڑوں کو وہیں سے داخل کرو جہاں سے حسان نے کہا ہے۔

۶۸۴۹ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً .

۶۸۴۹: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک بعض شعر حکمت والے ہیں۔

تخریج: بخاری فی الادب باب ۹۰، ابو داؤد فی الادب باب۸۷، ترمذی فی الادب باب۶۹، ابن ماجه فی الادب باب۴۱، دارمی فی الاستیذان باب۶۸، مسند احمد ۴۵۶/۳، ۱۲۵/۵۔

۶۸۵۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيْهَا.قَالَ :قُلْت لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشِّعْرِ ؟ فَقَالَتْ :نَعَمْ ، مِنْ شِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ ، وَرُبَّمَا قَالَ هٰذَا الْبَيْتَ .وَيَأْتِيْكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزَوَّدْ .

۶۸۵۰: مقدام بن شریح نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی شعر کو تمثیل کے لئے پڑھتے تھے۔تو انہوں نے کہاہاں۔ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اشعار اور بعض اوقات یہ بھی بطور تمثیل کہا۔

"ویاتیك بالاخبار من لم تزود" تیرے پاس وہ لوگ خبریں لائیں گے جن کو تو نے زادراہ بھی نہیں دیا۔

تخریج: ترمذی فی الادب باب ۷۰، مسند احمد ۲۲۲/۶۔

۶۸۵۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ مَعِينٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ .بْنُ .سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اسْتَأْذَنَ حَسَّانٌ ، النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ .قَالَ فَكَيْفَ بِنَسَبِيْ فِيْهِمْ قَالَ :أَسُلُّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ۔

۶۸۵۱: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حسان رضی اللہ عنہ نے مشرکین کی ہجو کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا۔تم کیسے کرو گے جبکہ میرا نسب بھی ان میں ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا میں آپ کو ان سے اس طرح الگ کرلوں گا جس طرح بال آٹے سے الگ کرلیا جاتا ہے۔(یعنی میری ہجو کا اثر آپ تک ذرہ بھر نہ پہنچے گا اور وہ اس کی لپیٹ سے نہ بچ سکیں گے)

۶۸۵۲ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَسَّانٍ ، قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :كُنَّا جُلُوْسًا بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ ، أَحْسَبُهُ قَالَ مَعَ أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوْا يَتَنَاشَدُوْنَ الْأَشْعَارَ .فَوَقَفَ بِنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ :فِيْ حَرَمٍ ، وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ، يَتَنَاشَدُوْنَ الْأَشْعَارَ ؟ .فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ :يَا ابْنَ الزُّبَيْرِ

، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، اِنَّمَا نَھٰی عَنِ الشِّعْرِ ، الَّذِیْ اِذَا اُتِیَتْ فِیْہِ النِّسَاءُ ، وَتُزْدَرٰی فِیْہِ الْاَمْوَاتُ۔فَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ الشِّعْرُ الَّذِیْ قَالَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، مَا ذَکَرْنَا فِیْ اَوَّلِ ھٰذَا الْبَابِ ، مِنَ الشِّعْرِ الَّذِیْ نَھٰی عَنْہُ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ .

۶۸۵۲: شعبی کہتے ہیں کہ ہم صحن کعبہ میں بیٹھے تھے میرا خیال یہ ہے کہ انہوں نے یہ بھی کہا اصحاب رسول اللہ ﷺ کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے تھے وہ ایک دوسرے کو اشعار سنا رہے تھے۔تو ہمارے پاس عبداللہ بن زبیرؓ کر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے حرم میں اور کعبہ کے پاس تم ایک دوسرے کو شعر پڑھ کر سنا رہے ہو؟ تو ان میں سے ایک آدمی نے کہا اے ابن زبیرؓ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان اشعار سے منع فرمایا جن میں عورتوں کا تذکرہ ہو اور اس سے مُردوں پر عیب لگایا جائے۔ یہ کہنا بھی درست ہے کہ شروع باب میں جن اشعار کی ممانعت کی گئی اس سے مراد وہی ہوں جن کی ممانعت اس روایت میں ہے۔

۶۸۵۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا الْحِمَّانِیُّ ، قَالَ :ثَنَا قَیْسُ بْنُ الرَّبِیْعِ ، عَنِ الْاَعْمَشِ ، عَنْ اِبْرَاھِیْمَ ، عَنْ عُبَیْدَۃَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ وَعَنِ الْاَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَۃَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکَمًا.

۶۸۵۳: عبدالرحمٰن بن یزید نے حضرت عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک بعض شعر حکمت والے ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الادب باب۸۷' ترمذی فی الادب باب۶۹' مسند احمد ۱' ۲۶۹/۳۲۷' ۳۳۲۔

۶۸۵۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ وَفَھْدٌ وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالُوْا :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعِیْدٍ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنْ اَبِیْہِ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکْمَۃً۔

۶۸۵۴: زر نے عبداللہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ بے شک بعض شعر حکمت والے ہیں۔

تخریج : ترمذی فی الادب باب۶۹' مسنداحمد ۴۵۶/۳' ۱۲۵/۵۔

۶۸۵۵ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ :اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِھَابٍ ، عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ مَرْوَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ یَغُوْثَ ، عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکَمًا۔

۶۸۵۵: عبدالرحمٰن بن اسود نے حضرت ابی بن کعبؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ

بے شک بعض شعر حکمت والے ہیں۔

تخریج : مسند احمد ۱/۲۷۳، ۳۰۳، ۳۰۹۔

۶۸۵۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ ، قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ . غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ۔

۶۸۵۶: ابراہیم بن سعد نے زہری سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے البتہ عبداللہ بن اسود بن عبد یغوث سے ذکر کی ہے۔

۶۸۵۷ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ ، قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ . غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ۔

۶۸۵۷: یزید بن ہارون نے ابراہیم بن سعد سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے البتہ انہوں نے عبداللہ بن اسود بن عبد یغوث کہا ہے۔

۶۸۵۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَحْمِيْ أَعْرَاضَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؟۔قَالَ كَعْبٌ :أَنَا .قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ :أَنَا ، قَالَ اِنَّكَ لَتُحْسِنُ الشِّعْرَ۔قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ :أَنَا اِذًا ، قَالَ اُهْجُهُمْ ، فَاِنَّهٗ سَيُعِيْنُكَ عَلَيْهِمْ رُوْحُ الْقُدُسِ۔

۶۸۵۸: شعبی نے حضرت جابرؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایمان والوں کی عزتوں سے کون دفاع کرے گا۔ تو کعب کہنے لگے لو میں دفاع کروں گا۔ ابن رواحہ بولے میں دفاع کروں گا آپ نے فرمایا تم خوب اشعار کہتے ہو۔ حسان کہتے ہیں پھر میں کروں گا آپ نے فرمایا۔ ان کی ہجو کرو۔ بے شک جبرائیل امین بھی اس میں تمہاری معاونت کریں گے۔

۶۸۵۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ :ثَنَا أَبُو اِبْرَاهِيْمَ التَّرْجُمَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ مِنْبَرًا ، فِي الْمَسْجِدِ ، يَنْشُدُ عَلَيْهِ الشِّعْرَ۔

۶۸۵۹: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ حسان کے لئے مسجد میں منبر رکھواتے اور وہ اس پر بیٹھ کر شعر کہتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الادب باب ۸۷، ترمذی فی الادب باب ۷۰، مسند احمد ۶/۷۲۔

۶۸۶۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ

ابْنِ أَبِيْ دَاوٗدَ ، الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ .

۶۸۶۰: محمد بن فضیل نے ابن ابی داؤد جیسی حدیث ذکر کی جو اس روایت سے پہلے ہے وہ ابن نمیر عن ابن فضیل ہے۔

۶۸۶۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ ، ح .

۶۸۶۱: ابن مرزوق نے عفان سے روایت کی ہے۔

۶۸۶۲ : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالُوْا :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ :سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِحَسَّانٍ اُهْجُهُمْ ، أَوْ هَاجَهُمْ ، وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ ۔

۶۸۶۲. عدی بن ثابت کہتے ہیں کہ میں نے براء کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو میں نے حسان کو یہ فرماتے سنا تم ان کی ہجو کرو۔ یا ہاجہم کا لفظ فرمایا۔ جبرائیل کی معاونت تمہارے ساتھ ہے۔

تخریج : بخاری فی بدء الخلق باب۷' والمغازی باب ۳۰' والادب باب ۹۱' مسلم فی فضائل الصحابه ۱۵۳' مسند احمد ٤' ۲۸٦/۲۹۸' ۳۰۱/۳۰۲۔

۶۸۶۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَدِيٍّ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۸۶۳: ابواسحاق شیبانی نے عدی سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۸۶۴ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ ، قَالَ :ثَنَا عِيْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ ، يَعْنِيْ :قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُوْلُ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ لَا يَزَالُ مَعَكَ رُوْحُ الْقُدُسِ ، مَا هَجَوْتَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

۶۸۶۴: عدی بن ثابت کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو حسان بن ثابت سے یہ کہتے سنا جب تک تم مشرکین کی ہجو کرو گے تو جبرائیل تمہارے ساتھ رہیں گے (القائے خیر کے لئے)

۶۸۶۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مَرَّ عَلٰى حَسَّانٍ وَهُوَ يَنْشُدُ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَانْتَهَرَهٗ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ حَسَّانٌ ، فَقَالَ :قَدْ كُنْتُ أَنْشُدُ فِيْهِ، وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فَانْطَلَقَ عَنْهُ عُمَرُ .فَقَالَ حَسَّانٌ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ :يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، أَمَّا

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؟ قَالَ :اَللّٰهُمَّ ، نَعَمْ۔

۶۸۶۵: سعید بن میبّب نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر حضرت حسانؓ کے پاس سے ہوا وہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شعر پڑھ رہے تھے آپ نے ان کو ڈانٹا۔ تو حسانؓ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں اس میں شعر پڑھا کرتا تھا اور اس مجلس میں وہ ہستی ہوتی جو تم سے بہتر تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ (یہ سن کر) آگے چل دیئے۔ تو حسانؓ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہا کیا تم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا اے حسان! تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دو۔ اے اللہ تو روح القدس سے اس کی مدد فرما۔ تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم یہ اسی طرح ہے۔

تخریج : مسلم فی فضائل الصحابه ۱۵۱/۱۵۲' نسائی فی المساجد باب ۲۴' مسند احمد ۲۶۹/۲۔

۶۸۶۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، قَالَ :ثَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ حَسَّانَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ.، غَيْرَ قَوْلِهٖ قَدْ كُنْتُ أَنْشُدُ فِيْهِ، وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْك فَإِنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْهُ .

۶۸۶۶: زہری نے عروہ سے روایت کی کہ حسانؓ نے پھر اسی طرح روایت بیان کی سوائے اس جملے کے "کنت انشر فيه و فيه من هو خير منك" اس کو ذکر نہیں کیا۔

۶۸۶۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهٗ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ.

۶۸۶۷: ابو سلمہ بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو قسم دے رہے ہیں پھر اسی طرح روایت بیان کی۔

۶۸۶۸ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَنْبَسَةَ الْقُرَشِيُّ قَالَ :حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ عَنْبَسَةُ ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ ، وَكَانَ شَاعِرًا أَنَّهٗ قَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَلَا أُنْشِدُكَ مَحَامِدَ حَمِدْتُ بِهَا رَبِّيْ؟ .قَالَهٗ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّ رَبَّكَ يُحِبُّ الْحَمْدَ وَمَا اسْتَزَادَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا .

۶۸۶۸: حسن نے اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت کی یہ شاعر تھے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی تعریفات کے وہ اشعار نہ سناؤں جن میں میں نے اپنے رب کی حمد کی ہے۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سنو! بے شک تمہارا رب حمد کو پسند کرتا ہے اس سے زائد آپ نے اور کچھ نہیں فرمایا۔

۶۸۶۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ فَجَعَلْتُ أَنْشُدُهٗ.

۶۸۶۹: عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے اسود بن سریعؓ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ البتہ اس میں یہ الفاظ ہیں: "فجعلت انشده" میں پڑھنے لگا۔

۶۸۷۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُسْهِرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : -قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأَحْسَنَ ، ثُمَّ قَالَ كَعْبٌ ، فَأَحْسَنَ ، ثُمَّ قَالَ حَسَّانٌ فَأَشْفٰى فَاسْتَشْفٰى .

۶۸۷۰: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے عبداللہ بن رواحہ نے شعر کہے تو بہت خوب اشعار کہے پھر کعب نے اشعار کہے تو انہوں نے بھی خوب کہے پھر حسانؓ نے کہے تو انہوں نے شفایاب کر دیا۔

تخریج : مسلم فی فضائل الصحابہ ۱۵۷۔

۶۸۷۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ عَبْدَةَ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوْبَ عَنْ عُتْبَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : صَدَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَيَّةَ بْنَ أَبِي الصَّلْتِ فِي شِعْرِهٖ، وَقَالَ :رَجُلٌ وَنُوْرٌ تَحْتَ رِجْلِ يَمِيْنِهٖ وَالْيُسْرٰى لِلْأُخْرٰى وَلَيْثٌ مُرْصَدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ وَقَالَ :وَالشَّمْسُ تَطْلُعُ كُلَّ آخِرِ لَيْلَةٍ حَتّٰى الصَّبَاحِ وَلَوْنُهَا يَتَوَرَّدُ يَأْبٰى فَمَا تَطْلُعُ لَنَا فِيْ رُسْلِهَا إِلَّا مَعْذَبَةً وَإِلَّا تُجْلَدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ۔

۶۸۷۱: عکرمہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیہ بن صلت کے اس شعر کی تصدیق فرمائی۔ رجل ونور تحت رجل يمينه۔ واليسرٰى للاخرى وليث مرصد اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا۔ اس نے کہا۔ والشمس تطلع كل آخر ليلة۔ حتى الصباح ولونها تيورد اور سورج ہر رات کے آخر میں طلوع ہونے تک اس کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔ ويابى فما تطلع لنا فى رسلها۔ الا معذبة وان لا يخلد۔ وہ انکار کر دے گا اور رکاوٹ کے دور میں وہ طلوع نہ ہوگا مگر باعث عذاب وفنا ہونے والا بن کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا۔

تخریج : دارمی فی الاستیذان باب ۶۷۔

۶۸۷۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مَعْشَرٍ الْبَرَاءُ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ

طَيْسَلَةَ قَالَ :حَدَّثَنِيْ مَعْنُ بْنُ ثَعْلَبَةَ وَالْحَرُّ بَعْدَهُ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَعْشَى الْمَازِنِيُّ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَنْشَدْتُهُ :يَا مَالِكَ النَّاسِ وَدَيَّانَ الْعَرَبْ اِنِّيْ لَقِيْتُ ذِرْبَةً مِنَ الذِّرَبْ خَرَجْتُ أَبْغِيْهَا الطَّعَامَ فِيْ رَجَبْ أَخْلَفَتِ الْعَهْدَ وَلَطَّتْ بِالذَّنَبْ وَهُنَّ شَرُّ غَالِبٍ لِمَنْ غَلَبْ قَالَ : فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :وَهُنَّ شَرُّ غَالِبٍ لِمَنْ غَلَبَ۔

۶۸۷۲: معن بن ثعلبہ نے نقل کیا ہے کہ اعشیٰ مازنی کہتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور یہ شعر پڑھ کر سنائے۔اے لوگوں کے مالک اور عرب کے حکمران۔ میں نے زبان دراز عورتوں میں سے ایک عورت کو پایا۔ ☒ اس کو رزق کی تلاش نے تھکا دیا اس نے وعدہ کی خلاف ورزی کی اور ذلیل لوگوں کے ہاں پناہ لے لی۔ ☒ وہ عورتیں ایک ایسا شر ہیں جو دوسروں پر غالب آ جاتی ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے یہ غالب ہونے والا شر ہے جو غالب آتی ہیں جس پر غالب آتی ہیں۔

تخریج : مسند احمد ۲/۲۰۲۔

۶۸۷۳ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا.

۶۸۷۳: عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک شعر میں حکمت ہے۔

۶۸۷۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْحِمَّانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا قَيْسٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، ح .

۶۸۷۴: ابراہیم بن عبیدہ نے عبداللہ سے روایت کی۔

۶۸۷۵ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا قَيْسٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۶۸۷۵: عبدالرحمٰن بن یزید نے عبداللہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح کی روایت کی ہے۔

۶۸۷۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :اِسْتَنْشَدَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعْرَ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ ، فَأَنْشَدْتُهُ ، فَكُلَّمَا أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا ، قَالَ : هِيْهِ حَتّٰى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ قَافِيَةٍ قَالَ حَتّٰى كَادَ ابْنُ أَبِي الصَّلْتِ يُسْلِمُ۔

۶۸۷۶: عمرو بن ثرید نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امیہ بن صلت کے اشعار پڑھنے کے لئے کہا تو میں نے آپ کو پڑھ کر سنائے جب بھی میں ایک شعر پڑھتا۔ آپ فرماتے اور پڑھو! یہاں تک کہ میں نے ایک سو شعر سنائے اور فرمایا قریب تھا کہ ابن ابی صلت اسلام لے آتا۔

تخریج : مسلم فی الشعر ۱، ابن ماجه فی الادب باب ۴۱، مسند احمد ۳۸۸/۴۔

۶۸۷۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا مُعَلَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْوَاسِطِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :قَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ ، لِشَابٍ مِنْ شُبَّانِهِمْ قُمْ ، فَاذْكُرْ فَضْلَكَ وَفَضْلَ قَوْمِكَ فَقَامَ فَقَالَ :نَحْنُ الْكِرَامُ فَلَا حَيٌّ يُعَادِلُنَا نَحْنُ الْكِرَامُ وَفِيْنَا يُقْسَمُ الرُّبُعُ وَنُطْعِمُ النَّاسَ عِنْدَ الْقَحْطِ كُلَّهُمْ مِنَ الشَّرِيفِ اِذَا لَمْ يُؤْنَس الْقَزَعُ اِذَا أَبَيْنَا فَلَا يُعْدَلُ بِنَا أَحَدٌ اِنَّا .كِرَامٌ وَعِنْدَ الْفَخْرِ نَرْتَفِعُ قَالَ :فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَسَّانُ أَجِبْهُ فَقَالَ :نَصَرْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالدِّيْنَ عَنْوَةً عَلٰى رَغْمِ عَاتٍ مِنْ بَعِيْدٍ وَحَاضِرٍ بِضَرْبٍ كَاِنْزَاعِ الْمَخَاضِ مُشَاشَةً وَطَعْنٍ كَأَفْوَاهِ اللِّقَاحِ الصَّوَادِرِ أَلَسْنَا نَخُوْضُ الْمَوْتَ فِيْ حَوْمَةِ الْوَغٰى اِذَا صَارَ بَرْدُ الْمَوْتِ بَيْنَ الْعَسَاكِرِ وَنَضْرِبُ هَامَ الدَّارِعِيْنَ وَنَنْتَمِيْ اِلٰى حَسَبٍ مِنْ حَرَمِ غَسَّانَ بَاهِرٍ وَلَوْلَا حَبِيْبُ اللّٰهِ قُلْنَا تَكَرُّمًا عَلَى النَّاسِ بِالْحَنِيْنِ هَلْ مِنْ مَفَاخِرٍ فَأَحْيَاؤُنَا مِنْ خَيْرِ مَنْ وَطِيَ الْحَصٰى وَأَمْوَاتُنَا مِنْ خَيْرِ أَهْلِ الْمَقَابِرِ فَلَمَّا جَاءَ تْ هٰذِهِ الْآثَارُ مُتَوَاتِرَةً بِاِبَاحَةِ قَوْلِ الشِّعْرِ ، ثَبَتَ أَنَّ مَا نُهِيَ عَنْهُ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ ، لَيْسَ لِأَنَّ الشِّعْرَ مَكْرُوْهٌ ، وَلٰكِنْ لِمَعْنًى كَانَ فِيْ خَاصٍ مِنَ الشِّعْرِ ، قَصَدَ بِذٰلِكَ النَّهْيَ اِلَيْهِ .وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ فِيْ تَأْوِيْلِ هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ اِلَى خِلَافِ التَّأْوِيْلِ الَّذِيْ وَصَفْنَا .فَقَالُوْا :لَوْ كَانَ أُرِيْدَ بِذٰلِكَ مَا هُجِيَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشِّعْرِ ، لَمْ يَكُنْ لِذِكْرِ الْاِمْتِلَاءِ مَعْنًى ، لِأَنَّ قَلِيْلَ ذٰلِكَ وَكَثِيْرَهُ كُفْرٌ وَلٰكِنْ ذِكْرُ الْاِمْتِلَاءِ ، يَدُلُّ عَلٰى مَعْنًى فِي الْاِمْتِلَاءِ ، لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَهُ. قَالَ :فَهُوَ عِنْدَنَا ، عَلَى الشِّعْرِ الَّذِيْ يَمْلَأُ الْجَوْفَ، فَلَا يَكُوْنُ فِيْهِ قُرْآنٌ وَلَا تَسْبِيْحٌ وَلَا غَيْرُهُ. فَأَمَّا مَا كَانَ فِيْ جَوْفِهِ الْقُرْآنُ وَالشِّعْرُ مَعَ ذٰلِكَ ، فَلَيْسَ مِمَّنْ امْتَلَأَ جَوْفُهُ شِعْرًا ، فَهُوَ خَارِجٌ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا ، خَيْرٌ لَهٗ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا۔

۶۸۷۷: عمرو بن حکم نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہنے لگے کہ اقرع بن حابس نے اپنے ایک نوجوان کو

کہا۔اٹھواور اپنی فضیلت اور اپنی قوم کی فضیلت بیان کرو۔وہ اٹھا اور کہنے لگا۔ہم شریف لوگ ہیں کوئی قبیلہ ہمارے برابر نہیں ہم شرفاء ہیں اور ہم میں بلند مکان ہم میں تقسیم ہوتا ہے۔ہم لوگ قحط کے وقت تمام لوگوں کو اونٹ کے کوہان کی چربی کھلاتے ہیں جب کہ چھوٹے اونٹ نہ پائے جائیں۔جب ہم آ جائیں تو ہمارے برابر کوئی نہیں ہو سکتا۔ہم عزت والے ہیں اور فخر کے وقت ہم سربلند ہوتے ہیں۔راوی کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے حسان تو اس کا جواب دے۔تو حسانؓ نے یہ اشعار پڑھے۔ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ اور دین کی بھرپور طریقے سے مدد کی ان لوگوں کے برخلاف جو شہروں اور دیہاتوں کے سرکش تھے۔ایسی مار کے ساتھ ہم نے مدد کی جو حاملہ اونٹنی کے پیشاب کی طرح دیر تک جاری رہنے والی ہے اور ایسی نیزہ بازی سے جو دودھ والی اور سیراب کرنے والی اونٹنیوں کے منہ کی طرح کھلی تھی (یعنی وسیع نیزہ بازی) کیا ہم وہ نہیں جو میدان جنگ کے بلند ٹیلے پر موت کے منہ میں گھس جانے والے ہیں۔جبکہ موت کی چادر لشکروں میں پھیل جائے۔ہم زرہ پوشوں کی کھوپڑیاں اڑانے والے ہیں اور ہم عظمت والے غسان قبیلہ کی اصل کی طرف نسب کی نسبت کرتے ہیں۔اگر اللہ تعالیٰ کا حبیب نہ ہوتا تو ہم لوگوں پر عظمت کے طور پر دونوں قبیلوں کے مقابلے میں کہتے کہ کیا کوئی ہے جو فخر میں مقابلہ کرنے والا ہو۔ہمارے زندہ لوگ زمین پر چلنے والے لوگوں میں سب سے بہتر ہیں اور ہمارے مرنے والے اہل قبور مین سب سے بہتر ہیں۔جب اشعار کہنے سے متعلق آثار متواترہ وارد ہیں تو اس سے ثابت ہو گیا کہ جن آثار میں ممانعت وارد ہے وہ اس بناء پر نہیں کہ شعر بری چیز ہے بلکہ اس وجہ سے جو اشعار میں پائی جائے اس کی وجہ سے ممانعت ہے اور وہی ممانعت سے مقصود ہیں۔بعض لوگوں نے شروع باب کی روایات کی اور تاویل کی ہے اگر ان اشعار سے ہجویات کے وہ اشعار مراد ہوتے جو جناب رسول اللہ ﷺ سے متعلق مشرکین نے کہے تو پھر امتلاء کا کوئی مفہوم نہیں بنتا۔کیونکہ اس کا تو تھوڑا زیادہ سب کفر ہے لیکن امتلاء کا ذکر اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ پیٹ بھرنے میں جو بات ہے وہ اس سے کم میں نہیں تو ہمارے ہاں اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس سے وہ شعر مراد ہیں جو جوف اور پیٹ کو بھرنے والے ہوں اس میں قرآن، تسبیح وغیرہ میں سے کوئی چیز نہ ہو۔باقی وہ شخص جس کے پیٹ میں قرآن مجید اور شعر دونوں ہوں تو وہ ان لوگوں میں شامل نہیں جن کے متعلق یہ وعید ہے بلکہ وہ اس قول رسول "لان یمتلی جوف......" کی وعید سے خارج ہے۔ابوعبید کی طرف یہ تاویل منسوب ہے۔

۶۸۷۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ :سَمِعْتُ عُبَیْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ، یُفَسِّرُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَلٰی هٰذَا التَّفْسِیْرِ ، وَسَمِعْتُ ابْنَ أَبِیْ عِمْرَانَ أَیْضًا ، وَعَلِیَّ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ ، یَذْکُرَانِ ذٰلِكَ ، عَنْ أَبِیْ عُبَیْدٍ أَیْضًا .

۶۸۷۸: ابوعمران کہتے ہیں کہ میں نے عبیداللہ بن محمد بن عائشہ سے سنا کہ وہ اس کی تفسیر اسی طرح کرتے تھے اور ابن ابی عمران اور علی بن عبدالعزیز دونوں بیان کرتے تھے کہ ابوعبید یہی تفسیر کرتے تھے۔

بَابُ الْعَاطِسِ يُشَمَّتُ، كَيْفَ يَنْبَغِي أَنْ يَرُدَّ عَلَى مَنْ يُشَمِّتُهُ

چھینکنے والے کو جواب دینے والے کا جواب کیسا ہو؟

خلاصۃ المرام :

چھینکنے والے کو السلام علیکم کہنا چاہئے جیسا روایت میں مذکور ہے ائمہ احناف نے اسی طرح کہا ہے۔

فریق ثانی کا موقف: چھینکنے والے کو جب یرحمک اللہ کہا جائے اس کے جواب میں پھر یھد یکم اللہ ویصلح بالکم کہے۔

۶۸۷۹ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا وَرْقَاءُ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْفَجَةَ قَالَ : كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ ، فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ .فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلٰى أُمِّكَ، مَا شَأْنُ السَّلَامِ وَشَأْنُ مَا هٰهُنَا .ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ : أَعْظَمُ عَلَيْكَ مَا قُلْتُ لَكَ؟ قَالَ :وَدِدْتُ لَمْ تَذْكُرْ أُمِّيْ بِخَيْرٍ وَلَا غَيْرِهٖ. قَالَ :بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ :السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلٰى أُمِّكَ، اِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ ، فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ أَوْ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَلْيَرُدُّوْا عَلَيْكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْتَرُدَّ عَلَيْهِمْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ۔

۶۸۷۹: خالد بن عرفجہ کہتے ہیں کہ ہم سالم بن عبید کے ساتھ تھے۔تو قوم میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی۔تو اس نے السلام علیکم کہا۔سالم نے کہا تم پر اور تمہاری ماں پر سلام۔یہاں سلام کا کیا مطلب ہے؟ پھر تھوڑی دیر چلے اس کے بعد اس شخص سے سالم کہنے لگے میری بات بری لگی ہوگی۔اس نے کہا میں چاہتا تھا کہ تو میری ماں کا خیر وشر میں سے کسی چیز کے ساتھ تذکرہ نہ کر۔تو سالم کہنے لگے ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ جماعت میں سے ایک شخص کو چھینک آئی تو اس نے کہا السلام علیکم تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر اور تمہاری ماں پر سلام ہو۔ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے یہی کہنا چاہئے۔"الحمدللہ رب العالمین یاعلیٰ کل حال اور سننے والوں کو یرحمك اللہ سے جواب دینا چاہئے اور تمہیں ان کو یغفر اللہ لکم سے جواب دینا چاہئے۔

تخریج : بخاری فی الادب باب۱۲۶ ' ترمذی فی الادب باب۳' ابن ماجه فی الادب باب ۲۰' مسند احمد ۱ ,۱۲۰ ' ۱۲۲ ' ۳۵۲/۲ ' ۴۱۹/۵ ' ۸۰/۶۔

۶۸۸۰ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافَ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَشْجَعَ قَالَ :كُنَّا مَعَ سَالِمٍ ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ.

۶۸۸۰: ہلال بن یساف نے اشجع کے ایک شیخ سے انہوں نے حضرت سالمؓ سے پھر انہوں نے اسی طرح روایت ذکر کی ہے۔

۶۸۸۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا ، فَقَالُوْا :هٰكَذَا يَنْبَغِي أَنْ يَقُوْلَ الْعَاطِسُ وَيُقَالُ لَهُ، عَلٰى مَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، هٰكَذَا مَذْهَبُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :بَلْ يَقُوْلُ الْعَاطِسُ بَعْدَ أَنْ يُشَمَّتَ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۶۸۸۱: ابو عوانہ نے منصور سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔امام طحاویؒ کہتے ہیں: بعض لوگ کہتے ہیں چھینک والے کو اسی طرح کہنا چاہئے اور اس کو اسی طرح کہا جائے جیسے روایت میں ہے۔امام ابو حنیفہ ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا مذہب اسی طرح ہے۔چھینکنے والے کو جب یرحمك الله کہا جائے تو اس کے بعد اسے اس طرح کہنا چاہئے یهدیکم الله ویصلح بالکم۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے دل کی درستی کرے انہوں نے ان روایات کو دلیل بنایا ہے۔

۶۸۸۲ : بِمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ أُمِّ كِلَابٍ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ ، حَمِدَ اللّٰهَ فَيُقَالُ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ لَهُمْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ، وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

۶۸۸۲: عبید بن ام کلاب نے عبداللہ بن جعفر سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو جب چھینک آتی تو الحمد للہ کہتے اور آپ کے جواب میں یرحمک اللہ کہا جاتا اور آپ ان کے لئے اس طرح دعا مانگتے "یهدیکم الله ویصلح بالکم"

تخریج : بخاری فی الادب باب۱۲۶' ابو داؤد فی الادب باب۹۱' ابن ماجه فی الادب باب۲۰' دارمی فی الاستیذاد باب۳۰' مسند احمد ۱/ ۱۲۰' ۱۲۲۔

۶۸۸۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ مَعْشَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ يَحْيٰى، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :مَاذَا أَقُوْلُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ؟ قَالَ قُلْ :الْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ الْقَوْمُ مَاذَا نَقُوْلُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ :قُوْلُوْا يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ :مَاذَا

أَقُوْلُ لَهُمْ ؟ قَالَ :قُلْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔فَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى :اِنَّمَا كَانَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ لِأَنَّ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِحَضْرَتِهٖ، يَهُوْدٌ ، وَكَانَ تَعْلِيْمُهٗ لِلْعَاطِسِ فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنْ قَوْلِهٖ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ اِنَّمَا هُوَ لِأَنَّ مَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهٖ حِيْنَئِذٍ ، كَانُوْا يَهُوْدًا .احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۶۸۸۳: عمرہ بنت عبدالرحمٰن حضرت امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک آدمی کو چھینک آئی تو اس نے عرض کیا اے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کیا الفاظ کہوں آپ نے فرمایا تم الحمداللہ کہو۔ دوسرے حضرات نے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کیا کہیں آپ نے فرمایا تم یرحمک اللہ کہو۔اس چھینکنے والے نے دریافت کیا میں ان کو جواب میں کیا کہوں۔آپ نے فرمایا تم کہو۔"يهديكم الله ويصلح بالكم"فریق اوّل کا کہنا ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ"يهديكم الله ويصلح بالكم"اس لئے فرمائے کہ آپ کی مجلس میں یہودی تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ان الفاظ کی جو تعلیم مذکور ہے۔تو اس وقت بھی وہاں یہود موجود تھے۔انہوں نے اس سلسلہ میں حضرت ابو بردہ کی روایت ذکر کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۲/۳۵۳' ٤/٤٠٠' ٤١١' ٥' ٤١٩/٤٢٢' ٦/٧٩۔

۶۸۸۴ : بِمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ الدَّيْلَمِ ، عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ :كَانَتِ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَاءَ أَنْ يَقُوْلَ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ وَكَانَ يَقُوْلُ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

۶۸۸۴: حضرت ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہود جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اس غرض سے چھینکتے کہ آپ ان کو یرحمک اللہ کہیں گے لیکن آپ ان کو"يهديكم الله ويصلح بالكم" فرماتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الادب باب۹۳' ترمذی فی الادب باب۳' مسند احمد ٤' ٤٠٠/٤١١۔

۶۸۸۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ الدَّيْلَمِ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.قَالُوْا : فَاِنَّمَا كَانَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ لِلْيَهُوْدِ ، عَلٰى مَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .فَأَمَّا الْمُسْلِمُوْنَ ، فَيَقُوْلُوْنَ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، وَلَيْسَتْ لَهُمْ عِنْدَنَا ، حُجَّةٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُخْرٰى ، لِأَنَّ الَّذِيْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، أَنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، رَجَاءَ أَنْ يَقُوْلَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَكَانَ يَقُوْلُ لَهُمْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔فَاِنَّمَا كَانَ هٰذَا الْقَوْلُ

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُوْدِ ، وَإِنْ كَانُوْا عَاطِسِيْنَ .وَلَيْسَ يَخْتَلِفُوْنَ هُمْ وَمُخَالِفُوْهُمْ فِيْمَا يَقُوْلُ الْمُشَمِّتُ لِلْعَاطِسِ .وَإِنَّمَا اخْتِلَافُهُمْ ، فِيْمَا يَقُوْلُ الْعَاطِسُ بَعْدَ التَّشْمِيْتِ ، وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسٰى مِنْ هٰذَا شَيْءٌ ، فَلَمْ يُضَادَّ حَدِيْثُ أَبِيْ مُوْسٰى هٰذَا، حَدِيْثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، وَلَا حَدِيْثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ.

۶۸۸۵:ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہیں۔اس روایت کے مطابق یہ الفاظ یہود کے لئے فرمائے باقی مسلمانوں کے لئے وہ الفاظ ہیں جو سالم بن عبیدؓ کی روایت میں موجود ہیں جو شروع باب میں مذکور ہوئے۔فریق اوّل کا کہنا ہے مگر پھر بھی اس روایت میں فریق اوّل کے لئے فریق ثانی کے خلاف کوئی دلیل موجود نہیں۔کیونکہ اس روایت میں صرف یہ بات ہے کہ یہود جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس غرض سے چھینکتے کہ آپ ان کے لئے یرحمک اللہ کہیں مگر آپ ان کو "یھدیکم اللہ ویصلح بالکم" فرماتے تھے تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول یہود کے لئے تھا جبکہ وہ چھینکتے اس سلسلہ میں فریقین کے مابین کوئی اختلاف نہیں کہ چھینکنے والے کو جواب دینے والا کیا الفاظ کہے اختلاف تو اس قدر ہے کہ چھینکنے والا یرحمکم اللہ کے بعد کیا الفاظ کہے۔تو روایت ابوموسیٰ میں اس کا کچھ بھی تذکرہ نہیں۔فلہٰذا یہ روایت حضرت عبداللہ بن جعفر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ روایات کے خلاف نہیں ہے۔

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے استدلال:

فریق اوّل اپنی حجت کے طور پر ابراہیم نخعیؒ کی یہ روایت پیش کرتے ہیں۔

۶۸۸۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ عِيْسٰى ، ح .

۶۸۸۶:محمد بن عمرو نے یحییٰ بن عیسیٰ سے روایت کی ہے۔

۶۸۸۷ :وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ، قَالَا :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ عِنْدَ الْعَاطِسِ ، قَالَتْهُ الْخَوَارِجُ لِأَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلنَّاسِ .هٰكَذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِيْ بِشْرٍ ، وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلِأَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلنَّاسِ۔قِيْلَ لَهُمْ :وَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْخَوَارِجُ أَحْدَثَتْ هٰذَا، وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُ وَيُعَلِّمُهُ أَصْحَابَهُ؟ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۶۸۸۷: سفیان نے واصل سے انہوں نے ابراہیم سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا "یھدیکم اللہ ویصلح بالکم" چھینکنے کے وقت خوارج کہتے کیونکہ وہ لوگوں کے لئے استغفار طلب نہیں کرتے تھے۔ یہ کہنا کس طرح درست ہے کہ خوارج نے اس کو ایجاد کیا ہے حالانکہ جناب رسول اللہ ﷺ اس کو خود فرماتے اور اپنے صحابہ کرام کو سکھاتے تھے اس سلسلہ میں مزید روایات موجود ہیں۔

۶۸۸۸ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ ، وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى ، عَنْ أَخِيْهِ، عَنْ أَبِيْهَاعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ ، فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهٗ أَخُوْهُ أَوْ صَاحِبُهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

۶۸۸۸: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت ابوایوب انصاریؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھی یرحمک اللہ کہے اور وہ اس کے جواب میں "یھدیکم اللہ ویصلح بالکم" کہے۔

تخریج : بخاری فی الادب باب۱۲۶' ترمذی فی الادب باب۳' ابن ماجه فی الادب باب۲۰' مسند احمد ۱۲۰/۱' ۱۲۲/۲' ۳۵۳' ۴۱۹/۵' ۸/۶۔

۶۸۸۹ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ ، مِثْلَهٗ.

۶۸۸۹: عبدالرحمٰن بن زیاد نے شعبہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۸۹۰ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَسَّانٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.فَثَبَتَ بِذٰلِكَ ، انْتِفَاءُ مَا قَالَ اِبْرَاهِيْمُ ، وَكَانَ مَا رُوِيَ مِنْ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَصَحَّ مَجِيْئًا ، وَأَظْهَرَ مِمَّا رُوِيَ ، فِيْ خِلَافِهٖ، فَهُوَ أَحَبُّ اِلَيْنَا ، مِمَّا خَالَفَهٗ .

۶۸۹۰: ابوصالح السمان نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ابراہیم کی بات درست نہیں ہے جو جناب نبی اکرم ﷺ سے وارد ہے وہ روایت کے لحاظ سے زیادہ درست ہے اور اس سے زیادہ واضح اور ہمیں زیادہ پسند ہے اس سے جو اس کے خلاف ہے۔ امام طحاویؒ کا رجحان قول ثانی کی طرف ہے اسی لئے اس کو زیادہ صحیح اور اظہر قرار دیا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَكُوْنُ بِهِ الدَّاءُ هَلْ يُجْتَنَبُ أَمْ لَا ؟

بیمار آدمی سے دُور رہنا چاہیے یا نہ

خلاصۃ الزام:

بعض علماء کا خیال ہے کہ صحت مند کو بیمار کے پاس جانے سے گریز کرنا چاہیے۔

۶۸۹۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ :إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تُوْرِدُ الْمُمْرِضَ عَلَى الْمُصِحِّ۔فَقَالَ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ذُبَابٍ فَإِنَّك قَدْ كُنْتُ حَدَّثْتَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَا عَدْوٰى فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ ، أَبُوْ هُرَيْرَةَ ، فَقَالَ الْحَارِثُ :بَلٰى .فَتَمَارٰى هُوَ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ ، حَتّٰى اشْتَدَّ أَمْرُهُمَا فَغَضِبَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ لِلْحَارِثِ ، ذَكَرَهٗ مُسْلِمٌ ، فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ ، ثُمَّ قَالَ لِلْحَارِثِ أَتَدْرِيْ مَا قُلْتُ؟ قَالَ الْحَارِثُ لَا قُلْتُ تُرِيْدُ مِنَّا بِذٰلِكَ أَنِّيْ لَمْ أُحَدِّثْك مَا تَقُوْلُ۔قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ :لَا أَدْرِي ، أَنَسِيَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَمْ شَابَهٗ، غَيْرَ أَنِّيْ لَمْ أَرَ عَلَيْهِ كَلِمَةً نَسِيَهَا بَعْدَ إِنْ كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، غَيْرَ إِنْكَارِهٖ مَا كَانَ يُحَدِّثُنَا فِيْ قَوْلِهٖ : لَا عَدْوٰى۔

۶۸۹۱: ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار کو تندرست پر مت لاؤ۔ ان کو حارث بن ابی ذباب نے کہا تم نے خود ہی تو ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بیان فرمائی کہ کوئی مرض متعدی نہیں تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کا انکار کیا تو حارث نے کہا کیوں نہیں آپ نے بیان کی ہے۔ چنانچہ حارث اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپس میں جھگڑے یہاں تک کہ ان کا معاملہ سخت ہو گیا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور حارث کو کہا۔ امام مسلم نے اس بات کو اپنی روایت میں ذکر کیا ہے۔ کہ انہوں نے حبشی زبان میں گفتگو کی پھر حارث کو کہا۔ جو کچھ میں نے کہا کیا تم اس کو سمجھے ہو؟ حارث نے جواب میں کہا نہیں سمجھا۔ میں تو یہی کہتا ہوں کہ تمہاری مراد اس سے یہی تھی کہ میں نے وہ بات تمہیں بیان نہیں کی جو تم بیان کرتے ہو۔ ابو سلمہ کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ آیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھول گئے یا ان کو اشتباہ ہوا البتہ نسیان کا کلمہ ان کے بارے میں بیان کرنا میں پسند نہیں کرتا کیونکہ اس سے پہلے وہ ہم سے اپنا یہ ارشاد بیان کرتے لا عدویٰ۔

تخریج : بخاری فی الطلب باب ۵۳' مسلم فی السلام روایت ۱۰۴' ابن ماجه فی الطب باب ۲۴' مسند احمد ۲۰۶/۲۔

۶۸۹۲ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا عَدْوٰى وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ ـ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ :كَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِمَا كِلَيْهِمَا ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .ثُمَّ .صَمَتَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَوْلِهٖ : لَا عَدْوٰى وَأَقَامَ عَلٰى أَنَّ لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ ثُمَّ حَدَثَ مِثْلُ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ دَاوٗدَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا ، فَكَرِهُوْا إِيْرَادَ الْمُمْرِضِ عَلَى الْمُصِحِّ ، وَقَالُوْا :إِنَّمَا كُرِهَ ذٰلِكَ ، مَخَافَةَ الْإِعْدَاءِ ، وَأُمِرُوْا بِاجْتِنَابِ ذِي الدَّاءِ وَالْفِرَارِ مِنْهُ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ فِي الطَّاعُوْنِ ، فِيْ رُجُوْعِهٖ بِالنَّاسِ ، فَارًّا مِنْهُ .

۶۸۹۲: ابوسلمہ نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لا عدویٰ اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ کوئی بیمار صحت یاب کے پاس نہ جائے ابوسلمہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ دونوں روایتیں جناب رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے لا عدویٰ کے قول سے خاموشی اختیار کر لی البتہ ''لا یورد'' والی روایت پر قائم رہے پھر انہوں نے یہ روایت ابن ابی داؤد کی طرح بیان کی ہے۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ بعض لوگ اس طرف گئے ہیں کہ بیمار کا صحیح کے پاس جانا مکروہ ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ اس بات کو اس لئے ناپسند کیا گیا تا کہ بیماری میں تعدیہ نہ ہو اسی لئے بیمار آدمی سے پرہیز اور گریز کا حکم دیا گیا اور انہوں نے اس سلسلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ والی روایت سے استدلال کیا کہ آپ لوگوں سمیت واپس لوٹے اور اس واپسی کا مقصد طاعون سے گریز تھا (جیسا ان روایات میں ہے)۔

۶۸۹۳ : فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ :ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَقْبَلَ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَقْبَلَهُ أَبُوْ طَلْحَةَ ، وَأَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ، فَقَالَا :يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، إِنَّ مَعَكَ وُجُوْهُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخِيَارُهُمْ ، وَإِنَّا تَرَكْنَا مِنْ بَعْدِنَا مِثْلَ حَرِيْقِ النَّارِ ، فَارْجِعِ الْعَامَ ، يَعْنِيْ :فَرَجَعَ عُمَرُ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ ، جَاءَ فَدَخَلَ ، يَعْنِي الطَّاعُوْنَ .

۶۸۹۳: اسحاق بن عبداللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کے دورے پر روانہ ہوئے تو حضرت ابوطلحہ اور ابو عبیدہ نے ان کا استقبال کیا اور دونوں نے کہا اے امیر المومنین آپ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے چنے ہوئے لوگ ہیں ہم نے اپنے پچھلے لوگوں کو آگ کی جلن کی طرح چھوڑے میں

مبتلا پایا پس آپ اس سال لوٹ جائیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوٹ آئے جب اگلا سال آیا اور آپ شام میں داخل ہوئے تو پھر طاعون پھیل گیا۔

۶۸۹۴ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ ، حَتّٰى إِذَا كَانَ بِسَرْغٍ ، لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ ، أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ، وَأَصْحَابُهُ، فَأَخْبَرُوْهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ .قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :فَقَالَ عُمَرُ أُدْعُ لِي الْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ ، فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ ، فَاخْتَلَفُوْا عَلَيْهِ .فَقَالَ بَعْضُهُمْ :قَدْ خَرَجْتُ لِأَمْرٍ وَلَا نَرٰى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ .وَقَالَ بَعْضُهُمْ :مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَا نَرٰى أَنْ تَقْدَمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ :اِرْتَفِعُوْا عَنِّيْ .ثُمَّ قَالَ اُدْعُوْا لِي الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهم لَهُ، فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ ، فَقَالَ :اِرْتَفِعُوْا عَنِّيْ .ثُمَّ قَالَ اُدْعُ لِيْ مَنْ كَانَ هَاهُنَا ، .مِنْ .مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ ، مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ ، فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلَانِ .قَالُوْا :نَرٰى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ ، وَلَا تَقْدَمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ .فَنَادٰى عُمَرُ فِي النَّاسِ فِيْ مُصْبِحٍ عَلٰى ظَهْرٍ ، فَأَصْبَحُوْا عَلَيْهِ۔قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ :أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ ، نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ، أَرَأَيْتُ لَوْ كَانَتْ لَكَ إِبِلٌ ، فَهَبَطْتَ وَادِيًا ، لَهُ عُدْوَتَانِ ، اِحْدَاهُمَا خِصْبَةٌ ، وَالْأُخْرٰى جَدْبَةٌ ، أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخِصْبَةَ ، رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ، وَإِنْ رَعَيْتَ، الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ ؟ ۔قَالَ :فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ ، وَكَانَ غَائِبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقَالَ إِنَّ عِنْدِيْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا ، إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : إِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِأَرْضٍ ، فَلَا تَقْدُمُوْا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا ، فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ : فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ ، ثُمَّ انْصَرَفَ .

۶۸۹۴: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کے دورے پر روانہ ہوئے تو جب آپ مقام سرغ میں پہنچے تو آپ کو اجناد کے امراء ملے جن میں حضرت ابو عبیدہؓ اور ان کے ساتھی تھے انہوں نے اطلاع دی کہ شام کے علاقہ میں وباء داخل ہو چکی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مہاجرین اولین کو بلاؤ چنانچہ ان کو بلا کر ان سے مشورہ کیا اور ان کو بتلایا کہ شام میں وباء بڑھ چکی (اب اس کا کیا حکم ہے)

انہوں نے اس سلسلے میں مختلف رائے دی بعض نے کہا آپ ایک کام کے لئے نکلے ہم مناسب خیال نہیں کرتے کہ آپ کرنے کے بغیر واپس لوٹ جائیں دوسروں نے کہا آپ کے پاس بقیہ لوگ اور اصحاب رسول ہیں ہم مناسب نہیں سمجھتے کہ آپ ان کو لے کر وباء میں داخل ہوں آپ نے فرمایا تم میرے پاس سے اٹھ جاؤ پھر فرمایا تم میرے لئے انصار کو بلاؤ چنانچہ میں نے ان کو بلایا چنانچہ وہ بھی مہاجرین کی راہ پر چلے اور اسی طرح اختلاف کیا آپ نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ پھر فرمایا یہاں جو قریش کے بوڑھے لوگ فتح کے مہاجرین میں سے ہیں ان کو بلاؤ چنانچہ ان میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہیں کیا سب نے کہا ہمارا خیال یہ ہے کہ آپ لوگوں کو لے کر لوٹ جائیں اور اس وباء پر ان کو پیش نہ کریں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ میں صبح کے وقت سفر پر جانے والا ہوں چنانچہ وہ صبح سویرے آ گئے حضرت ابوعبیدہ کہنے لگے کیا اللہ کی تقدیر سے آپ بھاگتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اگر تیرے علاوہ اور کوئی یہ کلمہ کہتا (تو مجھے جواب کی ضرورت نہیں تھی) ہاں اللہ کی تقدیر سے ہم اللہ کی تقدیر کی طرف بھاگتے ہیں تمہارا کیا خیال ہے اگر آپ کے پاس اونٹ ہوں اور ان اونٹوں کے ساتھ ایک ایسی وادی میں اتریں جس کے دو کنارے ہوں ایک کنارہ سبز اور دوسرا قحط زدہ ہو تو کیا اسی طرح نہیں کہ اگر تم سرسبز میں جانور چراؤ تو وہ اللہ کی تقدیر سے ہیں اور اگر تم قحط والے حصے میں جانور چراؤ تو وہاں بھی اللہ کی تقدیر سے چراؤ گے راوی کہتے ہیں کہ اچانک عبدالرحمٰن بن عوف آ گئے وہ کسی ضرورت کی وجہ سے وہاں موجود نہیں تھے وہ کہنے لگے اس سلسلے میں میرے پاس معلومات ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب تمہیں معلوم ہو کہ کسی زمین میں طاعون پھیل گیا ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب کسی ایسی زمین میں واقع ہو جہاں تم موجود ہو تو وہاں سے فرار اختیار کرتے ہوئے مت نکلو ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے الحمد للہ کہا پھر واپس روانہ ہو گئے۔

تخریج : بخاری فی الطب باب ۳۰، والحیل باب ۱۳، مسلم فی السلام روایت ۹۸، مالک فی المدینه روایت ۲۲، مسند احمد ۱۹/۱۔

۶۸۹۵ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ .فَلَمَّا جَاءَ بِسَرْغٍ ، بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ ، فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ مَا فِي حَدِيْثِ يُوْنُسَ ، الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا، مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ خَاصَّةً ، قَالَ :فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سَرْغٍ .

۶۸۹۵: عبداللہ بن عامر کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف روانہ ہوئے جب مقام سرغ میں پہنچے تو ان کو اطلاع ملی کہ شام میں وباء پھیل گئی ہے تو ان کو عبدالرحمٰن بن عوف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ روایت ذکر کی جس میں وہی تذکرہ ہے جو روایت یونس میں گزرا خاص طور پر حدیث عبدالرحمٰن ہیں یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقام سرغ سے لوٹے۔

۶۸۹۶ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، حِیْنَ أَرَادَ الرُّجُوْعَ مِنْ سَرْغٍ ، وَاسْتَشَارَ النَّاسَ .فَقَالَتْ طَائِفَةٌ ، مِنْهُمْ أَبُو عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ أَمِنَ الْمَوْتِ تَفِرُّ ؟ إِنَّمَا نَحْنُ بِقَدَرٍ ، وَلَنْ یُصِیْبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا۔فَقَالَ عُمَرُ :یَا أَبَا عُبَیْدَةَ ، لَوْ كُنْتُ بِوَادٍ ، إِحْدٰی عُدْوَتَیْهِ مُخْصَبَةٌ ، وَالْأُخْرٰی مُجْدِبَةٌ ، أَیُّهُمَا كُنْتُ تَرْعٰی؟ قَالَ :الْمُخْصَبَةُ .قَالَ :فَإِنَّا إِنْ تَقَدَّمْنَا فَبِقَدَرٍ ، وَإِنْ تَأَخَّرْنَا فَبِقَدَرٍ ، وَفِیْ قَدَرٍ ، نَحْنُ .

۶۸۹۶: حمید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جب مقام سرغ سے لوٹنے کا ارادہ فرمایا تو لوگوں سے مشورہ کیا ایک جماعت نے جن میں ابوعبیدہؓ بھی تھے انہوں نے کہا کیا موت سے آپ بھاگتے ہیں اور ہمارا تو وقت مقرر ہے اور ہمیں وہی ملے گا جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوعبیدہ اگر تم ایک وادی میں ہو جس کا ایک کنارہ شاداب ہو اور دوسرا قحط زدہ ہو تم ان میں سے کس کنارے پر چراؤ گے انہوں نے کہا سرسبز کنارے پر آپؓ نے فرمایا ہمارا آنا بھی اللہ کی تقدیر سے ہے اور ہمارا واپس لوٹنا بھی اللہ کی تقدیر سے ہے اور ہم بھی اللہ کی تقدیر میں ہیں۔

۶۸۹۷ : حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجِیْزِیُّ ، قَالَ :ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِیٍّ ، ح .

۶۸۹۷: حسین جیزی نے عاصم بن علی سے بیان کیا۔

۶۸۹۸ : وَحَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ :سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ ، قَالَ :كُنَّا نَتَحَدَّثُ إِلٰی أَبِیْ مُوْسَی الْأَشْعَرِیِّ .فَقَالَ لَنَا ذَاتَ یَوْمٍ لَا عَلَیْكُمْ أَنْ تَخِفُّوْا عَنِّیْ ، فَإِنَّ هٰذَا الطَّاعُوْنَ قَدْ وَقَعَ فِیْ أَهْلِیْ ، فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ یَتَنَزَّهَ فَلْیَتَنَزَّهْ ، وَاحْذَرُوْا اثْنَتَیْنِ ، أَنْ یَقُوْلَ قَائِلٌ :خَرَجَ خَارِجٌ فَسَلِمَ ، وَجَلَسَ جَالِسٌ فَأُصِیْبَ ، لَوْ كُنْتُ خَرَجْتُ لَسَلِمْت كَمَا سَلِمَ آلُ فُلَانٍ أَوْ یَقُوْلُ قَائِلٌ :لَوْ كُنْتُ جَلَسْتُ لَأُصِبْتُ كَمَا أُصِیْبَ آلُ فُلَانٍ ، وَإِنِّیْ سَأُحَدِّثُكُمْ مَا یَنْبَغِیْ لِلنَّاسِ فِی الطَّاعُوْنِ ، إِنِّیْ كُنْتُ مَعَ أَبِیْ عُبَیْدَةَ ، وَأَنَّ الطَّاعُوْنَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ ، وَأَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَیْهِ إِذَا أَتَاك كِتَابِیْ هٰذَا، فَإِنِّیْ أَعْزِمُ عَلَیْكَ، إِنْ أَتَاك مُصْبِحًا ، لَا تُمْسِیْ حَتّٰی تَرْكَبَ ، وَإِنْ أَتَاك مُمْسِیًا ، لَا تُصْبِحُ حَتّٰی تَرْكَبَ إِلَیَّ فَقَدْ عَرَضَتْ لِیْ إِلَیْكَ حَاجَةٌ لَا غِنَائِیْ عَنْك فِیْهَا۔فَلَمَّا قَرَأَ أَبُو عُبَیْدَةَ الْكِتَابَ قَالَ :إِنَّ أَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ أَرَادَ أَنْ یُسْتَبْقٰی مَنْ لَیْسَ بِبَاقٍ .فَكَتَبَ إِلَیْهِ أَبُو عُبَیْدَةَ إِنِّیْ فِیْ جُنْدٍ مِنَ

الْمُسْلِمِيْنَ ، اِنِّيْ فَرَرْتُ مِنَ الْمَنَاةِ وَالسَّيْرِ لَنْ أَرْغَبَ بِنَفْسِيْ عَنْهُمْ ، وَقَدْ عَرَفْنَا حَاجَةَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ، فَحَلِّلْنِيْ مِنْ عَزْمَتِكَ۔ فَلَمَّا جَاءَ عُمَرَ الْكِتَابُ ، بَكٰى ، فَقِيْلَ لَهٗ :تُوُفِّيَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ ؟ قَالَ :لَا ، وَكَانَ قَدْ كَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ : اِنَّ الْأُرْدُنَّ أَرْضُ عُمْقٍ ، وَاِنَّ الْجَابِيَةَ أَرْضُ نُزْهَةٍ بِالْمُسْلِمِيْنَ اِلَى الْجَابِيَةِ۔فَقَالَ لِيْ أَبُوْ عُبَيْدَةَ :انْطَلِقْ فَبَوِّءْ الْمُسْلِمِيْنَ مَنْزِلَهُمْ ، فَقُلْتُ :لَا أَسْتَطِيْعُ .قَالَ :فَذَهَبَ لِيَرْكَبَ وَقَالَ لِيْ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ قَالَ :فَأَخَذَهٗ أَخْذَةٌ ، فَطُعِنَ فَمَاتَ ، وَانْكَشَفَ الطَّاعُوْنُ .قَالُوْا :فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَخْرُجُوْا مِنَ الطَّاعُوْنِ ، وَوَافَقَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيْ مِثْلِ هٰذَا، مَا رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ .

۶۸۹۸:ابن شہاب نے ابوموسیٰ اشعری کی طرف نسبت کر کے بیان کیا ہمیں ایک دن فرمانے لگے تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم مجھ سے چھپے رہو یہ طاعون میرے گھر میں داخل ہوگئی ہے پس جو چاہے تم میں سے بچے وہ علیحدگی اختیار کرے اور دو چیزوں سے خاص طور پر احتیاط کرو کہ کہنے والا یہ کہے کہ نکلنے والا نکل گیا وہ بچ گیا اور بیٹھنے والا بیٹھا رہا پس اس کو طاعون پہنچ گئی اگر میں بھی نکل جاتا تو میں بھی اسی طرح بچ جاتا جس طرح فلاں گھر والے بچ گئے ۔کوئی کہنے والا یوں کہنے لگے اگر میں بھی بیٹھا رہتا تو مجھے بھی طاعون آلیتی جیسے فلاں کو آئی میں تمہیں عنقریب بتاتا ہوں کہ طاعون میں لوگوں کو کیا مناسب ہے میں حضرت ابوعبیدہ کے ساتھ شام میں تھا اور شام میں طاعون بڑھ گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف خط لکھا کہ جب تمہیں میرا یہ خط پہنچے تو میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ اگر یہ صبح سویرے خط آئے تو شام ہونے سے پہلے تم سوار ہو جاؤ اور اگر شام کے وقت آئے تو صبح ہونے سے پہلے تم میری طرف سوار ہو کر آ جاؤ مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے جس میں تمہارے بغیر مجھے چارہ کار نہیں جب حضرت ابوعبیدہؓ نے یہ خط پڑھا تو کہنے لگے امیر المومنین اس کو باقی رکھنا چاہتے ہیں جو باقی رہنے والا نہیں چنانچہ ان کی طرف حضرت ابوعبیدہؓ نے لکھا میں مسلمانوں کے لشکر میں ہوں مجھے آرزو اور رازداری سے نفرت ہے میں اپنے نفس کے بارے میں رغبت رکھتے ہوئے ان سے ہرگز دوری اختیار نہیں کر سکتا ہمیں امیر المومنین کی ضرورت معلوم ہوگئی پس اپنی قسم کو میرے بارے میں توڑ دیجئے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس خط پہنچا تو وہ رو پڑے ان سے پوچھا گیا کیا ابوعبیدہ کی وفات ہوگئی انہوں نے کہا نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف لکھا تھا کہ اردن گہری سرزمین ہے اور جابیہ صحت مند سرزمین ہے پس تم مسلمانوں کو لے کر جابیہ میں آ جاؤ مجھے ابوعبیدہ کہنے لگے کہ جاؤ اور مسلمانوں کے لئے ان کے ٹھکانے مقرر کر دو میں نے کہا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا راوی کہتے ہیں کہ وہ سوار ہونے کے لئے چلے گئے تو

مجھے ایک آدمی نے کہا کہ ان کو طاعون نے پکڑ لیا ہے چنانچہ وہ طاعون میں مبتلا ہوئے اور وفات پائی اور طاعون پھیل پڑا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے لوگوں کو طاعون سے نکلنے کا حکم دیا اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں ان کی موافقت کی اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ارشاد نقل کیا تو اس رائے کے موافق تھا اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے علاوہ بھی دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔

۶۸۹۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ الطَّاعُوْنُ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا ، فَلَا تَفِرُّوْا مِنْهَا ، وَاِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَهْبِطُوْا عَلَيْهَا۔

۶۸۹۹: سعید بن میتب نے سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ جب طاعون کسی مقام میں ہو۔ وہاں موجود ہو تو اس سرزمین سے مت بھاگو اور جب کسی سرزمین میں نہ ہو وہاں مت جاؤ۔

تخریج : مسند احمد ۱/ ۱۸۰‘ ۱۸۶۔

۶۹۰۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا حِبَّانُ ، قَالَ :ثَنَا أَبَانُ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى الْحَضْرَمِيُّ أَنَّ لَاحِقًا حَدَّثَهُ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ حَدَّثَهُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۹۰۰: سعید بن میتب نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۰۱ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ وَالسَّقَمَ ، رِجْزٌ وَعَذَابٌ عُذِّبَ بِهٖ بَعْضُ هٰذِهِ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ ، ثُمَّ بَقِيَ فِي الْأَرْضِ ، فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَأْتِي الْأُخْرٰى فَمَنْ سَمِعَ بِهَا فِيْ أَرْضٍ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ، وَمَنْ وَقَعَ بِأَرْضٍ وَهُوَ بِهَا ، فَلَا يُخْرِجُهُ الْفِرَارُ مِنْهُ۔

۶۹۰۱: عامر بن سعد نے حضرت اسامہ بن زیدؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا یہ درد اور بیماری یہ عذاب تھا جس سے پہلی امتوں میں سے ایک کو عذاب دیا گیا۔ (بنی اسرائیل) پھر یہ زمین میں باقی رہ گئی۔ کبھی ختم ہوتی ہے اور کبھی پھر سے لوٹ آتی ہے جو آدمی یہ سنے کہ فلاں سرزمین میں یہ بیماری واقع

ہے تو وہاں نہ جائے اور جو ایسی جگہ میں ہو جہاں طاعون موجود ہو تو وہاں سے فرار اختیار کرتے ہوئے نہ نکلے۔

تخریج : مسند احمد ۱۹۳/۱۔

۶۹۰۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الطَّاعُوْنَ رِجْزٌ وَعَذَابٌ عُذِّبَ بِهٖ قَوْمٌ ، فَاِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَهْبِطُوْا عَلَيْهِ، وَاِذَا وَقَعَ ، وَأَنْتُمْ بِأَرْضٍ ، فَلَا تَخْرُجُوْا عَنْهُ۔

۶۹۰۲: ابراہیم بن سعد نے کہا میں نے حضرت اسامہ بن زید سے سنا کہ وہ جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ یہ طاعون عذاب ہے جس سے پہلی اقوام میں سے ایک کو عذاب دیا گیا جب یہ کسی زمین میں ہو تو وہاں مت اترو۔ اور جب یہ آپڑے اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے نکل کر مت جاؤ۔

تخریج : مسند احمد ۱۹۵/٤۔

۶۹۰۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَسْأَلُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ :أَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الطَّاعُوْنَ ؟ قَالَ :نَعَمْ .قَالَ :كَيْفَ سَمِعْتَهُ ؟ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ هُوَ رِجْزٌ سَلَّطَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ، أَوْ عَلٰى قَوْمٍ ، فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدُمُوْا عَلَيْهِ، وَاِنْ وَقَعَ وَأَنْتُمْ بِأَرْضٍ ، فَلَا تَخْرُجُوْا، فِرَارًا مِنْهُ۔

۶۹۰۳: عامر بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ اسامہ بن زیدؓ سے پوچھ رہے تھے کیا تم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے طاعون کا تذکرہ سنا ہے انہوں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے کہا تم نے کس طرح سنا؟ تو انہوں نے بتلایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ وہ عذاب ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر مسلط فرمایا یا کسی قوم پر مسلط فرمایا۔ جب تم اسکے بارے میں سنو کہ یہ کسی سرزمین میں بڑھ گئی ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب تمہارے موجود ہوتے ہوئے کسی جگہ پڑ جائے تو وہاں سے فرار اختیار کرتے ہوئے مت نکلو۔

۶۹۰۴ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ ، وَأَبِي النَّضْرِ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۶۹۰۴: ابن منکدر نے ابی النضر سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی۔

۶۹۰۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ ذُكِرَ الطَّاعُوْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ إِنَّهُ رِجْسٌ ، أَوْ رِجْزٌ ، عُذِّبَ بِهِ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ ، وَقَدْ بَقِيَتْ مِنْهُ بَقَايَا۔ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَزَادَ قَالَ لِيْ مُحَمَّدٌ :فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، فَقَالَ لِيْ :هٰكَذَا حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ۔

۶۹۰۵: عامر بن سعد نے اسامہ بن زید سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ کے پاس طاعون کا تذکرہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ پلیدی یا عذاب ہے جس سے کسی امت کو عذاب دیا گیا اور اس سے باقی بچ گئی پھر انہوں نے یونس کی روایت کی طرح روایت کی البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ مجھے محمد نے کہا یہ روایت میں نے عمر بن عبدالعزیزؒ کو بیان کی تو انہوں نے فرمایا اسی طرح مجھے عامر بن سعد نے بیان کی۔

۶۹۰۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، عَنْ أَبِيْهِ أَوْ عَنْ عَمِّهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ إِذَا وَقَعَ الطَّاعُوْنُ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا ، فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا ، وَإِذَا كُنْتُمْ بِغَيْرِهَا ، فَلَا تَقْدُمُوْا عَلَيْهَا۔

۶۹۰۶: عکرمہ بن خالد مخزومی نے اپنے والد سے یا اپنے چچا سے اور اپنے دادا سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک میں فرمایا جب طاعون کسی سرزمین میں پڑ جائے اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے مت نکلو اور جب تم اور کسی علاقے میں ہو تو وہاں مت جاؤ۔

تخریج : مسند احمد ۱۷۸/۱، ۴۱۶/۳، ۱۷۷/۴، ۲۰۶/۵۔

۶۹۰۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ : سَمِعْتُ شُرَحْبِيْلَ بْنَ حَسَنَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ :إِنَّ الطَّاعُوْنَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَقَالَ عَمْرٌو تَفَرَّقُوْا عَنْهُ فَإِنَّهُ رِجْزٌ .فَبَلَغَ ذٰلِكَ شُرَحْبِيْلَ بْنَ حَسَنَةَ فَقَالَ :قَدْ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَسَمِعْتُهُ .يَقُوْلُ إِنَّهَا رَحْمَةُ رَبِّكُمْ ، وَدَعْوَةُ نَبِيِّكُمْ وَمَوْتُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ ، فَاجْتَمِعُوْا لَهُ، وَلَا تَفَرَّقُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ عَمْرٌو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :صَدَقَ .قَالُوْا :فَقَدْ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنْ لَا يُقْدَمَ عَلَى الطَّاعُوْنِ ، وَذٰلِكَ لِلْخَوْفِ مِنْهُ .قِيْلَ لَهُمْ : مَا فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتُمْ ، لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ أَمْرُهُ بِتَرْكِ الْقُدُوْمِ لِلْخَوْفِ مِنْهُ، لَكَانَ يُطْلِقُ لِأَهْلِ الْمَوْضِعِ .الَّذِيْ .وَقَعَ فِيْهِ أَيْضًا الْخُرُوْجَ مِنْهُ، لِأَنَّ الْخَوْفَ عَلَيْهِمْ مِنْهُ، كَالْخَوْفِ عَلٰى غَيْرِهِمْ .فَلَمَّا مَنَعَ أَهْلَ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ وَقَعَ فِيْهِ الطَّاعُوْنُ مِنَ الْخُرُوْجِ مِنْهُ، ثَبَتَ أَنَّ الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ

أَجْلِهِ مَنَعَهُمْ مِنَ الْقُدُوْمِ ، غَيْرُ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَهَبْتُمْ إِلَيْهِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَمَا مَعْنَى ذٰلِكَ الْمَعْنَىٰ؟ .قِيْلَ لَهٗ :هُوَ -عِنْدَنَا ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -عَلٰى أَنْ لَا يَقْدَمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ ، فَيُصِيْبَهٗ بِتَقْدِيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ أَنْ يُصِيْبَهٗ فَيَقُوْلَ لَوْلَا أَنِّيْ قَدِمْتُ هٰذِهِ الْأَرْضَ ، مَا أَصَابَنِيْ هٰذَا الْوَجَعُ وَلَعَلَّهٗ لَوْ أَقَامَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ لَأَصَابَهٗ فَأُمِرَ أَنْ لَا يَقْدُمَهَا ، خَوْفًا مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ .وَكَذٰلِكَ أُمِرَ أَنْ لَا يَخْرُجَ مِنَ الْأَرْضِ الَّتِيْ نَزَلَ بِهَا ، لِئَلَّا يَسْلَمَ فَيَقُوْلَ لَوْ أَقَمْتُ فِيْ تِلْكَ الْأَرْضِ ، لَأَصَابَنِيْ مَا أَصَابَ أَهْلَهَا وَلَعَلَّهٗ لَوْ كَانَ أَقَامَ بِهَا ، مَا أَصَابَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ .فَأُمِرَ بِتَرْكِ الْقُدُوْمِ عَلَى الطَّاعُوْنِ ، لِلْمَعْنَى الَّذِيْ وَصَفْنَا ، وَبِتَرْكِ الْخُرُوْجِ عَنْهُ، لِلْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَا .وَكَذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، مِنْ قَوْلِهٖ لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ فَيُصِيْبُ الْمُصِحَّ ذٰلِكَ الْمَرَضُ ، فَيَقُوْلُ الَّذِيْ أَوْرَدَهٗ عَلَيْهِ لَوْ أَنِّيْ لَمْ أُوْرِدْهُ عَلَيْهِ، لَمْ يُصِبْهُ مِنْ هٰذَا الْمَرَضِ شَيْءٌ وَلَعَلَّهٗ لَوْ لَمْ يُوْرِدْهُ أَيْضًا لَأَصَابَهٗ كَمَا أَصَابَهٗ لَمَّا أَوْرَدَهٗ .فَأُمِرَ بِتَرْكِ إِيْرَادِهٖ وَهُوَ صَحِيْحٌ ، عَلٰى مَا هُوَ مَرِيْضٌ ، لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ لَا يُؤْمَنُ عَلَى النَّاسِ وُقُوْعُهَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَقَوْلِهِمْ ، مَا ذَكَرْنَا بِأَلْسِنَتِهِمْ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفْيِ الْإِعْدَاءِ۔

۶۹۰۷: شرحبیل بن حسنہ حضرت عمرو بن عاص سے بیان کرتے ہیں کہ شام میں طاعون واقع ہوئی عمرو کہنے لگے اس سے الگ ہو جاؤ اس لئے کہ یہ عذاب ہے یہ بات حضرت شرحبیل بن حسنہ کو پہنچی تو کہنے لگے میں رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں موجود تھا میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا یہ تمہارے رب کی رحمت ہے اور تمہارے پیغمبر کی دعا ہے اور تم سے پہلے صالحین کی موت ہے پس تم اس کے لئے جمع رہو اور منتشر مت ہو تو حضرت عمروؓ کہنے لگے انہوں نے سچ کہا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان آثار میں حکم فرمایا کہ جہاں طاعون ہو وہاں آدمی نہ جائے اور یہ طاعون کے خطرے ہی کے پیش نظر ہے۔ جو بات تم نے کہی روایت میں اس کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ اگر طاعون کے خطرے کی وجہ سے آمد کو چھوڑ دینے کا حکم ہوتا تو پھر یہ اس مقام کے تمام لوگوں کے لئے عام ہوتا جہاں یہ واقع ہوئی کہ وہ وہاں سے نکل جائیں کیونکہ ان کے متعلق خطرہ دوسروں کے خطرے کی طرح ہے تو جب اس مقام والے لوگوں کا طاعون کے مقام سے نکلنا ممنوع ہے تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ وہاں آنے کی ممانعت جس مقصد کی بنیاد پر ہے وہ اس سے مختلف ہے جو تم نے اختیار کیا۔ وہ کیا مقصد ہے واضح کریں۔ واللہ اعلم۔ ہمارے ہاں اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی آدمی وہاں نہ جائے کہ اس کو اللہ کی تقدیر سے وہ طاعون پہنچ گئی تو وہ کہیں یہ نہ کہنے لگے اگر میں اس علاقہ میں نہ آتا تو یہ تکلیف نہ پہنچتی اور شاید وہ اگر اس جگہ میں اقامت اختیار کرتا جہاں سے وہ نکلا ہے تو ضرور اس کو یہ پہنچ جاتی اس لئے حکم دے دیا کہ وہ وہاں نہ جائے تا کہ اس قسم کی بات اس کی زبان سے نہ نکلے اور اسی طرح یہ حکم دیا کہ وہ

اس سرزمین سے نہ نکلے جہاں طاعون اتری ہے تاکہ وہ یہ کہنے سے بچ جائے اگر میں اس زمین میں اقامت اختیار کرتا تو مجھے وہ طاعون پہنچ جاتی جو وہاں کے لوگوں کو پہنچی ہے شاید کہ وہ وہاں اقامت اختیار کرتا تو کوئی چیز بھی اس کو نہ پہنچتی اس لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے طاعون والے علاقے میں جانے سے منع کیا جو کہ اسی بنیاد پر ہے جو ہم نے بیان کی اور وہاں سے نکلنے سے روک دیا اس کا وہی مطلب ہے جو ہم نے بیان کیا اسی طرح وہ روایات جو شروع باب میں "لایورد ممرض علی مصح" کہیں صحت یاب کو وہ بیماری نہ پہنچ جائے کہ وہ یہ کہنے لگ جائے کہ کاش کہ میں اس کی ملاقات کے لئے نہ آتا اور اس کو اس بیماری میں سے کوئی چیز پہنچتی حالانکہ شاید اگر وہ وہاں نہ آتا تو ضرور اس کو وہ تکلیف پہنچ جاتی جیسا کہ اس کے آنے سے وہ تکلیف اس کو پہنچی پس جناب رسول اللہ ﷺ نے صحت یاب کو مریض کے پاس جانے سے اسی لئے منع کیا کہ تاکہ لوگوں کے دلوں میں اور زبان پر اس قسم کے کلمات نہ آئیں۔

جناب رسول اللہ ﷺ سے تعدی مرض کی نفی سے متعلق روایات:

۶۹۰۸ : مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنِ الْحَضْرَمِيِّ ، أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيْدًا عَنِ الطِّيَرَةِ ، فَانْتَهَرَنِیْ وَقَالَ مَنْ حَدَّثَكَ؟ فَكَرِهْتُ أَنْ أُحَدِّثَهٗ .فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ۔

۶۹۰۸: سعید ابن مسیّب کہتے ہیں کہ میں نے سعید سے بدفالی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے ڈانٹا اور کہا تمہیں یہ بات کس نے بیان کی میں نے تو اس کا بیان کرنا بھی ناپسند کیا چنانچہ کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ نہ کوئی بیماری متعدی ہے اور نہ بدفالی کی کچھ حقیقت ہے۔

تخریج : بخاری فی الطب باب۱۹' مسلم فی السلام روایت۱۰۲' ابو داؤد فی الطب باب۲۴' ابن ماجه فی المقدمه باب۱۰' مسند احمد ۱/۱۷۴' ۲/۲۵' ۱۵۳' ۳/۱۱۸' ۱۳۰' ۳۱۲۔

۶۹۰۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا حِبَّانُ ، قَالَ :ثَنَا أَبَانُ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى ، فَذَكَرَهٗ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، وَزَادَ وَلَا هَامَةَ۔

۶۹۰۹: ابان نے یحییٰ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ البتہ "ولا هامة" کا اضافہ ہے یعنی مردہ کی کھوپڑی سے کوئی جانور نکلنا کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔

۶۹۱۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ، ح .

۶۹۱۰: فہد نے عثمان بن ابی شیبہ سے روایت کی ہے۔

۶۹۱۱ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ ، قَالَا :ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ عُقْبَةَ الشَّیْبَانِیُّ ، قَالَ :ثَنَا حَمْزَةُ الزَّیَّاتُ ، عَنْ حَبِیْبِ بْنِ أَبِیْ ثَابِتٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ یَزِیْدَ الْحِمَّانِیِّ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُعْدِیْ سَقِیْمٌ صَحِیْحًا۔

۶۹۱۱: ثعلبہ بن یزید حمانی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بیمار آدمی تعدیہ سے کسی صحت مند کو بیمار نہیں کر سکتا۔

۶۹۱۲ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیْ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِکْرَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا طِیَرَةَ ، وَلَا هَامَةَ ، وَلَا عَدْوٰی قَالَ رَجُلٌ :تَطْرَحُ الشَّاةَ الْجَرْبَاءَ فِی الْغَنَمِ ، فَتُجَرِّبُهُنَّ ؟ .قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَالْأُوْلٰی ، مَنْ أَجْرَبَهَا ؟۔

۶۹۱۲: عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بدفالی ہے نہ الو کی نحوست ہے اور نہ کوئی بیماری متعدی ہے ایک آدمی کہنے لگا خارشی بکری کو اگر بکریوں میں چھوڑا جائے تو وہ ان کو خارشی بنا دیتی ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ پہلی کو کس نے خارشی بنایا۔

تخریج : بخاری باب۵۳، ۵٤، مسلم فی السلم ۱۰۱، ابو داؤد فی الطب باب ۲٤، ترمذی فی الجنائز باب۲۳، ابن ماجه فی المقدمه باب ۱۰، مسند احمد ۱/۴٤۰، ۲، ۲٦۷/۲۵، ۵۳۱/۵۲٦۔

۶۹۱۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ، غَیْرَ أَنَّهٗ لَمْ یَشُكَّ فِیْ شَیْءٍ مِنْهُ، وَذَکَرَهٗ کُلَّهٗ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

۶۹۱۳: ابوعوانہ نے سماک سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ انہوں نے اس میں سے کسی چیز کو شک سے بیان نہیں کیا بلکہ تمام جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا ہے۔

۶۹۱۴ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَیَّةَ ، قَالَ :ثَنَا شُرَیْحُ بْنُ النُّعْمَانِ ، قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنْ أَبِیْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی .فَقَالَ رَجُلٌ :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَإِنَّ النَّقِبَةَ مِنَ الْجَرَبِ ، تَکُوْنُ بِجَنْبِ الْبَعِیْرِ ، فَیَشْمَلُ ذٰلِكَ الْإِبِلَ کُلَّهَا جَرَبًا ؟ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَی الْأَوَّلَ ؟ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ کُلَّ دَابَّةٍ فَکَتَبَ أَجَلَهَا وَرِزْقَهَا ، وَأَثَرَهَا۔

۶۹۱۴: ابوزرعہ بن عمرو بن جریر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کوئی مرض متعدی نہیں۔ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ذرا سی خارش اونٹ کی ایک جانب ہوتی ہے پھر وہ تمام اونٹوں میں خارش پیدا کر دیتی ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بتاؤ پہلے تک کس نے مرض پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار کی تخلیق فرما کر اس کی مدت مقررہ' رزق اور اس کے نشانہائے قدم لکھ دیئے۔

تخریج : بخاری فی الطب باب۲۵، ۵۳، مسلم فی السلام ۱۰۲، ابو داؤد فی الطب باب۲۴، مسنداحمد ۲۶۹/۱، ۲۶۷/۲، ۵۲۶/۴۵۵۔

۶۹۱۵ : حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۹۱۵: ابوزرعہ نے ایک آدمی سے اس نے عبداللہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۱۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْمَانِيُّ ، قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۹۱۶: ابوزرعہ نے ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۹۱۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلٌ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۹۱۷: ابوزرعہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۱۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ وَيُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ، ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : لَا عَدْوٰى۔

۶۹۱۸: حمزہ وسالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مرض متعدی نہیں۔

۶۹۱۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، ح .

۶۹۱۹: ابوعاصم نے ابن جریج سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۲۰ : وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ ، قَالَ :ثَنَا یَحْیٰی بْنُ أَیُّوْبَ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، أَنَّ أَبَا الزُّبَیْرِ حَدَّثَهٗ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۹۲۰: ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۲۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَیْشٍ ، قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۹۲۱: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۲۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۹۲۲: قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۲۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ ، قَالَ :ثَنَا یَحْیٰی بْنُ أَیُّوْبَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِیْ ابْنُ عَجْلَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنِی الْقَعْقَاعُ بْنُ حَکِیْمٍ ، وَزَیْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، وَعُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ ، عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.وَزَادَ وَلَا هَامَةَ ، وَلَا غُوْلَ ، وَلَا صَفَرَ-قَالَ أَبُوْ صَالِحٍ :فَسَافَرْتُ اِلَی الْکُوْفَةِ ثُمَّ رَجَعْتُ ، فَاِذَا أَبُوْ هُرَیْرَةَ یَنْتَقِصُ لَا عَدْوٰی لَا یَذْکُرُهَا .فَقُلْتُ: وَلَا عَدْوٰی فَقَالَ :أَبَیْتُ ؟ .

۶۹۲۳: ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔اور "ولا هامة ولا غول ولا صفر" کا اضافہ کیا ہے۔نہ الو کی نحوست ہے اور نہ غول کی کچھ حقیقت ہے اور نہ ہی ماہ صفر کی نحوست ہے۔ابوصالح کہتے ہیں کہ میں نے کوفہ کا سفر کیا پھر واپس لوٹ کر آیا تو میں نے دیکھا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ "ولا عدوی" کا لفظ کم کرتے تھے۔میں نے کہا "ولا عدوی"، تو انہوں نے کہا میں اس سے انکاری ہوں۔

تخریج : مسلم فی السلام ۱۰۷/۱۰۸، مسند احمد ۳، ۳۱۲/۳۸۲۔

۶۹۲۴ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ :ثَنَا أَبِیْ عَنْ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ أَبُوْ سَلَمَةَ وَغَیْرُهٗ، أَنَّ أَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی .فَقَالَ أَعْرَابِیٌّ :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَکُوْنُ فِی الرَّمْلِ ، کَأَنَّهَا الظِّبَاءُ ،

فَيَأْتِي الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيُجَرِّبُهَا ؟ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ ؟۔

۶۹۲۴: ابوسلمہ نے بتلایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مرض متعدی نہیں دیہاتی کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اونٹ ریت والے علاقہ میں ہوتے ہیں گویا کہ یہ ہرنیاں ہیں۔ پھر خارشی اونٹ آکر ان کو خارشی کر دیتا ہے۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے اول کو مرض کس نے پہنچایا۔

۶۹۲۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ شِهَابٍ :حَدَّثَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۹۲۵: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۲۶ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي مَعْرُوْفُ بْنُ سُوَيْدٍ الْجِزَامِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى۔

۶۹۲۶: علی بن رباح لخمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مرض متعدی نہیں۔

۶۹۲۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ ابْنُ أُخْتِ نَمِرٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۹۲۷: زہری نے سائب بن یزید جو نمر کے بھانجے ہیں انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۲۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ وَسَعِيْدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۶۹۲۸: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۲۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الرَّبِيْعِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ ، لَنْ يَدَعَهُنَّ النَّاسُ الطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالنِّيَاحَةُ وَمُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا وَالْعَدْوٰى يَكُوْنُ الْبَعِيرُ فِي الْإِبِلِ ، فَيَجْرَبُ ، فَيَقُوْلُ :مَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ۔

۶۹۲۹: ابوالربیع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا

میری امت میں چار باتیں جاہلیت کے معاملات سے ہیں ان کو لوگ ترک نہ کریں گے۔ ①: نسب میں طعنہ زنی۔ ② نوحہ خوانی۔ ③ فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی۔ ④ اونٹوں میں خارش کے مرض میں ایک سے دوسرے کو لگ جاتا تو آپ فرماتے کس نے پہلے کو خارشی کیا۔

۶۹۳۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۹۳۰: سفیان نے علقمہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۶۹۳۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيْ أُسَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَقَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ؟

۶۹۳۱: قاسم نے حضرت ابو اسامہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کوئی مرض متعدی نہیں اور فرمایا کس نے پہلے مرض لگایا؟

۶۹۳۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَةَ ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ ، فَوَضَعَهَا فِي الْقَصْعَةِ وَقَالَ :بِسْمِ اللّٰهِ، ثِقَةً بِاللّٰهِ ، وَتَوَكُّلًا عَلَى اللّٰهِ۔

۶۹۳۲: محمد بن منکدر نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑا پھر اس کو پیالے میں رکھ دیا اور فرمایا بسم اللہ ثقة باللہ وتو کلا علی اللہ' اللہ تعالیٰ کے نام اور اللہ تعالیٰ پر اعتماد کر کے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے میں اس میں ڈالتا ہوں۔

تخریج : ابو داؤد فی الطب باب ۲۴' ترمذی فی الاطعمه باب ۱۹' ابن ماجه فی الطب باب ۴۴۔

۶۹۳۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۹۳۳: ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۳۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ أَبِيْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ ، عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ مَعَ صَاحِبِ الْبَلَاءِ ، تَوَاضُعًا لِرَبِّكَ، وَإِيْمَانًا۔فَقَدْ نَفٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الْعَدْوٰى ، فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا ، وَقَدْ قَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ ـ أَيْ :لَوْ كَانَ إِنَّمَا أَصَابَ الثَّانِيْ لِمَا أَعْدَاهُ الْأَوَّلُ ، إِذًا ، لَمَا أَصَابَ الْأَوَّلَ شَيْءٌ ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مَا يُعْدِيْهِ .وَلٰكِنَّهُ لَمَّا كَانَ مَا أَصَابَ الْأَوَّلَ ، إِنَّمَا كَانَ بِقَدَرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، كَانَ مَا أَصَابَ الثَّانِيْ، كَذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ، فَنَجْعَلُ هٰذَا مُضَادًّا ، لِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ .عَلٰى مُصِحٍّ. كَمَا جَعَلَهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ .قُلْتُ لَا ، وَلٰكِنْ يُجْعَلُ قَوْلُهُ لَا عَدْوٰى كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْيُ الْعَدْوٰى أَنْ يَكُوْنَ أَبَدًا ، وَيُجْعَلُ قَوْلُهُ لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ عَلَى الْخَوْفِ مِنْهُ أَنْ يُوْرَدَ عَلَيْهِ فَيُصِيْبَهُ بِقَدَرِ اللّٰهِ مَا أَصَابَ الْأَوَّلَ ، فَيَقُوْلُ النَّاسُ أَعْدَاهُ الْأَوَّلُ ـ فَكُرِهَ إِيْرَادُ الْمُصِحِّ عَلَى الْمُمْرِضِ ، خَوْفَ هٰذَا الْقَوْلِ .وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَيْضًا وَضْعَهُ يَدَ الْمَجْذُوْمِ فِي الْقَصْعَةِ .فَدَلَّ فِعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا عَلٰى نَفْيِ الْإِعْدَاءِ ، لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ الْإِعْدَاءُ مِمَّا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ إِذًا ، لَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُخَافُ ذٰلِكَ مِنْهُ، لِأَنَّ فِيْ ذٰلِكَ جَرَّ التَّلَفِ إِلَيْهِ وَقَدْ نَهَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَلَا تَقْتُلُوْا أَنْفُسَكُمْ وَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَدَفٍ مَائِلٍ فَأَسْرَعَ ، فَإِذَا كَانَ يُسْرِعُ مِنَ الْهَدَفِ الْمَائِلِ ، مَخَافَةَ الْمَوْتِ ، فَكَيْفَ يَجُوْزُ عَلَيْهِ أَنْ يَفْعَلَ مَا يُخَافُ مِنْهُ الْإِعْدَاءُ ؟ ، وَقَدْ ذُكِرَ فِيْمَا تَقَدَّمَ عَنْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا ، مَعْنٰى مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُوْنِ ، فِيْ نَهْيِهِ عَنِ الْهُبُوْطِ عَلَيْهِ، وَفِيْ نَهْيِهِ عَنِ الْخُرُوْجِ عَنْهُ، وَأَنَّ نَهْيَهُ عَنِ الْهُبُوْطِ عَلَيْهِ خَوْفًا أَنْ يَكُوْنَ قَدْ سَبَقَ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُمْ إِذَا هَبَطُوْا عَلَيْهِ أَصَابَهُمْ فَيَهْبِطُوْنَ فَيُصِيْبُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ أَصَابَنَا ، لِأَنَّا هَبَطْنَا عَلَيْهِ وَلَوْلَا أَنَّا هَبَطْنَا عَلَيْهِ لَمَا أَصَابَنَا وَأَنَّ نَهْيَهُ عَنِ الْخُرُوْجِ مِنْهُ، لِئَلَّا يَخْرُجَ فَيَسْلَمَ ، فَيَقُوْلُ : سَلِمْتُ لِأَنِّيْ خَرَجْتُ، وَلَوْلَا أَنِّيْ خَرَجْتُ، لَمْ أَسْلَمْ ـ فَلَمَّا كَانَ النَّهْيُ عَنِ الْخُرُوْجِ عَنِ الطَّاعُوْنِ ، وَعَنِ الْهُبُوْطِ عَلَيْهِ، بِمَعْنًى وَاحِدٍ ، وَهُوَ الطِّيَرَةُ ، لَا الْإِعْدَاءُ ، كَانَ كَذٰلِكَ قَوْلُهُ لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ هُوَ الطِّيَرَةُ أَيْضًا ، لَا الْإِعْدَاءُ .فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ كُلِّهَا ، عَنِ الْأَسْبَابِ الَّتِيْ مِنْ أَجْلِهَا يَتَطَيَّرُوْنَ .وَفِيْ حَدِيْثِ أُسَامَةَ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَهُوَ بِهَا ، فَلَا يُخْرِجُهُ الْفِرَارُ مِنْهُ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يُخْرَجَ مِنْهَا ، لَا عَنِ الْفِرَارِ مِنْهُ وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا.

۶۹۳۴: ابومسلم خولانی نے حضرت ابوذرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مصیبت زدہ کا ساتھ دو اپنے رب کی بارگاہ میں تواضع اختیار کرتے ہوئے اور اپنے رب پر ایمان لانے کی وجہ سے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان آثار میں "فمن اعدی الاول" کہہ کر مرض میں تعدیہ کی نفی فرمائی۔ مطلب یہ ہے کہ اگر دوسرے کو پہلے کی وجہ سے لگ گیا تو پہلے کو مرض کہاں سے لاحق ہوا۔ کیونکہ اس کے ساتھ تو کوئی ایسا نہ تھا جو اس تک جراثیم کو منتقل کرے۔ لیکن جب پہلے کو تقدیر الٰہی کی وجہ سے بیماری پہنچی تو دوسرے کو بھی اس وجہ سے پہنچی۔ یہ روایات ان روایات کے مخالف ہیں کہ جن میں آپ نے فرمایا کہ کوئی بیمار تندرست کے پاس نہ آئے جیسا کہ اس کو حضرت ابو ہریرہ ؓ نے ان کے مخالف ٹھہرایا۔ یہ روایات ان کے خلاف نہیں لیکن جناب رسول اللہ ﷺ نے "لاعدویٰ" میں ہمیشہ کے لئے تعدیہ کی نفی فرمائی اور آپ کا ارشاد "لایورد ممرض" کا مطلب یہ ہے کہ اس خوف کی بنیاد پر کسی مریض کو صحت مند کے پاس نہ لایا جائے کہ اگر اسے وہاں لایا جائے اور قدرتی طور پر اس صحت مند کو وہ بیماری لاحق ہوگئی جس میں وہ مریض مبتلا تھا تو لوگ کہیں گے اس کو پہلے بیمار سے بیماری لگ گئی ہے تو اس خدشے کے پیش نظر آپ ﷺ نے بیمار کو صحت مند کے پاس لے جانے سے منع کیا ہے۔ اور ہم ان روایات میں ایک روایت نقل کر آئے کہ آپ نے کوڑھی کے ہاتھ کو پیالے میں ڈالا۔ تو آپ کا یہ فعل مبارک بھی مرض میں تعدیہ کے منافی ہے۔ اگر بیماری کا متعدی ہونا ممکن ہوتا تو جناب نبی اکرم ﷺ اس خوف سے یہ عمل نہ کرتے کیونکہ اس میں اپنے کو ہلاکت مین ڈالنا ہے۔ اور جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا "لاتقتلوا انفسکم" اپنے کو ہلاک مت کرو۔ چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک جھکی ہوئی عمارت کے پاس سے ہوا تو آپ تیزی سے گزر گئے جب آپ گرنے والی دیوار کے نیچے سے موت کے خطرے کے پیش نظر تیزی سے گزر جاتے ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ تعدیہ کا خطرہ ہو اور آپ اس سے احتیاط نہ کریں۔ اس باب میں ہم نے روایات کے ضمن میں اس روایت کا مفہوم بیان کر دیا کہ طاعون والے مقام میں مت جاؤ اور طاعون والے مقام سے مت نکلو۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ آپ کا وہاں جانے سے روکنا اس خطرے کی بناء پر تھا کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں بات پہلے سے موجود ہے کہ جب یہ لوگ وہاں اتریں گے تو انہیں طاعون کی بیماری لگ جائے گی پس وہ اتریں اور وہ اس بیماری کا شکار ہو جائیں تو یہ لوگ کہیں گے کہ چونکہ ہم یہاں اترے ہیں اس بناء پر ہمیں یہ بیماری پہنچی ہے اگر وہاں نہ جاتے تو ہم طاعون میں مبتلا نہ ہوتے۔ اسی طرح وہاں سے نکلنے سے منع کرنا اس بناء پر تھا کہ ممکن ہے کہ وہ باہر جانے سے محفوظ رہے اور یہ کہنے لگے کہ میں تو اس لئے بچا کہ میں باہر آ گیا تھا اگر میں وہاں سے نہ نکلتا تو نہ بچتا۔ تو جب طاعون والی جگہ سے نکلنے اور وہاں جانے کی ممانعت کا دارومدار ایک ہی وجہ پر ہے اور وہ بدفالی ہے بیماری کا متعدی ہونا نہیں تو آپ کے ارشاد گرامی کہ بیمار کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے اس کو بھی بدفالی پر محمول کیا جائے گا بیماری کے متعدی ہونے پر نہیں۔ پس ان تمام روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ نے ایسے اسباب سے منع فرمایا ہے جن کی بنیاد پر وہ بدفالی

اختیار کرتے تھے۔حضرت اسامہؓ کی روایت کہ "اذا وقع بارض" الحدیث۔اس بات کی دلیل ہے کہ اگر فرار مقصود نہ ہو تو نکلنے میں کوئی حرج نہیں۔اور اس پر یہ روایات بھی دال ہیں۔

۶۹۳۵ : مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَقَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ :ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ ، عَنْ اَنَسٍ ، اَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ، قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ ، فَاجْتَوَوْهَا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰى ذَوْدٍ لَنَا ، فَشَرِبْتُمْ مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَفَعَلُوْا وَصَحُّوْا ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

۶۹۳۵: ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے ان کو بخار ہو گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم ہمارے اونٹوں کی طرف جاؤ۔اور ان کے دودھ اور پیشاب پیو تو مناسب ہے چنانچہ انہوں نے اسی طرح کیا وہ تندرست ہو گئے پھر روایت اس طرح ذکر کی۔

تخریج : بخاری فی الجهاد باب۱۵۲' الدیات باب۲۲' مسلم فی القسامة ۹/۱۰' ترمذی فی الطهارة نسائی فی الطهارة باب۱۹۰' ابن ماجه فی الحدود باب ۲۰' مسند احمد ۳' ۱۶۱/۱۰۷۔

۶۹۳۶ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :ثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مَرْضٰى ، مِنْ حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ ، فَاَسْلَمُوْا وَبَايَعُوْهُ ، وَقَدْ وَقَعَ الْمُوْمُ ، وَهُوَ :الْبِرْسَامُ .فَقَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا الْوَجَعُ قَدْ وَقَعَ ، لَوْ اَذِنْتَ لَنَا ، فَخَرَجْنَا اِلَى الْاِبِلِ ، فَكُنَّا فِيْهَا .قَالَ نَعَمْ اُخْرُجُوْا فَكُوْنُوْا فِيْهَا۔فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ بِالْخُرُوْجِ اِلَى الْاِبِلِ ، وَقَدْ وَقَعَ الْوَبَاءُ بِالْمَدِيْنَةِ ، فَكَانَ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ - عَلٰى اَنْ يَكُوْنَ خُرُوْجُهُمْ لِلْعِلَاجِ ، لَا لِلْفِرَارِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْخُرُوْجَ مِنَ الْاَرْضِ الَّتِيْ وَقَعَ بِهَا الطَّاعُوْنُ ، مَكْرُوْهٌ لِلْفِرَارِ مِنْهُ، وَمُبَاحٌ لِغَيْرِ الْفِرَارِ .وَ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى -وَاللّٰهُ اَعْلَمُ -رَجَعَ عُمَرُ بِالنَّاسِ ، مِنْ سَرْغٍ ، لَا عَلٰى اَنَّهٗ فَارٌّ مِمَّا قَدْ نَزَلَ بِهِمْ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ۔

۶۹۳۶: معاویہ بن قرہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عربوں کے ایک قبیلہ کے لوگ بیمار آئے اور وہ اسلام لائے اور بیعت کی۔سرسام کی بیماری پھیل گئی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بیماری پھیل گئی ہے اگر آپ ہمیں اجازت دے دیں کہ ہم اونٹوں کی طرف جائیں اور وہاں قیام کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مناسب ہے تم وہاں رہو۔اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ان کو اونٹوں کی طرف جانے کا حکم فرمایا اس لئے کہ مدینہ منورہ میں وباء پھیل گئی تھی ہمارے ہاں اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا جانا علاج کی خاطر تھا فرار عن الوباء کی وجہ سے نہ تھا۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ طاعون والے علاقہ سے فرار اختیار کرنا تو مکروہ ہے مگر اس کے علاوہ علاج وغیرہ کے لئے نکلنا جائز ہے۔ اسی بناء پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ مقام سرغ سے واپس لوٹ آئے اس وجہ سے نہیں کہ وہ اترنے والی وبا سے فرار اختیار کرنے والے تھے اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

تخریج : مسلم فی القسامة ۱۳۔

۶۹۳۷ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَیَّاشٍ الْحِمْصِیُّ ، قَالَ :ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ أَبِیْ حَمْزَةَ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِیْهِ قَالَ :قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ النَّاسَ یُحِلُّوْنِ ثَلَاثَ خِصَالٍ وَأَنَا أَبْرَأُ اِلَیْكَ مِنْهُنَّ زَعَمُوْا أَنِّیْ فَرَرْتُ مِنَ الطَّاعُوْنِ ، وَأَنَا أَبْرَأُ اِلَیْكَ مِنْ ذٰلِكَ وَأَنِّیْ أَحْلَلْتُ لَهُمُ الطِّلَاءَ ، وَهُوَ الْخَمْرُ ، وَأَنَا أَبْرَأُ اِلَیْكَ مِنْ ذٰلِكَ وَأَنِّیْ أَحْلَلْتُ لَهُمُ الْمَكْسَ ، وَهُوَ النَّجِسُ ، وَأَنَا أَبْرَأُ اِلَیْكَ مِنْ ذٰلِكَ .فَهٰذَا عُمَرُ یُخْبِرُ أَنَّهٗ یَبْرَأُ اِلَی اللّٰهِ أَنْ یَكُوْنَ فَرَّ مِنَ الطَّاعُوْنِ ، فَدَلَّ ذٰلِكَ ، أَنَّ رُجُوْعَهٗ كَانَ لِأَمْرٍ آخَرَ غَیْرِ الْفِرَارِ .وَكَذٰلِكَ مَا أَرَادَ بِكِتَابِهٖ اِلٰی أَبِیْ عُبَیْدَةَ أَنْ یَخْرُجَ هُوَ وَمَنْ مَعَهٗ مِنْ جُنْدِ الْمُسْلِمِیْنَ ، اِنَّمَا هُوَ لِنَزَاهَةِ الْجَابِیَةِ ، وَعُمْقِ الْأُرْدُنِّ .فَقَدْ بَیَّنَ أَبُوْ مُوْسَی الْأَشْعَرِیُّ ، فِیْ حَدِیْثِ شُعْبَةَ الْمَكْرُوْهُ فِی الطَّاعُوْنِ مَا هُوَ ؟ وَهُوَ أَنْ یَخْرُجَ مِنْهُ خَارِجٌ ، فَیَسْلَمُ فَیَقُوْلُ سَلِمْتُ لِأَنِّیْ خَرَجْتُ وَیَهْبِطُ عَلَیْهِ هَابِطٌ فَیُصِیْبُهٗ فَیَقُوْلُ أَصَابَنِیْ، لِأَنِّیْ هَبَطْتُ.وَقَدْ أَبَاحَ أَبُوْ مُوْسٰی مَعَ ذٰلِكَ لِلنَّاسِ أَنْ یَتَنَزَّهُوْا عَنْهُ، اِنْ أَحَبُّوْا ، فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَاهُ، عَلَی التَّفْسِیْرِ الَّذِیْ وَصَفْنَا .فَهٰذَا مَعْنٰی هٰذِهِ الْآثَارِ ، وَعِنْدَنَا ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .وَأَمَّا الطِّیَرَةُ ، فَقَدْ رَفَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، وَجَاءَتِ الْآثَارُ بِذٰلِكَ مَجِیْئًا مُتَوَاتِرًا .

۶۹۳۷: زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے اللہ لوگ تین خصال اختیار کرنے والے ہیں اور میں ان تینوں سے تیری بارگاہ میں براءت کا اظہار کرتا ہوں۔ ① ان کا خیال یہ ہے کہ میں طاعون سے فرار اختیار کرنے والا ہوں۔ اے اللہ تعالیٰ میں تیری بارگاہ میں اس سے براءت کا اظہار کرتا ہوں۔ ② میں نے نبیذ طلاء (گاڑھا نبیذ) کو ان کے لئے حلال کر دیا حالانکہ وہ تو شراب ہے میں اس سے بری الذمہ ہوں۔ ③ میں نے ان کے لئے مکس (ٹیکس سے زائد) کو ان کے لئے حلال کیا ہے حالانکہ وہ تو پلید ہے اے اللہ میں اس سے بھی تیری بارگاہ میں براءت کا اظہار کرتا ہوں۔ یہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو اس بات کی خبر دے رہے ہیں کہ وہ اس سے بری الذمہ ہیں کہ وہ طاعون سے فرار اختیار کرنے والے ہوں۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ ان

کی واپسی فرار کی وجہ سے نہ تھی بلکہ کسی دوسری غرض سے تھی۔ اسی طرح ان کا حضرت ابوعبیدہؓ کو یہ لکھنا کہ وہ خود اور اسلامی لشکر اس علاقہ سے نکل آئیں اس کی وجہ جابیہ کا پرفضا ہونا اور اردن کا گہرا ہونا تھا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے شعبہ کی روایت میں واضح کر دیا طاعون میں کیا چیز مکروہ ہے وہ یہ ہے کہ کوئی نکلے اور سلامت رہے اور یہ کہنے لگے کہ میں نکلنے کی وجہ سے بچ گیا اور وہاں کوئی چلا جائے اور وہ طاعون کا شکار ہو جائے تو کہنے لگے یہ طاعون میرے یہاں آنے کی وجہ سے مجھ پر پڑی ہے۔ حضرت ابوموسیٰ نے لوگوں کا وہاں سے کوچ مباح کر دیا اگر وہ پسند کریں۔ یہ آثار اس تفسیر پر دلالت کر رہے ہیں جو ہم نے بیان کی ہے۔ آثار کو سامنے رکھ کر ہمارے ہاں یہی معنی ہیں۔ بدفالی جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو بھی ختم کیا جیسا کہ متواتر روایات اس پر وارد ہوئی ہیں۔

۶۹۳۸ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، وَرَوْحٌ قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ عِيْسٰى ، رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ أَسَدٍ ، عَنْ زِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الطِّيَرَةَ مِنَ الشِّرْكِ ، وَمَا مِنَّا اِلَّا ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ۔

۶۹۳۸ : زر نے حضرت عبداللہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بدفالی شرک کی قسم ہے لیکن ہم میں سے جو بھی ہے اللہ تعالیٰ اس کو توکل سے لے جائیں گے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطب باب ۲۴‘ ترمذی فی السیر باب۴۷‘ ابن ماجہ فی الطب باب۴۳‘ مسند احمد ۳۸۹/۱‘ ۴۴۰۔

۶۹۳۹ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا طِيَرَةَ۔

۶۹۳۹ : ابوزرعہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بدفالی نہیں ہے۔

۶۹۴۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا قَبِيْصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۹۴۰ : ابوزرعہ نے ایک آدمی سے انہوں نے حضرت عبداللہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۴۱ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ وَيُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ، ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۹۴۱ : حمزہ و سالم دونوں نے اپنے والد ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی

روایت کی ہے۔

۶۹۴۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِی الزِّنَادِ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ عَلْقَمَةُ ابْنُ أَبِیْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ أُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، یُبْغِضُ الطِّیَرَةَ ، وَیَكْرَهُهَا۔

۶۹۴۲: علقمہ نے اپنی والدہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدفالی کو ناپسند قرار دیتے اور اس سے بغض کا اظہار فرماتے۔

۶۹۴۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا یَحْیٰی ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا طِیَرَةَ۔

۶۹۴۳: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ بدشگونی نہیں ہے۔

۶۹۴۴ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ ، قَالَ :ثَنَا أَبِیْ، عَنْ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ أَبُوْ سَلَمَةَ وَغَیْرُهٗ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۹۴۴: ابوسلمہ وغیرہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۴۵ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۹۴۵: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۴۶ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ مَعْرُوْفُ بْنُ سُوَیْدٍ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِیِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَیْرَةَ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۹۴۶: علی بن رباح لخمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کرتے سنا۔

۶۹۴۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَیْشٍ قَالَ :ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۷۹۴۷: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۷۹۴۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۷۹۴۸: شعبہ نے قتادہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۷۹۴۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۷۹۴۹: عبدالرحمن بن یزید بن قاسم نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۷۹۵۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا الْحِمَّانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ حِبَّانَ بْنِ قَطَنٍ ، عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعِيَافَةُ ، وَالطِّيَرَةُ ، وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ۔فَلَمَّا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطِّيَرَةِ ، وَأَخْبَرَ أَنَّهَا مِنَ الشِّرْكِ ، نَهَى النَّاسَ عَنِ الْأَسْبَابِ الَّتِيْ تَكُوْنُ عَنْهَا الطِّيَرَةُ ، مِمَّا ذُكِرَ فِيْهِ هٰذَا الْبَابُ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّؤْمُ فِي الثَّلَاثِ۔قِيْلَ لَهٗ :قَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَلٰى مَا ذَكَرْتَ .

۷۹۵۰: حبان بن قطن نے حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ عیافہ (پرندوں کو فال کے لئے اڑانا) الطیرہ۔ (بدفالی) اور طرق۔ (منتر کے لئے کنکریاں پھینکنا) یہ بت پرستی سے ہیں۔ جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدفالی کو شرک کا حصہ قرار دیا اور اس سے روک دیا اور ان اسباب سے بھی منع کیا جن میں بدفالی لی جاتی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست تین چیزوں میں ہے۔ گھوڑا' عورت' گھر۔ یہ روایت اسی طرح جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جیسا کہ تم نے ذکر کی ہے۔ (روایت یہ ہے)

تخریج : ابو داؤد فی الطب باب۲۳' مسند احمد ۴۷۷/۳' ۶۰/۵۔

۷۹۵۱ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ :قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، وَمَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ، ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِيْ ثَلَاثَةٍ ، فِي الْمَرْأَةِ ، وَالْفَرَسِ ، وَالدَّارِ۔

۷۹۵۱: حمزہ و سالم دونوں نے اپنے والد ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نحوست تین چیزوں میں ہے۔ عورت'

گھوڑا، گھر۔

تخریج : بخاری فی الجهاد باب٤٧، والنكاح باب١٧، مسلم فی السلام ١١٥/١٢٠، ابو داؤد فی الطب باب٢٤، ترمذی فی الادب باب٥٨، نسائی فی الخیل باب٥، ابن ماجه فی النكاح باب٥٥، مالك فی الاستیذان ٢٢، مسند احمد ٨/٢، ٣٦، ١١٥، ١٣٦۔

۶۹۵۲ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۹۵۲: مالک نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت ذکر کی ہے۔

۶۹۵۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ حَمْزَةَ .

۶۹۵۳: ابن جریج نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے البتہ حمزہ کا ذکر نہیں کیا۔

۶۹۵۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :فَذَكَرَ مِثْلَهٗ.

۶۹۵۴: سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے سنا ہے۔

۶۹۵۵ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَلَى خِلَافِ هٰذَا الْمَعْنَى ، مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ ، وَغَيْرِهٖ.

۶۹۵۵: حمزہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ اس مفہوم کے خلاف روایات بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وارد ہیں۔

۶۹۵۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنِ الْحَضْرَمِيِّ ، أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ قَالَ :سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ ، عَنِ الطِّيَرَةِ ، فَانْتَهَرَنِيْ فَقَالَ مَنْ حَدَّثَكَ؟ فَكَرِهْتُ أَنْ أُحَدِّثَهٗ، فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَا طِيَرَةَ ، وَإِنْ كَانَتِ الطِّيَرَةُ فِي شَيْءٍ ، فَفِي الْمَرْأَةِ ، وَالدَّارِ ، وَالْفَرَسِ۔

۶۹۵۶: سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن مالکؓ سے بدشگونی کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا تمہیں یہ کس نے کہا ہے؟ میں نے ان کے سامنے بیان کرنا ناپسند کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے۔ کوئی بدفالی نہیں اگر بدفالی ہوتی تو وہ عورت' گھر اور گھوڑے میں ہوتی۔

تخریج : ابو داؤد فی الطب باب ۲٤' مسند احمد ۲۸۹/۲' ٦' ۲٤٠/۱٥٠۔

۶۹۵۷ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ ، فَفِي ثَلَاثٍ ، فِي الْفَرَسِ ، وَالْمَسْكَنِ ، وَالْمَرْأَةِ۔

۶۹۵۷: حمزہ نے اپنے باپ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اگر نحوست کسی چیز میں ہوتی تو وہ ان تین چیزوں میں ہوتی گھوڑا' گھر' عورت۔

تخریج : بخاری فی الجهاد باب٤٧' والنكاح باب١٧' مسلم فی السلام ١١٨/١١٩' ترمذی فی الادب باب٥٨' ابن ماجه فی النكاح باب٥٥' مالك فی الاستيذان ٢١' مسند احمد ٢٨٩/٢۔

۶۹۵۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، سَمِعَ جَابِرًا يُحَدِّثُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۹۵۸: ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۹۵۹ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ أَيُّوْبَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.قَالَ أَبُوْ حَازِمٍ: فَكَأَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ ، لَمْ يَكُنْ يُثْبِتُهُ، وَأَمَّا النَّاسُ ، فَيُثْبِتُوْنَهُ.

۶۹۵۹: ابو حازم نے حضرت سہل بن مسعود رضی اللہ عنہ کو جناب نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے سنا ابو حازم کہتے ہیں گویا سعد ان کو ثابت نہیں کرتے تھے۔ اور دیگر لوگ اس کو ثابت کرتے تھے۔

۶۹۶۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا حِبَّانُ ، قَالَ :ثَنَا أَبَانٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ لَاحِقٍ حَدَّثَهُ ، أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ حَدَّثَهُ قَالَ :سَأَلْتُ سَعْدًا عَنِ الطِّيَرَةِ ، فَانْتَهَرَنِيْ وَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا طِيَرَةَ ، وَإِنْ كَانَ الطِّيَرَةُ فِي شَيْءٍ ، فَفِي الْمَرْأَةِ ، وَالدَّارِ ، وَالْفَرَسِ۔

۶۹۶۰: سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سعدؓ سے بدفالی کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے مجھے ڈانٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آپ نے فرمایا بدفالی نہیں اور اگر کسی چیز میں ہوتی تو وہ عورت، گھوڑے اور گھر میں ہوتی۔

تخریج: روایت ۶۹۵۶ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۶۹۶۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۹۶۱: عبداللہ بن ابی بکر نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے تھے۔

۶۹۶۲ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِيْ شَيْءٍ ، فَفِيْ ثَلَاثٍ ، فِي الْمَرْأَةِ ، وَالْفَرَسِ ، وَالدَّارِ۔

۶۹۶۲: ابوحازم نے حضرت سہل بن سعدؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے کہ اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو تین چیزوں میں ہوتی عورت، گھوڑا، گھر۔

۶۹۶۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، عَنْ أَبِيْ لَيْلٰى ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا عَدْوٰى ، وَلَا طِيَرَةَ ، وَإِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الْمَرْأَةِ ، وَالْفَرَسِ ، وَالدَّارِ۔فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى غَيْرِ مَا فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْفَصْلِ .وَذٰلِكَ أَنَّ سَعْدًا ، انْتَهَرَ سَعِيْدًا حِيْنَ ذَكَرَ لَهُ الطِّيَرَةَ ، وَأَخْبَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : لَا طِيَرَةَ ثُمَّ قَالَ اِنْ تَكُنِ الطِّيَرَةُ فِيْ شَيْءٍ ، فَفِي الْمَرْأَةِ ، وَالْفَرَسِ ، وَالدَّارِ۔فَلَمْ يُخْبِرْ أَنَّهَا فِيْهِنَّ ، وَإِنَّمَا قَالَ اِنْ تَكُنْ فِيْ شَيْءٍ فَفِيْهِنَّ أَيْ :لَوْ كَانَتْ تَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ ، لَكَانَتْ فِيْ هٰؤُلَاءِ ، فَإِذَا لَمْ تَكُنْ فِيْ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ ، فَلَيْسَتْ فِيْ شَيْءٍ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا تَكَلَّمَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ ، كَانَ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ .

۶۹۶۳: عطیہ نے حضرت ابوسعیدؓ سے انہوں نے روایت کی کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کوئی بیماری متعدی

نہیں نہ بدفالی ہے۔ اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو وہ عورت' گھوڑے اور گھر میں ہوتی۔اس روایت میں ان روایات کے خلاف مضمون ہے جو کہ پہلے حصہ باب میں وارد ہوئی ہیں وہ یہ کہ حضرت سعدؓ نے سعید کو بدفالی کے تذکرہ پر ڈانٹا اور بتلایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے تو اس کی نفی کی ہے کہ کوئی بدفالی نہیں پھر فرمایا اگر یہ ہوتی تو پھر ان تینوں چیزوں میں ہوتی گھر' گھوڑا اور عورت۔ (کیونکہ یہ اکثر آدمی کے ساتھ رہتی ہیں)۔ یہ نہیں بتلایا کہ ان میں نحوست پائی جاتی ہے بلکہ فرمایا اگر کسی چیز میں ہوتی تو ان میں ہونی چاہیے تھی۔ جب ان میں نہیں تو کسی چیز میں نہیں۔اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جناب رسول اللہ ﷺ کا فرمان دیگر الفاظ میں وارد ہوا ہے۔

روایات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ملاحظہ ہوں۔

۶۹۶۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيْ حَسَّانٍ ، قَالَ :دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ، عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، فَأَخْبَرَاهَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : اِنَّ الطِّيَرَةَ فِي الْمَرْأَةِ ، وَالدَّارِ ، وَالْفَرَسِ۔فَغَضِبَتْ وَطَارَتْ شُقَّةٌ مِنهَا فِي السَّمَاءِ وَشُقَّةٌ فِي الْأَرْضِ فَقَالَتْ وَالَّذِیْ نَزَّلَ الْقُرْآنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ، مَا قَالَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ ، اِنَّمَا قَالَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَتَطَيَّرُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ۔فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ أَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ ، كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِكَايَةً عَنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ ، لِأَنَّهُ -عِنْدَهُ- كَذٰلِكَ .

۶۹۶۴: ابوحسان کہتے ہیں کہ قبیلہ بنو عامر کے دو آدمی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آئے اور ان کو بتلایا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم ﷺ سے یہ بیان کر رہے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ عورت' گھر اور گھوڑے میں نحوست ہے۔(تو یہ سن کر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سخت ناراض ہوئیں اور تیور بدل گئے اور فرمایا اس ذات کی قسم ہے جس نے حضرت محمد ﷺ پر قرآن مجید کو اتارا ہے یہ کلمات جناب رسول اللہ ﷺ نے بالکل نہیں فرمائے۔ بلکہ آپ نے فرمایا اہل جاہلیت ان تین چیزوں سے بدشگونی لیتے تھے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ یہ اہل جاہلیت کا قول ہے جو جناب رسول اللہ ﷺ نے بطور حکایت نقل فرمایا۔اس لئے نہیں کہ وہ آپ کے ہاں بھی اسی طرح ہے۔

تخریج : مسند احمد ۶' ۱۵۰/ ۲۴۰۔

بَابُ التَّخَيُّرِ بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

انبیاء کرام علیہم السلام کے درمیان ترجیح کا بیان

خلاصۃ الزام :

حضرات انبیاء علیہم السلام کے مابین انفرادی صفات میں ایک دوسرے پر ترجیح میں کوئی حرج نہیں۔

فریق ثانی کا قول یہ ہے انبیاء علیہم السلام میں ترجیح کا سلسلہ ہرگز جائز نہیں ہے۔

۶۹۶۵ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ ، فَقَالَ ذَاكَ أَبِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

۶۹۵۶: مختار بن فلفل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ ایک آدمی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا: یا خیر البریہ اے مخلوق میں سب سے بہتر تو آپ نے فرمایا وہ تو میرے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔

تخریج : ابو داؤد فی السنة باب۱۸' مسند احمد ۳' ۱۸۱/۱۷۸۔

۶۹۶۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۹۶۶: مختار بن فلفل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۶۷ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ ، قَالَا :ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۹۶۷: حذیفہ نے سفیان سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت کی ہے۔

۶۹۶۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى أَنَّهٗ لَا بَأْسَ بِالتَّخْيِيْرِ بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ فَيُقَالُ :اِنَّ فُلَانًا خَيْرٌ مِنْ فُلَانٍ ، عَلٰى مَا جَاءَ مِمَّا كَانَ فِيْ كُلِّ وَاحِدٍ

مِنْهُمْ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَكَرِهُوْا التَّخْيِيْرَ بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۶۹۶۸: مختار بن فلفل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کے درمیان ترجیح میں کوئی حرج نہیں۔مثلاً کہ فلاں فلاں سے بہتر ہے مگر یہ ان صفات میں ہوگا جو انفرادی طور پر ان میں پائی جاتی ہیں۔انبیاء علیہم السلام میں ایک دوسرے پر ترجیح دینا جائز نہیں انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

۶۹۶۹ : بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخَيَّرُوْا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ۔

۶۹۶۹: عمرو بن یحیٰی مازنی نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر ترجیح مت دو۔

تخریج : بخاری فی الخصومات باب۱' والدیات باب۳۲' مسلم فی الفضائل ۱۶۳' ابو داؤد فی السنه باب۱۳' مسند احمد ۳' ۳۳/۳۱۔

۶۹۷۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۶۹۷۰: یحیٰی بن عمارہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابوسعیدؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۹۷۱ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۹۷۱: ابونعیم نے سفیان سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۶۹۷۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْمَاجِشُوْنُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ :أَخْبَرَنِي الْاَعْرَجُ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ. ، فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ لَا تُفَضِّلُوْا۔فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُفَضَّلَ بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ .وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهٗ قَالَ لَا تُفَضِّلُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى۔

۶۹۷۲: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا۔البتہ طویل روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں۔''لاتفضلوا'' جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء علیہم السلام میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دینے سے روکا۔اور یہ روایت بھی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت مت دو۔

تخریج : بخاری فی احادیث الانبیاء باب ۳۵' مسلم فی الفضائل ۱۵۹۔

۶۹۷۳ : عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيْقُ ، فَإِذَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ، بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ ، فَلَا أَدْرِي أَصُعِقَ فِيْمَنْ كَانَ صُعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِيْ، أَوْ كَانَ فِيْمَنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ؟۔فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُفَضِّلُوْهُ عَلَى مُوْسَىْ وَقَالَ لَهُمْ اِنِّيْ أَوَّلُ مَنْ يُفِيْقُ مِنَ الصَّعْقَةِ ، فَأَجِدُ مُوْسَىْ قَائِمًا ، فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيْمَنْ صُعِقَ قَبْلِيْ، فَأَفَاقَ قَبْلِيْ، أَمْ كَانَ فِيْمَنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ؟۔فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلٰى أَنَّهُ جَازَ عِنْدَهُ أَنْ يَكُوْنَ فِيْمَا اسْتَثْنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ، فَلَمْ تُصِبْهُ الصَّعْقَةُ ، فَفُضِّلَ بِذٰلِكَ ، أَوْ صُعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلَهُ، فَكَانَ فِيْ مَنْزِلَتِهِ ، لِأَنَّهُمَا قَدْ صُعِقَا جَمِيْعًا .فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ ، تَفْضِيْلَهُ عَلَيْهِ، لِمَا احْتَمَلَ تَخَطِّي الصَّعْقَةِ اِيَّاهُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا أَنَّهُ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَقُوْلَ :أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى۔

۶۹۷۳: سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت مت دو۔ بے شک لوگ قیامت کے دن بے ہوش ہو جائیں گے میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا۔ اچانک موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ وہ عرش کے پائے کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ آیا وہ بے ہوش ہونے والوں میں بیہوش ہوئے اور پھر مجھ سے پہلے ان کو ہوش آ گیا یا وہ ان لوگوں سے ہیں جن کو اس سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔(الا من شاء اللہ کی طرف اشارہ فرمایا) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت سے منع فرمایا اور یہ فرمایا کہ مجھے پہلے ہوش آئے گا تو میں موسیٰ علیہ السلام کو کھڑا پاؤں گا۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ آیا وہ بے ہوش ہونے والوں سے ہیں یا وہ ان لوگوں سے ہیں کہ جن کو اس بے ہوشی سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔ پس ہمارے ہاں اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اس بات کو جائز قرار دیا کہ موسیٰ علیہ السلام ان لوگوں سے ہوں جو کہ بے ہوشی سے مستثنیٰ ہوں اور انہیں بے ہوشی پہنچی ہی نہیں تو اس لحاظ سے ان کو فضیلت حاصل ہو یا وہ بے ہوش ہوئے مگر آپ سے پہلے ان کو افاقہ ہو گیا (اس لحاظ سے فضیلت ہو) تو دونوں ایک ہی درجہ میں ہوئے اس لئے کہ دونوں میں بے ہوشی طاری ہوئی تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اپنی فضیلت ظاہر کرنے کو ناپسند فرمایا کیونکہ ممکن ہے کہ وہ بے ہوشی سے محفوظ رہے ہوں حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی آدمی کو یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متی سے افضل و بہتر ہوں۔ روایت یہ ہے:

تخریج : بخاری فی الخصومات باب ۱' احادیث الانبیاء باب۳۱' تفسیر سوره۸' مسلم فی الفضائل ۱۶۰' ابو داؤد فی السنہ باب۱۳' مسند احمد ۲۶٤/۲۔

۶۹۷۴ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَقُوْلَ :أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتَّى.

۶۹۷۴: ابوالعالیہ نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی آدمی کو یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متیٰ علیہ السلام سے بہتر ہوں۔

تخریج : بخاری فی احادیث الانبیاء باب ۳۵/۲٤' مسلم فی الفضائل ۱۶۷/۱۶۶' ترمذی فی الصلاۃ باب ۲۰۔

۶۹۷۵ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ :سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ أَنْ يَقُوْلَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتَّى۔

۶۹۷۵: حمید بن عبدالرحمن نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کسی آدمی کو یہ کہنا جائز نہیں کہ میں (محمد ﷺ) حضرت یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں۔

۶۹۷۶ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَأَنَّهُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ، وَزَادَ قَدْ سَبَّحَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي الظُّلُمَاتِ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخْيِيْرِ بَيْنَهُ، وَبَيْنَ أَحَدٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بِعَيْنِهِ ، وَأَخْبَرَ بِفَضِيْلَةٍ لِكُلِّ مَنْ ذَكَرَهُ مِنْهُمْ لَمْ تَكُنْ لِغَيْرِهِ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَيُجْعَلُ مُضَادًّا لِحَدِيْثِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ؟ .قُلْتُ :لَيْسَ هٰذَا عِنْدِي ، بِمُضَادٍ لَهُ، لِأَنَّ حَدِيْثَ الْمُخْتَارِ ، إِنَّمَا هُوَ عَلٰى أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ، فَلَمْ يَقْصِدْ فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى أَحَدٍ دُوْنَ أَحَدٍ .وَفِي الْآثَارِ الْأُخَرِ ، تَفْضِيْلُ نَبِيٍّ عَلٰى نَبِيٍّ ، فَفِيْ تَفْضِيْلِ أَحَدِهِمْ بِعَيْنِهِ عَلٰى آخَرَ مِنْهُمْ ، إِزْرَاءٌ عَلَى الْمَفْضُوْلِ ، وَلَيْسَ فِيْ تَفْضِيْلِ رَجُلٍ عَلَى النَّاسِ إِزْرَاءٌ عَلٰى أَحَدٍ مِنْهُمْ .هٰذَا يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ هُوَ الْمَعْنَى ، حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ هٰذِهِ الْآثَارُ .وَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَطْلَعَ رَسُوْلَهُ عَلٰى أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ، وَلَمْ يُطْلِعْهُ عَلَى تَفْضِيْلِ بَعْضِ الْأَنْبِيَاءِ غَيْرَهُ عَلٰى بَعْضٍ .فَوَقَفَ فِيْمَا لَمْ يُطْلِعْهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ، فَأَمَرَ بِالْوَقْفِ عِنْدَهُ، وَأَطْلَقَ الْكَلَامَ

فِيمَا أَطْلَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ .

۶۹۷۶: عبداللہ بن سلمہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے گویا کہ انہوں نے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نقل کیا ہے پھر انہوں نے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔اور یہ اضافہ کیا کہ حضرت یونس علیہ السلام نے اندھیروں میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کی۔تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے روک دیا کہ انبیاء علیہم السلام کے درمیان ترجیح دی جائے اور اس طرح آپ نے ہر پیغمبر علیہ السلام کی اس فضیلت کا ذکر کیا جو دوسرے کے لئے نہیں اسی کے ساتھ خاص ہے۔یہ روایت تو مختار بن فلفل کی گزشتہ روایت کے مخالف ہے۔یہ روایت میرے ہاں تو اس کے مخالف نہیں ہے کیونکہ حضرت مختار کی روایت میں یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مخلوق میں بہتر ہیں تو اس میں کسی کو چھوڑ کر دوسرے کا قصد نہیں کیا گیا۔جبکہ دیگر روایات میں ایک پیغمبر کی دوسرے پر فضیلت خاصہ کا تذکرہ ہے پس معین پیغمبر کو دوسرے پر فضیلت دینے سے مفضول کی توہین ہے جبکہ کسی دوسرے شخص کو دوسرے تمام لوگوں پر فضیلت دیتے ہیں تو اس صورت میں ان پر عیب جوئی نہیں ہے تو اس طرح ان روایات سے تضاد ختم ہو سکتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات پر مطلع کر دیا کہ ابراہیم علیہ السلام تمام مخلوق سے بہتر ہیں اور اس بات کی اطلاع نہ دی ہو کہ بعض انبیاء کرام کو دوسرے بعض پر فضیلت حاصل ہے۔تو جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اطلاع نہیں دی اس کے متعلق آپ نے توقف فرمایا اور دوسروں کو بھی توقف کا حکم فرمایا اور جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اطلاع دی اس میں کلام کو مطلق رکھا۔(ممکن ہے کہ اس بات کی ممانعت ہو کہ اپنی رائے سے فضیلت نہ دو۔بس جو منقول ہے اس پر اکتفاء کرو کیونکہ اس کا تعلق اطلاع باری تعالیٰ پر موقوف ہے نص سے فضیلت وہ اپنی مرضی سے نہیں بلکہ **تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض** کے تحت ہے۔مترجم واللہ اعلم)

بَابُ اِخْصَاءِ الْبَهَائِمِ

جانوروں کو خصی کرنا

خلاصۃ المرام:

کسی نر جانور کو خصی کرنا یہ تغیر خلق اللہ کی قسم سے بن جاتا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: جن جانوروں کے کاٹنے کا خطرہ ہو یا ان کے متعلق چربی سے بھرپور کرنے کا ارادہ ہو ان کو خصی کرنے میں کچھ قباحت نہیں۔

۶۹۷۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْخَالِدٍ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا اَبُوْبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُخْصَى الْاِبِلُ ، وَالْبَقَرُ ، وَالْغَنَمُ ، وَالْخَيْلُ۔وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ :مِنْهَا نَشَأَتِ الْخَلْقُ ، وَلَا تَصْلُحُ الْاِنَاثُ اِلَّا بِالذُّكُوْرِ .

۶۹۷۷: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں، بیلوں، بکروں، گھوڑوں کو خصی کرنے سے منع فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسی سے مخلوق پیدا ہوئی اور مادہ بلا نر کے مناسب ہی نہیں۔

تخریج : مسند احمد ۲/ ۲٤، باختلاف يسير من اللفظ۔

۶۹۷۸ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ :ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا ، فَقَالُوْا :لَا يَحِلُّ اِخْصَاءُ شَيْءٍ مِنَ الْفُحُوْلِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ، وَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ قَالُوْا :وَهُوَ الْاِخْصَاءُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :مَا خِيْفَ عِضَاضُهٗ مِنَ الْبَهَائِمِ ، اَوْ مَا اُرِيْدَ شَحْمُهٗ مِنْهَا ، فَلَا بَأْسَ بِاِخْصَائِهٖ. وَقَالُوْا :هٰذَا الْحَدِيْثُ الَّذِى احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْنَا مُخَالِفُنَا ، اِنَّمَا هُوَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفٌ ، وَلَيْسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۹۷۸: عیسیٰ بن یونس نے عبداللہ بن نافع سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی ہے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: بعض لوگ اس طرف گئے ہیں وہ کہتے ہیں کسی نر کو خصی کرنا حلال نہیں۔ انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ''فليغيرن خلق الله......'' اس آیت میں جس تغییر خلق کا ذکر ہے اس سے یہی

خصی ہونا مراد ہے۔ فریق ثانی کا موقف ہے کہ جس کے متعلق خطرہ ہو کہ وہ دوسرے جانوروں کو کاٹے گا یا جس کے چربی سے بھرپور کرنے کا ارادہ ہو اسے خصی کرنے میں حرج نہیں۔ فریق مخالف کا کہنا ہے کہ جو روایت دلیل میں پیش کی جاتی ہے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوعاً ثابت نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۶۹۷۹ : فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ. وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَ أَهْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، اِنَّمَا هُوَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَأَمَّا مَا ذَكَرُوْا مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ فَقَدْ قِيْلَ : تَأْوِيْلُهُ مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ .وَقِيْلَ : اِنَّهُ دِيْنُ اللّٰهِ .وَقَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ مَوْجُوْءَيْنِ ، وَهُمَا الْمَرْضُوْضَانِ خَصَاهُمَا ، وَالْمَفْعُوْلُ بِهٖ ذٰلِكَ ، قَدِ انْقَطَعَ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ نَسْلٌ فَلَوْ كَانَ اِخْصَاؤُهُمَا مَكْرُوْهًا ، اِذًا لَمَا ضَحّٰى بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لِيَنْتَهِيَ النَّاسُ عَنْ ذٰلِكَ ، فَلَا يَفْعَلُوْنَهُ، لِأَنَّهُمْ مَتٰى مَا عَلِمُوْا أَنَّ مَا أُخْصِيَ تُجْتَنَبُ أَوْ تُجَافٰى، أَحْجَمُوْا عَنْ ذٰلِكَ ، فَلَمْ يَفْعَلُوْهُ .أَلَا تَرٰى أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، فِيْمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِيْ بَابِ رُكُوْبِ الْبِغَالِ أَنَّهُ أُتِيَ بِعَبْدٍ خَصِيٍّ يَشْتَرِيْهِ .فَقَالَ : مَا كُنْتُ لِأُعِيْنَ عَلَى الْاِخْصَاءِ .فَجَعَلَ ابْتِيَاعَهُ اِيَّاهُ، عَوْنًا عَلٰى اِخْصَائِهٖ، لِأَنَّهُ لَوْلَا مَنْ يَبْتَاعُهُ، لِأَنَّهُ خَصِيٌّ لَمْ يَخْصِهِ مَنْ أَخْصَاهُ، فَكَذٰلِكَ اِخْصَاءُ الْغَنَمِ ، لَوْ كَانَ مَكْرُوْهًا ، لَمَا ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدْ أُخْصِيَ مِنْهَا .وَلَا يُشْبِهُ اِخْصَاءُ الْبَهَائِمِ اِخْصَاءَ بَنِيْ آدَمَ ، لِأَنَّ اِخْصَاءَ الْبَهَائِمِ ، اِنَّمَا يُرَادُ بِهٖ مَا ذَكَرْنَا ، مِنْ سَمَانَتِهَا ، وَقَطْعِ عَضِّهَا ، فَذٰلِكَ مُبَاحٌ .وَبَنُوْ آدَمَ ، فَاِنَّمَا يُرَادُ بِاِخْصَائِهِمُ الْمَعَاصِيْ ، فَذٰلِكَ غَيْرُ مُبَاحٍ .وَلَوْ كَانَ مَا رَوَيْنَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ صَحِيْحًا ، لَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ أُرِيْدَ الْاِخْصَاءُ الَّذِيْ لَا يَبْقٰى مَعَهُ شَيْءٌ ، مِنْ ذُكُوْرِ الْبَهَائِمِ ، حَتّٰى يُخْصٰى، فَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ ، لِأَنَّ فِيْهِ انْقِطَاعَ النَّسْلِ .أَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ مِنْهَا نَشَأَتِ الْخَلْقُ أَيْ : فَاِذَا لَمْ يَنْشَأْ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ الْخَلْقِ ، فَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ .فَأَمَّا مَا كَانَ مِنَ الْاِخْصَاءِ الَّذِيْ لَا يَنْقَطِعُ مِنْهُ نَشْءُ الْخَلْقِ ، فَهُوَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ اِبَاحَةِ اِخْصَاءِ الْبَهَائِمِ ، عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ .

۶۹۷۹ : نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت کی ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ نہیں ہے۔ پس

اس کا موقوف ہونا ثابت ہو گیا باقی آیت جس کا تذکرہ بطور دلیل کیا گیا ہے تو اس کی ایک تاویل اگر وہ ہے جو فریق اوّل نے کی ہے تو دوسری تاویل تخلیق کے بدلنے سے دین فطرت کا بدلنا مراد ہے۔ روایات میں وارد ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قربانی کی اور وہ دو دنبے تھے جو موجوئین تھے اس کا معنی جس کے کپوروں کو کوٹا گیا ہو۔ اس کی نسل کا سلسلہ منقطع ہو گیا تھا تو اگر خصی کرنا مکروہ ہوتا تو جناب رسول اللہ ﷺ ان کی قربانی نہ کرتے تا کہ لوگ اس سے باز آ جائیں اور نہ کریں کیونکہ لوگوں کو جب یہ معلوم ہو جاتا جو خصی ہو اس سے گریز کیا جاتا یا بچا جاتا ہے تو لوگ اس سے رک جاتے اور نہ کرتے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس ایک غلام لایا گیا جو خصی تھا تا کہ وہ خرید لیں (باب رکوب البغال) تو آپ نے فرمایا میں خصی پن پر معاون نہیں بن سکتا (اس لئے میں نہ خریدوں گا) تو آپ نے خصی غلام کی خریداری کو اعانت علی الاخصاء قرار دے کر نہ خریدا۔ کیونکہ اگر کوئی اس کو خصی ہونے کی بناء پر نہ خریدے گا تو پھر خصی کرنے والا آئندہ خصی نہ کرے گا۔ اسی طرح بکریوں میں خصی کرنا اگر مکروہ ہوتا تو جناب رسول اللہ ﷺ خصی کی قربانی نہ کرتے۔ نیز اس کو بنی آدم کے خصی کرنے پر قیاس نہیں کر سکتے کیونکہ جانوروں کے خصی کرنے سے ان کا موٹا کرنا اور ان کے کاٹنے سے حفاظت مقصود ہے اور یہ مباح ہے اور انسانوں کو خصی کرنے سے معاصی مقصود ہیں اور یہ ناجائز ہے۔ اگر اس روایت کو بوجوہ مان لیا جائے تو ممکن ہے کہ اس سے مراد ایسا خصی بنانا ہو جس کے ساتھ اور کوئی چیز نر حیوانات کی باقی نہ رہے اور یہ مکروہ ہے کیونکہ اس سے سلسلہ نسل کا انقطاع لازم آتا ہے اس پر دلالت یہ ہے کہ روایت میں "منها نشأت الخلق" کہا گیا کہ جب اس سے کوئی چیز پیدا نہ ہو تو یہ مکروہ ہے۔ باقی ایسا خصی کرنا جس سے پیدائش کا سلسلہ منقطع نہ ہو وہ اس کے خلاف ہے۔

حیوانات کے خصی کرنے پر متقدمین سے ثبوت:

۶۹۸۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ أَخْصٰى بَغْلًا لَهُ.

۶۹۸۰: ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عروہ سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے خچر کو خصی کیا۔

۶۹۸۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ مِثْلَهُ.

۶۹۸۱: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۸۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْصٰى جَمَلًا لَهُ.

۶۹۸۲: سفیان نے ابن طاؤس سے روایت کی ہے کہ ان کے والد نے اپنے ایک اونٹ کو خصی کیا۔

۶۹۸۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی عِمْرَانَ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :لَا بَأْسَ بِاِخْصَاءِ الْفَحْلِ اِذَا خُشِیَ عِضَاضُهٗ.

۶۹۸۳: مالک بن مغول سے روایت ہے کہ حضرت عطاء نے فرمایا کہ نر کو خصی کرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اس کے کاٹنے کا خطرہ ہو۔

بَابُ كِتَابَةِ الْعِلْمِ ، هَلْ تَصْلُحُ أَمْ لَا ؟

کتابت علم صحیح ہے یا نہیں

خلاصۃ المرام :

بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ علم کا لکھنا مکروہ ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: کتابت علم میں کچھ حرج نہیں ہے۔

۶۹۸۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كِتَابَةِ الْعِلْمِ ، فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ ـ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى كَرَاهَةِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ ، وَنَهَوْا عَنْ ذٰلِكَ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْهِ بِمَا ذَكَرْنَاهُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَلَمْ يَرَوْا بِكِتَابَةِ الْعِلْمِ بَأْسًا ، وَعَارَضُوْا مَا احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْهِمْ مُخَالِفُهُمْ ، مِنَ الْأَثَرِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ، بِمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۹۸۴: عطاء ابن یسار کہتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے نقل کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے علمی باتیں لکھنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت نہیں دی۔ امام طحاویؒ: کہتے ہیں کہ کچھ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ علم کا لکھنا مکروہ ہے اور وہ اس سے منع کرتے ہیں اور اس روایت کو بطور دلیل کے پیش کرتے ہیں۔ فریق ثانی کا مؤقف ہے کہ کتابت علم میں کوئی حرج نہیں اور اس کا ثبوت یہ روایت ہے جو آئندہ سطور میں ذکر کر رہے ہیں۔

تخریج : ترمذی فی العلم باب ۱۱۔

۶۹۸۵ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنِ الْمُخَارِقِ ، عَنْ طَارِقٍ قَالَ : خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ نَقْرَؤُهُ عَلَيْكُمْ اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ، وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةُ يَعْنِيْ، الصَّحِيْفَةَ فِيْ دَوَاتِهٖ.وَقَالَ :فِيْ غِلَافِ سَيْفٍ عَلَيْهِ أَخَذْنَاهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيْهَا فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ۔

۶۹۸۵: طارق کہتے ہیں کہ علی المرتضیٰؓ نے ہمیں خطبہ دیا اور سوائے اللہ کی کتاب کے اور اس صحیفے کے جو آپؓ کی تلوار کے غلاف میں تھا جس کو ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے حاصل کیا ہے اس میں صدقہ کے فرائض کا بیان ہے۔

تخریج : بخاری فی الجذیعه باب ۱۰' والفرائض باب ۲۱' مسند احمد ۱/۱۰۰' ۲/۱۲۶۔

۶۹۸۶ : حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :لَيْسَ عِنْدَنَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كِتَابٍ ، اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَشَيْءٌ فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ الْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ ، مَا بَيْنَ عِيرٍ اِلٰى ثَوْرٍ وَفِي الْحَدِيْثِ غَيْرُ هٰذَا .

۶۹۸۶: ابراہیم تیمی نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہمارے پاس جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کتاب اللہ کے سوا اور کوئی کتاب نہیں اور ایک چیز جو اس صحیفہ میں ہے کہ مدینہ حرم ہے اور اس کی حدود جبل عیر سے ثور تک ہے۔اور حدیث میں اس کے علاوہ مذکور ہے۔

تخریج : بخاری فضائل المدینه باب ۱' مسند احمد ۱/۱۱۹۔

۶۹۸۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ حَكِيْمٍ وَمُجَاهِدٍ ، أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ :مَا كَانَ أَحَدٌ أَحْفَظَ لِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، فَاِنِّيْ كُنْتُ أَعِيْ بِقَلْبِيْ، وَكَانَ يَعِيْ بِقَلْبِهٖ ، وَيَكْتُبُ بِيَدِهِ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَأَذِنَ لَهٗ۔

۶۹۸۷: مغیرہ بن حکیم اور مجاہد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ وہ فرماتے تھے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے زیادہ کوئی بھی یاد رکھنے والا نہیں تھا سوائے عبداللہ بن عمرو کے میں زبانی یاد کرتا اور وہ زبانی یاد کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے ہاتھ سے لکھ لیتے انہوں نے اس سلسلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تھی آپ نے ان کو اجازت دے دی تھی۔

تخریج : مسند احمد ۲/۴۰۳۔

۶۹۸۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ شُعَيْبًا حَدَّثَهٗ وَمُجَاهِدًا، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، وَقَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَكْتُبُ مَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ :نَعَمْ .قُلْت :عِنْدَ الْغَضَبِ وَالرِّضَاءِ قَالَ :اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ أَقُوْلَ اِلَّا حَقًّا۔

۶۹۸۸: مجاہد نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کہ آپ سے جو کچھ سنوں کیا میں اس کو لکھ لوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا غصے اور رضا مندی دونوں اوقات کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لائق ہی یہ ہے کہ میں حق بات کہوں۔

تخریج : مسند احمد ۲/۲۰۷۔

۶۹۸۹ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :وَأَخْبَرَنِي، يَعْنِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ حَكِيْمٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، فَذَكَرَ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ .

۶۹۸۹:مغیرہ بن حکیم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔

۶۹۹۰ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يَحْيٰى بْنُ أَيُّوْبَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ أَشْيَاءَ ، أَخَافُ أَنْ أَنْسَاهَا ، أَفَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَكْتُبَهَا قَالَ :نَعَمْ۔فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ ، الْإِبَاحَةُ لِكِتَابَةِ الْعِلْمِ ، وَخِلَافٌ لِحَدِيْثِ ، أَبِي سَعِيْدٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .وَهٰذَا أَوْلٰى بِالنَّظَرِ ، لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ :فِي الدَّيْنِ وَلَا تَسْأَمُوْا أَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا أَوْ كَبِيْرًا إِلٰى أَجَلِهٖ ذٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنٰى أَلَّا تَرْتَابُوْا۔فَلَمَّا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكِتَابَةِ الدَّيْنِ خَوْفَ الرَّيْبِ ، كَانَ الْعِلْمُ الَّذِي حِفْظُهُ أَصْعَبُ مِنْ حِفْظِ الدَّيْنِ أَحْرٰى أَنْ تُبَاحَ كِتَابَتُهُ، خَوْفَ الرَّيْبِ فِيْهِ، وَالشَّكِّ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ ، وَأَبِي يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عَمَّنْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا يُوَافِقُ هٰذَا .

۶۹۹۰:عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ میں نے گزارش کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے کئی باتیں سنتا ہوں جن کے بھول جانے کا ڈر رہتا ہے کیا آپ مجھے لکھنے کی اجازت دیتے ہیں فرمایا جی ہاں۔ان آثار سے ابوسعید کی روایت کے خلاف علم کے لکھنے کا جواز ثابت ہو رہا ہے۔قیاس کے اعتبار سے بھی یہ بات درست ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرضے کے سلسلے میں فرمایا "ولا تسئموا ان تکتبوہ" (البقرہ۲۸۲) جب اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرضے کے متعلق شک کے خطرے کے پیش نظر لکھنے کا حکم دیا تو وہ علم جس کا محفوظ کرنا قرض کی حفاظت سے بھی زیادہ مشکل ہو اس کے لکھنے کا جواز مناسب تر ہے تاکہ اس میں شک وشبہ کا گزر نہ ہو یہی امام ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : مسند احمد ۲/۲۱۵۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین وتابعین رحمہم اللہ کے اقوال سے اس کی تائید:

۶۹۹۱ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ :ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ أَتَوْهُ بِصُحُفٍ مِنْ صُحُفِهٖ، لِيَقْرَأَهَا

عَلَيْهِمْ .فَلَمَّا أَخَذَهَا ، لَمْ يَنْطَلِقْ فَقَالَ : إِنِّيْ لَمَّا ذَهَبَ بَصَرِيْ بَلِهْتُ، فَاقْرَئُوْهَا عَلَيَّ ، وَلَا يَكُنْ فِيْ أَنْفُسِكُمْ مِنْ ذٰلِكَ حَرَجٌ ، فَإِنَّ قِرَاءَ تَكُمْ عَلَيَّ كَقِرَاءَ تِيْ عَلَيْكُمْ۔

۶۹۹۱: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس طائف کے کچھ لوگ آئے ان کے پاس ایک صحیفہ تھا وہ چاہتے تھے کہ آپ ان کو پڑھ کر سنائیں جب آپ تو پڑھ نہ سکے آپ نے فرمایا جب سے میری نگاہ گئی ہے میں معذور ہو گیا ہوں تم اس کو مجھے پڑھ کر سناؤ تمہارے دلوں میں اس سلسلے میں کوئی تنگی نہیں ہونی چاہئے تمہارا مجھے پڑھ کر سنانا اسی طرح ہے جیسا میرا تمہیں پڑھ کر سنانا۔

۶۹۹۲ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ طَاوٗسٍ قَالَ :كَانَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَكْتُبُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَقِيْلَ لَهٗ :إِنَّهُمْ يَكْتُبُوْنَ ، فَقَالَ :يَكْتُبُوْنَ ، وَكَانَ أَحْسَنَ شَيْءٍ خُلُقًا .

۶۹۹۲:؟؟؟

۶۹۹۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ الْقُمِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ ، قَالَ :كُنَّا نَأْتِي جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَنَسْأَلُهٗ عَنْ سُنَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَكْتُبُهَا .

۶۹۹۳: عبداللہ بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت جابر کے پاس جاتے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں پوچھ کر لکھ لیتے۔

۶۹۹۴ : حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ :ثَنَا نُعَيْمٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :ثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :أَنَسٌ فَلَقِيْتُ عِتْبَانَ ، فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ ، فَأَعْجَبَنِيْ فَقُلْتُ لِابْنِيْ :اُكْتُبْهُ، فَكَتَبَهٗ۔

۶۹۹۴: عتبان بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت انس کہنے لگے میں عتبان سے ملا تو انہوں نے میری سند سے روایت نقل کی تو مجھے پسند آئی میں نے اپنے بیٹے کو کہا اس کو لکھ لو اس نے وہ لکھ لی۔

۶۹۹۵ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، ح .

۶۹۹۵: ربیع موذن نے اسد سے روایت کی ہے۔

۶۹۹۶ : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَا :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، عَنْ أَخِيْهِ :سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ : لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّیْ ، مَا خَلَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا أَكْتُبُ۔

۶۹۹۶: وہب بن منبہ نے اپنے بھائی سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھ سے زیادہ کوئی بھی روایت کرنے والا نہیں تھا سوائے عبداللہ ابن عمرو کے وہ لکھ لیتے تھے میں لکھتا نہیں تھا۔

۶۹۹۷ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ قَالَ :كُنْتُ آخُذُ الْكُتُبَ مِنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَأَكْتُبُهَا ، فَإِذَا فَرَغْتُ، قَرَأْتُهَا عَلَيْهِ، فَأَقُوْلُ :الَّذِيْ قَرَأْتُهُ عَلَيْكَ، أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَيَقُوْلُ :نَعَمْ .

۶۹۹۷: بشیر بن نہیک کہتے ہیں کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کتابیں لے کر لکھتا تھا جب میں فارغ ہو جاتا تو میں ان کے سامنے پڑھتا اور کہتا جو کچھ میں نے آپ کے سامنے پڑھا ہے کیا آپ نے سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ کہتے جی ہاں۔

بَابُ الْكَيِّ هَلْ هُوَ مَكْرُوْهٌ أَمْ لَا ؟

داغنا مکروہ ہے یا نہیں؟

خلاصۃ المرام :

داغنا ممنوع ہے۔

فریق ثانی کا موقف: اگر کسی چیز کا علاج داغنے میں ہو تو اس میں داغنا گناہ نہیں۔

۶۹۹۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ نَاسًا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاحِبٍ لَهُمْ ، فَسَأَلُوْهُ أَنَكْوِيْهِ؟ ، فَسَكَتَ ، فَسَأَلُوْهُ ، فَسَكَتَ ، ثُمَّ سَأَلُوْهُ فَقَالَ ارْضِفُوْهُ أَوْ حَرِّقُوْهُ وَكَرِهَ ذٰلِكَ۔

۶۹۹۸ : ابوالاحوص حضرت عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک ساتھی کو لے کر حاضر ہوئے اور انہوں نے پوچھا کیا ہم اس کو داغ دے سکتے ہیں؟ تو آپ نے خاموشی اختیار فرمائی۔ انہوں نے پھر پوچھا۔ آپ نے پھر خاموشی اختیار فرمائی۔ انہوں نے تیسری مرتبہ پوچھا تو آپ نے فرمایا اس کو گرم پتھر سے خواہ داغو یا گرم لوہے سے داغو (تمہاری مرضی ہے) اور آپ نے اس کو پسند نہ فرمایا۔

تخریج : مسند احمد ۱ / ۳۹۰۔

۶۹۹۹ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَقَالُوْا :إِنَّ صَاحِبًا لَنَا مَرِيْضٌ وَوُصِفَ لَهُ الْكَيُّ ، أَفَنَكْوِيْهِ؟ فَسَكَتَ ، ثُمَّ عَاوَدُوْا فَسَكَتَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ فِي الثَّالِثَةِ اكْوُوْهُ إِنْ شِئْتُمْ ، وَإِنْ شِئْتُمْ فَارْضِفُوْهُ بِالرَّضْفِ۔قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :وَمَعْنٰى هٰذَا عِنْدَنَا عَلَى الْوَعِيْدِ الَّذِيْ ظَاهِرُهُ الْأَمْرُ ، وَبَاطِنُهُ النَّهْيُ ، كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ الْآيَةَ ، وَكَقَوْلِهِ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ۔

۶۹۹۹ : ابوالاحوص نے حضرت عبداللہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تین آدمی آئے اور انہوں نے گزارش پیش کی ہمارا ساتھی بیمار ہے اور اس کے لئے داغنا تجویز کیا گیا ہے کیا ہم داغ دے سکتے ہیں؟ تو آپ نے اس پر خاموشی اختیار فرمائی۔ انہوں نے سوال کا اعادہ کیا تو آپ نے جواب سے خاموشی اختیار کی پھر ان کو تیسری مرتبہ فرمایا۔ اگر تم پسند کرتے ہو تو داغو۔ اور اگر تم چاہو تو گرم پتھر سے داغو۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں:

ہمارے نزدیک تو یہ وعید ہے جو بظاہر امر ہے مگر باطنا نہی ہے جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا "واستفزز من استطعت منهم" (الاسراء ۶۴) اسی طرح اس آیت میں "اعملوا ما شئتم"

۷۰۰۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ سَعِيْدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْعَدَ الثَّعْلَبِيُّ قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا تُدَاوُوْنَ بِهٖ شِفَاءٌ ، فَفِيْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ ، أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ ، أَوْ لَذْعَةِ نَارٍ ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ۔

۷۰۰۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ فرمایا اگر ان چیزوں میں سے کسی چیز میں شفاء ہے جن سے تم علاج کرتے ہو تو وہ سینگی کے پچھنے یا شہد کا گھونٹ یا لوہے سے داغنے میں ہے البتہ میں داغنے کو پسند نہیں کرتا۔

تخریج : بخاری فی الطب باب ۱۵/۱۷' مسلم فی السلام ۷۱' مسند احمد ۳' ۶' ۳۴۳' ۱' ۴۰۱۔

۷۰۰۱: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ .قِيْلَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ هُمْ ؟ قَالَ هُمُ الَّذِيْ لَا يَتَطَيَّرُوْنَ ، وَلَا يَكْتَوُوْنَ ، وَلَا يَسْتَرِقُوْنَ ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔

۷۰۰۱: حسن نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار افراد بلاحساب جنت میں جائیں گے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون لوگ ہیں تو فرمایا وہ وہ لوگ ہیں جو نہ شگون لیتے ہیں اور نہ داغتے ہیں اور نہ تعویذ گنڈا لیتے ہیں بلکہ اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

تخریج : بخاری فی الطب باب۷' والرقاق باب ۵۰' مسلم فی الایمان ۳۷۱/۳۷۲' ترمذی فی القیامہ باب۱۶' مسند احمد ۲۷۱/۱' ۴۰۱۔

۷۰۰۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ :نُهِيْنَا عَنِ الْكَيِّ۔

۷۰۰۲: حسن نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہمیں داغ دینے سے روک دیا گیا۔

تخریج : بخاری فی الطب باب۳' ابو داؤد فی الطب باب۷' ترمذی فی الطب باب ۱۰' ابن ماجہ فی الطب باب ۲۳' مسند احمد ۱۵۶/۴' ۴۲۷۔

۷۰۰۳: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰى عَنِ الْكَيِّ۔فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى أَنَّ الْكَيَّ مَكْرُوْهٌ ، وَأَنَّهُ لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُ عَلٰى حَالٍ مِنَ الْأَحْوَالِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَا بَأْسَ بِالْكَيِّ لِمَا عِلَاجُهُ الْكَيُّ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۰۰۳: عبدالرحمٰن بن جبیر نے حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے داغ لگانے سے منع فرمایا۔امام طحاویؒ کہتے ہیں: کہ داغ لگانا مکروہ ہے اور کسی حالت میں بھی درست نہیں ان آثار کو انہوں نے دلیل میں اختیار کیا۔فریق ثانی کا مؤقف ہے کہ جس کسی چیز کا علاج داغنے سے ہو اس میں داغنا کوئی گناہ نہیں۔ اس سلسلہ میں ان کی دلیل مندرجہ روایات ہیں۔

تخریج : مسند احمد ٤/٧٢٤، ٤٣٠، ٤٤٤، ٤٤٦۔

۷۰۰۴: مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : اشْتَكٰى أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَأَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَبِيْبًا ، فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ، ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ۔

۷۰۰۴: ابوسفیان نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی بن کعبؓ بیمار ہوئے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف ایک معالج بھیجا جس نے ان کی ایک رگ کاٹ کر پھر اس کو داغ دیا۔

تخریج : مسلم فی السلام ٧٣، مسند احمد ٣/٣١٥۔

۷۰۰۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيْبًا ، فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ۔

۷۰۰۵: ابوسفیان نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعبؓ کی طرف ایک معالج بھیجا تو اس نے ان کی ایک رگ کاٹ کر اس کو داغ دیا۔

تخریج : مسند احمد ٣/٣١٥۔

۷۰۰۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ :ثَنَا أَبِيْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : اشْتَكٰى أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَبَعَثَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَبِيْبًا ، فَقَدَّ عِرْقَهُ الْأَكْحَلَ ، وَكَوَاهُ عَلَيْهِ۔

۷۰۰۶: ابوسفیان نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی بن کعبؓ بیمار ہو گئے تو جناب رسول اللہ ﷺ

نے ان کی طرف ایک معالج کو بھیجا اس نے ان کی رگ اکحل کو کاٹ کر داغ دیا۔

۷۰۰۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِيْ أَكْحَلِهِ ، فَحَسَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ بِمِشْقَصٍ، ثُمَّ وَرَمَتْ ، فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ۔

۷۰۰۷: ابوالزبیر کہتے ہیں کہ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی اکحل رگ میں تیر لگا پس جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک چوڑے پھل والے تیر سے اس کو اپنے دست اقدس سے داغ دیا۔ پھر اس میں سوج آئی تو اس کو دوسری مرتبہ داغ دیا۔

تخریج : مسلم فی السلام ۷۵' مسند احمد ۳۱۲/۳' ۳۸۶۔

۷۰۰۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَوْ سَعْدًا رُمِيَ رَمْيَةً فِيْ يَدِهِ، فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، طَبِيْبًا فَكَوَاهُ عَلَيْهَا۔

۷۰۰۸: ابن الزبیر نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے حضرت ابی بن کعبؓ یا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ہاتھ میں تیر لگا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک طبیب کو حکم فرمایا اس نے اس کو داغ دیا۔

۷۰۰۹: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : رُمِيَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَعُوْا أَكْحَلَهُ، فَحَسَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ ، فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ، فَحَسَمَهُ مَرَّةً أُخْرٰى.

۷۰۰۹: ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو غزوہ احزاب کے دن تیر لگا۔ انہوں نے اس کی اکحل رگ کاٹ دی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو آگ سے داغا پھر ان کا ہاتھ سوج گیا تو اس کو دوسری مرتبہ داغا گیا۔

تخریج : ترمذی فی السیر باب ۲۹' مسند احمد ۳۵۰/۳۔

۷۰۱۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوٰى سَعْدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنْ شَوْكَةٍ۔

۷۰۱۰: زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن زرارہؓ کو ایک کانٹا چبھ جانے کی وجہ سے داغا گیا۔

تخریج : ترمذی فی الطب باب ۱۱۔

۷۰۱۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ :ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ، غَیْرَ أَنَّہٗ قَالَ مِنْ شَوْصَۃٍ۔

۷۰۱۱: محمد بن منہال کہتے ہیں کہ ہمیں یزید بن زریع نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ انہوں نے "من شوصۃ" کا لفظ ذکر کیا جس کا معنی رگ کی حرکت' پسلیوں کا ورم' (پیٹ درد) ہے۔

۷۰۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ :کَوَانِیْ أَبُوْ طَلْحَۃَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ أَظْہُرِنَا ، فَمَا نُہِیْتُ عَنْہُ۔

۷۰۱۲: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ مجھے حضرت ابوطلحہؓ نے داغ دیا جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے مگر ہمیں داغ سے منع نہ کیا گیا۔

تخریج : مسند احمد ۱۳۹/۳۔

۷۰۱۳: حَدَّثَنَا فَہْدٌ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ :ثَنَا زُہَیْرٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : کَوٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَعْدًا أَوْ أَسْعَدَ بْنَ زُرَارَۃَ مِنَ الذُّبْحَۃِ فِیْ حَلْقِہٖ ۔ فَفِیْ ہٰذِہِ الْأَخْبَارِ اِبَاحَۃُ الْکَیِّ لِلدَّاءِ الْمَذْکُوْرِ ، فِیْہَا وَفِی الْآثَارِ الْأُوَلِ ، النَّہْیُ عَنِ الْکَیِّ .فَاحْتَمَلَ أَنْ یَکُوْنَ الْمَعْنَی الَّذِیْ کَانَتْ لَہُ الْاِبَاحَۃُ فِیْ ہٰذِہِ الْآثَارِ ، غَیْرَ الْمَعْنَی الَّذِیْ کَانَ لَہُ النَّہْیُ فِی الْآثَارِ الْأُوَلِ .وَذٰلِکَ أَنَّ قَوْمًا کَانُوْا یَکْتَوُوْنَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ بِہِمْ ، یَرَوْنَ أَنَّ ذٰلِکَ یَمْنَعُ الْبَلَاءَ أَنْ یَنْزِلَ بِہِمْ ، کَمَا تَفْعَلُ الْأَعَاجِمُ .فَہٰذَا مَکْرُوْہٌ لِأَنَّہٗ لَیْسَ عَلٰی طَرِیْقِ الْعِلَاجِ وَہُوَ شِرْکٌ لِأَنَّہُمْ یَفْعَلُوْنَہٗ لِیَدْفَعَ قَدَرَ اللّٰہِ عَنْہُمْ .فَأَمَّا مَا کَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ ، اِنَّمَا یُرَادُ بِہِ الصَّلَاحُ ، وَالْعِلَاجُ مُبَاحٌ مَأْمُوْرٌ .وَقَدْ بَیَّنَ ذٰلِکَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ فِیْ حَدِیْثٍ رَوَاہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ .

۷۰۱۳: عمرو بن شعیب نے کسی صحابی رسول سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد یا اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہما کو گلے میں سوراخ کی وجہ سے داغا۔ان روایات سے داغ کو مندرجہ بالا امراض کے لئے داغنا ثابت ہوتا ہے جبکہ شروع باب کی روایات ممانعت کی طرف مشیر ہیں اس میں ایک احتمال یہ ہے کہ ممکن ہے جن چیزوں کے سلسلہ میں اباحت ہو اور دوسری چیزوں کے لئے ممانعت ہو جیسا کہ آثار اول میں وارد ہے اور وہ یہ ہے کہ تکلیف کے آنے سے پہلے پیشگی داغنا تا کہ وہ تکلیف نہ آئے جیسا کہ عجم میں رواج ہے یہ مکروہ وممنوع ہے کیونکہ یہ علاج کے لئے نہیں بلکہ یہ تو شرک کی ایک قسم ہے۔تا کہ تقدیر الٰہی کو ٹالا جائے (جو کہ ٹالنا ممکن نہیں) باقی تکلیف

اتر نے پر درستگی کے لئے مباح ہے کیونکہ علاج مباح ہے جس کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اس کا ثبوت اس روایت سے ملتا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطب باب ۷' ترمذی فی الطب باب ۱۱' مسند احمد ٦٥/٤' ٥' ٣٧٨۔

روایت جابر رضی اللہ عنہ:

۷۰۱۴: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ هٰذِهِ خَيْرٌ ، فَفِيْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ ، أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ ، أَوْ لَذْعَةِ نَارٍ ، تُوَافِقُ دَاءً ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ۔فَإِذَا كَانَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ لَذْعَةَ النَّارِ الَّتِيْ تُوَافِقُ الدَّاءَ مُبَاحَةٌ ، وَالْكَيَّ مَكْرُوْهٌ ، وَكَانَتِ اللَّذْعَةُ بِالنَّارِ كَيَّةً ، ثَبَتَ أَنَّ الْكَيَّ الَّذِيْ يُوَافِقُ الدَّاءَ مُبَاحٌ ، وَأَنَّ الْكَيَّ الَّذِيْ لَا يُوَافِقُ الدَّاءَ مَكْرُوْهٌ .وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ الْكَيُّ مَنْهِيًّا عَنْهُ عَلٰى مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ ، ثُمَّ أُبِيْحَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الْأُخَرِ.

۷۰۱۴: عاصم بن عمر نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہاری ان چیزوں میں سے کسی میں شفا ہے تو وہ سینگی کے پچھنے' شہد کا گھونٹ' آگ کا داغنا جو اس بیماری کے مناسب ہو۔ اور میں داغنے کو پسند نہیں کرتا۔ اس روایت میں گرم لوہے کے کنارے سے داغنے کو جب کہ مرض کے موافق ہو درست قرار دیا گیا اور داغ کو ناپسند کیا گیا حالانکہ لذعة بالنار بھی داغ ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ جو داغ بیماری کے مناسب ہو وہ مباح ہے اور جو بیماری کے موافق نہ ہو وہ مکروہ ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ جس داغ کی آثار اول میں ممانعت ہے وہ شروع میں ہو اور بعد میں اس کو مباح کر دیا گیا ہو جیسا کہ دوسرے آثار میں داغنے کا ثبوت موجود ہے۔ جیسا روایت ابن ابی داؤد میں ہے۔ (ملاحظہ ہو)

تخریج : بخاری فی الطب باب ١٥/٤' مسلم فی السلام ٧١' مسند احمد ٣٤٣/٣۔

۷۰۱۵: .وَذٰلِكَ أَنَّ ابْنَ أَبِيْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ، قَالَ :ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ :ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُ فِي الْكَيِّ فَقَالَ لَا تَكْتَوِ .فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَلَغَ بِيَ الْجَهْدُ ، وَلَا أَجِدُ بُدًّا مِنْ أَنْ أَكْتَوِيَ .قَالَ :مَا شِئْتَ ، أَمَا اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ جُرْحٍ اِلَّا وَهُوَ آتِي اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يُدْمِيْ، يَشْكُو الْأَلَمَ الَّذِيْ كَانَ سَبَبَهٗ، وَأَنَّ جُرْحَ الْكَيِّ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يَذْكُرُ أَنَّ سَبَبَهٗ

كَانَ مِنْ كَرَاهَةِ لِقَاءِ اللّٰهِ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَكْتَوِيَ۔ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَيِّ وَإِبَاحَتِهِ إِيَّاهُ بَعْدَ ذٰلِكَ .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ ، كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَالِ النَّهْيِ الْمَذْكُوْرِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .وَمَا كَانَ مِنَ الْإِبَاحَةِ فِي الْآثَارِ الْأُخَرِ ، كَانَ ، بَعْدَمَا كَانَتْ مِنْهُ الْإِبَاحَةُ الْمَذْكُوْرَةُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، فَتَكُوْنُ الْإِبَاحَةُ نَاسِخَةً لِلنَّهْيِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَوَىٰ سَارِقًا بَعْدَمَا قَطَعَهُ.

۷۰۱۵: عمرو بن شعیب نے اپنے والد اپنے دادا سے روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا وہ داغنے کی اجازت طلب کر رہا تھا آپ نے فرمایا مت داغ دو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں بہت مجبور ہوں اور داغ کے علاوہ میں اس بیماری کا اور علاج بھی نہیں پاتا۔ تو آپ نے فرمایا جو تمہاری مرضی ہو۔ پھر فرمایا سنو! ہر داغ والا زخم قیامت کے دن اپنے سبب کا اظہار کرے گا کہ میرے داغ کا سبب اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے ناپسندیدگی تھی۔ پھر آپ نے اسے داغنے کی اجازت دی۔ اس روایت میں ممانعت کے بعد اباحت کا ثبوت ملتا ہے۔ پس یہ احتمال ثابت ہوا کہ آثار اول میں جو ممانعت ہے وہ اسی دور کی ہے جو اس روایت میں بتلائی گئی اور دوسرے آثار جو اس کی اباحت کو ثابت کرنے والے ہیں وہ وہی جواز ہے جو اس روایت میں ظاہر ہو رہا ہے پس وہ نہی کا ناسخ ہے۔ اور روایات میں ہاتھ کاٹنے کے بعد چور کے اس زخم کو داغنا ثابت ہے۔ (ملاحظہ ہو)

۷۰۱۶: حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ :قُلْت لِفَضَالَةَ بْنِ عَبْدٍ أَمِنْ السُّنَّةِ أَنْ يُقْطَعَ السَّارِقُ ، وَيُعَلَّقَ فِيْ عُنُقِهِ؟ .فَقَالَ :نَعَمْ ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِسَارِقٍ ، فَأَمَرَ بِهٖ ، فَقُطِعَتْ يَدُهُ، ثُمَّ حَسَمَهُ، ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهِ۔

۷۰۱۶: ابن محیریز کہتے ہیں کہ میں نے حضرت فضالہ بن عبداللہ سے دریافت کیا کہ کیا یہ سنت ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کی گردن میں لٹکا دیا جائے؟ تو انہوں نے کہا جی ہاں! جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا پس آپ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا وہ کاٹ دیا گیا پھر اس کو داغا گیا اور کٹے ہوئے ہاتھ کو اس کی گردن میں لٹکا دیا گیا

تخریج : ابن ماجه فی الحدود باب۲۳۔

۷۰۱۷: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ سَرَقَ شَمْلَةً ،

فَقَالَ :أَسَرَقْتُ؟ مَا اِخَالُ سَرَقْت اذْهَبُوْا بِهٖ فَاقْطَعُوْهُ ، ثُمَّ احْسِمُوْهُ ثُمَّ قَالَ :تُبْ اِلَى اللّٰهِ۔فَفِيْ هٰذِهٖ أَيْضًا ، دَلِيْلٌ عَلَى اِبَاحَةِ الْكَيِّ الَّذِيْ يُرَادُ بِهٖ الْعِلَاجُ ، لِأَنَّهٗ دَوَاءٌ .وَقَدْ سَأَلَ الْأَعْرَابُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوْا :أَلَا نَتَدَاوٰى؟ .فَكَانَ جَوَابُهٗ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۰۱۷: یزید بن خصیفہ نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا جس نے ایک چادر چوری کی تھی آپ نے فرمایا کیا تم نے چوری کی ہے؟ میرا خیال تو نہ تھا کہ تم چوری کرو گے۔ پھر فرمایا اس کو لے جا کر اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ پھر اس کو داغ دو۔ پھر فرمایا تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو۔اس روایت میں بھی اس داغ کا تذکرہ ہے جس سے علاج مقصود ہے کیونکہ وہ اس وقت دواء ہے دیہاتیوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا ہم علاج معالجہ نہ کریں۔آپ ﷺ نے یہ جواب عنایت فرمایا۔

تخریج : نسائی فی السارق باب۳۔

تداوی کی اجازت:

۷۰۱۸: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ :ثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ :سَمِعْت أُسَامَةَ بْنَ شَرِيْكٍ يَقُوْلُ :شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَعْرَابُ يَسْأَلُوْنَهٗ فَقَالُوْا :هَلْ عَلَيْنَا جُنَاحٌ أَنْ نَتَدَاوٰى؟ .فَقَالَ تَدَاوَوْا ، عِبَادَ اللّٰهِ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ دَوَاءً ، اِلَّا الْهَرَمَ۔

۷۰۱۸: زیاد بن علاقہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں اس وقت موجود تھا جبکہ دیہاتی سوال کر رہے تھے کہ کیا ہمیں علاج میں گناہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندو! علاج کرو۔اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بیماری بنائی ہے اس کا علاج بھی بنایا ہے سوائے بڑھاپے کے (اس کا علاج نہیں)

تخریج : ابو داؤد فی الطب باب ۱' ترمذی فی الطب باب ۲' مسند احمد ۲۷۸/٤۔

۷۰۱۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، تَدَاوَوْا ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَخْلُقْ دَاءً اِلَّا خَلَقَ لَهٗ شِفَاءً اِلَّا السَّامَ ، وَالسَّامُ :الْمَوْتُ۔

۷۰۱۹: عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔اے لوگو! علاج کرو۔اللہ تعالیٰ نے جو بیماری پیدا فرمائی اس کا علاج بھی پیدا فرمایا۔سوائے سام کے اور وہ موت کا نام ہے۔ (یعنی موت کا علاج نہیں ہے)

تخریج : بخاری فی الطب باب۷' مسلم فی السلام ۸۸/۸۹' ابو داؤد فی الطب باب۵' ترمذی فی الطب باب۵' مسند احمد ۱/۲۴۱/۳۸۹' ۵/۳٤٦' ٦/۱۳۸/۱٤٦۔

۷۰۲۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ ، فَإِذَا أُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ ، بِإِذْنِ اللّٰهِ۔فَأَبَاحَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَدَاوَوْا ، وَالْكَيُّ مِمَّا كَانُوْا يَتَدَاوَوْنَ بِهِ .وَقَدْ اكْتَوٰى أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهِ. فَمِمَّنْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۰۲۰: ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ ہر بیماری کا علاج ہے پس جب دواء بیمار کو پہنچادی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفا پا جاتا ہے۔

تخریج : بخاری فی الطب باب۱' مسلم فی السلام ٦۹' ابو داؤد فی الطب باب۱ / ۱۰۱' ترمذی فی الطب باب۲' ابن ماجه فی الطب باب۱' مسند احمد ۱/۳۷۷' ۳/۳۳۵' ۵/۳۷۱۔

۷۰۲۱: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْحَرِّ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ :أَقْسَمَ عَلَيَّ عُمَرُ لَأَكْتَوِيَنَّ .

۷۰۲۱: جریر کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قسم دے کر کہا کہ میں ضرور داغ لگواؤں۔

۷۰۲۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ :رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ، اكْتَوٰى مِنَ اللَّقْوَةِ فِيْ أَصْلِ أُذُنَيْهِ .

۷۰۲۲: ابوالزبیر کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ لقوہ کی وجہ سے ان کے کانوں کی جڑ میں داغ لگایا گیا۔

۷۰۲۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ :ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اكْتَوٰى مِنَ اللَّقْوَةِ .

۷۰۲۳: نافع سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو لقوہ کی وجہ سے داغ لگایا گیا۔

۷۰۲۴: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيٰى قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اكْتَوٰى مِنَ اللَّقْوَةِ ، وَرُقِيَ مِنَ الْعَقْرَبِ .

۷۰۲۴: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو لقوہ کی وجہ سے داغ لگایا گیا اور بچھو کے ڈسنے کی وجہ سے دم کیا گیا۔

تخریج : مالك فی العین ۱۳۔

۷۰۲۵: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ.

۷۰۲۵: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۷۰۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ :دَخَلْتُ عَلٰی خَبَّابٍ ، وَقَدِ اكْتَوٰی .

۷۰۲۶: حارثہ بن مضرب کہتے ہیں کہ میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا جبکہ ان کو داغ لگایا گیا تھا۔

۷۰۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ :ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا مُوْسٰی بْنُ أَعْیَنَ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ قَیْسِ بْنِ أَبِیْ حَازِمٍ ، عَنْ خَبَّابٍ ، أَنَّهٗ أَتَاهُ یَعُوْدُهٗ، وَقَدْ اكْتَوٰی سَبْعًا فِیْ بَطْنِهٖ .

۷۰۲۷: قیس بن حازم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ میں ان کی خدمت میں تیمارداری کے لئے حاضر ہوا اس وقت ان کے پیٹ کو سات جگہ سے داغا گیا تھا۔

۷۰۲۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ :سَمِعْتُ حُمَیْدًا قَالَ :ابْنُ مَرْزُوْقٍ أَظُنُّهٗ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ :قَالَ لِیْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ أَشَعَرْتُ أَنَّهٗ كَانَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ فَلَمَّا اكْتَوَیْتُ ، انْقَطَعَ عَنِّیْ التَّسْلِیْمُ۔فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اكْتَوَوْا ، وَكَوَوْا غَیْرَهُمْ. وَفِیْهِمُ ابْنُ عُمَرَ ، وَقَدْ رَوَیْنَا عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِیَ۔فَدَلَّ فِعْلُهٗ ذٰلِكَ عَلٰی ثُبُوْتِ نَسْخِ مَا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَهٗ مِنْ ذٰلِكَ .وَفِیْهِمْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ وَهُوَ الَّذِیْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَدْحُهٗ لِلَّذِیْنَ لَا یَكْتَوُوْنَ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَیْضًا عَلٰی عِلْمِهٖ بِاِبَاحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَكَیْفَ یَكُوْنُ ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ ؟ .

۷۰۲۸: ابن مرزوق کہتے ہیں کہ میرے خیال میں مطرف سے روایت ہے کہ مجھے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم نے محسوس کیا کہ مجھے سلام کیا جاتا تھا (فرشتے سلام کرتے تھے) جب سے داغ لگایا گیا تو وہ سلام مجھ سے منقطع ہو گیا۔ یہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں انہوں نے خود داغا اور ان کو داغ لگوائے گئے۔ ان میں ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل ہیں جنہوں نے یہ روایت نقل کی ہے "ماحب ان اقتوی" ان کا فعل اس روایت کے خلاف اس بات کا ثبوت ہے کہ کراہت کا حکم منسوخ ہو چکا۔ ان میں حضرت عمران بن حصین بھی ہیں جنہوں نے داغ نہ لگوانے والے لوگوں

کی تعریف میں روایت نقل کی ہے ان کا عمل اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اباحت کا علم ہوا تبھی انہوں نے داغ لگوایا۔بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ حضرت عمران کی روایت سے نسخ ثابت نہیں ہوتا اس لئے کہ خود ان کی یہ دوسری روایت موجود ہے۔

۷۰۲۹: فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ جَابِرٍ قَالَ :ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ أَبِيْ مَخْلَدٍ قَالَ :كَانَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ ، يَنْهٰى عَنِ الْكَيِّ فَابْتُلِيَ فَكَانَ يَقْعُدُ وَيَقُوْلُ لَقَدْ اكْتَوَيْتُ كَيَّةً بِنَارٍ ، فَمَا أَبْرَأَتْنِيْ مِنْ اِثْمٍ ، وَلَا شَفَتْنِيْ مِنْ سَقَمٍ۔قِيْلَ لَهٗ :قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْكَيُّ الَّذِيْ كَانَ عِمْرَانُ يَنْهَىٰ عَنْهُ، هُوَ الْكَيُّ ، يُرَادُ بِهٖ ، لَا لِلْعِلَاجِ مِنَ الْبَلَاءِ الَّذِيْ قَدْ حَلَّ ، وَلٰكِنْ لِمَا يُفْعَلُ قَبْلَ حُلُوْلِ الْبَلَاءِ ، مِمَّا كَانُوْا يَرَوْنَ أَنَّهٗ يَدْفَعُ الْبَلَاءَ فَلَمَّا ابْتُلِيَ بِمَا كَانَ ابْتُلِيَ بِهٖ ، اكْتَوٰى عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ عِلَاجًا لِمَا بِهٖ مِنَ الْبَلَاءِ .فَلَمَّا لَمْ يَبْرَأْ بِذٰلِكَ عَلِمَ أَنَّ كَيَّهٗ لَمْ يُوَافِقْ بَلَاهُ، وَلَمْ يَكُنْ عِلَاجًا لَهٗ، فَأَشْفَقَ أَنْ يَكُوْنَ بِهَا اِثْمًا فَقَالَ : مَا شَفَتْنِيْ مِنْ سَقَمٍ ، وَلَا أَبْرَأَتْنِيْ مِنْ اِثْمٍ۔أَيْ :لَمْ أَعْلَمْ أَنِّيْ بَرِيْءٌ مِنَ الْاِثْمِ ، مَعَ أَنَّهٗ لَمْ يُحَقِّقْ أَنَّهٗ صَارَ آثِمًا بِهَا ، لِأَنَّهٗ اِنَّمَا كَانَ أَرَادَ بِهَا الدَّوَاءَ لَا غَيْرَ ذٰلِكَ وَالدَّوَاءُ مُبَاحٌ لِلنَّاسِ جَمِيْعًا ، وَهُمْ مَأْمُوْرُوْنَ بِهٖ .وَقَدْ جَاءَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آثَارٌ تَنْهٰى عَنِ التَّمَائِمِ۔فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۰۲۹: ابومخلد نے حضرت عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ وہ داغنے سے منع کرتے تھے پھر وہ ابتلاء میں آ گئے چنانچہ وہ جب بیٹھتے تو یوں کہتے کہ میں نے آگ سے داغ بھی لگوائے لیکن اس داغنے نے نہ تو مجھے گناہ سے بری الذمہ کیا اور نہ بیماری سے صحت ہوئی۔ممکن ہے کہ حضرت عمران جس داغنے سے منع کرتے تھے اس سے وہ جاہلیت والا داغنا مراد تھا علاج مرض مقصود نہیں تھا اس لئے کہ وہ تکلیف کے آنے سے پہلے کیا جاتا تھا اس کے متعلق لوگوں کا خیال یہ تھا کہ اس سے تکلیف دور ہو جاتی ہے جب وہ تکلیف میں مبتلا ہوئے تو اس وقت انہوں نے بطور علاج کے داغ لگوائے مگر جب اس سے بھی درست نہ ہوئے تو ان کو اس سے یہ پتہ چل گیا کہ یہ علاج ان کی مرض کے مطابق نہیں ہے پس اس لئے ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا شاید کہیں یہ گناہ نہ ہو کہ اس کی وجہ سے میری بیماری بھی ٹھیک نہیں ہوئی اور نہ اس کے کر لینے کی وجہ سے میں گناہ سے بری الذمہ رہا مطلب یہ ہوا کہ مجھے یقینی طور پر یہ معلوم نہیں کہ گناہ سے بری الذمہ ہوں اس کے ساتھ ساتھ کہ یہ کوئی قطعی بات نہیں تھی کہ وہ اس سے گناہ گار ہو گئے ہیں کیونکہ اس سے مقصود ان کا علاج تھا نہ کہ کچھ اور۔اور علاج کرنا سب لوگوں کے لئے جائز اور مباح ہے بلکہ اس کا حکم ہے۔جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے آثار وارد ہیں جو تعویذ کی ممانعت کرتے ہیں اس سلسلے میں مندرجہ ذیل روایات ہیں۔

۷۰۳۰: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ ، قَالَتْ :دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِي ، وَقَدْ عَلَّقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ :عَلٰى مَا تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ ، عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ ، فَإِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ ، وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ۔فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْعِلَاقُ كَانَ مَكْرُوْهًا فِيْ نَفْسِهِ، لِأَنَّهُ كُتِبَ فِيْهِ مَا لَا يَحِلُّ كِتَابَتُهُ فَكَرِهَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ لَا لِغَيْرِهِ. وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۷۰۳۰: ام قیس بنت محصن کہتی ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر گئی جس کو میں نے تعویذ باندھا ہوا تھا آپ نے فرمایا تم اپنی اولاد سے ان تعویذوں کے سبب کیوں غفلت اختیار کرتی ہو تم عود ہندی استعمال کرو اس میں سات چیزوں کا علاج ہے پسلی کا درد اور حلق کے درد میں اس کو ناک میں ٹپکایا جائے اور پسلی کے درد میں منہ کے کنارے سے پلایا جائے۔اس میں یہ احتمال ہے کہ تعویذ کا لٹکانا ذاتی اعتبار سے بھی برا ہو کیونکہ اس زمانے میں ایسی چیزیں اس میں لکھی جاتی تھیں جن کا لکھنا جائز نہیں اس لئے آپ نے اس کو ناپسند کیا اور کوئی وجہ نہ تھی جناب رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلے میں یہ روایت بھی وارد ہے۔

تخریج : بخاری فی الطب باب ۲۱' مسلم فی السلام روایت ۸۶' ابو داؤد فی الطب باب ۱۳' ابن ماجه فی الطب باب ۱۳' مسند احمد ۳۵۵/۶۔

۷۰۳۱: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يَحْيٰى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ سِوَادَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ صُدَاءَ قَالَ :أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا ، فَبَايَعْنَاهُ، وَتَرَكَ رَجُلًا مِنَّا لَمْ يُبَايِعْهُ فَقُلْنَا :بَايِعْهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، فَقَالَ لَنْ أُبَايِعَهُ حَتّٰى يَنْزِعَ الَّذِيْ عَلَيْهِ، إِنَّهُ مَنْ كَانَ مِنَّا، مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِ، كَانَ مُشْرِكًا مَا كَانَتْ عَلَيْهِ۔فَنَظَرْنَا فَإِذَا فِيْ عَضُدِهِ سَيْرٌ مِنْ لَحْيِ شَجَرَةٍ أَوْ شَيْءٌ مِنَ الشَّجَرَةِ .

۷۰۳۱: بکر بن سوادہ نے بنو صداء کے ایک آدمی سے نقل کیا کہ ہم جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ہم بارہ آدمی تھے۔ہم نے بیعت کی آپ نے ایک آدمی کو چھوڑ دیا اس سے بیعت نہیں لی۔ہم نے گزارش کی کہ اسے بیعت فرمالیں یارسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا اس کو میں اس وقت بیعت نہ کروں گا یہاں تک کہ یہ اس چیز کو اتار دے جو اس نے پہن رکھی ہے جو ہم میں سے اس طرح کی چیز پہنے وہ اس وقت مشرک خیال کیا جاتا ہے جب تک وہ چیز اس پر رہے پس ہم نے جب پڑتال کی تو اس آدمی کے بازو پر درخت میں سے یا درخت کی چھال کا تسمہ تھا۔

۷۰۳۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ :ثَنَا الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ خَالِدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ

سَمِعْتُ مِشْرَحَ بْنَ هَاعَانَ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيْمَةً ، فَلَا أَتَمَّ اللّٰهُ لَهُ، وَمَنْ تَعَلَّقَ وَدَعَةً ، فَلَا أَوْدَعَ اللّٰهُ لَهُ.

۷۰۳۲: مشرح بن ہاعان کہتے ہیں کہ میں نے عقبہ بن عامر جہنیؓ سے سنا کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے تھے کہ جس نے تعویذ لٹکایا اللہ تعالیٰ اس کے کام کو مکمل نہ کرے جس نے گھونگا لٹکایا اللہ تعالیٰ اس کو اس کا مقصود عنایت نہ فرمائے۔

تخریج : مسند احمد ۱۵٤/٤۔

۷۰۳۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ أَنَّ أَبَا بِشْرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِيْ مَبِيْتِهِمْ ، فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا أَلَا لَا يَبْقَيَن فِيْ عُنُقِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ ، وَلَا وَتَرٌ ، إِلَّا قُطِعَتْ۔قَالَ مَالِكٌ :أَرٰى ذٰلِكَ مِنَ الْعَيْنِ .فَكَانَ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ - مَا عُلِّقَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ ، لِيُدْفَعَ ، وَذٰلِكَ مَا لَا يَسْتَطِيْعُهُ غَيْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ شِرْكٌ .فَأَمَّا مَا كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ ، فَلَا بَأْسَ ، لِأَنَّهُ عِلَاجٌ .وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْكَلَامُ بِعَيْنِهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا .

۷۰۳۳: عباد بن تمیم کہتے ہیں کہ ابو بشر انصاریؓ نے بتلایا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا عبداللہ بن ابی بکرؒ کہتے ہیں میرے خیال میں انہوں نے یہ لفظ کہے ''والناس فی بیتھم'' جبکہ لوگ اپنی خواب گاہوں میں تھے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک منادی کو بھیج کر یہ اعلان کرایا کسی اونٹ کے گلے میں ہار یا تانت ہو اس کو کاٹ ڈالا جائے۔امام مالک کہتے ہیں میرے خیال میں یہ نظر سے بچانے کی خاطر کیا گیا۔امام طحاویؒ کہتے ہیں: ہمارے نزدیک اس سے مراد وہ قلائد ہیں جو مصائب کے اترنے سے پہلے ڈالے جاتے ہیں تاکہ وہ مصائب سے دور رہیں اور یہ بات غیر اللہ کے اختیار میں نہیں پس اس سے روکا گیا کیونکہ یہ شرک ہے باقی وہ تعویذات جو تکالیف کے اترنے کے لئے ڈالے جاتے ہیں ان میں کچھ حرج نہیں کیونکہ وہ علاج ہے۔حضرت عائشہ ؓ سے بعینہٖ یہ بات روایت میں وارد ہے (ملاحظہ ہو)

تخریج : بخاری فی الجهاد باب۱۳۹' مسلم فی اللباس ۱۰۵' ابو داؤد فی الجهاد باب٤٥' مالك فی صفة النبی ۳۹' مسند احمد ٢١٦/٥۔

۷۰۳۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَابْنُ

لَهِيعَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ :لَيْسَتْ بِتَمِيمَةٍ مَا عُلِّقَ بَعْدَ أَنْ يَقَعَ الْبَلَاءُ .

۷۰۳۴: قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ امّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں وہ تمیمہ میں شامل نہیں جو مصیبت وتکلیف کے واقع ہونے کے بعد گلے میں ڈالے جائیں۔

۷۰۳۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَوْ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ، مِثْلَهُ .فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ الْكَيُّ نُهِيَ عَنْهُ، إِذَا فُعِلَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ ، وَأُبِيحَ إِذَا فُعِلَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ ، لِأَنَّ مَا فُعِلَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ ، فَإِنَّمَا هُوَ عِلَاجٌ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِلَاجِ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ .وَرُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا۔

۷۰۳۵: طلحہ بن ابی سعد یا طلحہ بن ابی سعید نے بکیر سے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔
عین ممکن ہے کہ اس سے ممنوعہ داغ دینا مراد ہو جبکہ مصیبت اترنے سے پہلے اس کو کیا جائے اور مصائب کے اترنے پر اس کا کرنا مباح ہے کیونکہ یہ علاج میں شامل ہے۔

علاج کے سلسلہ میں مزید روایات:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علاج کے سلسلہ میں پہلے بھی روایات گزریں اب مزید ذکر کرتے ہیں۔

۷۰۳۶: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً ، فَعَلَيْكُمْ بِأَلْبَانِ الْبَقَرِ ، فَإِنَّهَا تَرُمُّ مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ۔

۷۰۳۶: ابن شہاب نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو بیماری اتاری ہے اس کا علاج بھی اتارا ہے تمہیں گائے کا دودھ استعمال کرنا چاہئے یہ ہر درخت کو چرتی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۳۱۵/۴۔

۷۰۳۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ :ثَنَا الْمُقْرِءُ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ الرُّقَى، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَلَمْ يَرَوْا بِهَا بَأْسًا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۰۳۷: المقرئ نے امام ابوحنیفہؒ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: بعض لوگوں نے دم کو مکروہ قرار دیا۔ دم میں کوئی حرج نہیں یہ روایات دلیل ہیں:

۷۰۳۸: بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ فِيْ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ۔فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الرُّخْصَةُ فِيْ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ ، وَالرُّخَصُ لَا تَكُوْنُ اِلَّا بَعْدَ النَّهْيِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا أُبِيْحَ مِنْ ذٰلِكَ مَنْسُوْخٌ مِنَ النَّهْيِ عَنْهُ، فِيْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَمْرِ بِالرُّقْيَةِ لِلَدْغَةِ الْعَقْرَبِ۔

۷۰۳۸: اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ اور بچھو کے دم کی رخصت عنایت فرمائی ہے۔ اس روایت سے سانپ اور بچھو کے دم کی رخصت ثابت ہو رہی ہے اور رخصت ممانعت کے بعد ہوا کرتی ہے۔ پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ اس میں سے جو مباح کیا گیا ہے وہ عمران بن حصینؓ والی روایت سے مستثنیٰ ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو کے ڈسے پر دم کا حکم فرمایا۔ (ملاحظہ ہو)

تخریج : بخاری فی الطب باب۳۷، مسلم فی السلام ٦٠، ابن ماجه فی الطب باب ۳۵، مسند احمد ۳۹٤/۳۔

۷۰۳۹: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ :ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَدَغَتْنِيْ عَقْرَبٌ ، فَجَعَلَ يَمْسَحُهَا وَيُرْقِيْهِ۔

۷۰۳۹: قیس بن طلق نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مقیم تھا مجھے بچھو نے ڈس لیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ہاتھ پھیرنے اور دم کرنے لگے۔

تخریج : مسند احمد ۲۳/٤، باختلاف یسیر من اللفظ۔

۷۰۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ قَالَ :ثَنَا مُلَازِمٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۷۰۴۰: محمد بن عبدالملک نے ملازم سے روایت کی ہے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۷۰۴۱: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : لَدَغَتْ رَجُلًا مِنَّا عَقْرَبٌ ، عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَرْقِيْهِ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ۔

۷۰۴۱: ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں ہم میں سے ایک آدمی کو بچھو نے ڈس لیا تو ایک آدمی کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ میں اس کو دم کرتا ہوں آپ نے فرمایا جو تم میں سے اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو وہ ضرور فائدہ پہنچائے۔

تخریج : مسلم فی السلام ٦٠/٦٢، ٦٣، مسند احمد ٣، ٣٠٢/٣٣٤، ٣٨٢/٣٩٣۔

۷۰۴۲: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَهُ. فَفِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ مَا يَدُلُّ أَنَّ كُلَّ رُقْيَةٍ ، يَكُوْنُ فِيْهَا مَنْفَعَةٌ فَهِيَ مُبَاحَةٌ ، لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِبَاحَةِ الرُّقْيَةِ مِنَ النَّمْلَةِ .

۷۰۴۲: ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ روایت جابرؓ سے ثابت ہوتا ہے کہ جس دم میں لوگوں کا فائدہ ہو وہ مباح ہے کیونکہ آپ نے فرمایا "من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلیفعل" جناب رسول اللہ ﷺ سے چیونٹی کے ڈسنے پر دم کرنا بھی ثابت ہے۔ روایت یہ ہے۔

حاصل روایات: روایت جابرؓ سے ثابت ہوتا ہے کہ جس دم میں لوگوں کا فائدہ ہو وہ مباح ہے کیونکہ آپ نے فرمایا "من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلیفعل" جناب رسول اللہ ﷺ سے چیونٹی کے ڈسنے پر دم کرنا بھی ثابت ہے۔ روایت یہ ہے۔

۷۰۴۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ :قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ الشِّفَاءِ ، امْرَأَةٍ ، وَكَانَتْ بِنْتَ عَمٍّ لِعُمَرَ قَالَتْ : كُنْتُ عِنْدَ حَفْصَةَ ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تُعَلِّمِيْهَا رُقْيَةَ النَّمْلَةِ، كَمَا عَلَّمْتِهَا الْكِتَابَةَ ؟

۷۰۴۳: ابوبکر بن ابی حثمہ نے الشفاء نامی عورت سے ذکر کیا یہ حضرت عمرؓ کے چچازاد ہیں کہتی ہیں کہ میں حضرت امّ المؤمنین حفصہؓ کے پاس تھی جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو فرمایا کیا تو اس کو چیونٹی کا دم نہیں سکھاتی جس طرح تو نے اس کو لکھنا سکھایا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطب باب١٨، مسند احمد ٣٧٢/٦۔

۷۰۴۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ عَنْ حَفْصَةَ ، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ قُرَيْشٍ ، يُقَالُ :لَهَا الشِّفَاءُ كَانَتْ تَرْقِيْ مِنَ النَّمْلَةِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمِيْهَا حَفْصَةَ۔ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِبَاحَةُ الرُّقْيَةِ مِنَ

النَّمْلَةِ .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ بَعْدَ النَّهْيِ ، فَيَكُوْنُ نَاسِخًا لِلنَّهْيِ ، أَوْ يَكُوْنُ النَّهْيُ بَعْدَهُ، فَيَكُوْنُ نَاسِخًا لَهُ.وَقَدْ رُوِىَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِبَاحَةِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْجُنُوْنِ ۔

۷۰۴۴: ابوبکر بن سلیمان نے حضرت حفصہؓ سے روایت کی ہے کہ قریش کی ایک عورت جس کا نام الشفاء تھا۔ وہ چیونٹی کا دم کرتی تھی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ حفصہؓ کو سکھا دو۔ اس روایت سے چیونٹی کے دم کا جواز ثابت ہے ممکن ہے کہ یہ ممانعت کے بعد ہو تو یہ نہی کی ناسخ بن جائے گی اور اگر نہی اس کے بعد ہو تو وہ اس کی ناسخ ہوگی اور جناب رسول اللہ ﷺ سے جنوں کے دم کی اباحت ثابت ہے۔ (روایت یہ ہے)

تخریج : مسند احمد ۲۸٦/٦۔

جنون اور نظر کے دَم کا ثبوت:

۷۰۴۵: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ :ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ : عَرَضْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُقْيَةً ، كُنْتُ أَرْقِيْ بِهَا مِنَ الْجُنُوْنِ ، فَأَمَرَنِيْ بِبَعْضِهَا ، وَنَهَانِيْ عَنْ بَعْضِهَا ، وَكُنْتُ أَرْقِيْ بِالَّذِي أَمَرَنِيْ بِهِ ، رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔فَهٰذَا يُحْتَمَلُ أَيْضًا مَا ذَكَرْنَا فِيْمَا رُوِىَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ النَّمْلَةِ .وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ۔

۷۰۴۵: ابی اللحم کے مولیٰ عمیرؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اپنا وہ دم سنایا جو جنون کے سلسلہ میں میں کیا کرتا تھا تو آپ نے کچھ سے منع فرمایا اور کچھ کی اجازت دی تو اب میں اسی سے دم کرتا ہوں جس کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اس میں بھی وہی احتمال ہے جو چیونٹی کے دم میں ہم نے ذکر کیا نظر کے دم کا ثبوت بھی جناب رسول اللہ ﷺ سے ہے (روایت یہ ہے)

تخریج : ترمذی فی السیر باب۹، مسند احمد ۲۲۳/۵۔

۷۰۴٦: مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنْ أَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ۔

۷۰۴٦: عبداللہ بن شداد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں نظر کا دم کرواؤں۔

تخریج : بنحوہ فی البخاری فی الطب باب۳۵، مسلم فی السلام ۵۸/۵٤، ترمذی فی الطب باب۱۷، ابن ماجه فی الطب باب۳۳، مالك فی العین ٤/۳، مسند احمد ٦، ۷۲/٦۳۔

۷۰۴۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، مِثْلَهٗ.أَوْ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ : أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنْ تَسْتَرِقِيْ مِنَ الْعَيْنِ۔

۷۰۴۷: عبداللہ بن شداد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت کی ہے یا عبداللہ بن شداد کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم فرمایا کہ تم نظر کا دم کراؤ۔

۷۰۴۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَسْمَاءِ بِنْتِ عُمَيْسٍ مَالِيْ أَرٰى أَجْسَامَ بَنِيْ أَخِيْ نَحِيْفَةً ضَارِعَةً ؟ أَتُصِيْبُهُمُ الْحَاجَةُ .قَالَتْ :لَا ، وَلٰكِنَّ الْعَيْنَ تَسْرُعُ إِلَيْهِمْ ، فَأَرْقِيْهِمْ ، قَالَ بِمَاذَا فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ كَلَامًا لَا بَأْسَ بِهٖ فَقَالَ :أَرْقِيْهِمْ۔

۷۰۴۸: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو فرمایا مجھے اپنے بھتیجوں کے جسم کمزور ونحیف نظر آتے ہیں؟ کیا ان کی کوئی حاجت ہے جو پوری نہیں ہوتی؟ میں نے کہا نہیں۔لیکن ان کو نظر لگ جاتی ہے پھر میں ان کو دم کرتی ہوں آپ نے فرمایا کیا دم کرتی ہو؟ تو میں نے وہ کلام آپ کو سنایا آپ نے فرمایا اس سے دم میں حرج نہیں۔اس سے دم کرتی رہو۔

۷۰۴۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو غَسَّانَ وَأَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَا :ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ أَسْمَاءِ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ :قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ الْعَيْنَ تَسْرُعُ إِلٰى بَنِيْ جَعْفَرٍ ، فَأَسْتَرْقِيْ لَهُمْ ؟ قَالَ نَعَمْ ، فَلَوْ أَنَّ شَيْئًا يَسْبِقُ الْقَدَرَ ، لَقُلْتُ إِنَّ الْعَيْنَ تَسْبِقُهٗ ۔ فَهٰذَا يُحْتَمَلُ مَا ذَكَرْنَا فِيْ رُقْيَةِ النَّمْلَةِ وَالْجُنُوْنِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا ، الرُّخْصَةُ فِي الرُّقْيَةِ ، مِنْ كُلِّ ذِيْ حُمَّةٍ .

۷۰۴۹: عبداللہ بن باباہ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولاد جعفر کو بہت جلد نظر لگ جاتی ہے۔کیا میں ان کو دم کرالوں؟ فرمایا جی ہاں۔پھر فرمایا اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی تو میں کہتا وہ نظر سبقت کرتی۔اس روایت میں بھی وہی احتمال ہے جو چیونٹی اور جنون میں ہم نے ذکر کیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر بخار والے کے لئے دم کی رخصت بھی ثابت ہے۔

تخریج : مسلم فی السلام ٦٠/٤٢، ترمذی فی الطب باب١٧، ابن ماجه فی الطب باب٣٣، مالك فی العین ٣٣، مسند احمد ٤٣٨/٦۔

بخار والے وغیرہ کے لئے دَم کی رخصت:

۷۰۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ :ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ ، مِنْ كُلِّ ذِي حُمَّةٍ۔

۷۰۵۰: اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بخار والے کے لئے دم کی اجازت دی۔

تخریج : بخاری فی الطب باب۲۶، مسلم فی السلام ۵۶/۵۲، ابن ماجه فی الطب باب۳۴، مسند احمد ۳۸۲/۳، ۶، ۶۲/۳۰، ۱۹۰/۲۰۸، ۲۵۴۔

۷۰۵۱: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.فَهٰذَا فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ بَعْدَ النَّهْيِ ،لِأَنَّ الرُّخْصَةَ لَا تَكُوْنُ إِلَّا مِنْ شَيْءٍ مَحْظُوْرٍ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِبَاحَةِ الرُّقٰى كُلِّهَا مَا لَمْ يَكُنْ شِرْكٌ۔

۷۰۵۱: سفیان نے شیبانی سے انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔اس میں دلیل ہے کہ یہ نہی کے بعد کا معاملہ ہے کیونکہ رخصت ممنوعہ چیز کی ہوتی ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قسم کے دم کی اجازت دی ہے سوائے اس کے جو شرک ہو۔(ملاحظہ ہو)

۷۰۵۲: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ :كُنَّا نَرْقِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ :.فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كُنَّا نَرْقِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَمَا تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ ؟ .قَالَ اعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ ، فَلَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ شِرْكٌ۔فَهٰذَا يُحْتَمَلُ أَيْضًا مَا احْتَمَلَهُ مَا رَوَيْنَا قَبْلَهُ، فَاحْتَجْنَا أَنْ نَعْلَمَ ، هَلْ هٰذِهِ الْإِبَاحَةُ لِلرُّقٰى، مُتَأَخِّرَةٌ عَمَّا رُوِيَ فِي النَّهْيِ عَنْهَا أَوْ مَا رُوِيَ فِي النَّهْيِ عَنْهَا مُتَأَخِّرٌ عَنْهَا، فَيَكُوْنُ نَاسِخًا لَهَا .؟ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ.

۷۰۵۲: عبدالرحمٰن بن جبیر نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن مالک اشجعیؓ سے روایت کی ہے کہتے ہیں کہ ہم جاہلیت کے زمانہ میں دم کرتے تھے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم زمانہ جاہلیت میں دم کرتے تھے اب کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا اپنا دم مجھے سناؤ دم میں حرج نہیں جب تک کہ وہ شرک نہ ہو۔ حاصل: اس

روایت میں بھی وہی احتمال ہے جو پہلی روایات میں تھا اب یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ یہ دم کی اباحت ممانعت سے متاخر ہے یا اباحت مقدم اور نہی موخر ہے اس صورت میں نہی ناسخ ہوگی۔

تخریج : مسلم فی السلام ٦٤' ابو داؤد فی الطب باب١٨۔

ناسخ منسوخ کی تلاش:

۷۰۵۳: حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ حَزْمٍ دُعِيَ لِامْرَأَةٍ بِالْمَدِينَةِ ، لَدَغَتْهَا حَيَّةٌ ، لِيَرْقِيَهَا ، فَأَبَى فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَدَعَاهُ .فَقَالَ عَمْرٌو :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّكَ تَزْجُرُ عَنِ الرُّقٰى' فَقَالَ :اقْرَأْهَا عَلَيَّ فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِهَا إِنَّمَا هِيَ مَوَاثِيْقُ ، فَارْقِ بِهَا۔

۷۰۵۳: ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ عمرو بن حزمؓ کو مدینہ منورہ میں ایک عورت کو دم کے سلسلہ میں بلایا گیا جس کو سانپ نے ڈس لیا تھا انہوں نے انکار کر دیا آپ کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ نے ان کو بلوایا۔ تو عمرو کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ! آپ دم سے منع کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم مجھے پڑھ کر سناؤ۔ عمرو نے آپ کو پڑھ کر سنایا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس میں کچھ حرج نہیں یہ پختہ معاہدوں سے ہیں پس تم ان سے دم کر لیا کرو۔

تخریج : ابن ماجہ فی الطب باب ٣٤' مسند احمد ٣٩٤/٣۔

۷۰۵۴: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :لَمَّا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى' أَتَاهُ خَالِيْ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى' وَأَنْ أَرْقِيَ مِنَ الْعَقْرَبِ .قَالَ :مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ، فَلْيَفْعَلْ۔

۷۰۵۴: سفیان نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دم سے ممانعت فرمائی تو آپ کی خدمت میں میرے ماموں آئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے دم سے منع کیا گیا ہے اور میں بچھو کا دم کرتا ہوں آپ نے فرمایا جو شخص تم میں سے اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو وہ ضرور فائدہ پہنچائے۔

تخریج : مسلم فی السلام ٦٠/٦٢' مسند احمد ٣' ٣٠٢/٣٣٤' ٣٨٢/٣٩٣۔

۷۰۵۵: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَرْقُوْنَ مِنَ الْحَيَّةِ ، فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰی .فَأَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ كُنْتُ أَرْقِیْ مِنَ الْعَقْرَبِ ، وَاِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰی .فَقَالَ :رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ، فَلْيَفْعَلْ .قَالَ :وَأَتَاهُ رَجُلٌ كَانَ يَرْقِیْ مِنَ الْحَيَّةِ ، فَقَالَ اعْرِضْهَا عَلَیَّ فَعَرَضَهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ :لَا بَأْسَ بِهَا ، اِنَّمَا هِیَ مَوَاثِيْقُ۔فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا رُوِیَ فِیْ اِبَاحَةِ الرُّقٰی نَاسِخٌ لِمَا رُوِیَ فِی النَّهْیِ عَنْهَا .ثُمَّ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِی تِلْكَ الرُّقٰی كَيْفَ هِیَ ؟ فَاِذَا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ أَيْضًا ، أَنَّهٗ لَا بَأْسَ بِهَا مَا لَمْ يَكُنْ شِرْكٌ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا۔

۷۰۵۵: ابوسفیان نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے بعض انصار گھرانے سانپ کا دم کرتے تھے جناب رسول اللہ ﷺ نے دم سے منع فرمایا تو آپ کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! میں بچھو کا دم کرتا ہوں اور آپ نے اس سے منع فرما دیا ہے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تم میں سے کسی بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو وہ ضرور پہنچائے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا جو سانپ کا دم کرتا تھا آپ نے اس کو فرمایا تم مجھے اپنا دم سناؤ۔ اس نے سنایا تو آپ نے فرمایا اس میں کچھ حرج نہیں۔ یہ معاہدات ہیں۔ ان روایات سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ دم کے جواز میں جو روایات وارد ہیں وہ ممانعت کی روایات کے لئے ناسخ ہیں۔ دم کی کیفیت کے سلسلہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ جب تک وہ شرکیہ کلمات نہ ہوں اس وقت تک ان میں کچھ حرج نہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے روایات مروی ہیں ملاحظہ ہو۔

تخریج : سابقہ روایت ۷۰۵٤ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۷۰۵۶: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا الْحِمَّانِیُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ قَالَ :حَدَّثَتْنِی الرَّبَابُ قَالَتْ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُوْلُ :مَرَرْنَا بِسَيْلٍ ، فَدَخَلْنَا نَغْتَسِلُ ، فَخَرَجْتُ مِنْهُ وَأَنَا مَحْمُوْمٌ ، فَنُمِیَ ذٰلِكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُوْا أَبَا ثَابِتٍ ، فَلْيَتَعَوَّذْ .فَقُلْتُ يَا سَيِّدِی ، اِنَّ الرُّقٰی صَالِحَةٌ ؟ فَقَالَ :لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ ، مِنَ النَّظْرَةِ ، وَالْحُمَّةِ ، وَاللَّدْغَةِ۔فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ مَا أَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرُّقٰی هُوَ التَّعَوُّذُ .فَأَمَّا قَوْلُ سَهْلٍ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ ، فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ عَلِمَ ذٰلِكَ مِنْ اِبَاحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بَعْدَ نَهْيِهِ الْمُتَقَدِّمِ ، وَلَمْ يَعْلَمْ مَا سِوٰی ذٰلِكَ مِمَّا رَوَيْنَا عَنْ

غَيْرِهٖ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْهِ

۷۰۵۶: رباب حضرت سہل بن حنیفؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارا گزر وادی کے پاس سے ہوا ہم اس میں غسل کے لئے داخل ہوئے جب میں نکلا تو مجھے بخار تھا اس بات کی اطلاع جناب رسول اللہ ﷺ کو پہنچائی گئی تو آپ نے فرمایا۔ ابو ثابت کو کہو کہ وہ تعوذ پڑھ کر پھونکے۔ میں نے کہا محترم دم تو درست ہوا۔ تو آپ نے فرمایا تین باتوں کے لیے رقیہ درست ہے۔ ① آنکھ لگنا۔ ② بخار۔ ③ ڈسنے سے۔ اس میں احتمال ہے کہ جس دم کو جناب رسول اللہ ﷺ نے مباح قرار دیا وہ تعوذ ہو۔ باقی حضرت سہلؓ کا قول ”لا رقية الامن ثلاثه“ اس میں احتمال یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے ممانعت کے بعد اباحت ثابت ہے اس کے علاوہ کچھ معلوم نہیں ہوتا اور ان کے علاوہ دیگر روایات میں رخصتیں دی ہیں۔ (ملاحظہ ہو)

تخریج : ابو داؤد فی الطب باب۱۸' مسند احمد ۴۸۶/۳۔

۷۰۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ جِبْرِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَكَيْتُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ نَعَمْ .قَالَ :بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيك مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ نَفْسٍ وَنَفَسٍ ، وَعَيْنٍ ، اللّٰهُ يَشْفِيْكَ، بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ۔

۷۰۵۷: ابونضرہ نے حضرت ابو سعیدؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا اے محمدؐ! آپ بیمار ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں بیمار ہوں تو انہوں نے فرمایا:”بسم الله ارقيك......“ کہ میں آپ کو ہر قسم کی تکلیف سے دم کرتا ہوں جو آپ کو تکلیف دے ہر جاندار چیز سے اور نظر بد سے اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دے میں اللہ تعالیٰ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔

تخریج : ترمذی فی الجنائز باب ٤' ابن ماجه فی الطب باب٣٦' مسند احمد ٣' ٥٦/٢٨۔

۷۰۵۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَزْهَرَ بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ أَخِيْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتَ -إِنَّ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ لَهٗ :أَلَا أَرْقِيْكَ بِرُقْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :بَلٰى قَالَتْ :بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ، وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ، مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيْكَ، أَذْهِبُ الْبَاسَ ، رَبَّ النَّاسِ ، وَاشْفِ أَنْتَ -الشَّافِي ، لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ۔فَهٰذَا وَمَا أَشْبَهَهٗ مِنَ الرُّقٰى، لَا بَأْسَ بِهٖ .وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ عَوْفٍ لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ شِرْكٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ كُلَّ رُقْيَةٍ لَا شِرْكَ فِيْهَا ، فَلَيْسَتْ بِمَكْرُوْهَةٍ ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

۷۰۵۸: عبدالرحمٰن بن سائب حضرت میمونہ کے بھتیجے روایت کرتے ہیں کہ حضرت میمونہؓ کہنے لگیں کیا میں تم کو وہ دم نہ کروں جو جناب رسول اللہ ﷺ کرتے ہیں میں نے کہا کیوں نہیں۔ تو انہوں نے یہ دم پڑھا میں اللہ تعالیٰ کے نام سے تمہیں دم کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ہر بیماری سے تمہیں شفا دے۔ اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما۔ اور شفاء عنایت فرما آپ کے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔ یہ اور اس قسم کے دم میں کوئی حرج نہیں اس پر عوفؓ سے آپ کا ارشاد ''لا بأس بالرقی'' بھی دلالت کرر ہا ہے جب تک کہ اس میں کوئی شرکیہ کلمہ نہ ہو۔ پس اس سے ثابت ہو گیا کہ ہر وہ دم جس میں شرکیہ کلمات نہ ہوں وہ مکروہ نہیں۔ واللہ اعلم۔

تخریج : بخاری فی الطب باب۳۸' مسلم فی السلام ۴۰' ابو داؤد فی الطب باب۱۹' ترمذی فی الجنائز باب٤' ابن ماجه فی الطب باب٣٦' مسند احمد ٣٣٢/٦۔

بَابُ الْحَدِيْثِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

نماز عشاء کے بعد باتیں کرنا

خلاصۃ الزام:

نماز عشاء کے بعد گفتگو میں بعض علماء کا قول یہ ہے کہ مطلقاً مکروہ ہے۔
فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ جو کلام قرب الٰہی کا ذریعہ نہ ہو اگر چہ وہ معصیت نہ ہو اس میں کراہت ہے مگر دینی گفتگو درست ہے۔

۷۰۵۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ رِفَاعَةَ اللَّخْمِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ :دَخَلْتُ مَعَ أَبِيْ عَلٰى أَبِيْ بَرْزَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ ، وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا۔

۷۰۵۹: سیار بن سلامہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت ابو برزہ کے پاس گیا میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز عشاء کے بعد بات کرنے اور اس سے پہلے سو جانے کو ناپسند فرماتے تھے۔

بخاری فی المواقیت باب۲۳۔

۷۰۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَيَّارٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى كَرَاهَةِ الْحَدِيْثِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :أَمَّا الْكَلَامُ الَّذِيْ لَيْسَ بِقُرْبَةٍ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَإِنْ كَانَ لَيْسَ بِمَعْصِيَةٍ ، فَهُوَ مَكْرُوْهٌ حِيْنَئِذٍ لِأَنَّهٗ مُسْتَحَبٌّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَنَامَ عَلٰى قُرْبَةٍ، وَخَيْرٍ ، وَفَضْلٍ يَخْتِمُ بِهٖ عَمَلَهٗ. فَأَفْضَلُ الْأَشْيَاءِ لَهٗ، أَنْ يَنَامَ عَلَى الصَّلَاةِ فَتَكُوْنُ هِيَ آخِرُ عَمَلِهٖ. وَاحْتَجُّوْا فِيْ إِبَاحَةِ الْحَدِيْثِ بَعْدَ الْعِشَاءِ۔

۷۰۶۰: حماد بن سلمہ نے سیار سے اور پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ نماز عشاء کے بعد گفتگو درست نہیں بلکہ مکروہ ہے انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا۔ جو کلام قرب الٰہی کا ذریعہ نہ ہو اگر چہ وہ معصیت بھی نہ ہو وہ مکروہ ہے کیونکہ آدمی کے لئے مستحب یہ ہے کہ عبادت یا نیکی کر کے سو جائے اور اپنا عمل کسی بھلائی پر ختم کرے پس اس کے لئے سب سے بہتر یہی ہے کہ وہ نماز پڑھ کر سو جائے تا کہ اس کا یہ آخری عمل ہو انہوں نے مندرجہ ذیل روایات کو دلیل بنایا ہے۔

۷۰۶۱: بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ :قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ح .

۷۰۶۱: ابووائل کہتے ہیں ہمیں عبداللہ نے بیان کیا۔

۷۰۶۲: وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ : حَبَّبَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمَرَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَتَمَةِ وَقَالَ مُسْلِمٌ : بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ۔فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَّبَ لَهُمُ السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ ، وَفِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ .فَوَجْهُهُمَا ، عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّهُ كَرِهَ لَهُمْ مِنَ السَّمَرِ مَا لَيْسَ بِقُرْبَةٍ ، وَحَبَّبَ لَهُمْ مَا هُوَ قُرْبَةٌ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ ، الْمَذْكُوْرَةِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ .

۷۰۶۲: ابووائل کہتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ نے بیان کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نماز عشاء کے بعد گفتگو کے لئے ہماری طرف متوجہ ہوئے مسلم کی روایت میں صلاۃ العتمہ کی بجائے صلوۃ العشاء کا لفظ ہے۔اس روایت میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد گفتگو کے لئے ہماری طرف متوجہ ہوئے اور پہلی روایت میں گفتگو کی کراہت ذکر کی گئی ہے دونوں میں تطبیق کی شکل ہمارے ہاں یہی ہے کہ ایسی گفتگو مکروہ ہے جو باعث قربت نہ ہو اور دوسری روایت آپ کا گفتگو کے لئے متوجہ ہونا اس کا تعلق ایسی گفتگو سے ہے جو نیکی کا باعث ہو۔

۷۰۶۳: وَقَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ :أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : رُبَّمَا سَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ أَبِيْ بَكْرٍ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْأَمْرِ يَكُوْنُ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ۔فَبَيَّنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، سَمَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَانَ يَسْمُرُهُ، وَأَنَّهُ مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ ، فَذٰلِكَ مِنْ أَعْظَمِ الطَّاعَاتِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ السَّمَرَ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ، خِلَافُ هٰذَا .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۷۰۶۳: علقمہ نے عبداللہ سے روایت کی ہے کہ بسا اوقات رسول اللہ ﷺ ابوبکر صدیق کے ساتھ ایک رات مسلمانوں کے معاملے میں نماز عشاء کے بعد بات چیت کر رہے تھے اس روایت نے بتلا دیا کہ رات کے وقت آپ مسلمانوں کے معاملات میں گفتگو فرماتے تھے اور یہ عظیم نیکی ہے معلوم ہوتا ہے جو گفتگو ممنوع ہے وہ اس کے علاوہ ہے اور یہ مفہوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۲۶/۱۔

۷۰۶۴: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :حَبَّبَ اِلَیْنَا عُمَرُ السَّمَرَ ، بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ .فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ أَنَّ عُمَرَ حَبَّبَ اِلَیْهِمْ السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ ، وَلَمْ یُبَیِّنْ لَنَا فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ ، أَیَّ سَمَرٍ ذٰلِكَ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ .

۷۰۶۴: ابووائل نے عبداللہ سے بیان کیا کہتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز عشاء کے بعد گفتگو کے لئے متوجہ ہوئے۔اس روایت میں یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز عشاء کے بعد ان کی طرف گفتگو کے لئے متوجہ ہوئے مگر گفتگو کی وضاحت موجود نہیں تلاش کرنے پر یہ روایت مل گئی۔

۷۰۶۵: فَاِذَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْجَرِیْرِیِّ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ یُحَدِّثُ عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ مَوْلَی الْأَنْصَارِ قَالَ :كَانَ عُمَرُ لَا یَدَعُ سَامِرًا بَعْدَ الْعِشَاءِ ، یَقُوْلُ ارْجِعُوْا ، لَعَلَّ اللّٰهَ یَرْزُقُكُمْ صَلَاةً أَوْ تَهَجُّدًا ـ فَانْتَهٰی اِلَیْنَا ، وَأَنَا قَاعِدٌ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَأُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ ، وَأَبِیْ ذَرٍ فَقَالَ مَا یُقْعِدُكُمْ ؟ قُلْنَا أَرَدْنَا أَنْ نَذْكُرَ اللّٰهَ ، فَقَعَدَ مَعَهُمْ .فَهٰذَا عُمَرُ ، قَدْ كَانَ یَنْهَاهُمْ عَنْ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ، لِیَرْجِعُوْا اِلٰی بُیُوْتِهِمْ ، لِیُصَلُّوْا ، أَوْ لِیَنَامُوْا نَوْمًا ، ثُمَّ یَقُوْمُوْنَ لِصَلَاةٍ ، یَكُوْنُوْنَ بِذٰلِكَ مُتَهَجِّدِیْنَ .فَلَمَّا سَأَلَهُمْ :مَا الَّذِیْ أَقْعَدَهُمْ ؟ فَأَخْبَرُوْهُ أَنَّهٗ ذِكْرُ اللّٰهِ - لَمْ یُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَیْهِمْ وَقَعَدَ مَعَهُمْ ، لِأَنَّ مَا كَانَ یُقِیْمُهُمْ لَهٗ هُوَ الَّذِیْ هُمْ قُعُوْدٌ لَهٗ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ السَّمَرَ الَّذِیْ فِیْ حَدِیْثِ أَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرَ ، حَبَّبَاهُ اِلَیْهِمْ ، هُوَ الَّذِیْ فِیْهِ قُرْبَةٌ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَالنَّهْیُ عَنْهُ فِیْ حَدِیْثِ أَبِیْ بَرْزَةَ هُوَ :مَا لَا قُرْبَةَ فِیْهِ لِیَسْتَوِیَ مَعَانِیْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، لِتَتَّفِقَ ، وَلَا تَتَضَادَّ .وَقَدْ رَوَیْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُمَا سَمَرَا اِلٰی طُلُوْعِ الثُّرَیَّا .فَذٰلِكَ -عِنْدَنَا -عَلَی السَّمَرِ الَّذِیْ هُوَ قُرْبَةٌ ، اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِیْثَ بِاِسْنَادِهٖ فِیْمَا تَقَدَّمَ ، مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا .وَقَدْ رُوِیَ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أَیْضًا مِنْ طَرِیْقٍ لَیْسَ مِثْلُهٗ یَثْبُتُ ، أَنَّهَا قَالَتْ لَا سَمَرَ اِلَّا لِمُصَلٍّ ، أَوْ مُسَافِرٍ فَذٰلِكَ -؟ عِنْدَنَا ، اِنْ ثَبَتَ عَنْهَا غَیْرُ مُخَالِفٍ لِمَا رَوَیْنَا ، وَذٰلِكَ أَنَّ الْمُسَافِرَ یَحْتَاجُ اِلٰی مَا یَدْفَعُ النَّوْمَ عَنْهُ، لِیَسِیْرَ ، فَأُبِیْحَ بِذٰلِكَ السَّمَرُ ، وَاِنْ كَانَ لَیْسَ بِقُرْبَةٍ ، مَا لَمْ تَكُنْ مَعْصِیَةً ، لِاحْتِیَاجِهٖ اِلَی ذٰلِكَ .فَهٰذَا مَعْنٰی قَوْلِهَا لَا سَمَرَ اِلَّا الْمُسَافِرُ۔وَأَمَّا قَوْلُهَا أَوْ مُصَلٍّ

فَمَعْنَاهُ -عِنْدَنَا -عَلَى الْمُصَلِّيْ بَعْدَمَا يَسْمُرُ ، فَيَكُوْنُ نَوْمُهُ اِذَا نَامَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلَى الصَّلَاةِ ، لَا عَلَى السَّمَرِ .فَقَدْ عَادَ هٰذَا الْمَعْنٰى اِلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ صَرَفْنَا اِلَيْهِ مَعَانِي الْآثَارِ الْاُوَلِ ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

۷۰۶۵: ابونضرہ' ابوسعید جو انصار کے مولیٰ تھے ان سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عشاء کے بعد کسی گفتگو کرنے والے کو نہ چھوڑتے بلکہ فرماتے لوٹ جاؤ شاید کہ اللہ تعالیٰ تمہیں نماز یا تہجد کا لفظ فرمایا نصیب فرمادے چنانچہ آپ ہم تک پہنچے میں اس وقت ابن مسعود' ابی' اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا کیوں بیٹھے ہو ہم نے کہا ہم اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے بیٹھے ہیں تو آپ ہمارے ساتھ بیٹھ گئے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو عشاء کے بعد گفتگو سے منع فرماتے ہیں تاکہ وہ اپنے گھروں میں لوٹ جائیں اور وہاں نماز پڑھیں یا سو جائیں اور پھر نماز کے لئے اٹھیں تاکہ اس سے وہ تہجد گزار بن جائیں پھر جب وہ پوچھتے ہیں کہ وہ کس لئے بیٹھے ہیں اور وہ بتلاتے ہیں کہ وہ اللہ کو یاد کرنے کے لئے بیٹھے ہیں تو آپ ان کی بات کا انکار نہیں کرتے بلکہ ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں کیونکہ جس بات کے لئے آپ ان کو اٹھانا چاہتے ہیں وہ اسی کے لئے بیٹھے ہیں اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ گفتگو جس کا ذکر حضرت عبداللہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایات میں آیا جس کے لئے آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے یہ گفتگو قرب الٰہی کا ذریعہ ہے اور ابو برزہ کی روایت میں جس سے ممانعت کی گئی وہ وہی گفتگو ہے جو قرب الٰہی کا ذریعہ نہ ہو یہ تاویل اس لئے کی گئی تاکہ روایات کے معانی متفق ہو جائیں اور ان میں تضاد نہ رہے ہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مسور بن مخرمہؓ کے متعلق یہ نقل کیا کہ ثریا ستاروں کے طلوع تک وہ گفتگو کرتے رہے تو ہمارے نزدیک اس سے مراد ایسی گفتگو ہے جو اللہ کے قرب کا باعث ہو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی سند سے روایت ثابت ہے جو درست نہیں کہ انہوں نے فرمایا "**لاسمر الامصل او مسافر**" اول تو یہ روایت ثابت نہیں اور اگر ثابت ہو تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ مسافر کو سفر پر روانہ ہونے کے لئے جاگنے کی ضرورت ہے اس لئے گفتگو اس کے لئے مباح کی گئی اگرچہ یہ گفتگو عبادت نہ ہو لیکن ضرورت کی وجہ سے جائز ہوگی جب تک کہ معصیت کی گفتگو نہ ہو اسی طرح او مصل کا معنی بھی ہمارے نزدیک یہ ہے کہ وہ نمازی جو کہ گفتگو کے بعد نماز پڑھے تو اس کی نیند نماز پر ہو گفتگو پر نہ ہو اب ان روایات کا معنی بھی اسی تاویل کے مطابق ہو گیا جو ہم نے شروع باب کی روایات کا ذکر کیا ہے۔

بَابُ نَظَرِ الْعَبْدِ اِلٰی شُعُوْرِ الْحَرَائِرِ

آزادعورتوں کے بالوں کودیکھنا

خلاصۃ المرام:

اہل مدینہ کی ایک جماعت کا کہنا یہ ہے کہ وہ اپنی مالکہ کے بال، چہرہ اور وہ اعضا جن کو محرم دیکھ سکتا ہے ان کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

فریق ثانی: کوئی غلام آزاد عورت کے اعضاء نہیں دیکھ سکتا سوائے ان حصوں کے جن کو آزاد غیر محرم دیکھ سکتا ہے۔ اس قول کو ائمہ احناف نے اختیار کیا ہے۔

۷۰۶۶: حَدَّثَنَا الْمُزَنِیّ قَالَ :ثَنَا الشَّافِعِیُّ قَالَ :ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ نَبْهَانَ مَوْلٰی أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ لِاِحْدَاکُنَّ مُکَاتَبٌ ، وَکَانَ عِنْدَهٗ مَا یُؤَدِّیْ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ۔قَالَ :سُفْیَانُ سَمِعْتُهٗ مِنَ الزُّهْرِیِّ ، وَثَبَّتَنِیْهِ مَعْمَرٌ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی أَنَّ الْعَبْدَ ، لَا بَأْسَ ، أَنْ یَنْظُرَ اِلٰی شُعُوْرِ مَوْلَاتِهٖ وَوَجْهِهَا ، وَاِلٰی مَا یَنْظُرُ اِلَیْهِ ذُو مَحْرَمِهَا مِنْهَا .وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ ، وَقَالُوْا : فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ دَلِیْلٌ عَلٰی أَنَّهَا قَدْ کَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ غَیْرُ مُحْتَجِبَةٍ مِنْهُ : وَقَالُوْا :قَدْ رُوِیَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَعَمِلَ بِهٖ أَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ. فَذَکَرُوْا فِیْ ذٰلِكَ۔

۷۰۶۶: نبہان مولیٰ ام سلمہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کا مکاتب ہو اور وہ ادائیگی کے لئے مال رکھتا ہو مالکہ کو اس سے پردہ کرنا چاہئے۔ سفیان کہتے ہیں کہ میں نے یہ روایت زہری سے سنی ہے اور معمر نے اس کی تصدیق فرمائی۔ امام جعفر طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں اہل مدینہ میں سے ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ غلام کے لئے کوئی حرج نہیں کہ وہ اپنی مالکہ کے بال چہرہ اور جن اعضاء کو محرم دیکھ سکتا ہے ان کے دیکھنے میں بھی حرج نہیں انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ کو فرمایا فلتحتجب منہ کہ اب اسے پردہ کرنا چاہئے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پہلے اسے پردے کی ضرورت نہ تھی اور اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت اور ازواج مطہرات کا عمل بھی دلیل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ روایت یہ ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الاعتاق باب ۱' ترمذی فی البیوع باب ۳۵' ابن ماجه فی العتق باب ۳' مسند احمد ۲۸۹/۶ ۔

۷۰۶۷: مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ الْعَبْدُ اِلٰى شُعُوْرِ مَوْلَاتِهٖ.

۷۰۶۷: ابو مالک نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ اس میں کچھ حرج نہیں کہ غلام اپنی مالکہ کے بالوں کو دیکھے۔

۷۰۶۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مَيْمُوْنُ بْنُ يَحْيَى عَنْ آلِ الْاَشَجِّ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَيَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُمْ قَالُوْا :لَوْ أَنَّ امْرَأَةً جَلَسَتْ عِنْدَ عَبْدِ زَوْجِهَا بِغَيْرِ خِمَارٍ لَمْ يَكُنْ بِذٰلِكَ بَأْسًا .قَالَ بُكَيْر :وَأَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَتْ تَجْلِسُ عِنْدَ عَبْدِ لِقَاسِمٍ وَهُوَ زَوْجُهَا بِغَيْرِ خِمَارٍ قَالَ :بُكَيْر عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَتْ :كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَرَاهَا الْعَبِيْدُ لِغَيْرِهَا قَالَ :بَكْرٌ قَالَتْ أُمُّ عَلْقَمَةَ مَوْلَاةُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُدْخِلُ عَلَيْهَا عَبِيْدَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَاِنْ كَانَ عَبِيْدُ النَّاسِ ، لَيَرَوْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بَعْدَ أَنْ يَحْتَلِمَ أَحَدُهُمْ وَاِنَّهَا لَتَمْتَشِطُ .قَالَ بُكَيْر :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ لَمْ تَكُنْ أُمُّ سَلَمَةَ تَحْتَجِبُ مِنْ عَبِيْدِ النَّاسِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَا يَنْظُرُ الْعَبْدُ مِنَ الْحَرَّةِ اِلَّا اِلٰى مَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ مِنْهَا الْحُرُّ الَّذِيْ لَا مَحْرَمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ ذَكَرُوْا فِيْ حَدِيْثِ أُمِّ سَلَمَةَ ، لَا يَدُلُّ عَلٰى مَا قَالَ :أَهْلُ تِلْكَ الْمَقَالَةِ ، لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ حِجَابَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ ، فَاِنَّهُنَّ قَدْ كُنَّ حُجِبْنَ عَنِ النَّاسِ جَمِيْعًا ، اِلَّا مَنْ كَانَ مِنْهُمْ ذُو رَحِمٍ مَحْرَمٍ .فَكَانَ لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَرَاهُنَّ أَصْلًا اِلَّا مَنْ كَانَ بَيْنَهُنَّ وَبَيْنَهُ رَحِمٌ مَحْرَمٌ ، وَغَيْرُهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ ، لَسْنَ كَذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ الرَّجُلُ مِنَ الْمَرْأَةِ الَّتِيْ لَا رَحِمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا ، وَلَيْسَتْ عَلَيْهِ بِمَحْرَمَةٍ اِلٰى وَجْهِهَا وَكَفَّيْهَا ، وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا۔فَقَدْ قِيْلَ فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۰۶۸: عمرو بن شعیب' یزید بن عبداللہ اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن سب کا قول یہ ہے کہ اگر کوئی عورت اپنے غلام کے سامنے بغیر دوپٹے کے بیٹھے تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ بکیر راوی کہتے ہیں: کہ مجھے عبدالرحمٰن بن قاسم نے بتلایا کہ اسماء بنت عبدالرحمٰن قاسم کے غلام کے پاس اپنے خاوند کے ساتھ بغیر دوپٹے کے بیٹھتی تھیں بکیر نے عمرہ بنت

عبدالرحمٰن سے نقل کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسروں کے غلام بھی دیکھتے تھے بکر نے ام علقمہ سے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی ہیں ان سے بیان کیا کہ مسلمانوں کے غلام آپ کی زیارت کے لئے آپ کے ہاں داخل ہوتے اگرچہ وہ بالغ ہوتے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کنگھی کررہی ہوتی تھیں بکیر نے عبداللہ بن رافع سے بیان کیا کہ حضرت ام سلمہ لوگوں کے غلاموں سے پردہ نہ کرتی تھیں۔ دوسرے فریق نے یہ کہا کہ کوئی غلام کسی آزاد عورت کو نہیں دیکھ سکتا سوائے اس حصے کے جس کو آزاد غیر محرم دیکھ سکتا ہو۔ روایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اس بات پر ہرگز دلالت نہیں کرتا جو فریق اوّل نے مراد لیا ہے کیونکہ عین ممکن ہے اس سے مقصود امہات المومنین کا پردہ کرنا ہو وہ اپنے محرموں کے علاوہ سب سے پردہ کرتی تھیں کسی کو انہیں دیکھنا جائز نہیں سوائے ان لوگوں کے جن کے ساتھ ان کا رحم کا رشتہ تھا اور دیگر عورتیں ان کا حکم اس طرح نہیں کیونکہ کسی عورت کے چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف دیکھنے میں حرج نہیں اگرچہ وہ اس کا محرم نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "ولا یبدین زینتھن" (نور:۳۱) وہ عورتیں اپنی زینت کو ہرگز ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو اس میں سے ظاہر ہو اس سلسلے میں اس طرح کہا گیا ہے جیسا کہ اس روایت میں ہے۔

بکیر راوی کہتے ہیں: کہ مجھے عبدالرحمٰن بن قاسم نے بتلایا کہ اسماء بنت عبدالرحمٰن قاسم کے غلام کے پاس اپنے خاوند کے ساتھ بغیر دوپٹے کے بیٹھتی تھیں بکیر نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے نقل کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسروں کے غلام بھی دیکھتے تھے بکر نے ام علقمہ سے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی ہیں ان سے بیان کیا کہ مسلمانوں کے غلام آپ کی زیارت کے لئے آپ کے ہاں داخل ہوتے اگرچہ وہ بالغ ہوتے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کنگھی کررہی ہوتی تھیں بکیر نے عبداللہ بن رافع سے بیان کیا کہ حضرت ام سلمہ لوگوں کے غلاموں سے پردہ نہ کرتی تھیں۔

فریق ثانی کا مؤقف: دوسرے فریق نے یہ کہا کہ کوئی غلام کسی آزاد عورت کو نہیں دیکھ سکتا سوائے اس حصے کے جس کو آزاد غیر محرم دیکھ سکتا ہو۔

فریق اوّل کا جواب: روایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اس بات پر ہرگز دلالت نہیں کرتا جو فریق اوّل نے مراد لیا ہے کیونکہ عین ممکن ہے اس سے مقصود امہات المومنین کا پردہ کرنا ہو وہ اپنے محرموں کے علاوہ سب سے پردہ کرتی تھیں کسی کو انہیں دیکھنا جائز نہیں سوائے ان لوگوں کے جن کے ساتھ ان کا رحم کا رشتہ تھا اور دیگر عورتیں ان کا حکم اس طرح نہیں کیونکہ کسی عورت کے چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف دیکھنے میں حرج نہیں اگرچہ وہ اس کا محرم نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "ولا یبدین زینتھن" (نور:۳۱) وہ عورتیں اپنی زینت کو ہرگز ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو اس میں سے ظاہر ہو اس سلسلے میں اس طرح کہا گیا ہے جیسا کہ اس روایت میں ہے۔

۷۰۶۹: مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي اِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا۔قَالَ :الزِّيْنَةُ الْقُرْطُ ،

وَالْقِلَادَةُ ، وَالسِّوَارُ ، وَالْخَلْخَالُ ، وَالدُّمْلُجُ مَا ظَهَرَ مِنْهَا الثِّيَابُ ، وَالْجِلْبَابُ .

۷۰۶۹: ابوالاحوص نے حضرت عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ آیت "ولا یبدین زینتھن" میں زینت سے مراد بالی، ہار، کنگن، پازیب اور بازوبند ہے اور ماظہر سے مراد کپڑے اور چادر ہے۔

۷۰۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا مُوْسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا الْكُحْلُ ، وَالْخَاتَمُ .

۷۰۷۰: سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ ماظہر سے مراد سرمہ اور انگوٹھی ہے۔

۷۰۷۱: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا قَالَ :هُوَ مَا فَوْقَ الدِّرْعِ ، فَأُبِيْحَ لِلنَّاسِ أَنْ يَنْظُرُوْا إِلَى مَا لَيْسَ بِمُحَرَّمٍ عَلَيْهِمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَى وُجُوْهِهِنَّ ، وَأَكُفِّهِنَّ ، وَحَرُمَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ ، فَفُضِّلْنَ بِذٰلِكَ عَلَى سَائِرِ النَّاسِ .

۷۰۷۱: منصور نے ابراہیم سے روایت کی کہ ماظہر سے چادر سے اوپر کی اشیاء ہیں پس لوگوں کے لئے یہ مباح ہے کہ ان چیزوں کو دیکھیں جو ان پر عورتوں میں سے حرام نہیں یعنی ان کے چہرے اور ان کی ہتھیلیاں لیکن ازواج مطہرات کے سلسلے میں ان کا دیکھنا بھی حرام ہے جب حجاب کی آیت اتری تو اسی بات کے ساتھ ان کو دوسرے لوگوں پر فضیلت دی گئی۔

۷۰۷۲: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُكَيْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ عُمَرُ :قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ ، فَلَوْ حَجَبْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ الْحِجَابِ۔

۷۰۷۲: حمید نے حضرت انس ؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ آپ کے پاس نیک اور بدسب آتے ہیں اگر آپ امہات المؤمنین کو پردے کا حکم فرماتے (تو مناسب تھا) تو اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب اتاردی۔

تخریج : بخاری فی التفسیر سورہ۲، باب۹، سورہ۳۳، باب۸، مسند احمد ۱ / ۲٤۔

۷۰۷۳: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۷۰۷۳: یزید بن ہارون کہتے ہیں حمید نے ہمیں بیان کیا پھر اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

٦٠٧٤: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ :حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيْدٌ أَفْيَحُ ، وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :احْجُبْ نِسَاءَ كَ .فَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ .فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيْلَةً ، فَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلٰى أَنْ يُنْزِلَ اللّٰهُ الْحِجَابَ .قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا :فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْحِجَابَ۔

٦٠٧٤: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن اجمعین رات کو قضائے حاجت کے لئے باہر جاتیں وہ ایک کھلی زمین تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے اپنی ازواج کا پردہ کرا دیجئے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کرتے۔ حضرت سودہؓ ایک رات باہر نکلیں یہ لمبے قد والی عورتیں تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حرص میں کہ اللہ تعالیٰ پردے کا حکم اتار دے۔ یہ کہا۔ اے سودہ ہم نے تمہیں پہچان لیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حجاب کی آیت اتار دی۔

تخریج : بخاری فی الاستیذان باب ١٠، مسند احمد ٢٧١/٦۔

٦٠٧٥: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا اللَّيْثُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

٦٠٧٥: یحییٰ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ہمیں لیث نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت کی۔

٦٠٧٦: حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ :كُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ ، فِيْمَا أُنْزِلَ ، وَكَانَ أَوَّلُ مَا أُنْزِلَ فِيْ مَبْنَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَصْبَحَ بِهَا عَرُوْسًا .فَدَعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوْا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوْا ، وَبَقِيَ رَهْطٌ مِنْهُمْ ، عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَطَالُوا الْمُكْثَ .فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَخَرَجَ ، وَخَرَجْتُ مَعَهٗ حَتّٰى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ثُمَّ ظَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ ، وَرَجَعْتُ مَعَهٗ، حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوْسٌ ، فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرَجَعْتُ مَعَهٗ، حَتّٰى إِذَا بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ، وَظَنَّ أَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوْا ، رَجَعَ ، وَرَجَعْتُ مَعَهٗ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوْا .فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ بِالسِّتْرِ ، وَأَنْزَلَ الْحِجَابَ۔

۷۰۷۶: ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ میں پردے کے معاملے میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں کہ کس سلسلے میں وہ آیت اتری سب سے پہلی آیت کا وہ موقع ہے جب حضرت زینبؓ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی ہوئی اور آپ نے شب زفاف گزاری آپ نے لوگوں کو کھانے کے لئے بلایا وہ آئے اور چلے گئے ایک جماعت ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رکی رہی اور کافی دیر وہ ٹھہرے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر باہر نکلے اور میں بھی آپ کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ آپ حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے چوکھٹ تک پہنچ گئے پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گمان کیا کہ وہ نکل چکے ہیں تو آپ لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ ہی لوٹا آپ حضرت زینب کے مکان میں داخل ہوئے تو وہ بیٹھے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر لوٹ گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا یہاں تک کہ آپ حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے چوکھٹ تک پہنچ گئے اور آپ نے یہ گمان کیا کہ وہ نکل چکے ہوں گے تو آپ واپس لوٹ آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا وہ تو نکل چکے تھے تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اور اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب اتار دی۔

تخریج : بخاری فی تفسیر ۳۳' باب۸' والنکاح باب ۶۷' مسند احمد ۲۴۱/۳۔

۷۰۷۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ : أَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حِيْنَ بَنَى بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ، ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى حُجَرِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ ، فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ رَاٰى رَجُلَيْنِ قَدْ مَدَّ بِهِمَا الْحَدِيْثُ فَوَثَبَا مُسْرِعَيْنِ ، فَرَجَعَ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ ، وَأَرْخَى السِّتْرَ ، وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ۔

۷۰۷۷: حمید الطّویل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا جبکہ حضرت زینب بنت جحشؓ کے ہاں شب زفاف گزاری پھر آپ امہات المومنین کے حجرات کی طرف نکل گئے پھر جب حجرہ زینب کی طرف واپس لوٹے تو دو آدمیوں کو دیکھا جو لمبی بات میں مصروف تھے پھر وہ جلدی سے اٹھے تو آپ واپس لوٹ کر حجرہ زینب میں داخل ہوئے اور پردہ لٹکا لیا اور آیت حجاب اتاری گئی۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورہ۳۳' باب۸' والنکاح باب ۵۵' مسند احمد ۳' ۲۰۰/۲۶۲۔

۷۰۷۸: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ :ثَنَا الْمُقْرِءُ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ سَالِمٍ الْعَلَوِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :كُنْتُ خَادِمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهِ بِغَيْرِ اِذْنٍ .فَجِئْتُ يَوْمًا ، أَدْخُلُ فَقَالَ كَمَا أَنْتَ ، فَاِنَّهٗ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ ، فَلَا تَدْخُلْ عَلَيْنَا اِلَّا بِاِذْنٍ

۷۰۷۸: سالم علوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا تھا اور بلا اجازت میں داخل ہوتا تھا ایک دن میں داخل ہونے لگا تو آپ نے فرمایا اپنی جگہ ٹھہر۔ اس لئے کہ تمہارے بعد

ایک نیا حکم آیا ہے اب بلا اجازت ہمارے ہاں مت داخل ہونا۔

۷۰۷۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَالِمٍ الْعَلَوِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :لَمَّا أُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ ، جِئْتُ أَدْخُلُ ، كَمَا أَدْخُلُ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدًا ، وَرَاءَكَ يَا بُنَيَّ۔

۷۰۷۹: سالم علوی کہتے ہیں کہ جب آیت حجاب نازل ہوئی تو میں داخل ہونے لگا جیسے پہلے داخل ہوتا تھا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹے باہر ٹھہرو!

۷۰۸۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ :ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ أَبِيْ مُجَالِدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ ، دَعَا الْقَوْمَ ، فَطَعِمُوْا ، ثُمَّ جَلَسُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ ، فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ ، فَلَمْ يَقُوْمُوْا .فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ قَامَ ، وَقَامَ مَنْ قَامَ مَعَهُ الْقَوْمُ ، وَقَعَدَ الثَّلَاثَةُ .ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، جَاءَ فَدَخَلَ ، فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوْسٌ ، ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوْا .وَانْطَلَقُوْا .فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوْا ، فَجَاءَ فَدَخَلَ ، وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمُ الْآيَةَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ .فَكُنَّ أُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ خُصِصْنَ بِالْحِجَابِ مَا لَمْ يُجْعَلْ فِيْهِ سَائِرُ النَّاسِ مِثْلَهُنَّ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِيْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِيْ أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ فَجَعَلَ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ كَذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ فِيْهِنَّ .قِيْلَ لَهُ :مَا جَعَلَهُنَّ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُ ذَكَرَ جَمَاعَةً مُسْتَثْنِيْنَ مِنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ فَذَكَرَ الْبُعُوْلَ ، وَذَكَرَ الْآبَاءَ ، وَمَنْ ذُكِرَ مَعَهُمْ ، مِثْلُ مَا ذَكَرَهُ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ۔فَلَمْ يَكُنْ جَمْعُهُ بَيْنَهُمْ ، بِدَلِيْلٍ عَلَى اسْتِوَاءِ أَحْكَامِهِمْ ، لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْبَعْلَ قَدْ يَجُوْزُ لَهُ أَنْ يَنْظُرَ مِنِ امْرَأَتِهِ إِلٰى مَا لَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا أَبُوْهَا مِنْهَا .ثُمَّ قَالَ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ فَلَا يَكُوْنُ ضَمُّهُ أُولٰئِكَ مَعَ مَا قَبْلَهُمْ ، بِدَلِيْلٍ أَنَّ حُكْمَهُمْ ، مِثْلُ حُكْمِهِمْ .وَلٰكِنِ الَّذِيْ أُبِيْحَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ لِلْمَمْلُوْكِيْنَ مِنَ النَّظَرِ إِلَى النِّسَاءِ ، إِنَّمَا هُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ الزِّيْنَةِ ، وَهُوَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ .وَفِيْ إِبَاحَتِهِ ذٰلِكَ لِلْمَمْلُوْكِيْنَ ، وَلَيْسُوْا بِذَوِيْ أَرْحَامٍ مُحَرَّمَةٍ ، دَلِيْلٌ أَنَّ الْأَحْرَارَ الَّذِيْنَ

لَيْسُوْا بِذَوِىْ أَرْحَامٍ ، مُحَرَّمَةٍ مِنَ النِّسَاءِ فِىْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ .وَقَدْ بَيَّنَ هٰذَا الْمَعْنٰى مَا فِىْ حَدِيْثِ عَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَوْدَةِ احْتَجِبِىْ مِنْهُ فَأَمَرَهَا بِالْحِجَابِ مِنْهُ وَهُوَ ابْنُ وَلِيْدَةِ أَبِيهَا ، وَلَيْسَ يَخْلُوْ أَنْ يَكُوْنَ أَخَاهَا ، أَوْ ابْنَ وَلِيْدَةِ أَبِيهَا ، فَيَكُوْنُ مَمْلُوْكًا لَهَا ، وَلِسَائِرِ وَرَثَةِ أَبِيهَا .فَعَلِمْنَا أَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحْجُبْهَا مِنْهُ، لِأَنَّهُ أَخُوْهَا ، وَلٰكِنْ ، لِأَنَّهُ غَيْرُ أَخِيهَا ، وَهُوَ فِى تِلْكَ الْحَالِ ، مَمْلُوْكٌ ، فَلَمْ يَحِلَّ لَهُ -بِرِقِّهِ -النَّظَرُ اِلَيْهَا .فَقَدْ ضَادَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، حَدِيْثَ أُمِّ سَلَمَةَ ، وَخَالَفَهُ، وَصَارَتِ الْآيَةُ الَّتِىْ ذَكَرْنَا عَلٰى قَوْلِ هٰذَا الذَّاهِبِ اِلٰى حَدِيْثِ سَوْدَةَ أَنَّهَا عَلٰى سَائِرِ النِّسَاءِ دُوْنَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ ، وَأَنَّ عَبِيْدَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ كَانُوْا فِىْ حُكْمِ النَّظَرِ اِلَيْهِنَّ فِىْ حُكْمِ الْقُرَبَاءِ مِنْهُنَّ الَّذِيْنَ لَا رَحِمَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُنَّ ، لَا فِىْ حُكْمِ ذَوِى الْأَرْحَامِ مِنْهُنَّ الْمُحَرَّمَةِ .وَكُلُّ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُنَّ مَحْرَمَةٌ ، فَهُوَ عِنْدَنَا فِىْ حُكْمِ ذَوِى الْأَرْحَامِ الْمُحَرَّمَةِ فِىْ مَنْعِ مَا وَصَفْنَا .ثُمَّ رَجَعْنَا اِلَى النَّظَرِ ،لِنَسْتَخْرِجَ بِهٖ مِنَ الْقَوْلَيْنِ ، قَوْلًا صَحِيْحًا .فَرَأَيْنَا ذَا الرَّحِمِ لَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ اِلَى الْمَرْأَةِ الَّتِىْ هُوَ لَهَا مَحْرَمٌ اِلٰى وَجْهِهَا ، وَصَدْرِهَا ، وَشَعْرِهَا ، وَمَا دُوْنَ رُكْبَتِهَا .وَرَأَيْنَا الْقَرِيْبَ مِنْهَا يَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهَا وَكَفَّيْهَا فَقَطْ .ثُمَّ رَأَيْنَا الْعَبْدُ حَرَامٌ عَلَيْهِ -فِىْ قَوْلِهِمْ جَمِيْعًا أَنْ يَنْظُرَ اِلٰى صَدْرِ الْمَرْأَةِ مَكْشُوْفًا ، أَوْ اِلٰى سَاقَيْهَا ، سَوَاءٌ كَانَ رِقُّهُ لَهَا أَوْ لِغَيْرِهَا .فَلَمَّا كَانَ فِيْمَا ذَكَرْنَا ، كَالْأَجْنَبِىِّ مِنْهَا ، لَا كَذِىْ رَحِمِهَا الْمَحْرَمِ عَلَيْهَا كَانَ فِى النَّظَرِ اِلٰى شَعْرِهَا أَيْضًا كَالْأَجْنَبِىِّ لَا كَذِىْ رَحِمِهَا الْمَحْرَمِ عَلَيْهَا .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِىْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِىْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِىْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ وَافَقَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ ، اَلْحَسَنُ ، وَالشَّعْبِىُّ.

٧٠٨٠: ابومجالد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش سے شادی کی تو لوگوں کو بلایا پس انہوں نے کھانا کھایا پھر باتیں کرنے بیٹھ گئے تو آپ نے اس طرح کا عمل کیا گویا آپ اٹھانا چاہتے ہیں مگر وہ لوگ نہ اٹھے۔ پھر جب آپ نے یہ دیکھا تو آپ اٹھے اور آپ کے ساتھ اٹھنے والے اٹھ گئے مگر ان میں سے تین بیٹھے رہے۔ پھر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور گھر میں داخل ہوئے تو اچانک وہ لوگ بیٹھے تھے پھر وہ اٹھ کر چلے گئے اور میں نے آ کر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ وہ چلے گئے ہیں تو آپ تشریف لائے اور داخل ہوئے تو یہ آیت حجاب اتری۔ "یاایھاالذین امنوا لاتدخلوا" (الاحزاب:٥٣) امام طحاوی کہتے ہیں: امہات المومنین کو اس حجاب سے خاص کیا گیا جس میں دوسرے لوگوں کو ان کی طرح قرار نہیں دیا

گیا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وقل للمومنات یغضضن من ابصارهن" (النور:۳۱) پھر فرمایا "ولا یبدین زینتهن الا ماظهر منها" (النور:۳۱) تو اس آیت میں لونڈیوں کو ذی رحم محرم کی طرح قرار دیا گیا۔لونڈیوں کو اس طرح قرار نہیں دیا جس طرح آپ نے خیال کیا بلکہ مستثنیٰ جماعت کا ذکر کیا جن کو "ولا یبدین زینتهن" سے نکالا گیا تو اس میں خاوندوں' باپوں اور اس کے ساتھ جن کو ان کی مثل ذکر کیا اور لونڈی' غلاموں کا تذکرہ کیا تو ان کو جمع کرنا اس بات کی دلیل نہیں کہ ان کے احکام ایک جیسے ہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ خاوند کو عورت کے وہ مقامات بھی دیکھنے درست ہیں جن کو عورت کا باپ بھی نہیں دیکھ سکتا۔پھر فرمایا جو تمہاری ملک ہوں تو ان کو پہلے لوگوں سے ملانا اس دلیل سے نہیں کہ ان کا حکم ان کی طرح ہے بلکہ اس آیت سے غلاموں کے لئے عورتوں کے وہ حصے دیکھنے کی اجازت دی گئی جو زینت میں سے ظاہر میں اور وہ چہرہ اور ہتھیلیاں ہیں اور اسے غلاموں کے لئے جائز قرار دیا حالانکہ وہ محارم نہیں۔یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو آزاد لوگ محارم نہیں ان کا بھی یہی حکم ہے اور یہ مفہوم حضرت عبداللہ بن زمعہؓ کی روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول "احتجبی منه" میں حضرت سودہؓ کو آپ نے بیان فرمایا تو آپ نے ان کو ان سے پردہ کرنے کا حکم دیا حالانکہ وہ ان کے باپ کی لونڈی کے بیٹے ہیں اور یہاں دو باتیں ہیں۔① یا تو وہ ان کے بھائی ہیں۔② ان کے والد کی لونڈی کے بیٹے ہیں تو اس اعتبار سے ان کے اور ان کے والد کے تمام ورثاء کے مملوک ہیں۔تو اس سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو ان سے پردہ اس لئے نہیں کروایا کہ وہ ان کے بھائی تھے بلکہ اس لئے کہ وہ ان کے بھائی نہ تھے اور وہ اس حالت میں غلام تھے تو ان کے غلام ہونے کی وجہ سے حضرت سودہؓ کو انہیں دیکھنا جائز نہ تھا تو اس طرح یہ روایت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا والی روایت کی ضد ہے اور جو آیت ہم نے ذکر کی ہے وہ اس شخص کے نزدیک جس نے حضرت سودہؓ والی روایت سے استدلال کیا ہے وہ تمام عورتوں سے متعلق ہے صرف امہات المومنین کے ساتھ خاص نہیں اور امہات المومنین کے غلام ان کی طرف دیکھنے کے حکم میں ان رشتہ داروں کی طرح تھے جو ان امہات المومنین کے رشتہ دار نہیں تھے۔محارم کے حکم میں نہ تھے اور جن کو امہات المومنین کے ساتھ رشتہ محرمیت حاصل تھا وہ اس ممانعت کے سلسلہ میں ان رشتہ داروں کی طرح ہیں جو ان کے لئے حرام ہیں۔دونوں اقوال میں سے درست تر قول کو نکالنے کے لئے ہم نے قیاس کی طرف رجوع کیا تو ہم نے دیکھا کہ محارم کے لئے عورت کو دیکھنے کی اجازت ہے محرم چہرہ' سینہ' بال' گھٹنوں سے نیچے حصہ کو دیکھ سکتا ہے اور دیگر اقارب صرف اس کے چہرہ اور ہتھیلیوں کو دیکھ سکتے ہیں۔پھر ہم نے نظر ڈالی کہ اس پر حرام ہے کہ وہ عورت کے کھلے ہوئے سینے یا پنڈلیوں کی طرف دیکھے خواہ وہ اس عورت کا غلام ہو یا کسی اور کا غلام ہو۔جب اس بات میں غلام اجنبی کے حکم میں ہے محرم رشتہ دار کی طرح نہیں تو بالوں کے سلسلہ میں بھی قیاس کا یہی تقاضا ہے۔اور امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورہ ۲' باب۹' سورہ۳۳' باب۸' والاطعمہ باب۵۹' والاستیذان باب ۱۰' مسلم فی النکاح

٩٣/٩٨' والسلام ١٨' ترمذی فی تفسیر سوره٣٣' باب ٢٠' مسند احمد ٢٤/١' ١٠٥/٣' ٢٢٣/٦۔

اقوالِ متقدمین سے تائید:

ان کی موافقت میں حضرت حسن بصری اور شعبی رحمہم اللہ کا قول موجود ہے۔

٧٠٨١: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :ثَنَا مُغِيْرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَيُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يَنْظُرَ الْعَبْدُ اِلٰى شَعْرِ مَوْلَاتِهٖ.

٧٠٨١: مغیرہ نے شعبی اور یونس سے انہوں نے حسن بصریؒ سے روایت کی ہے ان دونوں نے غلام کے متعلق اپنی مالکہ کے بالوں کو دیکھنے کو مکروہ (تحریمی) قرار دیا ہے۔

بَابُ التَّكَنِّيْ بِأَبِي الْقَاسِمِ هَلْ يَصِحُّ أَمْ لَا ؟

ابوالقاسم کنیت رکھنا کیسا ہے؟

خلاصۃ المرام :

علماء کی ایک جماعت کا قول ابوقاسم کی کنیت اور محمد نام رکھنے میں اب کوئی حرج وقباحت نہیں ہے۔

۷۰۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ قَالَ :ثَنَا فِطْرٌ عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيْ قَالَ :قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنْ وُلِدَ لِي ابْنٌ أُسَمِّيْهِ بِاسْمِكَ، وَأُكَنِّيْهِ بِكُنْيَتِكَ؟ قَالَ نَعَمْ۔قَالَ :وَكَانَتْ رُخْصَةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيْ.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى أَنَّهٗ لَا بَأْسَ بِأَنْ يُكْتَنَى الرَّجُلُ بِأَبِي الْقَاسِمِ ، وَأَنْ يَتَسَمّٰى مَعَ ذٰلِكَ بِمُحَمَّدٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .وَقَالُوْا :أَمَّا مَا ذُكِرَ مِنْ أَنَّ ذٰلِكَ رُخْصَةٌ ، فَلَمْ يُذْكَرْ ذٰلِكَ فِي الْحَدِيْثِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَا ذُكِرَ عَنْ عَلِي أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ رُخْصَةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَاِنَّمَا هُوَ قَوْلٌ مِمَّنْ بَعْدَ عَلِي .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا قَالَ وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّهٗ خِلَافُ ذٰلِكَ أَنَّهٗ قَدْ كَانَ فِيْ زَمَنِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعَةٌ قَدْ كَانُوْا مُسَمَّيْنَ بِمُحَمَّدٍ مُتَكَنِّيْنَ بِأَبِي الْقَاسِمِ ، مِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ حُذَيْفَةَ .فَلَوْ كَانَ مَا أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ خَاصًّا ، اِذًا ، لَمَا سَوَّغَهٗ غَيْرُهٗ، وَلَأَنْكَرَهٗ عَلٰى فَاعِلِهٖ ، وَأَنْكَرَهٗ مَعَهٗ مَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهٖ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ خَاصًّا لِعَلِي : قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا قُلْنَا .فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۰۸۲: محمد بن حنفیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میرے ہاں بیٹا پیدا ہوتو کیا میں اس کا نام آپ کے نام پر اور اس کی کنیت آپ کی کنیت پر رکھ لوں۔ آپ نے فرمایا ہاں (اجازت ہے) اور راوی کہتے ہیں کہ یہ اجازت صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے تھی۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: ایک جماعت کا خیال ہے کہ ابوالقاسم کی کنیت میں کوئی حرج نہیں اور اس کے ساتھ محمد نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ انہوں نے اس

روایت کو دلیل بنایا۔ باقی اس روایت میں تخصیص کا قول نہ تو جناب رسول اللہ ﷺ کا ہے اور نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہے بلکہ کسی راوی کا ہے۔ اب یہ بھی ممکن ہے کہ یہ درست ہو اور ممکن ہے کہ درست نہ ہو۔ کنیت و اسم گرامی ہر دو کے جواز کی دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرام کے زمانہ میں ایک جماعت کے یہ نام پائے جاتے ہیں کہ ان کی کنیت و نام دونوں یہی تھے مثلاً محمد بن طلحہ' محمد بن اشعث' محمد بن ابی حذیفہ رحمہم اللہ۔ اگر یہ جناب علی رضی اللہ عنہ کی خصوصیت ہوتی تو دوسرے یہ نام نہ رکھتے اور دیگر احباب بھی اس پر تنقید کرتے (مگر کسی سے منقول نہیں) یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خاص تھی اور اس کی دلیل خود روایت میں وارد ہے (ملاحظہ ہو)

تخریج : ابو داؤد فی الادب باب ۶۸' ترمذی فی الادب باب ۶۸' مسند احمد ۹۵/۱۔

۷۰۸۳: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ :ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ :ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ وُلِدَ لَكَ بَعْدِي ابْنٌ فَسَمِّهِ بِاسْمِي ، وَكَنِّهِ بِكُنْيَتِي ، وَهِيَ لَكَ خَاصَّةً دُوْنَ النَّاسِ۔قَالُوْا : فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، الْخُصُوْصِيَّةُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ بِذٰلِكَ دُوْنَ النَّاسِ .قِيْلَ لَهُمْ :هٰذَا كَمَا ذَكَرْتُمْ ، لَوْ ثَبَتَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى مَا رَوَيْتُمْ ، وَلٰكِنَّهُ لَيْسَ بِثَابِتٍ عِنْدَنَا ، لِأَنَّ أَيُّوْبَ بْنَ وَاقِدٍ لَا يَقُوْمُ مَقَامَ مَنْ خَالَفَهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مِمَّنْ رَوَاهُ عَنْ فِطْرٍ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .فَقَالَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ خَاصًّا لِعَلِيٍّ بَعْدَ أَنِ افْتَرَقُوْا فِرْقَتَيْنِ .فَقَالَتْ فِرْقَةٌ :لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَكَنَّى بِأَبِي الْقَاسِمِ ، سَوَاءٌ كَانَ اسْمُهُ مُحَمَّدًا ، أَوْ لَمْ يَكُنْ .وَقَالَتِ الْفِرْقَةُ الْأُخْرٰى :لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِمَّنْ سُمِّيَ بِمُحَمَّدٍ أَنْ يُكَنَّى بِأَبِي الْقَاسِمِ ، وَلَا بَأْسَ لِمَنْ لَمْ يَتَسَمَّ بِمُحَمَّدٍ أَنْ يَتَكَنَّى بِأَبِي الْقَاسِمِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا قُلْنَا ، فِيْ خُصُوْصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ عَلِيًّا.

۷۰۸۳: محمد بن حنفیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میرے بعد تیرے ہاں بیٹا پیدا ہو تو اس کا نام میرے نام پر رکھنا اور اس کی کنیت میری کنیت پر رکھنا یہ تیرے لئے خاص ہے لوگوں کو درست نہیں۔ اس روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے اس کی خصوصیت مذکور ہے دوسرے لوگوں کے لئے نہیں۔ اگر یہ روایت پایہ ثبوت کو پہنچ جائے تو بات اسی طرح ہے جیسا تم نے کہی۔ مگر یہ روایت سرے سے ثابت نہیں کیونکہ ایوب بن واقد اس درجے کا راوی نہیں جس درجہ کے راوی فطر ہیں ان کی روایت اس کے خلاف ہے۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص تھی اس کے بعد لوگوں کی دو جماعتیں بن گئیں۔ کسی کو آپ کی کنیت اختیار کرنا جائز نہیں خواہ اس کا نام محمد ہو یا نہ ہو۔ جس کا نام محمد ہو اس کی کنیت ابوالقاسم مناسب نہیں البتہ جس کا نام محمد نہ

ہواس کو یہ کنیت درست ہے اور مندرجہ ذیل روایات اس کی دلیل ہیں۔ کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے۔

۷۰۸۴: فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ النَّخَعِيِّ .عَنْ أَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي ، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي۔

۷۰۸۴: عمرو بن جرید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

تخریج : بخاری فی العلم باب۳۸' والمناقب باب۲۰' ابو داؤد فی الادب باب٦٦' دارمی فی الاستیذان باب۵۸' مسند احمد ۲' ۳۱۲/۲٤۸' ۳۹۵' ٤۵۵/۳' ۱۲۱/۱۱٤' ۲۹۸/۱۸۹۔

۷۰۸۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِي۔

۷۰۸۵: محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے صرف اس لفظ کا فرق ہے "سموا باسمی"

تخریج : بخاری فی الخمس باب۷' البیوع باب٤۹' المناقب باب۲۰' مسلم فی الادب ۳/۱' ۵/٤' ابن ماجه فی الادب باب۳۳' مسند احمد ۱۷۰/۳' ۳٦۹۔

۷۰۸٦: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ :ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۷۰۸٦: محمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۰۸۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ وَهْبٍ وَابْنُ نَافِعٍ قَالَا :ثَنَا دَاوٗدَ بْنُ قَيْسٍ ح .

۷۰۸۷: یونس' ابن نافع دونوں نے داؤد بن قیس سے۔

۷۰۸۸: وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ :ثَنَا دَاوٗدَ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ، فَإِنِّيْ أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ۔

۷۰۸۸: موسیٰ بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ تم میرے نام پر نام مت رکھو اور نہ میری کنیت پر کنیت رکھو بے شک میں ہی ابوالقاسم ہوں۔

تخریج : مسند احمد ۲' ۲۷۷/۲۷۰' ٤۵۷/٤۵۵' ۳' ۲۹۸/۱۸۹' ۳۰۳/۳۰۱۔

۷۰۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ اِشْكَابَ الْكُوفِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ۔

۷۰۸۹: ابوسفیان نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

۷۰۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ رَبِيْعَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۷۰۹۰: ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۷۰۹۱: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.قَالُوْا :فَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَكَنّٰى بِكُنْيَتِهٖ، وَأَبَاحَ أَنْ يُتَسَمّٰى بِاسْمِهٖ، وَجَاءَ ذٰلِكَ عَنْهُ مَجِيْئًا ظَاهِرًا مُتَوَاتِرًا ، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى خُصُوْصِيَّةِ مَا خَالَفَهٗ .ثُمَّ رَجَعْنَا اِلَى الْكَلَامِ ، بَيْنَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى مَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ الْحَنِيْفَةِ أَنَّهٗ كَانَ خَاصًّا لِعَلِيٍّ .فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ الْفِرْقَةِ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى أَنَّ النَّهْيَ الْمَذْكُوْرَ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ اِنَّمَا هُوَ عَلَى الْكُنْيَةِ خَاصَّةً ، كَانَ اسْمُ الْمُكْتَنٰى بِهَا مُحَمَّدًا ، أَوْ لَمْ يَكُنْ ، مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۷۰۹۱: سالم بن ابی الجعد نے حضرت جابرؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ اپنی کنیت پر کنیت سے منع فرمایا اور نام پر نام کی اجازت دی اور یہ کھلی متواتر روایات سے ثابت ہے۔ پس یہ مخالف روایت ایک خاص بات پر دلالت کرتی ہے۔ اب ہم ابن حنفیہ والی روایت کی طرف رجوع کرتے ہیں جس سے حضرت علی ؓ کی خصوصیت ثابت ہوتی ہے۔ فریق ثانی کا استدلال یہ ہے کہ وہ ممانعت جو روایت ابوہریرہ ؓ اور جابرؓ میں مذکور ہے اس کا تعلق صرف کنیت سے ہے خواہ نام محمد ہو یا کچھ اور۔ جناب نبی اکرم ﷺ سے یہ بات منقول ہے۔ (ملاحظہ ہو)

۷۰۹۲: حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عَمِّهٖ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ، أَنْ يُكْتَنَىٰ بِكُنْيَتِهِ۔فَقَصَدَ بِالنَّهْيِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِلَى الْكُنْيَةِ خَاصَّةً ، فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنْ مَا قُصِدَ بِالنَّهْيِ إِلَيْهِ فِي الْآثَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلَهُ، هِيَ الْكُنْيَةُ أَيْضًا .وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۷۰۹۲:ابوعمرہ نے اپنے چچا سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ آپ کی کنیت اختیار کی جائے۔اس روایت میں نہی کا رخ کنیت کی طرف موڑا گیا ہے اس سے یہ دلالت ملی کہ جن آثار میں ممانعت موجود ہے اس سے مراد کنیت کی نفی ہے یہ روایت بھی اس کی دلیل ہے۔

تخریج : مسند احمد ۵۱۰/۲۔

۷۰۹۳: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيْهَاعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ ، اللّٰهُ يُعْطِيْ، وَأَنَا أَقْسِمُ۔

۷۰۹۳:ابن عجلان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت پر کنیت مت رکھو۔میں ابوالقاسم ہوں اللہ تعالیٰ دیتے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

تخریج : مسلم فی الادب ۵، مسند احمد ۴۳۳/۲۔

۷۰۹۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ ، فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ ، تَسَمَّوْا بِاسْمِي ، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي ، إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ ، أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ ، تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ۔

۷۰۹۴: سالم بن ابی الجعد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو انہوں نے اس کا نام محمد رکھا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے خوب کیا تم میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت پر کنیت نہ رکھو میں بلاشبہ قاسم ہوں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔تم میرا نام تو رکھو مگر میری کنیت مت رکھو۔

تخریج : مسند احمد ۴۳۳/۲، ۳۰۱/۳۔

۷۰۹۵: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ فَإِنَّمَا جُعِلْت قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ۔فَقَدْ أَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ أَجْلِهِ نَهٰى أَنْ يُكْتَنٰى بِكُنْيَتِهِ، وَإِنَّمَا هُوَ لِأَنَّهُ يَقْسِمُ بَيْنَهُمْ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ قَصْدَهُ، كَانَ فِي النَّهْيِ إِلَى الْكُنْيَةِ ، دُوْنَ الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْإِسْمِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۷۰۹۵: ابن ابی الجعد نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت پر کنیت نہ رکھو اللہ تعالیٰ نے مجھے قاسم بنایا ہے میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔ اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے اس مقصد کی خبر دی ہے جس کی وجہ سے کنیت کی ممانعت ہے کہ آپ علم و رحمت کو تقسیم کرنے والے ہیں پس اس سے ثابت ہوا کہ آپ کا مقصود صرف کنیت سے منع کرنا ہے اس کی ممانعت نہیں کہ آپ کے نام و کنیت یا نام کو جمع کی ممانعت نہیں ہے۔ مندرجہ ذیل روایات اس کی دلیل ہیں۔

تخریج : بخاری فی العلم باب۱۳، الادب باب ۱۰۹، مسلم فی الادب ۴/۳، مسند احمد ۳۶۹/۳، ۳۰۳/۳۱۳۔

دونوں کے جمع کی عدم ممانعت کے دلائل:

۷۰۹۶: بِمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ أَبِيْ عَقِيلٍ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوْقِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ .فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ يَعْنِي :الرَّجُلَ اِنَّمَا أَدْعُو ذَاكَ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي ، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي۔

۷۰۹۶: حمید طویل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ آپ بازار میں تھے ایک آدمی نے آواز دی اے ابوالقاسم آپ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس آدمی نے کہا میں نے اس آدمی کو آواز دی ہے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میرا نام تو رکھو مگر میری کنیت اختیار مت کرو۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب ۴۹، والمناقب باب ۲۰۔

۷۰۹۷: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۷۰۹۷: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۷۰۹۸: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.فَهٰذَا يَدُلُّ أَيْضًا عَلٰى أَنَّ نَهْيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اِنَّمَا هُوَ عَنِ التَّكَنِّيْ بِكُنْيَتِهٖ خَاصَّةً ، دُوْنَ الْجَمْعِ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اسْمِهٖ. وَقَدْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا الْمَذْهَبِ، اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ .

۷۰۹۸: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ آپ نے فقط

کنیت سے ممانعت فرمائی دونوں کو جمع کرنے کی ممانعت نہیں فرمائی۔ یہ ابراہیم نخعی اور ابن سیرین رحمہم اللہ کا قول ہے۔

۷۰۹۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ قَالَ :ثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ مُحِل قَالَ :قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ ، كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ أَنْ يُكَنَّى الرَّجُلُ بِأَبِي الْقَاسِمِ ، إِنْ لَمْ يَكُنِ اسْمُهُ مُحَمَّدًا ؟ قَالَ :نَعَمْ .فَهٰذَا إِبْرَاهِيمُ يَحْكِيْ هٰذَا أَيْضًا ، عَمَّنْ كَانَ قَبْلَهُ، يُرِيْدُ بِذٰلِكَ :أَصْحَابَ عَبْدِ اللّٰهِ أَوْ مَنْ فَوْقَهُ.

۷۰۹۹: محل کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے کہا لوگ ابوالقاسم کنیت اختیار کرنا مکروہ قرار دیتے تھے خواہ اس کا نام محمد ہو یا نہ ہو۔ انہوں نے کہا۔ جی ہاں۔ یہ ابراہیمؒ اپنے سے پہلے لوگوں سے بیان کرر ہے ہیں خواہ وہ اصحاب عبداللہ ہوں یا ان سے اوپر ہوں۔

۷۱۰۰: وَقَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ ، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ۔ قَالَ : وَرَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيْرِيْنَ يَكْرَهُ أَنْ يُكْتَنَى الرَّجُلُ أَبَا الْقَاسِمِ ، كَانَ اسْمُهُ مُحَمَّدًا أَوْ لَمْ يَكُنْ .وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّ النَّهْيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا ، هُوَ الْجَمْعُ بَيْنَ الْكُنْيَةِ وَالْإِسْمِ جَمِيْعًا۔

۷۱۰۰: محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام رکھو مگر میری کنیت مت اختیار کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابن سیرین کو دیکھا وہ ابوالقاسم کنیت اختیار کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے خواہ اس کا نام محمد ہو یا نہ ہو۔

کنیت واسم گرامی کو جمع کی ممانعت:

۷۱۰۱: مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْخَطَّابِ الْكُوْفِيُّ قَالَ :ثَنَا قَيْسٌ عَنْ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَمِّهَا ، الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰى أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ اسْمِهٖ وَكُنْيَتِهٖ۔

۷۱۰۱: حفصہ بنت عبید نے اپنے چچا براء بن عازبؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نام اور کنیت دونوں کو جمع کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

تخریج : ترمذی فی الادب باب۶۸' مسند احمد ۴۳۳/۲' ۴۵/۳' ۳۶۴/۵' باختلاف یسیر من اللفظ۔

۷۱۰۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۷۱۰۲: عجلان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۷۱۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَزْدِيُّ قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَسَمَّى بِاسْمِي ، فَلَا يَكْتَنِ بِكُنْيَتِي، وَمَنِ اكْتَنَى بِكُنْيَتِي، فَلَا يَتَسَمَّ بِاسْمِي۔ قَالُوْا :فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ مَا نَهَى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ هُوَ الْجَمْعُ بَيْنَ كُنْيَتِهٖ مَعَ اسْمِهٖ. وَفِي حَدِيْثِ جَابِرٍ إِبَاحَةُ التَّكَنِّي بِكُنْيَتِهٖ، إِذَا لَمْ يَتَسَمَّ مَعَهَا بِاسْمِهٖ. فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُخْرٰى أَنَّهٗ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَدَ بِنَهْيِهٖ ذٰلِكَ الْمَذْكُوْرِ فِي حَدِيْثِ الْبَرَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ إِلَى الْجَمْعِ بَيْنَ الْكُنْيَةِ وَالْإِسْمِ ، وَأَبَاحَ إِفْرَادَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ، ثُمَّ نَهَى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنِ التَّكَنِّي بِكُنْيَتِهٖ، فَكَانَ ذٰلِكَ زِيَادَةً فِيْمَا كَانَ تَقَدَّمَ مِنْ نَهْيِهٖ فِي ذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَمَا جُعِلَ مَا قُلْت ، أَوْلٰى مِنْ أَنْ يَكُوْنَ نَهَى عَنِ التَّكَنِّي بِكُنْيَتِهٖ، ثُمَّ نَهَى عَنِ الْجَمْعِ بَيْنَ اسْمِهٖ وَكُنْيَتِهٖ، وَكَانَ ذٰلِكَ إِبَاحَةً لِبَعْضِ مَا كَانَ وَقَعَ عَلَيْهِ نَهْيُهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ ؟ .قِيْلَ لَهٗ لِأَنَّ نَهْيَهٗ عَنِ التَّكَنِّي بِكُنْيَتِهٖ فِي حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ فِيْمَا ذَكَرْنَا مَعَهٗ مِنَ الْآثَارِ ، لَا يَخْلُو مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ .إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ مُتَقَدِّمًا لِلْمَقْصُوْدِ فِيْهِ إِلَى الْجَمْعِ بَيْنَ الْإِسْمِ وَالْكُنْيَةِ أَوْ مُتَأَخِّرًا عَنْ ذٰلِكَ .فَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا عَنْهُ، فَهُوَ زَائِدٌ عَلَيْهِ، غَيْرُ نَاسِخٍ لَهٗ، وَإِنْ كَانَ مُتَقَدِّمًا لَهٗ، فَقَدْ كَانَ ثَابِتًا، ثُمَّ رُوِيَ هٰذَا بَعْدَهٗ، فَنَسَخَهٗ .فَلَمَّا احْتَمَلَ مَا قُصِدَ فِيْهِ إِلَى النَّهْيِ عَنِ الْكُنْيَةِ أَنْ يَكُوْنَ مَنْسُوْخًا ، بَعْدَ عِلْمِنَا بِثُبُوْتِهٖ كَانَ عِنْدَنَا عَلٰى أَصْلِهِ الْمُتَقَدِّمِ ، وَعَلٰى أَنَّهٗ غَيْرُ مَنْسُوْخٍ ، حَتّٰى نَعْلَمَ يَقِيْنًا أَنَّهٗ مَنْسُوْخٌ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ ، مِنْ طَرِيْقِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَقَدْ رَأَيْنَا الْمَلَائِكَةَ ، لَا بَأْسَ أَنْ يَتَسَمَّوْا بِأَسْمَائِهِمْ ، وَكَذٰلِكَ سَائِرُ أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ، غَيْرِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَا بَأْسَ أَنْ يُتَسَمّٰى بِأَسْمَائِهِمْ ، وَيُكْنٰى بِكُنَاهُمْ ، وَيُجْمَعَ بَيْنَ اسْمِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ وَكُنْيَتِهٖ. فَهٰذَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَا بَأْسَ أَنْ يُتَسَمّٰى بِاسْمِهٖ. فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ لَا بَأْسَ أَنْ يُتَكَنّٰى بِكُنْيَتِهٖ، وَأَنْ لَا بَأْسَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ اسْمِهٖ وَكُنْيَتِهٖ. فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ ، غَيْرَ أَنَّ اتِّبَاعَ مَا قَدْ ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْلٰى .فَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۱۰۳ ۷: ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میرے نام پر نام رکھے وہ میری کنیت نہ اختیار کرے اور جو میری کنیت کو اختیار کرے وہ میرا نام نہ رکھے۔ان آثار سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کنیت اور نام دونوں کو جمع کرنے کی ممانعت فرمائی اور حضرت جابرؓ کی روایت میں جب نام نہ رکھا ہو تو کنیت کا جواز ثابت ہوتا ہے فریق ثانی نے جن روایات سے استدلال کیا ہے جیسا کہ حضرت براءؓ ابو ہریرہ ؓ اور حضرت جابرؓ کی روایات ہیں تو ان میں عین ممکن ہے کہ کنیت اور نام کو جمع کرنے کی ممانعت ہو اور ہر ایک کا الگ الگ رکھنا مباح قرار دیا ہو پھر اس سے بھی روک دیا تو گویا کہ سابقہ نہی پر اضافہ ہوا۔ جو بات آپ نے کہی ہے اس سے بہتر یہ ہے کہ پہلے کنیت کی ممانعت ہو اور پھر نام اور کنیت دونوں کو جمع کرنے کی ممانعت کر دی ہو تو اس سے وہ بعض چیز تو مباح ہو جائے گی جس پر اس سے پہلے نہی وارد ہوئی تھی۔حضرت ابو ہریرہ ؓ کی روایت میں جو کنیت کی ممانعت وارد ہے وہ دو حال سے خالی نہیں: ① یا تو وہ نام اور کنیت کو جمع کے مقصود ہونے سے پہلے ہوگی۔ ② یا اس کے بعد اگر وہ ممانعت موخر ہے تو وہ اضافہ بنے گا اس کے لئے ناسخ نہ بنے گی اور اگر اس سے مقدم ہے تو وہ پہلے ثابت تھی اب اس کے بعد یہ روایت آئی تو اس نے اس کو منسوخ کر دیا جب کنیت سے ممانعت کے مقصود میں احتمال پیدا ہو گیا اس کے بعد کہ ہم نے اس کے ثبوت کو جان لیا تو ہمارے نزدیک یہ اپنے مقدم اصل پر باقی رہے گی منسوخ نہ ہوگی جب تک یقین کے ساتھ اس کا نسخ معلوم نہ ہو اس باب کے معانی کو سامنے رکھتے ہوئے اس باب کا یہی مطلب ہے۔ہم دیکھتے ہیں کہ فرشتوں کے اسماء سے کنیت رکھنا جائز ہے اس طرح دیگر تمام انبیاء علیہم السلام سوائے ہمارے پیغمبر ﷺ کے ان کے نام پر نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں اور اسی طرح ان کی کنیت بھی اسی طرح ہر ایک کا اسم گرامی اور اس کی کنیت کو جمع کیا جا سکتا ہے یہ ہمارے پیغمبر ﷺ ہیں کہ آپ کے نام پر نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں نظر کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کی کنیت رکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں اور نام اور کنیت دونوں کو جمع کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں البتہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی اتباع اولیٰ ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں روایت وارد ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الادب باب ۶۷، مسند احمد ۳۱۲/۲، ۴۵۵۔

۱۰۴ ۷: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ : وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ ، فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالَ :لَا نُكَنِّيك أَبَا الْقَاسِمِ ، وَلَا نُنَعِّمُك عَيْنًا .فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَلْتَ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ـ فَهٰذِهِ الْأَنْصَارُ قَدْ أَنْكَرَتْ عَلٰى هٰذَا الرَّجُلِ أَنْ يُسَمِّيَ ابْنَهُ الْقَاسِمَ ، لِئَلَّا يُكْتَنٰى بِهِ ، وَقَصَدُوْا بِالْكَرَاهَةِ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى الْكُنْيَةِ خَاصَّةً .ثُمَّ لَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ ، رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمَّا بَلَغَهُ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ نَهْيَ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّكَنِّيْ بِكُنْيَتِهٖ، يَتَسَمّٰى مَعَ ذٰلِكَ بِاسْمِهٖ، وَلَمْ يَتَسَمَّ بِهٖ. فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى كَرَاهَةِ التَّسَمِّيْ بِالْقَاسِمِ. قِيْلَ لَهٗ: قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ مَكْرُوْهًا، كَمَا ذَكَرْتَ، لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ بَيْنَكُمْ۔ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَرِهَ ذٰلِكَ لِأَنَّهُمْ كَانُوْا يُكَنُّوْنَ الْآبَاءَ بِأَسْمَاءِ الْأَبْنَاءِ، وَقَدْ كَانَ أَكْثَرُهُمْ لَا يُكْتَنٰى حَتّٰى يُوْلَدَ لَهٗ، فَيُكْتَنٰى بِاسْمِ ابْنِهٖ. وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ۔

۷۱۰۴: ابن منکدر نے حضرت جابرؓ سے نقل کیا ہمارے ایک انصاری کے ہاں لڑکا ہوا۔ تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا میں نے اس سے کہا ہم تمہیں ابوالقاسم کنیت نہ رکھنے دیں گے اور وہ نہ آنکھوں دیکھے تمہیں فوقیت دیں گے وہ شخص جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات ذکر کی تو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھو۔ ملاحظہ فرمائیں کہ انصار نے اس آدمی کے قاسم نام رکھنے پر اعتراض کیا تا کہ اس کی کنیت ابوالقاسم نہ ہو اور ان کا مقصود بھی یہی تھا کہ آپ کی کنیت وہ اختیار نہ کرے پھر جناب رسول اللہ ﷺ کو جب بات پہنچی تو آپ نے ان کی اس بات پر اعتراض نہ کیا اس سے یہ دلالت مل گئی کہ آپ کی طرف سے ممانعت کنیت کے ساتھ خاص تھی خواہ وہ آپ کے نام پر نام رکھا ہو یا نہ رکھا ہو۔ یہ روایت تو قاسم نام رکھنے کی کراہت کو ظاہر کر رہی ہے (آپ کا مدعا ثابت نہیں کرتی) ◘: یہ ممکن ہے کہ نام رکھنا بھی اسی طرح مکروہ ہو جیسا کہ تم نے ذکر کیا کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں قاسم ہوں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ناپسند کرنے کی وجہ یہ ہو کہ وہ لوگ بیٹوں کے نام پر کنیت اختیار کرتے تھے اور ان میں سے اکثریت بچے کے پیدا ہونے تک کنیت کو اختیار نہ کرتے جب وہ پیدا ہو جاتا تو پھر بیٹے کے نام کی مناسبت سے کنیت رکھتے تھے۔ اس کی دلیل یہ حمزہ بن صہیب والی روایت ہے۔

تخریج: بخاری فی الادب باب ۱۰۵/۱۰۴، مسلم فی الادب ۷۔

۷۱۰۵: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ: ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ صُهَيْبٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ أَنْتَ يَا صُهَيْبُ لَوْلَا خِصَالٌ فِيْكَ ثَلَاثٌ. قُلْتُ: وَمَا هِيَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: تَكَنَّيْتَ وَلَمْ يُوْلَدْ لَكَ، وَفِيْكَ سَرَفٌ فِي الطَّعَامِ، وَانْتَمَيْتَ اِلَى الْعَرَبِ، وَلَسْتَ مِنْهُمْ. قُلْتُ: أَمَّا قَوْلُكَ تَكَنَّيْتَ وَلَمْ يُوْلَدْ لَكَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنَّانِيْ أَبَا يَحْيٰى. وَأَمَّا قَوْلُكَ انْتَمَيْتَ اِلَى الْعَرَبِ وَلَسْتَ مِنْهُمْ فَاِنِّيْ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّمِرِ بْنِ قَاسِطٍ، سَبَتْنَا الرُّوْمُ مِنَ الطَّائِفِ، بَعْدَمَا عَقَلْتُ أَهْلِيْ

وَنَسَبِی .وَأَمَّا قَوْلُكَ فِيْكَ سَرَفٌ فِي الطَّعَامِ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُكُمْ مَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ أَنْكَرَ عَلٰى صُهَيْبٍ أَنْ يَتَكَنّٰى قَبْلَ أَنْ يُوْلَدَ لَهٗ، فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُمْ ، أَوْ أَكْثَرَهُمْ ، كَانُوْا لَا يَتَكَنَّوْنَ ، حَتّٰى يُوْلَدَ لَهُمْ ، فَيَكْتَنُوْنَ بِأَبْنَائِهِمْ .فَلَمَّا وُلِدَ لِذٰلِكَ الْأَنْصَارِيِّ ابْنٌ ، فَسَمَّى الْقَاسِمَ ، أَنْكَرَتِ الْأَنْصَارُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، لِأَنَّهٗ إِنَّمَا سَمّٰى بِهٖ ، لِيُكْنٰى بِهٖ فَأَبَوْا ذٰلِكَ وَأَنْكَرُوْهُ عَلَيْهِ، فَأَثْنٰى عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لِذٰلِكَ .وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۷۱۰۵: حمزہ بن صہیب نے اپنے والد صہیب سے روایت کی ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ اے صہیب تو آدمی تو خوب ہے اگر تجھ میں یہ تین باتیں نہ ہوتیں میں نے کہا۔ اے امیرالمومنین وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ① آپ نے ولادت ولد سے پہلے اپنی کنیت رکھ لی۔ ② تم کھانے میں اسراف کرتے ہو۔ ③ تم اپنی نسبت عرب کی طرف کرتے ہو حالانکہ تم عرب نہیں ہو۔ حضرت صہیب کہتے ہیں میں نے کہا آپ کا یہ قول کہ لڑکا پیدا ہونے کے بغیر کنیت رکھ لی تو اس کا جواب یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت ابو یحییٰ رکھی۔ رہی دوسری بات کہ میں نے اپنی نسبت عرب کی طرف کی ہے حالانکہ میں ان میں سے نہیں ہوں تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں بنی نمر بن قاسط کا فرد ہوں میں اس وقت اپنے خاندان ونسب کی پہچان کرنے لگا تھا کہ طائف سے رومیوں نے ہمیں قیدی بنالیا۔ ③ رہی تمہاری تیسری بات کہ تم کھانے میں اسراف کرتے ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے بہتر وہ ہیں جو دوسروں کو کھانا کھلائیں۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو صہیبؓ کے متعلق اس بات کا انکار کر رہے ہیں کہ وہ بیٹا پیدا ہونے سے پہلے اپنی کنیت اختیار کریں اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ تمام یا ان کی اکثریت اس وقت تک کنیت اختیار نہ کرتی جب تک کہ ان کے ہاں اولاد نہ ہوتی پھر وہ اپنے بیٹوں سے کنیت اختیار کرتے۔ پھر جب اس انصاری کے بیٹا پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام قاسم رکھا تو انصار نے ان کی اس بات کو ناپسند کیا کیونکہ اس کے نام رکھنے کا مقصود کنیت اختیار کرنا تھا اس لئے انہوں نے اس پر اعتراض کیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس عمل کی تعریف فرمائی اور یہ روایت اس پر دلالت کرتی ہے۔

تخریج : مسند احمد ٦/١٦۔

۷۱۰۶: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ أَخْبَرَهٗ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ ، فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ وَتَكَنّٰى بِهٖ ، فَأَبَتِ الْأَنْصَارُ أَنْ تُكَنِّيَهٗ بِذٰلِكَ .فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ ، تَسَمَّوْا بِاسْمِي ، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي۔فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اِنَّمَا حَوَّلَ اسْمَ ذٰلِكَ الصَّبِيِّ ، لِأَنَّ أَبَاهُ تَكَنَّى بِهٖ ، فَحَوَّلَهُ اِلَى اسْمٍ يَجُوْزُ لِأَبِيْهِ التَّكَنِّيْ بِهٖ .وَفِيْهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ النَّهْيَ ، اِنَّمَا قُصِدَ بِهٖ اِلَى الْكُنْيَةِ خَاصَّةً ، لَا اِلَى الْجَمْعِ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْاِسْمِ ، وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ .

۷۱۰۶: ابوالزبیر مکی نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے ہمارے انصار میں ایک آدمی کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا تو انصارؓ نے اس کا انکار کیا کہ وہ اس نام سے کنیت اپنائے اور یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا انصار نے خوب کیا ہے پس تم میرے نام پر نام تو رکھ سکتے ہو مگر میری کنیت اختیار مت کرو۔ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے اس بچے کا نام اس لئے بدل دیا کیونکہ اس کے باپ نے اس کے ساتھ کنیت اختیار کرنا تھی (جو کہ ناجائز میں داخل ہو جاتی تھی) پس آپ نے اس کا ایسا نام رکھ دیا کہ اس کے والد کو کنیت رکھنا درست و جائز ہو جائے اس میں اس بات کی دلالت بھی ملتی ہے کہ آپ کی ممانعت میں صرف کنیت کا قصد تھا کنیت اور نام کو جمع کرنے کا قصد نہ تھا۔

بَابُ السَّلَامِ عَلٰی أَهْلِ الْكُفْرِ

کفار کو سلام کرنا

خلاصۃ الزام:

کفار کو سلام میں ابتداء کرنے میں کوئی حرج نہیں اس قول کو بعض لوگوں نے اختیار کیا۔

فریق ثانی کا مؤقف: سلام میں ابتداء مکروہ ہے ان کے سلام کرنے پر فقط وعلیکم سے جواب دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۷۱۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ رُوْمِيْ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ قَالَ :ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَالْيَهُوْدِ ، وَالْمُشْرِكِيْنَ مِنْ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يُبْتَدَأَ أَهْلُ الْكُفْرِ بِالسَّلَامِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَكَرِهُوْا أَنْ يَبْتَدِئُوْا بِالسَّلَامِ ، وَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِأَنْ يُرَدَّ عَلَيْهِمْ إِذَا سَلَّمُوْا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۱۰۷: عروہ نے حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت کیا ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ کا گزر ایسی مجلس کے پاس سے ہوا جہاں یہودی، مسلمان اور مشرک ملے جلے بیٹھے تھے تو آپ نے ان کو السلام علیکم کہا۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: اس طرف بعض لوگ گئے ہیں کہ اہل کفر کو ابتداء سلام میں کوئی حرج نہیں۔ اور انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔ فریق ثانی کا مؤقف: ابتداء سلام مکروہ ہے البتہ سلام کا جواب دینے میں حرج نہیں۔ ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورہ۳، باب۱۵، المرضیٰ باب۱۵، والاستیذان باب ۲۰، والادب باب۱۱۵، و مسلم فی الجہاد ۱۱۶، مسند احمد ۲۰۳/۵۔

۷۱۰۸: بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ وَأَبُوْبَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَئُوْهُمْ بِالسَّلَامِ يَعْنِي :الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى ۔

۷۱۰۸: سہیل بن ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہود و نصاریٰ کو سلام میں ابتداء مت کرو۔

تخریج : مسلم فی السلام ١٤، ابو داؤد فی الادب باب١٣٨، ترمذی فی الاستیذان باب١٢، ابن ماجه فی الادب باب١٣، مسند احمد ٢١٣/٢، ٤٥٩، ٢٣٣/٤، ٣٩٨/٦۔

۷۱۰۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهٗ.

۷۱۰۹: سفیان نے سہیل سے روایت کی انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۷۱۱۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهٗ.

۷۱۱۰: وہب نے شعبہ سے پھر اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۱۱۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ سُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهٗ.

۷۱۱۱: یحییٰ بن ایوب نے سہیل سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۱۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا رَاكِبٌ غَدًا إِلٰى يَهُوْدَ ، فَلَا تَبْدَئُوْهُمْ ، فَإِذَا سَلَّمُوْا عَلَيْكُمْ ، فَقُوْلُوْا :وَعَلَيْكُمْ۔

۷۱۱۲: مرثد بن عبداللہ یزنی نے ابوعبدالرحمٰن جہنی سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کل میں یہود کے ہاں سوار ہو کر جاؤں گا پس تم ان سے سلام میں ابتداء نہ کرنا۔ پھر اگر وہ تمہیں سلام کہیں تو تم صرف وعلیکم کہو۔

تخریج : بخاری فی الاستیذان باب٢٢، والمرتدین باب٤، مسلم فی السلام ٨٧/٩، مالك فی السلام ٣، دارمی فی الاستیذان باب٧، مسند احمد ٩/٢، ٩٩/٣۔

۷۱۱۳: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ فَلَا تَبْدَئُوْهُمْ بِالسَّلَامِ۔

۷۱۱۳: عبدالرحیم نے محمد بن اسحاق سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ انہوں نے اس طرح کہا ''فلا تبدؤوہم بالسلام'' ان کو سلام میں ابتداء مت کرو۔

۷۱۱۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ الْغِفَارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ بِالسَّلَامِ۔

۷۱۱۴: مرثد بن عبداللہ یزنی نے ابونضرہ غفاریؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔البتہ بالسلام کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

۷۱۱۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا نَضْرَةَ الْغِفَارِيَّ يَقُوْلُ :اِنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنِّيْ رَاكِبٌ اِلٰى يَهُوْدَ ، فَإِذَا أَتَيْتُمُوْهُمْ ، فَسَلَّمُوْا عَلَيْكُمْ ، فَقُوْلُوْا :وَعَلَيْكُمْ۔

۷۱۱۵: ابوالخیر نے حضرت ابونضرہ غفاریؓ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں یہود کے ہاں سوار ہو کر جاؤں گا جب تم ان کے ہاں پہنچو اور وہ تمہیں سلام کریں تو تم جواب میں وعلیکم کہو۔

۷۱۱۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، النَّهْيُ عَنْ اِبْتِدَاءِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَفِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فِيْ قَوْلِ أُسَامَةَ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِسَلَامِهٖ، مَنْ كَانَ فِيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَلَمْ يُرِدْ الْيَهُوْدَ ، وَلَا النَّصَارٰى ، وَلَا عَبَدَةَ الْأَوْثَانِ ، حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ هٰذِهِ الْآثَارُ ، وَهٰذَا الَّذِيْ وَصَفْنَا جَائِزٌ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يُسَلِّمَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَاعَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ بَعْضَهُمْ ، وَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، سَلَّمَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ لِأَنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِيْ وَقْتٍ قَدْ أُمِرَ فِيْهِ أَنْ لَا يُجَادِلَهُمْ إِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ ، فَكَانَ السَّلَامُ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ أُمِرَ بِقِتَالِهِمْ وَمُنَابَذَتِهِمْ ، فَنَسَخَ ذٰلِكَ مَا كَانَ تَقَدَّمَ مِنْ سَلَامِهٖ عَلَيْهِمْ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۱۱۶: عبدالحمید بن جعفر نے یزید بن ابی حبیب سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ان آثار میں یہود ونصاریٰ کو سلام میں ابتداء کرنے سے ممانعت پائی جاتی ہے اور روایت اول میں جناب نبی اکرم ﷺ نے بقول اسامہ یہود کو سلام کیا۔ان روایات میں یہ احتمالات ہیں۔یہ ممکن ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے اپنے سلام سے ان لوگوں کا ارادہ فرمایا ہو جو وہاں مسلمان موجود تھے اور مشرکین یہود ونصاریٰ کا ارادہ ہی نہ فرمایا ہو۔تاکہ ان آثار میں باہمی تضاد نہ رہے اور تاویل بھی درست ہو جائے۔یہ بھی ممکن ہے کہ آدمی پوری جماعت کو سلام کرے اور مراد بعض ہوں۔ممکن ہے کہ آپ نے سب کو سلام کیا ہو۔کیونکہ اس وقت تک ان سے احسن طریق سے ان کے ساتھ مجادلہ کا حکم تھا قتال اور علیحدگی کا حکم بعد میں وارد ہوا۔اس سے آپ کے سلام والی روایات منسوخ ہوگئیں۔

ایک احتمال کی تعیین:

۷۱۱۷: فَإِذَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَبُو الْیَمَانِ قَالَ :ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ أَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰی حِمَارٍ ، عَلَیْهِ إِكَافٌ عَلٰی قَطِیْفَةٍ ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ وَرَاءَهُ، یَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِیْ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجَ ، قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ .فَسَارَ ، حَتّٰی مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَیِّ ابْنُ سَلُوْلَ فِیْ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ یُسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَیِّ ابْنُ سَلُوْلَ فَإِذَا فِی الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُشْرِكِیْنَ ، وَعَبَدَةِ الْأَوْثَانِ ، وَالْیَهُوْدِ ، وَفِی الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ .فَلَمَّا غَشِیَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ ، خَمَّرَ ابْنُ أُبَیِّ ابْنُ سَلُوْلَ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ :لَا تُغَبِّرُوْا عَلَیْنَا .فَسَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ ، ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ ، فَدَعَاهُمْ إِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَقَرَأَ عَلَیْهِمُ الْقُرْآنَ .قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَیِّ ابْنُ سَلُوْلَ :أَیُّهَا الْمَرْءُ ، إِنَّهُ لَأَحْسَنُ مَا تَقُوْلُ ، إِنْ كَانَ حَقًّا ، فَلَا تُؤْذِیْنَا بِهِ فِیْ مَجَالِسِنَا ، ارْجِعْ إِلٰی رَحْلِكَ، فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَیْهِ .فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ :بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاغْشَنَا بِهِ فِیْ مَجَالِسِنَا ، فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ .فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْیَهُوْدُ ، حَتّٰی كَادُوْا یَتَبَارَزُوْنَ ، فَلَمْ یَزَلِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُخَفِّضُهُمْ ، حَتّٰی سَكَنُوْا ثُمَّ رَكِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ، فَسَارَ حَتّٰی دَخَلَ عَلٰی سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلٰی مَا یَقُوْلُ أَبُوْ حُبَابٍ ؟ یَعْنِی ابْنَ أُبَیِّ ابْنَ سَلُوْلَ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ سَعْدُ :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اُعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ ، فَوَالَّذِیْ نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتَابَ ، لَقَدْ جَاءَكَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ الَّذِیْ أُنْزِلَ عَلَیْكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَیْرَةِ عَلٰی أَنْ یُتَوِّجُوْهُ فَیُعَصِّبُوْهُ بِالْعِصَابَةِ ، فَلَمَّا رَدَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِیْ أَعْطَاكَ، شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ مَا رَأَیْتُ ، فَعَفَا عَنْهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ، یَعْفُوْنَ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ ، وَأَهْلِ الْكِتَابِ ، وَیَصْبِرُوْنَ عَلَی الْأَذٰی ، حَتّٰی قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ أَشْرَكُوْا أَذًی كَثِیْرًا وَإِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ . وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَدَّ كَثِیْرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ یَرُدُّوْنَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِیْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ الْآیَةَ .وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَأَوَّلُ

الْعَفْوَ ، كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ ، حَتّٰى أَذِنَ اللّٰهُ فِيهِمْ .فَلَمَّا غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا ، فَقَتَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ مَنْ قُتِلَ مِنْ صَنَادِيدِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ ، قَالَ ابْنُ أُبَى ابْنُ سَلُوْلَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ، وَعَبَدَةِ الْأَوْثَانِ هٰذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ فَبَايِعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ ، وَأَسْلِمُوْا۔فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، أَنَّ مَا كَانَ مِنْ تَسْلِيْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ، وَكَانَ فِي الْوَقْتِ الَّذِى أَمَرَهُ اللّٰهُ بِالْعَفْوِ عَنْهُمْ ، وَالصَّفْحِ ، وَتَرْكِ مُجَادَلَتِهِمْ إِلَّا بِالَّتِىْ هِيَ أَحْسَنُ ، ثُمَّ نَسَخَ اللّٰهُ ذٰلِكَ وَأَمَرَهُ بِقِتَالِهِمْ فَنُسِخَ مَعَ ذٰلِكَ ، السَّلَامُ عَلَيْهِمْ ، وَثَبَتَ قَوْلُهٗ لَا تَبْدَئُوا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ ، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكُمْ مِنْهُمْ ، فَقُوْلُوْا :وَعَلَيْكُمْ ، حَتّٰى تَرُدُّوْا عَلَيْهِ مَا قَالَ وَنُهُوْا أَنْ يَزِيْدُوْهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ .

۷۱۱۷:عروہ بن زبیر نے روایت کی ہے کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ نے بتلایا کہ جناب نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس کی کاٹھی کے نیچے یمنی چادر تھی اور اسامہ بن زیدؓ کو اپنے پیچھے سوار کیا آپ بنی حارث بن خزرج کے ہاں حضرت سعد بن عبادہؓ کی عیادت کے لئے جا رہے تھے اور یہ غزوہ بدر سے پہلے کی بات ہے آپ چلتے چلتے ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جہاں عبداللہ بن ابی بھی موجود تھا اور یہ اس کے ظاہری اسلام لانے سے بھی پہلے کی بات ہے۔ اس مجلس میں ملے جلے یہود مسلمان و مشرک بیٹھے تھے اور اس مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ بھی موجود تھے جب جانور کی اڑنے والی دھول نے مجلس کو ڈھانپ لیا تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک کو چادر سے ڈھانپا اور پھر کہنے لگا۔ آئندہ ہمارے پاس سے مت گزرو۔ جناب رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ان کو سلام کیا پھر آپ رکے اور سواری سے نیچے اترے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور قرآن مجید کی آیات تلاوت فرمائیں۔ عبداللہ بن ابی کہنے لگا آؤ میاں! تمہاری بات اچھی ہے اگر یہ سچی ہو۔ آئندہ ایسی باتیں کر کے ہمیں ہماری مجالس میں مت ستاؤ۔ اپنے گھر واپس جاؤ وہاں جو تمہارے ہاں آئے اس کو تبلیغ کرو۔ تو اس پر عبداللہ بن رواحہؓ فرماتے لگے یا رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! آپ یہ بات ہماری مجالس میں تشریف لا کر کریں ہم اس بات کو پسند کرتے ہیں۔ مسلمانوں اور مشرکین اور یہود میں باہمی آویزش شروع ہوگئی قریب تھا کہ لڑائی تک نوبت آجاتی پھر جناب رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان کو نرم نرم کرتے رہے یہاں تک کہ سب خاموش ہو گئے پھر آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور چلتے ہوئے حضرت سعد بن عبادہؓ کے پاس داخل ہوئے جناب رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اے سعد! کیا تم نے ابوحباب عبداللہ بن ابی کی بات کو نہیں سنا اس نے یہ یہ باتیں کی ہیں۔ حضرت سعد عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اس کو معاف کر دیں اور درگزر فرمائیں مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے آپ پر قرآن مجید اتارا اور آپ کو سچا پیغمبر بنایا۔ اس شہر کے لوگ اس بات پر اتفاق کر چکے تھے کہ وہ اس کو تاج پہنائیں اور اس کے سر پر عزت کی پگڑی باندھیں۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے

آپ کو دیئے ہوئے حق سے یہ چیز دفع فرمادی تو وہ اس کی وجہ سے چمکا اور وہ حرکت کی جو آپ نے دیکھی تو آپ ﷺ نے اس کی بات سے درگزر فرمادی۔ جناب نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام مشرکین' اہل کتاب سے درگزر کرتے اور ان کی ایذاؤں پر صبر کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری "**ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم**" (آل عمران ۱۸۶) اور تمہیں ضرور بضرور اہل کتاب جنکو تم سے پہلے کتاب دی گئی اور ان لوگوں سے جو مشرک ہیں بہت تکلیف دہ باتیں سننا پڑیں گی۔ اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو پس یہ عزیمت کے کاموں سے ہے۔ اور فرمایا "**ود کثیر من اھل الکتاب**" اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا بہت سے اہل کتاب چاہتے ہیں کاش کہ وہ تمہارے ایمان کے بعد تمہیں کفر کی طرف لوٹا دیں اس حسد کی وجہ سے جو ان کے دلوں میں ہے۔ البقرہ ۱۰۹) جناب نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عفو و درگزر سے کام لیتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اجازت مرحمت فرمادی پھر جب نبی اکرم ﷺ نے غزوہ بدر میں فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ انکو قتل کروادیا جن کو قتل ہونا تھا تو عبداللہ بن ابی اور اس کے ہم نوا لہ مشرکین اور بت پرست کہنے لگے یہ معاملہ بڑھ گیا ہے پس انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی اسلام پر بیعت کر لی اور اسلام لے آئے۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ آپ کا یہ سلام کرنا اس وقت کی بات ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے معاملہ میں عفو و درگزر کا حکم تھا اور جدال احسن کی ترغیب تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ فرما کر ان سے لڑائی کا حکم دیا۔ پس یہود وغیرہ کو سلام والا حکم بھی منسوخ ہوگیا اور دوسرا حکم ثابت ہوگیا کہ ان سے سلام میں پہل نہ کرو اور جو ان میں سے تمہیں سلام کرے تو اس کے جواب میں بھی صرف وعلیکم کا کلمہ کہو۔ تا کہ جو اس نے کہا وہی اس پر لوٹانے والے بن جاؤ اور اس پر اضافہ کرنے کی ممانعت فرمائی۔ جیسا کہ اس روایت میں وارد ہے۔ روایت ممانعت یہ ہے۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورہ۳' باب۲۰۳/۱۵' و مسلم فی الجهاد ۱۱۶' مسند احمد ۲۰۳/۵۔

۷۱۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ زَادَوَيْهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : نُهِيْنَا أَنْ نَزِيْدَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَلٰى وَعَلَيْكُمْ۔فَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۷۱۱۸: حمید بن زادویہ نے حضرت انس ؓ سے روایت کی ہے کہ ہمیں اہل کتاب پر وعلیکم کے کلمہ سے اضافہ کرنے کی ممانعت فرمائی گئی۔ ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں اور یہی امام ابوحنیفہ' ابویوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

كِتَابُ الزِّيَادَاتِ

زوائد کا بیان
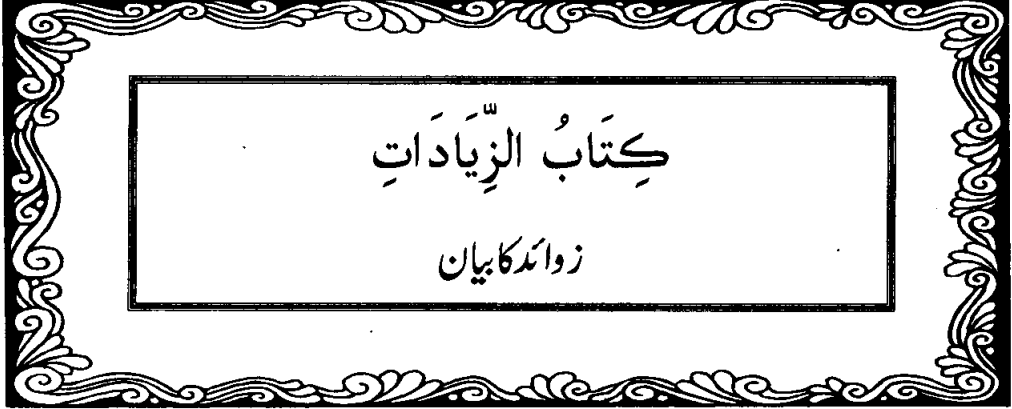
بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ كَيْفَ التَّكْبِيرُ فِيهَا

نمازعیدین کی (زائد) تکبیریں

خلاصۃ الزام :

نمازعید کی تکبیرات میں اختلاف ہے۔

①: ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیرات نماز کی تکبیرات سے الگ ہیں۔

فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ نماز عید کی پہلی رکعت میں پانچ تکبیرات اور دوسری میں چار تکبیرات ہیں۔

۷۱۱۹: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرَةَ ، بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الثَّقَفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ ، اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً ، سَبْعًا فِي الْأُولٰى، وَخَمْسًا فِي الْآخِرَةِ ، سِوٰى تَكْبِيرَتِي الصَّلَاةِ۔قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ التَّكْبِيرَ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ كَذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ .

۷۱۱۹: عمرو بن شعیب نے اپنے والد انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عیدین

میں بارہ تکبیرات کہیں سات پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں نماز کی دو تکبیروں کے علاوہ۔امام طحاویؒ سے مروی ہے کہ ایک جماعت کہتی ہے کہ عیدین کی نماز میں اتنی ہی تکبیرات ہیں اور انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامه باب۱۵٦۔

۷۱۲۰: وَبِمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِى الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِىْ وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ ، وَعَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، صَلَّى بِالنَّاسِ ، يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحَى ، فَكَبَّرَ فِى الْاُوْلٰى سَبْعًا ، وَقَرَأَ قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ وَفِى الثَّانِيَةِ ، خَمْسًا ، وَقَرَأَ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ .

۷۱۲۰: عروہ نے حضرت ابو واقد لیثی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالفطر واضحیٰ کے روز نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں سات تکبیرات کہیں اور سورہ قٓ والقرآن کی تلاوت فرمائی اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات کہیں اور ''سورہ اقتربت الساعۃ'' تلاوت فرمائی۔

۷۱۲۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِى ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَ يُكَبِّرُ فِى الْعِيْدَيْنِ سَبْعًا وَخَمْسًا ، سِوٰى تَكْبِيْرَتَىِ الرُّكُوْعِ۔

۷۱۲۱: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں سات اور پانچ تکبیرات کہتے جو رکوع کی دونوں تکبیرات سے الگ ہوتیں۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامه باب۱۵٦، دارمی فی الصلاة باب ۲۲۰، مسند احمد ٦، ۷۰/٦۵۔

۷۱۲۲: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسَى قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۷۱۲۲: اسد بن موسیٰ نے ابن لہیعہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۱۲۳: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ -قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۷۱۲۳: عقیل نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۱۲۴: حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ :ثَنَا حَرْمَلَةُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۷۱۲۴: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۱۲۵: حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُوْسُ الْعَطَّارُ عَنِ الْفَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اَنَّهُ قَالَ فِيْ تَكْبِيْرِ الْعِيْدَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى سَبْعًا ، وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسَ تَكْبِيْرَاتٍ۔

۷۱۲۵: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ عیدین کی تکبیرات پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیرات ہیں۔

۷۱۲۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ قَالَ :شَهِدْتُ الْاَضْحٰى وَالْفِطْرَ ، مَعَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ فِي الْاُوْلٰى سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ ، قَبْلَ الْقِرَاءَ ةِ ، وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسَ تَكْبِيْرَاتٍ ، قَبْلَ الْقِرَاءَ ةِ .

۷۱۲۶: حضرت نافع کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید الفطر و اضحیٰ میں حاضر ہوا تو انہوں نے پہلی رکعت میں سات تکبیریں قراءت سے قبل اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات قراءت سے پہلے ادا فرمائیں۔

۷۱۲۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ وَصَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ.قَالُوْا :فَبِهٰذِهِ الْاٰثَارِ نَقُوْلُ ، وَاِلَيْهَا نَذْهَبُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :بَلِ التَّكْبِيْرُ فِي الْعِيْدَيْنِ ، تِسْعُ تَكْبِيْرَاتٍ ، خَمْسًا فِي الْاُوْلٰى، وَأَرْبَعًا فِي الْاٰخِرَةِ وَيُوَالِيْ بَيْنَ الْقِرَاءَ تَيْنِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فِيْمَا احْتَجُّوْا بِهٖ عَلَيْهِمْ مِنَ الْاٰثَارِ ، الَّتِيْ ذَكَرْنَا ، أَنَّ حَدِيْثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاِنَّمَا يَدُوْرُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ ، بِالَّذِيْ يُحْتَجُّ بِرِوَايَتِهٖ. ثُمَّ هُوَ أَيْضًا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ، وَذٰلِكَ عِنْدَهُمْ ، أَيْضًا لَيْسَ بِسَمَاعٍ .فَكَيْفَ يَحْتَجُّوْنَ عَلٰى خَصْمِهِمْ بِمَا لَوْ احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْهِمْ لَمْ يُسَوِّغُوْهُ ذٰلِكَ ؟ وَأَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ لَهِيْعَةَ فَبَيِّنُ الْاِضْطِرَابِ ، مَرَّةً يُحَدِّثُ عَنْ عُقَيْلٍ وَمَرَّةً عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَمَرَّةً عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَمَرَّةً عَنْ أَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، وَأَبِيْ وَاقِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ كُلَّهٗ فِيْ هٰذَا الْبَابِ .وَبَعْدُ فَمَذْهَبُهُمْ فِي ابْنِ لَهِيْعَةَ مَا قَدْ شَرَحْنَاهُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ .وَأَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، فَاِنَّمَا يَدُوْرُ عَلٰى مَا رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ وَهُوَ ، عِنْدَهُمْ

ضَعِيْفٌ .وَاِنَّمَا أَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ نَفْسِهٖ.

۷۱۲۷: نافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔فریق اوّل کہتا ہے کہ ان آثار میں بارہ تکبیرات کا تذکرہ ہے ہم یہی کہتے ہیں اور یہی ہمارا قول ہے۔فریق ثانی کا مؤقف ہے کہ عیدین میں نو تکبیرات ہیں۔ پانچ پہلی رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں اور دونوں قراءت وں کو اکٹھا کرے۔فریق اوّل کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ آپ نے جو روایت ذکر کی ہے اس کا مدار عبداللہ بن عبدالرحمٰن پر ہے اور وہ خود فریق اوّل کے ہاں بھی ایسا راوی نہیں کہ جس کی روایت سے استدلال کیا جا سکے۔دوسرا عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ میں دادا سے اس کا سماع ثابت نہیں۔ پھر وہ اس سے اپنے مخالف کے خلاف کس طرح بطور دلیل لاتے جبکہ اگر اسی سند کی روایت ان کے خلاف حجت میں پیش ہو تو قطعاً قبول نہ کریں۔دوسری دلیل روایت ابن لہیعہ کا جواب یہ ہے کہ اس روایت میں واضح طور پر اضطراب ہے کیونکہ وہ کبھی تو عقیل عن خالد ابن یزید عن ابن شہاب روایت کرتا ہے۔ ◼ اور کبھی خالد بن یزید عن عقیل عن ابن شہاب روایت کرتا ہے۔ ◼ اور کبھی عن ابن الاسود عن عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا وابو واقد روایت کرتا ہے اوپر ہم روایات کے سارے طرق ذکر کر آئے ہیں۔خود ابن لہیعہ جس درجہ کا راوی ہے وہ ہم اسی کتاب میں بیان کر چکے (اس سے یہ ثابت ہوا کہ اضطراب کی وجہ سے روایت قابل استدلال نہیں) روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا جواب یہ ہے کہ اس روایت کا سارا دارومدار عبداللہ بن عامر پر ہے اور وہ خود فریق اوّل کے نزدیک نہایت ضعیف راوی ہے باقی اس روایت کی اصل یہ ہے کہ یہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے چنانچہ ملاحظہ ہو۔

تشریح فریق اوّل کہتا ہے کہ ان آثار میں بارہ تکبیرات کا تذکرہ ہے ہم یہی کہتے ہیں اور یہی ہمارا قول ہے۔

۷۱۲۸: حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْاَسْوَدِ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِيْ نُعَيْمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، مِثْلَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ، فَهٰذَا هُوَ أَصْلُ الْحَدِيْثِ .وَأَمَّا حَدِيْثُ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَاِنَّمَا هُوَ عَنْ كِتَابِهٖ اِلَى ابْنِ وَهْبٍ وَهُمْ لَا يَجْعَلُوْنَ مَا سَمِعَ مِنْهُ حُجَّةً ، فَكَيْفَ مَا لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ .فَلَمَّا انْتَفٰى أَنْ يَكُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، شَيْءٌ يَدُلُّ عَلٰى كَيْفِيَّةِ التَّكْبِيْرِ فِي الْعِيْدَيْنِ ، لِمَا بَيَّنَّا ، مِنْ وَهَائِهَا ، وَسُقُوْطِهَا نَظَرْنَا فِيْ غَيْرِهَا ، هَلْ فِيْهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ ؟ .

۷۱۲۸: نافع ابن ابی نعیم نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے اور اس کو مرفوع قرار نہیں دیا۔روایت کثیر بن عبداللہ: وہ درحقیقت ابن وہب کی طرف لکھا ہوا ان کا خط ہے اور فریق اوّل ابن وہب کی اس طرح سنی ہوئی روایت کو حجت قرار نہیں دیتے جو روایت سرے سے سنی ہی نہیں وہ کیسے حجت ہو۔جب ان آثار کی حیثیت معلوم ہوگئی تو اس سے ثابت ہوا کہ ان میں سے کوئی چیز بھی عیدین کی تکبیرات کی کیفیت پر دلالت

کے قابل نہیں اب ان کے علاوہ روایات کو ہم دیکھتے ہیں کہ آیا ان میں کوئی ایسی چیز پائی جاتی ہے جو اس کیفیت پر دلالت کرے چنانچہ یہ قاسم ابوعبدالرحمٰن کی روایت ہے۔

۷۱۲۹: فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيَحْيٰى بْنُ عُثْمَانَ قَدْ حَدَّثَانَا ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ :حَدَّثَنِي الْوَضِينُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَّ الْقَاسِمَ ، أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : صَلّٰى بِنَا ، النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيْدٍ ، فَكَبَّرَ أَرْبَعًا ، وَأَرْبَعًا ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ حِيْنَ انْصَرَفَ ، قَالَ :لَا تَنْسَوْا ، كَتَكْبِيْرِ الْجَنَائِزِ ، وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهٖ، وَقَبَضَ إِبْهَامَهٗ.فَهٰذَا حَدِيْثٌ ، حَسَنُ الْإِسْنَادِ .وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ، وَيَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ ، وَالْوَضِينُ وَالْقَاسِمُ كُلُّهُمْ أَهْلُ رِوَايَةٍ ، مَعْرُوْفُوْنَ بِصِحَّةِ الرِّوَايَةِ لَيْسَ كَمَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ الْآثَارَ الْأُوَلَ .فَإِنْ كَانَ هٰذَا الْبَابُ مِنْ طَرِيْقِ صِحَّةِ الْإِسْنَادِ ، يُؤْخَذُ ، فَإِنَّ هٰذَا أَوْلٰى أَنْ يُؤْخَذَ بِهٖ ، مِمَّا خَالَفَهُ .غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَبَّرَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ أَرْبَعًا، وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ ذٰلِكَ كَتَكْبِيْرِ الْجَنَائِزِ.فَاحْتَمَلَ بِأَنْ يَكُوْنَ الْأَرْبَعُ ، سِوَى تَكْبِيْرَةِ الْإِفْتِتَاحِ ، فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ قَدْ وَافَقَ قَوْلَ الَّذِيْنَ احْتَجَجْنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ لِقَوْلِهِمْ .وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلٰى أَرْبَعٍ ، بِتَكْبِيْرَةِ الْإِفْتِتَاحِ ، فَيَكُوْنُ مُخَالِفًا لِقَوْلِهِمْ .فَنَظَرْنَا فِيْمَا رُوِيَ مِنَ الْآثَارِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، سِوٰى هٰذَا الْأَثَرِ ، أَيْضًا .

۷۱۲۹: وضین بن عطاء کہتے ہیں ابوعبدالرحمٰن قاسم نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے بعد صحابہ نے یہ بات ذکر کی کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز جنازہ کی طرح عید کے دن نماز عید پڑھائی آپ نے چار چار تکبیرات کہیں پھر فارغ ہو کر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا مت بھولنا یہ جنازہ کی تکبیروں کی طرح ہیں اور اپنے انگوٹھے کو بند کر کے اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا۔ یہ روایت سند کے اعتبار سے حسن ہے اس کے تمام روات عبداللہ بن یوسف' یحییٰ بن حمزہ' وضین اور قاسم صحت روایت میں مشہور ہیں یہ ان روایات کی طرح نہیں جو شروع میں ذکر کی گئی ہیں اگر سند کی صحت کے اعتبار سے لیا جائے تو یہ روایت ان ساری روایات سے بہتر ہے البتہ اس میں یہ مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی ہر رکعت میں چار تکبیرات کہی اور ان کو بتلایا کہ ہر رکعت میں جنازہ کی تکبیروں کی طرح تکبیریں ہیں۔ ① البتہ اس میں یہ احتمال ہے کہ چار تکبیرات تکبیر افتتاح کے علاوہ ہوں اس صورت میں یہ فریق ثانی کے قول کے موافق ہوگا جن کے لئے ہم نے استدلال پیش کیا ہے۔ ② دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ تکبیر افتتاح سمیت چار ہوں اس صورت میں یہ فریق ثانی کی دلیل نہیں بنے گی چنانچہ ہم نے ایک احتمال کو متعین کرنے کے لئے اس باب کے دیگر آثار پر نگاہ ڈالی۔

۷۱۳۰: فَإِذَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْجُوْزَجَانِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا ، قَالَ :ثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُوْلًا يَقُوْلُ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا أَبَا مُوْسَى الْأَشْعَرِيَّ وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، فَسَأَلَهُمَا كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ ؟ فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى : أَرْبَعًا ، كَتَكْبِيْرِهِ عَلَى الْجَنَائِزِ ، وَصَدَّقَهُ حُذَيْفَةُ .فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى :كَذٰلِكَ كُنْتُ أُكَبِّرُ لِأَهْلِ الْبَصْرَةِ ، إِذْ كُنْتُ أَمِيْرًا عَلَيْهِمْ۔فَلَمْ يَكُنْ فِيْ هٰذَا أَيْضًا زِيَادَةٌ عَلٰى مَا فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا فَإِذَا يَحْيٰى بْنُ عُثْمَانَ.

۷۱۳۰: عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے مکحول کو یہ کہتے سنا کہ مجھے ابو عائشہ نے بیان کیا کہ سعید بن عاصؓ نے ابوموسیٰ اشعری اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کو بلایا اور ان سے سوال کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ عیدین میں کس طرح تکبیریں کہتے تھے تو حضرت ابوموسیٰ کہنے لگے چار۔ جس طرح کہ جنازہ پر تکبیریں کہی جاتی ہیں حضرت حذیفہ نے اس کی تصدیق کی پھر حضرت ابوموسیٰ کہنے لگے جب میں اہل بصرہ پر امیر تھا تو اسی طرح تکبیرات کہا کرتا تھا۔ یہ روایت سند کے اعتبار سے حسن ہے اس کے تمام روات عبداللہ بن یوسف، یحییٰ بن حمزہ، وضین اور قاسم صحت روایت میں مشہور ہیں یہ ان روایات کی طرح نہیں جو شروع میں ذکر کی گئی ہیں اگر سند کی صحت کے اعتبار سے لیا جائے تو یہ روایت ان ساری روایات سے بہتر ہے البتہ اس میں یہ مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی ہر رکعت میں چار تکبیرات کہی اور ان کو بتلایا کہ ہر رکعت میں جنازہ کی تکبیروں کی طرح تکبیریں ہیں۔ ① البتہ اس میں یہ احتمال ہے کہ چار تکبیرات تکبیر افتتاح کے علاوہ ہوں اس صورت میں یہ فریق ثانی کے قول کے موافق ہوگا جن کے لئے ہم نے استدلال پیش کیا ہے۔ ② دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ تکبیر افتتاح سمیت چار ہوں اس صورت میں یہ فریق ثانی کی دلیل نہیں بنے گی چنانچہ ہم نے ایک احتمال کو متعین کرنے کے لئے اس باب کے دیگر آثار پر نگاہ ڈالی۔ اس روایت میں بھی پہلی روایت کا سا مفہوم ہے اور اس میں کچھ بھی اضافہ نہیں ہے اب ہم یحییٰ بن عثمان والی روایت میں غور کرتے ہیں۔

۷۱۳۱: قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الْوَاسِطِيُّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ رَسُوْلُ حُذَيْفَةَ وَأَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيْدَيْنِ أَرْبَعًا وَأَرْبَعًا ، سِوَىٰ تَكْبِيْرَةِ الْإِفْتِتَاحِ۔فَبَيَّنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، أَنَّ تَكْبِيْرَةَ الْإِفْتِتَاحِ ، خَارِجَةٌ مِنَ التَّكْبِيْرَاتِ الْمَذْكُوْرَاتِ فِيْ حَدِيْثِ الْجُوْزَجَانِيِّ وَفِيْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيَحْيٰى بْنِ عُثْمَانَ .فَهٰذَا مَا ثَبَتَ ، عِنْدَنَا فِي التَّكْبِيْرِ فِي

الْعِيْدَيْنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نَعْلَمْ شَيْئًا رُوِيَ عَنْهُ مِمَّا يَثْبُتُ مِثْلُهُ ، يُخَالِفُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ ؟ وَأَمَّا مَا احْتَجُّوْا بِهِ مِنْ حَدِيْثِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، خِلَافُ ذٰلِكَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۷۱۳۱: مکحول کہتے ہیں کہ مجھے حذیفہ اور ابوموسیٰ اشعری کے قاصد نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ تکبیر افتتاح کے علاوہ عیدین میں چار چار تکبیریں کہتے تھے۔ اس روایت نے وضاحت کر دی کہ تکبیر تحریمہ ان مذکورہ تکبیرات سے خارج ہے جن کا تذکرہ جوز جانی اور روایت علی بن عبدالرحمٰن اور روایت یحییٰ بن عثمان میں پایا جاتا ہے۔ یہی بات ہمارے نزدیک عیدین کی تکبیرات کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ ہے اس کے خلاف کوئی روایت بھی ہمارے علم اس طرح پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔ البتہ وہ روایت جو نافع کی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ اس بات کے خلاف ہے اس میں بارہ تکبیرات کا تذکرہ ہے۔ یہ روایت صحابہ کی ایک جماعت سے اس کے خلاف الفاظ سے مروی ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہم پیش کرتے ہیں۔

۷۱۳۲: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي النَّحْرِ خَمْسَ تَكْبِيْرَاتٍ ثَلَاثًا فِي الْأُوْلٰى ، وَثِنْتَيْنِ فِي الثَّانِيَةِ ، لَا يُوَالِيْ بَيْنَ الْقِرَاءَ تَيْنِ ، فَهٰكَذَا كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ فِي النَّحْرِ ، وَقَدْ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ ، خِلَافُ ذٰلِكَ .

۷۱۳۲: ابواسحاق نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ عیدالاضحیٰ میں پانچ تکبیریں پڑھتے تھے تین پہلی رکعت میں اور دو دوسری میں اور دونوں قراتوں میں بھی تسلسل نہیں کرتے تھے اسی طرح علی رضی اللہ عنہ عیدالاضحیٰ میں تکبیریں کہتے اور عیدالفطر میں اس کے خلاف تکبیریں کہتے۔

۷۱۳۳: حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ يَوْمَ الْفِطْرِ إِحْدٰى عَشْرَةَ تَكْبِيْرَةً ، يَفْتَتِحُ بِتَكْبِيْرَةٍ وَاحِدَةٍ ، ثُمَّ يَقْرَأُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ خَمْسًا ، يَرْكَعُ بِإِحْدَاهُنَّ ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَقْرَأُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ خَمْسًا ، يَرْكَعُ بِإِحْدَاهُنَّ ، ثُمَّ ذُكِرَ عَنْهُ فِيْمَا كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحٰى ، نَحْوًا مِمَّا ذَكَرَهُ أَبُوْبَكْرَةَ فَهٰكَذَا كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ .وَدَلَّ مَا ذَكَرَ يَحْيٰى فِيْ حَدِيْثِهِ هٰذَا عَلٰى أَنَّ تَرْكَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمُوَالَاةَ بَيْنَ الْقِرَاءَ تَيْنِ ، إِنَّمَا هُوَ لِأَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ بَعْضَ التَّكْبِيْرِ الَّذِيْ كَانَ

يُكَبِّرُهُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى قَبْلَ الْقِرَاءَ ةِ ، وَبَعْضَهُ بَعْدَ الْقِرَاءَ ةِ ، وَأَنَّهُ كَانَ يَبْتَدِءُ بِالْقِرَاءَ ةِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ ، قَبْلَ التَّكْبِيْرِ الَّذِیْ كَانَ يُكَبِّرُهُ فِيْهَا .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۷۱۳۳: ابواسحاق نے حارث سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ فطر کے دن گیارہ تکبیریں کہتے ایک تکبیر سے نماز شروع کرتے پھر قراءت کرتے پھر پانچ تکبیرات کہتے جن میں سے ایک کے ساتھ رکوع کرتے پھر دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے تو قراءت کرتیاور پانچ تکبیریں کہتے جن میں سے ایک کے ساتھ رکوع کرتے پھر اسی طرح ذکر کیا گیا جیسا کہ ابوبکرہ کی اوپر والی روایت میں ہے کہ عیدالاضحیٰ میں پانچ تکبیریں کہتے اور عیدالفطر میں گیارہ۔ یحییٰ نے اپنی روایت میں جو ذکر کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی دونوں رکعتوں کی قراءت کو ملاتے نہیں اس کی وجہ یہی تھی کہ آپ اپنی پہلی رکعت میں بعض تکبیریں قراءت سے پہلے کرتے اور کچھ تکبیرات قراءت کے بعد اور دوسری رکعت کی ابتداء ہی آپ قراءت سے کرتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف ترتیب منقول ہے (روایت ملاحظہ ہو)

۷۱۳۴: حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ :حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ طَالِبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَامِرٍ أَنَّ عُمَرَ وَعَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، اجْتَمَعَ رَأْيُهُمَا فِیْ تَكْبِيْرِ الْعِيْدَيْنِ عَلٰى تِسْعِ تَكْبِيْرَاتٍ ، خَمْسٌ فِي الْأُوْلٰى، وَأَرْبَعٌ فِي الْآخِرَةِ ، وَيُوَالِیْ بَيْنَ الْقِرَاءَ تَيْنِ .وَقَدْ رُوِیَ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۷۱۳۴: عامر نے روایت کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں کی رائے عیدین کی تکبیرات کے متعلق نو تکبیرات پر متفق تھی جن میں سے پانچ تکبیرات پہلی رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں ہوتی تھی اور دونوں قراتوں کو ملاتے تھے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس کے خلاف روایت مروی ہے (ملاحظہ ہو)

۷۱۳۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ وَخَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ صَلّٰى خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الْعِيْدِ ، فَكَبَّرَ أَرْبَعًا ، ثُمَّ قَرَأَ ، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ، ثُمَّ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ فَقَرَأَ ، ثُمَّ كَبَّرَ ثَلَاثًا ، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ .

۷۱۳۵: عبداللہ ابن حارث بیان کرتے ہیں کہ میں نے عید کی نماز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے پڑھی انہوں نے چار تکبیرات کہیں پھر قراءت کی اور تکبیر کہی پھر سر اٹھایا پھر دوسری کے لئے اٹھے اور قراءت کی پھر تین تکبیریں کہیں پھر تکبیر کہہ کر اپنا سر رکوع سے اٹھایا۔

۷۱۳۶: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، مِثْلَهٗ.وَقَدْ رُوِیَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا مَا يُخَالِفُ هٰذَا الْقَوْلَ ، وَقَوْلَ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰی .

۷۱۳۶: عبداللہ بن حارث نے عبداللہ ابن عباس ؓ سے اسی طرح کی روایت کی ہے اور ابن عباس ؓ سے تو اس قول کے خلاف اور فریق اوّل کے قول کے خلاف بھی قول ملتا ہے۔(ملاحظہ ہو)

۷۱۳۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ كَانَ يُكَبِّرُ يَوْمَ الْفِطْرِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ تَكْبِيْرَةً ، سَبْعًا فِي الْأُوْلٰی قَبْلَ الْقِرَاءَةِ ، وَسِتًّا فِي الْآخِرَةِ ، بَعْدَ الْقِرَاءَةِ .

۷۱۳۷: عطاء نے ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ وہ فطر کے دن تیرہ تکبیرات کہتے۔سات قراءت سے پہلے پہلی رکعت میں اور چھ قراءت کے بعد دوسری رکعت میں۔

۷۱۳۸: حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ وَحَجَّاجٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، مِثْلَهٗ. ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِرَاءَةَ .وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهٖ۔

۷۱۳۸: عطاء نے ابن عباس ؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ اس میں قراءت کا تذکرہ نہیں کیا۔ اور حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ سے ان کا یہ قول بھی منقول ہے(جو کہ اس کے خلاف ہے)

۷۱۳۹: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ قَالَ : مَنْ شَاءَ كَبَّرَ سَبْعًا ، وَمَنْ شَاءَ كَبَّرَ تِسْعًا ، وَإِحْدٰی عَشْرَةَ وَثَلَاثَ عَشْرَةَ۔فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ رَوٰی عَنْهُ عِكْرِمَةُ مَا ذَكَرْنَا ، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰی أَنَّهٗ كَبَّرَ عَلٰی مَا رُوِیَ عَنْهُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَعَطَاءٍ وَلَهٗ أَنْ يُكَبِّرَ عَلٰی مَا رَوَاهُ عَنْهُ الْفَرِيْقُ الْآخَرُ .وَقَدِ اخْتَلَفَا عَنْهُ فِيْ مَوْضِعِ الْقِرَاءَةِ فَرَوٰی عَنْهُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ حَدِيْثِهٖ .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ الْحُكْمُ فِيْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ ، أَنْ يَفْعَلَ مِنْ هٰذَيْنِ مَا شَاءَ .وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ الْحُكْمُ عِنْدَهٗ فِيْمَنْ كَبَّرَ تِسْعًا أَنْ يُوَالِيَ بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ ، وَفِيْمَنْ كَبَّرَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ أَنْ يُخَالِفَ بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ .وَقَدْ رُوِیَ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۷۱۳۹: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے جو آدمی چاہے سات تکبیریں کہے جو چاہے نو تکبیرات کہے اور جو چاہے گیارہ اور جو چاہے تیرہ تکبیرات کہے۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جن سے عکرمہ نے یہ روایت کی۔ جو یہ دلالت کر رہی ہے کہ آپ نے وہ سب ہی تکبیریں کہی ہیں جو آپ سے عبداللہ بن حارث اور عطاء نے نقل کی ہیں اب اس کے لئے جائز ہے کہ جس طرح وہ چاہے اپنی روایت کردہ تکبیرات کو کہہ لے یا دوسرے فریق کی اختیار کر لے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قراءت کے مقام میں دونوں روایتوں میں اختلاف ہے جیسا کہ ہم ان کی روایت ذکر کر چکے اس میں بھی دو احتمال ہیں۔ ممکن ہے کہ ان کے ہاں قراءت میں بھی اسی طرح کا حکم ہو جیسا تکبیرات کہ جس طرح چاہے عمل کر لے۔ کہ ان کے ہاں نو تکبیرات کہنے والا مسلسل قراءت کرے اور تیرہ تکبیریں کہنے والا الگ الگ قراءت کرے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت منقول ہے (ملاحظہ ہو)

۷۱۴۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ دَعَاهُمْ يَوْمَ عِيْدٍ ، فَدَعَا الْأَشْعَرِيَّ وَابْنَ مَسْعُوْدٍ وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .فَقَالَ :إِنَّ الْيَوْمَ عِيْدُكُمْ ، فَكَيْفَ أُصَلِّيْ؟ قَالَ حُذَيْفَةُ :سَلِ الْأَشْعَرِيَّ وَقَالَ الْأَشْعَرِيُّ :سَلْ عَبْدَ اللّٰهِ .فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : تُكَبِّرُ ، وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ، وَهُوَ يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةً ، وَيَفْتَتِحُ بِهَا الصَّلَاةَ ثُمَّ يُكَبِّرُ بَعْدَهَا ثَلَاثًا ، ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةً يَرْكَعُ بِهَا ، ثُمَّ يَسْجُدُ ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَقْرَأُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ ثَلَاثًا ، ثُمَّ يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةً ، يَرْكَعُ بِهَا .

۷۱۴۰: ابراہیم بن عبداللہ بن قیس کہتے ہیں کہ میرے والد نے بیان کیا کہ ہمیں حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے عید کے دن بلایا اور ابوموسیٰ اشعری اور ابن مسعود اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم کو بلایا اور کہنے لگے یہ تمہاری عید کا دن ہے میں کس طرح نماز پڑھاؤں۔ حذیفہ کہنے لگے اشعری کی طرح پڑھاؤ۔ اشعری نے کہا تم عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کر لو۔ پھر عبداللہ کہنے لگے تکبیر کہو۔ اور روایت ذکر کی وہ ایک تکبیر کہہ کر نماز شروع کرتے پھر اس کے بعد تین تکبیرات کہتے پھر قراءت کرتے پھر رکوع کی تکبیر کہتے پھر سجدہ کرتے پھر (دوسری رکعت کے لئے) کھڑے ہو جاتے پھر قراءت کر کے پھر تین تکبیرات کہتے پھر چوتھی تکبیر کہتے جس سے رکوع کرتے۔

۷۱۴۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي التَّكْبِيْرِ يَوْمَ الْعِيْدِ ، فَذَكَرَ نَحْوَ ذٰلِكَ .

۷۱۴۱: عبداللہ بن ابوموسیٰ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے تکبیر عید کے متعلق اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۷۱۴۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ :خَرَجَ الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ بْنُ أَبِيْ مُعَيْطٍ عَلٰى ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَحُذَيْفَةَ

وَالْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ :اِنَّ الْعِيْدَ غَدًا ، فَكَيْفَ التَّكْبِيْرُ ؟ .فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ نَحْوَ ذٰلِكَ وَزَادَ فَقَالَ الْاَشْعَرِيُّ وَحُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :صَدَقَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ـفَهٰذَا حُذَيْفَةُ وَاَبُوْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ وَافَقَا عَبْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مِنَ التَّكْبِيْرِ ، وَكَيْفِيَّةِ صَلَاةِ الْعِيْدِ .وَقَدْ رُوِىَ خِلَافُ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ .

۷۱۴۲: علقمہ بن قیس کہتے ہیں کہ ولید بن عقبہ بن ابی معیط نکل کر حضرت ابن مسعود حذیفہ اشعری رضی اللہ عنہم کے ہاں گئے پھر کہنے لگے کل عید ہے تکبیرات کی کیا کیفیت ہوگی۔ تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگ پھر انہوں نے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے اور اس روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اشعری اور حذیفہ رضی اللہ عنہم کہنے لگے کہ ابوعبدالرحمٰن نے سچ کہا ہے۔ یہ حذیفہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم ہیں جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تکبیر اور نماز عید کی کیفیت میں اتفاق کر رہے ہیں۔ عبداللہ بن زبیرؓ کی روایت اس کے خلاف ہے۔ (ملاحظہ ہو)

۷۱۴۳: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مَاهَكَ اَخْبَرَنِىْ اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ لَمْ يَكُنْ يُكَبِّرُ اِلَّا اَرْبَعًا ، سِوٰى تَكْبِيْرَتَيْنِ لِلرَّكْعَتَيْنِ ، سَمْعُ ذٰلِكَ مِنْهُ زَعْمٌ .فَقَدْ يُحْتَمَلُ اَنْ يَكُوْنَ الْاَرْبَعُ الَّتِىْ كَانَ يُكَبِّرُهُنَّ فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى سِوَى تَكْبِيْرَةِ الْاِفْتِتَاحِ ، فَيَكُوْنُ مَا فُعِلَ مِنْ ذٰلِكَ مُوَافِقًا ، لِمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ ، وَحُذَيْفَةَ ، وَاَبُوْ مُوْسَىٰ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، وَيُحْتَمَلُ اَنْ تَكُوْنَ تَكْبِيْرَةُ الْاِفْتِتَاحِ دَاخِلَةً فِيْهِنَّ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ مُخَالِفًا لِمَذْهَبِهِمْ .وَاَوْلٰى بِنَا اَنْ نَحْمِلَهٗ عَلٰى مَا وَافَقَ قَوْلَهُمْ ، لَا عَلٰى مَا خَالَفَهٗ. وَقَدْ رُوِىَ خِلَافُ ذٰلِكَ اَيْضًا ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۷۱۴۳: یوسف بن ماھک کہتے ہیں کہ ابن الزبیرؓ چار تکبیرات کہا کرتے تھے جو دونوں رکوعوں کی تکبیرات سے الگ ہوتیں ان سے یہ بات زعیم نے سنی۔ اس روایت میں دو احتمال ہیں۔ ① پہلی رکعت کی چار تکبیرات سوائے تکبیر تحریمہ کے مانیں تو اس صورت میں یہ روایت ابن مسعود حذیفہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم کی روایت سے موافق ہو جائے گی۔ ② اور اگر تکبیر تحریمہ کو ان میں داخل مانیں تو پھر یہ ان کے مذہب کے مخالف ٹھہرے گی ہمارے لئے بہتر یہ ہے کہ اس کو موافقت والے قول پر محمول کریں نہ کہ عدم موافقت والے پر۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے خلاف روایت وارد ہے۔

۷۱۴۴: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا الْاَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ :تِسْعُ تَكْبِيْرَاتٍ ، خَمْسٌ فِى الْاُوْلٰى ، وَاَرْبَعٌ فِى الْاٰخِرَةِ مَعَ تَكْبِيْرَةِ الصَّلَاةِ .

۷۱۴۴: محمد بن سیرین نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا نو تکبیرات ہیں پانچ پہلی رکعت میں اور چار پچھلی رکعت میں نماز کی تکبیر سمیت۔

۷۱۴۵: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَدِّهٖ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :إِذَا كَانَ فِيْ مَنْزِلِهٖ بِالطَّفِّ ، فَلَمْ يَشْهَدِ الْعِيْدَ إِلٰى مِصْرِهٖ جَمَعَ مَوَالِيَهُ وَوَلَدَهُ، ثُمَّ يَأْمُرُ مَوْلَاهُ، عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ عُتْبَةَ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ كَصَلَاةِ أَهْلِ الْمِصْرِ ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، سَوَاءً .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۷۱۴۵: عبیداللہ بن ابی بکر بن انس نے اپنے دادا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب وہ اپنے مکان پر مقام طف میں ہوتے تو شہر عید کے لئے نہ جاتے بلکہ اپنے غلاموں اور بیٹوں' پوتوں کو جمع کرتے پھر اپنے غلام عبداللہ بن ابی عتبہ کو حکم فرماتے کہ وہ ان کو شہر والوں جیسی نماز عید پڑھائے۔ پھر اسی طرح کی روایت کی جیسی ہم عبداللہ بن حارث کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کر آئے ہیں (اسی باب میں) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت وارد ہے۔

۷۱۴۶: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَمَسْرُوْقٍ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُمْ قَالُوْا :عَشْرُ تَكْبِيْرَاتٍ مَعَ تَكْبِيْرَةِ الصَّلَاةِ ، وَبِهٖ يَأْخُذُ قَتَادَةُ .وَقَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ غَيْرُهُمْ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۷۱۴۶: قتادہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور اسی طرح مسروق اور سعید بن مسیّب رحمہم اللہ کے متعلق نقل کیا کہ وہ سب نماز کی تکبیر افتتاح سمیت عید میں دس تکبیرات کہتے اور قتادہ اس قول کو اختیار کرنے والے تھے۔
ان کے علاوہ دیگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف نقل کیا ہے۔

۷۱۴۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ مَنْ أَرْسَلَهُ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ فَاتَّفَقَ لَهُ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ثَمَانِيْ تَكْبِيْرَاتٍ .فَهٰذَا الْحَدِيْثُ ، هُوَ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ ، وَفِي الْأَرْبَعَةِ ، أَبُوْ مُوْسٰى ، وَحُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَدْ صَدَّقَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيْمَا أَفْتٰى بِهِ الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ ، وَفِيْمَا أَفْتٰى بِهٖ أَنَّ تَكْبِيْرَةَ الْإِفْتِتَاحِ ، سِوٰى هٰذِهِ الثَّمَانِيْ تَكْبِيْرَاتٍ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ التَّكْبِيْرَاتِ الَّتِيْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، وَفِيْ حَدِيْثِ الْجُوْزَجَانِيِّ غَيْرُ تَكْبِيْرَةِ الْإِفْتِتَاحِ .فَهٰذَا مَا رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَكْبِيْرِ الْعِيْدَيْنِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ تَابِعِيهِمْ فِيْ ذٰلِكَ

اخْتِلَافٌ .فَمَا رُوِیَ عَنْهُمْ فِیْ ذٰلِكَ۔

۷۱۴۷: مکحول کہتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتلایا جس کو حضرت سعید بن العاصؓ نے اصحاب رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا تھا ان میں سے چار اصحاب رسول اللہ ﷺ نے آٹھ تکبیرات پر اتفاق کیا۔ اس سے مراد وہی روایت ہے جو ۷۱۴۲ پر ذکر کی گئی ہے اور ان چار میں ابو موسیٰ اور حذیفہ رضی اللہ عنہم بھی ہیں ان دونوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے فتوے کی تصدیق کی جو انہوں نے ولید بن عقبہ کو دیا تھا کہ افتتاح نماز کی تکبیران آٹھ سے الگ ہے پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ اس روایت میں جن تکبیرات کا تذکرہ ہے اور اسی طرح جوز جانی کی روایت میں جن تکبیرات کا تذکرہ ہے وہ تکبیرات افتتاح کے علاوہ ہیں۔ یہ وہ روایات ہیں جو اصحاب رسول اللہ ﷺ سے تکبیرات کے سلسلہ میں مروی ہیں۔ تابعین سے مختلف روایات مروی ہیں۔

روایات تابعین رحمہم اللہ:

تابعین سے مختلف روایات مروی ہیں:

۷۱۴۸: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ خُصَيْفٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ، كَانَ يُكَبِّرُ سَبْعًا وَخَمْسًا .فَقَالَ :أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى :فَهٰذَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَدْ وَافَقَ مَذْهَبُنَا مَذْهَبَهُ .قِيْلَ لَهُمْ :فَقَدْ رُوِیَ عَنْ أَكْثَرِ التَّابِعِيْنَ خِلَافُ هٰذَا .

۷۱۴۸: خصیف روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سات اور پانچ تکبیرات کہتے۔ فریق اوّل کا دعویٰ ہے کہ یہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ہیں ان کا قول وعمل ہماری موافقت کر رہا ہے۔ اکثر تابعین سے اس کے خلاف نقل وارد ہے۔

۷۱۴۹: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ مَسْرُوْقَ بْنَ الْأَجْدَعِ رَحِمَهُ اللّٰهُ، كَانَ يُكَبِّرُ فِی الْعِيْدَيْنِ تِسْعَ تَكْبِيْرَاتٍ .

۷۱۴۹: ابراہیم نقل کرتے ہیں کہ حضرت مسروق عیدین میں نو تکبیرات کہتے۔

۷۱۵۰: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُوْرًا يُحَدِّثُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ ، أَنَّهُمَا كَانَا يُكَبِّرَانِ فِی الْعِيْدَيْنِ ، تِسْعَ تَكْبِيْرَاتٍ .

۷۱۵۰: ابراہیم نے اسود و مسروق کے متعلق نقل کیا کہ وہ دونوں عیدین میں نو تکبیرات کہتے تھے۔

۷۱۵۱: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ :تِسْعُ تَكْبِيْرَاتٍ ، خَمْسٌ فِی الْأُوْلٰى ، وَأَرْبَعٌ فِی الْآخِرَةِ ، مَعَ تَكْبِيْرَةِ الصَّلَاةِ ..

۷۱۵۱: اشعث نے حضرت حسنؒ کے متعلق نقل کیا کہ عیدین میں نو تکبیرات ہیں پانچ پہلی رکعت میں اور چار پچھلی رکعت میں اس میں تکبیر نماز (رکوع وافتتاح کی بھی شامل ہوتی)

۷۱۵۲: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ أَبِىْ مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ :تِسْعُ تَكْبِيْرَاتٍ .

۷۱۵۲: ابومعشر کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعیؒ نے فرمایا نو تکبیرات ہیں (عیدین میں)

۷۱۵۳: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ :سَمِعْتُ حَمْزَةَ أَبَا عُمَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ :ثَلَاثًا ثَلَاثًا ، سِوٰى تَكْبِيْرَةِ الصَّلَاةِ .

۷۱۵۳: حمزہ ابوعمارہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبیؒ کو کہتے سنا کہ نماز کی تکبیرات کے علاوہ ہر رکعت میں تین تین تکبیرات ہوں گی۔

۷۱۵۴: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ سِيْرِيْنَ فِىْ تَكْبِيْرِ الْعِيْدَيْنِ ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ تَكْبِيْرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَوَافَقَهُ أَيْضًا عَلَى الْمُوَالَاةِ ، بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ .

۷۱۵۴: ابراہیم کہتے ہیں کہ ہمیں ابن سیرین نے تکبیرات عیدین کے متعلق فرمایا۔ پھر تکبیرات ابن مسعود رضی اللہ عنہ جیسی روایت نقل کی ہے اور دونوں قراتوں میں موالات پر بھی انہوں نے ان کی موافقت کی ہے۔

۷۱۵۵: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بِنَحْوِهٖ. فَهٰذَا أَكْثَرُ مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ مِنْ التَّابِعِيْنَ قَدْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَلَمَّا اُخْتُلِفَ فِى التَّكْبِيْرِ فِىْ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ ، هٰذَا الْإِخْتِلَافَ ، أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِىْ ذٰلِكَ لِنَسْتَخْرِجَ مِنْ أَقَاوِيْلِهِمْ هٰذِهٖ، قَوْلًا صَحِيْحًا .فَنَظَرْنَا فِىْ ذٰلِكَ فَلَمْ يُرْوَ عَنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ أَنَّهٗ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ فِى الْفِطْرِ ، وَالْأَضْحٰى، غَيْرُ عَلِىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَتْ صَلَاةُ الْفِطْرِ ، وَصَلَاةُ النَّحْرِ صَلَاتَىْ عِيْدٍ مَفْعُوْلَتَيْنِ ، لِمَعْنًى وَاحِدٍ ، وَهُمَا مُسْتَوِيَتَانِ فِىْ رُكُوْعِهِمَا وَسُجُوْدِهِمَا .فَكَانَ النَّظَرُ أَنْ يَكُوْنَا سَوَاءً ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَ إِحْدَاهُمَا وَبَيْنَ الْأُخْرٰى فِىْ سَائِرِ حُكْمِهِمَا .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا التَّسْوِيَةُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِىْ يَوْمِ النَّحْرِ ، وَيَوْمِ الْفِطْرِ .ثُمَّ نَظَرْنَا فِىْ عَدَدِ التَّكْبِيْرِ فِيْهِمَا فَرَأَيْنَا سَائِرَ الصَّلَوَاتِ خَالِيَةً مِنْ هٰذَا التَّكْبِيْرِ ، وَرَأَيْنَا صَلَاةَ الْعِيْدَيْنِ قَدْ أُجْمِعَ أَنَّ فِيْهِمَا تَكْبِيْرَاتٍ زَائِدَةً عَلٰى غَيْرِهِمَا مِنَ الصَّلَوَاتِ .فَكَانَ النَّظَرُ أَنْ لَا يُزَادَ فِى الصَّلَاةِ لِلْعِيْدَيْنِ عَلٰى مَا فِىْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ غَيْرِهِمَا ، إِلَّا مَا اتُّفِقَ

عَلٰی زِیَادَتِہٖ، فَکُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ عَلَی زِیَادَۃِ التِّسْعِ تکْبِیْرَاتٍ عَلٰی مَا ذَھَبَ اِلَیْہِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ ، وَحُذَیْفَۃُ ، وَابْنُ عَبَّاسٍ ، وَأَبُوْ مُوْسٰی، وَمَنْ سَمِعْنَا مَعَھُمْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ .وَاخْتَلَفُوْا فِی الزِّیَادَۃِ عَلٰی ذٰلِکَ فَزِدْنَا فِیْ ھٰذِہٖ الصَّلَاۃِ ، مَا اتُّفِقَ عَلَی زِیَادَتِہٖ فِیْھَا ، وَنَفَیْنَا عَنْھَا مَا لَمْ یُتَّفَقْ عَلٰی زِیَادَتِہٖ فِیْھَا .فَثَبَتَ بِذٰلِکَ مَا ذَھَبَ اِلَیْہِ أَھْلُ ھٰذِہِ الْمَقَالَۃِ .ثُمَّ نَظَرْنَا فِیْ مَوْضِعِ الْقِرَاءَ ۃِ مِنْھَا فَقَالَ الَّذِیْنَ ذَھَبُوْا اِلٰی أَنَّھَا فِی الرَّکْعَۃِ الْأُوْلٰی بَعْدَ التَّکْبِیْرِ ، وَفِی الثَّانِیَۃِ کَذٰلِکَ قَدْ رَأَیْنَاکُمْ قَدْ اتَّفَقْتُمْ ، وَنَحْنُ ، أَنَّ الْقِرَاءَ ۃَ فِی الرَّکْعَۃِ الْأُوْلٰی ، مُؤَخَّرَۃٌ عَنِ التَّکْبِیْرِ ، فَالنَّظَرُ أَنْ تکُوْنَ فِی الثَّانِیَۃِ کَذٰلِکَ .فَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ عَلَیْھِمْ لِأَھْلِ الْمَقَالَۃِ الْأُخْرَی ، أَنَّ التَّکْبِیْرَ ذِکْرٌ یُفْعَلُ فِی الصَّلَاۃِ وَھُوَ غَیْرُ الْقِرَاءَ ۃِ .فَنَظَرْنَا فِیْ مَوْضِعِ الذِّکْرِ مِنَ الرَّکْعَۃِ الْأُوْلٰی مِنِ الصَّلَاۃِ ، وَمِنَ الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ ، أَیْنَ مَوْضِعُہٗ؟ .فَوَجَدْنَا الرَّکْعَۃَ الْأُوْلٰی فِیْھَا الْاِسْتِفْتَاحُ وَالتَّعَوُّذُ عَلٰی مَا قَدْ رَوَیْنَا فِیْ غَیْرِ ھٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ کِتَابِنَا ھٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، وَعَمَّنْ رَوَیْنَاہُ عَنْہُ مِنْ أَصْحَابِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ ، فکَانَ ذٰلِکَ فِیْ أَوَّلِ الصَّلَاۃِ قَبْلَ الْقِرَاءَ ۃِ. فَثَبَتَ بِذٰلِکَ أَنَّ کَذٰلِکَ مَوْضِعُ التَّکْبِیْرِ فِیْ صَلَاۃِ الْعِیْدَیْنِ فِی الرَّکْعَۃِ الْأُوْلٰی، ھُوَ ذٰلِکَ الْمَوْضِعُ مِنْھَا .وَوَجَدْنَا الْقُنُوْتَ فِی الْوِتْرِ ، یُفْعَلُ فِی الرَّکْعَۃِ الْأَخِیْرَۃِ مِنْ صَلَاۃِ الْوِتْرِ ، فَکُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّہٗ بَعْدَ الْقِرَاءَ ۃِ ، وَأَنَّ الْقِرَاءَ ۃَ مُقَدَّمَۃٌ عَلَیْہِ .وَاِنَّمَا اخْتَلَفُوْا فِیْ تَقْدِیْمِ الرُّکُوْعِ عَلَیْہِ، وَفِیْ تَقْدِیْمِہٖ عَلَی الرُّکُوْعِ .فَأَمَّا فِیْ تَأْخِیرِہٖ عَنِ الْقِرَاءَ ۃِ ، فَلَا .فَثَبَتَ بِذٰلِکَ أَنَّ مَوْضِعَ التَّکْبِیْرِ مِنَ الرَّکْعَۃِ الْآخِرَۃِ مِنْ صَلَاۃِ الْعِیْدِ ، ھُوَ بَعْدَ الْقِرَاءَ ۃِ یَسْتَوِیْ مَوْضِعُ سَائِرِ الذِّکْرِ فِی الصَّلَوَاتِ ، وَیَکُوْنُ مَوْضِعُ کُلِّ مَا اخْتَلَفُوْا فِیْ مَوْضِعِہٖ مِنْہُ، کَمَوْضِعِ مَا قَدْ أُجْمِعَ عَلٰی مَوْضِعِہٖ. وَکُلُّ مَا بَیَّنَّا فِیْ ھٰذَا الْبَابِ ، فَھُوَ قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَۃَ ، وَأَبِیْ یُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ، رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ أَجْمَعِیْنَ ۔

۷۱۵۵: ابن عون نے محمد سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ اکثر تابعین سے یہی قول منقول ہے اور ان کا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق ہے۔ اب جبکہ نماز عیدین کی تکبیرات میں اس قدر اختلاف ہے تو اب ان میں سے صحیح ترین نکالنے کی اب ہم کوشش کرتے ہیں۔ کسی بھی صحابی یا تابعی رضی اللہ عنہم سے نماز فطر واضحیٰ میں فرق منقول نہیں سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے۔ بقیہ تمام نے دونوں نمازوں کو رکوع وسجود میں برابر قرار دیا ہے نظر کا تقاضا بھی یہی ہے کہ دونوں نمازیں تمام احکام میں ایک دوسری کی طرح ہوں۔ پس اس سے عیدین کی نمازوں میں برابری تو ثابت ہوگئی۔ پھر ہم نے تکبیرات کی تعداد میں غور کیا تو تمام نمازوں کو اس تکبیر سے خالی پایا اور اس پر تو

تمام کا اتفاق پایا کہ عیدین کی نماز میں دوسری نمازوں سے تکبیرات زائدہ پائی جاتی ہیں۔پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ نماز عیدین میں بھی عام نمازوں کی تکبیرات سے اضافہ نہ کیا جائے سوائے ان تکبیرات کے کہ جن کی زیادتی پر سب کا اتفاق ہے۔اب غور سے معلوم ہوا کہ نو زائد تکبیرات پر سب کا اتفاق ہے جس کی طرف حضرت ابن مسعودؓ حذیفہؓ ابن عباسؓ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم اور ان سے روایات سننے والے تابعین نے جن کو اختیار کیا ہے۔اس سے زائد پر اختلاف ہے تو ہم نے اس نماز میں ان زائد تکبیرات کو شامل کر دیا جن کے اضافہ پر اتفاق تھا اور جن کے اضافہ پر اتفاق نہ تھا ان کی نفی کر دی۔پس اس سے فریق ثانی جس طرف گئے ہیں ان کی بات ثابت ہوگئی۔پھر ہم نے مقامات قراءت پر نظر ڈالی پہلا قول یہ تھا کہ رکعت اولیٰ میں یہ تکبیر کے بعد ہے اور دوسری میں بھی اسی طرح جس پر وہ متفق ہیں ہمارے ہاں قراءت رکعت اولیٰ میں تو تکبیر سے موخر ہے پس تقاضا نظر یہ ہے کہ دوسری رکعت میں بھی اسی طرح ہو۔دوسرے فریق کے پاس فریق اوّل کے خلاف دلیل یہ ہے کہ تکبیر ایک ذکر ہے جو قراءت نہیں مگر نماز میں کیا جاتا ہے چنانچہ ہم نے نماز کی پہلی رکعت میں ذکر کے موقع پر غور کیا اور اسی طرح دوسری رکعت میں اس کی جگہ تلاش کی۔تو رکعت اول میں ہم نے استفتاح وتعوذ کو پالیا جیسا کہ ہم پہلے جناب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام سے اسی کتاب میں ذکر کر آئے تو وہ نماز کے شروع میں قراءت سے پہلے ہے۔تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ نماز عیدین میں بھی تکبیر کی جگہ پہلی رکعت میں وہی ہے اور ہم نے قنوت وتر کو دیکھا کہ وہ نماز وتر کی آخری رکعت میں پڑھا جاتا ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ وہ قراءت کے بعد ہے قراءت اس سے مقدم ہو گی۔پس اس پر رکوع کے مقدم کرنے یا اس کو رکوع پر مقدم کرنے میں اختلاف ہے البتہ قراءت سے موخر ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں۔پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ دوسری رکعت میں تکبیر کا مقام نماز عید میں وہ قراءت کے بعد ہونا چاہئے نمازوں میں ذکر کے تمام مقامات برابر ہیں اور جس ذکر کے موقع سے متعلق اختلاف ہے وہ جگہ میں اس کی طرح ہے جس کے موضع ومقام پر سب کا اتفاق ہے۔اس باب میں ہم نے جو کچھ بیان کیا وہ امام ابوحنیفہؒ ابو یوسفؒ محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ حُكْمِ الْمَرْأَةِ فِيْ مَالِهَا

عورت کا اپنے مال میں اختیار

خلاصۃ المرام:

عورت اپنے مال میں سے کوئی چیز ہبہ یا صدقہ خاوند کی اجازت کے بغیر نہیں کر سکتی۔
فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ عورت کو اپنے مال میں مکمل تصرف کا حق حاصل ہے اس قول کو ائمہ احناف رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

٧١٥٦: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيَى الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهَا عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ جَدَّتَهُ أَتَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِحُلِيٍّ لَهَا فَقَالَتْ :إِنِّيْ تَصَدَّقْتُ بِهٰذَا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَا يَجُوْزُ لِلْمَرْأَةِ فِيْ مَالِهَا أَمْرٌ ، إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا ، فَهَلِ اسْتَأْذَنْتِ زَوْجَكِ؟ فَقَالَتْ :نَعَمْ .فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ أَذِنْتَ لِامْرَأَتِكَ أَنْ تَتَصَدَّقَ بِحُلِيِّهَا هٰذَا فَقَالَ :نَعَمْ .فَقَبِلَهُ مِنْهَا ، رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ ، فَقَالُوْا :لَا يَجُوْزُ لِلْمَرْأَةِ هِبَةُ شَيْءٍ مِنْ مَالِهَا ، وَلَا الصَّدَقَةُ بِهِ ، دُوْنَ إِذْنِ زَوْجِهَا .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَأَجَازُوْا أَمْرَهَا كُلَّهُ فِيْ مَالِهَا ، وَجَعَلُوْهَا فِيْ مَالِهَا ، كَزَوْجِهَا فِيْ مَالِهِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَآتُوْا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيئًا مَرِيْئًا۔فَأَبَاحَ اللّٰهُ لِلزَّوْجِ مَا طَابَتْ لَهُ بِهِ نَفْسُ امْرَأَتِهِ.وَبِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَإِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُوْنَ۔فَأَجَازَ عَفْوَهُنَّ عَنْ مَالِهِنَّ ، بَعْدَ طَلَاقِ زَوْجِهَا إِيَّاهَا بِغَيْرِ اسْتِئْمَارٍ مِنْ أَحَدٍ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى جَوَازِ أَمْرِ الْمَرْأَةِ فِيْ مَالِهَا ، وَعَلٰى أَنَّهَا فِيْ مَالِهَا ، كَالرَّجُلِ فِيْ مَالِهِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ هٰذَا الْمَعْنَى أَيْضًا .وَهُوَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِيْ كِتَابِ الزَّكَاةِ فِي امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ أَخَذَتْ حُلِيَّهَا ، لِتَذْهَبَ بِهِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لِتَتَصَدَّقَ بِهِ .فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلُمِّيْ تَتَصَدَّقِيْ بِهِ عَلَيَّ .فَقَالَتْ :لَا ، حَتّٰى إِسْتَأْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَجَاءَ تْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ : تَصَدَّقِيْ بِهٖ عَلَيْهِ، وَعَلَى الْأَيْتَامِ الَّذِيْنَ فِيْ حِجْرِهٖ، فَإِنَّهُمْ لَهٗ مَوْضِعٌ۔ فَقَدْ أَبَاحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةَ ، بِحُلِيِّهَا ، عَلَى زَوْجِهَا ، وَعَلٰى أَيْتَامِهٖ، وَلَمْ يَأْمُرْهَا بِاسْتِئْمَارِهٖ فِيْمَا تَصَدَّقَ بِهٖ عَلٰى أَيْتَامِهٖ .وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَ النِّسَاءَ فَقَالَ : تَصَدَّقْنَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ ذٰلِكَ أَمْرَ أَزْوَاجِهِنَّ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ لَهُنَّ الصَّدَقَةَ بِمَا أَرَدْنَ مِنْ أَمْوَالِهِنَّ ، بِغَيْرِ أَمْرِ أَزْوَاجِهِنَّ .

۷۱۵۶: عبداللہ بن یحییٰ انصاری نے اپنے والد سے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ میری دادی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کے پاس چاندی تھی وہ کہنے لگی میں اس کو صدقہ کرنا چاہتی ہوں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت کو اپنے مال میں کوئی اختیار نہیں جب تک اس کا خاوند اجازت نہ دے کیا تم نے اپنے خاوند سے اجازت لی ہے تو اس نے جواب دیا۔ جی ہاں۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا جو معلومات کر کے آئے کہ کیا تم نے اپنی عورت کو اجازت دی ہے کہ وہ اپنے یہ زیورات صدقہ کرے۔ تو اس نے جواب دیا جی ہاں۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے قبول فرمالیا۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: بعض لوگ اس روایت کی طرف گئے ہیں ان کا یہ کہنا ہے کہ عورت اپنے مال میں سے کسی چیز کو صدقہ یا ہبہ خاوند کی اجازت کے بغیر نہیں کر سکتی۔ فریق ثانی کا مؤقف ہے کہ عورت کو اپنے تمام مال میں تصرف کی اجازت ہے وہ اپنے مال میں اسی طرح مختار ہے جس طرح خاوند اپنے مال میں پورا اختیار رکھتا ہے انہوں نے اس آیت کو دلیل بنایا ہے "واتوا النساء صدقاتهن نحلة فان طبن لكم عن شيءٍ منه نفسا فكلوه هنيئا مريئا" (النساء۴) اس آیت میں خاوند کے لئے اس مال کو عورت کے مال مہر میں سے مباح قرار دیا گیا جو وہ خوشدلی سے خاوند کو دے دے (اگر وہ مال کی مختار نہ ہوتی تو ضمیر کی نسبت اس کی طرف نہ ہوتی) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وان طلقتموهن" (البقرہ ۲۳۷) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مال کے معاف و درگزر کرنے کی اجازت دی ہے جبکہ اس کا خاوند بلا مساس کے اس کو طلاق دے دے اور اس کا مہر مقرر ہو۔ حاصل دلیل یہ ہے کہ اس سے دلالت مل گئی کہ عورت کا حکم اس کے اپنے مال میں چلتا ہے اور وہ اپنے مال میں تصرف کا خاوند کی طرح برابر اختیار رکھتی ہے اور اس معنی کی موافقت میں روایات وارد ہیں۔ ایک روایت تو وہ ہے جو کتاب الزکاۃ میں گزری کہ حضرت ابن مسعود ؓ کی بیوی اپنا زیور لئے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جانے لگی تا کہ اس کو صدقہ کرے۔ تو عبداللہ کہنے لگے۔ لاؤ یہ مجھ پر صدقہ کر دو۔ تو انہوں نے کہا نہیں جب تک کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت نہ کرلوں۔ تو اس نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا ان پر خرچ کرو اور ان یتیموں پر جو تمہاری

پرورش میں ہیں وہ اس صدقہ کے خرچ کا مقام ہیں۔تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے زیور کے صدقہ کو خاوند کے حق میں مباح کر دیا اور اسی طرح یتامیٰ پر۔اور اس میں ان کے خاوند کی اجازت کا حکم نہیں فرمایا۔ اس روایت میں یہ بات بھی موجود ہے کہ آپ ﷺ نے عورتوں کو وعظ فرمایا اور اس میں فرمایا تم صدقہ کرو۔اس روایت میں خاوندوں کی اجازت کا کہیں تذکرہ موجود نہیں۔اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ عورتیں اپنے اموال میں اپنے خاوندوں کے حکم کے بغیر جو چاہیں صدقہ کر سکتی ہیں۔

۷۱۵۷: وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ وَأَبُو الْوَلِيْدِ قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ :سَمِعْتُ أَيُّوْبَ يُحَدِّثُ عَطَاءً قَالَ :أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .أَوْ حَدَّثَ بِهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :أَشْهَدُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمَ فِطْرٍ ، فَصَلَّى، ثُمَّ خَطَبَ ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ ، فَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ۔

۷۱۵۷: عطاء نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ عیدالفطر کے دن نکلے اور نماز ادا فرما کر پھر خطبہ دیا پھر عورتوں کے مجمع کے پاس آئے اور ان کو صدقہ کا حکم فرمایا۔

۷۱۵۸: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلٌ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، شَهِدْتَ الْعِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ .قَالَ : نَعَمْ ، وَلَوْلَا مَكَانِيْ مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ مِنْ صِغَرِيْ ، خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْعِيْدِ ، فَصَلّٰى ، ثُمَّ خَطَبَ ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ مَعَ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَعَظَهُنَّ فَجَعَلَتِ. الْمَرْأَةُ تَهْوِيْ بِيَدِهَا اِلٰى رَقَبَتِهَا ، وَالْمَرْأَةُ تَهْوِيْ بِيَدِهَا اِلٰى أُذُنِهَا ، فَتَدْفَعُهُ اِلٰى بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبِلَالٌ يَجْعَلُهُ فِيْ ثَوْبِهٖ ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهٖ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ۔

۷۱۵۸: عبدالرحمٰن بن عباس سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس ؓ کو کہا کیا تم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید میں موجود تھے؟ تو انہوں نے کہا ہاں۔اگر قرب کا وہ مرتبہ جو مجھے حاصل تھا وہ نہ ہوتا تو میں نوعمری کی وجہ سے عید میں حاضر نہ ہوتا۔جناب رسول اللہ ﷺ عید کے روز نکلے اور نماز عید ادا فرما کر پھر خطبہ ارشاد فرمایا پھر عورتوں کے مجمع کے پاس تشریف لائے جبکہ بلالؓ آپ کے ساتھ تھے پھر ان کو وعظ و نصیحت فرمائی پھر تو عورتیں اپنے ہاتھ اپنی گردنوں کی طرف لے جانے لگیں اور بعض عورتیں اپنے ہاتھوں کو کانوں تک لے جاتیں تھیں (اور زیور اتار کر) حضرت بلالؓ کے سپرد کرتی جاتیں اور بلال اسے اپنے کپڑے میں ڈالتے جاتے تھے پھر وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس جمع شدہ مال کو لے کر لوٹے۔

۱۵۹/۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ :حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ :شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَعَ أَبِيْ بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ .قَالَ :وَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ يُجْلِسُ الرَّجُلَ بِيَدِهٖ، ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتّٰى أَتَى النِّسَاءَ ، وَمَعَهُ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَ كَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ۔فَقَالَ حِيْنَ فَرَغَ أَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكَ .فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ تُجِبْهُ غَيْرُهَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ :فَتَصَدَّقْنَ .فَبَسَطَ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَوْبَهٗ، ثُمَّ قَالَ :لَهُنَّ أَلْقِيْنَ فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيْمَ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۱۵۹/۷: طاؤس نے ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید میں موجود تھا اور اسی طرح میں ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عید میں حاضر ہوا تمام کے تمام خطبہ سے پہلے نماز ادا فرماتے پھر بعد میں خطبہ دیتے۔ جناب نبی اکرم ﷺ اترے گویا اب بھی وہ منظر میرے سامنے ہے کہ آپ آدمیوں کو اپنے ہاتھ سے بٹھا رہے ہیں پھر آپ ان کو چیرتے ہوئے عورتوں کے مجمع میں تشریف لائے اس وقت بلال ؓ آپ کے ساتھ تھے اور آپ نے ارشاد فرمایا "یاایها النبی اذا جاء ك المومنات" (الممتحنہ ۱۲ تا آخر آیت) پھر فراغت کے بعد فرمایا تم اس پر قائم رہو گی تو ایک عورت کہنے لگی اور اس کے سواء اور کسی نے جواب نہ دیا جی ہاں۔ یارسول اللہ ﷺ۔ آپ نے فرمایا پھر تم صدقہ کرو۔ تو حضرت بلال ؓ نے اپنا کپڑا پھیلا دیا پھر آپ نے ان کو فرمایا اس میں ڈالتی جاؤ تو وہ بلال کے کپڑے میں انگوٹھیاں اور چھلے ڈالنے لگیں۔

تخریج : بخاری فی العیدین باب ۱۹، تفسیر سورہ ۶۰، باب ۳، مسلم فی العیدین روایت ۱۔

۱۶۰/۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ .فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَامَ فَأَتَى النِّسَاءَ ، فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهٗ، فَجَعَلَ النِّسَاءُ يُلْقِيْنَ فِيْهِ صَدَقَاتِهِنَّ۔

۱۶۰/۷: عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے ان کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے روز کھڑے ہوئے اور خطبہ سے پہلے نماز ادا فرمائی پھر لوگوں کو خطبہ دیا پھر جب جناب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو آپ اٹھے اور عورتوں کے مجمع میں تشریف لائے اور ان کو وعظ و نصیحت کی اس وقت آپ بلال ؓ سے

سہارا لگانے والے تھے بلالؓ اپنا کپڑا پھیلانے والے تھے تو عورتوں نے اپنے صدقات اس میں ڈالنے شروع کیے۔

۱۶۱۷: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ جَنَّادٍ الْحَلَبِيُّ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَفِيْعٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَالطَّاعَةِ لِأَزْوَاجِهِنَّ ، وَأَنْ يَتَصَدَّقْنَ-فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ النِّسَاءَ بِالصَّدَقَاتِ ، وَقَبِلَهَا مِنْهُنَّ ، وَلَمْ يَنْتَظِرْ فِيْ ذٰلِكَ رَأْيَ أَزْوَاجِهِنَّ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا .

۱۶۱۷: زید بن رفع نے حرام بن حکیم بن حزامؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا اور عورتوں کو اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کا حکم فرمایا اور اپنے خاوندوں کی اطاعت کا فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ وہ صدقہ کریں۔ یہ جناب رسول اللہ ﷺ ہیں کہ آپ نے عورتوں کو صدقات کا حکم فرمایا اور ان کی طرف سے ان صدقات کو قبول فرمایا اور اس سلسلہ میں ان کے خاوندوں کی رائے کا انتظار نہیں فرمایا۔

اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی روایات:

اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ سے روایات وارد ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

۱۶۲۷: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ :ثَنَا بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ :سَمِعْتُ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ أَعْتَقْتُ وَلِيْدَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أُخْتَكِ الْأَعْرَابِيَّةَ ، كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ.

۱۶۲۷: کریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ام المؤمنین میمونہؓ کو فرماتے سنا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک نوعمر لونڈی آزاد کی۔ پھر میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا اگر وہ لونڈی تم اپنی دیہاتی بہن کو دے دیتی تو اس کا اجر زیادہ ملتا۔

تخریج : بنحوہ بخاری فی الھبہ باب۱۵ ۱۶/۱' مسلم فی الزکاۃ ۴۴۔

۱۶۳۷: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، مِثْلَهُ.فَلَوْ كَانَ أَمْرُ الْمَرْأَةِ ، لَا يَجُوْزُ فِيْ

مَالِهَا بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا ، لَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَتَاقَهَا ، وَصَرَفَ الْجَارِيَةَ اِلَى الَّذِىْ هُوَ أَفْضَلُ مِنَ الْعَتَاقِ .فَكَيْفَ يَجُوْزُ لِاَحَدٍ تَرْكُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَسُنَنٍ ثَابِتَةٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مُتَّفَقٌ عَلٰى صِحَّةِ مَجِيْئِهَا اِلٰى حَدِيْثٍ شَاذٍ ، وَلَا يَثْبُتُ مِثْلُهُ ؟ .ثُمَّ النَّظَرُ مِنْ بَعْدُ ، يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِى الْمَرْأَةِ ، فِىْ وَصَايَاهَا مِنْ ثُلُثِ مَالِهَا أَنَّهَا جَائِزَةٌ مِنْ ثُلُثِهَا ، كَوَصَايَا الرِّجَالِ ، وَلَمْ يَكُنْ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا فِىْ ذٰلِكَ سَبِيْلٌ وَلَا أَمْرٌ ، وَبِذٰلِكَ نَطَقَ الْكِتَابُ الْعَزِيْزُ .قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوْصِيْنَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ۔فَاِذَا كَانَتْ وَصَايَاهَا فِى ثُلُثِ مَالِهَا ، جَائِزَةً بَعْدَ وَفَاتِهَا ، فَأَفْعَالُهَا فِىْ مَالِهَا فِىْ حَيَاتِهَا ، أَجْوَزُ مِنْ ذٰلِكَ .فَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِىْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِىْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۷۱۶۳: عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت میمونہؓ سے اسی طرح روایت کی ہے۔اگر عورت کو اپنے مال میں خاوند کی اجازت کے بغیر تصرف کا اختیار نہ ہوتو جناب رسول اللہ ﷺ آزاد کردہ لونڈی کو واپس کراتے اور افضل ترین آزادی کی طرف لوٹاتے ۔اب کیونکر کسی کے لئے درست ہے کہ وہ کتاب اللہ کی ان دو آیات اور رسول اللہ ﷺ سے صحیح ثابت شدہ سنن کو ترک کر کے ایک ایسی روایت کو اختیار کرے جو کہ شاذ وغیر ثابت ہے۔پھر نظر کا تقاضا بھی یہی ہے۔اس بارے میں کسی کو اختلاف نہیں کہ عورت اپنے مال کے ثلث میں وصیت کر سکتی ہے اور یہ وصیت تیسرا حصہ مال سے جائز ہے نافذ ہے جیسا کہ مردوں کے سلسلہ میں حکم اسی طرح ہے اس میں نہ تو مرد کو روکنے کا حق ہے اور نہ اس کے حکم کی ضرورت ہے۔قرآن مجید نے یہی بات ارشاد فرمائی ہے۔"ولکم نصف ماترک ازواجکم" (الایۃ آیت ۱۲) اور اے خاوندو! تمہیں اپنی بیویوں کے ترکہ سے نصف ملے گا اگر ان کے ہاں اولاد نہ ہوا گر اولاد ہو تو تمہیں اس مال میں سے چوتھائی ملے گا جو وہ چھوڑ جائیں اور یہ تقسیم ترکہ اس وصیت کے بعد نافذ ہوگا جو وہ وصیت کر جائیں یا قرض کے بعد۔پس جب عورت کو اپنے ثلث مال کی وصیت جائز ہے اور وفات کے بعد وہ نافذ ہوگی تو زندگی کے دوران وہ اپنے مال میں اس سے زیادہ جائز حق رکھتی ہے ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں اور یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ مَا يَفْعَلُهُ الْمُصَلِّي بَعْدَ رَفْعِهٖ مِنَ السَّجْدَةِ الْأَخِيرَةِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى

پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ کے بعد کا عمل

خلاصۃ المرام:

دوسرے سجدہ کے بعد سیدھا اٹھنے سے پہلے جلسہ استراحت ہے یا نہیں۔

:ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ جلسہ استراحت ہر دوسرے سجدہ کے بعد ہے جن کے بعد قیام ہے۔

فریق ثانی کا موقف یہ ہے دوسری یا تیسری رکعت کے سجدہ کرنے کے بعد پنجوں کی قوت سے اٹھے جلسہ استراحت نہ کرے ائمہ احناف نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔

۷۱۶۴: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَيُّوْبُ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ ، أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِأَصْحَابِهٖ أَلَا أُرِيْكُمْ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ وَاِنَّ ذٰلِكَ لَفِيْ غَيْرِ حِيْنِ الصَّلَاةِ .فَقَامَ ، فَأَمْكَنَ الْقِيَامَ ، ثُمَّ رَكَعَ ، فَأَمْكَنَ الرُّكُوْعَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ وَانْتَصَبَ قَائِمًا هُنَيْهَةً ، ثُمَّ سَجَدَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ، فَتَمَكَّنَ فِي الْجُلُوْسِ ، ثُمَّ انْتَظَرَ هُنَيْهَةً ، ثُمَّ سَجَدَ۔قَالَ أَبُو قِلَابَةَ :فَصَلّٰى كَصَلَاةِ شَيْخِنَا هٰذَا يَعْنِيْ عَمْرَو بْنَ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔قَالَ :فَرَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ سَلَمَةَ يَصْنَعُ شَيْئًا ، لَا أَرَاكُمْ تَصْنَعُوْنَهٗ، اِنَّهٗ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ الْأُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ الَّتِيْ لَا يَقْعُدُ فِيْهَا ، اسْتَوٰى قَاعِدًا ، ثُمَّ قَامَ .

۷۱۶۴: ابو قلابہ کہتے ہیں کہ حضرت مالک بن حویریثؓ اپنے دوستوں کو کہنے لگے کیا میں تم کو نہ دکھلاؤں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کس طرح نماز ادا فرماتے تھے۔اور یہ نماز کے علاوہ اوقات کی بات ہے پس آپ کھڑے ہوتے اور صحیح طور پر کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے تو وہ بھی پورے اطمینان سے کرتے پھر اپنا سر اٹھاتے اور بالکل سیدھے کھڑے ہو جاتے پھر سجدہ کرتے پھر اپنا سر سجدہ سے اٹھاتے اور اطمینان سے بیٹھ جاتے پھر ذرا سا رک کر دوسرا سجدہ کرتے ابو قلابہ کہتے ہیں انہوں نے ہمارے شیخ حضرت عمرو بن سلمہ ؓ جیسی نماز ادا کی۔پھر ابو قلابہ کہنے لگے میں نے عمرو بن سلمہ کو ایک چیز کرتے دیکھا اور میں نے تمہیں اس کو کرتے نہیں دیکھا کہ وہ جب سجدہ اولیٰ سے

سر اٹھاتے اور تیسرے سجدہ (رکعت) سے سر اٹھاتے جن میں قعدہ نہیں بیٹھا جاتا تو سیدھے بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے۔

۷۱۶۵: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ :أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا۔قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ ، قَعَدَ حَتّٰى يَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ، ثُمَّ يَقُوْمَ بَعْدُ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :بَلْ يَقُوْمُ مِنْهَا ، وَلَا يَنْتَظِرُ أَنْ يَسْتَوِيَ قَاعِدًا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۷۱۶۵: ابوقلابہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت مالک بن حویرثؓ نے بتلایا کہ میں نے جناب نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ جب اپنی نماز کی تیسری رکعت میں ہوتے تو سجدہ کے بعد سیدھے بیٹھ جاتے پھر چوتھی رکعت کے لئے اٹھتے۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں:بعض لوگ اس طرف گئے ہیں کہ جب آدمی پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھائے اور اسی طرح تیسری رکعت کے سجدہ ثانیہ سے جب سر اٹھائے تو اچھی طرح بیٹھ جائے پھر اس کے بعد اٹھے۔یعنی جلسہ استراحت کرے انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔فریق ثانی کا مؤقف ہے کہ دوسرے سجدہ سے یا تیسری رکعت کے دوسرے سجدہ سے ظہور قدمین پر اٹھے جلسہ استراحت نہ کرے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱۴۲' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۳۸' نسائی فی التطبیق باب۹۱۔

۷۱۶۶: عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ بِشْرٍ الرَّازِقُ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ هَمَّامٍ الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعٍ الْكُوْفِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبِيْ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْخَيْثَمَةَ قَالَ :ثَنَا الْحَسَنُ الْكُوْفِيُّ بْنُ الْحَرِّ قَالَ :حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ عَيَّاشِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ وَكَانَ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْهِ أَبُوْهُ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَفِي الْمَجْلِسِ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَأَبُوْ أُسَيْدٍ وَأَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ وَالْأَنْصَارُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، أَنَّهُمْ تَذَاكَرُوا الصَّلَاةَ .فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ :أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اتَّبَعْتُ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالُوْا :فَأَرِنَا ، فَقَامَ يُصَلِّيْ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ، فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ أَوَّلِ التَّكْبِيْرِ ، ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا ، ذَكَرَ فِيْهِ أَنَّهٗ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى ، قَامَ وَلَمْ يَتَوَرَّكْ۔فَلَمَّا جَاءَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ، وَخَالَفَ

الْحَدِيْثَ الْاَوَّلَ ، احْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ مَا فَعَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ ، لِعِلَّةٍ كَانَتْ بِهٖ ، فَقَعَدَ مِنْ أَجْلِهَا ، لَا لِأَنَّ ذٰلِكَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ ، كَمَا قَدْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَتَرَبَّعُ بِالصَّلَاةِ فَلَمَّا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ :إِنْ رِجْلِي لَا تَحْمِلَانِي. فَكَذٰلِكَ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ الْقُعُوْدِ ، كَانَ لِعِلَّةٍ أَصَابَتْهُ، حَتّٰى لَا يُضَادَّ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِي الْحَدِيْثِ الْآخَرِ ، وَلَا يُخَالِفُهُ وَهٰذَا أَوْلٰى بِنَا مِنْ حَمْلِ مَا رُوِيَ عَنْهُ عَلَى التَّضَادِّ وَالتَّنَافِي .وَحَدِيْثُ أَبِيْ حُمَيْدٍ أَيْضًا فِيْهِ حِكَايَةُ أَبِيْ حُمَيْدٍ مَا حُكِيَ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا عِنْدَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ غَيْرُ مُخَالِفٍ لِمَا حَكَاهُ لَهُمْ .وَفِيْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ كَلَامِ أَيُّوْبَ أَنَّ مَا كَانَ عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ يَفْعَلُ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ يَرَى النَّاسَ يَفْعَلُوْنَهُ وَهُوَ ، فَقَدْ رَأٰى جَمَاعَةً مِنْ جُمْلَةِ التَّابِعِيْنَ .فَذٰلِكَ حُجَّةٌ فِيْ دَفْعِ مَا رُوِيَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكٍ أَنْ يَكُوْنَ سُنَّةً .ثُمَّ النَّظَرُ مِنْ بَعْدِ هٰذَا يُوَافِقُ مَا رَوَى أَبُوْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا خَرَجَ فِيْ صَلَاتِهٖ مِنْ حَالٍ إِلٰى حَالٍ اسْتَأْنَفَ ذِكْرًا .مِنْ ذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَاهُ إِذَا أَرَادَ الرُّكُوْعَ كَبَّرَ وَخَرَّ رَاكِعًا ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ ، قَالَ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَإِذَا خَرَّ مِنَ الْقِيَامِ إِلَى السُّجُوْدِ فَقَالَ : اللّٰهُ أَكْبَرُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَإِذَا عَادَ إِلَى السُّجُوْدِ فَعَلَ ذٰلِكَ أَيْضًا ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ لَمْ يُكَبِّرْ مِنْ بَعْدِ رَفْعِهٖ رَأْسَهٗ إِلٰى أَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا ، غَيْرَ تَكْبِيْرَةٍ وَاحِدَةٍ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَ سُجُوْدِهٖ وَقِيَامِهٖ جُلُوْسٌ .وَلَوْ كَانَ بَيْنَهُمَا جُلُوْسٌ ، لَاحْتَاجَ أَنْ يَكُوْنَ تَكْبِيْرُهٗ بَعْدَ رَفْعِهٖ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ ، لِلدُّخُوْلِ فِيْ ذٰلِكَ الْجُلُوْسِ ، وَلَاحْتَاجَ إِلٰى تَكْبِيْرٍ آخَرَ ، إِذَا نَهَضَ لِلْقِيَامِ .فَلَمَّا لَمْ يُؤْمَرْ بِذٰلِكَ ، ثَبَتَ أَنْ لَا قُعُوْدَ بَيْنَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَةِ الْأَخِيْرَةِ ، وَالْقِيَامِ إِلَى الرَّكْعَةِ الَّتِيْ بَعْدَهَا ، لِيَكُوْنَ حُكْمُ ذٰلِكَ وَحُكْمُ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ ، مُؤْتَلِفًا غَيْرَ مُخْتَلِفٍ .فَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۱۶۲۷: مالک نے ابن عیاش بن سہل الساعدی سے روایت کیا ہے کہ میں اس مجلس میں تھا جہاں میرے والد بھی بیٹھے تھے اور میرے والد اصحاب رسول اللہ ﷺ سے تھے اس مجلس میں حضرت ابو ہریرہ' ابو اسید' ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہم اور دیگر انصاری صحابہ تھے انہوں نے باہمی نماز کا مذاکرہ کیا۔ تو ابو حمید الساعدی کہنے لگے میں تم میں

سب سے زیادہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جاننے والا ہوں۔ میں نے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی ہے۔ انہوں نے کہا۔ تم ہمیں دکھلاؤ۔ تو وہ نماز پڑھنے کھڑے ہوئے اور وہ سب دیکھ رہے تھے پس انہوں نے تکبیر کہی اور اپنے دونوں ہاتھوں کو پہلی تکبیر میں اٹھایا پھر انہوں نے طویل روایت بیان کی اس میں انہوں نے ذکر کیا کہ جب انہوں نے دوسرے سجدہ سے سر اٹھایا جو کہ رکعت اول کا تھا تو وہ سیدھے کھڑے ہو گئے انہوں نے جلسہ استراحت نہ کیا۔ جب یہ روایت اسی طرح وارد ہے اور گزشتہ روایت کے خلاف ہے تو اب اس روایت میں ایک احتمال یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کیا جو کہ پہلی روایت میں مذکور ہے وہ کسی سبب کی وجہ سے کیا تھا اسی تکلیف کی وجہ سے وہ بیٹھے۔ اس وجہ سے نہیں کہ وہ نماز کی سنت ہے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ چوکڑی مار کر بیٹھتے۔ جب ان سے اس سلسلے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا میری ٹانگیں میرے جسم کا بوجھ سہار نہیں سکتیں۔ پس اسی طرح اس روایت میں یہ احتمال ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیٹھنے والا عمل کسی تکلیف کی وجہ سے ہو جو آپ کو پیش آئی۔ یہ تاویل اس وجہ سے کہی تا کہ دوسری روایت سے اس کا تضاد ختم ہو جائے۔ پس متضاد معنی پر محمول کرنے کی بجائے ایسے معنی پر محمول کرنا اولیٰ ہے۔ حضرت ابوحمیدؓ کی روایت میں بھی ابوحمیدؓ کی حکایت ہے انہوں نے صحابہ کرامؓ کے مجمع کے سامنے آپ کا یہ عمل نقل کیا تو ان میں سے کسی نے بھی انکار نہیں کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کا مؤقف ان کے نقل کردہ عمل کے مخالف نہیں ہے۔ روایت مالکؒ میں جو ایوب سے منقول ہے یہ کہا گیا کہ حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے یہ عمل کیا ہے انہوں نے دوسروں کو یہ عمل کرتے نہیں دیکھا۔ من جملہ تابعین میں سے ایک جماعت نے دیکھا پس یہ ابوقلابہ عن مالک بن حویرثؓ کی روایت کے سنت بننے کے خلاف حجت ہے۔ قیاس ونظر کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ابوحمید ساعدیؓ کی روایت کی تائید ہو۔ کیونکہ ہم نے غور کیا کہ جب آدمی نماز میں ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہوتا ہے تو از سر نو ذکر کرتا ہے مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ جب رکوع کرنا چاہتا ہے تو تکبیر کہتا ہے اور رکوع میں جاتا ہے جب رکوع سے سر اٹھاتا ہے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہے۔ جب قیام سے سجدے کی طرف جاتا ہے تو اللہ اکبر کہتا ہے جب سجدہ سے سر اٹھاتا ہے تو پھر اللہ اکبر کہتا ہے پھر جب دوسرے سجدہ کی طرف جاتا ہے تو اسی طرح کرتا ہے جب سر اٹھاتا ہے تو سیدھا کھڑا ہونے تک صرف ایک تکبیر کہتا ہے تو یہ سب اس بات پر دلالت ہے کہ اس کے سجدے اور قیام کے درمیان بیٹھنے کا عمل نہیں ہے۔ اگر ان کے مابین بیٹھنا ہوتا تو سجدے سے اٹھنے کے بعد اس بیٹھنے میں داخل ہونے کے لئے تکبیر کی ضرورت ہوتی اور جب قیام کے لئے اٹھتا تو مزید ایک تکبیر کی ضرورت ہوتی تو جب اس بات کا حکم نہیں دیا گیا تو ثابت ہو گیا کہ دوسرے سجدے اور بعد والی رکعت کے قیام کے درمیان بیٹھنا (سنت) نہیں ہے تا کہ اس کا اور باقی تمام نماز کا حکم ایک جیسا ہو جائے اور ان کے درمیان اختلاف نہ ہو۔ ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۱۶، ۱۷۷۔

بَابُ مَا يَجِبُ لِلْمَمْلُوْكِ عَلَى مَوْلَاهُ مِنَ الْكِسْوَةِ وَالطَّعَامِ

مالک پر غلام کا کس قدر کھانا اور لباس لازم ہے

خلاصۃ المرام:

مالک کے ذمہ مملوک کے کیا حقوق بنتے ہیں فریق اوّل کے نزدیک مالک و مملوک کے کھانے اور پہننے میں برابری برتنا ضروری ہے۔

فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ مالک پر غلام کا بس اتنا حق ہے کہ وہ اسے اپنی وسعت کے مطابق خوراک و پوشاک دے۔ ائمہ احناف رحمہم اللہ نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔

۷۱۶۷: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ح .

۷۱۶۷: ربیع المؤذن نے اسد سے بیان کیا ہے۔

۷۱۶۸: بِمَا حَدَّثَنِي بِهٖ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا، مِنْهُمْ وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا :ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُجَاهِدٍ الْمَدَنِيُّ ، أَبُوْ حَزْرَةَ ، عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِيْ، نَطْلُبُ هٰذَا الْعِلْمَ فِيْ هٰذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ ، قَبْلَ أَنْ يَهْلَكُوْا فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِيْنَا ، أَبُو الْيُسْرِ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهٗ، وَعَلَيْهِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ ، وَعَلَى غُلَامِهٖ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ .قَالَ :فَقُلْتُ لَهٗ :يَا عَمِّ ، لَوْ أَخَذْتُ بُرْدَةَ غُلَامِكَ، وَأَعْطَيْتَهٗ مُعَافِرِيَّكَ ، وَأَخَذْتَ مُعَافِرِيَّهٗ، وَأَعْطَيْتَهٗ بُرْدَتَكَ، فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ .قَالَ :فَمَسَحَ رَأْسِيْ وَقَالَ : اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ۔ ثُمَّ قَالَ : يَا ابْنَ أَخِيْ بَصُرَتْ عَيْنَايَ هَاتَانِ ، وَسَمِعَتْهُ أُذُنَايَ هَاتَانِ ، وَوَعَاهُ قَلْبِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ أَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ ، وَاكْسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ فَكَانَ اِنْ أَعْطَيْتُهٗ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا أَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۷۱۶۸: ابوحرزہ یعقوب نے عبادہ بن ولید بن حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت کی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ نکلا تا کہ انصار سے علم حاصل کریں۔ اس سے پہلے کہ وہ دنیا سے رخصت ہوں۔ چنانچہ سب سے پہلے میری ملاقات حضرت ابوالیسرؓ صحابی رسول اللہ ﷺ سے اس وقت ہوئی جبکہ ان کا غلام ان کے ساتھ تھا اور انہوں نے

ایک چادر اور معافری کپڑا زیب تن کر رکھا تھا اور ان کے غلام نے بھی ایک چادر اور معافری جوڑا زیب تن کر رکھا تھا راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا اے چچا! اگر آپ اپنے غلام کی چادر لے لیتے اور اپنا معافری کپڑا اس کو دے دیتا اور اس کا معافری کپڑا لے لیتا اور اپنی چادر اس کو دے دیتے تو ایک قسم کا جوڑا اس کا ہو جاتا اور ایک قسم کا جوڑا آپ کا بن جاتا۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے میرے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا اور فرمایا ''اللھم بارک فیہ'' اللہ تمہیں برکت دے۔ پھر فرمایا اے بھتیجے! میری ان دو آنکھوں نے ملاحظہ کیا اور میرے ان دو کانوں نے سنا اور میرے سل نے اس کو جناب رسول اللہ ﷺ سے محفوظ کیا۔ جبکہ آپ فرما رہے تھے ان غلاموں کو وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور ان کو وہی پہنو جو تم پہنتے ہو۔ پس میرا اس کو سامان دنیا دے دینا اس سے بہتر ہے کہ وہ قیامت کے روز میری نیکیاں لے جائے۔

تخریج : بخاری فی العتق باب۱۵، مسلم فی الزھد ۷۴، والایمان ۳۸، ابن ماجہ فی الادب باب ۱۰، مسند احمد ۳۶/٤، ۱٦۸/۵، ۱۷۳۔

۷۱۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الشِّيْرَازِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ قَالَ :ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ :خَرَجْنَا حُجَّاجًا ، أَوْ مُعْتَمِرِيْنَ ، فَلَقِيْنَا أَبَا ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ ، فَإِذَا عَلَيْهِ بُرْدٌ ، وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدٌ مِثْلُهٗ .فَقُلْنَا لَهٗ :يَا أَبَا ذَرٍ لَوْ أَخَذْتَ هٰذَا الْبُرْدَ إِلٰى بُرْدِكَ، لَكَانَتْ حُلَّةً وَكَسَوْتَه بُرْدًا غَيْرَهٗ .فَقَالَ أَبُو ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَحْتَ أَيْدِيْكُمْ ، فَمَنْ كَانَ أَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ، فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ ، وَلَا يُكَلِّفْهُ مَا يَغْلِبُهٗ، فَإِنْ كَلَّفَهٗ مَا يَغْلِبُهٗ، فَلْيُعِنْهُ۔

۷۱۶۹: معرور بن سوید کہتے ہیں کہ ہم حج و عمرہ کی غرض سے نکلے تو ہم نے حضرت ابوذرؓ کو مقام ربذہ میں پایا۔ انہوں نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اور اسی طرح کی چادر ان کے غلام پر تھی۔ ہم نے ان سے درخواست کی اگر آپ اس چادر کو اپنی چادر سے ملا لیتے تو ایک جوڑا بن جاتا اور اس کے کپڑے دوسری چادر سے بن جاتے (یہ سن کر) ابوذرؓ کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا یہ تمہارے بھائی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے تمہارا ماتحت بنا دیا پس جس کے ماتحت اس کا بھائی ہو (غلام ہو) تو وہ اسے اسی کھانے سے کھلائے جو خود کھاتا ہے اور اس کو وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے اور اس کو ایسے کام کی تکلیف نہ دے جو کام اس پر غالب آ جائے اگر وہ کام اس کے ذمہ لگا ہی دے تو پھر اس کی اعانت کرے۔

تخریج : بخاری فی الادب باب٤٤، مسلم فی الایمان ۳۹، ابو داؤد فی الادب باب۱۲٤، ترمذی فی البر باب۲۹، مسند احمد ۵، ۱۵۸/۱٦۱۔

۱۷۰ : قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ عَلَى الرَّجُلِ أَنْ يُسَوِّيَ بَيْنَ مَمْلُوْكِهٖ وَبَيْنَ نَفْسِهٖ فِي الطَّعَامِ ، وَالْكِسْوَةِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رَوَيْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَبِمَا رَوَيْنَاهُ مِنْ مَذْهَبِ أَبِي الْيُسْرِ ، وَأَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :الَّذِيْ يَجِبُ لِلْمَمْلُوْكِ عَلَى مَوْلَاهُ هُوَ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ، لَا غَيْرُ ذٰلِكَ مِمَّا يُوَسِّعُ بِهِ الرَّجُلُ عَلٰى نَفْسِهٖ. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۱۷۰: مجاہد نے مورق سے' انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔امام طحاویؒ کہتے ہیں:بعض لوگ اس طرف گئے ہیں کہ مالک اپنے اور غلام کے درمیان کھانے اور پہننے میں برابری کرے انہوں نے ان روایات سے جو ابوالولید اور ابوذرؓ سے نقل ہو کر آئی ہیں' استدلال کیا ہے دوسرے فریق کا موقف ہے کہ مالک پر غلام کا حق یہ ہے کہ وہ اسے کھانا اور کپڑے دے اور بس اور یہ اپنی وسعت کی حد تک دے۔ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۱۷۱ : بِمَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَجْلَانَ أَبِيْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ، وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ۔قَالُوْا :فَهٰذَا الَّذِيْ يَجِبُ لِلْمَمْلُوْكِ عَلٰى سَيِّدِهٖ. وَكَانَ أَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا لِمَا رُوِيَ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْمِلَ مَا رَوَيْنَاهُ قَبْلَهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَلٰى مَا يُوَافِقُهُ، مَا وَجَدْنَا إِلَى ذٰلِكَ سَبِيْلًا .فَكَانَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ ، وَاكْسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ قَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ الْخُبْزَ وَالْأُدْمَ ، وَالثِّيَابَ مِنَ الْكَتَّانِ وَالْقُطْنِ ، فَإِذَا شَرِكُوْا مَوَالِيَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ فَقَدْ أَكَلُوْا مِمَّا يَأْكُلُوْنَ ، وَلَبِسُوْا مِمَّا يَلْبَسُوْنَ ، فَوَافَقَ ذٰلِكَ مَعْنَى حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ .وَإِنَّمَا تَجِبُ الْمُسَاوَاةُ ، لَوْ كَانَ قَالَ أَطْعِمُوْهُمْ مِثْلَ مَا تَأْكُلُوْنَ ، وَاكْسُوْهُمْ مِثْلَ مَا تَلْبَسُوْنَ۔فَلَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا لَمْ يَجُزْ لِلْمَوَالِي أَنْ يُفَضِّلُوْا عَبِيْدَهُمْ فِيْ طَعَامٍ ، أَوْ كِسْوَةٍ ، وَلٰكِنَّهُ إِنَّمَا قَالَ أَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ ، وَاكْسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ۔فَلَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ وُجُوْبُ الْمُسَاوَاةِ بَيْنَهُمْ ، فِي الْكِسْوَةِ وَالطَّعَامِ ، وَإِنَّمَا فِيْهِ وُجُوْبُ الْكِسْوَةِ مِمَّا يَلْبَسُوْنَ ، وَوُجُوْبُ الطَّعَامِ مِمَّا يَأْكُلُوْنَ ، وَإِنْ كَانُوْا فِيْ ذٰلِكَ غَيْرَ مُتَسَاوِيَيْنِ .وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۷۱۷: ابومحمد عجلان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مملوک کا اس کا کھانا اور کپڑے ہیں اور اس کو اسی کام کی ذمہ داری سونپے جس کی وہ طاقت رکھتا ہو۔ یہی وہ چیز ہے جس کا تذکرہ اس روایت میں پایا جاتا ہے غلام کے لئے آقا پر لازم ہے اور ہمارے لئے نہایت مناسب بات یہ ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آمدہ روایات کو باہمی موافقت والے مفہوم پر محمول کریں۔ چنانچہ آپ کا ارشاد گرامی کہ ان کو وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور ان کو وہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو۔ تو اس میں احتمال یہ ہے کہ آپ کی مراد اس سے روٹی' سالن' اونی' سوتی کپڑے ہوں۔ تو جب وہ ان چیزوں میں اپنے مالکوں کے ساتھ شریک ہو جائیں گے تو گویا انہوں نے اسی چیز سے کھایا جو ان کے مالکوں نے کھائی اور انہوں نے وہی چیز پہنی جو ان کے مالکوں نے پہنی پھر یہ مفہوم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت کے عین موافق ہے مساوات تو تب واجب ہوتی جبکہ آپ اس طرح فرماتے ان کو اس کی مثل کھلاؤ جو تم نے کھایا اور ان کو اس کی مثل پہناؤ جو تم نے پہنا۔ اگر آپ نے اس طرح فرمایا ہوتا تو پھر مالکوں کے لئے درست نہ تھا کہ وہ کھانے اور لباس میں غلاموں سے بڑھتے۔ مگر آپ کا فرمانا تو یہ ہے کہ ان کو اس چیز سے کھلاؤ جو تم نے جو کھائی اور استعمال کی ہے اور ان کو وہی چیز پہناؤ جو تم نے خود پہنی ہے۔ پس لباس اور کھانے میں مساوات کا وجوب ثابت نہ ہوا بلکہ ان کو اس چیز سے لباس دینا واجب ہے وہ جو وہ خود پہنتے ہیں اور اس چیز سے کھانا کھلانا لازم ہے جو وہ خود کھاتے ہیں خواہ وہ اس میں مساوی اور برابر نہ ہوں اس مدہوم کی تائید مندرجہ ذیل روایات سے ہوتی ہے۔

تخریج : مسلم فی الایمان ٤١' مالك فی الاستیذان ٤٠' مسند احمد ٢' ٣٤٢/٢٣٧۔

مفہوم کی مؤید روایات:

۱۷۱۲ : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَفَى أَحَدُكُمْ خَادِمَهٗ، طَعَامَهُ حَرَّهٗ وَدُخَانَهٗ فَلْيُجْلِسْهٗ، فَلْيَأْكُلْ مَعَهٗ، فَإِنْ أَبَىٰ فَلْيَأْخُذْ لُقْمَةً ، فَلْيُرَوِّغْهَا ثُمَّ لِيُطْعِمَهَا إِيَّاهُ۔

۱۷۱۲: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کے خادم نے کھانا تیار کیا اور اس نے اس کے لئے گرمی اور دھواں برداشت کیا تو مناسب یہ ہے اسے اپنے ساتھ بٹھا کر کھلاؤ اور اگر ایسا نہ کرو تو مناسب یہ ہے کہ ایک لقمہ لے کر اسے گھریا سالن میں تر کر کے اسے کھلا دو۔

تخریج : مسند احمد ٢/٢٤٥' ٢٩٩۔

۱۷۱۳ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ

أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی أَحَدُکُمْ خَادِمَهٗ بِطَعَامِهٖ، فَاِنْ لَمْ یُجْلِسْهُ مَعَهٗ، فَلْیُنَاوِلْهُ أُکْلَةً أَوْ أُکْلَتَیْنِ أَوْ قَالَ :لُقْمَةً ، أَوْ لُقْمَتَیْنِ ، فَاِنَّهٗ وَلِیَ حَرَّهٗ وَعِلَاجَهٗ. أَفَلَا تَرَی أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَسَّعَ عَلَی الْمَوْلَی أَنْ یُطْعِمَ عَبْدَهٗ مِنْ طَعَامِهِ الَّذِیْ قَدْ وَلِیَ صَنْعَتَهٗ لَهٗ عَبْدُهٗ لُقْمَةً وَاحِدَةً ثُمَّ یَسْتَأْثِرُ هُوَ بِمَا بَقِیَ مِنْ ذٰلِکَ الطَّعَامِ بَعْدَ تِلْکَ اللُّقْمَةِ .فَدَلَّ ذٰلِکَ أَنَّ مَعْنٰی مَا أَرَادَ بِقَوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَأْکُلُوْنَ اِنَّهٗ لَمْ یُرِدْ الْمُسَاوَاةَ وَکَذٰلِکَ مَعْنٰی قَوْلِهٖ وَاکْسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ۔وَأَمَّا مَا فَعَلَ أَبُو الْیُسْرِ فَعَلَی الْاِشْفَاقِ مِنْهُ وَالْخَوْفِ لَا عَلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ .وَهٰذَا الَّذِیْ صَحَّحْنَا عَلَیْهِ مَعَانِیْ هٰذِهِ الْآثَارِ قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ وَأَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ أَجْمَعِیْنَ .

۷۱۷۳: محمد بن زیاد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا خادم کھانا تیار کرے تو اگر وہ اس کو اپنے ساتھ نہ بٹھائے تو وہ اسے ایک دو لقمے دے۔دے (لقمہ بولا یا اُکلا) کیونکہ اس نے گرمی اور مشقت برداشت کی ہے۔ذرا غور فرمائیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک کو کھلا اختیار دیا کہ وہ اس کھانے میں سے جس کو غلام نے تیار کیا ہے ایک لقمہ دے دے پھر باقی کھانے کو اپنے لئے اختیار کرے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ ان کو اس چیز سے کھلاؤ جو خود کھاتے ہو۔سے مساوات مراد نہیں ہے۔اسی طرح یہاں بھی مساوات مراد نہیں کہ ان کو اس چیز سے پہناؤ جو خود پہنتے ہو۔جہاں تک حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ کے عمل وفعل کا تعلق ہے تو وہ ان کی خوف خداتعالیٰ کی وجہ سے احتیاط ہے نہ کچھ اور۔ہم نے ان آثار کے معانی کی تصحیح اس انداز سے کی ہے یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : بخاری فی العتق باب۱۸' والاطعمه باب۵۵' مسند احمد ۲' ۴۰۹/۴۳۰۔

بَابُ اِنْشَادِ الشِّعْرِ فِی الْمَسَاجِدِ

مساجد میں شعر پڑھنا

خلاصۃ المرام:

مساجد میں اشعار کے پڑھنے کو بعض لوگوں نے مکروہ قرار دیا ہے۔

فریق ثانی کا قول یہ ہے: اگر اشعار درست ہوں تو ان کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ مسجد کے علاوہ مقام میں۔

۷۱۷۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ :حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ تُنْشَدَ الْأَشْعَارُ فِي الْمَسْجِدِ ، وَأَنْ يُبَاعَ فِيْهِ السِّلَعُ وَأَنْ يَتَحَلَّقَ فِيْهِ قَبْلَ الصَّلَاةِ۔قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى كَرَاهَةِ إِنْشَادِ الشِّعْرِ فِي الْمَسَاجِدِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَلَمْ يَرَوْا بِإِنْشَادِ الشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ بَأْسًا إِذَا كَانَ ذٰلِكَ الشِّعْرُ مِمَّا لَا بَأْسَ بِرِوَايَتِهٖ وَإِنْشَادِهٖ فِيْ غَيْرِ الْمَسْجِدِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ ، أَنَّهٗ وَضَعَ لِحَسَّانٍ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَنْشُدُ عَلَيْهِ الشِّعْرَ وَبِمَا رَوَيْنَاهُ مَعَ ذٰلِكَ مِنْ حَدِيْثِ حَسَّانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، حِيْنَ مَرَّ بِهٖ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هُوَ يَنْشُدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ ، فَزَجَرَهٗ. فَقَالَ لَهٗ حَسَّانٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ كُنْتُ أَنْشُدُ فِيْهِ الشِّعْرَ لِمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ وَذٰلِكَ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ أَحَدٌ ، وَلَا أَنْكَرَهٗ عَلَيْهِ أَيْضًا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَكَانَ حَدِيْثُ يُوْنُسَ الَّذِيْ قَدْ بَدَأْنَا بِذِكْرِهٖ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِذٰلِكَ الشِّعْرَ الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ أَنْ يُنْشَدَ فِي الْمَسْجِدِ ، هُوَ الشِّعْرُ الَّذِيْ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَهْجُوْهُ بِهٖ .وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هُوَ مِنَ الشِّعْرِ الَّذِيْ تُؤَبَّنُ فِيْهِ النِّسَاءُ ، وَتُزْرَأُ فِيْهِ الْأَمْوَالُ ، عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ بَابِ رِوَايَةِ الشِّعْرِ مِنْ جَوَابِ الْأَنْصَارِ ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لِابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذٰلِكَ حِيْنَ أَنْكَرَ عَلَيْهِمْ إِنْشَادَ الشِّعْرِ ، حَوْلَ الْكَعْبَةِ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ الشِّعْرَ الَّذِيْ يَغْلِبُ عَلَى الْمَسْجِدِ ، حَتّٰى يَكُوْنَ كُلُّ مَنْ

فِيْهِ أَوْ أَكْثَرُ مَنْ فِيْهِ، مُتَشَاغِلًا بِذٰلِكَ كَمَثَلِ مَا تَأَوَّلَ عَلَيْهِ ابْنُ عَائِشَةَ وَأَبُو عُبَيْدٍ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا ، حَتّٰى يُرِيَهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ عَنْهُمَا فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ .فَيَكُوْنُ الشِّعْرُ الْمَنْهِيُّ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، هُوَ خَاصٌّ مِنَ الشِّعْرِ وَهُوَ الَّذِيْ فِيْهِ مَعْنًى مِنْ هٰذِهِ الْمَعَانِي الثَّلَاثَةِ ، الَّتِيْ ذَكَرْنَا ، حَتّٰى لَا يُضَادَّ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِبَاحَةِ ذٰلِكَ وَمَا عَمِلَ بِهٖ أَصْحَابُهُ مِنْ بَعْدِهٖ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَإِذَا كَانَ كَمَا ذَكَرْتَ، فَلِمَ قَصَدَ إِلَى الْمَسْجِدِ ؟ وَالَّذِيْ ذَكَرْتَ مِنْ الَّذِيْ هُجِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَالَّذِي أُبِنَتْ فِيْهِ النِّسَاءُ ، وَرُزِئَتْ فِيْهِ الْأَمْوَالُ ، مَكْرُوْهٌ فِيْ غَيْرِ الْمَسْجِدِ ، وَلَوْ كَانَ كَمَا ذَكَرْتُ لَمْ يَكُنْ لِذِكْرِهٖ فِي الْمَسْجِدِ ، مَعْنًى .قِيْلَ لَهُ :قَدْ يَجْرِي الْكَلَامُ كَثِيْرًا ، بِذِكْرِ مَعْنًى ، فَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ الْمَعْنَى بِذٰلِكَ الْحُكْمِ الَّذِيْ جَرٰى فِيْ ذٰلِكَ الذِّكْرِ ، مَخْصُوْصًا .مِنْ ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ۔فَذَكَرَ الرَّبِيْبَةَ الَّتِيْ قَدْ كَانَتْ فِيْ حِجْرِ رَبِيْبِهَا ، فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلٰى خُصُوْصِيَّتِهَا ،لِأَنَّهَا كَانَتْ فِيْ حِجْرِهٖ بِذٰلِكَ الْحُكْمِ ، وَأَخْرَجَهَا مِنْهُ إِذَا لَمْ تَكُنْ فِيْ حِجْرِهٖ. أَلَا تَرٰى أَنَّهَا لَوْ كَانَتْ أَسَنَّ مِنْهُ أَنَّهَا عَلَيْهِ حَرَامٌ ، كَحُرْمَتِهَا لَوْ كَانَتْ صَغِيْرَةً فِيْ حِجْرِهٖ؟ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ أَيْضًا فِي الصَّيْدِ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ۔فَأَجْمَعَتِ الْعُلَمَاءُ إِلَّا مَنْ شَذَّ مِنْهُمْ أَنَّ قَتْلَهُ إِيَّاهُ سَاهِيًا ، كَذٰلِكَ فِيْ وُجُوْبِ الْجَزَاءِ .فَلَمْ يَكُنْ ذِكْرُهُ مَا ذَكَرْنَا مِنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ يُوْجِبُ خُصُوْصَ الْحُكْمِ .فَكَذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا مِنْ ذِكْرِهِ الْمَسْجِدَ فِي الشِّعْرِ الْمَنْهِيِّ عَنْ رِوَايَتِهٖ، لَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى خُصُوْصِيَّةِ الْمَسْجِدِ بِذٰلِكَ .وَكَذٰلِكَ أَيْضًا مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ الْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ ، هُوَ الْبَيْعُ الَّذِيْ يَعُمُّهُ، أَوْ يَغْلِبُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَكُوْنَ كَالسُّوْقِ ، فَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ .فَأَمَّا مَا سِوٰى ذٰلِكَ فَلَا .قَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى إِبَاحَةِ الْعَمَلِ الَّذِيْ لَيْسَ مِنَ الْقُرَبِ فِي الْمَسْجِدِ .

۴۷۱۷: عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں اشعار پڑھنے کی ممانعت فرمائی۔اسی طرح سامان فروخت کرنے کی ممانعت کی اور نماز سے قبل حلقہ بنانے سے منع فرمایا۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں: بعض لوگ اس طرف گئے ہیں کہ مساجد میں اشعار کر پڑھنا مکروہ ہے اور انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا۔فریق ثانی کا کہنا ہے کہ مسجد میں شعر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ

شعر درست ہو اور اس کو غیر مسجد میں بھی پڑھا جا سکتا ہو۔ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی اس روایت سے استدلال کیا کہ حضرت حسان کے لئے مسجد میں منبر رکھا جاتا وہ اس پر بیٹھ کر شعر پڑھتے۔ وہ روایت ہے کہ جب حضرت حسانؓ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا تو اس کے جواب میں حضرت حسانؓ نے کہا میں مسجد میں اس کے شعر پڑھا کرتا تھا جو تم سے بہتر تھے۔ یہ بات اصحاب رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں ہوئی اور ان میں سے کسی نے اس کا انکار نہ کیا۔ بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔ روایت یونس کا جواب ①: ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے وہ شعر مراد لیا ہو جس کا پڑھنا مسجد میں ممنوع ہے اور وہ آپ کی ہجو کے اشعار تھے جو قریش پڑھتے تھے۔ اس سے وہ اشعار مراد ہوں جن میں عورتوں کو عار دلائی گئی ہو اور اس سے مال بٹورا جائے جیسا کہ وہ باب جو ہم نے روایت شعر کے سلسلہ میں انصاری صحابہ کرامؓ کی طرف سے حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کے جواب میں کہی جو کہ ہم پہلے نقل کر آئے جبکہ انہوں نے کعبۃ اللہ کے گرد شعر گوئی پر ناگواری ظاہر کی تھی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اشعار مراد ہوں جو مسجد (کے ماحول) پر غالب آجائیں یہاں تک کہ تمام حاضرین مسجد یا ان کی اکثریت اس میں مشغول ہو جائے جیسا کہ ابن عائشہ اور ابو عبیدہ نے جناب رسول اللہ ﷺ کے اس قول کی تاویل کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی ایک کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرے۔ جیسا کہ ان دونوں سے پیچھے نقل کر آئے ہیں۔ یہ ہے کہ اس روایت میں جس قسم کے شعر کی ممانعت ہے وہ خاص قسم کے اشعار ہیں بعض وہ جس میں ان تینوں معانی میں سے کوئی معنی پایا جائے اور یہ تاویل اس لئے کی گئی ہے تا کہ روایات اباحت کا ان روایات سے تضاد لازم نہ آئے جن میں ممانعت کی گئی ہے۔ اگر بات اسی طرح ہو جیسا کہ تم نے تاویل کی ہے تو مسجد کا تذکرہ کرنے کی ضرورت نہیں اس قسم کے اشعار جو پیغمبر ﷺ کی ہجو گوئی اور عورتوں کی عیب جوئی اور مال بٹورنے کی غرض سے پڑھے جائیں وہ تو مسجد سے باہر بھی ممنوع ہے تو مسجد کے تذکرہ کی ضرورت نہیں تھی۔ بعض اوقات کسی معنی کا تذکرہ کرنے کے لئے کلام جاری ہوتا ہے مگر وہ معنی جس کے سلسلہ میں تذکرہ ہوا وہ اس حکم کے ساتھ مخصوص نہیں ہوتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد "**وربائبکم التی فی حجورکم**" (النساء:۲۳) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ربیبہ بچیوں کا ذکر فرمایا جو کہ ان عورتوں کی گود میں ہوں جن سے قربت کی ہو یہاں فی حجورکم کی قید سے ان کی گودی میں موجود بچی کی صرف حرمت کا بیان مقصود نہیں بلکہ جو اس سے پہلی بڑی بچیاں ہیں وہ بھی مدخول بہا کی حرام ہیں تو یہاں یہ بتلایا گیا کہ جس طرح گود والی حرام ہے اسی طرح اس سے پہلے والی بھی حرام ہے اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر فرمایا "**ومن قتلہ منکم متعمدا**" (المائدہ:۹۵) تو آیت میں صید حرم کے عمداً قتل کرنے پر جزا کا ذکر ہے اور اس پر تمام کا اتفاق ہے کہ بھول کر حرم کے جانوروں کو قتل کرنے پر بھی اسی طرح سزا لازم ہوگی تو ان آیتوں میں جو قیود مذکور ہیں ان کے ساتھ حکم کو خاص کرنا مراد نہیں ہے۔ بالکل اسی طرح ممنوعہ شعروں والی روایت میں مسجد کا تذکرہ مسجد کی خصوصیت کو ظاہر

کرنے کے لئے نہیں۔اسی طرح مسجد میں جس بیع کی ممانعت ہے وہ وہی جو اس میں ایسی عام ہو کہ بازار کا سا منظر ہو تو ایسی بیع ممنوع ہے اکا دکا چیز کے متعلق بیع کی بات کر لینا ممانعت میں شامل نہیں ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات وارد ہیں جو قربت کا باعث تو نہیں مگر ان کو مسجد میں کرنا مباح ہے۔ (ملاحظہ ہو)

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۲۱۴، مسند احمد ۱۷۹۔

۱۷۵ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ رَجُلًا ، امْتَحَنَ اللّٰهُ بِهِ الْإِيْمَانَ ، يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى الدِّيْنِ .فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :أَنَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ لَا .فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :أَنَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ خَاصِفُ النَّعْلِ فِي الْمَسْجِدِ .قَالَ :وَكَانَ قَدْ أَلْقَى إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا۔أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ خَصْفِ النَّعْلِ فِي الْمَسْجِدِ ، وَأَنَّ النَّاسَ لَوْ اجْتَمَعُوْا حَتّٰى يَعُمُّوْا الْمَسْجِدَ بِخَصْفِ النِّعَالِ ، كَانَ ذٰلِكَ مَكْرُوْهًا .فَلَمَّا كَانَ مَا لَا يَعُمُّ الْمَسْجِدَ مِنْ هٰذَا غَيْرُ مَكْرُوْهٍ وَمَا يَعُمُّهُ مِنْهُ، أَوْ يَغْلِبُ عَلَيْهِ مَكْرُوْهًا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْبَيْعِ ، وَإِنْشَادُ الشِّعْرِ ، وَالتَّحَلُّقُ فِيْهِ قَبْلَ الصَّلَاةِ مِمَّا عَمَّهُ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ مَكْرُوْهٌ ، وَمَا لَمْ يَعُمَّهُ مِنْهُ، وَلَمْ يَغْلِبْ عَلَيْهِ، فَلَيْسَ بِمَكْرُوْهٍ ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ .

۱۷۵: ربعی بن حراش نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اے گروہ قریش! اللہ تعالیٰ تم پر ایک آدمی کو مقرر کریں گے جس سے تمہارے ایمان کو پرکھیں گے۔ وہ ایمان پر تمہاری گردنوں کو مارے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کیا وہ میں ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فرمایا نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا وہ میں ہوں فرمایا نہیں۔ بلکہ وہ مسجد میں جوتے گانٹھنے والا ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ نے اپنا جوتا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف پھینکا تاکہ وہ اس کو گانٹھ دیں۔ کیا آپ غور نہیں فرماتے کہ آپ نے اپنا نعل مبارک خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف پھینکا اور اس کو مرمت کرنے کا حکم فرمایا ان کو مسجد میں مرمت کرنے سے نہیں روکا۔ اگر لوگ جوتے گانٹھنے کا اپنا طرز عمل بنالیں اور کثرت سے کرنے لگیں تو یہ مکروہ ہے جس کی روایت میں مذمت کی گئی ہے۔ پس جب کبھی کبھی گانٹھنا کراہت والے عمومی حکم میں داخل وشامل نہیں فرمایا بلکہ اس فعل کی کثرت یا عام لوگوں کے شروع کر دینے کو مکروہ قرار دیا تو یہی حکم اشعار و بیع کے متعلق بھی ہوگا اور نماز سے پہلے حلقہ بندی کا بھی یہی حکم ہے۔ اور اگر کبھی اور اتفاقی ہو یا بعض لوگوں کی ہو تو مکروہ نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

تخریج : ترمذی فی المناقب باب۱۹' مسند احمد ۳' ۸۲/۳۳' ٦' ١٠٦/١٢١' ٢٤٢/١٦٧۔

حاصل کلام: کیا آپ غور نہیں فرماتے کہ آپ نے اپنا نعل مبارک خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف پھینکا اور اس کو مرمت کرنے کا حکم فرمایا ان کو مسجد میں مرمت کرنے سے نہیں روکا۔ اگر لوگ جوتے گانٹھنے کا اپنا طرز عمل بنالیں اور کثرت سے کرنے لگیں تو یہ مکروہ ہے جس کی روایت میں مذمت کی گئی ہے۔ پس جب کبھی کبھی گانٹھنا کراہت والے عمومی حکم میں داخل و شامل نہیں فرمایا بلکہ اس فعل کی کثرت یا عام لوگوں کے شروع کر دینے کو مکروہ قرار دیا تو یہی حکم اشعار و بیع کے متعلق بھی ہوگا اور نماز سے پہلے حلقہ بندی کا بھی یہی حکم ہے۔ اور اگر کبھی اور اتفاقی ہو یا بعض لوگوں کی ہو تو مکروہ نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بَابُ شِرَاءِ الشَّیْءِ الْغَائِبِ

غیر موجود چیز کا خریدنا

خلاصۃ المرام:

غیر موجود کی خریداری جس کو دیکھا نہ ہو علماء کی ایک جماعت نے اس کا ناجائز قرار دیا ہے۔

فریق ثانی: جو شخص کسی غائب چیز کو خریدے گا تو یہ درست ہے البتہ خیار رویت حاصل رہے گا۔

۵۷۷۶ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ الْقَاسِمِ الْيَمَامِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبِیْ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

۵۷۷۶: اسحاق بن عبداللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الصلاة باب۱۰' ۱' والمواقیت باب۳۰' الصوم باب۶۷' البیوع باب۶۲' واللباس باب۲' والاستیذان باب۴۲' مسلم فی البیوع روایت ۱' ۲' ۳' ترمذی فی البیوع باب۶۹' نسائی فی البیوع باب۲۳' ابن ماجه فی التجارات باب۱۲' دارمی فی الرقاق باب۲۸' مالك فی البیوع روایت ۸۶' واللبس ۱۷' مسند احمد ۳۷۹/۲' ۴۱۹' ۴۹۶' ۵۲۱۔

۵۷۷۷ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهٗ عَنْ أَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۵۷۷۷: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۷۷۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۵۷۷۸: عامر بن سعد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۷۷۹ : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَی الْمُزَنِیُّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۵۷۷۹: عطاء بن یزید نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت

کی ہے۔

۷۱۸۰ : حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ قَالَ :ثَنَا حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ وَيَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَا :حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهَاعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ اِذَا ابْتَاعَ مَا لَمْ يَرَهُ لَمْ يَجُزِ ابْتِيَاعُهُ اِيَّاهُ، وَذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ اِلَى تَأْوِيْلٍ ، تَأَوَّلُوْهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .فَقَالَ : الْمُلَامَسَةُ مَا لَمَسَهُ مُشْتَرِيْهِ بِيَدِهٖ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْظُرَ اِلَيْهِ بِعَيْنِهٖ. قَالُوْا :وَالْمُنَابَذَةُ هِيَ :مِنْ هٰذَا الْمَعْنَى أَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ انْبِذْ اِلَيَّ ثَوْبَكَ، وَأَنْبِذُ اِلَيْكَ ثَوْبِي عَلٰى أَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَبِيْعٌ لِصَاحِبِهٖ مِنْ غَيْرِ نَظَرٍ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْمُشْتَرِيَيْنِ اِلَى ثَوْبِ صَاحِبِهٖ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا التَّأْوِيْلِ ، مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :مَنْ اشْتَرَى شَيْئًا غَائِبًا عَنْهُ، فَالْبَيْعُ جَائِزٌ ، وَلَهُ فِيْهِ خِيَارُ الرُّؤْيَةِ ، اِنْ شَاءَ أَخَذَهُ، وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَذَهَبُوْا فِيْ تَأْوِيْلِ الْحَدِيْثِ .الْأَوَّلِ اِلٰى أَنَّ الْمُلَامَسَةَ الْمَنْهِيَّ عَنْهَا فِيْهِ هِيَ :بَيْعٌ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُوْنَهُ فِيْمَا بَيْنَهُمْ فَكَانَ الرَّجُلَانِ يَتَرَاوَضَانِ عَلَى الثَّوْبِ ، فَاِذَا لَمَسَهُ الْمُسَاوِمُ بِهٖ ، كَانَ بِذٰلِكَ مُبْتَاعًا لَهُ، وَوَجَبَ عَلٰى صَاحِبِهٖ تَسْلِيْمُهُ اِلَيْهِ .وَكَذٰلِكَ الْمُنَابَذَةُ ، كَانُوْا أَيْضًا يَتَقَاوَلُوْنَ فِي الثَّوْبِ ، وَفِيْمَا أَشْبَهَهُ، ثُمَّ يَرْمِيْهِ رَبُّهُ اِلَى الَّذِيْ قَاوَلَهُ عَلَيْهِ .فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ بَيْعًا مِنْهُ اِيَّاهُ ثَوْبَهُ، وَلَا يَكُوْنُ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ نَقْضُهُ. فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ ذٰلِكَ وَجَعَلَ الْحُكْمَ فِي الْبِيَاعَاتِ أَنْ لَا يَجِبَ اِلَّا بِالْمُعَاقَدَاتِ الْمُتَرَاضَىْ عَلَيْهَا .فَقَالَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا۔فَجَعَلَ اِلْقَاءَ أَحَدِهِمَا اِلٰى صَاحِبِهِ الثَّوْبَ ، قَبْلَ أَنْ يُفَارِقَهُ، غَيْرَ قَاطِعٍ لِخِيَارِهٖ. ثُمَّ اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ كَيْفِيَّةِ تِلْكَ الْفُرْقَةِ ، عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهٖ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا .وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا التَّأْوِيْلِ ، أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْمَا سِوٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنَ الْأَحَادِيْثِ ، هَلْ فِيْهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَحَدِ الْقَوْلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَا .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ .

۷۱۸۰: ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں: بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جب کسی آدمی نے اس چیز کو فروخت کیا جس کو اس نے نہیں دیکھا تو اس کی فروخت جائز نہیں اور انہوں نے اس روایت میں تاویل کی ہے۔الملامست: جس چیز کو خریدار اپنے ہاتھ سے چھوئے البتہ اس کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھے۔المنابذۃ: ایک آدمی دوسرے سے کہے تو اپنا کپڑا میری

طرف پھینک اور میں اپنا کپڑا تیری طرف پھینکتا ہوں اور یہ پھینکنا اس طور پر ہوگا کہ میں اس کپڑے کا خریدار ہوں اور تو میرے کپڑے کا بغیر دیکھے خریدار بن جائے۔ یہ تاویل امام مالکؒ نے کی ہے۔ فریق ثانی کا کہنا ہے کہ جو شخص کوئی غائب چیز خریدے گا تو بیع جائز ہے اور اس کو خیار رویت حاصل ہوگا اگر چاہے تو چھوڑ دے اور اگر مرضی ہو تو لے لے۔ جس ملامست کی ممانعت فرمائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ اپنے مابین خرید و فروخت کرتے تو وہ آدمی ایک کپڑے کے متعلق جھگڑا کرتے جب سودا کرنے والا اس کپڑے کو چھو لیتا تو وہ اس کا خریدار خیال کیا جاتا اور فروخت کرنے والے پر اس چیز کو دینا لازم ہو جاتا تھا (خواہ وہ راضی ہو یا نہ) اسی طرح منابذہ زمانہ جاہلیت میں یہ تھا کہ ایک کپڑے یا اس قسم کی کسی چیز سے متعلق وہ باہم گفتگو کرتے پھر مالک اس چیز کو گفتگو کرنے والے کی طرف پھینکتا تھا تو یہ پھینکنا اس کی وجہ سے اس کپڑے کا سودا خیال کیا جاتا تھا اس کے بعد وہ اس بیع کو توڑ نہیں سکتا تھا۔ تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور سودے کے متعلق حکم دیا کہ جب تک عقد بیع رضامندی سے نہ ہو تو سودا جائز نہ ہوگا سودے کرنے والے دونوں فریقوں کو اختیار ہے کہ جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں تو ان کا ایک دوسرے کی طرف کپڑا پھینک دینا اختیار کو ختم نہ کرے گا۔ پھر اس تفریق کے متعلق اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے تفصیل سے ذکر کیا ہے امام ابوحنیفہؒ اس مفہوم کے قائل ہیں۔ اب جبکہ ان دونوں میں اختلاف ہے تو ہم نے ارادہ کیا کہ اس کے علاوہ دیگر احادیث پر نظر ڈالیں تا کہ ان دونوں اقوال میں سے کسی کی دلالت مل جائے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت مل گئی۔ (ملاحظہ ہو)

۷۱۸۱ : فَإِذَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ ، وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ۔فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى إِبَاحَةِ بَيْعِهِ بَعْدَمَا يَشْتَدُّ وَهُوَ فِيْ سُنْبُلِهِ ، لِأَنَّهُ لَوْ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَقَالَ حَتّٰى يَشْتَدَّ وَيَبْرَأَ مِنْ سُنْبُلِهِ۔فَلَمَّا جَعَلَ الْغَايَةَ فِي الْبَيْعِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ، هِيَ شِدَّتُهُ وَيُبُوْسَتُهُ، دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْبَيْعَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخِلَافِ مَا كَانَ عَلَيْهِ فِي الْبُدْءِ .فَلَمَّا جَازَ بَيْعُ الْحَبِّ الْمُغَيَّبِ فِي السُّنْبُلِ ، الَّذِيْ لَمْ يَبِعْ ، دَلَّ هٰذَا عَلٰى جَوَازِ بَيْعِ مَا لَا يَرَاهُ الْمُتَبَايِعَانِ ، إِذَا كَانَا يَرْجِعَانِ مَعَهُ إِلٰى مَعْلُوْمٍ ، كَمَا يَرْجِعَانِ مِنَ الْحِنْطَةِ الْمَبِيْعَةِ الْمُغَيَّبَةِ فِي السُّنْبُلِ إِلٰى حِنْطَةٍ مَعْلُوْمَةٍ .وَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا فِيْ مِثْلِ هٰذَا إِذْ كُنَّا قَدْ وَقَفْنَا عَلٰى تَأْوِيْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، وَاحْتَمَلَ الْحَدِيْثُ الْآخَرُ ، مُوَافَقَتَهُ، أَوْ مُخَالَفَتَهُ أَنْ نَحْمِلَهُ عَلٰى مُوَافَقَتِهِ، لَا عَلٰى مُخَالَفَتِهِ.

۷۱۸۱: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کی بیع سے اس وقت تک منع

فرمایا یہاں تک کہ وہ سیاہ ہو جائیں اور دانے کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ سخت ہو جائے۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ دانے کی بیع سخت ہو جانے کے بعد درست ہے اگر چہ وہ اپنے سٹے میں ہو۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر اس کو تسلیم نہ کیا جائے تو اس طرح کہنا چاہئے: "حتی یشتد ویبراء من سنبله" تھا کہ دانے سخت ہو کر اپنے سٹے سے باہر نکل آئے۔ اب ممنوعہ بیع کی انتہاء دانے کی سختی اور خشک ہو جانے کو قرار دیا تو اس سے یہ صاف دلالت مل گئی کہ اس کے بعد والے سودے کو اس کے بدء صلاح والے سودے پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ تو جب سٹے کے اندر چھپے ہوئے دانے کی بیع سٹے کے بغیر جائز ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس چیز کو بائع و مشتری نے نہ دیکھا ہو اس کی بیع جائز ہے بشرطیکہ وہ چیز اسی طرح معلوم و معین ہو جس طرح سٹے میں پوشیدہ دانہ معلوم و معین ہے اور وہ گندم ہے۔ اب جبکہ ہم اس روایت کی تاویل جان چکے اور دوسری روایت میں موافقت و مخالفت دونوں کا احتمال ہے تو ہم موافقت پر محمول کریں گے نہ کہ مخالفت پر (کیونکہ اصل مقصود تو روایات پر زیادہ سے زیادہ عمل ہے)

تخریج: ابو داؤد فی البیوع باب۲۲' ترمذی فی البیوع باب۱۵' ابن ماجه فی التجارات باب۳۲' مسند احمد ۲۲۱/۳' ۲۵۰۔

۵۱۸۲: وَقَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِيْ تَفْسِيْرِ الْمُلَامَسَةِ ، وَالْمُنَابَذَةِ .قَالَ كَانَ الْقَوْمُ يَتَبَايَعُوْنَ السِّلَعَ ، لَا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهَا ، وَلَا يُخْبِرُوْنَ عَنْهَا۔وَالْمُنَابَذَةُ :أَنْ يَتَنَابَذَ الْقَوْمُ السِّلَعَ ، لَا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهَا ، وَلَا يُخْبِرُوْنَ عَنْهَا ، فَهٰذَا مِنْ أَبْوَابِ الْقِمَارِ۔

۵۱۸۲: یونس نے ابن شہاب سے ملامست اور منابذہ کی تفسیر اس طرح نقل کی ہے کہ لوگ سامان باہمی فروخت کرتے مگر اس کو نہ تو دیکھتے اور نہ اس کی اطلاع دیتے اس کی ملامسۃ کہا جاتا تھا اور منابذہ یہ ہے کہ لوگ سامان ایک دوسرے کی طرف بلا دیکھے پھینک دیتے اور نہ سامان دیکھتے اور نہ اس کی اطلاع دیتے یہ دونوں جوئے کی صورتوں میں سے ہیں۔

۵۱۸۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنْ رَبِيْعَةَ قَالَ : كَانَ هٰذَا مِنْ أَبْوَابِ الْقِمَارِ ، فَنَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔فَهٰذَا الزُّهْرِيُّ وَهُوَ أَحَدُ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ قَدْ أَجَازَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَشْتَرِيَ مَا قَدْ أُخْبِرَ عَنْهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ عَايَنَهٗ. فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى جَوَازِ ابْتِيَاعِ الْغَائِبِ .فَقَالَ قَائِلٌ :مِمَّنْ ذَهَبَ اِلَى التَّأْوِيْلِ الَّذِيْ قَدَّمْنَا ذِكْرَهٗ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ :مِنْ أَيْنَ أَجَزْتُمْ بَيْعَ الْغَائِبِ وَهُوَ مَجْهُوْلٌ ؟ .قِيْلَ لَهٗ :مَا هُوَ بِمَجْهُوْلٍ فِيْ نَفْسِهٖ، لِأَنَّهٗ مَتٰى رَجَعَ اِلَيْهِ، رَجَعَ اِلٰى مَعْلُوْمٍ ، فَهُوَ كَبَيْعِ الْحِنْطَةِ فِيْ سُنْبُلِهَا ، الْمَرْجُوْعِ مِنْهَا اِلٰى حِنْطَةٍ

مَعْلُوْمَةٍ .وَاِنَّمَا الْجَهْلُ فِيْ هٰذَا هُوَ جَهْلُ الْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِي ، فَأَمَّا الْبَيْعُ فِيْ نَفْسِهِ فَغَيْرُ مَجْهُوْلٍ .وَاِنَّمَا الْمَجْهُوْلُ الَّذِيْ لَا يَجُوْزُ بَيْعُهٗ، هُوَ الْمَجْهُوْلُ فِيْ نَفْسِهِ الَّذِيْ لَا يَرْجِعُ مِنْهُ اِلٰى مَعْلُوْمٍ ، كَبَعْضِ طَعَامٍ غَيْرِ مُسَمًّى ، بَاعَهٗ رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ .فَذٰلِكَ الْبَعْضُ ، غَيْرُ مَعْلُوْمٍ ، وَغَيْرُ مَرْجُوْعٍ مِنْهُ اِلٰى مَعْلُوْمٍ ، فَالْعَقْدُ عَلٰى ذٰلِكَ غَيْرُ جَائِزٍ .وَقَدْ وَجَدْنَا الْبَيْعَ يَجُوْزُ عَقْدُهٗ عَلٰى طَعَامٍ بِعَيْنِهٖ عَلٰى أَنَّهٗ كَذَا وَكَذَا قَفِيزًا ، وَالْبَائِعُ وَالْمُشْتَرِي ، لَا يَعْلَمَانِ حَقِيْقَةَ كَيْلِهٖ .فَيَكُوْنُ مِنْ حُقُوْقِ الْبَيْعِ وُجُوْبُ الْكَيْلِ لِلْمُشْتَرِيْ عَلَى الْبَائِعِ ، وَلَا يَكُوْنُ جَهْلُهُمَا بِهٖ ، وَيُوْجِبُ وُقُوْعَ الْبَيْعِ عَلٰى كَيْلٍ مَجْهُوْلٍ ، اِذَا كَانَا يَرْجِعَانِ مِنْ ذٰلِكَ اِلٰى كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ .فَذٰلِكَ الطَّعَامُ الْغَائِبُ اِذَا بِيْعَ ، وَالْمُشْتَرِيْ وَالْبَائِعُ بِهٖ جَاهِلَانِ ، لَا يَكُوْنُ جَهْلُهُمَا بِهٖ يُوْجِبُ وُقُوْعَ الْعَقْدِ عَلٰى شَيْءٍ مَجْهُوْلٍ ، اِذَا كَانَا يَرْجِعَانِ مِنْهُ اِلٰى طَعَامٍ مَعْلُوْمٍ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .وَقَدْ رَوَيْنَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا أَنَّ عُثْمَانَ وَطَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَبَايَعَا مَالًا بِالْكُوْفَةِ .فَقَالَ عُثْمَانُ :لِيَ الْخِيَارُ ، لِأَنِّيْ بِعْتُ مَا لَمْ أَرَ .وَقَالَ طَلْحَةُ :لِيَ الْخِيَارُ ، لِأَنِّيْ ابْتَعْتُ مَا لَمْ أَرَ .فَحَكَّمَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، بَيْنَهُمَا جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ ، فَقَضٰى الْخِيَارَ لِطَلْحَةَ وَلَا خِيَارَ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَاتَّفَقَ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةُ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَوَازِ بَيْعِ شَيْءٍ غَائِبٍ مِنْ بَائِعِهٖ، وَعَنْ مُشْتَرِيْهِ.

۵۱۸۳: یونس نے ربیعہ سے نقل کیا کہ یہ (منابذہ اور ملامسہ دونوں) جوئے کی اقسام سے ہیں پس جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔ روایت بالا میں امام زہری جو کہ روایت اول کے روات سے ہیں خود آدمی کو اس چیز کی خریداری کی اجازت دے رہے ہیں جس کے متعلق خبر دے دی جائے اگرچہ اسے آنکھوں سے نہ دیکھا ہو۔ اس میں صاف دلیل ہے سامان غائب کی فروخت (جب کہ معین ومقرر ہو) جائز ہے۔ تم نے یہ تاویل کر کے غائب کی بیع کو کہاں سے جائز کر لیا جبکہ یہ مجہول ہے۔ یہ اگرچہ فی نفسہ مجہول ہے کیونکہ جب اس کی طرف رجوع کرے گا تو وہ معلوم کی طرف رجوع کرے گا یہ اسی طرح ہے جیسا کہ گندم کو سٹے میں فروخت کیا جاتا ہے۔ جس سٹے سے معلوم گندم کی طرف لوٹتے ہیں یہاں جہل تو بائع ومشتری کا ہے رہی بیع تو وہ فی نفسہ غیر مجہول یعنی معلوم ہے باقی جس مجہول کی بیع جائز نہیں وہ وہ مجہول ہے جو اپنی ذات کے لحاظ سے مجہول ہو۔ اور اس سے معلوم کی طرف نہ لوٹا جا سکے۔ جیسا بعض غلے کی بیع جو غیر معین ہے اور اس کو ایک آدمی دوسرے کے ہاتھ فروخت کرتا ہے پس یہ بعض غلہ غیر معلوم ہے اور اس معلوم کی طرف لوٹنے کی امید بھی نہیں اس لئے اس کا عقد جائز نہ ہوگا اور ہم ایسی بیع جانتے ہیں جس کا

عقد معین غلے کے بدلے جائز ہے اس طور پر کہ وہ اتنے اتنے قفیز ہے۔ حالانکہ بائع و مشتری دونوں اس کے کیل کی حقیقی مقدار کو نہیں جانتے۔ پس بیع کے حقوق سے یہ ہے کہ بائع پر لازم ہے کہ مشتری کو کیل کر کے دے۔ اور اس ماپ سے دونوں کا ناواقف ہونا مجہول ماپ پر بیع کو واقع نہیں کرتا جبکہ وہ اس سے معلوم ماپ کی طرف رجوع کر سکتے ہوں جب یہی غائب غلہ فروخت کیا جائے تو فروخت کرنے اور خریدنے والا اگر اس سے ناواقف ہوں تو ان کی ناواقفی سے شئی مجہول پر عقد کرنا لازم نہیں آئے گا بشرطیکہ وہ معلوم غلہ کی طرف رجوع کر سکتے ہوں اس باب میں قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے اور امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے۔ اس سے قبل ہم اسی کتاب میں روایت نقل کر چکے کہ حضرت عثمان طلحہ رضی اللہ عنہما نے کوفہ میں موجود مال کا سودا کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اختیار ہے کیونکہ میں نے ایک ایسی چیز فروخت کی ہے جس کو میں نے نہیں دیکھا حضرت طلحہؓ نے فرمایا خیار تو مجھے حاصل ہے کیونکہ میں نے ایسی شئی کی خریداری کی ہے جو میں نے دیکھی نہیں۔ تو دونوں نے اپنے اس معاملہ میں حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کو حکم بنایا۔ تو انہوں نے حضرت طلحہؓ (مشتری) کے لئے خیار کو ثابت کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے خیار کی نفی کر دی۔ صحابہ کرامؓ کی موجودگی میں ان تینوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ غائب کی بیع جائز ہے وہ شئی بائع و مشتری کسی نے بھی نہ دیکھی تھی۔

۷۱۸۴ : وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، رَكِبَ يَوْمًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَزْدِ شَنُوْءَ ةَ ، حَلِيْفٌ لِبَنِي الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى أَرْضٍ لَهٗ بِرِيْمٍ .فَابْتَاعَهَا مِنْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى أَنْ يَنْظُرَ اِلَيْهَا وَرِيْمٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلَى قَرِيْبٍ مِنْ ثَلَاثِيْنَ مِيْلًا .فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْن بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَدْ تَبَايَعَا مَا هُوَ غَائِبٌ عَنْهُمَا ، وَرَأَيَا ذٰلِكَ جَائِزًا .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :اِنَّمَا جَازَ ذٰلِكَ لِاشْتِرَاطِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، الْخِيَارَ .قِيْلَ لَهٗ :اِنَّ ذٰلِكَ الْخِيَارَ لَمْ يَجِبْ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ جِهَةِ الْاِشْتِرَاطِ ، وَلَوْ كَانَ مِنْ جِهَةِ الْاِشْتِرَاطِ وَجَبَ ، لَكَانَ الْبَيْعُ فَاسِدًا .أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوِ اشْتَرٰى مِنْ رَجُلٍ عَبْدًا ، أَوْ أَرْضًا عَلٰى أَنَّهٗ بِالْخِيَارِ فِيْهَا لَا اِلٰى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ ، أَنَّ الْبَيْعَ فَاسِدٌ .وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ لَمْ يَشْتَرِطْ خِيَارَ الرُّؤْيَةِ اِلٰى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ ذٰلِكَ الْخِيَارَ الَّذِى اشْتَرَطَهٗ، هُوَ خِيَارٌ يَجِبُ لَهٗ بِحَقِّ الْعَقْدِ وَهُوَ خِيَارُ الرُّؤْيَةِ الَّذِيْ ذَهَبَ اِلَيْهِ طَلْحَةُ وَجُبَيْرٌ فِيْمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُمَا ، لَا خِيَارُ شَرْطٍ .

۷۱۸۴: سالم کہتے ہیں کہ ایک دن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ' عبداللہ بن بحینہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ان کا تعلق

قبیلہ از دشنوہ سے ہے حضرت عبداللہ نے ان سے وہ زمین اس شرط پر خریدی کہ وہ اس کو دیکھ لیں یہ ریم مدینہ منورہ سے تیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے آپس میں غائب (زمین) کا سودا کیا اور اس کو جائز قرار دیا تبھی خریدا۔ یہ غائب کی بیع تو اس لئے جائز ہوگئی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خیار شرط رکھا تھا۔ یہ خیار بطور اشتراط کے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے لازم نہ تھا اگر یہ بطور شرط واجب ہوتا تو بیع فاسد ہوتی۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی آدمی دوسرے آدمی سے کوئی غلام خریدے یا زمین خریدے اور یہ شرط لگائے اس کو غیر معین وقت تک خیار حاصل ہے تو یہ بیع فاسد ہے اور اس روایت میں تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے وقت معلوم تک کا بھی خیار بطور شرط مقرر نہ فرمایا تھا۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ خیار جس کی انہوں نے شرط لگائی وہ وہی خیار ہے جو عقد کے حق کی وجہ سے لازم ہوتا ہے اور وہ وہی خیار رویت ہے جس کی طرف حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم گئے ہیں جیسا کہ ہم نے ان کی روایت پہلے نقل کی ہے وہ خیار شرط ہرگز نہیں ہے۔

۵۷۱۸ : وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ :قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :كُنَّا إِذَا تَبَايَعْنَا ، كَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقْ الْمُتَبَايِعَانِ .قَالَ :فَتَبَايَعْتُ، أَنَا وَعُثْمَانُ ، فَبِعْتُهُ مَالًا لِيْ بِالْوَادِي ، بِمَا لَهُ بِخَيْبَرَ .قَالَ :فَلَمَّا بَايَعْتُهُ ، طَفِقْتُ أَنْكُصُ عَلٰى عَقِبِيْ نَكْصَ الْقَهْقَرٰی ، خَشْيَةَ أَنْ يَتَرَادَنِيَ الْبَيْعَ عُثْمَانُ قَبْلَ أَنْ أُفَارِقَهُ .فَهٰذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَدْ تَبَايَعَا مَا هُوَ غَائِبٌ عَنْهُمَا ، وَرَأَيَا ذٰلِكَ جَائِزًا ، وَذٰلِكَ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِمَا مُنْكِرٌ .

۵۷۱۸: سالم کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمانے لگے کہ جب ہم آپس میں خرید و فروخت کرتے تو ہم میں سے ہر ایک کو سودے کے باقی رکھنے یا فسخ کرنے کا اختیار ہوتا جب تک کہ بائع و مشتری جدا نہ ہوتے۔ کہنے لگے ایک دفعہ میں اور عثمان رضی اللہ عنہ نے آپس میں سودا کیا میں نے ان کو اپنا وہ مال جو وادی (القریٰ) میں تھا ان کے خیبر کے مال کے بدلے فروخت کیا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ جب میں نے ان سے بیع کر لی تو میں اپنے پچھلے قدموں واپس مڑا۔ اس خطرے کے پیش نظر کہ عثمان رضی اللہ عنہ جدا ہونے سے پہلے مجھ سے یہ سودا واپس نہ لے لیں۔ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ دونوں نے باہمی اس چیز کا سودا کیا جو کہ دونوں سے غائب تھی اور اس کو درست قرار دیا اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی موجودگی میں ہوا اور ان کے متعلق کسی نے تنقید و انکار نہیں کیا۔

۵۷۱۸۶ : حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ :قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ أَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ انْبِذْ اِلَيَّ ثَوْبَكَ، وَأَنْبِذُ اِلَيْكَ ثَوْبِيْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَقْلِبَا أَوْ يَتَرَاضَيَا .وَيَقُوْلُ دَابَّتِيْ بِدَابَّتِك مِنْ غَيْرِ أَنْ يَقْلِبَا ، أَوْ يَتَرَاضَيَا۔فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، اِجَارَةُ الْبَيْعِ بِالتَّرَاضِي ، وَدَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ الْمُنَابَذَةَ الْمَنْهِيَّ عَنْهَا مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مُخَالِفُهُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .

۷۱۸۶: محمد بن عمیر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیعوں سے منع فرمایا۔ ① ایک آدمی کو تم کہو کہ تم میری طرف اپنا کپڑا پھینکو اور میں تمہاری طرف اپنا کپڑا پھینکوں گا۔ بغیر اس بات کے کہ وہ دونوں کپڑوں کو پلٹیں یا ایک دوسرے کو باہمی راضی کریں۔ اور وہ کہتے میرا جانور تیرے جانور کے بدلے بغیر واپس کرنے کے یا ایک دوسرے کو راضی کرنے کے (وہ اس کو بیع قرار دیتے)۔ اس روایت میں باہمی رضامندی سے بیع کا جواز اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ ممنوعہ منابذہ وہی ہے جس کو امام ابو حنیفہؒ نے منابذہ قرار دیا ہے نہ کہ وہ جس کو ان کے مخالفین سے منابذہ قرار دیا ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

بَابُ تَزْوِیجِ الْاَبِ ابْنَتَهُ الْبِکْرَ، هَلْ یَحْتَاجُ فِیْ ذٰلِكَ اِلَی اسْتِئْمَارِهَا ؟

کیاباپ کواپنی باکرہ بیٹی سے شادی کی اجازت لیناضروری ہے؟

خلاصۃ المرام :

فریق اوّل: بالغہ باکرہ لڑکی کا نکاح اس کا والد اس کی اجازت کے بغیر کرسکتا ہے اس سے اجازت کی ضرورت نہیں۔ یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

فریق ثانی کا موقف:

باکرہ بالغہ لڑکی کا نکاح اس کا ولی اس سے اجازت لئے بغیر نہیں کرسکتا۔

فریق اوّل کی مستدلات:

۴۱۸۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَۃَ ، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِیُّ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ قَالَ :ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْہِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُسْتَاْمَرُ الْیَتِیْمَۃُ فِیْ نَفْسِهَا ، فَاِنْ سَکَتَتْ فَقَدْ اَذِنَتْ ، وَاِنْ اَنْکَرَتْ ، لَمْ تُکْرَہْ۔

۴۱۸۷: یونس بن ابواسحاق نے ابو بردہ بن حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یتیم لڑکی سے اس کی ذات کے متعلق دریافت کیا جائے گا پس اگر وہ خاموش رہی تو گویا اس نے اجازت دے دی اور اگر اس نے انکار کردیا تو اس کو مجبور نہ کیا جائے گا۔

تخریج : دارمی فی النکاح باب ۱۲، مسند احمد ۴، ۳۹۴/۴۱۱۔

۴۱۸۸ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّیْمِیُّ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْیَتِیْمَۃُ تُسْتَاْمَرُ ، فَاِنْ رَضِیَتْ ، فَلَهَا رِضَاهَا ، وَاِنْ اَنْکَرَتْ ، فَلَا جَوَازَ عَلَیْهَا۔

۴۱۸۸: ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یتیم بچی سے

اجازت طلب کی جائے گی پس اگر وہ راضی ہو جائے تو اس کی رضامندی اس کے لئے ہے اور اگر انکار کرے تو اس پر کوئی تجاوز نہیں ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی النکاح باب۲۳' ترمذی فی النکاح باب۱۹' مسند احمد ۲۵۹/۲' ۳۸٤' ٤۷۵۔

۷۱۸۹ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى أَنَّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُزَوِّجَ ابْنَتَهُ الْبِكْرَ الْبَالِغَةَ بِغَيْرِ أَمْرِهَا ، وَلَا اسْتِئْذَانِهَا ، مِمَّنْ رَأٰى وَلَا رَأْيَ لَهَا فِي ذٰلِكَ مَعَهُ عِنْدَهُمْ .قَالُوْا :وَلَمَّا قَصَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَثَرَيْنِ الْمَذْكُوْرَيْنِ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ بِمَا ذُكِرَ فِيْهِمَا مِنَ الصُّمَاتِ ، وَالْمَحْكُوْمُ لَهُ بِحُكْمِ الْإِذْنِ اِلَى الْيَتِيْمَةِ ، وَهِيَ الَّتِيْ لَا أَبَ لَهَا دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ ذَاتَ الْأَبِ فِيْ ذٰلِكَ بِخِلَافِهَا ، وَأَنَّ أَمْرَ أَبِيهَا عَلَيْهَا أَوْكَدُ مِنْ أَمْرِ سَائِرِ أَوْلِيَائِهَا بَعْدَ أَبِيهَا .وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ ، مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَيْسَ لِوَلِيِّ الْبِكْرِ أَبًا كَانَ أَوْ غَيْرَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا اِلَّا بَعْدَ اسْتِئْمَارِهِ اِيَّاهَا فِيْ ذٰلِكَ وَبَعْدَ صُمَاتِهَا عِنْدَ اسْتِئْمَارِهِ اِيَّاهَا .وَقَالُوْا :لَيْسَ فِيْ قَصْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَثَرَيْنِ الْمَرْوِيَّيْنِ فِيْ ذٰلِكَ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ اِلَى الْيَتِيْمَةِ مَا يَدُلُّ أَنَّ غَيْرَ الْيَتِيْمَةِ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى خِلَافِ حُكْمِ الْيَتِيْمَةِ .اِذْ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ سَائِرَ الْأَبْكَارِ الْيَتَامٰى وَغَيْرَهُنَّ .وَخَصَّ الْيَتِيْمَةَ بِالذِّكْرِ ، اِذْ كَانَ لَا فَرْقَ بَيْنَهَا فِيْ ذٰلِكَ وَبَيْنَ غَيْرِهَا ، وَلِأَنَّ السَّامِعَ ذٰلِكَ مِنْهُ فِي الْيَتِيْمَةِ الْبِكْرِ ، يُسْتَدَلُّ بِهٖ عَلٰى حُكْمِ الْبِكْرِ غَيْرِ الْيَتِيْمَةِ .وَقَدْ رَأَيْنَا مِثْلَ هٰذَا فِي الْقُرْآنِ ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْمَا حَرَّمَ مِنَ النِّسَاءِ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ۔فَذَكَرَ الرَّبِيْبَةَ الَّتِيْ فِيْ حِجْرِ الزَّوْجِ ، فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلَى تَحْرِيْمِ الرَّبِيْبَةِ الَّتِيْ فِيْ حِجْرِ الزَّوْجِ دُوْنَ الرَّبِيْبَةِ الَّتِيْ هِيَ أَكْبَرُ مِنْهُ .بَلْ كَانَ التَّحْرِيْمُ عَلَيْهِمَا جَمِيْعًا .فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبِكْرِ الْيَتِيْمَةِ لَيْسَ عَلَى الْيَتِيْمَةِ الْبِكْرِ خَاصَّةً بَلْ هُوَ عَلَى الْبِكْرِ الْيَتِيْمَةِ وَغَيْرِ الْيَتِيْمَةِ .وَكَانَ مَا سَمِعَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ فِي الْيَتِيْمَةِ الْبِكْرِ دَلِيْلًا لَهُمْ أَنَّ ذَاتَ الْأَبِ فِيْهِ كَذٰلِكَ اِذْ كَانُوْا قَدْ عَلِمُوْا أَنَّ الْبِكْرَ قَبْلَ بُلُوْغِهَا اِلٰى أَبِيهَا عَقْدُ الْبِيَاعَاتِ عَلٰى أَمْوَالِهَا ، وَعَقْدُ النِّكَاحِ عَلٰى بُضْعِهَا .وَرَأَوْا بُلُوْغَهَا ، يَرْفَعُ وِلَايَةَ أَبِيهَا عَلَيْهَا فِي الْعُقُوْدِ عَلٰى أَمْوَالِهَا ، فَكَذٰلِكَ يَرْفَعُ عَنْهَا الْعُقُوْدَ عَلٰى بُضْعِهَا .وَمَعَ هٰذَا فَقَدْ

رَوَى أَهْلُ هٰذَا الْمَذْهَبِ لِمَذْهَبِهِمْ آثَارًا ، احْتَجُّوْا لَهُ بِهَا ، غَيْرَ أَنَّ فِيْ بَعْضِهَا طَعْنًا عَلٰى مَذْهَبِ أَهْلِ الْآثَارِ ، وَأَكْثَرُهَا سَلِيْمٌ مِنْ ذٰلِكَ وَسَنَأْتِيْ بِهَا كُلِّهَا ، وَبِعِلَلِهَا وَفَسَادِ مَا يُفْسِدُهُ أَهْلُ الْآثَارِ مِنْهَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .فَمَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّا طَعَنَ فِيْهِ أَهْلُ الْآثَارِ ،

۷۱۸۹: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔امام طحاویؒ کہتے ہیں: ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ بالغہ باکرہ لڑکی کا نکاح والد اس کی اجازت کے بغیر کر سکتا ہے اس کی اجازت وحکم کی حاجت نہیں۔جنہوں نے یہ رائے ظاہر کی ان کے ہاں لڑکی کی رائے کی والد کے ساتھ کوئی حیثیت نہیں۔ان دونوں روایات میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اور یتیمہ سے اجازت کا حکم فرمایا اور یتیمہ وہ لڑکی ہے جس کا والد نہ ہو تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ جس کا والد ہو اس لڑکی کا حکم اس سے مختلف ہے۔ اور والد کا حکم دوسرے تمام اولیاء سے زیادہ مؤکد ہے بقیہ اولیاء تو والد کے بعد ہیں۔اس قول کو امام مالکؒ نے اختیار فرمایا ہے۔دوسرے فریق کا مؤقف ہے کہ باکرہ بالغہ لڑکی کے ولی یا غیر ولی کو اس کی اجازت طلب کئے بغیر نکاح کا حق حاصل نہیں ہے اور جب اس سے اجازت طلب کی جائے تو اس کی خاموشی رضا تسلیم کی جائے گی۔سابقہ مؤقف کا جواب یہ ہے کہ ان دونوں آثار میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے اشارہ ملتا ہو کہ یتیمہ اور غیر یتیمہ کا حکم مختلف ہے۔اس لئے کہ اس کے متعلق یہ کہنا درست ہے کہ آپ نے اس سے مراد باکرہ لڑکیاں مراد لی ہوں خواہ وہ یتیم ہوں یا غیر یتیم۔یتیمہ کو خاص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ تا کہ یہ بتلایا جائے کہ یتیمہ اور غیر یتیمہ کا اس سلسلہ میں حکم برابر ہے تا کہ آپ سے یتیمہ باکرہ کا حکم سننے والا غیر یتیمہ باکرہ کے حکم پر استدلال کرے۔ہم نے دیکھا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس قسم کا ایک حکم ذکر فرمایا ہے: "**وربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم**" الایۃ اب اس آیت میں پرورش کے اندر پلنے والی اس لڑکی کا ذکر کیا جو اس عورت کے پاس ہو جس سے اس نے جماع کیا ہو۔اب ربیبہ کا یہی مطلب نہیں ہے کہ جو پرورش میں اسی منکوحہ کی بیٹی موجود ہے وہ تو حرام ہے اور وہ جو اس سے پہلے بڑی عمر کی ہے وہ حرام نہیں بلکہ ہر دو حرام ہیں۔بالکل اسی طرح یتیمہ باکرہ لڑکی کے متعلق ہم نے جو ذکر کیا ہے وہ خاص یتیمہ باکرہ کے بارے میں نہیں بلکہ غیر یتیمہ باکرہ کا حکم بھی یہی ہے۔صحابہ کرامؓ نے جو کچھ یتیمہ باکرہ کے متعلق سنا وہ ان کے لئے اس بات پر دلیل تھی کہ اس سلسلے میں باپ ولی کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ ان کو معلوم تھا کہ بالغ ہونے سے پہلے اس کے مال میں تصرف کا حق والد کو حاصل ہے۔اسی طرح اس کے نکاح کا حق بھی اسی کو ہے اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ اس کو بلوغ کے بعد اس کے تمام مالی تصرفات سے والد کی ولالت اٹھ جاتی ہے بالکل اسی طرح عقد بضع پر تصرف کی ولایت بھی ختم ہو جاتی ہے۔مگر اس کے باوجود فریق اوّل نے اپنے مذہب کے حق میں کچھ روایات نقل کی ہیں اور ان سے استدلال بھی کیا ہے لیکن ان میں سے بعض کے سلسلہ میں ان روایات والوں پر طعن بھی کیا گیا ہے جبکہ اکثر روایات اس سے محفوظ ہیں ہم ان تمام روایات کو علتوں سمیت اور جن

کو اہل آثار نے فاسد قرار دیا ہم ان کو اسی باب میں ان شاء اللہ ذکر کریں گے۔ وہ روایات جن میں اہل آثار نے طعن کی ہے۔

۷۱۹۰ : مَا حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَا :ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ : ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ بِكْرٌ ، وَهِيَ كَارِهَةٌ ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَخَيَّرَهَا۔فَكَانَ مَنْ طَعَنَ مَنْ يَذْهَبُ إِلَى الْآثَارِ ، وَالتَّمْيِيزِ بَيْنَ رُوَاتِهَا وَتَثْبِيتِ مَا رَوَى الْحُفَّاظُ مِنْهُمْ ، وَإِسْقَاطِ مَا رَوٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُمْ أَنْ قَالُوْا :هٰكَذَا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ وَهُوَ رَجُلٌ كَثِيْرُ الْغَلَطِ .وَقَدْ رَوَاهُ الْحُفَّاظُ عَنْ أَيُّوْبَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنْهُمْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَإِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ .فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۱۹۰: عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی باکرہ بیٹی کا نکاح کیا مگر اس لڑکی کو پسند نہ تھا تو وہ لڑکی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی پس آپ نے اس کو اختیار دیا۔ حفاظ حدیث نے کہا کہ اس روایت کا راوی جریر بن حازم ہے اور وہ کثیر الاغلاط ہے۔ جبکہ اس روایت کو حفاظ نے ایوب سے اور طرح نقل کیا ہے۔ اور ایوب نے جن سے روایت نقل کی ان میں سفیان ثوری، حماد بن زید اور اسماعیل بن علیہ جیسے لوگ ہیں۔ روایت اس طرح ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی النکاح باب ۲۴/ ۲۵، ابن ماجه فی النکاح باب ۱۲، مالك فی انکاح ۲۵، مسند احمد ۱/ ۱۷۳۔

۷۱۹۱ : مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ :ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَّقَ بَيْنَ رَجُلٍ وَبَيْنَ امْرَأَةٍ ، زَوَّجَهَا أَبُوْهَا ، وَهِيَ كَارِهَةٌ ، وَكَانَتْ ثَيِّبًا۔فَثَبَتَ بِذٰلِكَ عِنْدَهُمْ ، خَطَأُ جَرِيْرٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ وَجْهَيْنِ .أَمَّا أَحَدُهُمَا ، فَإِدْخَالُهُ ابْنَ عَبَّاسٍ فِيْهِ .وَأَمَّا الْآخَرُ ، فَذَكَرَ فِيْهِ أَنَّهَا كَانَتْ بِكْرًا ، وَإِنَّمَا كَانَتْ ثَيِّبًا .وَمَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۷۱۹۱: ایوب نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد و عورت کے مابین تفریق کرا دی جس عورت کے والد نے اس کا نکاح اس حالت میں کیا تھا کہ وہ عورت ناپسند کرتی تھی اور یہ عورت پہلے شادی شدہ تھی۔ اس روایت نے جریر کی دو غلطیاں ثابت کی ہیں۔ روایت کو موقوف تابعی کی بجائے مرفوع بیان کیا ہے۔ جریر نے اس کا باکرہ ہونا ذکر کیا جبکہ وہ ثیبہ تھی۔

<u>حاصل یہ ہے:</u> اس روایت نے جریر کی دو غلطیاں ثابت کی ہیں۔

۷۱۹۲ : مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ ، وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا : أَخْبَرَنَا أَبُوْ صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ أَبِيْ مُوْسَىٰ قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ بِكْرٌ بِغَيْرِ أَمْرِهَا ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ يَذْهَبُ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى تَتَبُّعِ الْأَسَانِيدِ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ لَا يُعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا مِمَّنْ رَوَاهُ عَنْ شُعَيْبٍ ذَكَرَ فِيْهِ جَابِرًا غَيْرَ أَبِيْ صَالِحٍ هٰذَا .فَمِمَّنْ رَوَاهُ وَأَسْقَطَ مِنْهُ جَابِرًا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ .

۷۱۹۲: عطاء نے جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے اپنی باکرہ بیٹی کا نکاح اس کی بلا اجازت کر دیا وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی تو آپ نے ان کے مابین تفریق کرا دی۔جنہوں نے اس روایت کو شعیبؒ سے روایت کیا ہے کسی کے متعلق معلوم نہیں کہ انہوں نے جابر کا تذکرہ کیا ہو صرف ایک ابوصالح نے اپنی روایت میں ذکر کیا ہے۔علی بن معبد وغیرہ نے اس روایت میں جابر رضی اللہ عنہ کو ساقط کیا ہے۔روایت ملاحظہ ہو۔

۷۱۹۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ. ، وَلَمْ يَذْكُرْ جَابِرًا .وَقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، فَبَيَّنَ مِنْ فَسَادِهِ مَا هُوَ أَكْبَرُ مِنْ هٰذَا .

۷۱۹۳: عطاء نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے مگر جابر کا تذکرہ نہیں کیا۔

۷۱۹۴ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ :ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ابْنِ مُرَّةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .فَصَارَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَطَاءٍ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُرَّةَ هٰذَا فَضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ ، لَيْسَ عِنْدَ أَهْلِ الْآثَارِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَصْلًا .وَمِمَّا رَوَوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا ، مِمَّا لَا طَعْنَ لِأَحَدٍ فِيْهِ۔

۷۱۹۴: عطاء بن ابی رباح نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا ہے۔یہ روایت اوزاعی نے ابراہیم بن مرہ عن عطاء ہے اور یہ ابراہیم بن مرہ ضعیف الحدیث ہے۔یہ علماء آثار کے ہاں تو یہ اہل علم سے ہی نہیں ہے۔

سات غیر مطعون روایات ابن عباس رضی اللہ عنہما :

۷۱۹۵ : مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ ۔

۷۱۹۵: ابن وہب نے مالک سے روایت کی ہے۔

۷۱۹۶ : ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَا ، أَخْبَرَنَا الْقَعْنَبِيُّ

، عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ح .

۱۹۶ے: صالح بن عبدالرحمن اور ابراہیم بن مرزوق دونوں نے قعنبی اور عبداللہ بن مسلمہ سے۔

۱۹۷ے : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا :ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَیِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِیِّهَا ، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فِیْ نَفْسِهَا ، وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

۱۹۷ے: نافع بن جبیر بن مطعم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ عورت اپنے نفس کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے اور باکرہ سے اس کی ذات کے متعلق پوچھا جائے گا اور اس کا اذن اس کی خاموشی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی النکاح باب۲۵' ترمذی فی النکاح باب۱۸' ابن ماجه فی النکاح باب ۱۱' دارمی فی النکاح باب۱۳' مالك فی النکاح٤' مسند احمد ۲۱۹/۱' ۳۵۵' ۳٦۲۔

۱۹۸ے : حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ :ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۱۹۸ے: نافع بن جبیر بن مطعم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۱۹۹ے : حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ :ثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۱۹۹ے: عیسیٰ بن یونس نے ابن موہب سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۰۰ے : حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ زِیَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَیْرٍ یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الثَّیِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِیِّهَا ، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ۔فَلَمَّا كَانَتِ الْاَیِّمُ الْمَذْكُوْرَةُ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ هِیَ الَّتِیْ وَلِیُّهَا أَیُّ وَلِیٍّ كَانَ ، مِنْ أَبٍ أَوْ غَیْرِهٖ، كَانَ كَذٰلِكَ الْبِكْرُ الْمَذْكُوْرَةُ فِیْهِ، هِیَ الْبِكْرُ الَّتِیْ وَلِیُّهَا أَیُّ وَلِیٍّ كَانَ مِنْ أَبٍ أَوْ غَیْرِهٖ. أَیْ :لَمْ یَكُنْ غَایَةٌ فِیْهِ

وَقِيَاسُهُ أَنْ يَكُوْنَ غَايَةً فَكَذٰلِكَ الْبِكْرُ الْمَقْرُوْنَةُ اِلَيْهَا .وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ بِلَفْظٍ ، غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ۔

۷۲۰۰: نافع بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ عورت اپنے نفس پر ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور باکرہ عورت سے اجازت طلب کی جائے گی۔ جب اس روایت میں مذکور بیوہ سے ایسی بیوہ عورت مراد ہے جس کا ولی والد یا کوئی دوسرا شخص ہو۔ گویا اس میں کسی کی حد بندی نہیں ہے اور قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جو آخری حد تک ولی ہو سکتا ہو وہ مراد ہو پس اسی طرح وہ باکرہ جس کو اس کے ساتھ ملا کر ذکر کیا گیا ہے جس کا کہ اس میں تذکرہ موجود ہے اس سے بھی وہی باکرہ مراد ہو جس کا ولی موجود ہو خواہ جو بھی ولی ہو والد یا دیگر آخری حد تک مراد ہے۔ یہ روایت دوسری سند صالح بن کیسان عن نافع سے ان الفاظ کے علاوہ دیگر الفاظ سے مروی ہے۔ (ملاحظہ ہو)

۷۲۰۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِلْاَبِ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ ، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ ، وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔فَهٰذَا مَعْنَاهُ، مَعْنَى الْاَوَّلِ ، سَوَاءٌ .وَالْبِكْرُ الْمَذْكُوْرَةُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هِيَ الْبِكْرُ ذَاتُ الْاَبِ ، كَمَا أَنَّ الثَّيِّبَ الْمَذْكُوْرَةَ فِيْهِ، كَذٰلِكَ .فَهٰذَا مَا رُوِيَ لَنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَأَمَّا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَرَوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۲۰۱: صالح بن کیسان نے نافع بن جبیر سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ والد کو بیوہ کے معاملے میں کچھ اختیار نہیں اور باکرہ سے اجازت طلب کی جائے گی اور اس کی اجازت اس کی خاموشی ہے۔ اس روایت اور پہلی روایت کا مفہوم ایک جیسا ہے اور وہ باکرہ جس کا تذکرہ اس روایت میں وارد ہے وہ والد والی ہے جیسا کہ اس روایت میں مذکورہ ثیبہ والد والی ہے۔ یہ اس سلسلہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سات روایات ہیں۔

حاصل روایت:

اس روایت اور پہلی روایت کا مفہوم ایک جیسا ہے اور وہ باکرہ جس کا تذکرہ اس روایت میں وارد ہے وہ والد والی ہے جیسا کہ اس روایت میں مذکورہ ثیبہ والد والی ہے۔

یہ اس سلسلہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سات روایات ہیں۔

روایات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:

۷۲۰۲ : مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ :قَالَ ذَكْوَانُ ، مَوْلٰى عَائِشَةَ :سَمِعْت عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ :سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَارِيَةِ يَنْكِحُهَا أَهْلُهَا :أَتُسْتَأْمَرُ أَمْ لَا ؟ قَالَ نَعَمْ ، تُسْتَأْمَرُ .فَقُلْتُ إِنَّهَا تَسْتَحْيِيْ فَتَسْكُتُ قَالَ فَذَاكَ إِذْنُهَا إِذَا هِيَ سَكَتَتْ۔فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَوّٰى بَيْنَ أَهْلِ الْبِكْرِ جَمِيْعًا فِيْ تَزْوِيْجِهَا ، وَلَمْ يَفْصِلْ فِيْ ذٰلِكَ بَيْنَ حُكْمِ أَبِيْهَا ، وَلَا حُكْمِ غَيْرِهِ مِنْ سَائِرِ أَهْلِهَا .وَأَمَّا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۲۰۲: ذکوان مولیٰ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کوفرماتے سنا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لڑکی کے متعلق دریافت کیا جس کے گھر والے اس کا نکاح کرنا چاہتے ہوں اس سے اجازت طلب کی جائے گی یا نہیں۔آپ نے فرمایا جی ہاں۔اس سے اجازت طلب کی جائے گی میں نے کہا وہ حیاء سے خاموش رہے گی فرمایا تو خاموشی اس کی اجازت ہے۔یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ نے کنواری لڑکی کے گھر والوں کے لئے ان کے نکاح کے سلسلہ میں ایک جیسا حکم بیان فرمایا اور اس سلسلہ میں اس کے والد اور دیگر گھر والوں کے احکام میں کوئی فرق نہیں کیا اس سلسلہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات اس طرح ہیں۔

روایات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ:

۷۲۰۳ : مَا حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ ، وَلَا الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ .قَالُوْا :وَكَيْفَ إِذْنُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ الصَّمْتُ۔

۷۲۰۳: حضرت ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثیبہ کا نکاح اس سے اجازت طلب کرنے کے بغیر نہ کیا جائے اور باکرہ کا نکاح نہ کیا جائے جب تک کہ اس سے اجازت نہ مانگی جائے صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی اجازت کیسے ہوگی فرمایا خاموشی۔

تخریج : بخاری فی الحیل باب۱۲، ابو داؤد فی النکاح باب۲۳، ترمذی فی النکاح باب۱۸، ابن ماجہ فی النکاح باب۱۱،

دارمی فی لانکاح باب۱۳' ۱۴' مسند احمد ۲۲۹/۲' ۲۵۰' ۴۲۵' ۲۷۹۔

۷۲۰۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۷۲۰۴: علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۷۲۰۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ ، قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ح .

۷۲۰۵: عبداللہ ابن میمون نے ولید ابن مسلم سے روایت کی ہے۔

۷۲۰۶ : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَرَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَا :ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ :ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ :حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.فَقَدْ جَمَعَ فِيْ ذٰلِكَ بَيْنَ سَائِرِ الْأَوْلِيَاءِ ، وَلَمْ يَجْعَلْ لِلْأَبِ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمًا زَائِدًا عَنْ حُكْمِ مَنْ سِوَاهُ مِنْهُمْ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، كَمَا ذَكَرْنَا ، لِيُوَافِقَ مَعْنَاهُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ ، وَلَا يُضَادُّهٗ .وَلَئِنْ كَانَ هٰذَا الْأَمْرُ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ فَضْلِ بَعْضِ الرُّوَاةِ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْحِفْظِ ، وَالْإِتْقَانِ ، وَالْجَلَالَةِ ، فَإِنَّ يَحْيٰى بْنَ أَبِيْ كَثِيْرٍ أَجَلُّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَأَتْقَنُ ، وَأَصَحُّ رِوَايَةً ، لَقَدْ فَضَّلَهٗ أَيُّوْبُ السِّخْتِيَانِيُّ عَلٰى أَهْلِ زَمَانِ ذِكْرِهٖ فِيْهِ .

۷۲۰۶: یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔ان روایات میں تمام اولیاء کو جمع کیا گیا اور باپ کے لئے دیگر اولیاء کا کوئی زائد حکم بیان نہیں کیا گیا تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ ہم نے باب کی ابتداء میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا جو معنی بیان کیا ہے وہ اس حدیث کے معنی کے موافق ہے متضاد نہیں اور اگر اس حدیث کو روات کے باہمی حفظ' پختگی اور جلالت شان کے اعتبار سے لینا ہو تو تب بھی یحییٰ ابن کثیر کو محمد ابن عمرو کے مقابلے میں اتقان اور صحت روایت کا اعلیٰ درجہ حاصل ہے بلکہ ابوایوب سختیانی نے تو ان کو اپنے زمانے کے تمام ہم عصر محدثین سے افضل قرار دیا ہے (ابو ایوب کا یہ بیان ملاحظہ ہو)۔

۷۲۰۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْمِنْقَرِيُّ قَالَ :ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ :سَمِعْتُ أَيُّوْبَ يَقُوْلُ :مَا بَقِيَ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ مِثْلُ يَحْيٰى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ .وَلَيْسَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فِيْ هٰذِهِ الْمَرْتَبَةِ ، وَلَا فِيْ قَرِيْبٍ مِنْهَا ، بَلْ قَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ

مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ .فَرَوٰى عَنْهُ.

۷۲۰۷: وہیب بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے ایوب کو کہتے سنا کہ میں نے سطح زمین پر اس وقت یحییٰ ابن کثیر جیسا محدث نہیں پایا۔ محمد بن عمرو درجے میں ان جیسے تو درکنار ان کے قریب بھی نہیں بلکہ امام مالک نے تو اس پر جرح کی ہے (ملاحظہ فرمائیں)

۷۲۰۸ : مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْمُنْقِرِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ الْبَدْرَاوِيُّ قَالَ :كُنْتُ عِنْدَ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فَذُكِرَ عِنْدَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو .فَقَالَ :حَمَلَهُ - يَعْنِي الْحَدِيْثَ - فَتَحَمَّلَ .وَأَمَّا عَدِيٌّ الْكِنْدِيُّ فَرَوٰى عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۲۰۸: عبدالرحمن بن عثمان بدراوی کہتے ہیں کہ میں امام مالک کے پاس بیٹھا تھا تو کسی نے محمد بن عمرو کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا لوگوں نے اس کو حدیث کا حامل بنایا تو وہ حدیث کا حامل بن گیا یعنی وہ خود محدث نہیں ہے باقی رہے عدی کندی تو ان کی وساطت سے نبی اکرم ﷺ سے روایت مروی ہے ملاحظہ ہو۔

۷۲۰۹ : مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ حُسَيْنٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِي الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَدِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الثَّيِّبُ تُعْرِبُ عَنْ نَفْسِهَا ، وَالْبِكْرُ رِضَاهَا صَمْتُهَا۔

۷۲۰۹: عدی بن عدی کندی نے اپنے والد عدیؓ سے نقل کیا انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا کہ شادی شدہ عورت اپنی ذات کے بارے میں بول کر بتلائے اور کنواری کی رضامندی اس کی خاموشی میں ہے۔

تخریج : ابن ماجه فی النکاح باب ۱۱' مسند احمد ۱۹۲/٤۔

۷۲۱۰ : حَدَّثَنَا بَحْرٌ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۷۲۱۰: بحر بن شعیب نے لیث سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۲۱۱ : حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيْ عَنْ أَبِيْهِ' عَنِ الْفَرَسِ وَهُوَ ابْنُ عَمِيْرَةَ وَقَدْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.فَهٰذَا كَنَحْوِ مَا رَوٰى يَحْيٰى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا تَصْحِيْحُ الْآثَارِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، قَدْ دَلَّ أَنَّ أَبَا الْبِكْرِ ، لَا يُزَوِّجُهَا بَعْدَ بُلُوْغِهَا ، إِلَّا كَمَا يُزَوِّجُهَا سَائِرُ أَوْلِيَائِهَا بَعْدَهٗ. وَقَدْ قَدَّمْنَا مِنْ ذِكْرِ النَّظَرِ فِيْ ذٰلِكَ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مَا يُغْنِيْنَا عَنْ إِعَادَتِهٖ هَاهُنَا فَبِذٰلِكَ كُلِّهٖ

نَأْخُذُ .نَرَى أَنْ لَا يُزَوِّجَ أَبُ الْبِكْرِ ابْنَتَهُ الْبِكْرَ الْبَالِغَةَ إِلَّا بَعْدَ اسْتِئْمَارِهِ إِيَّاهَا فِي ذٰلِكَ وَعِنْدَ صُمَاتِهَا عِنْدَ ذٰلِكَ الْإِسْتِئْمَارِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .وَقَدِ احْتَجَّ قَوْمٌ فِي ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ فِي بِنْتِ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۴۲۱۱: عدی ابن عدی نے اپنے والد سے انہوں نے الفرس سے جو کہ ابن عمیرہ ہیں اور یہ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے ہیں اسی طرح روایت نقل کی۔ پس یہ روایت اسی طرح ہے جس طرح یحییٰ بن کثیر نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔ اس باب میں روایات کی تصحیح اس پر دلالت کر رہی ہے کہ کنواری لڑکی کے بلوغ کے بعد اس کا والد اسی طرح اس کا نکاح کرے گا (یعنی اجازت لے کر) جیسا کہ دوسرے اولیاء کرتے ہیں جبکہ والد موجود نہ ہو اور قیاس کا تقاضا ہم پہلے شروع باب میں ہی نقل کر چکے دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں اس سلسلے میں ہمارا موقف یہی ہے ہمارا خیال یہ ہے کہ کنواری لڑکی کا باپ کنواری بالغہ سے اجازت طلب کرنے کے بعد اس کا نکاح کرے اور طلب اجازت کے بعد اس کی خاموشی پر اس کا نکاح کرے یہی ہمارے ائمہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ بعض لوگوں نے بنت نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ کی روایت سے دلیل پکڑی ہے روایت یہ ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۴۲۱۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ :حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ نُعَيْمٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ النَّحَّامِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُخْطُبْ عَلٰى ابْنَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ النَّحَّامِ فَقَالَ لَهُ :إِنَّ لَهُ ابْنَ أَخٍ وَلَمْ يَكُنْ لِيُنْكِحَكَ وَيَتْرُكَهُمْ .فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِلَى زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَلَّمَهُ، فَخَطَبَ عَلَيْهِ .فَقَالَ ابْنُ النَّحَّامِ مَا كُنْتُ لِأُتَرِّبَ لَحْمِيْ وَدَمِيْ، وَأَرْفَعَ لَحْمَكُمْ فَأَنْكَحَهَا ابْنَ أَخِيْهِ وَكَانَ هَوَى الْجَارِيَةِ وَأُمِّهَا فِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .فَذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَاهَا أَنْكَحَهَا وَلَمْ يُؤَامِرْهَا ، فَأَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَهَا .وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشِيْرُوْا عَلَى النِّسَاءِ فِي أَنْفُسِهِنَّ فَكَانَتِ الْجَارِيَةُ بِكْرًا .فَقَالَ ابْنُ النَّحَّامِ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّمَا يَكْرَهُوْنَهُ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ لَا مَالَ لَهُ، فَإِنَّ لَهُ فِي مَالِيْ مِثْلَ مَا أَعْطَاهُمُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔قَالُوْا :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَجَازَ عَلَيْهَا نِكَاحَ أَبِيهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ لَهُ، إِذْ كَانَتْ بِكْرًا ، وَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا مَعَ أَبِيهَا رَأْيًا فِي عَقْدِ النِّكَاحِ عَلَيْهِ قِيْلَ لَهُ :لَوْ كَانَ

هٰذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحًا ثَابِتًا عَلٰى مَا رَوَيْنَا ، وَكَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَقَدْ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ فَخَالَفَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ لَهِيْعَةَ فِيْ اِسْنَادِهٖ وَفِيْ مَتْنِهٖ.

۷۲۱۲: عبداللہ ابن نحام نے بتلایا کہ میرے والد نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے یہ بات نقل کی کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میرے لئے عبداللہ بن نحام کی بیٹی کے نکاح کا پیغام دیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ان کا اپنا بھتیجا موجود ہے وہ انہیں چھوڑ کر تیرے ساتھ نکاح نہیں کرسکتا چنانچہ ابن عمر زید بن خطاب کے پاس گئے اور ان سے بات چیت کی تو انہوں نے عبداللہ ابن نحام کو پیغام بھیجا تو ابن نحام نے جواب دیا میں اپنے خون اور گوشت کو مٹی میں لت پت کر کے تمہارے گوشت کو کیسے بلند کرسکتا ہوں چنانچہ ابن نحام نے اپنے بھتیجے سے نکاح کر دیا مگر لڑکی اور اس کی والدہ کا میلان ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نکاح کی طرف تھا چنانچہ لڑکی کی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اس لڑکی کے والد نے اس کا نکاح کر دیا اور لڑکی سے اجازت طلب نہیں کی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے نکاح کو برقرار رکھا اور آپ نے ارشاد فرمایا عورتوں سے ان کی ذات کے معاملہ میں مشورہ کرلیا کرو یہ لڑکی کنواری تھی ابن نحام کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر والے اس نکاح کو اس لئے برا جانتے ہیں کہ اس لڑکے کے پاس مال نہیں ہے پس اس لڑکے کے لئے میرا مال اسی طرح جیسے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دینا تھا۔ معترضین کہتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں والد کے نکاح کو لڑکی کے ناپسند کرنے کے باوجود جائز قرار دیا حالانکہ وہ لڑکی کنواری تھی اور والد کے ساتھ عقد نکاح میں اس کو کوئی حق نہیں دیا گیا اس سے یہ ثابت ہوا کہ اصل اختیار والد ہی کو ہے۔ اگر یہ حدیث صحیح ثابت ہو جس طرح کہ نقل کی گئی ہے تو یہ بات اسی طرح ہوگی جبکہ اس کی سند میں عبداللہ ابن لہیعہ ہے جو کہ کمزور راوی ہے جبکہ اس کے بالمقابل لیث بن سعد نے اس روایت کو اس کے خلاف نقل کیا ہے روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : مسند احمد ۹۷/۲۔

۷۲۱۳ : حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ :حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاسْمُهُ الَّذِيْ يُعْرَفُ بِهٖ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ صَالِحًا أَنَّهٗ أَخْبَرَهٗ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُخْطُبْ عَلَيَّ ابْنَةَ صَالِحٍ ؟ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ لَهٗ يَتَامٰى، وَلَمْ يَكُنْ لِيُؤْثِرَنَا عَلَيْهِمْ .فَانْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلٰى عَمِّهٖ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ لِيَخْطُبَ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى صَالِحٍ فَقَالَ :اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ يَخْطُبُ ابْنَتَكَ .فَقَالَ :لِيْ يَتَامٰى وَلَمْ أَكُنْ لِأُتَرِّبَ لَحْمِيْ ، وَأَرْفَعَ لَحْمَكُمْ اِنِّيْ أُشْهِدُكَ أَنِّيْ قَدْ

أَنْكَحْتُهَا فُلَانًا ، وَكَانَ هَوٰى أُمِّهَا فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ :يَا نَبِيَّ اللّٰهِ خَطَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ابْنَتِيْ، فَأَنْكَحَهَا أَبُوْهَا يَتِيْمًا فِيْ حِجْرِهٖ، وَلَمْ يُؤَامِرْهَا .فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى صَالِحٍ فَقَالَ أَنْكَحْتُ ابْنَتَكَ وَلَمْ تُؤَامِرْهَا فَقَالَ :نَعَمْ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشِيْرُوْا عَلَى النِّسَاءِ فِيْ أَنْفُسِهِنَّ وَهِيَ بِكْرٌ فَقَالَ صَالِحٌ : اِنَّمَا فَعَلْتُ هٰذَا لَمَّا أَصْدَقَهَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، فَاِنَّ لَهَا فِيْ مَالِيْ مِثْلَ مَا أَعْطَاهَا۔فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ خِلَافُ مَا فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ مِنَ الْاِسْنَادِ وَمِنَ الْمَتْنِ جَمِيْعًا ، لِاَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِنَّمَا هُوَ مَوْقُوْفٌ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ بْنِ صَالِحٍ وَالْاَوَّلُ قَدْ جَوَّزَ بِهٖ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ صَالِحٍ اِلٰى أَبِيْهَاوَاِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :فَقَدْ كَانَ يَنْبَغِيْ عَلٰى مَذْهَبِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا أَنْ يَجْعَلَ مَا رَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ فِيْ هٰذَا أَوْلٰى مِمَّا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ ، لِثَبْتِ اللَّيْثِ وَضَبْطِهٖ، وَقِلَّةِ تَخْلِيطِ حَدِيْثِهٖ، وَلِمَا فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيْعَةَ مِنْ ضِدِّ ذٰلِكَ .وَأَمَّا مَا فِيْ مَتْنِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِمَّا يُخَالِفُ حَدِيْثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيْعَةَ ، فَاِنَّ فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِنُعَيْمٍ لَمَّا بَلَغَهُ مَا عَقَدَ عَلَى ابْنَتِهٖ مِنَ النِّكَاحِ بِغَيْرِ رِضَاهَا أَشِيْرُوْا عَلَى النِّسَاءِ فِيْ أَنْفُسِهِنَّ فَكَانَ بِذٰلِكَ رَدًّا عَلٰى نُعَيْمٍ لِاَنَّ نُعَيْمًا لَمْ يُشَاوِرْ ابْنَتَهٗ فِيْ نَفْسِهَا .فَهٰذَا اخْتِلَافُ مَا فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيْعَةَ .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَخَ النِّكَاحَ .قِيْلَ لَهٗ : ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّ ابْنَةَ نُعَيْمٍ لَمْ تَحْضُرْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْأَلُهٗ ذٰلِكَ .وَاِنَّمَا كَانَتْ حَضَرَتْهُ أُمُّهَا ، لَا عَنْ تَوْكِيلٍ مِنْهَا اِيَّاهَا بِذٰلِكَ حَتّٰى كَانَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِبُ لَهَا بِهِ الْكَلَامُ عَنْهَا .فَكَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ ، مِنَ الْكَلَامِ لِنُعَيْمٍ عَلٰى جِهَةِ التَّعْلِيْمِ .وَلَمْ يَفْسَخِ النِّكَاحَ ، اِذْ كَانَ ذٰلِكَ مِنْ جِهَةِ الْقَضَاءِ وَاِنْ كَانَ الْقَضَاءُ لَا يَجِبُ اِلَّا لِحَاضِرٍ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِيْنَ جَمِيْعًا .وَلَقَدْ رَوَى الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَتَهٗ وَهِيَ بِكْرٌ ، وَهِيَ كَارِهَةٌ ، فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَهُ عَنْهَا۔فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يُجْعَلَ حَدِيْثُ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ عَلٰى مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ اِذْ كَانَ قَدْ رَدَّهٗ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَهٰذَا وَاقِعٌ ، فَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خِلَافُ ذٰلِكَ .ثُمَّ قَدْ وَجَدْنَا حَدِيْثًا قَدْ رُوِيَ فِيْ أَمْرِ ابْنَةِ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهَا كَانَتْ أَيِّمًا .

۷۲۱۳: ابراہیم بن صالح بن عبداللہ یہ صالح بن عبداللہ وہی ہیں جو نعیم بن نحام کے نام سے مشہور ہیں لیکن جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام صالح رکھا وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہا کہ میرے لئے صالح کی بیٹی کے نکاح کا پیغام دیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کے پاس یتیم بھتیجے ہیں وہ ان پر تجھے ترجیح نہیں دے سکتا عبداللہ اپنے چچا زید بن خطاب کی طرف گئے تا کہ وہ ان کی طرف سے پیغام دیں حضرت زید صالح کی طرف گئے اور کہا کہ عبداللہ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے کہ میں ان کے لئے تمہاری بیٹی کے متعلق پیغام دوں تو صالح کہنے لگے میرے پاس یتیم ہیں میں اپنے گوشت کو خاک آلود کر کے تمہارے گوشت کو بلند نہیں کر سکتا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس لڑکے کا نکاح فلاں سے کر دیا لڑکی کی والدہ کی خواہش یہ تھی کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نکاح کرے پس وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی یارسول اللہ ﷺ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے میری بیٹی کے لئے پیغام نکاح دیا تو اس کے والد نے اپنی پرورش میں ایک یتیم سے اس کا نکاح کر دیا اور بچی سے مشورہ بھی نہیں کیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے صالح کی طرف پیغام بھیجا اور فرمایا تم نے اپنی بیٹی کا نکاح اس کے مشورے کے بغیر کر دیا انہوں نے عرض کی جی ہاں تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں کی ذات معاملے میں ان سے مشورہ کر لیا کرو جبکہ وہ کنواری ہوں حضرت صالح نے کہا یہ میں نے اس لئے کیا کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو مہر دے دیا (تو میں نے اس کا نکاح کر دیا) پس اس لڑکی کا میرے مال میں سے اتنا ہی مال ہوگا جتنا انہوں نے اس کو دیا ہے۔ اس روایت کی سند اور متن دونوں مجروح ہیں۔ سند کے لحاظ سے یہ روایت ابراہیم بن صالح پر موقوف ہے جبکہ اس کے بالمقابل پہلی روایت ابراہیم سے تجاوز کر کے والد تک پہنچتی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما تک پہنچتی ہے تو ہمارے مخالف کے مذہب پر مناسب یہ ہے کہ اس روایت میں جو کچھ حضرت لیث نے روایت کیا ہے اسے عبداللہ بن لہیعہ کی روایت سے اولیٰ قرار دیا جائے۔ کیونکہ لیث ثبت وضبط کے لحاظ سے اس سے بہت بڑھ کر ہیں اور ان کی روایت میں خلط کم پایا جاتا ہے جبکہ عبداللہ بن لہیعہ کی روایت اس کے برعکس اور الٹ ہے۔ اس روایت کے متن میں ابن لہیعہ کی روایت کے خلاف یہ بات پائی جاتی ہے کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت نعیم نے اپنی بیٹی کا نکاح اس کی مرضی کے خلاف کر دیا ہے تو آپ نے ان کو فرمایا کہ عورتوں سے ان کے نفوس کے متعلق مشورہ کر لیا کرو۔ تو یہ بات حضرت نعیمؓ کے طرز عمل کی تردید ہے کیونکہ انہوں نے اپنی بیٹی کے معاملے میں اس سے مشورہ نہیں کیا تھا تو یہ ابن لہیعہ کی روایت کے متن میں نہیں ہے۔ اس روایت میں یہ بات کہیں موجود نہیں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس نکاح کو فسخ کر دیا۔ ہمارے نزدیک اس روایت کا مطلب یہ ہے واللہ اعلم۔ کہ حضرت نعیمؓ کی لڑکی نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر فسخ نکاح کا مطالبہ نہ کیا تھا بلکہ اس کی والدہ حاضر ہوئی اور وہ بھی اس کی وکالت کے طور پر نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو اس توکیل کی وجہ سے اس کے ساتھ کلام لازم ہو جاتا۔ فلہٰذا آپ ﷺ نے حضرت نعیمؓ کو جو کچھ فرمایا وہ بطور تعلیم تھا اور آپ نے اس سے نکاح کو فسخ نہ کیا تھا

کیونکہ فسخ کا تعلق فیصلے سے ہے۔اوراس بات پر سب کو اتفاق ہے کہ فیصلہ کے لئے فریقین کی موجودگی لازم ہوتی ہے۔ولید بن مسلم نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی کنواری لڑکی کا نکاح اس کی ناپسندیدگی کے باوجود کر دیا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے نکاح کو رد کر دیا۔تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ روایت نعیم بن نحام کو اس پر محمول کریں جس طرح کہ اس کو ابن لہیعہ نے روایت کیا ہے کیونکہ اس نے اس روایت کو ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف لوٹایا ہے جبکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف مروی ہے۔پھراس سے آگے بڑھ کر ہم کہتے ہیں کہ حضرت نعیم بن نحام کی بیٹی کے سلسلہ میں ایسی روایت موجود ہے جو یہ دلالت کرتی ہے کہ وہ کنواری نہیں بلکہ بیوہ تھی۔روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : مسند احمد ۹۷/۲، ۱۹۲/٤۔

۷۲۱۴ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَهْدِیْ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ الزُّهْرِیُّ قَالَ :ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ :اِنِّیْ قَدْ خَطَبْتُ ابْنَةَ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ وَأُرِيْدُ أَنْ تَمْشِیَ مَعِیْ فَتُكَلِّمَهُ لِیْ .فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ :اِنِّیْ أَعْلَمُ بِنُعَيْمٍ مِنْكَ، اِنَّ عِنْدَهُ ابْنَ أَخٍ لَهُ يَتِيْمًا وَلَمْ يَكُنْ لِيَنْقُضَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيُتَرِّبَ لَحْمَهُ فَقَالَ :اِنَّ أُمَّهَا قَدْ خَطَبَتْ اِلَیَّ ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ :اِنْ كُنْتُ فَاعِلًا .فَاذْهَبْ مَعَكَ بِعَمِّكَ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ .قَالَ :فَذَهَبْنَا اِلَيْهِ فَكَلَّمَاهُ، قَالَ :فَكَأَنَّمَا يَسْمَعُ مَقَالَةَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ :مَرْحَبًا بِكَ وَأَهْلًا وَذَكَرَ مِنْ مَنْزِلَتِهٖ وَشَرَفِهٖ.ثُمَّ قَالَ اِنَّ عِنْدِیْ ابْنَ أَخٍ لِیْ يَتِيْمٌ ، وَلَمْ أَكُنْ لِأَنْقُضَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَأُتَرِّبَ لَحْمِیْ .فَقَالَتْ أُمُّهَا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ :وَاللّٰهِ لَا يَكُوْنُ هٰذَا حَتّٰى يَقْضِیَ بِهٖ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحْبِسُ أَيِّمًا مِنْ بَنِیْ عَدِیٍّ ، ، عَلٰى ابْنِ أَخِيْكَ سَفِيْهٍ ؟ قَالَتْ أَوْ ضَعِيْفٍ .قَالَ :ثُمَّ خَرَجَتْ حَتّٰى أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَخْبَرَتْهُ الْخَبَرَ .فَدَعَا نُعَيْمًا فَقَصَّ عَلَيْهِ كَمَا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنُعَيْمٍ صِلْ رَحِمَكَ، وَأَرْضِ أَيِّمَكَ وَأُمَّهَا ، فَاِنَّ لَهُمَا مِنْ أَمْرِهَا نَصِيْبًا۔فَفِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ بِنْتَ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ كَانَتْ أَيِّمًا ، فَذٰلِكَ أَبْعَدُ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَازَ نِكَاحَ أَبِيْهَا عَلَيْهَا وَهِیَ كَارِهَةٌ ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ .

۷۲۱۴: عروہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ میں نے نعیم

بن نحامؓ کی بیٹی کو پیغام نکاح دیا ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ چل کر ان سے بات کریں تو مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نعیم کو تم سے بہتر جانتا ہوں اس کے ہاں اس کا بھتیجا یتیم موجود ہے وہ اپنے گوشت کو مٹی میں ڈال کر لوگوں کے گوشت کے لئے فیصلہ نہ کرے گا۔ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے اس کی والدہ نے میری طرف پیغام نکاح بھیجا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اگر تم نے ضرور کرنا ہے تو پھر اپنے ساتھ اپنے چچا زید کو لے جاؤ۔راوی کہتے ہیں کہ اس نے وہی بات کی گویا کہ اس نے عمر رضی اللہ عنہ کی بات سن رکھی ہے۔نعیم کہنے لگے تمہارے آنے پر خوش آمدید تم بڑے مرتبے اور شرف والے ہو پھر کہنے لگے۔میرا ایک یتیم بھتیجا ہے اور میں اپنے گوشت کو مٹی میں ملا کر دوسروں کے گوشت کو معزز کروں تو اس پر گھر کی جانب سے بچی کی والدہ بول اٹھیں یہ ہرگز نہ ہوگا جب تک کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے متعلق فیصلہ نہ فرمائیں گے کیا تم بنی عدی کی ایک بیوہ لڑکی کو اپنے کم عقل بھتیجے کے لئے روک کر رکھتا ہے؟ انہوں نے سفیہ یا ضعیف کا لفظ بولا۔راوی کہتے ہیں پھر وہ نکل کر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور ان کو ساری بات کی اطلاع دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نعیم کو بلایا تو انہوں نے اس طرح تمام واقعہ سنایا جو انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہا تھا۔تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نعیم۔صلہ رحمی کرو۔بیوہ اور اس کی ماں کو راضی کرو کیونکہ ان کے معاملہ میں ان کا حصہ ہے۔اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نعیم کی بیٹی بیوہ تھی اور یہ بات بہت بعید ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مرضی کے بغیر اس کے والد کے کئے ہوئے نکاح کو جائز رکھیں۔

بَابُ الْمِقْدَارِ الَّذِیْ یُحَرِّمُ الصَّدَقَةَ عَلٰی مَالِکِهٖ

کس قدر مقدار مال سے صدقہ حرام ہے؟

خلاصۃ الزام:

فریق اوّل: صبح و شام کے کھانے کا جو مالک ہو اس پر صدقہ حرام ہے اور اس کو سوال درست نہیں۔

فریق ثانی کا قول یہ ہے: اگر کوئی ایک اوقیہ چاندی (۴۰ درہم کے برابر) کا مالک ہو تو اس پر صدقہ حرام ہے اور اس کو سوال کرنا جائز نہیں ہے۔

فریق ثالث: پچاس درہم کے مالک پر صدقہ حرام ہے۔

فریق رابع: دو سو درہم کے مالک پر صدقہ و سوال حرام ہیں یہ ائمہ احناف کا قول ہے۔

فریق اوّل کی مستدلات:

۲۱۵ے : حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ ، قَالَ :ثَنَا اَیُّوْبُ بْنُ سُوَیْد عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ رَبِیْعَةُ بْنُ یَزِیْدَ ، عَنْ اَبِیْ کَبْشَةَ السَّلُوْلِیِّ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِیَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی ، فَاِنَّمَا یَسْتَکْثِرُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ .قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا ظَهْرُ غِنًی؟ قَالَ اَنْ یَعْلَمَ اَنَّ عِنْدَ اَهْلِهٖ مَا یُغَدِّیْهِمْ وَمَا یُعَشِّیْهِمْ۔

۲۱۵ے: ابو کبشہ سلولی نے سہل بن حنظلیہؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جس آدمی نے مالداری کے باوجود لوگوں سے سوال کیا وہ اپنے پاس جہنم کے انگارے زیادہ کر رہا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ظہر غنیٰ کیا ہے آپ نے فرمایا اس کے گھر والوں کے ہاں صبح و شام کا کھانا ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی الزکاۃ باب ۲۴، مسند احمد ۱۸۱/۴۔

۲۱۶ے : حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْمُرَادِیُّ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَکْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ ، ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ. قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ مَنْ مَلَکَ هٰذَا الْمِقْدَارَ ، حُرِّمَتْ عَلَیْهِ الصَّدَقَةُ ، وَلَمْ تَحِلَّ لَهُ الْمَسْاَلَةُ ، وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ ، بِهٰذَا الْحَدِیْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :مَنْ مَلَکَ اُوْقِیَّةً مِنَ الْوَرِقِ ، وَهِیَ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا ، اَوْ

عِدْلَهَا مِنَ الذَّهَبِ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ ، وَلَمْ تَحِلَّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ ، وَمَنْ مَلَكَ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ ، لَمْ تُحَرَّمْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۲۱۶: عبدالرحمٰن بن یزید نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے پھر اسی طرح ان کی اسناد والی روایت کی گئی ہے۔امام طحاویؒ کہتے ہیں: کچھ لوگ اس طرف گئے ہیں کہ جو اتنی مقدار یعنی صبح وشام کے کھانے کا مالک ہوگا اس پر صدقہ حرام ہے اور اس کو سوال درست نہیں اور انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔فریق ثانی کا مؤقف ہے کہ جو شخص ایک اوقیہ چاندی کا مالک ہو کہ جس کی مقدار چالیس درہم ہے یا اس کے برابر سونا ہو تو اس پر صدقہ حرام ہے اور اس کو سوال جائز نہیں اور جو اس سے کم کا مالک ہو اس پر صدقہ حرام نہیں ہے انہوں نے مندرجہ ذیل روایات سے استدلال کیا ہے۔

۷۲۱۷ : بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ :أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ أَسَدٍ قَالَ : أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لِرَجُلٍ يَسْأَلُ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَعِنْدَهُ أُوْقِيَّةٌ أَوْ عِدْلُهَا ، فَقَدْ سَأَلَ اِلْحَافًا وَالْأُوْقِيَّةُ يَوْمَئِذٍ أَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا .

۷۲۱۷: عطاء بن یسار نے بنی اسد کے ایک آدمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپ ایک آدمی کو فرما رہے تھے کہ جس نے اس حالت میں سوال کیا جبکہ اس کے پاس ایک اوقیہ یا اس کا بدل (سونا وغیرہ) ہو تو اس نے گویا اصرار سے سوال کیا ان دنوں اوقیہ چالیس دراہم کے برابر ہوا کرتی تھی۔

تخریج : مسند احمد ۴۳۰/۵۔

۷۲۱۸ : وَبِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۷۲۱۸: بشر بن عمر نے مالک بن انس سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۲۱۹ : وَبِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَسْلَمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :مَنْ مَلَكَ خَمْسِيْنَ دِرْهَمًا أَوْ عِدْلَهَا مِنَ الذَّهَبِ ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ ، وَلَمْ تَحِلَّ لَهُمُ الْمَسْأَلَةُ ، وَمَنْ مَلَكَ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ ، لَمْ تُحَرَّمْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۲۱۹: سفیان نے زید بن اسلم سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔فریق ثالث کا مؤقف ہے کہ

جو پچاس دراہم یا اس کے برابر سونے کا مالک ہو اس پر صدقہ حرام ہے اور اس کو سوال درست نہیں اور جو اس سے کم کا مالک ہو اس پر صدقہ حرام نہیں ہے انہوں نے ان روایات کو دلیل بنایا ہے۔

۷۲۲۰ : بِمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ، ح .وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، قَالَا :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْأَلُ عَبْدٌ مَسْأَلَةً، وَلَهٗ مَا يُغْنِيْهِ اِلَّا جَاءَ تْ شَيْنًا ، أَوْ كُدُوْحًا ، أَوْ خُدُوْشًا ، فِيْ وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .قِيْلَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَاذَا غِنَاهُ؟ قَالَ :خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا أَوْ حِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ۔

۷۲۲۰: سفیان ثوری سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جو سوال کرتا ہے حالانکہ اس کے پاس کفایت والی چیز ہوتی ہے تو وہ قیامت کے دن کسی چیز یا بدنمائی یا خراشوں والے چہرے کے ساتھ اٹھایا جائے گا آپ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! غناء کیا ہے؟ آپ نے فرمایا پچاس دراہم یا اس کے حساب سے سونا۔

تخریج : بنحوه فی الدارمی فی الزکاۃ باب۱۷' مسند احمد ۴۲۶/۴' ۴۳۶۔

۷۲۲۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْبُغْدَادِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ هُشَيْمٍ الرِّفَاعِيُّ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ كُدُوْحًا فِيْ وَجْهِهٖ وَلَمْ يَشُكَّ ، وَزَادَ فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ :وَلَوْ كَانَ عَنْ غَيْرِ حَكِيْمٍ ؟ فَقَالَ :حَدَّثَنَاهُ زُبَيْدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :مَنْ مَلَكَ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ وَالْمَسْأَلَةُ ، وَمَنْ مَلَكَ دُوْنَهَا لَمْ تُحَرَّمْ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةُ ، وَلَمْ تُحَرَّمْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ أَيْضًا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ ۔

۷۲۲۱: یحییٰ بن آدم نے سفیان ثوری سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے البتہ کدوحاً کے بعد فی وجہہ کے الفاظ زائد ہیں سفیان سے کہا گیا کہ غیر حکیم سے روایت کس طرح ہے۔ تو انہوں نے کہا زبید نے محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کی ہے۔ جو شخص دو سو دراہم کا مالک ہو اس پر صدقہ اور سوال حرام ہے اور جو اس کم مقدار کا مالک ہو اس پر سوال حرام نہیں اور نہ ہی اس پر صدقہ حرام ہے ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۷۲۲۲ : بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ أَنَّهٗ أَتٰى أُمَّهٗ فَقَالَتْ : يَا بُنَيَّ لَوْ ذَهَبْتَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلْتُهُ .قَالَ :فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ يَخْطُبُ النَّاسَ ، وَهُوَ يَقُوْلُ : مَنِ اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ اللّٰهُ، وَمَنِ اسْتَعَفَّ ، أَعَفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهٗ عِدْلُ خَمْسِ أَوَاقٍ ، سَأَلَ اِلْحَافًا۔قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :وَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ ، وَجَبَ الْكَشْفُ عَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؛ لِنَسْتَخْرِجَ مِنْ هٰذِهِ الْأَقْوَالِ ، قَوْلًا صَحِيْحًا .فَرَأَيْنَا الصَّدَقَةَ لَا تَخْلُو مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ :إِمَّا أَنْ تَكُوْنَ حَرَامًا لَا تَحِلُّ مِنَ الْأَشْيَاءِ الْمُحَرَّمَاتِ عِنْدَ الضَّرُوْرَاتِ إِلَيْهَا .أَوْ تَكُوْنُ تَحِلُّ لَهٗ أَنْ يَمْلِكَ مِقْدَارًا مِنَ الْمَالِ ، فَتَحْرُمُ عَلٰى مَالِكِهٖ. فَرَأَيْنَا مَنْ مَلَكَ دُوْنَ مَا يُغَدِّيْهِ، أَوْ دُوْنَ مَا يُعَشِّيْهِ، كَانَتِ الصَّدَقَةُ لَهٗ حَلَالًا ، بِاتِّفَاقِ الْفِرَقِ كُلِّهَا .فَخَرَجَ بِذٰلِكَ حُكْمُهَا ، مِنْ حُكْمِ الْأَشْيَاءِ الْمُحَرَّمَاتِ الَّتِيْ تَحِلُّ عِنْدَ الضَّرُوْرَةِ .أَلَا تَرَى أَنَّ مَنْ اُضْطُرَّ إِلَى الْمَيْتَةِ ، أَنَّ الَّذِيْ يَحِلُّ لَهٗ مِنْهَا ، هُوَ مَا يُمْسِكُ بِهٖ نَفْسَهٗ، لَا مَا يُشَبِّعُ ، حَتّٰى يَكُوْنَ لَهٗ غَدَاءٌ ، أَوْ حَتّٰى يَكُوْنَ لَهٗ عَشَاءٌ .فَلَمَّا كَانَ الَّذِيْ يَحِلُّ مِنِ الصَّدَقَةِ ، هُوَ بِخِلَافِ مَا يَحِلُّ مِنَ الْمَيْتَةِ عِنْدَ الضَّرُوْرَةِ ، ثَبَتَ أَنَّهَا إِنَّمَا تَحْرُمُ عَلَى مَنْ مَلَكَ مِقْدَارًا مَا .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْ ذٰلِكَ الْمِقْدَارِ مَا هُوَ ؟ فَرَأَيْنَا مَنْ مَلَكَ دُوْنَ مَا يُغَدِّي ، أَوْ دُوْنَ مَا يُعَشِّي ، لَمْ يَكُنْ بِذٰلِكَ غَنِيًّا .وَكَذٰلِكَ مَنْ مَلَكَ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا ، أَوْ خَمْسِيْنَ دِرْهَمًا ، أَوْ مَا هُوَ دُوْنَ الْمِئَتَيْ دِرْهَمٍ ، فَإِذَا مَلَكَ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ ، كَانَ بِذٰلِكَ غَنِيًّا ؛ لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الزَّكَاةِ خُذْهَا مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ ، وَاجْعَلْهَا فِيْ فُقَرَائِهِمْ۔فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّ مَالِكَ الْمِئَتَيْنِ ، غَنِيٌّ ، وَأَنَّ مَا دُوْنَهَا ، غَيْرُ غَنِي .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الصَّدَقَةَ حَرَامٌ عَلٰى مَالِكِ الْمِئَتَيْ دِرْهَمٍ فَصَاعِدًا ، وَأَنَّهَا حَلَالٌ لِمَنْ يَمْلِكُ مَا هُوَ دُوْنَ ذٰلِكَ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۲۲۷۷: عبدالحمید بن جعفر نے اپنے والد سے انہوں نے مزینہ کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ وہ اپنی والدہ کے ہاں آیا تو اس نے کہا بیٹا اگر تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر سوال کرتا وہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا جبکہ آپ کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ جو اللہ تعالیٰ سے غناء کا طالب ہو اللہ تعالیٰ اس کو غنی بنا دیتا ہے اور جو سوال سے بچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو سوال سے بچا لیتے ہیں اور جو لوگوں سے اس حالت میں سوال کرے گا کہ اس کے پاس پانچ اوقیہ چاندی کے برابر چیز ہو تو وہ اصرار سے سوال کرنے والوں میں شمار ہوگا۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: جب لوگوں کا اس سلسلہ میں اختلاف ہوا تو ضروری ہے کہ اختلاف کی حقیقت کو کھولا جائے تا کہ صحیح تر قول سامنے آئے۔ صدقہ دو حال سے خالی نہیں یا حرام ہوگا اور اس میں سے کچھ بھی حلال نہ ہوگا مگر

اضطرار کے وقت جبکہ دوسری اشیاء کی طرح حلال ہو جائے یا پھر وہ مال کی ایک خاص مقدار کا مالک بننے تک حلال ہوگا پھر اس مال کے مالک پر حرام ہو جائے گا۔ تو ہم نے غور کیا کہ جو شخص ایک دن رات کے کھانے سے کم مقدار کا مالک ہو تو سب کا اتفاق ہے کہ اسے صدقہ حلال ہے تو اس سے اس کا وہ حکم نکل آیا جو ضرورت کے وقت حرام چیزوں کا ہوتا ہے۔ کیا تم غور نہیں کرتے کہ جو شخص مردار کھانے پر مجبور ہو جائے تو اس کو اس حرام چیز میں سے صرف اس قدر کھانا جائز ہوگا جس سے اس کے نفس کو بقا میسر ہو سکے اس کو سیر ہو کر کھانا درست نہیں ہے یہاں تک کہ اس کے پاس ایک صبح اور ایک شام کا کھانا آ جائے۔ پس جب یہ بات جس کی وجہ سے صدقہ لینا حلال ہوتا ہے اس کے مخالف ہے جس کے تحت بوقت ضرورت مردار کا کھانا حلال ہو جاتا ہے تو اس سے ثابت ہو گیا کہ وہ اس پر حرام ہوگا جو کسی مقدار کا مالک ہو۔ اب ہم مقدار دیکھنا چاہتے ہیں تو اس میں ہم نے یہ جانا کہ جو آدمی ایک دن رات کے کھانے سے کم مقدار کا مالک ہو تو وہ اس کی بدولت مالدار نہیں ہوتا۔ اسی طرح جو شخص چالیس پچاس درہموں یا دو سو سے کم درہموں کا مالک ہو تو وہ بھی غنی نہیں ہوتا۔ اور جب دو سو درہموں کا مالک ہو جاتا ہے تو اس سے غنی بن جاتا ہے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے زکاۃ کے بارے میں فرمایا کہ ان کے مالداروں سے لے کر ان کے فقراء کو دی جائے۔ تو اس سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ دو سو درہموں کا مالک غنی شمار ہوتا ہے اور اس سے کم مقدار کا مالک غنی نہیں ہوتا پس اس سے ثابت ہو گیا کہ دو سو درہم اور اس سے زائد کے مالک پر صدقہ حرام ہے اور جو اس سے کم کا مالک ہو اس کے لئے حلال ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۳۸/٤۔

بَابُ فَرْضِ الزَّكَاةِ فِي الْإِبِلِ السَّائِمَةِ فِيمَا زَادَ عَلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ

اُونٹوں کی تعداد جب ایک سوبیس ہو جائے تو ان کی زکوٰۃ کا حکم

خلاصۃ الرام:

اول: چالیس سے پچاس بن جانے کی صورت میں دس پر فریضہ بدلتا جائے گا تا آنکہ تین سو ہو جائیں پھر فریضہ لوٹے گا۔
ثانی: ایک سو بیس پر فریضہ چالیس سے پچاس کی صورت میں بدلتا رہے گا۔
فریق ثالث کے ہاں ۱۲۰ پر فریضہ لوٹایا جائے گا پانچ سے شروع ہوں گے یہ احناف ائمہ کرام رحمہم اللہ کا قول ہے۔

۷۲۲۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ هَرِمٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ ، قَالَ :لَمَّا اُسْتُخْلِفَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ أَرْسَلَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ ، يَلْتَمِسُ كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الصَّدَقَاتِ ، وَكِتَابَ عُمَرَ .فَوَجَدَ عِنْدَ آلِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الصَّدَقَاتِ .وَوَجَدَ عِنْدَ آلِ عُمَرَ كِتَابَ عُمَرَ فِي الصَّدَقَاتِ ، مِثْلَ كِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُسِخَا .فَحَدَّثَنِيْ عَمْرٌو ، أَنَّهُ طَلَبَ آلَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنْ يَنْسَخَهُ مَا فِيْ ذَيْنِك الْكِتَابَيْنِ ، فَيَنْسَخَ لَهُ مَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ فَكَانَ مِمَّا فِيْ ذٰلِكَ الْكِتَابِ أَنَّ الْإِبِلَ إِذَا زَادَتْ عَلٰى تِسْعِيْنَ وَاحِدَةً ، فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْفَحْلِ إِلٰى أَنْ يَبْلُغَ عِشْرِيْنَ وَمِائَةً .فَإِذَا بَلَغَتِ الْإِبِلُ عِشْرِيْنَ وَمِائَةً ، فَلَيْسَ فِيْمَا زَادَ مِنْهَا دُوْنَ الْعَشْرِ شَيْءٌ .فَإِذَا بَلَغَتْ ثَلَاثِيْنَ وَمِائَةً ، فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ وَحِقَّةٌ ، إِلٰى أَنْ تَبْلُغَ أَرْبَعِيْنَ وَمِائَةً .فَإِذَا كَانَتْ أَرْبَعِيْنَ وَمِائَةً ، فَفِيْهَا حِقَّتَانِ ، وَابْنَةُ لَبُوْنٍ ، إِلٰى أَنْ تَبْلُغَ خَمْسِيْنَ وَمِائَةً .فَإِذَا كَانَتْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةً ، فَفِيْهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ ، ثُمَّ أَجْرٰى الْفَرِيْضَةَ كَذٰلِكَ ، حَتّٰى يَبْلُغَ ثَلَاثَمِائَةٍ .فَإِذَا بَلَغَتْ ثَلَاثَمِائَةٍ ، فَفِيْهَا مِنْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ ، وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ ، بِنْتُ لَبُوْنٍ۔قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَوْمٌ فَقَالُوْا بِهٖ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :مَا زَادَ عَلَى الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةِ ، فَفِيْ كُلِّ

خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ ، وَفِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ ، بِنْتُ لَبُوْنٍ .وَتَفْسِيرُ ذٰلِكَ ، أَنَّهُ لَوْ زَادَتِ الْإِبِلُ بَعِيْرًا وَاحِدًا ، عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ ، وَجَبَ بِزِيَادَةِ هٰذَا الْبَعِيْرِ حُكْمٌ ثَانٍ ، غَيْرُ حُكْمِ الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةِ .فَوَجَبَ فِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ ثُمَّ يُجْرُوْنَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، حَتّٰى تَبْلُغَ الزِّيَادَةُ تَمَامَ الْمِائَةِ وَالثَّلَاثِيْنَ ، فَيَجْعَلُوْنَ فِيْهَا حِقَّةً وَبِنْتَيْ لَبُوْنٍ .ثُمَّ يَكُوْنُ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، حَتّٰى يَتَنَاهَى الزِّيَادَةُ اِلٰى أَرْبَعِيْنَ وَمِائَةٍ ، فَإِذَا كَانَتْ أَرْبَعِيْنَ وَمِائَةً ، كَانَ فِيْهَا حِقَّتَانِ ، وَبِنْتُ لَبُوْنٍ ، اِلٰى خَمْسِيْنَ وَمِائَةٍ .فَإِذَا كَانَتْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةً ، كَانَ فِيْهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ ، ثُمَّ يُجْرُوْنَ الْفَرْضَ فِي الزِّيَادَةِ عَلٰى ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، أَبَدًا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ۔

۷۲۲۳: محمد بن عبدالرحمٰن انصاری بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ خلیفہ بنے تو انہوں نے مدینہ منورہ میں پیغام بھیجا وہ جناب رسول اللہ ﷺ کا وہ خط تلاش کر رہے تھے جو آپ ﷺ نے عمرو بن حزم کو صدقات کے سلسلہ میں لکھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط۔ چنانچہ حضرت عمرو بن حزم کے نام خط کو ان کی اولاد میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خط کو ان کی اولاد کے ہاں پالیا جو جناب رسول اللہ ﷺ کے صدقات والے مکتوب گرامی کی طرح تھا پھر وہ دونوں نقل کیے گئے حبیب بن ابی حبیب کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمروؒ نے بیان کیا کہ انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن کی آل کو بلایا تا کہ جو کچھ ان دونوں تحریروں میں ہے اسے لکھ دیں چنانچہ انہوں نے جو کچھ ان تحریروں میں تھا اس کو لکھ دیا تو اس خط میں یہ تھا۔ ۹۰ اونٹوں پر ایک کا اضافہ ہو تو دو حقے تین سال کا اونٹ پھر جب ۱۲۰ تک ہو جائیں تو یہی حکم ہے جب اس سے زائد ہوں تو نو تک کچھ نہیں پھر ۱۳۰ ہو جائیں تو دو بنت لبون اور ایک حقہ کہ ۱۳۹ تک یہی حکم ہے ۱۴۰ ہو جائیں تو دو حقے اور ایک بنت لبون۔ ۱۴۹ تک یہی حکم ہے۔ ۱۵۰ ہو جائیں تو تین حقے لازم ہوں گے پھر فریضہ اسی طرح جاری رہے گا (کہ دس کے اضافہ سے بنت لبون سے حقہ کی طرف لوٹتے رہیں گے) یہاں تک کہ ان کی تعداد تین سو تک پہنچ جائے جب تین سو ہو جائے تو پھر ہر پچاس پر ایک حقہ اور ہر چالیس پر ایک بنت لبون۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں کہ بعض لوگوں نے اس روایت کو اختیار کیا ہے۔ فریق ثانی کا مؤقف ہے کہ جب ۱۲۰ سے زائد ہو جائیں تو ہر پچاس میں ایک حقہ ہے اور ہر چالیس میں بنت لبون۔ اور اس کی وضاحت اس طرح ہے کہ اگر ایک سو بیس پر ایک اونٹ کا اضافہ ہو جائے تو اس سے ایک بیس سو والے حکم کی بجائے دوسرا حکم لگے گا۔ پس ہر چالیس پر ایک بنت لبون پھر یہ اسی طرح چلائیں گے یہاں تک کہ اضافہ ایک سو تیس تک پہنچے۔ اس میں ایک حقہ اور دو بنت لبون ہوں گے پھر اسی طرح رہے گا یہاں تک کہ اضافہ ایک سو چالیس تک پہنچے پھر جب ایک سو چالیس ہو جائیں تو اس میں دو حقے اور ایک بنت لبون اور یہ ایک سو پچاس تک اسی طرح ہو گا۔ جب گنتی ایک سو پچاس ہو جائے گی تو اس میں تین حقے ہوں گے پھر اضافے میں فریضہ کو ہمیشہ اسی طرح چلاتے جائیں گے۔

انہوں نے ان آثار کو دلیل بنایا۔

تخریج : بخاری فی الزکاۃ باب۳۸، ابو داؤد فی الزکاۃ باب ۸/۵، نسائی فی الزکاۃ باب۵/۱۰، مالک فی الزکاۃ روایت ۲۳، مسند احمد ۱۲/۱۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: کہ بعض لوگوں نے اس روایت کو اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: جب ۱۲۰ سے زائد ہو جائیں تو ہر پچاس میں ایک حقہ ہے اور ہر چالیس میں بنت لبون۔ اور اس کی وضاحت اس طرح ہے کہ اگر ایک سو بیس پر ایک اونٹ کا اضافہ ہو جائے تو اس سے ایک بیس سو والے حکم کی بجائے دوسرا حکم لگے گا۔ پس ہر چالیس پر ایک بنت لبون پھر یہ اسی طرح چلائیں گے یہاں تک کہ اضافہ ایک سوتیں تک پہنچے۔ اس میں ایک حقہ اور دو بنت لبون ہوں گے پھر اسی طرح رہے گا یہاں تک کہ اضافہ ایک سو چالیس تک پہنچے پھر جب ایک سو چالیس ہو جائیں تو اس میں دو حقے اور ایک بنت لبون اور یہ ایک سو پچاس تک اسی طرح ہوگا۔ جب گنتی ایک سو پچاس ہو جائے گی تو اس میں تین حقے ہوں گے پھر اضافے میں فریضہ کو ہمیشہ اسی طرح چلاتے جائیں گے۔ انہوں نے ان آثار کو دلیل بنایا۔

۷۲۲۴ : بِمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ لَمَّا اُسْتُخْلِفَ ، وَجَّهَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى الْبَحْرَيْنِ ، فَكَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ .هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ ، الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ ، الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا رَسُوْلَهٗ، فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا ، فَلْيُعْطِهَا ، وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا ، فَلَا يُعْطِهٖ. كَانَ فِيْ كِتَابِهٖ ذٰلِكَ ، أَنَّ الْاِبِلَ اِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ ، فَفِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ ، وَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ .

۷۲۲۴: ثمامہ بن عبداللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے جب خلافت کی باگ سنبھالی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کو بحرین کی طرف روانہ فرما کر یہ خط تحریر فرمایا یہ فرض زکوٰۃ ہے جس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر لازم کیا ہے۔ اس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیا ہے۔ جو اس کو مسلمانوں سے اس کے طریقہ کے مطابق مانگے تو وہ اس کو ادا کرے اور جس سے اضافہ کے ساتھ سوال کیا جائے وہ نہ دے۔ اور ان کے خط میں یہ بھی تھا کہ جب اونٹوں کی تعداد ایک سو بیس سے بڑھ جائے تو پھر ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں حقہ دیا جائے گا۔

۷۲۲۵ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ :أَرْسَلَنِيْ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ اِلٰى ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؛ لِيَبْعَثَ اِلَيْهِ بِكِتَابِ أَبِيْ بَكْرٍ

الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، الَّذِيْ كَتَبَهُ ؛ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا . قَالَ حَمَّادٌ : فَدَفَعَهُ اِلَيَّ ، فَاِذَا عَلَيْهِ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَاِذَا فِيْهِ ذِكْرُ فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ مَرْزُوْقٍ .

۷۲۲۵: حماد کہتے ہیں کہ مجھے ثابت بنانی نے ثمامہ بن عبداللہ بن انس انصاریؒ کی طرف بھیجا تا کہ وہ ان کی طرف ابوبکرؓ کا وہ خط بھیجیں جو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تھا جبکہ ان کو بحرین کی طرف عامل بنا کر بھیجا تھا۔ حماد کہتے ہیں وہ خط انہوں نے میرے حوالے کیا میں نے دیکھا کہ اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ہے اور اس میں فرض صدقات کا تذکرہ ہے پھر انہوں نے ابن مرزوق جیسی روایت نقل کی ہے۔

۷۲۲۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى أَبُوْ صَالِحٍ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى أَهْلِ الْيَمَنِ بِكِتَابٍ ، فِيْهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ ، وَالدِّيَاتُ ، وَبَعَثَ بِهٖ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، ثُمَّ ذَكَرَ فِيْمَا زَادَ عَلَى الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةِ مِنَ الْاِبِلِ كَذٰلِكَ أَيْضًا .

۷۲۲۶: زہری نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف ایک خط لکھا جس میں فرائض سنن اور دیات تھیں اور عمرو بن حزم کے ہاتھ روانہ فرمایا پھر اس میں یہ بھی ذکر کیا جب اونٹ ایک سو بیس سے زائد ہو جائیں تو ان کا حکم اسی طرح ہے۔

۷۲۲۷ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ الْأَنْصَارِيِّ ، أَخْبَرَهُ أَنَّ هٰذَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الصَّدَقَاتِ .فَذَكَرَ فِيْمَا زَادَ عَلَى الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةِ ، كَذٰلِكَ أَيْضًا .

۷۲۲۷: عمارہ بن غزیہ انصاری نے عبداللہ بن ابی بکر انصاری سے نقل کیا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط ہے جو عمرو بن حزم کی خاطر صدقات کے سلسلے میں لکھا اور اس میں اس بات کا تذکرہ ہے کہ جب اونٹوں کی تعداد ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائے تو پھر بھی حکم یہی ہے۔

۷۲۲۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ ، بْنِ مُوْسٰى قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ

اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، فَرَائِضَ الْإِبِلِ ، ثُمَّ ذَكَرَ فِیْمَا زَادَ عَلَی الْعِشْرِیْنَ وَالْمِائَةِ ، كَذٰلِكَ أَیْضًا .

۷۲۲۸: محمد بن ابی بکر بن حزم نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو اونٹوں کی زکوٰۃ لکھ کر دی پھر اس میں فرمایا جب ایک سو بیس ہو جائیں تو حکم اسی طرح رہے گا۔

۷۲۲۹ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :نَسَخْتُ كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ كُتِبَ فِی الصَّدَقَةِ ، وَهِیَ عِنْدَ آلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَقْرَأَنِیْهَا سَالِمٌ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ، ابْنَا ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، فَوَعَیْتُهَا عَلَی وَجْهِهَا ، وَهِیَ الَّذِیْ نَسَخَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ مِنْ سَالِمٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، إِلَی حِیْنِ أُمِّرَ عَلَی الْمَدِیْنَةِ وَأَمَرَ عُمَّالَهُ بِالْعَمَلِ بِهَا ، ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِیْثَ .قَالُوْا : وَقَدْ عَمِلَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَذَكَرُوْا فِیْ ذٰلِكَ۔

۷۲۲۹: ابن شہاب کہتے ہیں کہ صدقہ کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آل عمر بن خطاب کے پاس ہے سالم اور عبداللہ دونوں نے مجھے پڑھایا تو میں نے اسی طریقے سے اس کو یاد کر لیا اور وہ وہی خط ہے جس کو عمر بن عبدالعزیزؒ نے سالم اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کروایا جب کہ وہ مدینہ کے امیر بنائے گئے اور انہوں نے اپنے عمال کو اس پر عمل کا حکم دیا پھر یہ روایت بیان کی۔ فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ اسی خط پر عمر بن خطابؓ نے عمل کیا اور وہ بطور ثبوت یہ روایت بھی ذکر کرتے ہیں۔

۷۲۳۰ : مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِیْلَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ یَأْخُذُ عَلَی هٰذَا الْكِتَابِ ، فَذَكَرَ فَرَائِضَ الْإِبِلِ .وَفِیْهَا ذِكْرٌ مِنْهَا أَنَّ مَا زَادَ عَلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ ، فَفِیْ كُلِّ أَرْبَعِیْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ ، وَفِیْ كُلِّ خَمْسِیْنَ حِقَّةٌ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : مَا زَادَ عَلَی الْعِشْرِیْنَ وَالْمِائَةِ مِنَ الْإِبِلِ اُسْتُؤْنِفَتْ فِیْهِ الْفَرِیْضَةُ .فَكَانَ فِیْ كُلِّ خَمْسٍ مِنْهَا شَاةٌ ، حَتّٰی تَتَنَاهَی الزِّیَادَةُ إِلَی خَمْسٍ وَعِشْرِیْنَ ، فَیَكُوْنُ فِیْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ إِلَی تِسْعٍ وَأَرْبَعِیْنَ وَمِائَةٍ .فَإِذَا كَانَتْ خَمْسِیْنَ وَمِائَةً ، فَفِیْهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ ، ثُمَّ كَذٰلِكَ الزِّیَادَةُ ، مَا كَانَ دُوْنَ الْخَمْسِیْنَ ، فَفِیْهَا فَرَائِضُ مُسْتَأْنَفَاتٌ عَلٰی حُكْمِ أَوَّلِ فَرَائِضِ الْإِبِلِ ، فَإِذَا كَمُلَتْ خَمْسِیْنَ ، فَفِیْهَا حِقَّةٌ .وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ۔

۷۲۳۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ اس خط پر عمل کرتے تھے پھر اس میں اونٹوں کی زکوٰۃ کا ذکر کیا گیا ہے جن میں یہ بات بھی ہے جب اونٹوں کی تعداد ایک سو بیس سے بڑھ جائے تو ہر چالیس میں بنت لبون اور پچاس میں حقہ ہوگا۔ فریق ثالث: جب اونٹوں کی تعداد ایک سو بیس سے زیادہ ہو تو پھر فریضہ نئے سرے سے لوٹایا جائے گا پس ہر پانچ میں ایک بکری ہوگی یہاں تک کہ اضافے کی مقدار پچیس تک پہنچ جائے تو اس میں ایک بنت مخاض لازم ہوگا اور یہ اسی طرح ایک سو انچاس تک چلیں پھر جب ان کی تعداد ایک سو پچاس ہو جائے گی تو اس میں تین حقے ہوں گے پھر اضافے کا یہی حکم ہوگا جب تک وہ پچاس سے کم ہو ان میں فرائض دوبارہ لوٹائے جاتے رہیں گے اونٹوں کے پہلے فرائض کی طرح (یعنی پانچ میں بکری وغیرہ) جب پچاس مکمل ہو جائیں گے تو اس میں ایک حقہ ہوگا انہوں نے ان آثار کو دلیل بنایا۔

۷۲۳۱ : بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ :قُلْت لِقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ :اُكْتُبْ لِيْ كِتَابَ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَكَتَبَهٗ لِيْ فِيْ وَرَقَةٍ ثُمَّ جَاءَ بِهَا وَأَخْبَرَنِيْ أَنَّهٗ أَخَذَهٗ مِنْ كِتَابِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَهٗ لِجَدِّهٖ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذِكْرِ مَا يُخْرَجُ مِنْ فَرَائِضِ الْإِبِلِ فَكَانَ فِيْهِ أَنَّهَا إِذَا بَلَغَتْ تِسْعِيْنَ ، فَفِيْهَا حِقَّتَانِ ، إِلٰى أَنْ تَبْلُغَ عِشْرِيْنَ وَمِائَةً .فَإِذَا كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ، فَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ ، فَمَا فَضَلَ ، فَإِنَّهٗ يُعَادُ إِلٰى أَوَّلِ فَرِيْضَةِ الْإِبِلِ ، فَمَا كَانَتْ أَقَلَّ مِنْ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ ، فَفِيْهِ الْغَنَمُ ، فِيْ كُلِّ خَمْسٍ ذَوْدٍ شَاةٌ۔

۷۲۳۱: حماد بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے قیس بن سعد کو کہا کہ تم مجھے ابوبکر بن حزم والا خط نقل کر کے دو چنانچہ انہوں نے ایک کاغذ پر وہ نقل کیا اور پھر وہ مجھے لا کر دیتے ہوئے یہ فرمایا یہ میں نے ابوبکر بن حزم کے خط سے نقل کیا ہے اور ابوبکر نے مجھے بتلایا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خط ان کے دادا عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو اونٹوں کی زکوٰۃ کے سلسلے میں لکھ کر دیا تھا اس خط میں یہ درج تھا جب اونٹوں کی تعداد نوے تک پہنچ جائے تو اس میں ایک سو بیس تک دو حقے لازم رہیں گے جب اس سے زیادہ بڑھ جائیں گے تو ہر پچاس میں ایک حقہ ہوگا اور جو زائد ہوں گے ان کو ابتدائے فریضہ کی طرف لوٹایا جائے گا پس جو پچیس سے کم ہوں گے ان کی بکریاں ہوں گی ہر پانچ میں ایک بکری۔

۷۲۳۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ ، وَجَبَ النَّظَرُ لِنَسْتَخْرِجَ مِنْ هٰذِهِ الثَّلَاثَةِ الْأَقْوَالِ قَوْلًا صَحِيْحًا .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، فَرَأَيْنَاهُمْ جَمِيْعًا ، قَدْ جَعَلُوْا الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةَ نِهَايَةً لِمَا وَجَبَ ، فِيْمَا زَادَ عَلَى التِّسْعِيْنَ .وَقَدْ رَأَيْتُ مَا جُعِلَ نِهَايَةً فِيْمَا قَبْلَ ذٰلِكَ ، إِذَا زَادَتِ الْإِبِلُ عَلَيْهِ شَيْئًا ،

وَجَبَ بِزِيَادَتِهَا فَرْضٌ غَيْرِ الْفَرْضِ الْأَوَّلِ .مِنْ ذٰلِكَ :أَنَّا وَجَدْنَاهُمْ جَعَلُوْا فِيْ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةً ، ثُمَّ بَيَّنُوْا لَنَا أَنَّ الْحُكْمَ كَذٰلِكَ ، فِيْمَا زَادَ عَلَى الْخَمْسِ إِلَى تِسْعٍ .فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ ، أَوْجَبُوْا بِهَا حُكْمًا مُسْتَقْبَلًا فَجَعَلُوْا فِيْهَا شَاتَيْنِ .ثُمَّ بَيَّنُوْا لَنَا أَنَّ الْحُكْمَ كَذٰلِكَ ، فِيْمَا زَادَ إِلٰى أَرْبَعَ عَشْرَةَ ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ أَوْجَبُوْا بِهَا حُكْمًا مُسْتَقْبَلًا فَجَعَلُوْا فِيْهَا ثَلَاثَ شِيَاهٍ .ثُمَّ بَيَّنُوْا لَنَا أَنَّ الْحُكْمَ كَذٰلِكَ ، فِيْمَا زَادَ إِلَى الْعِشْرِيْنَ ، فَإِذَا كَانَتْ عِشْرِيْنَ ، فَفِيْهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ .ثُمَّ أَجْرَوْا الْفَرْضَ كَذٰلِكَ ، فِيْمَا زَادَ إِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ ، كُلَّمَا أَوْجَبُوْا شَيْئًا بَيَّنُوْا أَنَّهُ الْوَاجِبُ فِيْمَا أَوْجَبُوْهُ فِيْهِ، إِلٰى نِهَايَةٍ مَعْلُوْمَةٍ .فَكُلُّ مَا زَادَ عَلَى تِلْكَ النِّهَايَةِ شَيْءٌ ، انْتَقَضَ بِهِ الْفَرْضُ الْأَوَّلُ إِلٰى غَيْرِهٖ، أَوْ إِلٰى زِيَادَةٍ عَلَيْهِ .فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، وَكَانَتِ الْعِشْرُوْنَ وَالْمِائَةُ ، قَدْ جَعَلُوْهَا نِهَايَةً لِمَا أَوْجَبُوْهُ فِي الزِّيَادَةِ عَلَى التِّسْعِيْنَ ، ثَبَتَ أَنَّ مَا زَادَ عَلَى الْعِشْرِيْنَ ، يَجِبُ بِهٖ شَيْءٌ ، إِمَّا زِيَادَةٌ عَلَى الْفَرْضِ الْأَوَّلِ ، وَإِمَّا غَيْرُ ذٰلِكَ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا ، فَسَادُ قَوْلِ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، وَثَبَتَ تَغَيُّرُ الْحُكْمِ بِزِيَادَةٍ عَلَى الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةِ .ثُمَّ نَظَرْنَا بَيْنَ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ وَالْمَقَالَةِ الثَّالِثَةِ .فَوَجَدْنَا الَّذِيْنَ يَذْهَبُوْنَ إِلَى الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ ، يُوْجِبُوْنَ بِزِيَادَةِ الْبَعِيْرِ الْوَاحِدِ عَلَى الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةِ ، رَدَّ حُكْمِ جَمِيْعِ الْإِبِلِ إِلٰى مَا يَجِبُ فِيْهِ بَنَاتُ اللَّبُوْنِ فِيْ قَوْلِهِمْ ، وَهُوَ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُمْ أَنَّ فِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّالِثَةِ ، أَنَّا رَأَيْنَا جَمِيْعَ مَا يَزِيْدُ عَلَى النِّهَايَاتِ الْمُسَمَّاةِ فِيْ فَرَائِضِ الْإِبِلِ ، فِيْمَا دُوْنَ الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةِ ، يَتَغَيَّرُ بِتِلْكَ الزِّيَادَةِ الْحُكْمُ ، وَأَنَّ لِتِلْكَ الزِّيَادَةِ حِصَّةً ، فِيْمَا وَجَبَ بِهَا .مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ فِيْ أَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ ، أَرْبَعًا مِنَ الْغَنَمِ ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ ، كَانَ فِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسِيْنَ وَثَلَاثِيْنَ .فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ ، فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ ، فَكَانَتْ بِنْتُ الْمَخَاضِ وَاجِبَةً فِي الْخَمْسِ وَالْعِشْرِيْنَ ، لَا فِيْ بَعْضِهَا .وَكَذٰلِكَ بِنْتُ اللَّبُوْنِ وَاجِبَةٌ فِي السِّتَّةِ وَالثَّلَاثِيْنَ كُلِّهَا ، لَا فِيْ بَعْضِهَا وَكَذٰلِكَ سَائِرُ الْفُرُوْضِ فِي الْإِبِلِ ، حَتّٰى تَتَنَاهٰى إِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ ، لَا يَنْتَقِلُ الْفَرْضُ بِزِيَادَةٍ لَا شَيْءَ فِيْهَا ، بَلْ يَنْتَقِلُ بِزِيَادَةٍ فِيْهَا شَيْءٌ .أَلَا تَرٰى أَنَّ فِيْ عَشْرٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاتَيْنِ ، فَإِذَا زَادَتْ بَعِيْرًا ، فَلَا شَيْءَ فِيْهِ، وَلَا تَتَغَيَّرُ زِيَادَتُهُ، حُكْمُ الْعَشَرَةِ الَّتِيْ كَانَتْ قَبْلَهُ .فَإِذَا كَانَتِ الْإِبِلُ خَمْسَ عَشْرَةَ ، كَانَ فِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ ، فَكَانَتِ الْفَرِيْضَةُ وَاجِبَةً فِي الْبَعِيْرِ الَّذِيْ كَمُلَ بِهٖ مَا يَجِبُ فِيْهِ ثَلَاثُ شِيَاهٍ وَفِيْمَا قَبْلَهُ .فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ ، وَكَانَتِ الْإِبِلُ إِذَا زَادَتْ بَعِيْرًا وَاحِدًا عَلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةِ بَعِيْرٍ فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهُ لَا

شَيْءَ فِي هٰذَا الْبَعِيْرِ ؛ لِأَنَّ الَّذِيْنَ أَوْجَبُوْا اسْتِئْنَافَ الْفَرِيْضَةِ ، لَمْ يُوْجِبُوْا فِيْهِ شَيْئًا ، وَلَمْ يُغَيِّرُوْا بِهٖ حُكْمًا .وَالَّذِيْنَ لَمْ يُوْجِبُوْا اسْتِئْنَافَ الْفَرِيْضَةِ مِنْ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ ، جَعَلُوْا فِي كُلِّ أَرْبَعِيْنَ مِنَ الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةِ ، بِنْتَ لَبُوْنٍ ، وَلَمْ يَجْعَلُوْا فِي الْبَعِيْرِ الزَّائِدِ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ الْفَرْضَ فِيْمَا قَبْلَ الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةِ ، لَا يَنْتَقِلُ إِلَّا بِمَا يَجِبُ فِيْهِ جَزْءٌ مِنَ الْفَرْضِ الْوَاجِبِ بِهٖ ، وَكَانَ الْبَعِيْرُ الزَّائِدُ عَلَى الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةِ ، لَا يَجِبُ فِيْهِ شَيْءٌ مِنْ فَرْضٍ وَجَبَ بِهٖ ، ثَبَتَ أَنَّهٗ غَيْرُ مُغَيِّرٍ فَرْضَ غَيْرِهٖ، عَمَّا كَانَ عَلَيْهِ قَبْلَ حُدُوْثِهٖ. فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا ، قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ إِلَى الْمَقَالَةِ الثَّالِثَةِ ، وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَيْهَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

۷۲۳۲: ابوعمر ضریر نے حماد بن سلمہ سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت کی ہے۔امام طحاویؒ کہتے ہیں: جب علماء کے مابین اس سلسلے میں اختلاف ہوا تو اب اس بات کو دیکھنا ضروری ہو گیا تا کہ ان تین اقوال میں سے صحیح تر قول نکالا جائے۔ہم نے جب غور کیا تو ہم نے دیکھا کہ سب نے فرائض کے لئے انتہاء ایک سوبیس قرار دی ہے اور جو اس کے ذمے لازم ہے وہ نوے سے زائد ہے اور تم نے یہ بھی دیکھا کہ جس کو اس سے پہلے انتہاء بنایا گیا جب اس میں اونٹوں کی تعداد تھوڑی سی بڑھ جائے تو اس کے اضافے پر فرض اول کے علاوہ فرض لازم کرتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہم نے ان کو دیکھا کہ انہوں نے پانچ اونٹوں پر ایک بکری لازم کی ہے پھر انہوں نے یہ بھی وضاحت کی کہ یہ حکم پانچ سے نو تک اسی طرح رہے گا پھر جب ایک اور بڑھ جائے تو انہوں نے ان اونٹوں پر آئندہ والا حکم لازم کر دیا یعنی دو بکریاں ہوں گی جب کہ اونٹ دس ہو جائیں گے اور یہ حکم اسی طرح چلتا رہے گا یہاں تک کہ یہ زائد چودہ ہو جائیں جب چودہ سے ایک بڑھ جائے تو انہوں نے اس پر آنے والا حکم لگا دیا یعنی تین بکریاں پندرہ اونٹوں پر۔پھر انہوں نے ہمیں یہ بھی وضاحت دی کہ زائد میں یہ حکم بیس تک اسی طرح رہے گا جب بیس ہو جائیں گی تو ان میں چار بکریاں ہوں گی پھر انہوں نے فرض کو ایک سوبیس سے زائد میں جاری رکھا جب بھی انہوں نے کوئی چیز لازم کی تو انہوں نے وضاحت کی کہ یہ اتنی مقدار میں فلاں مقررہ مقدار تک لازم رہے گی پھر اس انتہاء سے جب بھی کوئی اضافہ ہوا تو پہلا فرض ٹوٹ کر اگلے سے جا ملا۔یا پہلا فرض ٹوٹ کر اضافے کے ساتھ مل گیا پس جب یہ اسی طرح رہا تو ایک سوبیس کی مقدار کو نوے کی مقدار سے اضافے کے لئے انتہاء قرار دیا تو اس سے یہ بات ثابت ہو گی کہ بیس پر جو اضافہ ہوتا ہے اس سے کوئی چیز لازم ہوتی ہے خواہ وہ اضافہ فرض اول پر ہو یا پہلے فرض کے علاوہ پر ہو۔اس بات سے پہلے قول والوں کی غلطی ظاہر ہوئی اور ایک سوبیس پر اضافے سے حکم کی تبدیلی ثابت رہی۔اب دوسرے اور تیسرے قول کے متعلق ہم غور کرتے ہیں۔فریق ثانی کا قول: یہ ہے کہ ایک سوبیس پر ایک

اونٹ کے اضافہ کی صورت میں تمام اونٹوں کے حکم کو اس کی طرف لوٹانا واجب ہوگا جن میں ان کے نزدیک بنت لبون واجب ہے کہ ہر چالیس پر بنت لبون ہے۔ فریق ثالث کا قول: یہ ہے کہ ایک سو بیس اونٹوں سے کم مقدار میں معینہ حدود پر جو کچھ اضافہ ہوتا ہے اس کی وجہ سے حکم بدل جاتا ہے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ اس اضافہ کے لئے صدقہ واجب میں کوئی حصہ ہے۔ چنانچہ چوبیس میں چار بکریاں جب اس پر ایک زائد ہو جائے تو اس میں ایک بنت مخاض ہے اور یہ پینتیس تک ہے جب اس پر ایک کا اضافہ ہو جائے گا تو اس میں ایک بنت لبون ہے تو بنت مخاض پچیس میں لازم ہے اس کے بعض میں واجب نہیں اسی طرح بنت لبون مکمل پینتیس پر لازم ہے اس کے بعض پر نہیں۔ اونٹوں میں تمام فرائض کا یہی حال ہے یہاں تک کہ ایک سو بیس ہو جائیں اس میں فریضہ ان کے اضافہ سے منتقل نہ ہوگا جس میں کچھ بھی لازم نہیں ہوتا بلکہ اس اضافہ سے فریضہ منتقل ہوگا جس میں کوئی چیز لازم ہوتی ہے۔ ذرا غور تو فرمائیں کہ دس اونٹوں میں دو بکریاں اگر ایک اونٹ کا اضافہ ہو تو اس میں کچھ بھی لازم نہیں اور یہ اضافہ دس کے حکم نہ بدلے گا پھر جب پندرہ ہو جائیں تو اس میں تین بکریاں ہیں پھر فریضہ اس پندرھویں اونٹ سے واجب ہو کر اس تک پہنچا جس میں تین بکریاں لازم ہوئیں اور اس میں لازم ہوا جو اس سے پہلے ہے (یعنی گیارہ سے چودہ تک) پس جب یہ اسی طرح ہے اور ادھر اونٹوں کی گنتی جب ایک سو بیس ہو جائے اور اس پر ایک اونٹ کا اضافہ ہوا تو سب کا اس پر اتفاق ہے کہ اس اونٹ پر کوئی چیز لازم نہیں۔ کیونکہ استیناف کو لازم کرنے والوں نے بھی اس اونٹ میں کوئی چیز واجب قرار دی اور نہ اس سے حکم کو بدلا اور فریق ثانی جو استیناف فریضہ کے قائل نہیں ہیں انہوں نے ایک سو بیس میں سے ہر چالیس پر بنت لبون لازم کیا ہے مگر اس زائد اونٹ پر انہوں نے بھی کوئی چیز لازم نہیں کی۔ پس جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ ایک سو بیس سے پہلے کا فرض اسی صورت میں منتقل ہوتا ہے جبکہ اس کے ساتھ واجب فریضہ کی کوئی جز واجب ہو۔ اور ایک سو بیس پر زائد ہونے والے اونٹ میں فریضہ واجبہ کا کوئی جز واجب نہیں ہوتا تو اس سے خود یہ ثابت ہوا کہ وہ دوسرے کے فریضہ کو بھی بدلنے والا نہ ہوگا جو اس کے وجود میں آنے سے پہلے لازم ہو چکا تھا۔ اس مذکورہ بیان سے فریق ثالث کی بات ثابت ہوگئی اور ان کی بات ثابت ہوئی جس کی طرف امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ گئے ہیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی تائید:

۷۲۳۳ : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَهْلٍ الْكُوْفِيُّ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ ، وَزِيَادُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ فَرَائِضِ الْاِبِلِ اِذَا زَادَتْ عَلٰى تِسْعِيْنَ ، فَفِيْهَا حِقَّتَانِ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا بَلَغَتِ الْعِشْرِيْنَ وَمِائَةً ، اُسْتُقْبِلَتِ الْفَرِيْضَةُ بِالْغَنَمِ ، فِيْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ ، فَاِذَا بَلَغَتْ

خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ ، فَفَرَائِضُ الْإِبِلِ .فَإِذَا كَثُرَتِ الْإِبِلُ ، فَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ .

۷۲۳۳: زیاد بن ابی مریم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اونٹوں کی زکوٰۃ کے سلسلہ میں انہوں نے فرمایا جب ان کی تعداد نوے سے بڑھ جائے تو اس میں دو حقے ایک سو بیس تک لازم رہیں گے پھر جب ایک سو بیس تک تعداد پہنچ جائے تو بکریوں سے فریضہ لوٹے گا کہ ہر پانچ میں ایک بکری ہوگی جب ان کی تعداد پچیس تک ہو جائے گی تو پھر اونٹوں سے زکوٰۃ لازم ہوگی۔

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے تائید:

۷۲۳۴ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ ، قَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ :إِذَا زَادَتِ الْإِبِلُ عَلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ ، رُدَّتْ إِلَى أَوَّلِ الْفَرْضِ .فَإِنْ احْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ لِمَذْهَبِهِمْ ، فَقَالُوْا :مَعْنَى الْآثَارِ الْمُتَّصِلَةِ شَاهِدَةٌ لِقَوْلِنَا ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ مَعَ مُخَالِفِنَا. قِيْلَ لَهُمْ :أَمَّا عَلَى مَذْهَبِكُمْ فَأَكْثَرُهَا لَا يَجِبُ لَكُمْ بِهِ الْحُجَّةُ عَلَى مُخَالِفِكُمْ ؛ لِأَنَّهُ لَوِ احْتَجَّ عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ، لَمْ تُسَوِّغُوْهُ إِيَّاهُ، وَلَجَعَلْتُمُوْهُ بِاحْتِجَاجِهِ بِذٰلِكَ عَلَيْكُمْ ، جَاهِلًا بِالْحَدِيْثِ .فَمِنْ ذٰلِكَ أَنَّ حَدِيْثَ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، إِنَّمَا وَصَلَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى وَحْدَهُ، لَا نَعْلَمُ أَحَدًا وَصَلَهُ غَيْرُهُ. وَأَنْتُمْ لَا تَجْعَلُوْنَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُثَنّٰى حُجَّةً .ثُمَّ قَدْ جَاءَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، وَقَدْرُهُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْعِلْمِ أَجَلُّ مِنْ قَدْرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰى ، وَهُوَ مِمَّنْ يُحْتَجُّ بِهِ ، فَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ ثُمَامَةَ مُنْقَطِعًا .فَكَانَ يَجِيْءُ عَلٰى أُصُوْلِكُمْ ، أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، يَجِبُ أَنْ يَدْخُلَ فِيْ مَعْنَى الْمُنْقَطِعِ ، وَيَخْرُجَ مِنْ مَعْنَى الْمُتَّصِلِ ؛ لِأَنَّكُمْ تَذْهَبُوْنَ إِلٰى أَنَّ زِيَادَةَ غَيْرِ الْحَافِظِ عَلَى الْحَافِظِ ، غَيْرُ مُلْتَفَتٍ إِلَيْهَا .وَأَمَّا حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، فَإِنَّمَا رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ .وَقَدْ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ دَاوُدَ ، يَقُوْلُ : سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ ، هٰذَا وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ عِنْدَهُمْ ، ضَعِيْفَانِ جَمِيْعًا .وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ ، الَّذِيْ يَرْوِيْ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عِنْدَهُمْ ، ثَبْتٌ .وَمِمَّا يَدُلُّ أَيْضًا عَلَى وَهَاءِ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، أَنَّ أَصْحَابَ الزُّهْرِيِّ الْمَأْخُوْذُ عِلْمُهُ عَنْهُمْ ، مِثْلِ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ ، وَمَنْ رَوٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا ، إِنَّمَا رَوٰى عَنْهُ الصَّحِيْفَةَ ، الَّتِيْ عِنْدَ آلِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .أَفَتَرَى الزُّهْرِيَّ ، يَكُوْنُ فَرَائِضُ الْإِبِلِ عِنْدَهُ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ

جَدِّہٖ، وَهُمْ جَمِيعًا أَئِمَّةٌ وَأَهْلُ عِلْمٍ مَأْخُوذٌ عَنْهُمْ -فَيَسْكُتُ عَنْ ذٰلِكَ ، وَيَضْطَرُّهُ الْأَمْرُ إِلَى الرُّجُوعِ إِلَى صَحِيفَةِ عُمَرَ غَيْرِ مَرْوِيَّةٍ ، فَيُحَدِّثُ النَّاسَ بِهَا ؟ هٰذَا عِنْدَنَا ، مِمَّا لَا يَجُوزُ عَلَى مِثْلِهِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَإِنَّ حَدِيثَ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، حَدِيثٌ مُتَّصِلٌ ، لَا مَطْعَنَ لِأَحَدٍ فِيهِ .قِيلَ لَهُ :مَا هُوَ بِمُتَّصِلٍ ؛ لِأَنَّ مَعْمَرًا إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، وَجَدُّهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، وَهُوَ لَمْ يَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَا وُلِدَ إِلَّا بَعْدَ أَنْ كَتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْكِتَابَ ، لِأَبِيهَا؛ لِأَنَّهُ إِنَّمَا وُلِدَ بِنَجْرَانَ ، قَبْلَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَةَ عَشْرٍ مِنَ الْهِجْرَةِ ، وَلَمْ يَنْقُلْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ إِلَيْنَا أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِيهَا .فَقَدْ ثَبَتَ انْقِطَاعُ هٰذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا ، وَالْمُنْقَطِعُ أَنْتُمْ لَا تَحْتَجُّونَ بِهِ .فَقَدْ ثَبَتَ أَنَّ كُلَّ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ مُنْقَطِعٌ .فَإِنْ كُنْتُمْ لَا تُسَوِّغُونَ لِمُخَالِفِكُمُ الْاِحْتِجَاجَ بِالْمُنْقَطِعِ ، فِي غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ ، فَلِمَ تَحْتَجُّونَ عَلَيْهِ، فِي هٰذَا الْبَابِ ؟ فَلَئِنْ وَجَبَ أَنْ يَكُونَ عَدَمُ الْاِتِّصَالِ فِي مَوْضِعٍ مِنَ الْمَوَاضِعِ ، يُزِيلُ قَبُولَ الْخَبَرِ ، إِنَّهُ لَيَجِبُ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ هُوَ ، فِي كُلِّ الْمَوَاضِعِ .وَلَئِنْ وَجَبَ أَنْ يُقْبَلَ الْخَبَرُ ، وَإِنْ لَمْ يَتَّصِلْ إِسْنَادُهُ ؛ لِثِقَةِ مَنْ صَمَدَ بِهِ إِلَيْهِ فِي بَابٍ وَاحِدٍ ، إِنَّهُ لَيَجِبُ أَنْ يُقْبَلَ فِي كُلِّ الْأَبْوَابِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :أَمَّا حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، فَقَدِ اضْطَرَبَ وَاخْتُلِفَ فِيهِ، فَلَا حُجَّةَ فِيهِ لِوَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَاتِ ، وَغَيْرُهُ مِمَّا رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ أَوْلَى مِنْهُ .قِيلَ لَهُ :وَمِنْ أَيْنَ اضْطَرَبَ حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ؟ أَمَّا قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ ، قَدْ رَوَاهُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا عَنْهُ، وَقَيْسٌ ، حُجَّةٌ حَافِظٌ .وَأَمَّا حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ الَّذِي خَالَفَهُ، فَإِنَّمَا رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، مَنْ لَا تَقْبَلُونَ أَنْتُمْ رِوَايَتَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ لِضَعْفِهِ، عِنْدَكُمْ .وَأَمَّا حَدِيثُ مَعْمَرٍ ، فَإِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، فَلَيْسَ فِي الثَّبْتِ وَالْإِتْقَانِ كَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ .

۷۲۳۴: منصور بن معتمر کہتے ہیں کہ ابراہیم نخعیؒ نے فرمایا جب اونٹوں کی تعداد ایک سوبیس ہو جائے تو فریضہ کو ابتداء کی طرف لوٹائیں گے۔ فریق ثانی کا کہنا ہے کہ متصل آثار تو ہمارے مؤید ہیں جبکہ ہمارے مخالف کے پاس ایسے آثار موجود نہیں۔ تمہارے منقولہ آثار میں اکثر ایسے آثار ہیں جن سے تمہارے مخالف پر حجت قائم ہی نہیں ہوتی کیونکہ اگر اسی طرح کے آثار تمہارے خلاف پیش کئے جائیں تم کبھی ان کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہو گے

بلکہ ان کو دلیل میں پیش کرنے والے کو حدیث سے جاہل قرار دو گے۔ مثال کے لئے ہم عرض کرتے ہیں۔ ثمامہ بن عبداللہ کی روایت کو صرف عبداللہ بن مثنیٰ نے اتصال سے بیان کیا ہے ہمارے علم میں اور کسی راوی نے اس کا اتصال ذکر نہیں کیا اور تمہارے ہاں عبداللہ بن مثنیٰ حجت کے قابل نہیں۔ پھر حماد بن سلمہ کو اہل علم نے عبداللہ بن مثنیٰ سے بہت بلند قرار دیا ہے اور وہ مسلمہ قابل حجت رواۃ سے ہیں چنانچہ انہوں نے اس روایت کو ثمامہ سے انقطاع کے ساتھ روایت کیا ہے تو اب تمہارے اصول کے مطابق یہ منقطع میں داخل ہو کر متصل سے نکل جانی چاہئے۔ کیونکہ تمہارے ہاں غیر حفاظ کا اضافہ حفاظ کی روایت پر نا قابل التفات ہے۔ فتدبر۔ دوسری روایت زہری کی ہے جس کو انہوں نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کیا ہے اور زہری سے سلیمان بن داؤد نے روایت لی ہے اور تم نے سنا کہ ابن ابی داؤد کہا کرتے تھے کہ یہ سلیمان بن داؤد اور سلیمان بن داؤد حرانی محدثین کے ہاں دونوں ضعیف ہیں اور وہ سلیمان بن داؤد جو عمر بن عبدالعزیز سے روایت کرتے ہیں وہ محدثین کے ہاں پختہ راوی ہیں۔ اس روایت کے کمزور ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ زہری کے وہ شاگرد جن سے ان کا علم منقول ہے مثلاً یونس بن یزید ہے اور جنہوں نے زہری سے اس سلسلہ میں کچھ روایت کیا ہے انہوں نے ان سے وہ صحیفہ روایت کیا جو آل عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کیا آپ نے غور کیا کہ زہری کے پاس اونٹوں کی زکوٰۃ کے احکام ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ سے ہیں اور وہ تمام ائمہ اور اہل علم ہیں جن سے روایت لی جاتی ہے مگر زہری اس کے متعلق خاموشی اختیار کرتے ہیں اور صحیفہ عمر کی طرف مجبور ہو جاتے ہیں جو کہ مروی ہی نہیں اور اس صحیفے کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں۔ اور ہمارے نزدیک یہ اضافہ اس جیسی روایت پر جائز نہیں۔ حدیث معمر عن عبداللہ بن ابی بکر تو متصل روایت ہے جس میں کسی کو کسی قسم کا طعن نہیں ہے۔ یہ روایت بھی متصل نہیں ہے کیونکہ معمر نے اس کو عبداللہ بن ابی بکر عن ابیہ عن جدہ سے روایت کی ہے اور اس کا دادا محمد بن ابی بکر ہے اور وہ صحابی نہیں اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا بلکہ اس کی ولادت بھی اس خط کے لکھے جانے کے بعد ہوئی جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے والد کو لکھا تھا اس کی ولادت نجران میں وفات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے دس ہجری میں ہوئی اور اس روایت میں یہ منقول نہیں ہے کہ محمد بن عمرو نے اس روایت کو اپنے والد سے روایت کیا ہو۔ پس اس حدیث کا انقطاع بھی ثابت ہو گیا اور منقطع روایت کو تم قابل حجت نہیں سمجھتے ہو۔ پس ثابت ہوا کہ اس باب میں جو کچھ آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا وہ منقطع ہے اگر تم اپنے مخالف کا منقطع سے دلیل لانا قبول نہیں کرتے تو یہاں تم منقطع کو کیوں دلیل بناتے ہو (ماھو جوابکم) اگر کسی ایک جگہ کا عدم اتصال خبر کے مقبول ہونے کو ختم کر دیتا ہے تو پھر ضروری ہے کہ ہر جگہ سے منقطع کو غیر مقبول مانا جائے۔ اور اگر غیر متصل خبر کو قبول کرنا واجب ہے کیونکہ اس کا راوی ثقہ ہے تو پھر تمام ابواب میں اس کا اسی طرح قبول کرنا ہوگا (جو کہ آپ نہیں مانتے) روایت عمرو بن حزم مختلف اور مضطرب ہے تو پھر کسی کو اس سے حصبت کا حق نہیں بنتا حق تو اسی طرح ہے۔ (تم کیوں اس سے استدلال کرتے ہو) حضرت عمرو

بن حزم کہاں مضطرب ہے؟ اسکو قیس بن سعد نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کیا ہے اور قیس حافظ حدیث اور حجت بھی ہے۔ اور روایت زہری جو اس کے مخالف ہے وہ اس کو زہری سے نقل کرنے والے وہ لوگ ہیں جو تمہارے ہاں بھی ضعیف ہیں۔ روایت روایت معتمر تو اس کو عبداللہ بن ابی بکر عن ابن عن جدہ سے روایت کیا ہے یہ اتقان و پختگی میں قیس بن سعد جیسا نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۷۲۳۵ : وَلَقَدْ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ الْوَزِیْرِ یَقُوْلُ :سَمِعْت الشَّافِعِیَّ یَقُوْلُ :سَمِعْتُ سُفْیَانَ بْنَ عُیَیْنَةَ یَقُوْلُ :کُنَّا اِذَا رَأَیْنَا الرَّجُلَ یَکْتُبُ الْحَدِیْثَ عَنْ وَاحِدٍ مِنْ أَرْبَعَةٍ ، ذَکَرَ فِیْهِمْ ، عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِیْ بَکْرٍ ، سَخِرْنَا مِنْهُ ؛ لِأَنَّهُمْ کَانُوْا ، لَا یَعْرِفُوْنَ الْحَدِیْثَ .فَلَمَّا لَمْ یُکَافِءْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِیْ بَکْرٍ ، قَیْسًا ، فِی الضَّبْطِ ، وَالْحِفْظِ ، صَارَ الْحَدِیْثُ عِنْدَنَا ، عَلٰی مَا رَوَاهُ قَیْسٌ ، لَا سِیَّمَا ، وَقَدْ ذَکَرَ قَیْسٌ أَنَّ أَبَا بَکْرِ بْنَ مُحَمَّدٍ ، کَتَبَهُ لَهٗ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

۷۲۳۵: ابن الوزیر کہتے ہیں کہ میں نے شافعی کو کہتے سنا کہ میں نے سفیان بن عیینہ کو کہتے سنا کہ جب ہم کسی آدمی کو چار آدمیوں سے لکھتا دیکھتے ہیں جن میں سے ایک عبداللہ بن ابی بکر بھی ہے تو ہم اس سے مذاق کرتے ہیں حالانکہ یہ لوگ حدیث کی معرفت نہیں رکھتے۔ پس جب عبداللہ بن ابی بکر ضبط و حفظ میں قیس بن سعد کے برابر نہیں تو ہمارے ہاں یہ روایت قیس ہی ہے جس کو حضرت قیس نے روایت کیا اور یہ خاص طور پر ذکر کیا کہ ابوبکر بن محمد نے اس کو لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔
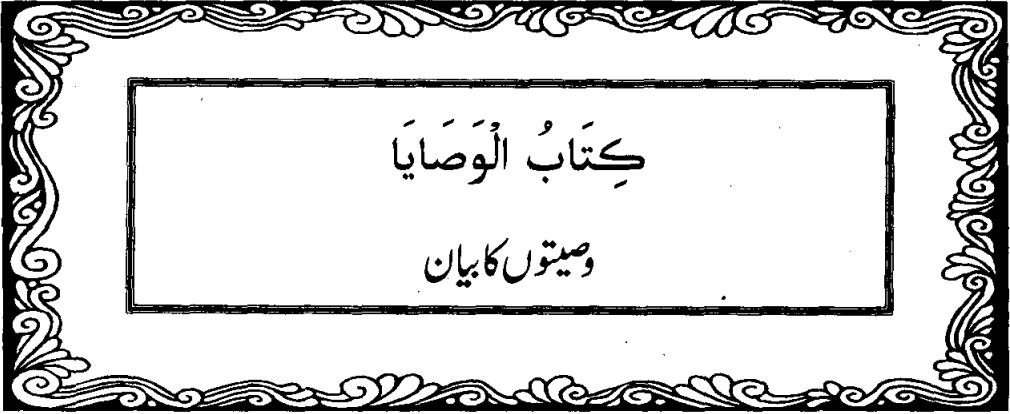
كِتَابُ الْوَصَايَا

وصیتوں کا بیان

بَابُ مَا يَجُوزُ فِيهِ الْوَصَايَا مِنَ الْأَمْوَالِ، وَمَا يَفْعَلُهُ الْمَرِيضُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي يَمُوتُ فِيهِ مِنَ الْهِبَاتِ، وَالصَّدَقَاتِ، وَالْعَتَاقِ

مریض کو کتنے مال کی وصیت درست ہے اور مرض الموت میں ہبہ کرنا صدقہ دینا اور آزاد کرنے کا حکم

خلاصۃ المرام:

اس سلسلہ میں دو قول ہیں:

I: مکمل ۳/۱ میں وصیت کرے۔

فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ ۳/۱ سے کم میں وصیت کرے وہی نافذ العمل ہوگی۔ یہ ائمہ احناف کا قول ہے۔

فریق اوّل کی مستدل روایات:

۷۲۳۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ ، مَرَضًا أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ .فَأَتَانِي

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا، وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ إِلَّا ابْنَتِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِمَالِيْ كُلِّهٖ؟ قَالَ لَا. قَالَ: أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ؟ قَالَ لَا قَالَ: فَالشَّطْرِ؟ قَالَ لَا قَالَ: فَالثُّلُثِ؟ قَالَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ۔

۷۲۳۶: عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ میں فتح مکہ والے سال ایسا بیمار ہوا کہ موت کو جھانکنے لگا تو میرے پاس جناب رسول اللہ ﷺ عیادت کے لئے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس بہت سا مال ہے اور میری وارث صرف ایک بیٹی ہے کیا میں اپنا تمام مال صدقہ کردوں؟ آپ نے فرمایا نہیں میں نے دوبارہ استفسار کیا کیا میں دوتہائی مال صدقہ کردوں تو فرمایا نہیں پھر تیسری مرتبہ پوچھا کہ نصف مال؟ تو ارشاد ہوا نہیں پھر عرض کیا ایک ثلث مال تو فرمایا تیسرا حصہ اور تیسرا حصہ بہت ہے۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب۳۷' مانقب الانصار باب۴۹' والفرائض باب۶' والمرضیٰ باب۱۶' والدعوات باب۴۳' والمغازی باب۷۷' مسلم فی الوصیة باب۵' ابو داؤد فی الوصایا باب۲' نسائی فی الوصیة باب۳۲' ابن ماجه فی الوصیة باب۵' مالك فی الوصایة ٤' مسند احمد ۱۷۹/۱۔

۷۲۳۷: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ، قَالَ: ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ، أُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: فَالنِّصْفِ؟ قَالَ لَا قُلْتُ: فَالثُّلُثِ؟ قَالَ نَعَمْ، وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ۔

۷۲۳۷: مصعب بن سعد نے حضرت سعد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کیا میں اپنے تمام مال کی (صدقہ میں) وصیت کر جاؤں؟ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا پھر آدھا۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے تیسری بار عرض کیا تیسرا حصہ آپ نے فرمایا ہاں۔ اور ثلث بہت ہے۔

۷۲۳۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثَنَا أَبُوْبَكْرٍ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: قَالَ سَعْدٌ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ، فَتَكَلَّمَ النَّاسُ فِي الرَّجُلِ، هَلْ يَسَعُهُ أَنْ يُوْصِيَ بِثُلُثِ مَالِهٖ، أَوْ يَنْبَغِي أَنْ يَقْصُرَ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ قَوْمٌ: لَهُ أَنْ يُوْصِيَ بِثُلُثِ مَالِهٖ كَامِلًا، فِيْمَا أَحَبَّ، بِمَا يَجُوْزُ فِيْهِ الْوَصَايَا. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِإِبَاحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَعْدٍ، أَنْ يُوْصِيَ بِثُلُثِ مَالِهٖ، بَعْدَ مَنْعِهٖ أَنْ يُوْصِيَ بِمَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ.

۷۲۳۸: عطاء بن سائب نے ابوعبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں کہ سعدؓ نے کہا پھر اسی طرح روایت نقل کی۔ امام طحاویؒ

کہتے ہیں: لوگوں نے اس آدمی کے متعلق اختلاف کیا ہے کہ آیا ثلث مال یا اس سے کم کی وصیت کرنا درست ہے۔

ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ ثلث کامل کی وصیت کرے جن اموال میں وصیت درست ہے انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے سعد کو ثلث حصہ مال کی وصیت کے لئے اجازت مرحمت فرمائی اس کے بعد کہ اس سے زائد سے روکا جیسا کہ سابقہ آثار میں مذکور ہوا۔

۷۲۳۹ : وَبِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰي، وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيُّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ، جَعَلَ لَكُمْ ثُلُثَ أَمْوَالِكُمْ ، آخِرَ أَعْمَارِكُمْ ، زِيَادَةً فِيْ أَعْمَالِكُمْ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا يَنْبَغِيْ لِلْمُوْصِيْ أَنْ يَقْصُرَ فِيْ وَصِيَّتِهِ عَنْ ثُلُثِ مَالِهِ ؛ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثُّلُثُ ، وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ۔ فَمَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَمَّنْ ذَهَبَ اِلَيْهِ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ۔

۷۲۳۹: عطاء نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تمہارے ثلث مال کو مقرر فرمایا تا کہ آخری عمر میں اپنے اعمال میں اضافہ کر سکو۔ فریق ثانی کا مؤقف ہے کہ وصیت کرنے والے کو ثلث سے کم کی وصیت کرنی چاہئے کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیسرا حصہ تیسرا حصہ تو بہت زیادہ ہے۔ اس قول کو متقدمین کی ایک جماعت سے اختیار کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو)

۷۲۴۰ : مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ :كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ :اسْتَقْصِرُوْا عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اِنَّهُ لَكَثِيْرٌ۔

۷۲۴۰: عروہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ انہ لکثیر کے ارشاد گرامی سے قلت کا معنی مراد لو۔

۷۲۴۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ :أَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَقْصَيْتُ أَبِيْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ :مَا كُنْتُ لِأَقْبَلَ وَصِيَّةَ رَجُلٍ لَهُ وَلَدٌ ، يُوْصِيْ بِالثُّلُثِ .فَمِنَ الْحُجَّةِ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، عَلٰى أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ أَنَّ الْوَصِيَّةَ بِالثُّلُثِ ، لَوْ كَانَتْ جَوْرًا اِذًا ، لَأَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ ، عَلٰى سَعْدٍ ، وَلَقَالَ لَهُ :أَقْصِرْ عَنِ الثُّلُثِ ، فَلَمَّا تَرَكَ ذٰلِكَ ، كَانَ قَدْ أَبَاحَهُ اِيَّاهُ .وَفِيْ ذٰلِكَ ثُبُوْتُ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ أَهْلُ

الْمَقَالَةِ الْأُولٰى ، وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلَى ذٰلِكَ ، أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى . ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّاسُ بَعْدَ هٰذَا فِيْ هِبَاتِ الْمَرِيْضِ وَصَدَقَاتِهٖ، اِذَا مَاتَ فِيْ مَرَضِهٖ ذٰلِكَ .فَقَالَ قَوْمٌ ، وَهُمْ أَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ :هِيَ مِنْ الثُّلُثِ كَسَائِرِ الْوَصَايَا ، وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلَى ذٰلِكَ ، أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَالَتْ فِرْقَةٌ :هُوَ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ ، كَأَفْعَالِهٖ ، وَهُوَ صَحِيْحٌ ، وَهٰذَا قَوْلٌ ، لَمْ نَعْلَمْ أَحَدًا مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ ، قَالَهٗ.وَقَدْ رَوَيْنَا فِيْمَا تَقَدَّمَ ، مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ :نَحَلَنِيْ أَبُوْبَكْرٍ جِدَادَ عِشْرِيْنَ وَسْقًا مِنْ مَالِهٖ ، بِالْعَالِيَةِ .فَلَمَّا مَرِضَ ، قَالَ لِي :اِنِّيْ كُنْتُ نَحَلْتُك جِدَادَ عِشْرِيْنَ وَسْقًا مِنْ مَالِيْ بِالْعَالِيَةِ ، فَلَوْ كُنْتُ جَدَدْتِيْهِ وَحُزْتِيْهِ، كَانَ لَكَ، وَاِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ مَالُ وَارِثٍ ، فَاقْتَسِمُوْهُ بَيْنَكُمْ ، عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى۔فَأَخْبَرَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهَا لَوْ قَبَضَتْ ذٰلِكَ فِي الصِّحَّةِ تَمَّ لَهَا مِلْكُهٗ وَأَنَّهَا لَا تَسْتَطِيْعُ قَبْضَهُ فِي الْمَرَضِ قَبْضًا تَتِمُّ لَهَا بِهٖ مِلْكُهٗ، وَجَعَلَ ذٰلِكَ غَيْرَ جَائِزٍ ، كَمَا لَا تَجُوْزُ الْوَصِيَّةُ لَهَا ، وَلَمْ تُنْكِرْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، وَلَا سَائِرُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَذْهَبَهُمْ جَمِيْعًا فِيْهِ، كَانَ مِثْلَ مَذْهَبِهٖ .فَلَوْ لَمْ يَكُنْ لِمَنْ ذَهَبَ اِلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْحُجَّةِ ، لِقَوْلِهِمْ الَّذِيْ ذَهَبُوْا اِلَيْهِ، اِلَّا مَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَا تَرْكُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِنَ الْاِنْكَارِ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى أَبِيْ بَكْرٍ - لَكَانَ فِيْهِ أَعْظَمُ الْحُجَّةِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا .

۷۲۴۱: بکیر کہتے ہیں کہ میں نے ابوحمید بن عبدالرحمٰن حمیری سے یہ بات حاصل کی کہ وہ فرماتے تھے میں اس شخص کی وصیت قبول نہ کروں گا جس کی اولاد موجود ہو اور وہ ثلث مال کی وصیت کر جاتے۔ اگر ثلث کی وصیت ظلم و زیادتی ہوتی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور اس کا انکار کرتے اور سعد کو منع کرتے ہوئے فرماتے کہ ثلث سے باز رہو۔ پس جب آپ نے ان کو اس حال میں چھوڑ دیا تو گویا آپ نے اس کو مباح قرار دیا اس سے فریق اوّل اور ان کی بات ثابت ہو گئی جنہوں نے اس کو اختیار کیا ہے۔ ان میں امام ابوحنیفہؒ ابو یوسف محمدؒ ہیں۔ علماء نے اس کے بعد مریض کے ہبات و صدقات میں کلام کیا ہے جبکہ وہ مریض اپنی اسی مرض میں مر جائے جس میں کلام کیا ہے۔ یہ اکثر علماء کا قول ہے کہ یہ تمام وصایا کی طرح ثلث مال سے ہوگا امام ابوحنیفہؒ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ وہ اس کے تمام مال سے ہوگا جیسا کہ صحت کی حالت میں اس کے افعال کا حکم ہے ہمارے علم میں متقدمین میں سے یہ کسی کا بھی قول نہیں ہے۔ چنانچہ ہم اپنی اسی کتاب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت نقل کر چکے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں

جناب ابوبکرؓ نے مجھے مقام عالیہ کی اتری ہوئی کھجوروں میں سے بیس وسق کھجوریں دیں۔ جب وہ بیمار ہوئے تو انہوں نے مجھے فرمایا میں نے تمہیں عالیہ کی بیس وسق اتری ہوئی کھجوریں دی تھیں اگر تم کاٹ کران کو اپنی حفاظت میں لے لیتیں تو وہ تمہاری ہو جاتیں اور آج وہ وارث کا مال بن چکی ہیں۔ان کو اپنے مابین تقسیم کر لینا جیسا کہ قرآن مجید کا حکم ہے۔تو حضرت ابوبکرؓ نے اپنے اس ارشاد سے بتلا دیا اگر وہ ان کھجوروں کو ان کے مال میں سے الگ کر کے قبضہ کر لیتیں تو وہ انہی کی ملک تھیں وہ اس کی مالک بن جاتیں اب اس کو اسی طرح ناجائز قرار دیا جس طرح وصیت ان کے لئے ناجائز تھی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا انکار نہ کیا اور نہ ہی دیگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا انکار کیا۔پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی ان تمام کا مذہب وہی تھا جو حضرت صدیقؓ کا تھا جو لوگ اس طرف گئے ہیں اگر ان کے پاس اپنے مذہب کے لئے اور کوئی دلیل بھی نہ ہوتی تو یہی دلیل کافی تھی کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے صدیق اکبرؓ کے اس فعل پر انکار نہیں کیا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایسی روایات وارد ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔

۷۲۴۲ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :ثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا ، أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ لَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ .لَا مَالَ لَهُ غَيْرُهُمْ .فَأَقْرَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ ، فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ ، وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً۔

۷۲۴۲: حسن نے عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے موت کے وقت چھ غلام آزاد کر دیئے اور اس کے پاس ان کے علاوہ کوئی مال نہیں تھا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کروائی اور ان میں سے دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام ہی باقی رکھا۔

تخریج : مسلم فی الایمان روایت۷٦‘ ابو داؤد فی الاعتاق باب ۱۰‘ نسائی فی الجنائز باب٦٥‘ ابن ماجه فی الاحکام باب۲٥‘ مسند احمد ٤/٤٢٦‘ ٤٤٠‘ ٥/٣٤١۔

۷۲۴۳ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۷۲۴۳: حسن نے عمران سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۷۲۴۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ :ثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَأَيُّوْبُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، وَقَتَادَةُ ، وَحُمَيْدٌ ، وَسِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۷۲۴۴: ابن سیرین نے عمران ابن حصین سے اور حسن نے عمران ابن حصین سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۷۲۴۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ جَعَلَ الْعَتَاقَ فِي الْمَرَضِ، مِنَ الثُّلُثِ، فَكَذٰلِكَ الْهِبَاتُ وَالصَّدَقَاتُ. وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ مَنْ ذَهَبَ إِلٰى هٰذِهِ الْمَقَالَةِ أَيْضًا بِحَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهُ فِيْ مَرَضِهِ فَقَالَ: أَتَصَدَّقُ بِمَالِيْ كُلِّهِ؟ فَقَالَ لَا حَتّٰى رَدَّهُ إِلَى الثُّلُثِ، عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ. قَالَ: فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ قَدْ جَعَلَ صَدَقَتَهُ فِيْ مَرَضِهِ مِنَ الثُّلُثِ، كَوَصَايَاهُ مِنَ الثُّلُثِ، مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ. وَيَدْخُلُ لِمُخَالِفِهِ عَلَيْهِ، أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ سُؤَالَهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، إِنَّمَا كَانَ عَلَى الْوَصِيَّةِ بِالصَّدَقَةِ بَعْدَ الْمَوْتِ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ، فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ. فَلَيْسَ مَا احْتَجَّ هُوَ بِهِ، مِنْ حَدِيْثِ عَامِرٍ، بِأَوْلٰى مِمَّا احْتَجَّ بِهِ عَلَيْهِ مُخَالِفُهُ، مِنْ حَدِيْثِ مُصْعَبٍ. ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّاسُ بَعْدَ هٰذَا، فِيْمَنْ أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ، لَا مَالَ لَهُ غَيْرُهُمْ، فَأَبَى الْوَرَثَةُ أَنْ يُجِيْزُوْا. فَقَالَ قَوْمٌ، يُعْتَقُ مِنْهُمْ ثُلُثُهُمْ، وَيَسْعَوْنَ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ قِيْمَتِهِمْ، وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ، أَبُوْ حَنِيْفَةَ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٌ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى. وَقَالَ آخَرُوْنَ: يَعْتِقُ مِنْهُمْ ثُلُثُهُمْ، وَيَكُوْنُ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ، رَقِيْقًا لِوَرَثَةِ الْمُعْتِقِ. وَقَالَ آخَرُوْنَ: يُقْرَعُ بَيْنَهُمْ، فَيُعْتَقُ مِنْهُمْ مَنْ قُرِعَ مِنَ الثُّلُثِ، وَرُقَّ مَنْ بَقِيَ. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا ذَكَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ. فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِأَهْلِ الْمَقَالَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ عَلٰى أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ أَنَّ مَا ذَكَرُوْا مِنَ الْقُرْعَةِ الْمَذْكُوْرَةِ فِيْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ، مَنْسُوْخٌ لِأَنَّ الْقُرْعَةَ قَدْ كَانَتْ فِيْ بَدْءِ الْإِسْلَامِ، لَا تُسْتَعْمَلُ فِيْ أَشْيَاءَ، فَحُكِمَ بِهَا فِيْهَا، وَيُجْعَلُ مَا قُرِعَ مِنْهَا وَهُوَ الشَّيْءُ الَّذِيْ كَانَتِ الْقُرْعَةُ مِنْ أَجْلِهِ بِعَيْنِهِ. مِنْ ذٰلِكَ، مَا كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَكَمَ بِهِ، فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْيَمَنِ.

۷۲۴۵: ابوالمہلب نے عمران سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ ان روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ نے مرض الموت میں آزادی کو ثلث مال میں نافذ فرمایا ہبہ اور صدقہ کا بھی یہی حکم ہے۔ ان روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ نے مرض الموت میں آزادی کو ثلث مال میں نافذ فرمایا ہبہ اور صدقہ کا

بھی یہی حکم ہے۔ اس مذہب کے بعض علماء نے زہری کی عامر بن سعد والی روایت سے بھی استدلال کیا ہے کہ آپ شدید بیماری کے دوران ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت سعد نے تمام مال صدقہ کرنے کی اجازت طلب کی آپ ﷺ نے ردفرما کر تہائی مال میں اجازت دی جیسا کہ یہ روایت شروع باب میں ذکر کی گئی ہے اس روایت میں بیماری کے صدقہ کو موت کے بعد نافذ ہونے والی وصیت کی طرح تیسرا حصہ مال میں جائز قرار دیا گیا۔ مصعب بن سعد نے اس روایت کا اس طرح بیان کیا کہ ان کا یہ سوال کرنا موت کے بعد صدقے کی وصیت کے سلسلے میں تھا جیسا کہ ہم نے شروع باب میں ذکر کیا۔ حضرت عامر کی روایت سے ان کا استدلال کرنا ان کے مخالفین کے اس استدلال سے بہتر نہیں جو انہوں نے مصعب کی روایت سے کیا ہے فقہاء نے اس شخص کے بارے میں جس نے موت کے بعد چھ غلام آزاد کئے اور اس کا اور مال بھی نہیں تھا اور ورثاء نے اس کی وصیت کو جائز بھی نہ قرار دیا بہت کچھ کلام کیا ہے۔ ان کا تہائی آزاد ہو جائے گا اور بقیہ غلام اپنی قیمت کے متعلق محنت و مشقت کریں گے اس بات کو امام ابوحنیفہؒ ابو یوسفؒ اور محمدؒ نے اختیار کیا۔ بعض علماء نے یہ کہا کہ دو غلام تو آزاد ہو جائیں گے اور بقیہ غلام ورثاء کی ملکیت میں برقرار رہیں گے۔ بعض نے یہ کہا ثلث کے بارے میں ان میں قرعہ اندازی کی جائے گی اور وہ آزاد ہو جائیں گے اور بقیہ غلامی میں برقرار رہیں گے اس سلسلے میں انہوں نے حضرت عمران والی روایت کو دلیل بنایا۔ تیسرے قول والوں کے خلاف پہلے دو اقوال والوں کی دلیل یہ ہے کہ روایت عمران میں جس قرعہ اندازی کا تذکرہ ہے وہ منسوخ ہے کیونکہ قرعہ شروع اسلام میں تھا پھر یہ منسوخ ہو گیا شروع اسلام میں اس کے جائز ہونے کی وجہ یہ تھی تا کہ اشیاء پر اس کے ذریعے حکم لگایا جائے اور جس چیز کی وجہ سے قرعہ اندازی کی گئی ہے وہ بعینہٖ وہی سمجھی جائے جو قرعے میں نکلی ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اس کو استعمال فرمایا جیسا کہ اس روایت میں ہے۔

۷۲۴۶ : مَا قَدْ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْكُوْفِيُّ قَالَ :ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، أَوْ يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، أَنَا أَشُكُّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَجْلَحِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْخَلِيْلِ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنَ الْيَمَنِ ، وَعَلِيٌّ يَوْمَئِذٍ بِهَا .فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَى عَلِيًّا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَخْتَصِمُوْنَ فِيْ وَلَدٍ قَدْ وَقَعُوْا عَلَى امْرَأَةٍ فِيْ طُهْرٍ وَاحِدٍ ، فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ ، فَقَرَعَ أَحَدُهُمْ، فَدَفَعَ إِلَيْهِ الْوَلَدَ .فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، أَوْ قَالَ أَضْرَاسُهُ. فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُنْكِرْ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا حَكَمَ بِهِ فِي الْقُرْعَةِ ، فِيْ دَعْوَى النَّفَرِ الْوَلَدَ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْحُكْمَ حِيْنَئِذٍ ، كَانَ كَذٰلِكَ ، ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ بِاتِّفَاقِنَا ، وَاتِّفَاقِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا .وَدَلَّ عَلَى نَسْخِهِ، مَا قَدْ

رَوَيْنَاهُ فِيْ بَابِ الْقَافَةِ ، مِنْ حُكْمِ عَلِيٍّ فِيْ مِثْلِ هٰذَا بِأَنْ جَعَلَ الْوَلَدَ بَيْنَ الْمُدَّعِيَيْنِ جَمِيْعًا يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْحُكْمَ كَانَ يَوْمَئِذٍ حُكْمَ عَلِيٍّ بِمَا حَكَمَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلِ النَّسَبِ ، الَّذِيْ يَدَّعِيْهِ النَّفَرُ ، وَالْمَالِ الَّذِيْ يُوْصِيْ بِهِ النَّفَرُ ، بَعْدَ أَنْ يَكُوْنَ ، قَدْ أَوْصَىٰ بِهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَةٍ ، أَوْ الْعَتَاقِ الَّذِيْ يَعْتِقُهُ الْعَبِيْدُ فِيْ مَرَضِ مُعْتِقِهِمْ ، أَنْ يُقْرَعَ بَيْنَهُمْ ، فَأَيُّهُمْ أُقْرِعَ اسْتَحَقَّ مَا ادَّعٰى ، وَمَا كَانَ وَجَبَ بِالْوَصِيَّةِ وَالْعَتَاقِ ، ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ بِنَسْخِ الرِّبَا ، إِذْ رُدَّتِ الْأَشْيَاءُ إِلَى الْمَقَادِيرِ الْمَعْلُوْمَةِ الَّتِيْ فِيْهَا التَّعْدِيلُ ، الَّذِيْ لَا زِيَادَةَ فِيْهِ ، وَلَا نُقْصَانَ .وَبَعْدَ هٰذَا ، فَلَيْسَ يَخْلُو مَا حَكَمَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِنَ الْعَتَاقِ فِي الْمَرَضِ ، مِنَ الْقُرْعَةِ ، وَجَعْلِهِ إِيَّاهُ مِنَ الثُّلُثِ ، مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ .إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ حُكْمًا دَلِيْلًا عَلٰى سَائِرِ أَفْعَالِ الْمَرِيْضِ فِيْ مَرَضِهِ ، مِنْ عَتَاقِهِ ، وَهِبَاتِهِ ، وَصَدَقَاتِهِ .أَوْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ حُكْمًا فِيْ عَتَاقِ الْمَرِيْضِ ، خَاصَّةً ، دُوْنَ سَائِرِ أَفْعَالِهِ ، وَهِبَاتِهِ ، وَصَدَقَاتِهِ .فَإِنْ كَانَ خَاصًّا فِي الْعَتَاقِ ، دُوْنَ مَا سِوَاهُ ، فَيَنْبَغِي أَنْ لَا يَكُوْنَ مَا جَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مِنَ الْعَتَاقِ فِي الثُّلُثِ ، دَلِيْلًا عَلَى الْهِبَاتِ وَالصَّدَقَاتِ أَنَّهَا كَذٰلِكَ .فَثَبَتَ قَوْلُ الَّذِيْ يَقُوْلُ :إِنَّهَا مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ ، إِذْ كَانَ النَّظَرُ شَهِدَ لَهُ ، وَإِنْ كَانَ هٰذَا لَا يُدْرَكُ فِيْهِ خِلَافُ مَا قَالَ إِلَّا بِالتَّقْلِيْدِ ، وَلَا شَيْءَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ نَقَلَهُ غَيْرُ هٰذَا الْحَدِيْثِ .وَإِنْ كَانَ قَدْ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْعَتَاقَ فِي الثُّلُثِ ، دَلِيْلًا لَنَا عَلٰى أَنَّ هِبَاتِ الْمَرِيْضِ وَصَدَقَاتِهِ كَذٰلِكَ .فَكَذٰلِكَ هُوَ دَلِيْلٌ لَنَا عَلٰى أَنَّ الْقُرْعَةَ قَدْ كَانَتْ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ ، جَارِيَةٌ يُحْكَمُ بِهَا .فَفِي ارْتِفَاعِهَا عِنْدَنَا ، وَعِنْدَ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا ، مِنَ الْهِبَاتِ وَالصَّدَقَاتِ ، دَلِيْلٌ أَنَّ ارْتِفَاعَهَا أَيْضًا مِنَ الْعَتَاقِ .فَبَطَلَ بِذٰلِكَ ، قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ إِلَى الْقُرْعَةِ ، وَثَبَتَ أَحَدُ الْقَوْلَيْنِ الْآخَرَيْنِ .فَقَالَ مَنْ ذَهَبَ إِلَى تَثْبِيتِ الْقُرْعَةِ :وَكَيْفَ تَكُوْنُ الْقُرْعَةُ مَنْسُوْخَةً ، وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهَا ، فِيْمَا قَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَى الْعَمَلِ بِهَا فِيْهِ مِنْ بَعْدِهِ؟

۷۲۴۶: عبداللہ بن خلیل حضرمی نے حضرت زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے پاس یمن سے ایک آدمی آیا ان دنوں حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن میں تھے اور اس نے بتلایا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تین آدمی حاضر ہوئے جو ایک بچے کے بارے میں جھگڑ رہے تھے ان تینوں نے ایک عورت کے ساتھ ایک ہی طہر میں جماع کیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان قرعہ ڈالا۔ جس کے حق میں قرعہ نکلا لڑکا اس کے حوالے کر دیا یہ سن کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر ہنسے کہ آپ کے نواجذ یا

اضراس ظاہر ہو گئیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے لڑکے کے سلسلے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قرعہ اندازی والے فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں فرمایا اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اس وقت حکم اسی طرح تھا پھر بالاتفاق یہ منسوخ ہو گیا اور اس کے منسوخ ہونے پر وہ روایت دلالت کرتی ہے جو باب القیافہ میں ذکر ہو چکی جیسے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی قسم کے معاملے میں جو ایک لڑکے کے بارے میں دونوں دعوے دار تھے تو آپ نے فرمایا وہ لڑکا ان دونوں کا وارث ہوگا اور وہ دونوں اس کے وارث بنیں گے اس سے یہ دلالت مل گئی کہ حکم ان دنوں ہر چیز کا اسی طرح تھا جیسا علی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ جس حصہ میں کئی دعوے دار ہوں یا جس مال کی وصیت میں کئی لوگ شامل ہوں اس کے بعد کہ ہر ایک کے لئے الگ الگ وصیت کی گئی ہو یا آزادی کی طرح کہ غلام اپنے آزاد کرنے والے کے مرض الموت میں آزاد ہوئے ہوں تو ایسے سب معاملات میں قرعہ اندازی سے ان کے درمیان فیصلہ ہوتا جس کے حق میں قرعہ نکل آتا اسی طرح جو وصیت اور آزادی سے واجب ہوا ہوتا اس کا یہی حکم تھا پھر سود کے منسوخ ہونے سے یہ سب چیزیں منسوخ ہو گئیں اور چیزوں کو ان کی مقررہ معلوم مقداروں کی طرف لوٹا دیا گیا جنمیں کہ برابری ہو سکتی تھی اور زیادتی اور نقصان نہ رہتا تھا اس کے بعد جناب رسول اللہ ﷺ نے بیماری کی حالت میں آزاد کر دینے والے شخص متعلق جو فیصلہ فرمایا ہے ایک تو وہ ثلث مال میں سے ہے دوسری بات یہ ہے کہ اس میں سے دو باتوں میں سے ایک ضرور ہے کہ مریض کے مرض الموت میں کئے جانے والے معاملات عتاق، ہبہ، صدقات وغیرہ میں اس کو دلیل بنایا جائے یا پھر مریض کے آزاد کر دینے کے ساتھ خاص کیا جائے اور افعال سے اس کا تعلق نہ ہو۔ پس اگر ہم اس کو عتاق سے خاص کریں تو پھر یہ ہبات اور صدقات کے لئے دلیل نہ بن سکے گا تو اس سے ان لوگوں کی بات ثابت ہو جائے گی جو عتاق کو تمام مال میں نافذ قرار دیتے ہیں کیونکہ قیاس بھی اسی کا مؤید ہے۔ اگرچہ اس میں جو کچھ کہا گیا ہے تقلید کے بغیر اس میں مخالفت کا ادراک بھی نہیں کیا جا سکتا اور حال یہ ہے کہ اس باب میں اس حدیث کی نقل کے علاوہ اور کوئی روایت موجود نہیں اور اگر اس عتاق کو جناب نبی اکرم ﷺ نے ثلث میں سے قرار دیا ہے تو پھر یہ ہمارے مؤقف کی دلیل ہے کہ مریض کے ہبات وصدقات اسی طرح ہوں گے اسی طرح یہ اس بات کی بھی دلیل ہے کہ ان تمام معاملات میں قرعہ جاری تھا اور اس کے ذریعہ فیصلہ کیا جاتا تھا اور ہمارے نزدیک اور ہمارے مخالف کے نزدیک اس کا ہبہ اور صدقات سے حکم اٹھ چکا اب یہ ہمارے حق میں دلیل ہے کہ عتاق سے بھی یہ حکم اٹھ چکا ہے۔ پس اس سے جنہوں نے قرعہ والا قول کیا ہے وہ باطل ہوا اور آخری دو اقوال میں سے ایک ثابت ہو گیا۔ قرعہ کس طرح منسوخ ہو گیا حالانکہ جناب رسول اللہ ﷺ اس پر عمل کرتے تھے اور آپ کے بعد بھی مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ وہ اس پر عمل پیرا ہیں۔ (ثبوت ملاحظہ ہو)

تخریج : ابو داؤد فی الطلاق باب ۳۲۔

۷۲۴۷ : فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ

إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا ، أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا ، خَرَجَ بِهَا مَعَهُ.

۷۲۴۷: علقمہ بن وقاص نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج کے مابین قرعہ ڈالتے پس جس کا نام نکلتا وہی اس سفر میں شریک ہوتیں۔

تخریج : بخاری فی الهبه باب۱۵' والجهاد باب٦٤' والشهادات باب۳۰/۱۵' والمغازی باب ۳٤' والنكاح باب۹۷' مسلم فی فضائل الصحابه ۸۸' والتوبه ٥٦' والنكاح ۳۸' ابن ماجه فی النكاح باب٤٧' والاحكام باب ۲۰' دارمی فی الجهاد باب ۳۰' والنكاح باب۲٦' مسند احمد ٦' ۱۱۷/۱۱٤' ۲٦۹/۱۹۷۔

۷۲۴۸ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ :حَدَّثَنِي يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۷۲۴۸: یونس بن یزید نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۲۴۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ، وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ ، وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، وَيَحْيٰى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ.

۷۲۴۹: عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور یحییٰ بن عباد نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کی روایت کی ہے۔

۷۲۵۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عِيْسٰى بْنِ تَلِيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ الْقِتْبَانِيُّ ، عَنْ أَبِي الطَّاهِرِ ، عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ :حَدَّثَتْنِيْ خَالَتِيْ عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ ، مِثْلَهٗ.قَالُوْا :فَهٰذَا مَا يَنْبَغِيْ لِلنَّاسِ أَنْ يَفْعَلُوْهُ إِلَى الْيَوْمِ ، وَلَيْسَ بِمَنْسُوْخٍ ، فَمَا يُنْكِرُوْنَ أَنَّ الْقُرْعَةَ فِي الْعَتَاقِ فِي الْمَرَضِ كَذٰلِكَ .قِيْلَ لَهُمْ :قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهٖ، مَا يُغْنِيْ، وَلٰكِنَّا نَذْكُرُ هَاهُنَا ، مَا فِيْهِ أَيْضًا دَلِيْلُ أَنْ لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْ هٰذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. أَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ أَنَّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُسَافِرَ إِلٰى حَيْثُ أَحَبَّ ، وَإِنْ طَالَ سَفَرُهُ ذٰلِكَ ،

وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ مِنْ نِسَائِهِ، وَأَنَّ حُكْمَ الْقَسْمِ ، يَرْتَفِعُ عَنْهُ بِسَفَرِهِ. فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، كَانَتْ قُرْعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فِيْ وَقْتِ احْتِيَاجِهِ إِلَى الْخُرُوْجِ بِإِحْدَاهُنَّ لِتَطِيْبَ نَفْسُ مَنْ لَا يَخْرُجُ بِهَا مِنْهُنَّ ، وَلِيُعْلَمَ أَنَّهُ لَمْ يُحَابِ الَّتِي خَرَجَ بِهَا عَلَيْهِنَّ ، لِأَنَّهُ لَمَّا كَانَ لَهُ أَنْ يَخْرُجَ وَيُخَلِّفَهُنَّ جَمِيْعًا ، كَانَ لَهُ أَنْ يَخْرُجَ وَيُخَلِّفَ مَنْ شَاءَ مِنْهُنَّ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْقُرْعَةَ إِنَّمَا تُسْتَعْمَلُ فِيْمَا يَسَعُ تَرْكُهَا ، وَفِيْمَا لَهُ أَنْ يُمْضِيَهُ بِغَيْرِهَا .وَمِنْ ذٰلِكَ ، الْخَصْمَانِ يَحْضُرَانِ عِنْدَ الْحَاكِمِ ، فَيَدَّعِيْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى صَاحِبِهِ دَعْوَى .فَيَنْبَغِيْ لِلْقَاضِي أَنْ يُقْرِعَ بَيْنَهُمَا ، فَأَيُّهُمَا أُقْرِعَ ، بَدَأَ بِالنَّظَرِ فِيْ أَمْرِهِ، وَلَهُ أَنْ يَنْظُرَ فِيْ أَمْرِ مَنْ شَاءَ مِنْهُمَا بِغَيْرِ قُرْعَةٍ .فَكَانَ الْأَحْسَنُ بِهِ ؛ لِبُعْدِ الظَّنِّ بِهِ فِيْ هٰذَا اسْتِعْمَالَ الْقُرْعَةِ ، كَمَا اسْتَعْمَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَمْرِ نِسَائِهِ. وَكَذٰلِكَ عَمِلَ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ أَقْسَامِهِمْ بِالْقُرْعَةِ ، فِيْمَا قَدْ عَدَلُوْهُ بَيْنَ أَهْلِيهِمْ ، بِمَا لَوْ أَمْضَوْهُ بَيْنَهُمْ ، لَا عَنْ قُرْعَةٍ ، كَانَ ذٰلِكَ مُسْتَقِيْمًا .فَأَقْرَعُوْا بَيْنَهُمْ ؛ لِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُهُمْ ، وَتَرْتَفِعَ الظِّنَّةُ ، عَمَّنْ تَوَلّٰى لَهُمْ قِسْمَتَهُمْ .وَلَوْ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ ، عَلٰى طَوَائِفَ مِنَ الْمَتَاعِ ، الَّذِيْ لَهُمْ ، قَبْلَ أَنْ يُعَدِّلَ وَيُسَوِّيَ قِيْمَتَهُ عَلٰى أَمْلَاكِهِمْ مِنْهُ، كَانَ ذٰلِكَ الْقَسْمُ بَاطِلًا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْقُرْعَةَ إِنَّمَا فُعِلَتْ ، بَعْدَ أَنْ تَقَدَّمَهَا ، مَا يَجُوْزُ الْقَسْمُ بِهِ ، وَأَنَّهَا إِنَّمَا أُرِيْدَتْ لِانْتِفَاءِ الظَّنِّ ، لَا بِحُكْمٍ يَجِبُ بِهَا .فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ كُلُّ قُرْعَةٍ تَكُوْنُ مِثْلَ هٰذَا، فَهِيَ حَسَنَةٌ ، وَكُلُّ قُرْعَةٍ يُرَادُ بِهَا وُجُوْبُ حُكْمٍ ، وَقَطْعُ حُقُوْقٍ مُتَقَدِّمَةٍ ، فَهِيَ غَيْرُ مُسْتَعْمَلَةٍ .ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى الْقَوْلَيْنِ الْآخَرَيْنِ ، فَرَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ حَكَمَ فِي الْعَبْدِ ، إِذَا كَانَ بَيْنَ اثْنَيْنِ ، فَأَعْتَقَهُ أَحَدُهُمَا ، فَإِنَّهُ حُرٌّ كُلُّهُ، وَيَضْمَنُ إِنْ كَانَ مُوْسِرًا ، أَوْ إِنْ كَانَ مُعْسِرًا .فَفِيْ ذٰلِكَ مِنْ الْإِخْتِلَافِ ، مَا ذَكَرْنَاهُ فِي كِتَابِ الْعَتَاقِ۔ثُمَّ وَجَدْنَا فِيْ حَدِيْثِ أَبِي الْمَلِيْحِ الْهُذَلِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ، فِيْ مَمْلُوْكٍ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ حُرٌّ كُلُّهُ لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيْكٌ۔فَبَيَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، الْعِلَّةَ الَّتِيْ لَهَا عَتَقَ نَصِيْبُ صَاحِبِهِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْعَتَاقَ مَتٰى وَقَعَ فِيْ بَعْضِ الْعَبْدِ ، انْتَشَرَ فِيْ كُلِّهِ .وَقَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حَكَمَ فِي الْعَبْدِ بَيْنَ اثْنَيْنِ ، إِذَا أَعْتَقَهُ أَحَدُهُمَا ، وَلَا مَالَ لَهُ، يُحْكَمُ عَلَيْهِ فِيْهِ بِالضَّمَانِ بِالسِّعَايَةِ عَلَى الْعَبْدِ ، فِيْ نَصِيْبِ الَّذِيْ لَمْ يُعْتِقْ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ هٰؤُلَاءِ الْعَبِيْدِ فِي الْمَرَضِ كَذٰلِكَ ، وَأَنَّهُ لَمَّا اسْتَحَالَ أَنْ يَجِبَ عَلٰى غَيْرِهِمْ ، ضَمَانُ مَا جَاوَزَ الثُّلُثَ ،

الَّذِیْ لِلْمَیِّتِ ، أَنْ یُوْصِیَ بِهٖ ، وَیُمَلِّکَهٗ فِیْ مَرَضِهٖ مَنْ حَبَّ مِنْ قِیْمَتِهِمْ ، وَجَبَ عَلَیْهِمُ السِّعَایَةُ فِیْ ذٰلِكَ لِلْوَرَثَةِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ ، وَأَبِیْ یُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی.

۷۲۵۰: عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کی ہے۔ان روایات سے قرعہ کا ثبوت ملتا ہے پس لوگوں کو مناسب ہے کہ وہ آج اس کو اختیار کریں۔یہ منسوخ نہیں مرض کی حالت میں عتاق میں قرعہ کا حکم بھی اسی طرح ہے۔ہم اس کا کافی وشافی جواب اپنے مقام پر دے چکے مگر یہاں بھی ہم تھوڑا سا ذکر کئے دیتے ہیں جس سے مزید یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ ان روایات میں ثبوت قرعہ کی کوئی دلیل نہیں۔ ان شاء اللہ۔مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ آدمی کو جہاں چاہے سفر درست ہے خواہ سفر طویل ہو اور اس کی بیویوں میں سے کوئی بھی اس کے ساتھ نہ ہو۔اور تقسیم میں برابری کا حکم سفر کے وقت اٹھ جاتا ہے جب یہ بات اسی طرح ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ازواج مطہرات میں قرعہ اندازی کرنا جبکہ آپ کو نکلنے کی ضرورت پیش آتی یہ تطییب خاطر کے لئے تھا تاکہ نہ نکلنے والیوں کو یہ بات پیش نظر ہو کہ جس کو ساتھ لے جا رہے ہیں اس کے ساتھ ان کے مقابلہ میں محبت زیادہ نہیں کیونکہ آپ کو اکیلے نکلنا اور سب کو سفر میں نہ لے جانا یہ بھی درست تھا تو اسی طرح آپ کو یہ بھی جائز تھا کہ آپ نکلیں اور جس کو چاہیں ساتھ لے جائیں۔پس اس سے یہ بات بخوبی ثابت ہوگئی کہ قرعہ ان کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے جن میں چھوڑنے کی وسعت موجود ہو اور ان میں جن کا اس کے بغیر کر گزرنا درست ہو اسی قسم میں سے یہ بات ہے کہ جب دو آدمی جن کے مابین جھگڑا ہو دونوں حاکم کے پاس حاضر ہوں ان میں سے ہر ایک مدعی ہو تو اس وقت قاضی کے لئے مناسب ہے کہ وہ قرعہ اندازی کرے جس کے نام قرعہ نکلے پہلے اس کے معاملے کو دیکھے اور قاضی کے لئے یہ بھی درست ہے کہ قرعہ اندازی کر کے جس کے معاملے میں چاہے پہلے غور کرے البتہ قرعہ اندازی کا طریقہ اختیار کرنا بہتر ہے تاکہ بدگمانی پیدا نہ ہو۔جس طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کے سلسلہ میں اختیار فرمایا۔مسلمانوں نے بھی اسی طرح قرعہ اندازی کا طریق کار اختیار کیا کہ جس میں انہوں نے لوگوں کے درمیان برابری برتنا چاہی۔اگرچہ وہ اگر قرعہ اندازی کے بغیر فیصلہ کریں تو یہ بھی درست ہے ان کے مابین قرعہ اندازی اس لئے اختیار کی جاتی ہے تاکہ ان کے دل مطمئن رہیں اور ذمہ دار کے متعلق بدگمانی اٹھ جائے کہ اس نے جانب داری سے کام لیا ہے۔اگر ذمہ دار لوگ ان کے مختلف النوع اموال اور املاک میں برابری کرنا چاہیں اور ان میں قیمتوں کی تعیین کے بغیر قرعہ اندازی کریں تو یہ باطل ہے اور یہ تقسیم کرنے والا غلط طرز اختیار کرنے والا ہے۔پس اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ قرعہ اندازی ان میں کی جائے گی جن میں اس کے ذریعہ تقسیم درست ہو اس سے کوئی حکم واجب نہ ہوگا یہ صرف بدگمانی کی نفی کے لئے ہے۔پس ہر وہ قرعہ جو اسی انداز سے ہو وہ درست ہے اور وہ قرعہ جس سے حکم کا وجوب ثابت کرنا ہو اور گزشتہ حقوق کو طے کرنا وہ غیر مستعمل ہے۔اب ہم آخری دونوں اقوال کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کے متعلق

فیصلہ فرمایا جو دو آدمیوں میں مشترک ہو اور ان میں سے ایک آزاد کر دے وہ تمام آزاد ہو جائے گا اور اگرچہ خوشحال یا تنگدست ہو دوسرے کے حصہ کا ضامن ہوگا اور اس میں جو اختلاف ہے وہ ہم کتاب العتاق میں ذکر کر آئے ہیں۔ پھر ہم نے ابوالملیح ہذلی کی روایت پالی جس کو انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ تمام کا تمام آزاد ہے اس کا کوئی حصہ دار نہیں ہے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس میں وہ علت بیان کر دی جس کی وجہ سے اس کے ساتھ کا حصہ آزاد ہو گیا۔ پس اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جب غلام کے بعض حصہ میں عتاق واقع ہوگا تو وہ تمام میں پھیل جائے گا ہم نے دیکھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کے مشترک غلام کے سلسلہ میں فیصلہ فرمایا جبکہ ان میں سے ایک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا اور اس غلام کے پاس کوئی مال نہیں کہ جس کے متعلق کمائی کے لئے ضمان کا فیصلہ غلام کے متعلق کیا جائے اس حصہ میں جو کہ آزاد نہیں کیا گیا۔ پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ مرض کی حالت میں ان غلاموں کا یہی حکم ہے تو جب یہ ناممکن ہے کہ دوسروں پر اس مال کے ضمان کا فیصلہ لازم ہو جو کہ ثلث سے زیادہ ہے جس کی میت وصیت کر سکتا ہے اور اپنے مرض کے دوران اس کی قیمت کا جس کو چاہے مالک بنا دے تو ان غلاموں پر اس مال کے سلسلہ میں ورثاء کے لئے دوڑ دھوپ لازم ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : مسند احمد ۷۵/۵۔

بَابُ الرَّجُلِ يُوْصِيْ بِثُلُثِ مَالِهٖ لِقَرَابَتِهٖ ، أَوْ لِقَرَابَةِ فُلَانٍ مِنْهُمْ ؟

اپنے یا دوسروں کے قرابت داروں کے تہائی مال کی وصیت

خلاصۃ المرام :

فلاں آدمی کے رشتہ داروں کے لئے یہ مال ہوگا تو رشتہ داروں سے کون مراد ہوں گے۔

1: فریق اوّل پر ذی رحم محرم جو باپ کی طرف سے ہوں یا ماں کی طرف سے وہ اس کا حقدار ہے۔اس قول کو امام ابوحنیفہؒ نے اختیار کیا۔

2: ذی رحم محرم کو وصیت پہنچے گی یہ امام زفرؒ احمدؒ کا قول ہے۔

3: ہجرت کے وقت سے ایک ماں باپ میں شریک ذی رحم محرم مراد ہوں گے۔ یہ امام ابو یوسف ومحمد رحمہما کا قول ہے۔

4: چوتھی پشت میں شریک کے لئے وصیت ہوگی۔

5: کسی بھی دادا میں شریک ہوں خواہ جاہلیت میں یا اسلام میں وہ مراد ہوں گے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي الرَّجُلِ يُوْصِيْ بِثُلُثِ مَالِهٖ ، لِقَرَابَةِ فُلَانٍ مِنْهُمْ ؟ الْقَرَابَةُ الَّذِيْنَ يَسْتَحِقُّوْنَ تِلْكَ الْوَصِيَّةَ .فَقَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ :هُمْ كُلُّ ذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ ، مِنْ فُلَانٍ ، مِنْ قِبَلِ أَبِيْهِ ، أَوْ مِنْ قِبَلِ أُمِّهٖ ، غَيْرَ أَنَّهٗ يَبْدَأُ فِيْ ذٰلِكَ ، بِمَنْ كَانَتْ قَرَابَتُهٗ مِنْهُمْ ، مِنْ قِبَلِ أَبِيْهِ ، عَلٰى مَنْ كَانَتْ قَرَابَتُهٗ مِنْهُ ، مِنْ قِبَلِ أُمِّهٖ .وَتَفْسِيْرُ ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ لِلْمُوْصِيْ لِقَرَابَتِهٖ عَمٌّ ، وَخَالٌ ، فَقَرَابَةُ عَمِّهٖ مِنْ قِبَلِ أَبِيْهِ ، كَقَرَابَةِ خَالِهٖ مِنْهُ ، مِنْ قِبَلِ أُمِّهٖ ، فَلْيَبْدَأْ فِيْ ذٰلِكَ ، بِعَمِّهٖ عَلٰى خَالِهٖ ، فَيَجْعَلُ الْوَصِيَّةَ لَهٗ . وَقَالَ زُفَرُ رَحِمَهُ اللّٰهُ :الْوَصِيَّةُ لِكُلِّ مَنْ قَرُبَ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أَبِيْهِ ، أَوْ مِنْ قِبَلِ أُمِّهٖ ، دُوْنَ مَنْ كَانَ أَبْعَدَ مِنْهُ .وَسَوَاءٌ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ ، بَيْنَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ ، ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ ، وَبَيْنَ مَنْ كَانَ ذَا رَحِمٍ غَيْرَ مَحْرَمٍ .وَقَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى :الْوَصِيَّةُ فِيْ ذٰلِكَ ؛ لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهٗ وَفُلَانًا ، أَبٌ وَاحِدٌ ، مُنْذُ كَانَتِ الْهِجْرَةُ مِنْ قِبَلِ أَبِيْهِ ، أَوْ مِنْ قِبَلِ أُمِّهٖ .وَسَوَاءٌ فِيْ ذٰلِكَ ، بَيْنَ مَنْ بَعُدَ مِنْهُمْ .وَبَيْنَ مَنْ قَرُبَ ، وَبَيْنَ مَنْ كَانَتْ رَحِمُهٗ غَيْرَ مُحَرَّمَةٍ .وَلَمْ يُفَضِّلَا فِيْ ذٰلِكَ ، مَنْ كَانَتْ رَحِمُهٗ مِنْ قِبَلِ الْأَبِ ، عَلٰى مَنْ كَانَتْ رَحِمُهٗ ، مِنْ قِبَلِ الْأُمِّ .وَقَالَ آخَرُوْنَ : الْوَصِيَّةُ فِيْ ذٰلِكَ ، لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهٗ وَفُلَانًا ، أَبُوْهُ الرَّابِعُ إِلٰى مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنْ ذٰلِكَ .وَقَالَ آخَرُوْنَ :

الْوَصِيَّةُ فِيْ ذٰلِكَ ؛ لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا ، أَبٌ وَاحِدٌ ، فِي الْإِسْلَامِ ، أَوْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، مِمَّنْ يَرْجِعُ بِآبَائِهِ ، أَوْ بِأُمَّهَاتِهِ إِلَيْهِ ، أَبًا غَيْرَ أَبٍ ، أَوْ أُمًّا غَيْرَ أُمٍّ ، إِلٰى أَنْ تَلْقَاهُ ، مِمَّا تَثْبُتُ بِهِ الْمَوَارِيْثُ ، أَوْ تَقُوْمُ بِهِ الشَّهَادَاتُ .وَإِنَّمَا جَوَّزَ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَاتِ الْوَصِيَّةَ لِلْقَرَابَةِ ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ ، إِذَا كَانَتْ تِلْكَ الْقَرَابَةُ قَرَابَةً تُحْصٰى وَتُعْرَفُ .فَإِنْ كَانَتْ لَا تُحْصٰى وَلَا تُعْرَفُ ، فَإِنَّ الْوَصِيَّةَ بِهَا بَاطِلَةٌ فِيْ قَوْلِهِمْ جَمِيْعًا إِلَّا أَنْ يُوْصِيَ بِهَا لِفُقَرَائِهِمْ ، فَتَكُوْنَ جَائِزَةً لِمَنْ رَأَى الْوَصِيُّ دَفْعَهَا إِلَيْهِ مِنْهُمْ .وَأَقَلُّ مَنْ يَجُوْزُ لَهُ أَنْ يَجْعَلَهَا مِنْهُمْ ، اثْنَانِ فَصَاعِدًا ، فِيْ قَوْلِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ .وَقَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ :إِنْ دَفَعَهَا إِلٰى وَاحِدٍ مِنْهُمْ أَجْزَأَهُ ذٰلِكَ .فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِي الْقَرَابَةِ مِنْهُمْ ، هٰذَا الْإِخْتِلَافَ ، وَجَبَ أَنْ نَنْظُرَ فِيْ ذٰلِكَ ، لِنَسْتَخْرِجَ مِنْ أَقَاوِيْلِهِمْ هٰذِهِ ، قَوْلًا صَحِيْحًا .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى أَنَّ الْقَرَابَةَ ، هُمُ الَّذِيْنَ يَلْتَقُوْنَهُ وَمَنْ يُقَارِبُوْنَهُ ، عِنْدَ أَبِيْهِ الرَّابِعِ فَأَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ .إِنَّمَا قَالُوْا ذٰلِكَ فِيْمَا ذَكَرُوْا ، لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، لَمَّا قَسَمَ سَهْمَ ذِي الْقُرْبٰى ، أَعْطٰى بَنِيْ هَاشِمٍ ، وَبَنِي الْمُطَّلِبِ .وَإِنَّمَا يَلْتَقِيْ ، هُوَ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ ، عِنْدَ أَبِيْهِ الرَّابِعِ ؛ لِأَنَّهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ .وَالْآخَرُوْنَ بَنُو الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ ، يَلْتَقُوْنَهُمْ ، وَهُوَ عِنْدَ عَبْدِ مُنَافٍ ، وَهُوَ أَبُوْهُ الرَّابِعُ فَمِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ لِلْآخَرِيْنَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، لَمَّا أَعْطٰى بَنِيْ هَاشِمٍ ، وَبَنِي الْمُطَّلِبِ ، قَدْ حَرَمَ بَنِيْ أُمَيَّةَ ، وَبَنِيْ نَوْفَلٍ ، وَقَرَابَتُهُمْ مِنْهُ ، كَقَرَابَةِ بَنِي الْمُطَّلِبِ .فَلَمْ يَحْرِمْهُمْ ؛ لِأَنَّهُمْ لَيْسُوْا قَرَابَةً ، وَلٰكِنْ لِمَعْنًى غَيْرِ الْقَرَابَةِ .فَكَذٰلِكَ مَنْ فَوْقَهُمْ ، لَمْ يَحْرِمْهُمْ ؛ لِأَنَّهُمْ لَيْسُوْا قَرَابَةً ، وَلٰكِنْ لِمَعْنًى غَيْرِ الْقَرَابَةِ .ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْقَرَابَةِ ، مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

امام طحاویؒ کہتے ہیں: اس آدمی کے متعلق علماء کا اختلاف ہے کہ جو شخص فلاں آدمی کے رشتہ داروں کے لئے اپنے تہائی مال کی وصیت کرتا ہے جس کے وہ رشتہ دار ہوں جو اس وصیت کے حقدار ہوں۔ ❶: امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ اس سے اس کا ہر ذی رحم محرم مراد ہے خواہ وہ باپ کی طرف سے ہو یا ماں کی طرف سے۔ البتہ ابتداء باپ کے قربتداروں سے کی جائے گی ان کو ماں کے قرابتداروں پر مقدم کیا جائے گا اس کی وضاحت یہ ہے کہ وصیت کرنے والے کو رشتہ داری کی وجہ سے چچا اور ماموں کا رشتہ حاصل ہے تو باپ کی طرف سے چچا کی رشتہ داری ماں کی طرف سے ماموں کی رشتہ داری کے مشابہہ ہے۔ پس اس وصیت میں ماموں پر چچا کو مقدم کر کے وصیت کو اس کے حق

میں قرار دیں گے۔ ف: امام زفر رحمہ اللہ یہ وصیت ان لوگوں کو حاصل ہوگی جو خواہ باپ کی طرف سے ہوں یا ماں کی طرف سے ذی رحم محرم ہوں یہ ﷺ وصیت انکے لئے نہ ہوگی جو دور سے رشتہ دار ہوں مگر وہ ذی رحم محرم ہو یا فقط ذی رحم ہوں اور محرم نہ ہوں۔ ف: امام ابو یوسفؒ اور محمدؒ کا کہنا ہے کہ یہ وصیت ان کے لئے ہوگی جو وصیت کرنے والے کے ساتھ ہجرت کے وقت سے لے کر ایک ماں باپ میں جمع ہوں خواہ باپ کی طرف سے ہوں یا ماں کی طرف سے اس سلسلہ میں دور کا رشتہ اور قریب کا رشتہ ایک جیسا ہے۔اسی طرح ذی رحم محرم اور غیر محرم دونوں برابر ہیں جس کو والد کی طرف سے رشتہ داری ہو وہ ماں کی طرف سے رشتہ داری پر فضیلت نہیں رکھتا۔ایک اور فریق کا کہنا ہے کہ اس صورت میں وصیت ہر اس شخص کے لئے ہوگی جو اس وصیت کرنے والے کے ساتھ چوتھی پشت میں شریک ہے پھر نیچے بھی اسی طرح۔ایک اور جماعت کا کہنا ہے کہ یہ وصیت اس شخص کے لئے ہوگی جو اس وصیت کرنے والے کے ساتھ ایک ماں یا ایک باپ میں جمع ہوں خواہ زمانہ اسلام میں یا زمانہ جاہلیت میں ان لوگوں میں سے جو اپنے باپوں یا ماؤں کے ساتھ اس باپ کی طرف لوٹے ہوں جو ان کا حقیقت باپ نہیں یا اس ماں کی طرف جو ان کی حقیقت ماں نہیں۔ یہاں تک کہ وہ اس سے ایسی بات (رشتہ) پائے جس سے وراثت ثابت ہوتی ہے یا شہادتیں قائم ہوتی ہیں۔ان تمام اقوال سے ثابت ہوتا ہے کہ وصیت کا مدار قرابت پر ہے بشرطیکہ وہ قرابت ایسی جو قرابت شمار ہو اور پہچانی جا سکے۔اگر وہ قرابت شمار ہی نہیں ہوتی یا پہچانی ہی نہیں جاتی تو تمام کے ہاں وصیت باطل ٹھہرے گی البتہ اگر وصیت ان میں فقراء کے لئے ہو تو جائز و نافذ ہوگی اور ان میں سے جس کو فقیر پائے گا اس کو دے گا اور کم سے کم جن کو یہ دی جائے گی وہ دو پس اس سے زائد ہوں گے یہ امام محمدؒ کا قول ہے اور امام ابو یوسفؒ تو ایک کو بھی دے دینا جائز قرار دیتے ہیں۔اب جب کہ علماء کے اقوال میں اس قدر اختلاف ہے تو درست قول کو نکالنے کے لئے ضروری ہے کہ ان کے دلائل پر غور کریں۔ ف: اولاً ان حضرات کی دلیل پر غور کیا جو چوتھی پشت میں شراکت کو قربت کا مدار قرار دیتے ہیں ان کی بڑی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب قرابت داروں کا حصہ تقسیم کیا تو آپ نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو عطاء فرمایا آپ کا بنو مطلب کے ساتھ چوتھی پشت میں سلسلہ نسب ملتا ہے کیونکہ آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم اور دوسرے بنو مطلب بن عبد مناف بھی عبد مناف پر مل جاتے ہیں جو کہ نسب میں چوتھا باپ ہے۔اس دلیل کا جواب ف: جناب نبی اکرم ﷺ نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو جب حصہ عنایت فرمایا تو بنو امیہ اور بنو نوفل کو محروم رکھا حالانکہ ان کے ساتھ وہی رشتہ تھا جو بنو مطلب کے ساتھ بنتا تھا۔تو ان کی محرومی کی وجہ عدم قرابت نہ تھی بلکہ دوسری وجہ تھی اسی طرح ان سے اوپر والوں کو بھی اس لئے محروم نہیں کیا کہ ان کو قرابت حاصل نہ تھی بلکہ اس کے علاوہ محرومی کا دوسرا سبب تھا۔ ف: جناب نبی اکرم ﷺ سے قرابت کے متعلق ایک دوسری بات مروی ہے۔وہ یہ ہے۔

۷۲۵۱ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ ، قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ

أَنَسٍ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ أَوْ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِیْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حَائِطِیْ، الَّذِیْ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا ، لِلّٰهِ وَلَوِ اسْتَطَعْتُ أَنْ أُسِرَّهٗ، لَمْ أُعْلِنْهُ .فَقَالَ :اجْعَلْهُ فِیْ فُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ، أَوْ فُقَرَاءِ أَهْلِكَ۔

۷۲۵۱: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون" (آل عمران:۹۲) یا یہ آیت نازل ہوئی "من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا" (البقرہ:۲۴۵) تو حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ آ کر کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا فلاں باغ جو فلاں جگہ واقع ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف ہے اگر آپ چاہیں کہ اس کو پوشیدہ رکھیں تو میں اس کو ظاہر نہ کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اپنے قرابت داروں میں سے فقراء پر تقسیم کر دو یا اپنے اہل میں سے فقراء پر تقسیم کر دو۔

تخریج : ترمذی فی تفسیر سورہ۳، باب۵، مسند احمد ۳، ۱۷۴/۱۱۵۔

۷۲۵۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ أَبِیْ، عَنْ ثُمَامَةَ قَالَ : قَالَ أَنَسٌ : كَانَتْ لِأَبِیْ طَلْحَةَ أَرْضٌ ، فَجَعَلَهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ :اجْعَلْهَا فِیْ فُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانٍ وَأُبَیٍّ .قَالَ أَبِیْ عَنْ ثُمَامَةَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : فَكَانَا أَقْرَبَ اِلَيْهِ مِنِّیْ۔ فَهٰذَا أَبُو طَلْحَةَ ، قَدْ جَعَلَهَا لِأُبَیٍّ وَحَسَّانَ ، وَاِنَّمَا يَلْتَقِیْ هُوَ وَأُبَیٌّ ، عِنْدَ أَبِيْهِ السَّابِعِ ؛ لِأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ ، اسْمُهٗ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ ، بْنِ عَدِیِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ .وَأُبَیُّ بْنُ كَعْبِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَتِيْكِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَوْنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ .فَلَمْ يُنْكِرْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَبِیْ طَلْحَةَ ، مَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ .فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا ، عَلٰى أَنَّ مَنْ كَانَ يَلْقَى الرَّجُلَ اِلٰى أَبِيْهِ الْخَامِسِ ، أَوْ السَّادِسِ ، أَوْ اِلٰى مَنْ فَوْقَ ذٰلِكَ مِنَ الْآبَاءِ الْمَعْرُوْفِيْنَ قَرَابَةٌ لَهٗ، كَمَا أَنَّ مَنْ يَلْقَاهُ، اِلٰى أَبٍ دُوْنَهٗ قَرَابَةٌ أَيْضًا .وَقَدْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهٗ أَيْضًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنْ يُنْذِرَ عَشِيْرَتَهُ الْأَقْرَبِيْنَ .فَرُوِیَ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ۔

۷۲۵۲: ثمامہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابوطلحہؓ کی ایک زمین تھی انہوں نے وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر مقرر کر دی وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور گزارش کی تو آپ نے فرمایا اس کو اپنے قرابت دار فقراء پر تقسیم کر دو۔ تو انہوں نے وہ باغ حضرت حسان اور ابیؓ میں تقسیم کر دیا۔ راوی محمد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ

میرے والد عبداللہ ثمامہ عن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ دونوں مجھ سے زیادہ قریب تھے۔ تو یہ ابوطلحہؓ نے اپنا باغ حضرت ابی اور حسانؓ کو دیا حالانکہ ان کا سلسلہ نسب ابوطلحہ سے ساتویں پشت میں ملتا ہے ملاحظہ ہو۔ ابوطلحہ زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار ابی بن کعب بن قیس بن عتیک بن زید بن معاویہ بن عون بن مالک بن نجار تو نجار میں دونوں کا سلسلہ جمع ہوتا ہے جو کہ ساتویں پشت ہے مگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار نہیں فرمایا بلکہ برقرار فرمایا۔ پس اس سے ثابت ہو گیا کہ جو پانچویں' چھٹے یا ساتویں یا اوپر تک آباء معروفین میں ملے وہ اس کی قرابت شمار ہوگی جس طرح کہ اس سے نیچے والوں میں قرابت ہے۔ ◼: اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے قریبی خاندان کو ڈرائیں۔ جیسا کہ اس روایت میں ہے۔

۷۲۵۳ : مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَخْلَدٍ الْاَصْفَهَانِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ ، عَنِ الْاَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ لَمَّا أُنْزِلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ۔قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ ، اجْمَعْ لِيْ بَنِيْ هَاشِمٍ وَهُمْ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا ، أَوْ أَرْبَعُوْنَ إِلَّا رَجُلًا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، أَنَّهُ قَصَدَ بَنِيْ أَبِيْهِ الثَّالِثِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۲۵۳: عباد بن عباد کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت "وانذر عشیرتک الاقربین" (الشعراء:۲۱۴) اتاری تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ! تم میرے لئے بنو ہاشم کو جمع کرو اور ان کی تعداد چالیس یا ایک کم چالیس تھی پھر روایت اسی طرح بیان کی۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے قرابت سے تیسری پشت مراد لی ہے اور اس سلسلے میں اور روایت بھی وارد ہے۔ (ملاحظہ ہو)

۷۲۵۴ : مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَخْلَدٍ ، أَبُو الْحَسَنِ الْاَصْبَهَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيّ قَالَ :ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَلِي ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ اجْمَعْ لِيْ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ :وَهُمْ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا ، يَزِيْدُوْنَ رَجُلًا ، أَوْ يَنْقُصُوْنَهُ.فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، أَنَّهُ قَصَدَ بَنِيْ أَبِيْهِ الثَّانِي .وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا ، فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۲۵۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ البتہ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ تم میرے لئے بنو عبدالمطلب کو جمع کرو اور کہتے ہیں کہ ان کی

تعداد چالیس آدمی ایک کم یا ایک زائد آدمی تھا۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ آپ نے اپنے دادا کی اولاد کا قصد فرمایا گویا والد کے والد کی اولاد قرابت دار ہیں اور اس سلسلہ اور روایت ملاحظہ ہو۔

۷۲۵۵ : مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ :قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ ، وَزُهَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَا : لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى رَضَمَةٍ مِنْ جَبَلٍ ، فَعَلَا أَعْلَاهَا ، ثُمَّ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ ، إِنِّيْ نَذِيْرٌ۔ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهٗ قَصَدَ بَنِيْ أَبِيْهِ الرَّابِعِ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ.

۷۲۵۵: قبیصہ بن مخارق اور زہیر بن عمرو دونوں کہتے ہیں کہ جب آیت ''وانذر عشیرتک الاقربین'' (الشعراء ۲۱۴) نازل ہوئی تو جناب رسول اللہ ﷺ پہاڑ کی ایک چٹان پر تشریف لے گئے اور اس کے اوپر چڑھ کر فرمایا یا بنی عبد مناف انی نذیر اے بنی عبد مناف بے شک میں منذر بن کر آیا ہوں۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے چوتھے باپ کی اولاد کا قصد فرمایا۔ اس سلسلہ میں آپ ﷺ سے یہ روایت بھی وارد ہے (ملاحظہ ہو)

تخریج : مسلم فی الایمان حدیث ۳۵۳' مسند احمد ۴۷۶/۳۔

۷۲۵۶ : مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ ، وَحَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ ، قَالَا :ثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ وَرْدَانَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ ، يَا بَنِيْ قُصَيٍّ ، يَا بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ ، أَنَا النَّذِيْرُ ، وَالْمَوْتُ الْمُغِيْرُ ، وَالسَّاعَةُ الْمَوْعُوْدُ۔ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، أَنَّهٗ دَعَا بَنِيْ أَبِيْهِ الْخَامِسِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۲۵۶: موسیٰ بن وردان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے بنی ہاشم' اے بنی قصی' اے بنی عبد مناف میں ڈرانے والا ہوں اور موت وہ لوٹ مار والا دشمن ہے اور قیامت کا وعدہ مقرر ہے۔ میں آپ نے اپنے پانچویں میں شامل لوگوں کو دعوت دی اور اس سلسلہ میں یہ بھی مروی ہے۔ (ملاحظہ ہو)۔

۷۲۵۷ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، وَعَفَّانُ ، عَنْ أَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ ، يَا بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ ، يَا بَنِيْ هَاشِمٍ ، أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ ، يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ

، أَنْقِذِيْ نَفْسَكَ مِنَ النَّارِ ، فَإِنِّيْ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا ، سَأَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ دَعَاهُمْ مَعَهُمْ ، بَنِيْ أَبِيَهِ السَّابِعِ ؛ لِأَنَّهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مُنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۲۵۷: موسیٰ بن طلحہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب آیت "وانذر عشیرتك الاقربین" (الشعراء۲۱۴) نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ بنی کعب بن لوی تم اپنے کو آگ سے بچاؤ۔ اے بنی عبد مناف تم اپنے آپ کو بچاؤ۔ اے بنی ہاشم تم اپنے کو آگ سے بچاؤ۔ اے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے آپ کو آگ سے بچا' میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچانے کے لئے کچھ کام نہ آؤں۔ البتہ تمہاری میرے ساتھ رحم کی رشتہ داری ہے اس کی تری سے میں تمہیں تر کروں گا (یعنی رحم کی وجہ سے جو حق بنتا ہے اس سے انکار نہیں) اس روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی کعب جو کہ ساتویں پشت ہے ان کو بھی بلایا اور ان کو قرابت میں شامل فرمایا۔ اس سلسلہ میں یہ بھی روایت وارد ہے (ملاحظہ ہو)

تخریج : بخاری فی الادب باب ۱۴' مسلم فی الایمان ۳۴۸' ترمذی فی تفسیر سورہ۲۶' باب ۲' نسائی فی الوصایا باب ۶' مسند احمد ۲' ۳۳۳/۳۶۰۔

۷۲۵۸ : مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ ، يَا بَنِيْ عَدِيْ ، يَا بَنِيْ فُلَانٍ لِبُطُوْنٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، حَتّٰى اجْتَمَعُوْا .فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُوْلًا لِيَنْظُرَ ، وَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ ، فَاجْتَمَعُوْا .فَقَالَ :أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيْدُ أَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ ، أَكُنْتُمْ تُصَدِّقُوْنِيْ. قَالُوْا :نَعَمْ ، مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا .قَالَ : فَإِنِّيْ نَذِيْرٌ لَكُمْ ، بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ۔فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ دَعَا بُطُوْنَ قُرَيْشٍ كُلَّهَا .وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ .

۷۲۵۸: سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب آیت "وانذر عشیرتك الاقربین" اتری تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر چڑھے اور اس طرح آواز دینے لگے۔ اے بنی فہر' اے بنی عدی' اے بنی فلاں تمام بطون قریش کو بلایا یہاں تک کہ وہ اکٹھے ہو گئے۔ تو آدمیوں کا یہ حال ہو گیا کہ جو خود نہیں آ سکتا تھا وہ اپنا نمائندہ بھیجنے لگا تاکہ وہ دیکھے کہ کیا معاملہ پیش آیا ہے۔ اور ابولہب اور تمام خاندان قریش جمع ہو گئے تو

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں اطلاع دوں کہ ایک گھڑ سوار دستہ وادی میں تم پر شبخون مارنے کو تیار کھڑا ہے کیا تم میری اس بات کو سچ جانو گے۔؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ ہم نے اب تک آپ کے متعلق سچ کا تجربہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا میں تمہارے لئے سخت عذاب سے پہلے نذیر بن کر آیا ہوں۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی ساتویں پشت کے دادا کی اولاد کو شامل فرمایا اور وہ کعب بن لوی ہیں اور یہ بھی روایت وارد ہے۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورہ۲۶' فی الترجمہ والوصایا باب ۱۰' مسند احمد ۳۰۷/۱۔

۷۲۵۹ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ ، قَالَ :ثَنَا عُقَيْلٌ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ : قَالَ سَعِيْدٌ وَأَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ :أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، اشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ، لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، يَا بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ ، اشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ، لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، لَا أُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ ، لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔

۷۲۵۹: ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا اے گروہ قریش تم اپنے نفوس کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو۔ میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے کے لئے تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔ اے بنی عبد مناف۔ تم اپنے نفوس کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو۔ میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے کے لئے تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے عباس بن عبدالمطلب میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے صفیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے چھڑانے کے لئے تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ تعالیٰ سے بچانے کے لئے تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔

تخریج : بخاری فی الوصایا باب ۱۱' تفسیر سورہ۲۶' باب۲' والمناقب باب۱۳' مسلم فی الایمان ۳۵۱' نسائی فی الوصایا باب۶' دارمی فی الرقاب باب۲۳' مسند احمد ۲' ۳۹۹/۳۵۰۔

۷۲۶۰ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدٌ وَأَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ يَا صَفِيَّةُ يَا فَاطِمَةُ۔فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمَّا أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنْ يُنْذِرَ عَشِيْرَتَهُ الْأَقْرَبِيْنَ ، دَعَا عَشَائِرَ قُرَيْشٍ ، وَفِيْهِمْ مَنْ يَلْقَاهُ عِنْدَ أَبِيْهِ الثَّانِيْ،

وَفِيهِمْ مَنْ يَلْقَاهُ عِنْدَ أَبِيهِ الثَّالِثِ ، وَفِيهِمْ مَنْ يَلْقَاهُ، عِنْدَ أَبِيهِ الرَّابِعِ ، وَفِيهِمْ مَنْ يَلْقَاهُ عِنْدَ أَبِيهِ الْخَامِسِ ، وَفِيهِمْ مَنْ يَلْقَاهُ، عِنْدَ أَبِيهِ السَّادِسِ ، وَفِيهِمْ مَنْ يَلْقَاهُ عِنْدَ آبَائِهِ الَّذِينَ فَوْقَ ذٰلِكَ ، إِلَّا أَنَّهُ مِمَّنْ قَدْ جَمَعْتُهُ وَإِيَّاهُ قُرَيْشٌ .فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ ، وَثَبَتَ إِحْدَى الْمَقَالَاتِ الْأُخَرِ .وَنَظَرْنَا فِي قَوْلِ مَنْ قَدَّمَ مَنْ قَرُبَ رَحِمُهُ، عَلَى مَنْ هُوَ أَبْعَدُ رَحِمًا مِنْهُ .فَوَجَدْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمَّا قَسَمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى ، عَمَّ بِهِ بَنِي هَاشِمٍ ، وَبَنِي الْمُطَّلِبِ ، وَبَعْضُ بَنِي هَاشِمٍ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ بَعْضٍ ، وَبَعْضُ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَيْضًا أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ بَعْضٍ .فَلَمَّا لَمْ يُقَدِّمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ ، مَنْ قَرُبَ رَحِمُهُ مِنْهُ، عَلَى مَنْ هُوَ أَبْعَدُ إِلَيْهِ رَحِمًا مِنْهُ، وَجَعَلَهُمْ كُلَّهُمْ قَرَابَةً لَهُ، لَا يَسْتَحِقُّونَ مَا جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِقَرَابَتِهِ.فَكَذٰلِكَ مَنْ بَعُدَتْ رَحِمُهُ فِي الْوَصِيَّةِ لِقَرَابَةِ فُلَانٍ ، لَا يَسْتَحِقُّ بِقُرْبِ رَحِمِهِ مِنْهُ شَيْئًا ، مِمَّا جَعَلَ لِقَرَابَتِهِ إِلَّا كَمَا يَسْتَحِقُّ سَائِرَ قَرَابَتِهِ، مِمَّنْ رَحِمُهُ مِنْهُ أَبْعَدُ مِنْ رَحِمِهِ، فَهٰذِهِ حُجَّةٌ .وَحُجَّةٌ أُخْرَى أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ ، لَمَّا أَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلَ أَرْضَهُ فِي فُقَرَاءِ الْقَرَابَةِ ، جَعَلَهَا لِحَسَّانَ ، وَلِأُبَيٍّ .وَإِنَّمَا يَلْتَقِي هُوَ وَأُبَيٌّ عِنْدَ أَبِيهِ السَّابِعِ ، وَيَلْتَقِي هُوَ وَحَسَّانُ ، عِنْدَ أَبِيهِ الثَّالِثِ .وَلِأَنَّ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامٍ .وَأَبُو طَلْحَةَ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ حَرَامٍ .فَلَمْ يُقَدِّمْ أَبُو طَلْحَةَ فِي ذٰلِكَ حَسَّانًا ؛ لِقُرْبِ رَحِمِهِ مِنْهُ، عَلَى أُبَيٍّ ؛ لِبُعْدِ رَحِمِهِ مِنْهُ وَلَمْ يَرَوْا أَحَدًا مِنْهُمَا مُسْتَحِقًّا لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ فِي ذٰلِكَ مِنْهُ، إِلَّا كَمَا يَسْتَحِقُّ مِنْهُ الْآخَرُ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ فَسَادُ هٰذَا الْقَوْلِ .ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ ، رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَرَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمَّا قَسَمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى ، أَعْطَى بَنِي هَاشِمٍ جَمِيعًا ، وَفِيهِمْ مَنْ رَحِمُهُ مِنْهُ، رَحِمٌ مُحَرَّمَةٌ ، وَفِيهِمْ مِنْهُ، مَنْ رَحِمُهُ مِنْهُ غَيْرُ مُحَرَّمَةٍ .وَأَعْطَى بَنِي الْمُطَّلِبِ مَعَهُمْ ، وَأَرْحَامُهُمْ جَمِيعًا مِنْهُ، غَيْرُ مُحَرَّمَةٍ .وَكَذٰلِكَ أَبُو طَلْحَةَ أَعْطَى أُبَيًّا وَحَسَّانًا ، مَا أَعْطَاهُمَا ، عَلَى أَنَّهُمَا قَرَابَةٌ ، وَلَمْ يُخْرِجْهُمَا مِنْ قَرَابَتِهِ، ارْتِفَاعُ الْحُرْمَةِ مِنْ رَحِمِهِمَا مِنْهُ .فَبَطَلَ بِذٰلِكَ أَيْضًا ، مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ .ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ، أَبُو يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ، فَرَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَعْطَى سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى ، بَنِي هَاشِمٍ ، وَبَنِي الْمُطَّلِبِ ، وَلَا يَجْتَمِعُ هُوَ ، وَوَاحِدٌ مِنْهُمْ إِلَى أَبٍ ، مُنْذُ كَانَتِ الْهِجْرَةُ .وَإِنَّمَا يَجْتَمِعُ هُوَ وَهُمْ ، عِنْدَ آبَاءٍ كَانُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ .وَكَذٰلِكَ أَبُو طَلْحَةَ وَأُبَيٌّ ، وَحَسَّانُ ، لَا يَجْتَمِعُونَ عِنْدَ أَبٍ إِسْلَامِي ، وَإِنَّمَا

يَجْتَمِعُوْنَ عِنْدَ أَبٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، وَلَمْ يَمْنَعُهُمْ ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنُوْا قَرَابَةً لَهُ، يَسْتَحِقُّوْنَ مَا جُعِلَ لِلْقَرَابَةِ .فَكَذٰلِكَ قَرَابَةُ الْمُوْصِي ؛ لِقَرَابَتِهِ لَا يَمْنَعُهُمْ مِنْ تِلْكَ الْوَصِيَّةِ اِلَّا أَنْ لَا يَجْمَعَهُمْ وَإِيَّاهُ أَبٌ ، مُنْذُ كَانَتِ الْهِجْرَةُ .فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ، وَثَبَتَ الْقَوْلُ الْآخَرُ .فَثَبَتَ أَنَّ الْوَصِيَّةَ بِذٰلِكَ :لِكُلِّ مَنْ تَوَقَّفَ عَلٰى نَسَبِهِ أَبًا غَيْرَ أَبٍ وَأُمًّا غَيْرَ أُمٍّ ، حَتّٰى يَلْتَقِيَ هُوَ وَالْمُوْصِيْ لِقَرَابَتِهِ اِلَى جَدٍّ وَاحِدٍ ، فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، أَوْ فِي الْإِسْلَامِ ، بَعْدَ أَنْ يَكُوْنَ أُوْلٰئِكَ لِلْآبَاءِ ، يَسْتَحِقُّ بِالْقَرَابَةِ هُمُ الْمَوَارِيْثُ ، فِيْ حَالٍ ، وَيَقُوْمُ بِالْإِنْسَانِ مِنْهُمُ الشَّهَادَاتُ ، عَلَى سِيَاقِهِ مَا بَيْنَ الْمُوْصِيْ لِقَرَابَتِهِ وَبَيْنَهُمْ ، مِنَ الْآبَاءِ وَمِنَ الْأُمَّهَاتِ ، فَهٰذَا الْقَوْلُ ، هُوَ أَصَحُّ الْقَوْلَيْنِ ، عِنْدَنَا۔

۷۲۶۰: ابوسلمہ اور سعید نے روایت کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی البتہ اس میں یاصفیہ یافاطمہ کے الفاظ ہیں۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ وہ اپنے قریبی خاندان کو ڈرائیں تو آپ نے قریش کے خاندانوں کو بلایا ان میں بعض کا سلسلہ نسب دوسری پشت میں اور بعض کا تیسری پشت اور بعض کا چوتھی اور بعض کا پانچویں پشت میں ملتا تھا جبکہ بعض کا نسبی سلسلہ چھٹی اور بعض کا اس سے اوپر والے خاندانوں سے ملتا تھا البتہ اتنی بات ضرور تھی کہ تمام قریش (یعنی کنانہ) کی اولاد تھے۔ پس اس سے ان لوگوں کی بات تو باطل ہوگئی اور بقیہ اقوال والوں کی بات ثابت ہوگئی۔ اب دوسرے قول پر غور کرتے ہیں کہ رحم کے اعتبار سے جو قریب ہے وہ رحم کے اعتبار سے جو بعید ہے اس سے مقدم ہوگا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ذوی القربیٰ کا حصہ تقسیم فرمایا تو آپ نے تمام بنو ہاشم اور بنو مطلب کو عطاء فرمایا۔ حالانکہ بعض بنو ہاشم دوسروں کے مقابلہ میں آپ سے زیادہ قریب تھے۔ اسی طرح بعض بنو مطلب دوسروں کی بنسبت آپ کے زیادہ قریب ہیں تو جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے قریبی قرابت والوں کو دور کی قرابت والوں پر مقدم نہیں فرمایا اور ان سب کو اپنا رشتہ دار قرار دیا تو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر فرمایا ہے وہ قرابت رحم کی وجہ سے اس کے حقدار نہ بن جائیں (بلکہ دوسرے بھی ان کے ساتھ اسی طرح حقدار ہوں گے) بالکل اسی طرح وصیت میں فلاں کی قرابت کی وجہ سے دور رحم والا بھی اسی طرح حقدار ہوگا جس طرح قرابت رحم والا حقدار ہے قرابت رحم اس کو حقدار نہ بنائے گی وہ بھی بقیہ قرابت داروں کی طرح حقدار ہوگا جیسا دور رحم والا حقدار ہوگا۔ یہ پہلی دلیل ہے۔ حضرت ابوطلحہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقیر قرابت والوں میں تقسیم کا حکم فرمایا تو انہوں نے حضرت حسان وابی کو دیا۔ حالانکہ ان کا سلسلہ حضرت ابی سے ساتویں پشت میں اور حسان سے تیسری پشت میں ملتا ہے حضرت حسان کا سلسلہ یہ ہے۔ حسان بن ثابت بن منذر بن حرام ابوطلحہ زید بن سہل بن

اسود بن حرام حضرت ابوطلحہ نے حسانؓ کو قرابت رحم کی وجہ سے مقدم نہیں کیا اور نہ ابی کو بعد قرابت کی وجہ سے موخر کیا بلکہ انہوں نے مطلق قرابت میں دوسرے حقداروں کی طرح ان کو حقدار قرار دے کر دیا۔ پس اس سے قرابت رحم کی وجہ سے مقدم کرنے والوں کی بات کا غلط ہونا بھی ثابت ہو گیا۔ اب جس قول امام ابوحنیفہؒ نے اختیار اس کے متعلق عرض کرتے ہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے جب ذوی القربیٰ کا حصہ تقسیم فرمایا تو تمام بنی ہاشم کو دیا حالانکہ ان میں کچھ لوگ وہ تھے جن سے آپ کا رحم ذی محرم کا رشتہ تھا اور دوسرے ذی رحم تو تھے مگر محرم نہ تھے۔ آپ نے ان کے ساتھ بنی مطلب کو بھی دیا حالانکہ ان کے تمام رحم غیر محرم تھے۔ اسی طرح حضرت ابوطلحہ نے حضرت ابی وحسانؓ کو دیا جو دیا اور اس طور پر دیا کہ وہ ان کے قرابت والے ہیں ان دونوں کو قرابت سے نہیں نکالا کہ تم ذی رحم محرم نہیں ہو۔ پس ان تین دلائل سے امام ابوحنیفہؒ والا قول درست ثابت نہ ہوا۔ اب ہم نے ابو یوسفؒ اور محمدؒ کے قول کو دیکھا۔ اس قول کا جواب ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ذوی القربیٰ کا حصہ۔ بنو ہاشم' بنو مطلب کو دیا حالانکہ یہ دونون اور نہ ان میں سے کوئی ایک جمع ہو جیسے آپ نے ہجرت فرمائی آپ اور ان کا اجتماع ان آباء میں ہوتا ہے جو زمانہ جاہلیت کے آباء واجداد ہیں۔ حضرت ابوطلحہ اور ابی' حسانؓ کسی اسلامی باپ میں جمع نہیں ہوئے بلکہ زمانہ جاہلیت کے باپوں میں جمع ہو جاتے ہیں اور یہ بات ان کے قرابتدار ہونے میں رکاوٹ نہ بن سکی کہ قرابت داروں کے لئے جو مقرر ہوا اس میں وہ حقدار نہ بن سکیں۔ پس اسی طرح وصیت کرنے والے کی قرابت ان کو قرابت داری کی وجہ سے وصیت کا مستحق بننے سے نہ روک سکے گی مگر صرف اس صورت میں کہ ان کو کوئی باپ ہجرت میں جمع نہ کرے۔ پس اس سے ابو یوسفؒ اور محمدؒ کا قول بھی درست نہ ہوا اور آخری قول (ان دلائل کی روشنی میں) ثابت ہو گیا۔ حاصل کلام یہ ہوا کہ موصی کی وصیت ہر اس آدمی کے لئے ثابت ہو جائے گی جس کا اپنے نسب میں اس موصی کے علاوہ اور باپ پر اور اس کی ماں کے علاوہ اور ماں پر دارومدار ہو یہاں تک کہ یہ اور موصی قرابت کی وجہ سے کسی ایک دادے میں جا ملیں خواہ وہ دادا زمانہ جاہلیت کا ہو یا زمانہ اسلام کا ہو۔ یہاں تک کہ وہ باپ قرابت کی وجہ سے کسی نہ کسی صورت میں میراث کے حق دار بنتے ہوں اور کسی بھی انسان کے ذریعہ ان پر شہادتیں قائم ہو جائیں کہ اس شخص اور موصی کے درمیان قرابت کی وجہ سے رابطہ اور جوڑ پایا جاتا ہے خواہ وہ ماؤں کی طرف سے ہے یا باپوں کی طرف سے ہے۔ یہ قول ہمارے ہاں ان دونوں اقوال میں صحیح تر ہے۔
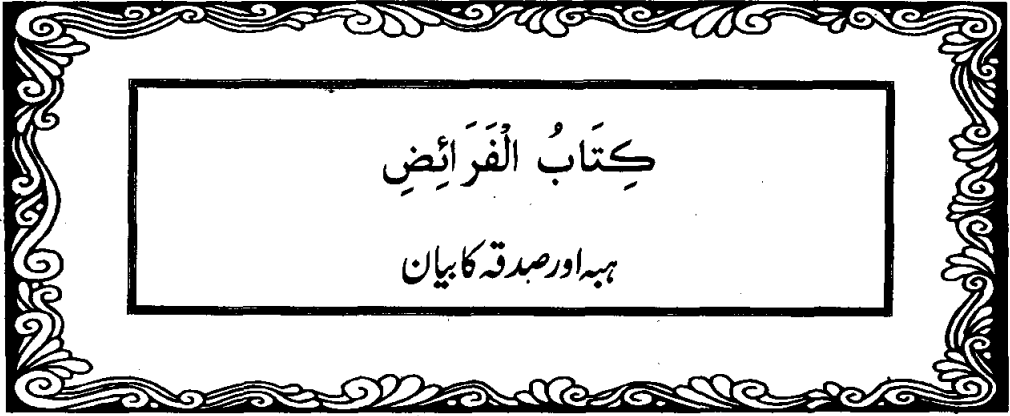
بَابُ الرَّجُلِ يَمُوْتُ وَيَتْرُكُ بِنْتًا وَأُخْتًا وَعَصَبَةً سِوَاهَا

مرنے والا ایک بیٹی ایک بہن اور عصبہ چھوڑ گیا

خلاصۃ الزام:

فریق ①: ماں اور حقیقی بیٹی کے ہوتے ہوئے میت کے مال سے حقیقی بھائی کو ملے گا حقیقی بہن کو کچھ نہ ملے گا۔

فریق ثانی: بیٹی سے زائد مال بھائی بہن کو ایک نسبت دو سے تقسیم ہوگا۔ ائمہ احناف نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل کی مستدلات:

۷۲۶۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :أَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ ، فَمَا أَبْقَتِ الْفَرَائِضُ ، فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

۷۲۶۱: طاوس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مال کو فرائض کے ساتھ ملاؤ اور جو فرائض سے بچ جائے تو سب سے زیادہ قریبی مرد کو وہ دیا جائے۔

تخریج : بخاری فی الفرائض باب۱۵، مسلم فی الفرائض روایت۳، ٤، ابن ماجه فی الفرائض باب۱۰، مسند احمد ۳۱۳/۱۔

۷۲۶۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيْهِ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۷۲۶۲: طاوس نے ابن عباس ﷺ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۲۶۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيْهِ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. ، وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنَ عَبَّاسٍ .

۷۲۶۳: طاوس نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے مگر عبداللہ نے ابن عباس ﷺ کا ذکر نہیں کیا۔

۷۲۶۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ، مِثْلَهُ.

۷۲۶۴: یزید ابن ہارون نے سفیان ثوری سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۷۲۶۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ وَسُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ رَجُلًا ، لَوْ مَاتَ ، وَتَرَكَ ابْنَتَهُ، وَأَخَاهُ لِأَبِيْهِ وَأُخْتِهٖ لِأَبِيْهِ وَأُمِّهٖ، كَانَ لِابْنَتِهِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِأَخِيْهِ لِأَبِيْهِ وَأُمِّهٖ، دُوْنَ أُخْتِهٖ لِأَبِيْهِ وَأُمِّهٖ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَقَالُوْا أَيْضًا :لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَ الْإِبْنَةِ أَخٌ ، وَكَانَتْ مَعَهَا أُخْتٌ وَعَصَبَةٌ ، كَانَ لِلِابْنَةِ ، النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ ، فَلِلْعَصَبَةِ ، وَإِنْ بَعُدُوْا ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۔

۷۲۶۵: معمر اور سفیان نے ابن طاوس سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔امام طحاویؒ کہتے ہیں: کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اگر کوئی شخص مر جائے اور وہ اپنی بیٹی اور باپ شریک بھائی اور باپ شریک بہن اور والدہ چھوڑ جائے تو بیٹی کو آدھا مال ملے گا اور بقیہ نصف اس کے بھائی اور ماں کا ہوگا اور اس کی حقیقی بہن کو کچھ بھی نہیں ملے گا انہوں نے اپنی اس بات کے لئے مندرجہ بالا روایت کو پیش کیا ہے۔اور انہوں نے مزید یہ بھی کہا ہے کہ اگر بیٹی کے ساتھ اس کا بھائی نہ ہو اور اس کے ساتھ ایک بہن اور عصبہ ہو تو اس صورت میں بیٹے کو نصف ملتا ہے اور بقیہ عصبہ کو جاتا ہے خواہ وہ دور کے رشتہ دار ہوں اور انہوں نے اس سلسلہ میں حضرت ابن عباس ﷺ کی اس روایت کو دلیل بنایا ہے۔(روایت یہ ہے)

۷۲۶۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ

ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ أَخْبَرَنِیْ أَبِیْ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ قَالَ :قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَلَهٗ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ۔قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :فَقُلْتُمْ أَنْتُمْ ، لَهَا النِّصْفُ ، وَاِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :بَلْ لِلابْنَةِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِیَ بَيْنَ الْاَخِ وَالْاُخْتِ ، لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ .وَاِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَ الْاِبْنَةِ غَيْرُ الْاُخْتِ ، كَانَ لِلابْنَةِ النِّصْفُ ، وَلِلْاُخْتِ مَا بَقِیَ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ أَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِیْ ذَكَرُوْا، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِیْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، لَيْسَ مَعْنَاهُ، عِنْدَنَا ، عَلٰى مَا حَمَلُوْهُ عَلَيْهِ .وَلٰكِنْ مَعْنَاهُ، عِنْدَنَا، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ - مَا أَبْقَتِ الْفَرَائِضُ بَعْدَ السِّهَامِ ، فَلِأَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ كَعَمَّةٍ وَعَم ، فَالْبَاقِیْ لِلْعَمِّ، دُوْنَ الْعَمَّةِ، لِأَنَّهُمَا فِیْ دَرَجَةٍ وَاحِدَةٍ ، مُتَسَاوِيَانِ فِی النَّسَبِ ، وَفَضْلُ الْعَمِّ عَلَى الْعَمَّةِ فِیْ ذٰلِكَ ، بِأَنْ كَانَ ذَكَرًا .فَهٰذَا مَعْنٰى قَوْلِهٖ مَا أَبْقَتِ الْفَرَائِضُ ، فَلِأَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ وَلَيْسَ الْاُخْتُ مَعَ أَخِيهَا ، بِدَاخِلَيْنِ فِیْ ذٰلِكَ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ، مِنْ ذٰلِكَ أَنَّهُمْ أَجْمَعُوْا فِیْ بِنْتٍ وَبِنْتِ ابْنٍ ، وَابْنِ ابْنٍ ، أَنَّ لِلابْنَةِ النِّصْفَ ، وَمَا بَقِیَ فَبَيْنَ ابْنِ الْاِبْنِ ، وَابْنَةِ الْاِبْنِ ، لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ، وَلَمْ يَجْعَلُوْا مَا بَقِیَ ، بَعْدَ نَصِيْبِ الْاِبْنَةِ ، لِابْنِ الْاِبْنِ خَاصَّةً ، دُوْنَ ابْنَةِ الْاِبْنِ .وَلَمْ يَكُنْ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَبْقَتِ الْفَرَائِضُ ، فَلِأَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ عَلٰى ذٰلِكَ ، اِنَّمَا هُوَ عَلٰى غَيْرِهٖ. فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ هٰذَا خَارِجٌ مِنْهُ بِاتِّفَاقِهِمْ ، وَثَبَتَ أَنَّ الْعَمَّ وَالْعَمَّةَ ، دَاخِلَانِ فِیْ ذٰلِكَ بِاتِّفَاقِهِمْ ، اِذْ جَعَلُوْا مَا بَقِیَ بَعْدَ نَصِيْبِ الْاِبْنَةِ لِلْعَمِّ ، دُوْنَ الْعَمَّةِ .ثُمَّ اخْتَلَفُوْا فِی الْاُخْتِ مَعَ الْاَخِ ، فَقَالَ قَوْمٌ :هُمَا كَالْعَمَّةِ مَعَ الْعَمِّ ، وَقَالَ آخَرُوْنَ :هُمَا كَابْنِ الْاِبْنِ وَابْنَةِ الْاِبْنِ .فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ ؛ لِنَعْطِفَ مَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْهُ، عَلٰى مَا أَجْمَعُوْا عَلَيْهِ .فَرَأَيْنَا الْاَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ، أَنَّ ابْنَ الْاِبْنِ وَابْنَةَ الْاِبْنِ ، لَوْ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُمَا ، كَانَ الْمَالُ بَيْنَهُمَا ، لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ .فَاِذَا كَانَ مَعَهُمَا ابْنَةٌ ، كَانَ لَهَا النِّصْفُ ، وَكَانَ مَا بَقِیَ بَعْدَ ذٰلِكَ النِّصْفِ بَيْنَ ابْنِ الْاِبْنِ ، وَابْنَةِ الْاِبْنِ ، عَلٰى مِثْلِ مَا يَكُوْنُ لَهُمَا مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ ، لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمَا ابْنَةٌ .وَكَانَ الْعَمُّ وَالْعَمَّةُ ، لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمَا ابْنَةٌ ، كَانَ الْمَالُ بِاتِّفَاقِهِمْ ، لِلْعَمِّ دُوْنَ الْعَمَّةِ .فَاِذَا كَانَتْ هُنَاكَ ابْنَةٌ ، كَانَ لَهَا النِّصْفُ ، وَمَا بَقِیَ بَعْدَ ذٰلِكَ ، فَهُوَ لِلْعَمِّ دُوْنَ الْعَمَّةِ .فَكَانَ مَا بَقِیَ بَعْدَ نَصِيْبِ الْاِبْنَةِ ، لِلَّذِیْ كَانَ يَكُوْنُ لَهٗ جَمِيْعُ الْمَالِ ، لَوْ لَمْ يَكُنِ ابْنَةٌ .فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، وَكَانَ الْاَخُ وَالْاُخْتُ ، لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمَا ابْنَةٌ ، كَانَ الْمَالُ بَيْنَهُمَا ، لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَا كَذٰلِكَ ، اِذَا كَانَتْ مَعَهُمَا ابْنَةٌ ،

فَوَجَبَ لَهَا نِصْفُ الْمَالِ ، لِحَقِّ فَرْضِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا ، وَأَنْ يَكُوْنَ مَا بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ النِّصْفِ ، بَيْنَ الْأَخِ وَالْأُخْتِ ، كَمَا كَانَ يَكُوْنُ لَهُمَا جَمِيْعُ الْمَالِ ، لَوْ لَمْ يَكُنِ ابْنَةٌ ، قِيَاسًا وَنَظَرًا ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ..

۷۲۶۶: طاوس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ان امروا هلك ليس له ولد وله اخت فلها نصف ماترك" (النساء ۱۷۶) کہ اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کی اولاد نہ ہو بلکہ اس کی بہن ہو تو اس کے لئے ترکہ کا آدھا ہوگا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے پس تمہارا قول یہ ہے کہ اس کے لئے نصف ہوگا اگرچہ اس کی اولاد ہو۔ بیٹی کو آدھا ملے گا اور جو باقی بچ جائے گا وہ بہن بھائی کے درمیان ایک نسبت دو کے حساب سے ملے گا اور اگر بیٹی کے ساتھ بہن کے علاوہ کوئی نہ ہو تو باقی تمام مال بیٹی کو مل جائے گا۔ فریق اوّل کے مؤقف کا جواب یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی جو وہ روایت جو شروع باب میں پیش کی گئی اس کا مفہوم وہ نہیں جو آپ نے پیش کیا بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ مقررہ حصوں سے جو کچھ باقی بچ جائے تو وہ سب سے قریبی مرد رشتہ دار کو ملے گا مثلاً چچا اور پھوپھی ہوں تو چچا کو مل جائے گا پھوپھی کو کچھ نہیں ملے گا کیونکہ یہ دونوں درجے میں برابر ہیں مرد ہونے کی وجہ سے چچا کو پھوپھی پر سبقت ملی۔ پس ان کے اس قول کا مطلب کہ جو باقی بچے وہ یہی ہے کہ بہن بھائی کے ساتھ اس حکم میں شامل نہیں اور اس بات کی دلیل یہ ہے کہ سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر بیٹی، پوتی اور پوتا اکٹھے ہوں تو بیٹی کو نصف ملے گا اور جو بچ رہے گا وہ پوتے اور پوتی کے درمیان "للذ کر مثل حظ الانثيين" یعنی ایک نسبت دو سے تقسیم ہوگا یہاں باقی بچنے والے کو تمام میں بیٹی کے نصف الگ کرنے کے بعد پوتی کو چھوڑ کر خاص پوتے کو دینے کا حکم نہیں دیا۔ پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد "وما ابقت الفرائض" الحدیث کو بھی اس بات پر محمول نہ کیا جائے گا بلکہ اس کا دوسرا معنی ہوگا۔ پس جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ یہ سب کے اتفاق سے اس حکم سے خارج ہے اور یہ بات ثابت ہوگئی کہ چچا اور پھوپھی بالاتفاق اس میں داخل ہیں اس لئے کہ سب نے بیٹی سے بچنے والے حصے کو چچا کے لئے تو قرار دیا مگر پھوپھی کے لئے نہیں۔ بہن جب بھائی کے ساتھ ہو اس میں اختلاف ہے: ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ چچا اور پھوپھی پر قیاس کریں گے۔ وہ پوتا پوتی کی طرح ہوں گے اب ہم اس میں غور کرتے ہیں تاکہ اس اختلافی بات کو اس اتفاقی بات کی طرف موڑ دیں چنانچہ ایک اہم متفقہ قاعدہ یہ ہے کہ پوتا پوتی کے ساتھ اگر کوئی دوسرا وارث نہ ہو تو بقیہ تمام مال ان کے درمیان ایک نسبت دو سے تقسیم ہوگا۔ جب ان دونوں کے ساتھ مرنے والے کی بیٹی بھی ہو تو اس بیٹی کو آدھا ملتا ہے اور اس نصف سے جو بچے گا وہ پوتے پوتی کے درمیان اسی طرح ایک نسبت دو سے تقسیم ہوگا جبکہ ان کے ساتھ وہ بیٹی نہ ہوتی۔ اور چچا اور پھوپھی اگر ان کے ساتھ بیٹی نہ ہو تو بالاتفاق تمام مال چچا کو مل جاتا ہے پھوپھی کو کچھ نہیں ملتا پس جب ان کے ساتھ بیٹی ہوگی تو نصف اس کو مل جائے گا اور باقی چچا کو ملے گا پھوپھی کو نہیں ملے گا پس بیٹی کے حصہ

کے بعد تمام مال اسی کا ہونا چاہئے کہ اگر بیٹی نہ ہوتی تو جس کو تمام مال ملنا تھا۔ پس جب یہ بات اسی طرح ہے تو بہن اور بھائی کے ساتھ اگر بیٹی نہ ہو تو تب بھی مال ان کے درمیان "للذکر مثل حظ الانثیین" کے مطابق تقسیم ہوگا پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ یہ اسی طرح ہو جب ان کے ساتھ بیٹی ہو تو آدھا مال اس کا ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا اور آدھے کے بعد جو بچا ہے وہ بہن بھائی کے درمیان اسی طرح تقسیم ہوگا جیسا تمام مال تقسیم ہوتا اگر یہ بیٹی نہ ہوتی قیاس ونظر اسی طرح چاہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے ایسا ارشاد مروی ہے جو اس پر دلالت کرتا ہے۔

۷۲۶۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى الْعَبْسِيُّ ، ح .

۷۲۶۷: یزید بن ہارون نے اور عبداللہ بن موسیٰ عبسی سے علی ابن شیبہ نے روایت نقل کی۔

۷۲۶۸ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ ، قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِيْ قَيْسٍ ، عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ ، قَالَ، أُتِيَ سُلَيْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ ، وَأَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيّ ، فِي ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ ، وَأُخْتٍ .فَقَالَا :لِلابْنَةِ ، النِّصْفُ ، وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ ، ثُمَّ قَالَا :ائْتِ عَبْدَ اللّٰهِ، فَإِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا ، فَأَتَاهُ .فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ :لَقَدْ ضَلَلْت إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ، وَلٰكِنْ سَأَقْضِيْ فِيْهَا بِمَا قَضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لِلابْنَةِ النِّصْفُ ، وَلابْنَةِ الْإِبْنِ السُّدُسُ ، تَكْمِلَةً لِلثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ ، فَلِلْأُخْتِ۔

۷۲۶۸: ہزیل بن شرحبیل کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن ربیعہ اور ابوموسیٰ اشعری کی خدمت میں مرنے والے کی بیٹی پوتی اور بہن کا مسئلہ پیش ہوا دونوں نے کہا کہ بیٹی کو نصف اور بہن کو نصف۔ پھر دونوں کہنے لگے کہ عبداللہ کے پاس جاؤ وہ بھی ہماری اتباع کریں گے وہ عبداللہ کے پاس آئے تو وہ کہنے لگے کہ میں تو اس وقت بھول میں پڑ جاؤں گا اور سیدھی راہ پانے والوں میں سے نہ ہوں گا (اگر میں اسی طرح فیصلہ کرتا) میں تو اس کے متعلق وہی فیصلہ کروں گا جو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نصف بیٹی کا ہوگا اور پوتی کے لئے چھٹا حصہ ہوگا تا کہ یہ دوثلث کی تکمیل ہو جائے اور بقیہ بہن کا ہوگا۔

تخریج : بخاری فی الفرائض باب۸' ۱۲' ترمذی فی الفرائض باب٤' ابن ماجه فی الفرائض باب۲' مسند احمد ۳۸۹/۱' ٤٤٠۔

۷۲۶۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِيْ قَيْسٍ ، عَنْ هُذَيْلٍ ، مِثْلَهٗ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، جَعَلَ لِلْأَخَوَاتِ ، مِنْ قِبَلِ الْأَبِ مَعَ الْإِبْنَةِ عَصَبَةً ، فَيَصِرْنَ مَعَ الْبَنَاتِ فِيْ حُكْمِ الذُّكُوْرِ مِنَ الْإِخْوَةِ ، مِنْ قِبَلِ الْأَبِ .فَصَارَ

قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَبْقَتِ الْفَرَائِضُ ، فَلِأَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ ؛ لِأَنَّهُ عَصَبَةٌ ، وَلَا عَصَبَةَ أَقْرَبُ مِنْهُ .فَإِذَا كَانَ هُنَاكَ عَصَبَةٌ هِيَ أَقْرَبُ - مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ ، فَالْمَالُ لَهَا .وَ عَلَى هٰذَا الْمَعْنَى ، يَنْبَغِي أَنْ يُحْمَلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، حَتّٰى لَا يُخَالِفَ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰذَا، وَلَا يُضَادَّهُ .وَسَبِيْلُ الْآثَارِ ، أَنْ تُحْمَلَ عَلَى الْإِتِّفَاقِ ، مَا وُجِدَ السَّبِيْلُ إِلَى ذٰلِكَ ، وَلَا تُحْمَلُ عَلَى التَّنَافِي وَالتَّضَادِّ .وَلَوْ كَانَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَلٰى مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ الْمُخَالِفُ لَنَا ، وَجَبَ عَلَى مَذْهَبِهِ أَنْ يُضَادَّ بِهِ حَدِيْثَ -ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؛ لِأَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰذَا، مُسْتَقِيْمُ الْإِسْنَادِ ، صَحِيْحُ الْمَجِيْءِ .وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ ، مُضْطَرِبُ الْإِسْنَادِ ؛ لِأَنَّهُ قَدْ قَطَعَهُ، مَنْ لَيْسَ بِدُوْنِ مَنْ رَفَعَهُ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .وَأَمَّا مَا احْتَجُّوْا بِهِ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : إِنْ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ فَقَالُوْا :إِنَّمَا وَرَّثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأُخْتَ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ۔فَالْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَيْضًا وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ۔وَقَدْ أَجْمَعُوْا جَمِيْعًا ، عَلٰى أَنَّهَا لَوْ تَرَكَتْ بِنْتَهَا وَأَخَاهَا لِأَبِيهَا ، كَانَ لِلِابْنَةِ ، النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْأَخِ .وَأَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ إِنَّمَا هُوَ عَلَى وَلَدٍ ، يَحُوْزُ كُلَّ الْمِيْرَاثِ ، لَا عَلَى الْوَلَدِ الَّذِيْ لَا يَحُوْزُ كُلَّ الْمِيْرَاثِ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ ، أَيْضًا ، أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ هُوَ عَلٰى وَلَدٍ يَحُوْزُ جَمِيْعَ الْمِيْرَاثِ ، لَا عَلٰى وَلَدٍ لَا يَحُوْزُ جَمِيْعَ الْمِيْرَاثِ .فَأَمَّا مَا احْتَجُّوْا بِهِ مِنْ مَذْهَبِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ ، فَإِنَّهُ خَالَفَ فِيْهِ سَائِرَ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاهُ .فَمَا رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۲۶۹: ابوقیس نے ہزیل سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے باپ کی طرف سے جو بہنیں ہیں ان کو بیٹی کے ساتھ عصبہ قرار دیا ہے چنانچہ وہ بیٹوں کے ساتھ باپ کی طرف سے بھائی کی طرح ہو جائیں گی پس جناب نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی "فما ابقت الفرائض فلا ولی رجل ذکر" الحدیث کہ جو کچھ فرائض سے بچ جائے وہ قریب ترین مرد کو ملے گا کیونکہ وہ عصبہ ہے اور کوئی عصبہ سے زیادہ قریب نہیں بالفرض اگر کوئی وہاں عصبہ اس سے بھی قریب تر مل جائے گا تو مال اس کا ہوگا پس اس حدیث کا یہ مفہوم اس لئے لیا گیا تا کہ یہ روایت روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے متضاد نہ رہے آثار کے سلسلے میں بہترین راہ یہی ہے کہ اس کو اتفاق پر محمول کیا جائے جہاں تک اس کے لئے راہ ملے اور تضاد و تنافی پر محمول نہ کرے۔اگر ہم بھی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے مخالف کی طرح اسی معنی پر محمول کریں تو پھر یہ روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کے متضاد ہو

گی جب کہ سند کے اعتبار سے روایت ابن مسعود صحیح الاسناد اور مرفوع روایت ہے اور اس کے بالمقابل روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سند کے اعتبار سے مضطرب ہے کیونکہ اس کو منقطع آدمی نے بیان کیا جو اس کو مرفوع بیان کرنے والے سے درجہ میں کم نہیں۔ رہا ان کا اس آیت سے استدلال "ان امرؤا هلك" (النساء:۱۷۶) کہ اللہ تعالیٰ نے بہن کو اس صورت میں وارث بنایا ہے جب کہ میت کی اولاد نہ ہو تو اس مفہوم کے متعلق ہم یہ عرض کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ان لم یکن لها ولد" کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر عورت اپنی بیٹی اور باپ کی طرف سے حقیقی بھائی چھوڑ جائے تو بیٹی کو آدھا ملتا ہے اور باقی تمام بھائی کا ہوتا ہے تو اب اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "ان لم یکن لها ولد" کا مطلب وہ اولاد ہے جو تمام میراث لے جائے وہ اولاد مراد نہیں جس کو تمام میراث حاصل نہ ہو پس قیاس کا تقاضا بھی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "ان امرؤا هلك لیس له ولد" الایۃ اس سے وہی لڑکا مراد ہے جو تمام میراث لے جائے وہ اولاد مراد نہیں جو تمام میراث کو نہ لے جا سکے۔ مذہب ابن عباس رضی اللہ عنہما جس سے فریق اوّل نے استدلال کیا وہ تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے (چنانچہ ان کی روایات ملاحظہ ہوں)

۷۲۷۰ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ أَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يُخْبِرُ عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، قَسَمَ الْمِيْرَاثَ بَيْنَ الْاِبْنَةِ وَالْاُخْتِ ، نِصْفَيْنِ .

۷۲۷۰: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹی اور بہن کے درمیان میراث کو نصفا نصف تقسیم کیا۔

۷۲۷۱ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :أَنَا يَحْيٰى بْنُ أَيُّوْبَ ، قَالَ :أَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِیْ حَبِيْبٍ ، عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَسَمَ الْمَالَ شَطْرَيْنِ ، بَيْنَ الْاِبْنَةِ وَالْاُخْتِ .

۷۲۷۱: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹی اور بہن کے درمیان مال دو حصوں میں تقسیم کیا۔

۷۲۷۲ : حَدَّثَنَا عَلِیٌّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ :أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :أَنَا اِسْرَائِيْلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، عَنْ عَلِیٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ، فِی ابْنَةٍ وَأُخْتٍ ، لِلاِبْنَةِ ، النِّصْفُ ، وَلِلْاُخْتِ ، النِّصْفُ .وَقَالَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ ، اِلَّا ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ .

۷۲۷۲: شعبی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق نقل کیا کہ انہوں نے بیٹی اور بہن کو نصفا نصف مال دیا۔ اور امام شعبی کہتے ہیں کہ تمام اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اسی طرح ہے سوائے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کے۔

۷۲۷۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :أَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، فِي ابْنَةٍ ، وَأُخْتٍ ، وَجَد ، قَالَ :مِنْ أَرْبَعَةٍ.

۷۲۷۳: مسروق نے حضرت عبداللہؓ سے بیٹی اور بہن اور دادا کے متعلق فرمایا کہ مال چار حصوں میں تقسیم ہوگا (نصف بیٹی اور بقیہ دونوں میں برابر برابر)

۷۲۷۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ : قَضٰى فِيْنَا مُعَاذُ بِالْيَمَنِ ، فِيْ رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَهُ وَأُخْتَهُ، فَأَعْطَى الْإِبْنَةَ ، النِّصْفَ ، وَأَعْطَى الْأُخْتَ النِّصْفَ .قَالَ شُعْبَةُ :وَأَخْبَرَنِي الْأَعْمَشُ ، قَالَ :سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ ، يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ : قَضٰى فِيْنَا مُعَاذٌ بِالْيَمَنِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ ، مِثْلَهُ.

۷۲۷۴: اسود بن یزید کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یمن میں ایک ایسے شخص کی وراثت کا فیصلہ فرمایا جس نے بیٹی اور بہن پیچھے چھوڑی تو آپ نے نصف بیٹی اور نصف بہن کو دیا۔ شعبہ کہتے ہیں کہ اسود نے بیان کیا کہ ہمارے ہاں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یمن میں اسی طرح فیصلہ کیا جبکہ ابھی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں زندہ تھے۔

۷۲۷۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ :قَضٰى ابْنُ الزُّبَيْرِ ، فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ ، فَأَعْطَى لِلابْنَةِ ، النِّصْفَ ، وَأَعْطَى لِلْعَصَبَةِ ، سَائِرَ الْمَالِ .فَقُلْتُ اِنَّ مُعَاذًا قَضٰى فِيْنَا بِالْيَمَنِ ، فَأَعْطَى لِلابْنَةِ النِّصْفَ، وَأَعْطَى لِلْأُخْتِ النِّصْفَ .فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ :فَأْتِ رَسُوْلِيْ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ فَتُحَدِّثُهُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ، وَكَانَ قَاضِيَ الْكُوْفَةِ .فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ ، قَدْ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ الَّذِيْ وَافَقَ فِيْهِ ابْنَ عَبَّاسٍ ، اِلٰى قَوْلِ الْآخَرِيْنَ .

۷۲۷۵: اسود بن یزید کہتے ہیں کہ ابن الزبیر نے بیٹی اور بہن کے متعلق اس طرح فیصلہ فرمایا کہ بیٹی کو نصف دیا اور عصبہ کو بقیہ تمام مال دے دیا میں نے ابن زبیرؓ سے کہا کہ ہمارے مابین حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یمن میں (اسی قسم کی صورت میں) بیٹی کو نصف اور بہن کو نصف دیا تو اس پر ابن زبیرؓ کہنے لگے تم عبداللہ بن عقبہ قاضی کوفہ کے پاس میرے قاصد بن کر جاؤ اور ان کو یہ روایت بیان کردو۔ یہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما ہیں کہ انہوں نے اپنے اس قول

سے رجوع کرلیا جو ابن عباس ﷺ کے موافق تھا اور یہ دوسروں کے قول کو اختیار کیا۔

۷۲۷۶ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَرَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَا :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ :قَدِمَ مُعَاذٌ إِلَى الْيَمَنِ ، فَسَأَلَ عَنِ ابْنَةٍ وَأُخْتٍ ، فَأَعْطَى لِلِابْنَةِ النِّصْفَ ، وَلِلْأُخْتِ النِّصْفَ .

۷۲۷۶: اسود بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت معاذ ﷺ یمن آئے تو ان سے بیٹی اور بہن کا مسئلہ دریافت کیا گیا تو انہوں نے بیٹی کو نصف اور نصف بہن کو عنایت فرمایا۔

۷۲۷۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، فِي ابْنَتَيْنِ وَبَنَاتِ ابْنٍ ، وَبَنِي ابْنٍ ، وَفِي أُخْتَيْنِ لِأَبٍ وَأُمٍّ ، وَإِخْوَةٍ وَأَخَوَاتٍ لِأَبٍ :أَنَّهَا أَشْرَكَتْ بَيْنَ بَنَاتِ الْاِبْنِ ، وَبَنِي الْاِبْنِ ، وَبَنِي الْإِخْوَةِ وَالْأَخَوَاتِ ، مِنَ الْأَبِ ، فِيْمَا بَقِيَ .قَالَ :وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يُشْرِكُ بَيْنَهُمَا .وَقَالَ قَوْمٌ ، فِي ابْنَةٍ وَعَصَبَةٍ ، إِنَّ لِلِابْنَةِ جَمِيْعَ الْمَالِ ، وَلَا شَيْءَ لِلْعَصَبَةِ .فَكَفَى بِهِمْ جَهْلًا ، فِي تَرْكِهِمْ قَوْلَ كُلِّ الْفُقَهَاءِ إِلٰى قَوْلٍ لَمْ يُعْلَمْ أَنَّهُ قَالَ بِهِ قَبْلَهُمْ ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَا مِنْ تَابِعِيْهِمْ ، مَعَ أَنَّ مَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ ، فَسَادُهُ بِنَصِّ الْقُرْآنِ ؛ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ۔فَبَيَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَنَا بِذٰلِكَ ، كَيْفَ حُكْمُ الْأَوْلَادِ فِي الْمَوَارِيْثِ ، إِذَا كَانُوْا ذُكُوْرًا ، أَوْ إِنَاثًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ۔فَبَيَّنَ لَنَا حُكْمَ الْأَوْلَادِ فِي الْمَوَارِيْثِ ، إِذَا كَانُوْا نِسَاءً .ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ، فَبَيَّنَ لَنَا ، كَمْ مِيْرَاثُ الْاِبْنَةِ الْوَاحِدَةِ .فَلَمَّا بَيَّنَ لَنَا مَوَارِيْثَ الْأَوْلَادِ عَلَى هٰذِهِ الْجِهَاتِ ، عَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ مِيْرَاثِ الْوَاحِدَةِ ، لَا يَخْرُجُ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَاتِ الثَّلَاثِ .وَاسْتَحَالَ أَنْ يُسَمِّيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ، لِلِابْنَةِ النِّصْفَ ، وَلِلْبَنَاتِ الثُّلُثَيْنِ وَلَهُنَّ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ إِلَّا لِمَعْنًى آخَرَ يُبَيِّنُهُ فِيْ كِتَابِهِ ، أَوْ عَلَى لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَمَا أَبَانَ فِيْ مَوَارِيْثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ .وَلَوْ كَانَتِ الْاِبْنَةُ تَرِثُ الْمَالَ كُلَّهُ ، دُوْنَ الْعَصَبَةِ ، لَمَا كَانَ لِذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ النِّصْفَ مَعْنًى ، وَلَأَهْمَلَ أَمْرَهَا ، كَمَا أَهْمَلَ الْاِبْنَ .فَلَمَّا بَيَّنَ لَهَا مَا ذَكَرْنَا ، كَانَ تَوْفِيْقًا مِنْهُ، عَزَّ وَجَلَّ ، إِيَّانَا ، عَلٰى مَا سَمَّى لَهَا مِنْ ذٰلِكَ هُوَ سَهْمُهَا ، كَمَا كَانَ مَا سَمّٰى

لِلْأَخَوَاتِ مِنْ قِبَلِ الْأَبِ وَالْأُمِّ بِقَوْلِهِ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُوْرَثُ كَلَالَةً أَوْ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوْا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ۔فَكَانَ مَا بَقِيَ ، بَعْدَ الَّذِيْ سُمِّيَ لَهُنَّ ، لِلْعَصَبَاتِ .وَكَذٰلِكَ مِمَّا سُمِّيَ لِلزَّوْجِ وَالْمَرْأَةِ ، فِيْمَا بَقِيَ بَعْدَ الَّذِيْ سُمِّيَ لَهُمَا لِلْعَصَبَةِ .فَكَذٰلِكَ الْإِبْنَةُ أَيْضًا ، مَا بَقِيَ بَعْدَ الَّذِيْ سُمِّيَ لَهَا لِلْعَصَبَةِ ، هٰذَا دَلِيْلٌ قَائِمٌ صَحِيْحٌ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ .ثُمَّ رَجَعْنَا إِلٰى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا عَزَّ وَجَلَّ هَاهُنَا ، مَنْ ذٰلِكَ الْوَلَدُ .فَدَلَّنَا مَا تَقَدَّمَ مِنْ قَوْلِهِ ، فِي الْآيَةِ الَّتِيْ وَقَفْنَا فِيْهَا ، عَلٰى أَنْصِبَاءِ الْأَوْلَادِ ، أَنَّ ذٰلِكَ الْوَلَدَ ، هُوَ مَا تَقَدَّمَ ، مِنَ الْوَلَدِ الَّذِيْ سَمّٰى لَهُ الْفَرْضَ فِي الْآيَةِ الْأُخْرٰى .ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا ذَكَرْنَا أَيْضًا .

۷۲۷۷: مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ میت کی دو بیٹیوں' پوتیوں' پوتوں اور دو حقیقی بہنیں اور باپ کی طرف سے بہن بھائی' ان کو پوتوں پوتیوں اور باپ کی طرف سے بہنوں اور بھائیوں کو باقی میں شریک کرتی تھیں مگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان کو شریک نہ کرتے تھے۔کہ بیٹی اور عصبہ میں اس طرح تقسیم ہوگی کہ بیٹی کو تمام مال ملے گا اور عصبہ کو کچھ بھی نہ ملے گا ان لوگوں کی جہالت کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ انہوں نے تمام فقہاء کے قول کے خلاف ایسا قول اختیار کیا کہ جس کے متعلق حضرات صحابہ کرام اور تابعین رحمہم اللہ سے کہیں نشان کا بھی پتہ نہیں چلتا۔ ان کا قول قرآن مجید کی اس آیت سے غلط ثابت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔"فان کن فوق اثنتین" (النساء۱۱) کہ اگر بیٹیاں دو سے زائد ہوں ان کو دوثلث ملیں گے۔تو اللہ تعالیٰ نے اس ارشاد میں کھول کر بیان فرما دیا کہ میراث میں اولاد کا حق کس طرح ہے جبکہ وہ تمام مذکر ہوں یا مونث ہوں (فقط مذکر ہوں باہمی برابر تقسیم کریں گے اور تمام بیٹیاں ہوں دو یا اس سے زائد ہوں تو دوثلث سے زائد ان کو نہ ملے گا ایک ہو تو نصف کی مالک ہے اور اگر دونوں ہوں تو ۲/۱ سے تقسیم کریں گے) پھر ارشاد فرمایا "فان کن نساء" الایۃ اگر وہ بیٹیاں دو سے زائد ہوں تو ان کو متروکہ جائیداد کے دوثلث ملیں گے۔تو اس آیت میں کھول دیا کہ صرف مؤنث اولاد ہو تو اس کا کیا حکم ہے پھر فرمایا:"وان کانت واحدۃ فلھا النصف" تو اس میں وضاحت کر دی کہ ایک بیٹی کی میراث کس قدر ہوگی۔پس جب اللہ تعالیٰ اولاد کی وراثت ان جہات سے کھول کر بیان کر دی تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ ایک کی میراث کا حکم ان تین صورتوں سے باہر نہیں۔اور یہ بات ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک بیٹی کے لئے نصف مقرر فرمائیں اور کئی بیٹیوں کے لئے دوثلث فرمائیں اور ان کا حصہ اس سے بڑھ جائے۔اس کی صرف ایک صورت ہو سکتی ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں یا زبان نبوت سے بیان فرمائے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوی الارحام کی

میراث کو خوب ظاہر فرمایا۔ اگر بالفرض کوئی بیٹی عصبہ کے بغیر پورے مال کی براہ راست وارث ہو سکتی ہوتی تو پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جو نصف کا اعلان فرمایا ہے اس کا کوئی معنی نہ ہوگا۔ اور اس کا معاملہ بھی لڑکے کے معاملہ کی طرح مہمل ہوگا تو جب وہ بات بیان کر دی جو کہ ہم نے ذکر کی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں مطلع کر دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا جو حصہ بیان فرمایا ہے۔ وہی اس کا حصہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حقیقی بہنوں کے سلسلہ میں اپنے اس قول میں فرمایا "وان کان رجل یورث کلالۃ او امراۃ ولہ اخ او اخت فلکل واحد منہما السدس فان کانوا اکثر من ذلک فہم شرکاء فی الثلث" کہ اگر وہ آدمی جس کی وراثت تقسیم ہوتی ہے۔ لاوراث مرد یا لاوارث عورت ہے (اس کا اصل نسل میں سے کوئی نہیں) اس کی بہن یا بھائی ہو تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا اور اگر وہ اس سے زائد ہوں تو وہ تہائی حصہ میں شریک ہوں گے پس ان کے مقررہ حصوں سے جو مال زائد بچے گا وہ عصبات کے لئے ہوگا۔ اسی طرح خاوند اور بیوی کے لئے جو حصہ مقرر فرمایا گیا ہے اس سے جو باقی بچ رہے گا وہ بھی عصبہ کے لئے ہوگا۔ اس آیت میں یہ صحیح پختہ دلیل بیان کی گئی ہے۔ دوبارہ مضمون آیت "ان امرؤا ہلک" کی طرف لوٹتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس (ولد) یعنی اولاد کی وضاحت نہیں فرمائی تو اس سے پہلے ہم نے جس آیت سے اولاد کے حصے پر اطلاع پائی ہے وہ اس بت پر دلالت کرتی ہے کہ اس سے وہی اولاد مراد ہے جس کا حصہ دوسری آیت میں مقرر فرمایا ہے ہم نے جو کچھ ذکر کیا اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ سے روایات بھی وارد ہیں (ملاحظہ کریں)

۷۲۷۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِىْ دَاوٗدَ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ امْرَأَةَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ ، أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ سَعْدًا قُتِلَ مَعَكَ، وَتَرَكَ ابْنَتَيْهِ وَتَرَكَنِىْ وَأَخَاهُ، فَأَخَذَ أَخُوْهُ مَالَهٗ، وَاِنَّمَا يَتَزَوَّجُ النِّسَاءُ بِمَالِهِنَّ .فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطِ امْرَأَتَهُ الثُّمُنَ ، وَابْنَتَيْهِ الثُّلُثَيْنِ ، وَلَكَ مَا بَقِىَ۔

۷۲۷۸: عبداللہ بن محمد نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ سعد بن ربیع کی بیوی جناب رسول اللہ ﷺ کی میں آئی اور کہنے لگیں یارسول اللہ ﷺ سعد تو آپ کے ساتھ غزوہ میں شہید ہو گئے اور انہوں نے دو بیٹیاں اور مجھے اور اپنا بھائی پیچھے چھوڑا۔ اب اس کے بھائی نے اس کا مال لے لیا اور عورتوں سے ان کے مال کی وجہ سے شادی کی جاتی ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو بلا کر فرمایا کہ اس مال کا آٹھواں حصہ ان کی بیوی کو دے دو۔ اور دو ثلث انکی بیٹیوں کو دے دو اور جو باقی ہے وہ تمہارا ہے۔

تخریج : ترمذی فی الافرائض باب ۳۔

۷۲۷۹ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَہٗ.فَقَدْ وَافَقَ ھٰذَا أَیْضًا مَا ذَکَرْنَا ، وَبِھٰذَا کَانَ أَبُوْ حَنِیْفَۃَ ، وَأَبُوْ یُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ ، یَقُوْلُوْنَ ، وَبِہٖ نَقُوْلُ أَیْضًا .

۷۲۷۹: عبداللہ بن محمد بن عقیل نے حضرت جابرؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ یہ روایت بھی ہماری مذکور بات کے موافق ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ بھی اسی کو اختیار کرنے والے تھے اور ہم بھی یہی کہتے ہیں۔

بَابُ مَوَارِيثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ

قرابت داروں کی وراثت

خلاصۃ المرام:

جب کوئی مرجائے اور کوئی عصبہ نہ چھوڑے تو اس کی میراث کسی کو بھی نہ ملے گی بیت المال میں جائے گی۔

فریق ثانی: میت کے اگر کوئی عصبہ نہ ہو تو اس کی میراث ذوی الارحام کو جائے گی جس کے اور میت کے درمیان کوئی رشتہ ہو اس لئے پھوپھی کو دو ثلث اور خالہ کو ایک ثلث ملے گا۔

۷۲۸۰ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ، رَجُلٌ هَلَكَ ، وَتَرَكَ عَمَّتَهُ وَخَالَتَهُ. فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى حِمَارِهِ، فَوَقَفَ ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَقَالَ اللّٰهُمَّ رَجُلٌ هَلَكَ وَتَرَكَ عَمَّتَهُ وَخَالَتَهُ، فَيَسْأَلُهُ الرَّجُلُ، وَيَفْعَلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ قَالَ لَا شَيْءَ لَهُمَا۔

۷۲۸۰: عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ ایک انصاری جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! ایک آدمی فوت ہو گیا ہے اور اس نے صرف پھوپھی اور خالہ پیچھے چھوڑی ہے۔ اس شخص نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اس وقت سوال کیا جبکہ آپ گدھے پر سوار تھے پس آپ ٹھہر گئے پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور بارگاہ الٰہی میں اس طرح سوال کیا اے اللہ! ایک آدمی ہلاک ہو گیا اور اس نے اپنی پھوپھی اور خالہ پیچھے چھوڑی ہے۔ وہ آدمی آپ سے سوال کرتا رہا اور آپ نے اسی طرح تین مرتبہ کیا پھر فرمایا ان دونوں کو کچھ نہ ملے گا۔

تخریج : دارمی فی الفرائض باب ۳۸۔

۷۲۸۱ : حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ ، وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُعِيَ إِلَى جِنَازَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ ، حَتّٰى إِذَا جَاءَ هَا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكَ ؟ قَالُوا :تَرَكَ عَمَّتَهُ وَخَالَتَهُ. ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَالَ قِفُوا الْحِمَارَ فَوَقَّفُوا الْحِمَارَ فَقَالَ :اللّٰهُمَّ رَجُلٌ تَرَكَ عَمَّتَهُ وَخَالَتَهُ فَلَمْ يَنْزِلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَجِدُ لَهُمَا شَيْئًا۔

۷۲۸۱: عبدالرحمن بن زید بن اسلم سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو انصار کے ایک جنازہ کے لئے بلایا

گیا جب آپ جنازہ کے پاس تشریف لے آئے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس میت نے کیا چھوڑا؟ انہوں نے کہا اس نے پیچھے اپنی پھوپھی اور خالہ چھوڑی ہیں پھر آپ آگے بڑھے اور فرمایا۔ گدھے کو روکو! لوگوں نے اسے ٹھہرایا تو آپ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے "اللھم رجل" ایک آدمی نے اپنی پھوپھی اور خالہ چھوڑی ہے اس وقت آپ پر وحی نازل نہ ہوئی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں ان کے لئے کوئی چیز نہیں پاتا۔

۷۲۸۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُحَبَّرِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : أَتَىٰ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعَالِيَةِ ، رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ رَجُلًا هَلَكَ ، وَتَرَكَ عَمَّةً وَخَالَةً ، فَانْطَلِقْ فَقَسِّمْ مِيْرَاثَهُ.فَتَبِعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ فَقَالَ :يَا رَبِّ رَجُلٌ تَرَكَ عَمَّةً وَخَالَةً ثُمَّ سَارَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ رَجُلٌ تَرَكَ عَمَّةً وَخَالَةً ثُمَّ سَارَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ :يَا رَبِّ رَجُلٌ تَرَكَ عَمَّةً وَخَالَةً ثُمَّ قَالَ لَا أَرٰى يَنْزِلُ عَلِيَّ شَيْءٌ ، لَا شَيْءَ لَهُمَا۔قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ وَتَرَكَ ذَا رَحِمٍ ، لَيْسَ بِعَصَبَةٍ ، وَلَمْ يَتْرُكْ عَصَبَةً غَيْرَهُ، أَنَّهُ لَا يَرِثُ مِنْ مَالِهِ شَيْئًا ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :يَرِثُ ذُو الرَّحِمِ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَصَبَةٌ بِالرَّحِمِ الَّذِيْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَيِّتِ ، كَمَا يُوْرَثُ بِالرَّحِمِ الَّذِيْ يُدْلِي ، فَيَكُوْنُ لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ ؛ لِأَنَّهَا تُدْلِي بِرَحِمِ الْأُمِّ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ الَّذِيْ يَحْتَجُّ بِهٖ عَلَيْهِمْ مُخَالِفُهُمْ ، حَدِيْثٌ مُنْقَطِعٌ ، وَمِنْ مَذْهَبِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَهُمْ ، أَنْ لَا يَحْتَجَّ بِمُنْقَطِعٍ .فَكَيْفَ يَحْتَجُّ عَلَيْهِمْ بِمَا لَوْ احْتَجُّوْا بِهٖ عَلَيْهِمْ ، لَمْ يُسَوِّغُوْهُمْ إِيَّاهُ .ثُمَّ لَوْ ثَبَتَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، لَمْ يَكُنْ فِيْهِ أَيْضًا ، عِنْدَنَا حُجَّةٌ فِيْ دَفْعِ مَوَارِيْثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ ، ؛ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ ، لَا شَيْءَ لَهُمَا ، أَيْ لَا فَرْضَ لَهُمَا مُسَمًّى ، كَمَا لِغَيْرِهِمَا مِنَ النِّسْوَةِ اللَّاتِيْ يَرِثْنَ ، كَالْبَنَاتِ ، وَالْأَخَوَاتِ وَالْجَدَّاتِ ، فَلَمْ يَنْزِلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، فَقَالَ لَا شَيْءَ لَهُمَا عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى .وَيُحْتَمَلُ أَيْضًا ، لَا شَيْءَ لَهُمَا ، لَا مِيْرَاثَ لَهُمَا أَصْلًا ؛ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَزَلَ عَلَيْهِ حِيْنَئِذٍ وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ۔فَلَمَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِ جَعَلَ لَهُمَا الْمِيْرَاثَ .فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْ مِثْلِ هٰذَا أَيْضًا۔

۷۲۸۲: زید بن اسلم نے حضرت عطاء بن یسارؒ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص اہل عالیہ سے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! ایک آدمی مر گیا اور اس نے اپنی پھوپھی اور خالہ کو چھوڑا ہے آپ

چل کر اس کی میراث تقسیم فرمادیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس کے پیچھے گدھے پر سواری کی حالت میں روانہ ہوئے اور بارگاہ الٰہی میں گزارش کی اے میرے رب ایک آدمی نے اپنے پیچھے پھوپھی اور خالہ چھوڑی۔ پھر تھوڑی دیر چلے پھر کہا اے میرے رب ایک آدمی ہے جس نے ایک پھوپھی اور خالہ چھوڑی ہے پھر تھوڑی دیر چلے پھر کہا اے میرے رب ایک آدمی اس نے اپنے پیچھے پھوپھی اور خالہ چھوڑی ہے۔ پھر کہا میرے خیال میں اس کے متعلق کچھ بھی نازل نہ ہوگا ان دونوں کو وراثت میں میرے خیال میں کوئی چیز نہ ملے گی۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ آدمی جب مر جائے اور وہ ذی رحم کو چھوڑ جائے جو کہ عصبہ نہ ہو اور اس کے علاوہ اس نے کوئی عصبہ نہ چھوڑا ہو تو وہ اس کے مال میں سے کسی چیز کا مالک نہ ہوگا اور انہوں نے اسی حدیث سے استدلال کیا ہے۔ فریق ثانی کا مؤقف: یہ ہے کہ جب عصبہ نہ ہو تو یہ قرابتدار اس قرابت کی وجہ سے جو اس کے اور میت کے درمیان پائی جاتی ہے یہ وارث بن جائے گا جیسا کہ اس قرابت کی وجہ سے وارث بنتا ہے جو اس کو رشتہ دار بناتی ہے پس پھوپھی کو دو ثلث اور خالہ کو ایک تہائی ملے گی۔ کیونکہ وہ ماں کی قرابت کی وجہ سے رشتہ دار بنتی ہے۔ فریق اوّل کے مؤقف کا جواب: جس روایت سے استدلال کیا گیا ہے وہ روایت منقطع ہے اور منقطع ان کے ہاں قابل حجت نہیں۔ اگر یہی منقطع ان کے خلاف دلیل میں پیش کریں ان کو نہ بھائے گی تو اپنے حق کے لئے کیسے پیش کرتے ہیں۔ اگر بالفرض یہ روایت ثابت بھی ہو جائے تو تب بھی ہمارے نزدیک اس میں قرابت داروں کی وراثت کو دور ہٹانے پر کوئی دلیل نہیں۔ کیونکہ عین ممکن ہے کہ لاشئی کا مطلب یہ ہو کہ ان کے لئے کوئی متعین و مقرر وراثت کا حصہ نہیں جیسا کہ ان کے علاوہ ان عورتوں کے لئے ہوتا ہے جو وارث بنتی ہیں مثلاً بیٹیاں، بہنیں اور دادیاں۔ پس جب جناب رسول اللہ ﷺ پر پھوپھی اور خالہ کے سلسلہ میں کچھ بھی نازل نہ ہوا تو آپ نے اس بنیاد پر فرمایا کہ ان دونوں کے لئے کچھ نہیں۔ لاشئی میں ایک دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ ان دونوں کے لئے وراثت میں بالکل حصہ نہیں کیونکہ اس وقت تک آپ پر وحی الٰہی سے کچھ بھی نازل نہ ہوا تھا اور نہ یہ آیت اتری تھی: "**واولوا الارحام بعضھم اولی ببعض**" (الانفال: ۷۵) جب آپ پر حکم اتر آیا تو آپ ﷺ نے ان کے لئے میراث مقرر کر دی۔ آپ ﷺ سے اسی قسم کے معاملے میں یہ روایت وارد ہے۔

امام طحاویؒ کہتے ہیں: کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ آدمی جب مر جائے اور وہ ذی رحم کو چھوڑ جائے جو کہ عصبہ نہ ہو اور اس کے علاوہ اس نے کوئی عصبہ نہ چھوڑا ہو تو وہ اس کے مال میں سے کسی چیز کا مالک نہ ہوگا اور انہوں نے اسی حدیث سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: یہ ہے کہ جب عصبہ نہ ہو تو یہ قرابتدار اس قرابت کی وجہ سے جو اس کے اور میت کے درمیان پائی جاتی ہے یہ وارث بن جائے گا جیسا کہ اس قرابت کی وجہ سے وارث بنتا ہے جو اس کو رشتہ دار بناتی ہے پس پھوپھی کو دو ثلث اور خالہ کو ایک تہائی ملے گی۔ کیونکہ وہ ماں کی قرابت کی وجہ سے رشتہ دار بنتی ہے۔

فریق اوّل کے مؤقف کا جواب: جس روایت سے استدلال کیا گیا ہے وہ روایت منقطع ہے اور منقطع ان کے ہاں قابل حجت

نہیں۔اگر یہی منقطع ان کے خلاف دلیل میں پیش کریں ان کو نہ بھائے گی تو اپنے حق کے لئے کیسے پیش کرتے ہیں۔

اگر بالفرض یہ روایت ثابت بھی ہو جائے تو تب بھی ہمارے نزدیک اس میں قرابت داروں کی وراثت کو دور ہٹانے پر کوئی دلیل نہیں۔کیونکہ عین ممکن ہے کہ لاشئی کا مطلب یہ ہو کہ ان کے لئے کوئی متعین ومقرر وراثت کا حصہ نہیں جیسا کہ ان کے علاوہ ان عورتوں کے لئے ہوتا ہے جو وارث بنتی ہیں مثلاً بیٹیاں' بہنیں اور دادیاں۔پس جب جناب رسول اللہ ﷺ پر پھوپھی اور خالہ کے سلسلہ میں کچھ بھی نازل نہ ہوا تو آپ نے اس بنیاد پر فرمایا کہ ان دونوں کے لئے کچھ نہیں۔

۲: لاشئی میں ایک دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ ان دونوں کے لئے وراثت میں بالکل حصہ نہیں کیونکہ اس وقت تک آپ پر وحی الٰہی سے کچھ بھی نازل نہ ہوا تھا اور نہ یہ آیت اتری تھی:"**واولوا الارحام بعضهم اولى ببعض**"(الانفال:۷۵) جب آپ پر حکم اترا یا تو آپ ﷺ نے ان کے لئے میراث مقرر کردی۔

آپ ﷺ سے اسی قسم کے معاملے میں یہ روایت وارد ہے۔

۷۲۸۳: مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حِبَّانَ ، عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَيَّانَ ، قَالَ : تُوُفِّيَ ثَابِتُ بْنُ الدَّحْدَاحِ ، وَكَانَ أَتِيًّا ، وَهُوَ الَّذِیْ لَيْسَ لَهٗ أَصْلٌ يُعْرَفُ فَقَالَ :رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لِعَاصِمِ بْنِ عَدِی :هَلْ تَعْرِفُوْنَ لَهٗ فِيْكُمْ نَسَبًا ؟ قَالَ :لَا ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ بْنِ أَخِيْهِ، فَأَعْطَاهُ مِيْرَاثَهٗ. فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَرَّثَ أَبَا لُبَابَةَ ، مِنْ ثَابِتٍ ، بِرَحِمِهِ الَّذِیْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ.فَثَبَتَ بِذٰلِكَ ، مَوَارِيْثُ ذَوِی الْأَرْحَامِ ، وَدَلَّ سُؤَالُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهٗ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى فِیْ حَدِيْثِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ :هَلْ لَهُمَا مِيْرَاثٌ أَمْ لَا ؟ أَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَزَلَ عَلَيْهِ شَیْءٌ فِيْمَا تَقَدَّمَ فِیْ ذٰلِكَ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا تَأَخُّرُ حَدِيْثِ وَاسِعٍ هٰذَا، عَنْ حَدِيْثِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، فَكَانَ نَاسِخًا لَهٗ. فَإِنْ قُلْتُمْ :إِنَّ حَدِيْثَ وَاسِعٍ هٰذَا مُنْقَطِعٌ .قِيْلَ لَكُمْ :وَحَدِيْثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، مُنْقَطِعٌ أَيْضًا ، فَمَنْ جَعَلَكُمْ أَوْلٰى بِثُبُوْتِ الْمُنْقَطِعِ ، فِيْمَا يُوَافِقُكُمْ ، مِنْ مُخَالِفِكُمْ ، فِيْمَا يُوَافِقُهٗ؟ وَقَدْ رُوِیَ مِثْلُ هٰذَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ آثَارٍ مُتَّصِلَةِ الْأَسَانِيْدِ .مِنْهَا۔

۷۲۸۳: واسع ابن حبان نے کہا کہ ثابت بن دحداح فوت ہو گئے اور یہ باہر سے آنے والے تھے جن کے خاندان کا کچھ پتہ نہ تھا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے عاصم بن عدی کو فرمایا کیا تم اپنے خاندان میں اس کا نسب پہچانتے ہو۔انہوں نے کہا نہیں یارسول اللہ ﷺ تو آپ نے ان کے بھانجے ابولبابہ بن عبدالمنذر کو بلایا اور اس کی میراث ان کو عنایت فرمائی۔اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے رحم کی رشتہ داری کی وجہ سے ابو

لبابہ کو ثابت کی وراثت دی تو اس سے ثابت ہو گیا کہ ذی رحم بھی وارث ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عطاء ابن یسار والی روایت میں پھوپھی اور خالہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وراثت سے متعلق سوال کرنا۔ آیا ان کو وراثت ملے گی یا نہیں یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ابھی اس وقت تک اس سلسلے میں آپ پر کوئی حکم نہیں اترا تھا چنانچہ اس سے یہ بات خود ثابت ہو گی کہ یہ واسع والی روایت عطاء کی روایت سے مؤخر ہے اور اس کی ناسخ ہے۔ ایک ابھرتا ہوا سوال یہ ہے کہ آپ کی مستدل روایت منقطع ہے۔ حدیث عطاء بن یسار بھی تو منقطع ہے پھر تمہیں کس نے حق دیا ہے جو منقطع تمہارے موافق ہو اس کو تو ثابت کر لو اور جو مخالف ہو اس کو منقطع کہہ کر رد کر دو۔ اسی طرح کی روایات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متصل اسناد کے ساتھ بھی وارد ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

تخریج : دارمی فی الفرائض باب ۳۸۔

حاصل: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحم کی رشتہ داری کی وجہ سے ابولبابہ کو ثابت کی وراثت دی تو اس سے ثابت ہو گیا کہ ذی رحم بھی وارث ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عطاء ابن یسار والی روایت میں پھوپھی اور خالہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وراثت سے متعلق سوال کرنا۔ آیا ان کو وراثت ملے گی یا نہیں یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ابھی اس وقت تک اس سلسلے میں آپ پر کوئی حکم نہیں اترا تھا چنانچہ اس سے یہ بات خود ثابت ہو گی کہ یہ واسع والی روایت عطاء کی روایت سے مؤخر ہے اور اس کی ناسخ ہے۔

س: ایک ابھرتا ہوا سوال یہ ہے کہ آپ کی مستدل روایت منقطع ہے۔

ج: حدیث عطاء بن یسار بھی تو منقطع ہے پھر تمہیں کس نے حق دیا ہے جو منقطع تمہارے موافق ہو اس کو تو ثابت کر لو اور جو مخالف ہو اس کو منقطع کہہ کر رد کر دو۔

۲: اسی طرح کی روایات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متصل اسناد کے ساتھ بھی وارد ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

۷۲۸۴ : مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ ، قَالَ :ثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، ح۔

۷۲۸۴: وکیع نے سفیان سے روایت کی ہے۔

۷۲۸۵ : وَحَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِيْ رَبِيْعَةَ ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ حُنَيْفٍ ، عَنْ أَبِيْ أُسَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، أَنَّ رَجُلًا رَمٰى رَجُلًا بِسَهْمٍ فَقَتَلَهٗ، وَلَيْسَ لَهٗ وَارِثٌ اِلَّاخَالٌ .فَكَتَبَ فِيْ ذٰلِكَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ .فَكَتَبَ عُمَرُ :أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ، مَوْلٰى مَنْ لَا وَلِيَّ لَهٗ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ

لَهُ.

۷۲۸۵: عبادہ بن حنیف نے ابواسامہ بن سہل بن حنیف سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو تیر مار کر ہلاک کر دیا اور مرنے والے کا سوائے ماموں کے کوئی وارث نہ تھا تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح نے حضرت عمر بن خطابؓ کی طرف خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف یہ لکھا کہ جس کا کوئی وارث نہ ہو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کے وارث ہیں اور جس کا کوئی وارث نہ ہو ماموں اس کا وارث ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الفرائض باب۸' ترمذی فی الفرائض باب۱۲' ابن ماجه فی الدیات باب۷' والفرائض باب۹' دارمی فی الفرائض باب۳۸' مسند احمد ۱۳۱/۴۔

۷۲۸۶ : حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ.

۷۲۸۶: طاؤس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماموں ان کا وارث ہے جن کا کوئی وارث نہ ہو۔

۷۲۸۷ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. وَلَمْ يَرْفَعْهُ .

۷۲۸۷: ابراہیم بن مرزوق نے ابوعاصم سے پھر انہوں نے اسی طرح اپنی سند سے روایت نقل کی ہے مگر اس کو مرفوع بیان نہیں کیا۔

۷۲۸۸ : حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيٰى بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِيْ مَيْسَرَةَ الْمَكِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبِيْ قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ قَالَ أَبُو يَحْيَى :وَأُرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ .

۷۲۸۸: ہشام بن سلیمان سے ابن جریج سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ابویحییٰ کہتے ہیں میرے خیال میں انہوں نے اس کو مرفوعاً نقل کیا ہے۔

۷۲۸۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ :يَزِيْدُ الْعُقَيْلِيُّ :أَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيْ عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يَكْرِبَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ تَرَكَ كَلًّا ، فَعَلَيَّ۔قَالَ شُعْبَةُ :رُبَّمَا قَالَ :قَالَ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا ، فَلِوَرَثَتِهٖ، وَأَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ، أَعْقِلُ عَنْهُ وَأَرِثُهٗ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ، يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهٗ.

۷۲۸۹: ابو عامر ہوزنی نے مقدام بن معدی کرب سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کوئی قرضہ چھوڑا وہ میرے ذمے ہے شعبہ کہتے ہیں بسا اوقات یہ بھی فرمایا کہ جس نے مال چھوڑا وہ اس کے ورثاء کا ہے اور میں اس کا وارث ہوں جس کا کوئی وارث نہ ہو میں اس کی طرف سے چٹی ادا کروں گا اور اس کا وارث ہوں گا اور ماموں اس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو۔ وہ اس کی طرف سے دیت ادا کرے گا اور اس کا وارث ہو گا۔

تخریج : ابن ماجه فی الفرائض باب۹، مسند احمد ۱۳۱/٤۔

۷۲۹۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَیْسَرَةَ قَالَ :ثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، ثُمَّ ذَکَرَ بِإِسْنَادِہٖ مِثْلَهٗ.

۷۲۹۰: بذل بن محبر نے شعبہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت بیان کی۔

۷۲۹۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ بُدَیْلٍ ، فَذَکَرَ بِإِسْنَادِہٖ مِثْلَهٗ ، إِلَّا أَنَّهٗ قَالَ أَرِثُ مَالَهٗ ، وَأَفُکُّ عَانَهٗ ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ ، وَیَفُکُّ عَانَهٗ.

۷۲۹۱: حماد بن زید نے بدیل سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ اس میں ان الفاظ کا فرق ہے کہ میں ان کے مال کا وارث ہوں گا اور اس کی گردن چھڑاؤں گا اور ماموں اس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو۔ اور وہ اس کی گردن کو چھڑائے گا۔

تخریج : ابن ماجه فی الفرائض باب۸، مسند احمد ۱۳۳/٤۔

۷۲۹۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَیْسَرَةَ قَالَ :ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ ، فَذَکَرَ مِثْلَهٗ.

۷۲۹۲: سلیمان بن حرب کہتے ہیں کہ حماد بن زید نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۷۲۹۳ : حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِیْ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّهٗ سَمِعَ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِ یَکْرِبَ ، یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلٰی مَنْ لَا مَوْلٰی لَهٗ ، یَرِثُ مَالَهٗ ، وَیَفُکُّ عَنْوَهٗ ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ ، یَرِثُ مَالَهٗ وَیَفُکُّ عَنْوَهٗ. فَهٰذِہٖ آثَارٌ مُتَّصِلَةٌ ، قَدْ تَوَاتَرَتْ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، بِمَا یُوَافِقُ مَا رَوَی الْوَاسِعُ بْنُ حِبَّانَ ، وَیُخَالِفُ مَا رَوٰی عَطَاءُ بْنُ یَسَارٍ .وَقَدْ شَدَّ ذٰلِكَ کُلَّهٗ وَبَیَّنَهٗ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ۔فَقَالَ الْمُخَالِفُ لَنَا :لَا دَلِیْلَ لَکُمْ فِیْ هٰذِہِ الْآیَةِ ، عَلٰی مَا ذَهَبْتُمْ إِلَیْهِ مِنْ هٰذَا ؛ لِأَنَّ النَّاسَ کَانُوْا یَتَوَارَثُوْنَ بِالتَّبَنِّیْ ، کَمَا تَبَنّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، زَیْدَ بْنَ حَارِثَةَ ، فَکَانَ زَیْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَکَانَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا

وَرِثَ الْمُتَبَنِّیْ مَالَهٗ، دُوْنَ سَائِرِ أَرْحَامِهٖ، وَكَانَ النَّاسُ يَتَعَاقَدُوْنَ فِی الْجَاهِلِيَّةِ عَلٰى أَنَّ الرَّجُلَ يَرِثُ الرَّجُلَ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأُولُوْا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ دَفْعًا لِذٰلِكَ ، وَرَدًّا لِلْمَوَارِيْثِ اِلٰى ذَوِی الْاَرْحَامِ ، وَقَالَ : اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ۔وَذَكَرُوْا فِیْ ذٰلِكَ۔

۷۲۹۳: راشد بن سعد نے مقدام بن معد یکرب ؓ کو جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ بیان کرتے سنا کہ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول اس کا مولیٰ ہے جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو (یہاں مولیٰ سے وارث مراد ہے اس کا مطلب اس کے مال کا بیت المال میں جمع ہونا ہے) وہ اس کے مال کے وارث ہوں گے اور اس کی گردن چھڑائیں گے۔ اور ماموں اس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو وہ اس کے مال کا وارث ہوگا اور اس کی گردن کو چھڑائے گا۔ یہ آثار متواتر و متصل روایت کے ساتھ جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں یہ تمام واسع بن حبان کی روایت کی موافقت کر رہے ہیں اور عطاء بن یسار کی روایت کے مضمون کے خلاف ہیں۔ ان روایات نے اس آیت "**واولوا الارحام بعضهم اولی ببعض**" (الانفال: ۷۵) کے مضمون کی وضاحت و تاکید کر دی۔ اس آیت واولوا الارحام الایۃ میں تمہارے مؤقف کی کوئی دلیل نہیں ہے کیوں کہ لوگ اس زمانہ میں متبنیٰ ہونے کی وجہ سے بھی وارث ہوتے تھے جیسا کہ حضرت زید بن حارثہ ؓ کو جناب رسول اللہ ﷺ نے متبنیٰ بنایا۔ چنانچہ جو شخص متبنیٰ بنا تا وہ اس کے مال کا بھی وارث ہوتا ذی الارحام مال کے وارث نہ بنتے گو زمانہ جاہلیت میں اس طرح بھی معاہدہ کرتے ایک آدمی دوسرے آدمی کا وارث بنے گا تو اللہ تعالیٰ نے اسی سلسلے میں یہ آیت اتاری: "**واولوا الارحام بعضهم اولی ببعض......**" تا کہ یہ رسم ختم ہو جائے اور میراث ذی الارحام کی طرف لوٹ آئے اور متبنیٰ کے بارے میں فرما دیا "**ادعوهم لآبائهم**" کہ ان کی نسبت ان کے باپوں کی طرف کرو اسی طرح روایات میں وارد ہے روایت یہ ہے۔

حاصل: یہ آثار متواتر و متصل روایت کے ساتھ جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں یہ تمام واسع بن حبان کی روایت کی موافقت کر رہے ہیں اور عطاء بن یسار کی روایت کے مضمون کے خلاف ہیں۔ ان روایات نے اس آیت "**واولوا الارحام بعضهم اولی ببعض**" (الانفال: ۷۵) کے مضمون کی وضاحت و تاکید کر دی۔

فریق اوّل کی طرف سے ایک اعتراض:

اس آیت واولوا الارحام الایۃ میں تمہارے مؤقف کی کوئی دلیل نہیں ہے کیوں کہ لوگ اس زمانہ میں متبنیٰ ہونے کی وجہ سے بھی وارث ہوتے تھے جیسا کہ حضرت زید بن حارثہ ؓ کو جناب رسول اللہ ﷺ نے متبنیٰ بنایا۔ چنانچہ جو شخص متبنیٰ بنا تا وہ اس کے مال کا بھی وارث ہوتا ذی الارحام مال کے وارث نہ بنتے گو زمانہ جاہلیت میں اس طرح بھی معاہدہ کرتے ایک آدمی دوسرے آدمی کا وارث بنے گا تو اللہ تعالیٰ نے اسی سلسلے میں یہ آیت اتاری: "**واولوا الارحام بعضهم اولی ببعض......**" تا کہ یہ

رشتہ ختم ہو جائے اور میراث ذی الارحام کی طرف لوٹ آئے اور متبنیٰ کے بارے میں فرمادیا "ادعوھم لآبائھم" کہ ان کی نسبت ان کے باپوں کی طرف کرو اسی طرح روایات میں وارد ہے روایت یہ ہے۔

۷۲۹۴ : مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْحَارِثِ قَالَ :كَانَ لِأَخِي شُرَيْحِ بْنِ الْحَارِثِ جَارِيَةٌ ، فَوَلَدَتْ جَارِيَةً ، فَشَبَّتْ فَزَوَّجَهَا ، فَوَلَدَتْ غُلَامًا ، وَمَاتَتِ الْجَدَّةُ .فَاخْتَصَمَ شُرَيْحٌ وَالْغُلَامُ إِلَى شُرَيْحٍ قَالَ : فَجَعَلَ شُرَيْحٌ يَقُولُ: لَيْسَ لَهُ مِيرَاثٌ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى ، إِنَّمَا هُوَ ابْنُ بِنْتٍ ، وَقَضٰى لِلْغُلَامِ بِالْمِيرَاثِ ، قَالَ : وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلٰى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ : قَالَ :فَرَكِبَ مَيْسَرَةُ بْنُ زَيْدٍ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، فَحَدَّثَهُ بِالَّذِي قَضٰى بِهٖ شُرَيْحٌ .قَالَ :فَكَتَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَى شُرَيْحٍ : أَنَّ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي أَنَّكَ قَضَيْتَ كَذَا ، وَقُلْتَ عِنْدَ ذٰلِكَ وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلٰى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَإِنَّمَا كَانَتْ تِلْكَ الْآيَاتُ فِي الْعَصَبَاتِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ الرَّجُلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، يُعَاقِدُ الرَّجُلَ ، فَيَقُولُ : تَرِثُنِي وَأَرِثُكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ، تَرَكَ ذٰلِكَ .قَالَ :فَقَدِمَ الْكِتَابُ إِلَى شُرَيْحٍ فَقَرَأَهُ وَقَالَ إِنَّمَا أَعْتَقَهَا حِيتَانُ بَطْنِهَا ، وَأَبٰى أَنْ يَرْجِعَ عَنْ قَضَائِهٖ. وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِينَ عَلٰى أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَدْ أَخْبَرَ فِي حَدِيثِهٖ هٰذَا، أَنَّهُمْ كَانُوا يَتَوَارَثُونَ بِالتَّعَاقُدِ دُونَ الْأَنْسَابِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ، رَدًّا لِذٰلِكَ وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلٰى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ۔فَكَانَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ ، دَفْعُ الْمِيرَاثِ بِالْعَاقِدَةِ ، وَإِيجَابُهُ لِذَوِي الْأَرْحَامِ دُونَهُمْ .وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا فِي هٰذِهِ الْآيَةِ أَنَّ ذَوِي الْأَرْحَامِ ، هُمُ الْعَصَبَةُ أَوْ غَيْرُهُمْ .فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونُوا هُمُ الْعَصَبَةُ ، وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ كُلُّ ذِي رَحِمٍ ، عَلٰى مَا جَاءَ فِي تَفْصِيلِ الْمَوَارِيثِ ، فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ .فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ ، ثَبَتَ أَنْ لَا حُجَّةَ لِأَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ ، وَإِنَّمَا هٰذَا الْحَدِيثُ حُجَّةٌ عَلٰى ذَاهِبٍ ، لَوْ ذَهَبَ إِلٰى مِيرَاثِ الْمُتَعَاقِدِينَ ، بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ، لَا غَيْرَ ذٰلِكَ ، فَهٰذَا مَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ الزُّبَيْرِ .وَقَدْ ذَهَبَ أَهْلُ بَدْرٍ إِلٰى مَوَارِيثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ ، فَمَا رُوِيَ عَنْهُمْ فِي ذٰلِكَ ، مَا ذَكَرْنَاهُ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا، عَنْ عُمَرَ فِي كِتَابِهٖ إِلٰى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ .فَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو عُبَيْدَةَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ. فَدَلَّ أَنَّ مَذْهَبَهُ فِيهِ، كَانَ كَمَذْهَبِهٖ .

۷۲۹۴: عیسیٰ بن حارث کہتے ہیں کہ میرے بھائی شریح بن حارث کی ایک لونڈی تھی اس نے ایک بیٹی جنی۔ انہوں نے اس کا نکاح کر دیا اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا اور دادی مرگئی چنانچہ شریح کے بھائی اور وہ لڑکا اپنا مقدمہ قاضی شریح کے پاس لے آئے حضرت شریح کہنے لگے کہ قرآن مجید میں اس کے لئے میراث نہیں ہے کیونکہ وہ مرنے والی کو نواسہ ہے اور غلام کے لئے قاضی شریح نے میراث کا فیصلہ کیا اور دلیل یہ دی "واولوا الارحام" الایۃ چنانچہ میسرہ بن زید حضرت ابن زبیر کی خدمت میں گئے اور شریح کے فیصلے کی اطلاع دی راوی کہتے ہیں کہ ابن زبیر نے قاضی شریح کو لکھا کہ مجھے میسرہ نے بتایا ہے کہ تم نے یہ فیصلہ کیا اور دلیل میں یہ آیت پڑھی: "**واولوا الارحام بعضهم**......" یہ آیات تو جاہلیت میں جو عصبات بنتے تھے ان کے بارے میں اتری کہ آدمی جاہلیت میں دوسرے آدمی کے ساتھ معاہدہ کرتے ہوئے کہتا تو میرا وارث میں تیرا وارث جب یہ آیت اتری تو اس قسم کے معاہدے ختم کر دیئے میسرہ نے وہ خط شریح کو آ کر دیا شریح نے اس کو پڑھا اور اس کے بارے میں یہ کہا کہ اس کے پیٹ کی دو مچھلیوں نے اپنے پیٹ سے اس کو آزاد کیا ہے اور اپنے فیصلے سے رجوع کرنے سے انکار کر دیا۔ اور دوسروں کی ان قول والوں کے خلاف دلیل یہ ہے اس روایت میں جو عبداللہ ابن زبیر نے بیان کی اس بات کی خبر دی گئی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں وہ لوگ باہمی معاہدے کے ذریعے وارث بنتے تھے نہ کہ نسب سے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید میں یہ آیت اتاری: "**واولوا الارحام بعضهم**......" تو آیت میں معاہدے والی میراث کو رد کر کے ذی الارحام کے لئے اس کو لازم کر دیا گیا ہے البتہ آیت میں یہ وضاحت نہیں کہ ذوی الارحام وہی عصبہ ہیں یا ان کے علاوہ عصبہ ہیں پس اس میں یہ دونوں احتمال ہیں کہ وہی عصبہ ہوں اور یہ بھی احتمال ہے ہر ذی رحم مراد ہو جیسا کہ دیگر روایات میں میراث کی تفصیل میں وارد ہوا جب یہ بات اسی طرح ہے تو اس سے یہ بات خود بخود ثابت ہوگئی کہ اس روایت میں فریقین میں سے کسی کی بھی دلیل نہیں البتہ اس حدیث میں ان لوگوں کے خلاف حجت ضرور ہے جو معاہدات کی وجہ سے میراث کا حق مانتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے سے ہیں اس کے علاوہ نہیں یہ عبداللہ ابن زبیر کی روایت کا مفہوم ہے اور اہل بدر ذی الارحام کی میراث کو مانتے ہیں ان میں ایک روایت تو وہ ہے جو اسی کتاب میں ہم ذکر کر آئے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں تنقید نہیں کی اس سے ثابت ہوا کہ ان کا مذہب بھی اس سلسلے میں وہی تھا (روایت یہ ہے)۔

<u>الجواب</u>: اس روایت میں جو عبداللہ ابن زبیر نے بیان کی اس بات کی خبر دی گئی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں وہ لوگ باہمی معاہدے کے ذریعے وارث بنتے تھے نہ کہ نسب سے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید میں یہ آیت اتاری: "**واولوا الارحام بعضهم**......" تو آیت میں معاہدے والی میراث کو رد کر کے ذی الارحام کے لئے اس کو لازم کر دیا گیا ہے البتہ آیت میں یہ وضاحت نہیں کہ

ذوی الارحام وہی عصبہ ہیں یا ان کے علاوہ عصبہ ہیں پس اس میں یہ دونوں احتمال ہیں کہ وہی عصبہ ہوں۔

ل: اور یہ بھی احتمال ہے ہر ذی رحم مراد ہو جیسا کہ دیگر روایات میں میراث کی تفصیل میں وارد ہوا جب یہ بات اسی طرح ہے تو اس سے یہ بات خود بخود ثابت ہوگئی کہ اس روایت میں فریقین میں سے کسی کی بھی دلیل نہیں البتہ اس حدیث میں ان لوگوں کے خلاف حجت ضرور ہے جو معاہدات کی وجہ سے میراث کا حق مانتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے سے ہیں اس کے علاوہ نہیں یہ عبداللہ ابن زبیر کی روایت کا مفہوم ہے۔

اہلِ بدر سے ذوی الارحام کی میراث کا ثبوت:

ان میں ایک روایت تو وہ ہے جو اسی کتاب میں ہم ذکر کر آئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہؓ کی طرف خط لکھا اور حضرت ابوعبیدہؓ نے ان کے بارے میں تنقید نہیں کی اس سے ثابت ہوا کہ ان کا مذہب بھی اس سلسلے میں وہی تھا (روایت یہ ہے)

۷۲۹۵ : وَقَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَنَا دَاوُدَ بْنُ أَبِيْ هِنْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :أَتَى زِيَادٌ فِيْ رَجُلٍ مَاتَ ، وَتَرَكَ عَمَّتَهُ وَخَالَتَهُ، فَقَالَ :هَلْ تَدْرُوْنَ كَيْفَ قَضٰى عُمَرُ فِيْهَا ؟ .قَالُوْا :لَا .قَالَ :وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِقَضَاءِ عُمَرَ فِيْهَا ، جَعَلَ الْعَمَّةَ بِمَنْزِلَةِ الْأَخِ ، وَالْخَالَةَ بِمَنْزِلَةِ الْأُخْتِ ، فَأَعْطَى الْعَمَّةَ الثُّلُثَيْنِ ، وَالْخَالَةَ الثُّلُثَ .

۷۲۹۵: شعبی کہتے ہیں کہ زیاد کے پاس ایک آدمی فیصلہ آیا کہ ایک شخص فوت ہوگیا اور اس نے پیچھے پھوپھی اور خالہ چھوڑی تو زیاد نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں کیا فیصلہ کیا۔ انہوں نے کہا نہیں تو زیاد کہنے لگے اللہ کی قسم مجھے اس سلسلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کا سب سے زیادہ علم ہے چنانچہ انہوں نے پھوپھی کو بمنزلہ بھائی کے اور خالہ کو بمنزلہ بہن کے قرار دیا پس پھوپھی کو دو ثلث اور خالہ کو تیسرا ثلث دیا۔

تخریج : دارمی فی الفرائض باب ۲۷۔

۷۲۹۶ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ قَالَ :أَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، وَالْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ جَعَلَ لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَيْنِ ، وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثَ .

۷۲۹۶: حسن نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے پھوپھی کو دو ثلث اور خالہ کو ایک ثلث دیا۔

۷۲۹۷ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ :أَتَى عَبْدُ اللّٰهِ فِيْ إِخْوَةٍ لِأُمٍّ ، وَأُمٍّ ، فَأَعْطَى الْإِخْوَةَ مِنَ الْأُمِّ الثُّلُثَ ، وَأَعْطَى الْأُمَّ سَائِرَ الْمَالِ وَقَالَ :الْأُمُّ عَصَبَةُ مَنْ لَا عَصَبَةَ لَهُ وَكَانَ لَا يَرُدُّ عَلَى الْإِخْوَةِ لِأُمٍّ مَعَ الْأُمِّ ، وَلَا عَلَى ابْنَةِ ابْنٍ ، مَعَ

ابْنَةِ الصُّلْبِ ، وَلَا عَلٰى أَخَوَاتٍ لِأَبٍ ، مَعَ أُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍ ، وَلَا عَلٰى امْرَأَةٍ ، وَلَا عَلٰى جَدَّةٍ ، وَلَا عَلٰى زَوْجٍ .

۷۲۹۷: مسروق کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے پاس ایک مقدمہ آیا جو ماں اور ماں جائی بہنوں کے سلسلے میں تھا تو انہوں نے ماں جائی بہنوں کو ثلث اور بقیہ تمام مال ماں کو دیا اور فرمایا ماں اس کا عصبہ ہے جس کا کوئی عصبہ نہ ہو اور عبداللہ ماں کی طرف سے حقیقی بھائی ماں کے ہوتے ہوئے ان پر میراث کو نہ لوٹاتے تھے اسی طرح حقیقی بیٹی کے ہوتے ہوئے پوتی پر میراث کو نہ لوٹاتے تھے اور اسی طرح حقیقی بہن کے ہوتے ہوئے باپ کی طرف سے بہنوں پر میراث کو نہ لوٹاتے تھے اور نہ ہی عورت اور نہ دادی اور نہ خاوند پر میراث کو لوٹاتے تھے۔

۷۲۹۸ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ قَالَ : أَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ ، عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ ، عَنْ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْخَالَةُ وَالِدَةٌ۔

۷۲۹۸: مسروق نے عبداللہ سے روایت کی ہے کہ خالہ والدہ ہے یعنی والدہ کی طرح ہے۔

۷۲۹۹ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ ، قَالَ : ثَنَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّ عُمَرَ قَضٰى لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَيْنِ ، وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثَ .

۷۲۹۹: جابر بن زید کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھوپھی کو دو ثلث اور خالہ کو ایک ثلث دیا۔

۷۳۰۰ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ قَالَ : ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ ، عَنْ بَكْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ عُمَرَ ، مِثْلَهُ .

۷۳۰۰: حمید الطویل نے بکر سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۷۳۰۱ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ قَالَ : أَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : كَانَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللّٰهِ ، يُوَرِّثَانِ الْأَرْحَامَ ، دُوْنَ الْوَلَاءِ . قُلْتُ : إِنْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَشَدَّهُمْ فِيْ ذٰلِكَ .

۸۳۰۱: ابراہیم کہتے ہیں کہ حضرت عثمان اور عبداللہ رضی اللہ عنہم دونوں ذوی الارحام کو وارث رحم کی وجہ سے بناتے تھے ولاء کی وجہ سے نہیں۔ میں نے کہا اگر علی رضی اللہ عنہ اس طرح کرتے ہوں؟ تو انہوں نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ تو اس سلسلہ میں ان سب سے سخت تھے۔

۷۳۰۲ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ قَالَ : أَنَا عُبَيْدَةُ ، عَنْ حِبَّانَ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ،

أَنَّ رَجُلًا مَاتَ ، وَتَرَكَ ابْنَةً ، وَامْرَأَةً ، وَمَوْلَاةً .قَالَ سُوَيْدٌ :إِنِّي جَالِسٌ عِنْدَ عَلِيٍّ ، إِذْ جَاءَتْهُ مِثْلُ هٰذِهِ الْقِصَّةِ ، فَأَعْطَى ابْنَتَهُ النِّصْفَ ، وَامْرَأَتَهُ الثَّمَنَ ، ثُمَّ رَدَّ مَا بَقِيَ ، عَلَى ابْنَتِهِ، وَلَمْ يُعْطِ الْمَوْلَى شَيْئًا .

۷۳۰۲: سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی فوت ہو گیا اور اس نے ایک بیٹی' بیوی اور ایک لونڈی چھوڑی ہے۔ سوید کہنے لگے میں اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا جبکہ ان کے ہاں اس قسم کا قصہ آیا تو انہوں نے بیٹی کو نصف اور بیوی کو آٹھواں دیا اور پھر جو بچ گیا وہ اس کی بیٹی کو لوٹا دیا لونڈی کو کچھ نہ دیا۔

۷۳۰۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ عَنْ حِبَّانَ الْجُعْفِيِّ قَالَ :كَانَ عِنْدَ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۷۳۰۳: حبان جعفی کہتے ہیں کہ میں حضرت سوید بن غفلہ کے پاس تھا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی۔

۷۳۰۴ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ :أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ :أَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ :كَانَ عَلِيٌّ يَرُدُّ بَقِيَّةَ الْمَوَارِيثِ ، عَلَى ذَوِي السِّهَامِ ، مِنْ ذَوِي الْأَرْحَامِ .

۷۳۰۴: جابر نے ابوجعفر سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بقیہ میراث کو ذوای الارحام میں سے حصہ داروں کی طرف لوٹاتے تھے۔

۷۳۰۵ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ :أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :أُتِيَ زِيَادٌ فِيْ عَمٍّ لِأُمٍّ ، وَخَالَةٍ .فَقَالَ :أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِقَضَاءِ عُمَرَ فِيْهَا ؟ أَعْطَى الْعَمَّ لِلْأُمِّ الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطَى الْخَالَةَ الثُّلُثَ .

۷۳۰۵: مطرف نے شعبی سے نقل کیا کہ زیاد کے پاس ایک میراث کا فیصلہ آیا جو ماں کے چچا اور خالہ کا تھا تو زیاد نے کہا کیا میں تمہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کی خبر نہ دوں؟ چنانچہ انہوں نے ماں کے چچا کو دو ثلث اور خالہ کو ایک ثلث دیا۔

۷۳۰۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ :أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :أَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ۔قُلْتُ :أَسَمِعْتَهُ مِنْ إِبْرَاهِيمَ ؟ قَالَ :هُوَ أَدَلُّ مَا سَمِعْتُهُ مِنْهُ .

۷۳۰۶: سلیمان نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ پھوپھی کو دو ثلث اور خالہ کو ایک ثلث دیا جائے گا میں نے کہا کیا تم نے یہ ابراہیم سے سنا ہے تو اس نے کہا یہ تو پہلی بات ہے جو میں نے ان سے سنی تھی۔

۷۳۰۷ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ :مِثْلَهُ فَهٰذَاهُمْ هٰؤُلَاءِ ، أَهْلُ بَدْرٍ قَدْ وَرَّثُوْا ذَوِي الْأَرْحَامِ بِأَرْحَامِهِمْ ، وَإِنْ لَمْ يَكُوْنُوْا عَصَبَةً .فَإِنْ كَانَ إِلَى التَّقْلِيْدِ ، فَتَقْلِيْدُ هٰؤُلَاءِ أَوْلَى ، وَإِنْ كَانَ إِلَى مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَدْ ذَكَرْنَا مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ .وَإِنْ كَانَ إِلَى النَّظَرِ ، فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْعَصَبَةَ يَرِثُوْنَ إِذَا كَانُوْا ذُكُوْرًا ، وَرَأَيْنَا بَعْضَهُمْ ، إِذَا كَانَ لَهُ مِنَ الْقُرْبِ ، مَا لَيْسَ لِبَعْضٍ ، كَانَ بِذٰلِكَ الْقُرْبِ أَوْلٰى بِالْمِيْرَاثِ ، مِمَّنْ هُوَ أَبْعَدُ مِنْهُ .وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِلْمَيِّتِ عَصَبَةٌ ، يَرِثُوْنَهُ جَمِيْعًا .فَإِذَا كَانَ بَعْضُهُمْ أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنْ بَعْضٍ ، فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ، أَنْ يَكُوْنَ مِنْ قَرُبَ مِنْهُ أَوْلٰى بِالْمِيْرَاثِ ، مِمَّنْ هُوَ أَبْعَدُ مِنْهُ مِنَ الْمُتَوَفّٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .فَثَبَتَ بِالنَّظَرِ أَيْضًا ، مَا ذَكَرْنَا ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا ، عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اخْتِلَافًا بَيْنَهُمْ فِيْ بَعْضِهَا ، وَبَعْدَ اجْتِمَاعِهِمْ عَلَى الْوِرَاثَةِ بِالْأَرْحَامِ الَّتِيْ لَا تُعَصِّبُ أَهْلَهَا فَمِمَّنِ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ فِيْ مِيْرَاثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ دُوْنَ الْمَوَالِيْ، وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ ، عَنْ عُمَرَ ، وَعَلِي ، وَعَبْدِ اللّٰهِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، خِلَافُ ذٰلِكَ .

۷۳۰۷: ابراہیم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ یہ بدری صحابہ کرام ہیں کہ جنہوں نے ذوی الارحام کو رحم کی وجہ سے وارث قرار دیا اگرچہ وہ عصبہ نہ ہوں۔ پس اگر تقلید کی بات ہے تو ان حضرات کی تقلید اولیٰ ہے اور اگر روایات کو پیش نظر رکھنا ہو تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم نے روایات اس باب میں نقل کر دیں۔ اگر نظر و فکر کا لحاظ کرنا ہو تو لیجئے ہم نے دیکھا کہ عصبہ اس وقت وارث بنتا ہے جبکہ مذکر ہو۔ اور ہم ان عصبات کو دیکھتے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک قریب ہوتا ہے اس قرابت سے جو دوسرے کو حاصل نہیں تو وہ قرب کی وجہ سے میراث کا زیادہ حقدار ہے اس کے مقابلے میں جو کہ اس سے دور ہے۔ اور مسلمانوں کا یہ طریقہ رہا ہے کہ جب میت کا عصبہ نہ ہو تو تمام مسلمان اس کے وارث بن جاتے۔ پس جبکہ ان میں سے بعض دوسروں کی بنسبت اس سے قریب تر ہیں تو نظر کا تقاضا یہی ہے کہ اقرب کو دی جائے اور اس سے دور والے کو نہ دی جائے۔ پس نظر سے بھی یہ بات ثابت ہوگئی کہ میراث اقرب کو دی جائے گی یہی ہمارے ائمہ حضرات ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ ہم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے بعض میں ان کا اختلاف ذکر کیا ہے

لیکن اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ عصبہ نہ ہونے کے باوجود قرابت وراثت کا باعث ہے۔ جن حضرات کو اس سلسلہ میں اختلاف ہے ان میں سے بعض نے تو قرابت داروں کی وراثت میں اختلاف کیا اور آزاد کردہ غلاموں کے متعلق اختلاف نہیں کیا۔ ہم نے یہ بات حضرت عمر، علی، ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے نقل کی ہے اور جناب نبی اکرم ﷺ سے اس کے خلاف بھی مروی روایات ہیں، ملاحظہ ہوں۔

حاصل: یہ بدری صحابہ کرام ہیں کہ جنہوں نے ذوی الارحام کو رحم کی وجہ سے وارث قرار دیا اگرچہ وہ عصبہ نہ ہوں۔ پس اگر تقلید کی بات ہے تو ان حضرات کی تقلید اولیٰ ہے اور اگر روایات کو پیش نظر رکھنا ہو تو جناب رسول اللہ ﷺ سے ہم نے روایات اس باب میں نقل کر دیں۔

اوّل نظر طحاویؒ:

اگر نظر و فکر کا لحاظ کرنا ہو تو لیجئے ہم نے دیکھا کہ عصبہ اس وقت وارث بنتا ہے جبکہ مذکر ہو۔ اور ہم ان عصبات کو دیکھتے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک قریب ہوتا ہے اس قرابت سے جو دوسرے کو حاصل نہیں تو وہ قرب کی وجہ سے میراث کا زیادہ حقدار ہے اس کے مقابلے میں جو کہ اس سے دور ہے۔ اور مسلمانوں کا یہ طریقہ رہا ہے کہ جب میت کا عصبہ نہ ہو تو تمام مسلمان اس کے وارث بن جاتے۔

پس جبکہ ان میں سے بعض دوسروں کی بنسبت اس سے قریب تر ہیں تو نظر کا تقاضا یہی ہے کہ اقرب کو دی جائے اور اس سے دور والے کو نہ دی جائے۔ پس نظر سے بھی یہ بات ثابت ہوگئی کہ میراث اقرب کو دی جائے گی یہی ہمارے ائمہ حضرات ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

اختلاف کی نوعیت:

ہم نے صحابہ کرامؓ سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے بعض میں ان کا اختلاف ذکر کیا ہے لیکن اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ عصبہ نہ ہونے کے باوجود قرابت وراثت کا باعث ہے۔ جن حضرات کو اس سلسلہ میں اختلاف ہے ان میں سے بعض نے تو قرابت داروں کی وراثت میں اختلاف کیا اور آزاد کردہ غلاموں کے متعلق اختلاف نہیں کیا۔

ہم نے یہ بات حضرت عمر، علی، ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے نقل کی ہے اور جناب نبی اکرم ﷺ سے اس کے خلاف بھی مروی روایات ہیں، ملاحظہ ہوں۔

۷۳۰۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ :أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :أَنَا أَبَانُ بْنُ تَغْلَبَ ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ ، أَنَّ ابْنَةَ حَمْزَةَ ، أَعْتَقَتْ مَوْلًى لَهَا ، فَمَاتَ الْمَوْلٰى، وَتَرَكَهَا ، وَتَرَكَ ابْنَتَهُ فَأَعْطَاهَا النَّبِيُّ النِّصْفَ ، وَأَعْطٰى بِنْتَ حَمْزَةَ النِّصْفَ۔

۷۳۰۸: عبداللہ بن شداد بن ہاد کہتے ہیں کہ حضرت حمزہؓ کی بیٹی نے اپنے ایک غلامکو آزاد کیا پھر وہ غلام مرگیا تو اس سے اپنی مالکہ اور ایک بیٹی چھوڑی تو جناب نبی اکرم ﷺ نے مالکہ کو اس کی وراثت میں سے نصف عنایت فرمایا اور نصف اس کی بیٹی کو دیا۔

۷۳۰۹: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :أَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شِدَادٍ يَقُوْلُ :هِيَ أُخْتِيْ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۷۳۰۹: حضرت عبداللہ بن شداد کہتے تھے کہ وہ میری بہن ہے پھر اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۷۳۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ :أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ ، قَالَ :انْتَهَيْتُ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِدَادٍ ، وَهُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ ، وَهُوَ يَقُوْلُ :هِيَ أُخْتِي .فَسَأَلْتُهُمْ فَقَالُوْا :كَانَ مَوْلًى لِابْنَةِ حَمْزَةَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .

۷۳۱۰: سلمہ بن کہیل کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن شدادؓ کے ہاں پہنچا اس وقت وہ لوگوں کو بیان کرتے ہوئے کہہ رہے تھے وہ میری بہن ہے پھر میں نے ان لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ یہ حضرت حمزہؓ کی بیٹی کے غلام تھے پھر اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۷۳۱۱: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ :أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ حَيَّانَ الْأَسَدِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِدَادٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۷۳۱۱: منصور بن حیان اسدی نے حضرت عبداللہ بن شدادؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۷۳۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ :أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ أَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ يَعْقُوْبَ ، وَأَبِيْ فَزَارَةَ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شِدَادٍ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.ثُمَّ قَالَ : هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَهَا ؟ هِيَ أُخْتِيْ مِنْ أُمِّيْ ، كَانَتْ أُمُّنَا أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةَ۔فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ وَرَّثَ بِنْتَ حَمْزَةَ مِنْ مَوْلَاهَا ، مَا بَقِيَ بَعْدَ نَصِيْبِ ابْنَتِهِ، بِحَقِّ فَرْضِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا ، وَلَمْ يَرُدَّ مَا بَقِيَ عَلَى الْبِنْتِ۔فَدَلَّتْ هٰذِهِ الْآثَارُ ، أَنَّ مَوْلَى الْعَتَاقَةِ ، أَوْلَى بِالْمِيْرَاثِ مِنَ الرَّحِمِ الَّذِيْ لَيْسَ بِعَصَبَةٍ ، وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ هٰذَا أَيْضًا عَنْ عَلِيٍّ .

۷۳۱۲: محمد بن عبداللہ اور ابوفزارہ دونوں نے کہا کہ ہمیں عبداللہ بن شداد نے روایت کی پھر انہوں نے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ یہ جناب رسول اللہ ﷺ ہیں کہ آپ نے بنت حمزہؓ کو غلام کا وارث قرار دیا جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ

کے مقررہ حصہ کے مطابق بیٹی کے نصف کے بعد بچا اور بقیہ کو آپ نے بیٹی کی طرف نہیں لوٹایا ان آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ مولیٰ عتاقہ میراث میں اس رحم سے مقدم ہے جو عصبہ نہ ہو۔ اور اسی طرح کی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ روایت علی رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

تشریح پھر انہوں نے کہا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس کے اور میرے درمیان کیا رشتہ ہے؟ پھر خود فرمایا وہ ماں کی طرف سے میری بہن ہے ہماری ماں اسماء بنت عمیس خثعمیہ تھیں۔

حاصل: یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ آپ نے بنت حمزہؓ کو غلام کا وارث قرار دیا جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ کے مقررہ حصہ کے مطابق بیٹی کے نصف کے بعد بچا اور بقیہ کو آپ نے بیٹی کی طرف نہیں لوٹایا ان آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ مولیٰ عتاقہ میراث میں اس رحم سے مقدم ہے جو عصبہ نہ ہو۔ اور اسی طرح کی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ روایت علی رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

۷۳۱۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ : أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا فِطْرٌ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ : قَضٰى عَلِيٌّ فِيْ أُنَاسٍ مِنَّا فِيْ مَنْ تَرَكَ ابْنَتَهُ وَمَوْلَاتَهُ فَأَعْطَى ابْنَتَهُ النِّصْفَ ، وَالْمَوْلَاةَ النِّصْفَ.

۷۳۱۳: حکم بن عتیبہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہم میں سے بعض آدمیوں کے مابین فیصلہ کیا جنہوں نے اپنی بیٹی اور لونڈی ترکہ میں چھوڑی چنانچہ آپ نے بیٹی کو نصف وراثت اور بقیہ لونڈی کو آدھی دے دی۔

۷۳۱۴ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ : ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ : أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ : أَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ : رَأَيْتُ الْمَرْأَةَ الَّتِيْ وَرَّثَهَا عَلِيٌّ مِنْ أَبِيهَا النِّصْفَ ، وَوَرَّثَ مَوْلَاهَا النِّصْفَ. وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ أَيْضًا عِنْدَنَا ؛ لِأَنَّا رَأَيْنَا الْمَوْلٰى إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بِنْتٌ وَرِثَ بِالتَّعْصِيْبِ ، كَمَا تَرِثُ الْعَصَبَةُ مِنْ ذَوِي الْأَرْحَامِ . فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ هُوَ . إِذَا كَانَتْ مَعَهُ ابْنَةٌ يَرِثُ مَعَهَا ، كَمَا تَرِثُ الْعَصَبَةُ مِنْ ذَوِي الْأَرْحَامِ . فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى . وَأَمَّا مَا ذَكَرْنَاهُ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، مِنْ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرُدُّ عَلٰى إِخْوَةٍ لِأُمٍّ ، مَعَ أُمٍّ شَيْئًا ، وَلَا عَلَى ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةِ الصُّلْبِ ، وَلَا عَلٰى أَخَوَاتٍ لِأَبٍ ، مَعَ أَخَوَاتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ شَيْئًا . فَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافَ ذٰلِكَ ، وَأَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ بَقِيَّةَ الْمَوَارِيْثِ عَلٰى ذَوِي السِّهَامِ مِنْ ذَوِي الْأَرْحَامِ . فَإِنَّ النَّظَرَ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ ، مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ عَلِيٌّ ؛ لِأَنَّهُمْ جَمِيْعًا ، ذَوُوْ أَرْحَامٍ . وَقَدْ رَأَيْنَاهُمْ فِيْ فَرَائِضِهِمُ الَّتِيْ فَرَضَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ ، فَقَدْ وَرِثُوْهَا جَمِيْعًا بِأَرْحَامٍ مُخْتَلِفَةٍ . وَلَمْ يَكُنْ بَعْضُهُمْ بِقُرْبِ رَحِمِهِ ، أَوْلٰى بِالْمِيْرَاثِ مِنْ غَيْرِهِ مِنْهُمْ ، مِمَّنْ بَعُدَ

رَحِمِهٖ. فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ ، أَنْ يَكُوْنُوْا جَمِيْعًا فِيْمَا يُرَدُّ عَلَيْهِمْ ، مِنْ فُضُوْلِ الْمَوَارِيْثِ كَذٰلِكَ ، وَأَنْ لَا يُقَدَّمَ مَنْ قَرُبَ رَحِمُهٗ عَلٰى مَنْ كَانَ أَبْعَدَ رَحِمًا مِنَ الْمَيِّتِ مِنْهُ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْمَا ذَكَرْنَاهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِعْطَائِهٖ بِنْتَ حَمْزَةَ النِّصْفَ ، وَبِنْتَ مَوْلَاهَا النِّصْفَ ، أَنَّ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ طُعْمَةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لِابْنَةِ حَمْزَةَ .

۷۳۱۴: سلمہ بن کھیل سے روایت ہے کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا جس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے باپ کی میراث سے نصف دیا اور اس کے آزاد کرنے والے کو نصف کا وارث بنایا۔ ہمارے ہاں نظر و فکر کا تقاضا یہی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب مولیٰ کے ساتھ مرنے والے کی بیٹی نہ ہو تو وہ عصبہ کی وجہ سے وارث بنتا ہے جیسا کہ قرابت والوں میں عصبہ وارث ہوتا ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جب اس کے ساتھ میت کی بیٹی ہو تو اس وقت بھی اس کا یہی حکم ہو۔ اور وہ لڑکی کے ساتھ اس طرح وارث ہوگا جیسا کہ قرابت والوں کے ساتھ عصبہ کی حیثیت سے وارث ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں قیاس یہی ہے اور امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول یہی ہے۔ ہم نے پہلے ذکر کیا کہ حضرت عبداللہ ماں کے ساتھ ماں کی طرف سے جو بہنیں ان کی طرف نہیں لوٹاتے۔ اسی طرح حقیقی بہن کے ساتھ پوتی کی طرف نہیں لوٹاتے اور نہ حقیقی بہنوں کے ساتھ باپ کی طرف سے بہنوں کی طرف لوٹاتے ہیں۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف نقل کیا ہے کہ آپ بچنے والی میراث کو ان قرابت والوں کی طرف لوٹا دیتے ہیں جن کے حصے مقرر ہیں ہمارے نزدیک نظر کا تقاضا وہی ہے جس کی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ گئے ہیں کیونکہ وہ سب ذوالارحام ہیں ہم نے ان کے ان فرضی حصوں کو جب دیکھا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر کئے ہیں تو ہم نے یہ بات پائی کہ وہاں بھی وراثت مختلف رشتوں کی وجہ سے ملی وراثت کے حق دار دوسروں کے مقابلے میں رحم کے قرب کی وجہ سے نہیں ہوئے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے وہ تمام جن پر وراثت کو لوٹایا جاتا ہے قریب رحم والا مرنے والے سے بعید رحم والے کی بنسبت مقدم نہ ہو یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ جیسا کہ ہم نے ابراہیم کی روایت ذکر کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کی بیٹی کو ان کے آزاد کردہ غلام کی وراثت میں سے نصف عنایت فرمائی اور نصف غلام کی بیٹی کو دی ابراہیم کہتے ہیں کہ یہ وراثت نہیں تھی بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کی بیٹی کو کھانے پینے کی اشیاء کے طور پر یہ مال دیا تھا جیسا کہ اس روایت میں بھی ہے۔

طحاویؒ کی نظرِ ثانی:

ہمارے ہاں نظر وفکر کا تقاضا یہی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب مولیٰ کے ساتھ مرنے والے کی بیٹی نہ ہوتو وہ عصبہ کی وجہ سے وارث بنتا ہے جیسا کہ قرابت والوں میں عصبہ وارث ہوتا ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جب اس کے ساتھ میت کی بیٹی ہوتو اس وقت بھی اس کا یہی حکم ہو۔ اور وہ لڑکی کے ساتھ اس طرح وارث ہوگا جیسا کہ قرابت والوں کے ساتھ عصبہ کی حیثیت سے وارث ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں قیاس یہی ہے اور امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول یہی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کی وضاحت:

ہم نے پہلے ذکر کیا کہ حضرت عبداللہ ماں کے ساتھ ماں کی طرف سے جو بہنیں ان کی طرف نہیں لوٹاتے۔ اسی طرح حقیقی بہن کے ساتھ پوتی کی طرف نہیں لوٹاتے اور نہ حقیقی بہنوں کے ساتھ باپ کی طرف سے بہنوں کی طرف لوٹاتے ہیں۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف نقل کیا ہے کہ آپ بچنے والی میراث کو ان قرابت والوں کی طرف لوٹا دیتے ہیں جن کے حصے مقرر ہیں ہمارے نزدیک نظر کا تقاضا وہی ہے جس کی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ گئے ہیں کیونکہ وہ سب ذوالارحام ہیں ہم نے ان کے ان فرضی حصوں کو جب دیکھا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر کیے ہیں تو ہم نے یہ بات پائی کہ وہاں بھی وراثت مختلف رشتوں کی وجہ سے ملی وراثت کے حق دار دوسروں کے مقابلے میں رحم کے قرب کی وجہ سے نہیں ہوئے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے وہ تمام جن پر وراثت کو لوٹایا جاتا ہے قریب رحم والا مرنے والے سے بعید رحم والے کی بنسبت مقدم نہ ہو یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصف وراثت دی:

جیسا کہ ہم نے ابراہیمؒ کی روایت ذکر کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہؓ کی بیٹی کو ان کے آزاد کردہ غلام کی وراثت میں سے نصف عنایت فرمائی اور نصف غلام کی بیٹی کو دی ابراہیم کہتے ہیں کہ یہ وراثت نہیں تھی بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کی بیٹی کو کھانے پینے کی اشیاء کے طور پر یہ مال دیا تھا جیسا کہ اس روایت میں بھی ہے۔

۷۳۱۵ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ. وَهٰذَا عِنْدَنَا ، كَلَامٌ فَاسِدٌ ؛ لِأَنَّ ابْنَةَ مَوْلَى ابْنَةِ حَمْزَةَ ، اِنْ كَانَ وَجَبَ لَهَا جَمِيْعُ مِيْرَاثِ أَبِيهَا بِرَحِمِهَا مِنْهُ، فَمُحَالٌ أَنْ يُطْعِمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنْتَ حَمْزَةَ .وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ يَجِبْ لَهَا كُلُّهُ، وَاِنَّمَا وَجَبَ لَهَا نِصْفُهُ، فَمَا بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ النِّصْفُ ، رَاجِعٌ اِلَى مَنْ أَعْتَقَهُ، وَهِيَ ابْنَةُ حَمْزَةَ .فَاسْتَحَالَ مَا ذَكَرَ اِبْرَاهِيْمُ فِيْ ذٰلِكَ ، وَثَبَتَ أَنَّ مَا دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اِلٰی بِنْتِ حَمْزَةَ ، کَانَ بِالْمِیْرَاثِ، لَا بِغَیْرِہٖ. فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ رُوِیَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْضًا ، آثَارٌ فِیْ تَوْرِیْثِ مَنْ لَیْسَ بِعَصَبَةٍ وَلَا رَحِمٍ .

۷۳۱۵: حسن بن صالح نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے روایت کی مگر ہمارے نزدیک یہ بات غلط ہے کیونکہ حضرت حمزہؓ کی بیٹی کے آزاد کردہ غلام کی بیٹی کے لئے اس کی وراثت میں سے قرابت کے طور پر اگر تمام مال واجب ہوتا تو یہ ناممکن تھا کہ جناب نبی اکرم ﷺ اس میں سے حمزہ کی بیٹی کے لئے بطور خوراک کچھ دیتے اور اگر تمام مال لازم نہ تھا بلکہ آدھا ہی لازم تھا پھر اس سے بچا ہوا آدھا مال آزاد کرنے والے کی طرف جانا ہی تھا تو گویا بنت حمزہ کو جو کچھ دیا گیا وہ بطور ولاء دیا گیا پس جو کچھ ابراہیمؒ کے ذکر کیا وہ درست نہ ہوا بلکہ یہ ثابت ہو گیا کہ میراث میں سے جو کچھ ان کو دیا گیا وہ بطور حق میراث ہی تھا۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے ایسی روایات بھی وارد ہیں جن میں آپ نے ایسے لوگوں کو بھی وراثت دی جن کا نہ تو رحم کا رشتہ تھا اور نہ ہی وہ عصبات میں سے تھے (روایت بطور نمونہ ملاحظہ ہو)۔

س: جناب رسول اللہ ﷺ سے ایسی روایات بھی وارد ہیں جن میں آپ نے ایسے لوگوں کو بھی وراثت دی جن کا نہ تو رحم کا رشتہ تھا اور نہ ہی وہ عصبات میں سے تھے (روایت بطور نمونہ ملاحظہ ہو)۔

۷۳۱۶ : فَذَکَرَ مَا حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ :ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :سَمِعْتُ عَوْسَجَةَ ، مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ ، یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، اَنَّ رَجُلًا مَاتَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَتْرُکْ قَرَابَةً اِلَّا عَبْدًا هُوَ ، اَعْتَقَهٗ، فَاَعْطَاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِیْرَاثَهٗ. قَالَ :فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ وَرَّثَ الْمَوْلَی الْاَسْفَلَ ، مِنَ الْمَوْلَی الْاَعْلٰی ، وَاَنْتُمْ لَا تَقُوْلُوْنَ بِهٰذَا .قِیْلَ لَهٗ :اِنَّهٗ لَیْسَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَوْلَی الْاَسْفَلُ ، یَرِثُ الْمَوْلَی الْاَعْلٰی۔ وَاِنَّمَا فِیْهِ اَنَّهٗ دَفَعَ مِیْرَاثَهٗ، وَهُوَ تَرِکَتُهٗ اِلَیْهِ، وَلَیْسَ کَمَا رُوِیَ عَنْهُ فِی الْخَالِ ، اَنَّهٗ قَالَ هُوَ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ. فَقَدْ یَحْتَمِلُ وُجُوْهًا .مِنْهَا اَنْ یَکُوْنَ دَفَعَهٗ اِلَیْهِ ؛ لِاَنَّهٗ وَرَّثَهٗ اِیَّاهُ بِمَالِ الْمَیِّتِ عَلَیْهِ مِنَ الْوَلَاءِ .وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَکُوْنَ مَوْلَاهُ ذَا رَحِمٍ لَهٗ، فَدَفَعَ اِلَیْهِ مَالَهٗ بِالرَّحِمِ ، وَوَرَّثَهٗ لَهٗ، لَا بِالْوَلَاءِ .اَلَا تَرَاهُ یَقُوْلُ فِی الْحَدِیْثِ وَلَمْ یَتْرُکْ قَرَابَةً اِلَّا عَبْدًا هُوَ اَعْتَقَهٗ. فَاَخْبَرَ اَنَّ الْعَبْدَ کَانَ قَرَابَةً لَهٗ، فَوَرَّثَهٗ بِالْقَرَابَةِ .وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَکُوْنَ دَفَعَ اِلَیْهِ مِیْرَاثَهٗ. لِاَنَّ الْمَیِّتَ کَانَ اَمَرَ بِذٰلِكَ ،

فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهٗ، حَيْثُ أَمَرَ بِوَضْعِهٖ فِيْهِ، كَمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ.

۷۳۱۶: عوسجہ مولیٰ ابن عباس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں فوت ہوا اور اس نے کوئی رشتہ دار پیچھے نہ چھوڑا سوائے ایک غلام کے جس کو وہ آزاد کر چکا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وراثت اس غلام کو دے دی۔ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مولاء اعلیٰ یعنی مالک کی وراثت مولاء اسفل یعنی آزاد کردہ غلام کو عنایت فرمائی حالانکہ تم اس کے قائل نہیں۔ تو اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ اس روایت میں تو قطعاً یہ مذکور نہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا ہو کہ مولاء اسفل مولاء اعلیٰ کا وارث ہوگا بس اتنی بات ہے کہ آپ نے غلام کو وہ وراثت عنایت فرما دی جو کہ اس کا ترکہ تھی یہ اس طرح نہیں جیسا کہ اموں کے بارے میں آپ نے صاف فرمایا کہ وہ اس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو پس اس روایت میں کئی احتمالات ہیں۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو میت کا مال اس لئے عنایت فرمایا کہ وہ ولاء کے اعتبار سے اس مال کا حق دار تھا۔ ممکن ہے وہ غلام اس کا قرابت دار بھی ہو اور قرابت کی وجہ سے اس کو وہ مال ملا ہو ولاء کی وجہ سے نہ دیا ہو حدیث کے ان الفاظ سے ادھر اشارہ نکلتا ہے "ولم يترك قرابتا الا عبدا هو اعتقه" الحدیث کہ اس کا کوئی قرابت دار نہیں تھا سوائے اس غلام کے جس کو وہ آزاد کر چکا تھا تو اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ غلام اس کا قرابت دار تھا اس کو قرابت کی وجہ سے وراثت ملی۔ اس کی میراث اس لئے دی گئی ممکن ہے میت نے اس کا حکم دیا ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا مال وصیت کے مطابق لگا دیا جیسا کہ روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں مذکور ہے (ملاحظہ ہو)

حاصل: یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مولاء اعلیٰ یعنی مالک کی وراثت مولاء اسفل یعنی آزاد کردہ غلام کو عنایت فرمائی حالانکہ تم اس کے قائل نہیں۔

ج: اس روایت میں تو قطعاً یہ مذکور نہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا ہو کہ مولاء اسفل مولاء اعلیٰ کا وارث ہوگا بس اتنی بات ہے کہ آپ نے غلام کو وہ وراثت عنایت فرما دی جو کہ اس کا ترکہ تھی یہ اس طرح نہیں جیسا کہ اموں کے بارے میں آپ نے صاف فرمایا کہ وہ اس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو پس اس روایت میں کئی احتمالات ہیں۔

①: کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو میت کا مال اس لئے عنایت فرمایا کہ وہ ولاء کے اعتبار سے اس مال کا حق دار تھا۔

②: ممکن ہے وہ غلام اس کا قرابت دار بھی ہو اور قرابت کی وجہ سے اس کو وہ مال ملا ہو ولاء کی وجہ سے نہ دیا ہو حدیث کے ان الفاظ سے ادھر اشارہ نکلتا ہے "ولم يترك قرابتا الا عبدا هو اعتقه" الحدیث کہ اس کا کوئی قرابت دار نہیں تھا سوائے اس غلام کے جس کو وہ آزاد کر چکا تھا تو اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ غلام اس کا قرابت دار تھا اس کو قرابت کی وجہ سے وراثت ملی۔

③: اس کی میراث اس لئے دی گئی ممکن ہے میت نے اس کا حکم دیا ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا مال وصیت کے مطابق لگا دیا جیسا

کہ روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں مذکور ہے (ملاحظہ ہو)

۷۳۱۷ : فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ ، أَحْرَى أَنْ يَمُوْتَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ ، وَلَا يُعْرَفُ لَهُ وَارِثٌ مِنْكُمْ مَعْشَرَ هَمْدَانَ فَإِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَلْيَضَعْ مَالَهُ ، حَيْثُ أَحَبَّ . قَالَ الْأَعْمَشُ : فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ : حَدَّثَنِي هَمَّامُ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ . عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، مِثْلَهُ .

۷۳۱۷: عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں کہ مجھے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عرب کا کوئی قبیلہ ایسا نہیں کہ ان کا کوئی آدمی مرجائے اور اے گروہ ہمدان تم میں سے کوئی اس کا وارث نہ بنے اگر ایسی صورت پیش آجائے تو پھر اس کا مال اس مقام پر لگادے جہاں وہ پسند کرے۔ اعمش کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات ابراہیم کو بتلائی تو انہوں نے کہا کہ حمام بن حارث نے عمرو بن شرحبیل اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۷۳۱۸ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَهُ .

۷۳۱۸: سلمٰی بن کہیل نے ابوعمرو شیبانی سے انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۷۳۱۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ .

۷۳۱۹: ابراہیم نے عمرو بن شرحبیل سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۷۳۲۰ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : السَّائِبَةُ يَضَعُ مَالَهُ حَيْثُ أَحَبَّ .

۷۳۲۰: سلمہ بن کہیل کہتے ہیں کہ میں نے ابوعمرو شیبانی کو حضرت عبداللہ سے یہ بات بیان کرتے سنا کہ آزاد کردہ غلام جو لاوارث ہو وہ اپنا مال جہاں چاہے رکھے۔

۷۳۲۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرٌ وَأَبُو الْوَلِيدِ ، قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ .

۷۳۲۱: ابراہیم نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۷۳۲۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :أَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، مِثْلَهٗ. وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَهُ الْمَوْلَى الْأَسْفَلَ لِفَقْرِهٖ، كَمَا لِلْإِمَامِ أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ ، فِيْمَا فِيْ يَدِهٖ مِنَ الْأُمُوْرِ الَّتِيْ لَا رَبَّ لَهَا. وَقَدْ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ عِمْرَانَ يَذْكُرُ أَنَّ هٰذَا التَّأْوِيْلَ الْآخَرَ ، قَدْ رُوِيَ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ .فَلَمَّا احْتَمَلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، مَا ذَكَرْنَا ، لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْمِلَهٗ عَلٰى تَأْوِيْلٍ مِنْهَا ، إِلَّا بِدَلِيْلٍ يَدُلُّهٗ عَلَيْهِ، مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، أَوْ مِنْ سُنَّةِ رَسُوْلِهٖ ، أَوْ مِنْ إِجْمَاعٍ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ نَحْوٍ مِنْ هٰذَا۔

۷۳۲۲: سلمہ بن کہیل نے ابوعمروشیبانی سے انہوں نے حضرت عبداللہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔اس میں احتمال یہ ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے مولیٰ اسفل کے فقیر ہونے کی وجہ سے اس کو یہ مال بطور خوراک دیا ہو جس طرح کہ امام کو یہ حق حاصل ہے کہ جن مالوں کا کوئی مالک نہ ہو وہ فقراء کو دیا جائے میں نے یہ بات ابن ابی عمران سے بھی سنی اور یحییٰ بن آدم سے بھی یہ مروی ہے جب اس روایت میں احتمال ہے تو پھر اس کو بطور دلیل کے کسی کو استعمال کا حق نہیں سوائے کسی اور دلیل کی معاونت کے جو کہ کتاب اللہ سنت رسول یا اجماع سے ہو اس طرح کی روایات بھی احادیث میں وارد ہیں۔

۷۳۲۳ : مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَا : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: ثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهَا قَالَ: تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ، فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيْرَاثِهٖ فَقَالَ اُطْلُبُوْا لَهٗ وَارِثًا أَوْ ذَا قَرَابَةٍ هٰكَذَا قَالَ يُوْنُسُ .وَقَالَ ابْنُ خُزَيْمَةَ أَوْ ذَا رَحِمٍ فَطَلَبُوْا فَلَمْ يَجِدُوْا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْفَعُوْا إِلٰى أَكْبَرِ خُزَاعَةَ۔فَهٰذَا عِنْدَنَا ۔ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -عَلٰى مَا قَالَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ، الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا .

۷۳۲۳: ابوبکر بن احمد نے ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا کہ بنوخزاعہ کا ایک آدمی مر گیا آپ ﷺ کے پاس اس کی میراث کا معاملہ آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کا کوئی وارث یا قرابت والا تلاش کرو یونس راوی نے اسی طرح ذکر کیا ابن خزیمہ کی روایت یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ذی رحم کے لفظ فرمائے چنانچہ انہوں نے تلاش کیا تو نہ پایا پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس میراث کو خزاعہ کے بڑے آدمی کے حوالے کر دو یہ ہمارے نزدیک ہے جیسا کہ یحییٰ بن آدم نے نقل کیا ہے جو کہ اس سے پہلے ہے۔

۷۳۲۴ : وَقَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ وَقَعَ مِنْ نَخْلَةٍ فَمَاتَ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا ، هَلْ لَهٗ وَارِثٌ ؟ قَالُوْا :لَا ، قَالَ : أَعْطُوْا مَالَهٗ بَعْضَ الْقَرَابَةِ.فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِذٰلِكَ ، قَرَابَتَهٗ وَهٰؤُلَاءِ قَرَابَةُ الْمَيِّتِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَجْعَلَهٗ صِلَةً مِنْهُ لَهُمْ ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

۷۳۲۴: مجاہد نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام کھجور سے گر کر مر گیا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو کیا اس کا کوئی وارث ہے انہوں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا اس کا مال اس کے بعض قرابت والوں کو دے دو۔ عین ممکن ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اس سے اس کی قرابت ہو اور یہ لوگ میت کے قرابت والے ہوں۔ پس آپ نے صلہ رحمی کا ارادہ فرما کر ان کو یہ مال دے دیا ہو۔ واللہ اعلم۔

قد تم الكتاب بعون الله الملك الوهاب و الحمد لله اولا و آخرًا